امراضِ نسواں پر ہومیو پیتھی میں ایک مستند و مکمل کتاب

امراضِ نسواں بالتصویر

مصنف

ڈاکٹر کاشی رام

مرتبہ

ڈاکٹر محمد عرفان

فون نمبر ـــ ۲۳۸۱۲ ـــ ۴۱۶۶۶۶

عرفان پبلشر چنیوٹ بازار۔ فیصل آباد۔ پاکستان

نام کتاب ـــ امراض نسواں بالتصویر

نام مصنف ـــ ڈاکٹر کاشی رام

اشاعت اول ـــ اوّل

پبلشر ـــ عرفان پبلشر۔ چنیوٹ بازار۔ فیصل آباد

ڈسٹری بیوٹر ـــ بڑا ہومیو پیتھک سٹورز۔ فیصل آباد
چنیوٹ بازار
پاکستان

قیمت ـــ ۸۰ روپے

پبلشر کی امراضِ نسواں کے بارے میں رائے

یوں تو کُتب کے متعلق ہم اپنے قارئین کرام کے انتہائی مشکور ہیں کہ انہوں نے پاکستان میں جس طرح ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے اس کے ہم تو بہر حال شکرگزار ہیں ہی مگر اس کے ساتھ ساتھ جن ہومیوپیتھی کی جو پذیرائی حالیہ تین سالوں کے عرصہ پر محیط ہے اس کا ذکر ہم کیوں کر کریں، کیونکہ وہ آپ الحمدللہ کسی سے پنہاں نہیں ہے —

گذشتہ تین سالوں میں ہومیوپیتھی پر لکھی جانے والی مختلف زبانوں میں کتب کو انگریزی اور اُردو میں ترجمہ کر کے متعارف کرانے میں ہمارا — الحمدللہ پاکستان بھر میں کوئی ثانی نہیں ہے۔ اس کی وجہ صرف قارئین کرام کی دیدنی ہے جو کہ قابلِ تعریف ہے۔

امراضِ نسواں کے متعلق ہمیں گذشتہ چار سال زبردست ڈیمانڈ آ رہی تھی، مگر بوجوہ ہم اپنی بے پناہ معروفیات اسے شائع نہ کر سکے —

لیکن ہمارے دل میں اپنے قارئین کی ڈیمانڈ کو پورا کرنے کی لگن ہر وقت موجزن رہی اور آج ہم انتہائی خوشی اور مسرت محسوس کر رہے ہیں کہ کتاب مذکورہ آپ کے ہاتھوں میں ہے —

ڈاکٹر کاغی رام کی یہ مایۂ ناز تصنیف آپ کے سامنے ہے اور اسے آپ تک پہنچانے میں ہمیں کن کن مراحل سے گزرنا پڑا اسکا اندازہ شاید آپ نہ کر سکیں مگر آپ کی طرف سے حوصلہ افزائی ہی ہمارا سرمایہ صد افتخار ہے۔ خوبصورت کتابت۔ عمدہ کاغذ، اعلیٰ جلد بندی اور سب سے بڑھ کر ناقابلِ یقین حد تک کم قیمت میں کتاب پیش کرنا ہی ہمارا شعار ہے — آپ کی رائے اور حوصلہ افزائی کے منتظر ہیں —

مخلص
ڈاکٹر محمد عرفان

فہرست مضامین

دیباچہ

میں نے ان ہی دنوں پچھلے سال ناظرین کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں سال ۱۹۳۶ء کے شروع میں انسائیکلوپیڈیا آف ڈیزیز یعنی مخزن الامراض کی دوسری قسط "امراض نسواں" پیش کروں گا۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ پرماتما کی کرپا سے میں اپنے وعدے کو پورا کر رہا ہوں۔ یہ قسط (امراض نسواں) پہلی قسط (امراض خبیثہ) کی لازم و ملزوم ہے۔ جہاں امراض خبیثہ میں زیادہ تر مردوں کی بیماریوں کی تشریح تھی، وہاں امراض نسواں میں عورتوں کی کل بیماریوں کی فرداً فرداً تشریح اور معالجہ ہے۔ میں نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ مرض کا مفصل بیان، مرض کے اسباب، روک تھام کے طریقے اور معالجہ دینے کی کوشش کی ہے میرا خیال ہے کہ ناظرین ڈاکٹر اور ویدی بھی خصوصاً اس کتاب کا اسی طرح خیر مقدم کریں گے جس طرح میری پہلی ناچیز تصنیفات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ دنیا کی ترقی، دنیا کا تمدن، دنیا کی تہذیب اور دنیا کا دارومدار عورت ذات پر ہے۔ اگر عورتوں کو تھوڑی دیر کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے تو تہذیب تمدن اور اخلاق کا نام بھی دنیا سے مٹ جائے گا۔ عورت ہی ہے جس کی ذات سے عالم وجود میں آئی اور آ رہی ہے۔ اس لیے ہر مذہب میں ہر قوم میں اور ہر ملت میں عورت کا درجہ بہت اونچا مانا گیا ہے۔ "ماں" ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کا خیال آتے ہی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اندرونی جذبات بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور نادانستہ "ماں" کے لفظ کے سامنے سر جھک جاتا ہے۔ ماں ہی ہے جس نے ہمیں انسان بنایا۔ ماں ہی کی وجہ سے آج ہم لوگ دنیا میں تہذیب کو قائم کیے ہوئے ہیں۔

ہر مذہب، ہر قوم اور ہر ملک میں اس کی پرستش کی جاتی ہے مگر آج ——— مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں جو تہذیب کا گہوارہ تھا۔ جس کی تہذیب کی گود میں سب دنیا کی قوموں نے تہذیب کا سبق پڑھا وہی ملک آج

اس قدر رسائل عیش پرستی میں گر کر وہاں "ماں" کی پرستش اور پوجا صرف زبانی جمع خرچ ہی رہ گئی ہندوستان میں آج کتنی دیویاں کتنی مائیں اور کتنی عورتیں موجود ہیں جو سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکیں وہ تندرست ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ یہ حالت دنیا کے باقی ملکوں کی بھی ہو۔ لیکن اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ہندوستان کی مستورات کا ایک بہت بڑا حصہ زنانہ بیماریوں کی مختلف نوعوں میں کم و بیش مبتلا ہے۔ میں اس کی ذمہ داری کا بوجھ صرف مردوں پر نہیں ڈالتا، بلکہ اس کی ذمہ داری مردوں اور عورتوں ہر دو پر ہے۔ کچھ تو ہندوستان میں بے جا شرم کی وجہ سے مستورات اپنی حالت شوہروں پر ظاہر ہی نہیں ہونے دیتیں اور کچھ وہ خود ہی لاپرواہی کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ غربت و مفلسی اس قدر زیادہ ہے کہ حکیموں اور ڈاکٹروں کے اخراجات کو ہندوستان کا بہت بڑا حصہ برداشت نہیں کر سکتا۔ جہاں دوسرے ملکوں میں زنانہ امراض، ان کے اسباب اور روک تھام کے طریقوں پر تمام رسالوں میں، میگزینوں میں، اخباروں میں اور لٹریچر کی صورت میں مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ وہاں ہندوستان میں اس جانب کسی کی توجہ مبذول نہیں ہوتی۔ بہت کم لٹریچر اس قسم کا ہمارے ملک میں موجود ہے اور جو کچھ ہے بھی تو وہ اس قدر نامکمل ہے کہ اس سے ہماری ماتاؤں اور دیویوں کو فیض نہیں پہنچ سکتا۔ میرا تو خیال ہے کہ اگر اس لٹریچر کو بڑھا دیا جائے تو ہمارے ملک میں بہت حد تک تکلیفات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

علاج بھی ہم نے صرف ہومیوپیتھک اور بائیو کیمک ہی دیئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا سالہا سال کا تجربہ اور دوسرے ملکوں کے بہترین معالجوں کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ ہومیوپیتھک ادویہ عورتوں کی بدتر سے بدتر تکلیفات کو نہایت آسانی کے ساتھ، نہایت قلیل عرصہ میں اور بغیر کسی تکلیف کے رفع کر سکتی ہیں۔ یہ ادویہ دوسرے طریق ہائے حکمت کی بہ نسبت کہیں زیادہ تیز اور زیادہ موثر ہیں۔ اس طریقہ علاج سے نہ صرف مقامی بیماریوں کی روک تھام ہی ہوتی ہے بلکہ طبعی کیفیت بھی توانا و تندرست ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ علاج اس قدر سستا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو خدا نے ذرا سی بھی توفیق دی ہے۔ نہایت آسانی کے ساتھ کر سکتا ہے۔

ترتیب مضامین اور معالجہ

مضامین کی ترتیب نہایت آسان ہے۔ پہلے آلات تناسل زنانہ کا مفصل بیان دیا ہے اور اس کو زیادہ واضح کرنے کے لیے آلات تناسل کے مختلف حصص کے فوٹو بلاک دیے ہیں۔ ان کے افعال کے اجزا کی تشریح حتی الامکان آسان کر دی ہے کہ پڑھنے والے حضرات اس کو بخوبی سمجھ سکیں اور وقت ضرورت بیان کا استعمال کر سکیں۔ پھر حمل اور حمل کے دوران کی خرابیاں، حمل کس طرح سے قرار پاتا ہے۔ حمل کے دوران میں آلات تناسل کے کیا کیا قدرتی افعال ہوتے ہیں اور کیا کیا بیماریاں! پیٹ میں بچے کی نشوونما کے مختلف مرحلے۔ ولادت کے وقت مختلف تکلیفات اور دقتیں۔ دودھ کی خرابیاں اور تکلیفات، اسقاط حمل، اعصابی تکلیفات۔ مثلاً ہسٹریا، رحم کے، خصیۃ الرحم کے اور شرمگاہ کی نالی کے اعصابی درد وغیرہ، شرمگاہ کی نالی اور بیرونی شرمگاہ کے بیرونی حصص کی تکلیفات، رحم، خصیۃ الرحم اور ان کے متعلقات کی تکلیفات رحم، خصیۃ الرحم، شرمگاہ کی نالی کے گومڑ اور کینسر، پستانوں کے گومڑ اور کینسر، حیض کی مختلف تکلیفات سن یاس کی تکلیفات، بانجھ پن اور وضع حمل کے مضامین دیے ہیں ان سب مضامین میں ہر بیماری کی تشریح، اسباب، انجام اور روک تھام کے طریقے اور معالجہ ہے۔

معالجہ میں میں نے اس بات کا خاص لحاظ رکھا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی تکلیف یا علامت نظر انداز نہ ہو جائے قریب قریب سب ادویہ کا ذکر کر دیا ہے۔ گو چونکہ ہومیوپیتھی ایک نہایت وسیع علم اور سائنس ہے۔ اس میں ہر بیماری کا علاج مریض کی طبعی کیفیت اور علامات پر منحصر ہے۔ اس لیے ناظرین سے میری درخواست ہے کہ وہ مریض کی طبعی کیفیت، بیماری کے پیدا ہونے کے اسباب، خاندانی حالات، موجودہ تکلیف کی علامات اور ان کی کمی و بیشی بہ لحاظ وضع، وقت وغیرہ کو مدنظر رکھ کر دوا کا انتخاب کریں۔ میٹیریا میڈیکا کی ہر دوا بشرط بالمثل ہونے کے کام میں لائی جا سکتی ہے۔

ادویہ کے جگہ جگہ میں نے تین حصص کر دیے ہیں اور ادویہ کی تشریح اور علامات لکھنے سے قبل میں نے ادویہ کے سلسلہ نمبر ۱، نمبر ۲، نمبر ۳ دے دیے ہیں۔ نمبر ۱ میں وہ ادویہ ہیں

جو اس بیماری یا تکلیف میں زیادہ تر اور عام طور پر مستعمل ہوتی ہیں اور جن میں اس بیماری یا تکلیف کی علامات بہت زیادہ واضح ہوتی ہیں۔ نمبر ۲ میں وہ ادویہ جو نمبر ۱ سے دوسرے درجہ پر آتی ہیں۔ اور نمبر ۳ تیسرے درجہ پر۔ لیکن دوا کا انتخاب بلا لحاظ نمبر کے مریضہ کی علامات کے مطابق ہونا چاہیے۔ ان نمبروں کو محض ناظرین کی سہولت کے لیے دے دیا ہے۔ تاکہ یہ جلد تر سمجھ میں آ جائے کہ اس تکلیف میں کن کن ادویہ کی علامات زیادہ تر ہو سکتی ہیں۔

کئی ایک مضامین کے خاتمہ پر میں نے مختلف مضامین کی طرف ناظرین کا گریز مبذول کیا ہے، واقعہ یہ ہے کہ ایک مضمون میں ادویہ کا مفصل بیان کرنے کے بعد دوسرے مضمون میں جب ان ادویہ کے استعمال کا ذکر آیا ہے تو میں نے ان ادویہ کو دوبارہ لکھنے سے عمداً گریز کیا ہے اور صرف ان ادویہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ تاکہ کتاب کی ضخامت بجا طور پر نہ بڑھے۔ اگر ناظرین اس کتاب کو شروع سے آخر کتاب تک پڑھ لیں گے تو ان کی سمجھ میں کتاب کی ترتیب اچھی طرح سے آ جائے گی اور اس کے بعد وہ بوقت ضرورت انڈکس سے اپنا مطلب فوراً حاصل کر سکتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ میں اس دیباچہ کو ختم کروں مجھے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ہومیوپیتھی اس کے طریقہ علاج اور حفظان صحت پر کچھ الفاظ لکھ دوں۔ کیونکہ میرا یہ ذاتی خیال ہے کہ یہ کتاب شاید صرف برادران پیشہ کے ہاتھوں میں ہی نہ رہے بلکہ ممکن ہے کہ یہ کتاب ان اشخاص تک بھی پہنچ جائے جو ہومیوپیتھی سے قطعی طور پر بے بہرہ اور ناواقف ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم پیشہ اصحاب کے لیے یہ چند اوراق محض سمع خراشی ہی ہوں مگر پھر بھی شاید ان کے علم و فن میں تازگی پیدا کر سکیں۔

ہومیوپیتھی اس کے اصول اور طریقہ علاج

ہومیوپیتھی کیا ہے اس دیباچہ میں اس پر تبصرہ کرنا تو بالکل غیر ممکن ہے۔ مگر اتنا ہی کہہ لینا کافی ہے کہ ہومیوپیتھی ایسا طریقہ علاج ہے۔ جس کو بالمثل کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے، یعنی ادویہ کا انتخاب بالکل مریض کی علامات کے بالمثل ہوتا ہے۔ اس کی

اور وضاحت کے لیے مجھے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ جو ادویہ زہریلی مقدار میں ایک تندرست
انسان کے اندر جو تبدیلیاں خرابیاں یا علامات پیدا کر سکتی ہیں، اگر وہی خرابیاں، تبدیلیاں
یا علامات کسی مریض کے اندر پائی جائیں تو وہی علامات پیدا کرنے والی ادویہ اس بیمار کو
کم سے کم مقداریں دینے پر شفا بخشتی ہیں۔

یہ طریقہ علاج جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر سیموئل ہنی مین نے دریافت کیا تھا۔ اس
میں کوئی شک نہیں کہ اس طریقہ علاج کا ذکر ہماری قدیمی کتب میں ملتا ہے۔ مگر اس طریقہ
علاج کو آزمانے اور دنیا کے سامنے پیش کرنے کا سہرا صرف ہنی مین پر ہے۔ اس طریقہ
علاج میں ہر دوا معہ طریقہ علاج پر بڑی مقداریں تندرست انسانوں کو دی جاتی ہے اور
اس بڑی مقدار سے پیدا شدہ علامات کو اکٹھا کر کے لکھ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان مریضوں
پر جن کے اندر اس قسم کی علامات پائی جائیں کم کم سے کم مقدار میں دیا جاتا ہے اور تجربہ کیا
جاتا ہے کہ یہ دوا کہاں تک بیماری کو دور کر سکتی ہے۔ پونے دو سو سال سے اس سائنس
کا تجربہ دنیا کے ہر ملک میں ہوتا رہا ہے اور آج ہم اس حالت میں پہنچ چکے ہیں کہ ہم ان
ادویہ کا استعمال نہایت وثوق کے ساتھ اپنے مریضوں پر کر کے ان کی تکلیفات کو شفا
دے سکیں۔

جن کتب میں ان ادویہ کی آزمائش (تجربات) مندرج ہیں ان کو میٹریا میڈیکا
یا خواص الادویہ کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ دنیا کی ہر زبان میں ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا
بھرے پڑے ہیں جو اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ ہومیوپیتھی نے کس طرح سے دنیا کی
آبادی کے دلوں میں اپنی جگہ کر لی ہے۔

دوا کا استعمال

ہومیوپیتھک دوا ہمیشہ طاقتوں میں دی جاتی ہے۔ طاقتوں سے مطلب یہ ہے کہ
اصل دوائی تقسیم در تقسیم کر کے طاقتیں قائم کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر نکس وامیکا مدر ٹنکچر
کے ایک قطرہ کو ۹۹ حصہ الکحل میں ملا کر اور اس کو باقاعدہ طور پر جھٹکے دے کر نکس وامیکا

کی نمبر ۱ طاقت بنائی جاتی ہے۔ گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل ٹنکچر یا اصل دوا کے ۱/۱۰۰ حصہ
کا نام طاقت نمبر ۱ ہے۔ اسی طرح سے ۲ طاقت ۱/۱۰۰۰۰ ہوتی ہے۔ یعنی طاقت نمبر ۱ کے ایک
قطرے میں ۹۹ حصہ الکوحل ملانے کے بعد میں نمبر ۲ طاقت بنتی ہے۔ اس طرح سے ہومیوپیتھک
ادویہ کی طاقتیں کئی لاکھ تک قائم ہو چکی ہیں۔ جن کا حساب کرنا بعض وقت ہماری طاقت سے
باہر ہو جاتا ہے۔

ہنی مین نے اس تقسیم کو کیوں کیا، یا ان طاقتوں کو کیوں بنایا یا اس کی بحث میں زیادہ
بڑھانا نہیں چاہتا۔ صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ علاج بالمثل ہونے کے سبب سے اگر
دوا بالمثل ہونے کی وجہ سے بیماری کی حالت میں دوا زیادہ مقداریں دے دی جائے تو
مرض میں بیشی ہو جانے کا ڈر ہے۔ اس لیے دوا کی طاقتوں کو قائم کیا گیا ہے تاکہ تجربات
اور معالجوں میں غلطیاں واقع نہ ہوں۔ آپ میں سے کئی ایک بالطبع یہ سوال کر سکتے ہیں کہ
کچھ تقسیم کے بعد دوا کے اندر خالی نام ہی نام باقی رہ جاتا ہے اور دوا کا کہیں نام و نشان
نہیں مل سکتا۔ میں ان سے عرض کر سکتا ہوں کہ نمبر ۶ طاقت کے بعد دنیا کی کوئی بڑی سے
بڑی خوردبین بھی دوا کے باریک ترین ذرہ کو بھی دوا کے اندر معلوم نہیں کر سکتی۔ تاہم جوں
جوں دوا لطیف ہوتی جاتی ہے اتنی ہی زیادہ اس کی طاقت شفا بڑھتی جاتی ہے۔ یہ کیوں؟
علم دنیا کے تمام فزیالوجسٹ محض جسم کو ہی انسان سمجھے ہوتے ہیں اور اس وقت تک
بیماری کا علاج نہیں کرتے جب تک کہ جسمانی تبدیلی واقع نہیں ہو جاتی۔ مگر وہ بھولے ہوئے
ہیں کہ انسان کا جسم مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ مگر اس وقت جسم کا علاج نہیں ہو سکتا۔ جسم
کے اندر جیون شکتی یعنی قوت حیات باقی نہیں رہتی اور اس لیے جسم محض ایک مٹی کا تودہ
ہوتا ہے۔ موجودہ فزیالوجسٹ اور سائنس دانوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جسم سے پرے
اور دور ایک اور طاقت موجود ہے جو اس جسم کو زندگی بخش کر زندہ رکھتی ہے۔ وہ طاقت
ہے قوت حیات یا جسم کو زندہ رکھنے والی طاقت۔ یہی قوت حیات یا جیون شکتی ہے
جس کے کمزور یعنی بیمار ہونے سے احساسات میں تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے بیماری
کی پہلی خود دماغ میں یا احساسات میں ہوتی ہے۔ اس کے بعد جسم متاثر ہوتا ہے چونکہ

قوتِ حیات ایک نہایت لطیف ترین طاقت ہے جہاں سے بیماری کا شروع ہوتا ہے۔ اس لیے اس لطیف ترین طاقت سے پیدا شدہ لطیف ترین بیماری کو شفا دینے کے لیے ہمیں لطیف ترین ہی ادویہ چاہییں۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری ہومیوپیتھک ادویہ بیماری کی صورت میں بہت زیادہ موثر ہو کر جلد سے جلد مریض کو شفا دیتی ہیں۔ برخلاف اس کے مادی ادویہ (Crude Drugs) جسم کے اندر ایک زہر پیدا کرتی ہیں۔ جہاں وہ ایک طرف اپنا مادی اثر کرتی ہیں۔ وہاں وہ دوسری طرف باہر خارج نہ ہونے کی وجہ سے نظامِ جسم کے اندر اور کیفیتیں بھی لاموجود کرتی ہیں۔ میرے دو دو برس کے تجربے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہومیوپیتھک ادویہ کی تیز روی بجلی سے بھی زیادہ تیز ہے۔

دوا کے استعمال کا طریقہ

ہومیوپیتھک دوا ہمیشہ درمیانی طاقتوں میں استعمال کرنی چاہیے اور میرے خیال میں نمبر ۳۰ طاقت سے دوا کو شروع کرنا نہایت ہی بہتر طریقہ ہے۔ تاوقتیکہ دوا یا موقع کی خاص ضرورت کے مطابق اس سے چھوٹی طاقتوں میں نہ جانا پڑے۔

دوا بڑے آدمی کے لیے فی خوراک ایک قطرہ ہونا چاہیے۔ یا باریک باجرے کے برابر دانے کی ۸ گولیاں یا سرسوں کے دانے کے برابر دو گولیاں۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ دوا کو صاف ستھرے پانی میں حل کر کے مریض کو پلایا جائے۔ یا تھوڑی سی ملک شوگر میں دوا ملا کر زبان پر خشک رکھ دی جا سکتی ہے۔ لیکن جہاں مریض بالکل بے ہوشی میں پڑا ہو اور دوا ت بیچے ہوئے ہوں اور دوا اندر نہ پہنچ سکتی ہو تو دوا کو سنگھا دینا ہی دوا کا اثر پیدا کرنے کے لیے کافی ہے۔

جب مرض بہت تیزی کے ساتھ جا رہا ہو اور مریض کی حالت خراب ہو تو دوا موقع و محل کے مطابق ہر ۱۵ منٹ، آدھ گھنٹہ میں دہرائی جا سکتی ہے۔ لیکن عمومی حالتوں میں دوا کو ۲ یا ۳ بار دینا چاہیے اور جب مریض کو افاقہ ہونا شروع ہو جائے تو دوا اس وقت تک بند کر دینا چاہیے جب تک کہ مریض کی حالت پھر سے بگڑنے لگے۔

اونچی طاقتیں یعنی نمبر ۲۰۰، ہزار، دس ہزار، پچاس ہزار، ایک لاکھ وغیرہ کی ایک خوراک دے چکنے کے بعد نتیجہ کا انتظار کرنا چاہیے۔ اور اس وقت تک دوا کو دہرانا نہ چاہیے جب تک کہ پہلی خوراک کا اثر بالکل ختم نہ ہو جائے۔

میں نے جہاں بڑی طاقتوں کی ضرورت فوری پڑتی ہے وہاں طاقتوں کے نمبر دواؤں کے ساتھ دے دیے ہیں۔ لیکن جہاں ہر دوا ہر طاقت چھوٹی و بڑی اثر کر سکتی ہے وہاں میں نے طاقتوں کے دینے سے عمداً گریز کیا ہے تاکہ ناظرین موقع محل کے مطابق دوا کی طاقت کا انتخاب کر کے دوا کو دہرانے کی ہدایت کریں۔

طبعی کیفیتیں

میں نے جگہ جگہ طبعی کیفیتوں کا ذکر کیا ہے۔ طبعی کیفیتوں کو ان چند ورقوں میں لانا بہت مشکل ہے تاہم ناظرین کی رہنمائی کے لیے مجھے چند باتوں کا ذکر کرنا ہے۔

سب سے پہلے مریض کی خاندانی ہسٹری کو مدنظر رکھنا چاہیے بہت سی کیفیتیں ایسی ہوتی ہیں جو نسل در نسل چلتی ہیں۔ مثلاً دق، آتشک، خنازیر وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ مریض کی اپنی طبعی کیفیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً مریض سرد مزاج ہونے کے باوجود بھی گرم چیزیں نہیں کھا سکتا۔ یا گرم چیزوں کے کھانے سے فوراً تے شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے فاسفورس کا مریض بہت سرد مزاج ہوتا ہے سردی کی قطعی طور پر اس میں برداشت نہیں ہوتی تاہم وہ گرم غذائیں اور گرم چیزیں نہیں کھا سکتا۔ گرم چیزوں کے کھانے سے اس کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ اسی طرح آرسنک میں ہم دیکھتے ہیں کہ مریض ہمیشہ گرم چیزوں سے سینکنے سے بہتر محسوس کرتا ہے لیکن جوں ہی اس کے سر میں ذرا سی گرمی لگ جاتی ہے اس کے سر کی تکلیف بڑھ جاتی ہے اس کا ہمیں ہر موقع پر خیال رکھنا ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ادویہ میں ان کیفیتوں کو تلاش کرنا ہو گا تاکہ ہمارا نسخہ بالکل ٹھیک اور بالشل ہو۔

خاندانی اثرات میں سب سے زیادہ اثر سودا، سائیکوسس اور سفلس کا ہوتا ہے مجھے معاف کیا جائے اگر میں کہوں کہ خنازیر اور دق کی نمو بھی مندرجہ بالا تین عوارضات سے

ہوتی ہے ان ہر سہ عوارضات میں مجھے چند لکھنے کی اجازت دی جائے

سورا

(سورک کیفیت / سورک ہسٹری)

آفرینشِ عالم سے ہمارے پیچھے یعنی نسلِ انسانی کے پیچھے جلدی بیماریاں از قسم کھجلی داد، چنبل، اگزیما وغیرہ وغیرہ ہاتھ دھو کر پڑی ہیں اور زمانہ قدیم سے ان جلدی بیماریوں کی روک تھام کے لیے بیرونی اور خارجی ادویہ کا استعمال کیا جاتا رہا ہے نتیجہ شفا نہیں ہوا بلکہ یہ امراض نظامِ جسم کے اندر دب کر ہمیشہ قوتِ حیات کو ماؤف کرتے رہے ہیں۔

ان دبی ہوئی بیماریوں سے ہزاروں قسم کی نئی بیماریوں کی نمود ہوئی ہے چنانچہ دنیا کے بڑے بڑے مصنفین اور ماہر ڈاکٹر اس بات پر آج متفق ہیں کہ جلدی بیماریوں کے دب جانے سے ایک قسم کا زہر جسم کے اندر پیدا ہو جاتا ہے جو نسل در نسل چلتا ہے اسی زہر کی وجہ سے جسموں کے اندر عجیب و غریب خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں جو ان بیماریوں کے دب جانے سے پیدا نہ ہو سکتا ہو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ انسان کے اندر ایک قسم کا تاثر پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نظامِ جسم میں بیماریوں کی قبولیت کا تاثر پیدا ہو سکتا ہے اور جس تاثر کی موجودگی سے جہاں ایک طرف مختلف بیماریوں کی نمود ہوتی ہے وہاں دوسری طرف بیماریوں کے معالجہ میں رخنہ اندازی بھی۔ اسی واسطے ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں یہ ضروری ہے کہ جب کوئی دوا اثر کرتے کرتے رک جائے یا کچھ دنوں تک اپنا اثر جاری رکھے اور اس کے بعد گو حقہ وہ دوا مزید اثر کرنے سے قاصر رہے تو اس حالت میں پیدا شدہ تاثر یعنی سورا کی روک تھام کے لیے کسی انٹی سورک دوا کا دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

جب اس انٹی سورک دوا کا استعمال کیا جاتا ہے تو مرض اس انٹی سورک دوا کے سبب سے یا تو کم ہونا شروع ہو جاتا ہے یا وہ ادویہ پھر اثر پذیر ہوتی ہیں جن کا اثر پہلے نہیں ہو رہا تھا اس لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ دورانِ علاج جب ادویہ اثر کرنے سے رک

جائیں تو کسی انٹی سورک دوا کا استعمال کیا جائے۔

سورا کے لیے اور دواؤں کے علاوہ سلفر سب سے بڑی دوا ہے بشرطیکہ سلفر کی علامات موجود ہوں۔

سائیکوسس

یہ دوسرا عارضہ ہے جس کا اثر نسل در نسل چلتا ہے اس عارضہ میں سوزاک یا چیچک کے ٹیکے، انجیر نما، مسا، کنڈالی لوما اور چیچک کے اثرات موجود ہوتے ہیں۔ ان اثرات کی وجہ سے طبیعت میں خنازیری مادہ، گومڑ، کینسر وغیرہ پر ہوتے ہیں یوں تو انجیر نما مسا اور کنڈائی لوما بذاتِ خود ایک بیماری ہے مگر ان کا وجود حضرت سائیکوسس سے ہی ہے۔ جب یہ اثرات کسی مریض میں خاندانی طور پر موجود ہوتے ہیں تو وہ مریض مختلف بیماریوں میں اور بیماریوں کی مختلف نمودوں میں مبتلا رہتا ہے۔ لیکن جہاں شوہر نے خود سوزاک حاصل کیا ہو اور بیرونی ادویہ اور پچکاریوں کے ذریعہ سے سوزاک کو دبا دیا گیا ہو اور اس کے بعد شادی کی ہو تو پہلے ہی چند سالوں کے عرصہ میں نیک بخت بیوی جو کنوارے پن میں نہایت تندرست اور [illegible] تھی لاغر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس کو رحم اور خصیۃ الرحم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں لیکن جہاں شوہر کی ذات میں سوزاک کا اثر نہ ہو کر خاندانی اثر ملا ہو وہاں بچے عموماً سوکھے کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہ مرض ایسا نہیں ہے جس کی کوئی ایک نمود ہو یا جس کا بیان اس دیباچہ میں کیا جا سکے اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ سائیکوسس کے اثر سے آلاتِ تناسل بری طرح ماؤف ہو جاتے ہیں اور ان کا علاج منتخب شدہ بالمثل ادویہ کے ساتھ ساتھ انٹی سائیکوٹک بھی ہوتا ہے تھوجا سب سے بڑی دوا سائیکوسس کی ہے۔

سفلس

یہ تیسرا عارضہ ہے کون شخص نہیں جانتا کہ آتشک پشت بہ پشت نہیں چلتا آتشک کے اثر سے مختلف قسم کی پشت با پشت کے بعد بھی نمودیں ہوا کرتی ہیں چاہے مریض کو آتشک

موجود ہونے کا علم اور یقین تک ہی نہ ہو۔ مستورات پر اس کا اثر جہاں آلاتِ تناسل بیرونی پر ہوتا ہے وہاں اس سے اندرونی کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن علاج ہمیشہ بیماری کی علامات کے مطابق ہونا چاہیے۔ علامات سے ہی آتشک کی موجودگی کا بہت حد تک پتہ چل سکتا ہے۔

لباس و پوشاک

توانا اور تندرست بچے پیدا کرنے کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ عورتیں اپنے لباس اور پوشاک کی طرف خاص دھیان دیں۔ شروع لڑکپن سے ہی کبھی سینہ اور کمر پر تنگ کپڑے نہ پہننے چاہئیں۔ کیونکہ تجربہ بتاتا ہے کہ ان دو جگہوں کے تنگ کپڑے کی وجہ سے جسم کی نشوونما میں ایک خاص قسم کا فرق پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے اس جگہ کے اعضا پورے نشوونما نہیں پا سکتے۔ یا ان کی نشوونما میں رخنہ اندازی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے جوانی پر نہ صرف جسم ہی بدنما ہوتا ہے بلکہ حمل قرار پانے کے بعد کئی قسم کی دقتوں اور تکلیفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بحالت حمل بھی کپڑوں کی طرف خاص خیال رکھنا چاہیے۔ اور حمل کے آخری مہینوں میں تو کپڑے ایک بے جوڑنے کی طرح ہونے چاہئیں۔ بے جوڑنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ اس طرح سے کپڑے پہننے چاہئیں کہ کپڑے کی کوئی کھچاوٹ یا بوجھ چھاتیوں شکم یا کمر پر نہ پڑے۔

بایں ہمہ اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے کہ سردی، گرمی اور موسم کی تبدیلی کا کوئی اثر جسم پر نہ پڑ سکے۔

غذا

غذا کے متعلق مجھے بہت کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہر شخص یہ جانتا ہے۔ کہ اوائل عمر میں لڑکیوں کی غذا نہایت مقوی لیکن زود ہضم ہونی چاہیے۔ تاکہ

عالم شباب میں پہنچ کر ان کے اندر کسی قسم کی کمزوری نہ ہو۔ عورتوں پر حمل، وضع حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں بہت زیادہ بوجھ پڑتا ہے اس لیے اگر اوائل عمر سے ہی لڑکیوں کی غذا کی طرف کافی دھیان نہ دیا جائے گا۔ تو وہ جوانی کی عمر میں پہنچ کر اس تمام بار کو شاید برداشت کرنے کے قابل ہوں چونکہ لڑکی ہمیشہ جگت کی ماتا یعنی دنیا کی ماں ہوتی ہے اس لیے لڑکی کی دیکھ بھال میرے خیال میں لڑکوں کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔

مختلف بیماریوں میں مختلف پرہیز بتائے جا سکتے ہیں مگر چونکہ میں نے صرف مستورات کی بیماریوں کو لیا ہے اور ان میں سے زیادہ تر حصہ وضع حمل اور دودھ پلانے کا زمانہ ہے اس لیے اس زمانہ میں غذا نہایت مقوی مگر زود ہضم ہونی چاہیے سبز ترکاریاں، پھلوں کچی سبزیوں کا استعمال کافی مقدار میں ہونا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ منشیات کا استعمال بالکل ترک کر دینا چاہیے۔ منشیات کے استعمال سے نہ صرف اپنے نظام پر اثر ہوتا ہے بلکہ آنے والے بچوں اور چھوٹے بچوں پر اس کا اثر نہایت مہلک ثابت ہوتا ہے۔

ورزش

آخر میں مجھے صرف اتنا ہی بتا دینا ہے کہ اس کتاب میں ممکن ہے کہ کچھ غلطیاں یا خامیاں ہوں۔ جس کے لیے مشکور ہوں گا۔ اگر کوئی صاحب غلطی سے مجھے مطلع فرمائیں۔

میں نے عمداً زبان دانی کا خیال ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ زبان دانی کا خیال رکھنے پر مجھے ایسے الفاظ لکھنے پڑتے جن کو شاید ناظرین سمجھ نہ سکتے۔ یا میرا اپنا مطلب خبط ہو جاتا۔ ممکن ہے کہ کچھ الفاظ اس میں فحش معلوم ہوں مگر میں ان الفاظ کے استعمال سے مجبور تھا۔ صرف اس خیال سے کہ ناظرین ان الفاظ سے ٹھیک ٹھیک مطلب کو سمجھ سکیں۔ اس لیے زبان دانی کی اس بے پرواہی کے لیے مجھے معافی مانگنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

میں شاید گناہ کا مرتکب ہوں گا۔ اگر کتاب کو ختم کرنے سے پہلے اپنے عزیز ڈاکٹر امر پرکاش اروڑہ کا شکریہ ادا نہ کروں۔ عزیز موصوف نے جس قدر محنت اور وقت اس مسودہ کی ترتیب اور تالیف میں صرف کیا ہے، یہ اسی کا حصہ تھا۔

کانشی رام

قیصر باغ۔ لکھنؤ

۱۸ فروری ۱۹۳۶ء

حصۂ اوّل

باب اوّل

آلاتِ تناسل زنانہ کی بناوٹ اور افعال پر چند الفاظ

امراض نسواں کو سمجھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان کے آلات کی بناوٹ اور افعال کو کسی حد تک سمجھا جائے تاکہ تشخیص مرض اور معالجے میں وقت واقع نہ ہو۔ اور آنے والے خطرات سے معالج بخوبی واقفیت حاصل کر سکے یوں تو آلات تناسل زنانہ کی تشریح پر کئی کتابیں اس وقت موجود ہیں اور لکھی بھی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس کتاب کا مطلب ان کی مکمل تشریح نہیں ہے بلکہ ان امراض کا معالجہ ہے، جو امراض نسوانی طبیعتوں کے لیے مخصوص ہیں۔ اور جن کی وجہ سے نہ صرف اعضاء بناتِ خود ماؤف ہو جاتے ہیں بلکہ نسوانی صحت کو بھی تہ و بالا کر دیتے ہیں اگر سچ پوچھا جائے تو عورتوں کی خوبصورتی، نکھوادا، شیریں بیانی، شوخی، عصمت نیکی، محبت، پاکدامنی وغیرہ کا انحصار ان اعضاء کی تندرستی اور صحت پر ہے یہاں تک ہی ختم نہیں بلکہ مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ عورتوں کی عقل، بلند خیالی، شرافت اور دلیری بھی ان کے اعضائے تناسل کے درست طور پر نشوونما پانے پر منحصر ہے۔ جو قومیں دنیا میں عروج حاصل کرتی ہیں اور دنیا میں اپنا سکہ بٹھاتی ہیں ان کی وجہ صرف اس قوم کی عورتوں کی تندرستی ہوتی ہے۔ عورت فطرتاً "ماں" ہے اور اسی پر آنے والی نسلوں کا دار ہے اگر اس ماں کی تندرستی اور صحت کو نظر انداز کر دیا جائے تو نہ صرف اس کے بچے ہی فرداً فرداً ماؤف ہوتے ہیں بلکہ نسلوں کی نسلیں ہی تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔

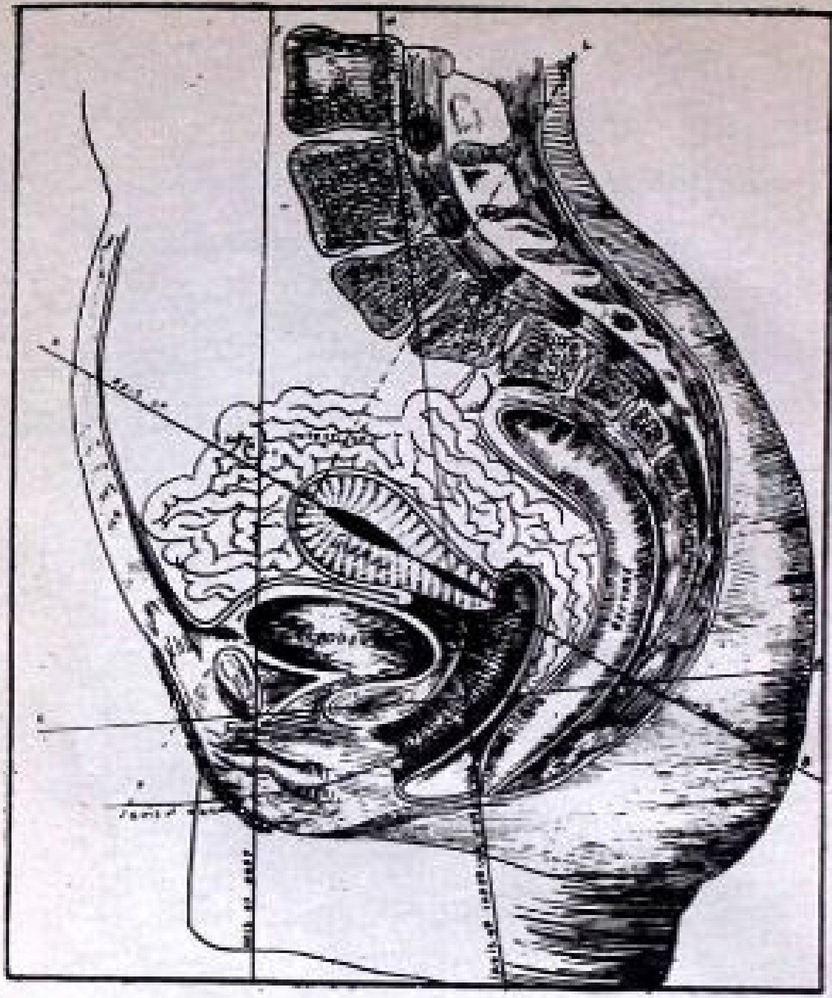
عورتوں کے اعضائے مخصوص کی تشریح کے لیے ان اعضاء کو کئی حصوں میں تقسیم کرتے ہوں۔ تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

پیڑو ۔ ۱۔ پیڑو یعنی (Pelvis) ایک قسم کا جوف یعنی خول ہے جس کے اندر آلاتِ تناسل زنانہ قدرت نے رکھ دیے ہیں۔ تاکہ وہ بیرونی چوٹوں اور اثرات سے محفوظ رہیں۔ اس کی چار دیواری میں مفصلہ ذیل ہڈیاں ہیں۔ ۱۔ کمر کی ہڈی ، ۲۔ دمچی ، ۳۔ چوتڑ کی ہڈی۔

عورتوں کی کمر کی ہڈی مردوں کی بہ نسبت زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔ اور اوپر کا حصہ کم ترچھا ہوتا ہے۔

عورتوں کی پیڑو مردوں کی بہ نسبت زیادہ چوڑی ہوتی ہے اور ان کی چوتڑ کی ہڈی کے سامنے والا مقام اتصال فراخ تر ہوتا ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ اتنا ہونے پر بھی عورتوں کے گھٹنے ایک دوسرے کے (مردوں کی بہ نسبت) زیادہ نزدیک آ سکتے ہیں اور آتے بھی ہیں جس سے زنانی چال میں ایک خوبی پیدا ہو جاتی ہے اور اسی چال سے مرد اور عورت کی پہچان ہو سکتی ہے۔ پیڑو کا اندرونی حصہ بھی مردوں کی بہ نسبت زیادہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور چوتڑوں کی ہڈیوں کے چوڑے ہونے کی وجہ سے عورتوں کے چوتڑوں کی چوڑائی مردوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں قدرت کاملہ کا ایک راز ہے۔ تاکہ حمل کے دوران میں جب شکم بہت بڑھ جاتا ہے۔ چلنے میں آسانی ہو۔ مختصر الفاظ میں اتنا ہی بتانا کافی ہے کہ عورتوں کے پیڑو کا خول بہ نسبت مردوں کے زیادہ بڑا ہوتا ہے جس میں بچے کی پرورش کے لیے کافی گنجائش ہوتی ہے۔ عورتوں کے پیڑو کی ہڈیاں قدرت کی طرف سے بہت ہلکی اور بناوٹ میں بہت نرم ہوتی ہیں حالانکہ عرض میں وہ مردوں سے بہت زیادہ ہوتی ہیں۔

بچپن میں عورتوں کا پیڑو ان کی عمر کی نسبت سے کہیں چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں لڑکیاں عمر میں بڑھتی ہیں توں توں نسبتاً ان کا پیڑو زیادہ نشوونما پاتا ہے۔ اور عالم شباب میں اس میں حیرت انگیز تبدیلی تھوڑے وقت میں واقع ہو جاتی ہے اور چند ہی مہینوں میں چوتڑ اور پیڑو اچھی طرح سے بڑھ جاتے ہیں۔



پیڑو کے آلات کی قدرتی وضع

(۱) ۔ چوتڑ کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کے اوپری سرے سے ٹرچی تک ایک افقی لکیر ہے
(۲) چوتڑ کی ہڈی کے اوپری عرض کے ابھار سے ریڑھ کے سرے تک (۔۔) جسمانی راہ پر گذرتی ہے۔
قدرتی وضع میں (۵) کی لکیر رحم کے بالکل بیچوں بیچ جاتی ہے یعنی رحم کی قدرتی وضع۔ یہ کہ رحم اس مقام
(۵) کی لکیر کے تو عادی پار۔ آدھا نیچے ہو۔ آدھی بقدر لکیر ہیں وہ رحم کی وضع کو اور زیادہ واضح کرتی ہیں

عورتوں کا پیڑو مردوں کے پیڑو کی طرح شکم کو سنبھالتا ہے یعنی سسٹم کا تمام بوجھ اس پر رہتا ہے اور بحالتِ حمل نہ صرف یہ مذکورہ صدر کام دیتا ہے بلکہ رحم اور بچہ کو بھی نہایت آسانی سے سنبھالتا ہے۔ پیڑو کے اندر رحم، خصیۃ الرحم اور رحم کی نالیاں نہایت حفاظت سے ڈھکی رہتی ہیں جبکہ تولید کے بیرونی حصص پر کسی قسم کی قدرت کی طرف سے حفاظت نہیں دی گئی۔ سچ تو یہ ہے کہ پیڑو ریڑھ کے ستون کا نچلا حصہ ہے جس پر انسان کے آلاتِ صدر کا دارومدار ہے۔ لیکن اس کے افعال سے یہ عورتوں کے نظام جسم کا نہیں بلکہ نسلِ انسانی کا ایک بہترین مرکز ہے۔

بچپن اور جوانی میں غیر قدرتی عادات اور وضع سے یا زیادہ دیر تک ایک طرف لیٹے یا بیٹھے رہنے سے، چوٹوں سے، سخت محنت سے، ہڈیوں کی رقت سے پیڑو تنگ پڑ جاتا ہے اور بدوضع ہو جاتا ہے اور اسی لیے یا تو اس میں حمل قرار نہیں پا سکتا یا وضع حمل کے وقت سخت ترین تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آلاتِ تناسل زنانہ کو اگر نہایت غور سے مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اور مردوں کے آلاتِ تناسل میں بہت کچھ مشابہت ہے۔ نہ صرف بناوٹ ہی میں بلکہ ان کے افعال میں بھی مردوں اور عورتوں کے آلاتِ تناسل کو ملا دینے سے مکمل اعضاء بن جاتے ہیں۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدھے ایک کے حصہ میں اور دوسرے آدھے دوسرے کے حصہ میں آئے ہیں۔ اسی لیے دنیا کی مختلف زبانوں میں مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا آدھا حصہ بتایا گیا ہے۔ اگر ان کے افعال پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرد کے آلات "دیتے ہیں"۔ اور عورت کے آلات "لیتے ہیں"۔ اور ان دینے اور لینے سے ہی تولید کا سلسلہ قائم ہے۔

یاد رہے کہ عورتوں کے آلاتِ تناسل کی بناوٹ اور ان کے افعال میں سخت ترین پیچیدگی ہے ان کو سمجھنا اور ان کا علاج کرنا ہی ایک معالج کا بہترین اور اہم فرض ہے۔

بیرونی آلاتِ تناسل کو کئی حصص میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۱۔ پیڑو میں اندامِ نہانی کے اوپر کی بلندی Mons Veneris ۲۔ سیون Perineum ۳۔ شرمگاہ مع
اس کے متعلقات Vulva with its Appendages

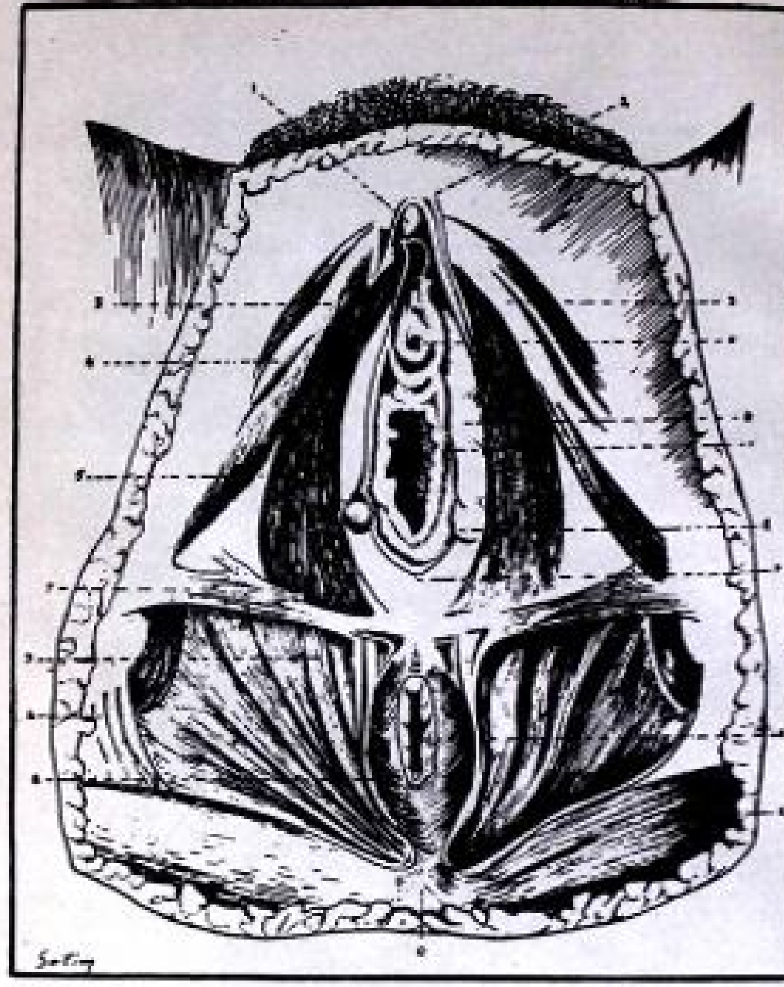
اندرونی حصص میں ۱۔ شرمگاہ کی نالی Vagina ۲۔ رحم Uterus ۳۔ رحم کی نالیاں Fallopian Tubes ۴۔ خصیۃ الرحم Ovaries شامل ہیں

پیڑو میں اندامِ نہانی کے اوپر کی بلندی MONS VENERIS

یہ بلندی شکم کے نچلے کنارے میں ارتفاق العانی Symphysis Pubis کے اوپر یا اس کے مرکز سے ذرا اوپر واقع ہے۔ اس کا قطر عموماً قریب تین انچ ہوتا ہے۔ درمیان میں یہ آدھا انچ موٹی ہوتی ہے۔ اور اس کے اردگرد چپٹا سا کنارہ ہوتا ہے اس میں نہایت باریک غدود ہوتے ہیں عالمِ شباب میں اس پر بال اگ آتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ حیض بند ہونے کے وقت اس پر کے بال کم ہو جاتے ہیں بالوں کی تولید مختلف عورتوں میں مختلف ہوتی ہے اور اگر جوانی کے عالم میں بال بہت کم یا بہت سفید ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ عورت بانجھ ہے اگر بالوں کی تولید بہت زیادہ ہو تو عموماً خارش کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ اور کئی دفعہ ان بالوں میں جوئیں پڑ جاتی ہیں۔ اور بال آپس میں چپٹ جاتے ہیں۔ یا پھنسے ہوتے پیدا ہوتے ہیں جو عورت کے لیے ایک زحمت ہوتی ہے۔ اس مقام پر بعض اوقات زخم پڑ جاتے ہیں ورم آ جاتا ہے تو ان زخموں اور ورموں کا اسی طرح علاج کرنا چاہیے۔ جس طرح جسم کے دوسرے زخموں یا ورموں کا علاج کیا جاتا ہے۔

سیون PERINEUM

یہ مقعد Anus اور شرمگاہ کے درمیانی حصہ کا نام ہے دورانِ حمل یہ بچے کے بوجھ سے بہت بڑھ جاتا ہے اور جوں ہی بچہ کی ولادت ہو جاتی ہے یہ اپنی اصلی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض وقت وضع حمل کے وقت دردِ زہ کی شدت میں عورت ٹانگوں کو سمیٹنے کی بجائے لمبی کر دیتی ہے تو سیون پھٹ جاتی ہے اور اس میں زخم پڑ جاتے ہیں اس حالت میں اس کا علاج بھی اسی طرح کرنا چاہیے جس طرح عام زخموں کا کیا جاتا ہے۔



سیون (جلد ہٹا کر دکھائی ہوئی)

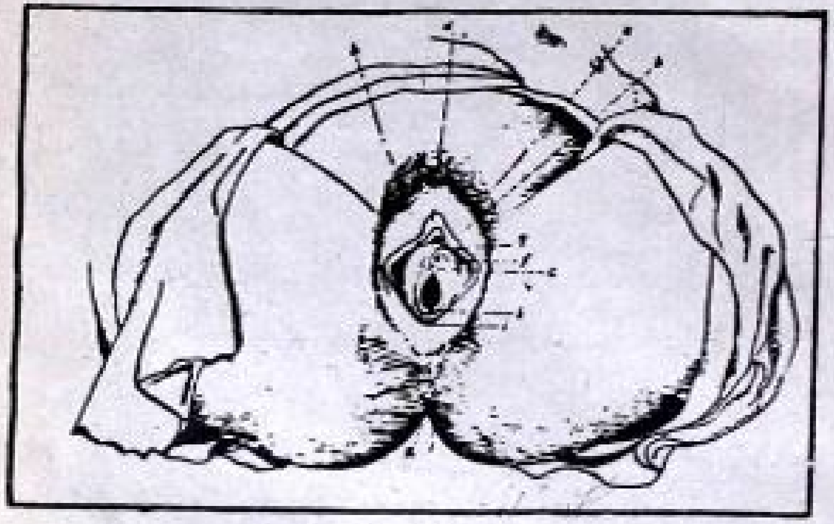
(۱) مقعد (۲) شرمگاہ کی نالی کا بیرونی حصہ (۳) ٹوٹی (۴) گھنڈی رگ کا بڑا جوڑ بند (۵) سیون (۶) فرج کا منہ (۷) پیشاب کی نالی کا غرۃ (۸) شرمگاہ اور فرج کے غدود (۹) شامیں متعلقہ فرج (۱۰) شا کا جوڑ بند (۱۱) شا کے ریشے جو پیچھے کو کھینچ کر شا کو اپنی جگہ پر قائم رکھتے ہیں (۱۲) شا [illegible] پیدا کرنے کے عضلات (۱۳) وہ عضلات جو فرج اور پیشاب کی نالی کے گرد دونوں طرف سیون سے شا تک گئے ہیں (۱۴) سیون کے عضلات (۱۵) مقعد کا بیرونی چھلا (۱۶) مقعد کے عضلات

شرمگاہ اور اس کے ملحقات VULVA AND ITS APPENDAGES

شرمگاہ ایک لمبا سوراخ ہے جو پیڑو میں اندامِ نہانی کی بلندی کے نیچے واقع ہے جس کے گرد فرج کے بڑے لب Labia Majora ہوتے ہیں اور جو پیچھے کی طرف سیون پر جاکر ختم ہوتی ہے اس کے ملحقات فرج کے بڑے لب Labia Majora چھوٹے لب Labia Minora Or Nymphae شنا Clitoris پردہ بکارت Hymen شرم گاہ کی نالی پر کے چھوٹے چھوٹے دانے جو کہا جاتا ہے کہ پردہ بکارت کے پھٹنے سے اس کے بچے ہوئے ٹکڑے ہوتے ہیں Caruncylae Myrtiformos گشتی نما نشیب Fossa Navicularis قیود فرجی Fourchette دہلیزِ فرج Vestibule اور پیشاب کی نالی Urethra ہیں۔

فرج کے بڑے لب LABIA MAJORA

یہ دو لب یعنی غلاف ہوتے ہیں جن کا باہری حصہ جسم کی باقی جلد کا سا ہوتا ہے اور اندرونی حصہ مخاطی جھلی کا بنا ہوتا ہے۔ یہ پیڑو میں اندامِ نہانی کی اوپر کی بلندی سے شروع ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہو کر سیون تک پہنچتے ہیں اور پھر دوسری جانب آکر مل جاتے ہیں جہاں پر اندامِ نہانی کی بلندی پر ملتے ہیں اس کو Anterior Commissure کہتے ہیں۔ اور سیون پر کے جائے اتصال کو Posterior Commissure کہتے ہیں ان لبوں کے نیچے بہت باریک غدود ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک قسم کی رطوبت رستی ہے جو ان حصص کو تر رکھتی ہے اور حرکت اور چلنے کے وقت ان کو آپس کی رگڑ سے بچاتی ہے۔ ان غدودوں میں محنت، ورزش وغیرہ سے تحریک ہوتی ہے اور ان سے رطوبت نکلتی ہے۔ جس سے یہ لب بذاتِ خود اور اندرونی حصص رگڑ سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن بعض وقت جب ان میں خرابی آجاتی ہے تو اس میں سے تیز سوزش پیدا کرنے والی اور تحریک دینے والی رطوبت نکلنے لگتی ہے جس سے صدر حصہ کی جلن، سوزش اور ناقابلِ برداشت کھجلی ہوتی ہے جب اس قسم کی رطوبت بہا ہی ہوتی



بیرونی آلات تناسل زنانہ

(۱) بیرونی عضو تناسل کے اوپر کی ابھری ہوئی جگہ (موئے زہار والی جگہ) (۲) فرج کے بڑے لب (دونوں طرف) (۳) فرج کے چھوٹے لب (۴) بظر یعنی منقارِ فرج (۵) پیشاب کی نالی کا سوراخ (۶) دہلیز الفرج (۷) دہانہ پردہ بکارت (۸) قیود فرجی (۹) مقعد مع سیون

عورتوں سے رستی ہے تو اس سے شوہر کو سوزاک کی سی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ بحالت حمل بعض وقت اس کی وریدیں بڑھ جاتی ہیں اور تکلیف کا موجب بنتی ہیں۔ لڑکیوں اور کنواری عورتوں میں یہ لب زیادہ گول اور موٹے ہوتے ہیں لیکن بیاہی عورتوں اور خصوصاً ان کے جن کے بچے ہو چکے ہوں یہ لب کھل کر کشادہ ہو جاتے ہیں۔

قیود فرجی — FOURCHETTE

یہ جھلی جھلی کی سی ایک جھلی ہوتی ہے جو شرمگاہ کے Posterior Commissure (پچھلے جوڑ) لب کی سیون پر کے مقام (اتصال) میں واقع ہوتی ہے پہلے وضع حمل کے بعد یہ عموماً پھٹ جاتی ہے۔

فرج کے چھوٹے لب — LABIA MINORA

یہ فرج کے بڑے لبوں کے محاذ میں اندر کی طرف ایک جھلی سی ہوتی ہے جو عموماً کنواریوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ شرمگاہ کے بڑے لب اور شرمگاہ بذاتِ خود کو گھیرے رہتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کئی وضع حمل کے بعد اس کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔ اس میں سے ایک قسم کی رطوبت رستی ہے جو فرج اور اس کے متعلقات کو خراشوں سے بچاتی ہے۔

بظر / منقارِ فرج — CLITORIS

یہ شرمگاہ کے Antirior Commissure پر گوشت کے ابھرے ہوئے ایک ٹکڑے کی شکل میں ہوتا ہے یہ مرد کے عضو کی طرح سے ہوتا ہے اور اس میں مردوں کی طرح سے احساسات اور اکساہٹ ہوتی ہے یہ مردوں کے عضو کی طرح سے استادہ ہو سکتا ہے اور بعض عورتوں میں استادگی کی حالت میں اس کی لمبائی ۴ اور ۵ انچ تک دیکھی گئی ہے۔ یہ استادگی بالکل مرد کے عضو کی طرح ہوتی ہے اور ایسی ہی عورتیں عورت اور مرد سے مردوں کا فعل کر سکتی ہیں کہا جاتا ہے کہ عورت کی شہوت میں اکساہٹ پیدا کرنے کا سب سے بڑا مرکز ہے

دہلیز الفرج — VESTIBULE

شرمگاہ کے اوپری حصہ میں یہ مثلث سطح ہوتی ہے۔

پیشاب کی نالی کا منہ ORIFICE OF URETHRA

دہلیز فرج یعنی Vestibule کے پیچھے، فرج کے سوراخ کے بالکل اوپر اور مثانے سے آدھ انچ نیچے کی طرف واقع ہوتا ہے۔ اس کا منہ صرف چھونے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے پیشاب کی نالی کی لمبائی قریب ۱½ انچ ہوتی ہے۔

فرج کا منہ ORIFICE OF VAGINA

پیشاب کی نالی کے منہ کے نیچے ایک بہت بڑا اور بے قاعدہ شکل کا سوراخ ہوتا ہے جو فرج کا منہ کہلاتا ہے اس کے منہ کی چوڑائی مختلف عورتوں میں ان کی خواہشات نفسانی اور نفسانی حالات کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ کنواری عورتوں میں اس کی چوڑائی ہلالی شکل کی ہوتی ہے اور ایک جھلی جس کو پردہ بکارت کہتے ہیں سے بند ہوتی ہے۔

پردۂ بکارت HYMEN

یہ ایک باریک نازک جھلی ہوتی ہے جو فرج کے منہ کو بہت حد تک بند کیے رہتی ہے۔ اور جو پہلے ہی کامیاب جماع میں پھٹ جاتی ہے۔ اس جھلی کے پھٹنے سے عموماً ذرا سا خون بہتا ہے اور بعض وقت یہ سیلان بالکل ہی نہیں ہوتا۔ فرج کے منہ پر چھوٹے چھوٹے سرخ دانے پردۂ بکارت کی یادگار رہ جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ جھلی بہت سخت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے جماع کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ایسے حالات میں اسے کسی اوزار سے جماع کے قبل کاٹ دینا چاہیے۔ بعض اوقات بچوں میں یہ پردہ بکارت سخت دیکھا گیا ہے۔ اور عالم شباب میں ایسی حالت میں ضروری ہو جاتا ہے کہ اس پردہ بکارت کو کسی اوزار سے کاٹ دیا جائے تاکہ حیض جاری ہو سکے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پردہ بکارت کنوارے پن کا ایک نشان ہے لیکن گرم ممالک میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ چند سال تک حیض ہوتے رہنے سے یہ پردہ بکارت اپنے آپ بالکل پھٹ جاتا ہے اور اس کی صرف یادگار شادی تک باقی رہ جاتی ہے۔

تمام آلات تناسل میں جگہ بجگہ مختلف غدود ہوتے ہیں جن میں سے رطوبتیں رس کر آلات تناسل کو تر رکھتی ہیں یہ رطوبتیں مشین کے تیل کی طرح کام دیتی ہیں۔

شرم گاہ کی نالی۔ فرج VAGINA

یہ جھلی کی ایک نالی ہوتی ہے جو فرج سے رحم تک جاتی ہے جب یہ نالی پھول کر بڑی ہو جاتی ہے تو اس کی شکل ایک پائپ کی طرح ہو جاتی ہے اس نالی میں پھیلنے کی طاقت بہت زیادہ ہے۔ لیکن عموماً اس کی اندرونی اور بیرونی دیواریں متوازی رہتی ہیں آگے کی طرف شرم گاہ کی نالی کا تعلق مثانہ اور پیشاب کی نالی سے ہے جس کے ساتھ یہ بذات خود ملحق ہے پیچھے کی طرف ¼ حصہ مبرز سے وابستہ ہے اور باقی ¾ حصہ سیون سے جا ملا ہے اسی لیے رحم کی اپنی اصلی جگہ سے گر جانے پر مبرز پر تو کوئی اثر نہیں ہوتا مگر مثانہ میں کافی خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ اسی لیے اس حالت میں پیشاب کی نہ رکنے والی بار بار خواہش، پیشاب میں درد، کمی رہتی، پیشاب کا رک جانا وغیرہ وغیرہ پایا جاتا ہے۔

شرمگاہ کی نالی کی لمبائی مختلف عورتوں میں اور اس کی مختلف حالتوں میں مختلف ہوتی ہے پچھلی طرف یہ اگلی جانب کی بہ نسبت زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اگلی دیوار چار سے پانچ انچ لمبی ہوتی ہے جبکہ پچھلی پانچ سے چھ۔ یہ ربڑ کی طرح سے کھنچتی ہے اور لمبائی اور چوڑائی میں ہر دو جانب کافی پھیل سکتی ہے بعض حالات میں یہ طبعی حالت سے چھوٹی معلوم ہوتی ہے اور شرمگاہ کی نالی کا یہ چھوٹا پن یا جزوی رحم کے اپنی جگہ سے گر جانے کی وجہ سے ہوتا ہے یا پیدائشی نقص کی وجہ سے مقدم الذکر حالت میں رحم کو اپنی اصلی جگہ پر بٹھا دینے سے یہ نالی درست ہو جاتی ہے۔ جب کہ مؤخر الذکر حالت میں درست نہیں ہوتی۔

شرم گاہ کی نالی کا چھوٹا ہونا بعض مصنفین کے خیال کے مطابق بانجھ پن کی ایک علامت ہے۔ لیکن میڈیکل ریکارڈ بتاتا ہے کہ ایسی مستورات کو طبعی جھلی کے ساتھ منی پیوست ہونے سے حمل ہوا ہے۔

شرم گاہ کی نالی کا منہ بہت ہی تنگ ہوتا ہے۔ اور جوں جوں یہ اندر کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔ یہ زیادہ چوڑی ہوتی جاتی ہے۔ لیکن رحم کے نزدیک جا کر یہ پھر تنگ ہو جاتی ہے۔ جن مستورات کے بچے بہت ہو چکے ہوتے ہیں ان کی اندرونی نالی کی گولائی تین انچ تک ہو جاتی ہے۔

شرمگاہ کی نالی میں رحم کے منہ کے نزدیک اور شرمگاہ کے منہ کے نزدیک بہت غدود ہوتے ہیں جن میں سے اکثر رطوبت رستی رہتی ہے۔ جماع کے وقت ان میں سے اس قدر رطوبت رستی ہے کہ جماع میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ مگر وضع حمل کے وقت رطوبت اس قدر رستی ہے کہ بچہ آسانی سے نکل سکتا ہے۔

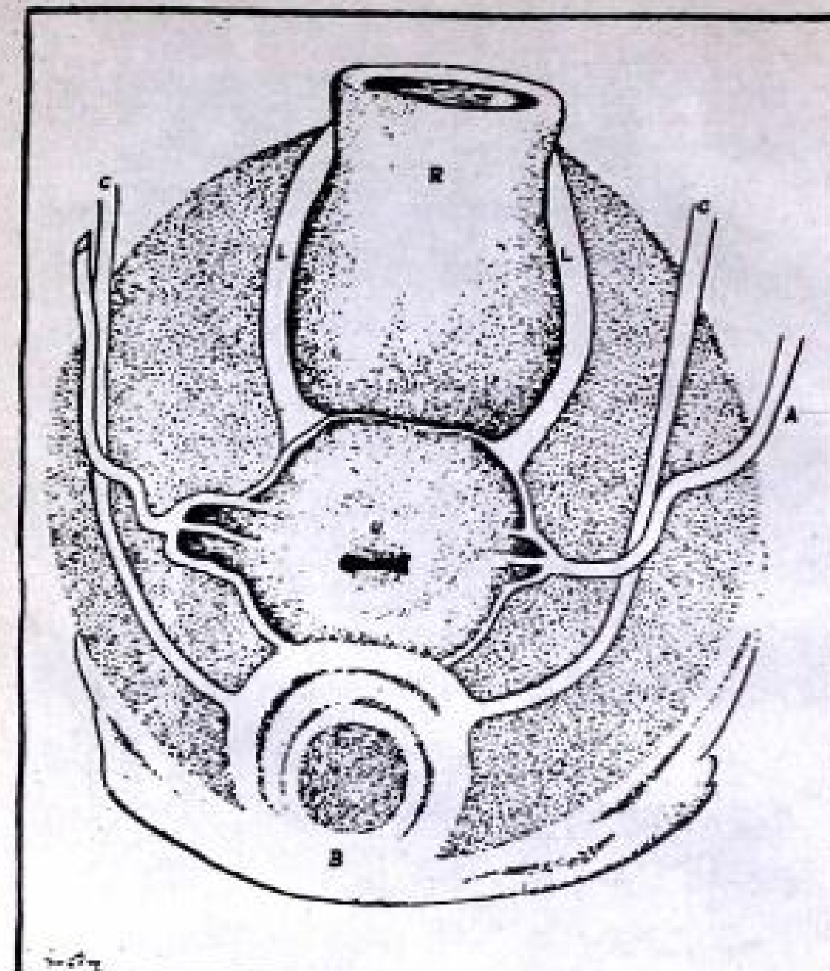
شرمگاہ کی نالی عورتوں کے نظام میں بہت کارآمد عضو ہے۔ یہ تولید کا ایک راستہ ہے جس کے ذریعے مرد اور عورت کا ملاپ ہو کر دنیا کی پیدائش ہوتی ہے جہاں سے خون حیض جاری ہوتا ہے اور جہاں سے ایک نئی روح کا اس جہان فانی میں ظہور ہوتا ہے وضع حمل کے بعد یہ فوراً اپنی قدرتی شکل میں آجاتی ہے اور قدرتی قد اختیار کر لیتی ہے۔

رحم UTERUS

رحم ایک ایسا عضو ہے جہاں حمل قرار پاتا ہے جنین نشوونما پاتا ہے اور ولادت کے وقت تک اس میں بچہ قائم رہتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں زنانی انڈہ (Ovum) خصیۃ الرحم سے چھوٹنے کے بعد آتا ہے۔ اور مرد کی منی کے کرم (Spermatozoa) سے مل کر جنین کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور نشوونما پانا شروع کرتا ہے۔ جب رحم کنوارپن کی حالت میں ہوتا ہے تو عورت کے نظام کا ایک بہترین مرکز ہوتا ہے۔ جہاں سے نہ صرف اعضائے تناسل کی باقی جسم بھر کی اور دماغ کی نشوونما ہوتی ہے یہی وہ مقام ہے جہاں سے عورت صفات نسوانی حاصل کرتی ہے اور دنیا میں "ماں" کہلانے کی مستحق ہوتی ہے۔

جب اس میں حمل قرار پاتا ہے تو جسم کا یہ سب سے بڑا اور سب سے ضروری عضو بن جاتا ہے اور جسمانی بناوٹ کی تحریک اس کی طرف جھک جاتی ہے۔ اسی طرح زندہ عضو میں ایک نئی زندگی کی زندگی ہوتی ہے۔

کنواری عورت اور بیاہی عورت میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ان ہر دو میں نہ صرف چال چلن، مزاج، اعضاء کے افعال وغیرہ مختلف ہوتے ہیں بلکہ ان کی سوشل زندگی نہیں بلکہ روحانیت کا معیار بھی مختلف ہوتا ہے۔ رحم بذات خود کی بناوٹ میں نمایاں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ شادی کے بعد رحم کی تحقیقات اور پیچیدگیاں کنوارپن کی حالت سے بالکل مختلف



پیشاب کی نالیوں کا تعلق رحم اور اسکے ملحقات سے

(۱) رحم (۲) اشارہ (۳) عبرز (۴) رحم کی شریانیں (۵) پیشاب کی نالیاں (۶) رحم اور کمر کے جوڑ بند

ہوتی ہیں۔

کنوارا رحم ناشپاتی کی شکل کا عضو معلوم ہوتا ہے جس کی سطح کا زیادہ حصہ اوپر اور آگے کی طرف ہوتا ہے اور اس کا سرا نیچے اور پیچھے کی طرف ہوتا ہے۔ رحم کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں

۱۔ سطح یا اوپر کے تیسرے حصے کو قعر رحم (Fundus) کہتے ہیں

۲۔ درمیانی حصہ یا وہ حصہ جو قعر رحم اور گردن کے درمیان ہوتا ہے، جسم رحم (Body) کہلاتا ہے۔

۳۔ نیچے کے تیسرے حصے کو گردن (Cervix) کہتے ہیں۔

۴۔ گردن کے مخرج کو رحم کا منہ (Os Uteri) کہتے ہیں۔

۵۔ گردن کے نچلے سرے کو رحم کا سرا (Apex) کہا جاتا ہے۔

قعر رحم یعنی رحم کا پیندا FUNDUS

رحم کے اوپری حصے کو کہتے ہیں یہ گنبد نما ہوتا ہے جو کہ عموماً اوپر کی طرف اور آگے کی طرف یعنی چوتڑ کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کی محراب کی طرف جھکا ہوا ہوتا ہے اور اس کی اوپری سطح چھوٹی آنتوں کے گچھوں کو چھوتی ہے۔

جسم رحم BODY

قعر رحم سے نچلا حصہ جسم رحم کہلاتا ہے۔ یہ اوپر سے جوں جوں نیچے کی طرف آتا ہے تنگ ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ گردن میں آکر مل جاتا ہے قعر رحم اور جسم رحم کے مقام اتصال پر ہر جانب ایک زاویہ سا ہوتا ہے جو کہ ہر جانب کی رحم کی نالی کی پوزیشن کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی اس مقام پر رحم کی نالیاں خصیۃ الرحم سے آتی ہوئی رحم میں داخل ہوتی ہیں۔ اس کی اگلی سطح مثانہ کے ساتھ لگی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب رحم اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے یا حمل کے دوران میں بڑھ جاتا ہے تو پیشاب میں دقتیں اور تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

رحم کی گردن CERVIX

یہ قریب ۱/۲ ۱ انچ سے ایک انچ لمبی نالی ہوتی ہے جو کہ جسم رحم کے اختتام سے شروع ہو کر شرمگاہ کی نالی میں داخل ہوتی ہے اس کا ۱/۲ حصہ شرمگاہ کی نالی میں ہوتا ہے۔ کنوارپن میں یہ سخت اور

چھوٹی سی نالی ہوتی ہے لیکن کئی بچے جننے کے بعد اس کا قد بڑھ جاتا ہے۔ ٹھیک حالت میں اس کا منہ شرمگاہ کی نالی کی طرف ہوتا ہے۔ لیکن رحم کے گرنے کی مختلف حالتوں میں اس کا رخ بھی بدلتا رہتا ہے۔

رحم کا منہ OS UTERI

گردن کے منہ یا داخلے کے مقام کو رحم کا منہ کہتے ہیں۔ یہ کنواری لڑکیوں میں بعض اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ ڈھونڈنے میں دقت ہوتی ہے لیکن عالم شباب میں عموماً ایک مکمل نشوونما یافتہ رحم میں اس کے دو لب ہوتے ہیں سامنے والا پچھلے لب کی نسبت کسی قدر موٹا اور نیچا ہوتا ہے۔ بچوں کی پیدائشوں کے ساتھ یہ منہ اور کھلتا رہتا ہے۔

رحم شکم کے اندر ترچھی حالت میں رہتا ہے۔ اور اس کو اس ترچھی حالت میں قائم رکھنے کو بار پیٹ کے مختلف چھوٹے بڑے بندوں اور شرمگاہ کی نالی کی دیواروں کا ہے خصیں بلکہ بار یطون .... (Peritoneum) بھی اس میں بہت بڑا حصہ لیتی ہے رحم کو سہارا دینے والے یہ اعضاء نہ صرف اسے پچھلے ہیں ہی مدد دیتے ہیں بلکہ اس کو سکیڑنے میں بھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب مثانہ بھرا ہوتا ہے تو وہ رحم کو پیچھے کی طرف (مبرز کی طرف) دھکیل دیتا ہے۔ اور جب مبرز بھری ہوتی ہے، تو وہ اسے مثانہ کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ اور انہیں اعضاء کی ڈھیل اور سکڑن کی بدولت ہی بعض حالات میں رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے لیکن خیال رہے کہ ان حالات میں بار یطون کی ڈھیل سب سے بڑا حصہ رحم کو اپنی جگہ سے گرانے میں لیتی ہے۔

حیض کے دوران اور بعد میں رحم اپنی اصلی حالت سے بڑھ جاتا ہے۔ اور اس میں خون کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی سطحیں گول و ہموار ہو جاتی ہیں۔ رحم کا منہ گولائی پکڑ جاتا ہے۔ اور منہ کے لب پھول جاتے ہیں۔ اور رحم کے جسم کی اندرونی جھلی موٹی، نرم گہرے رنگ کی ہو جاتی ہے۔

حمل کے دوران اس میں وزن ڈیڑھ پونڈ (۳/۴ سیر) سے تین پونڈ (۱/۲ ۱ سیر) تک ہو جاتا ہے۔ یہ بہت بڑا ہو جاتا ہے ڈاکٹر Lee کے مشاہدات نے یہ ثابت کیا ہے کہ حمل کے دوران نہ صرف اس کے ریشے وغیرہ ہی بڑھ جاتے ہیں بلکہ غدود جاذبہ، نسیں اور شریانیں بھی بڑھ جاتی

ہیں اور حمل میں بھی خون کی مقدار بہت کافی ہوتی ہے۔

وضع حمل کے بعد یہ پھر اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے اور اس کا وزن صرف ۲ یا ۳ اونس (یا ۲ چھٹانک) کے قریب رہ جاتا ہے لیکن اس کا خلا کنواری عورتوں سے پھر بھی کسی قدر بڑا رہتا ہے اور خصوصاً اس کا منہ کافی بڑا رہ جاتا ہے۔

بڑھاپے میں رحم سکڑ کر چھوٹا پڑ جاتا ہے اور اس کی بناوٹ میں سختی آجاتی ہے رحم کے جسم اور گردن کے درمیانی حصہ میں کافی تنگی آجاتی ہے۔ جس سے یہ دو حصص قریب قریب جدا ہو جاتے ہیں گردن کا منہ جو کہ شرمگاہ کی نالی میں ہوتا ہے قریب قریب بند ہو جاتا ہے اور اس کے لب تو بالکل معدوم ہو جاتے ہیں۔

رحم کی نالیاں FALLOPIAN TUBES

یہ دو نالیاں ہیں جو خصیۃ الرحم سے انسانی انڈے (Ovam) کو رحم میں پہنچاتی ہیں۔ یہ رحم کے دونوں اوپری سروں سے لے کر اپنی اپنی طرف باہر کی جانب یعنی پیڑو کے سروں کو جاتی ہیں اور وہاں کیف نما سرا بنا کر ختم ہو جاتی ہیں۔ ان نالیوں کا اندرونی سوراخ نہایت باریک ہوتا ہے۔ خصوصاً جو سرا رحم میں داخل ہوتا ہے۔ وہ تو نہایت ہی باریک سوراخ ہے جس میں شاید باریک تنکا بھی داخل نہ ہو سکے۔ لیکن جوں جوں یہ رحم سے دور ہوتی جاتی ہیں، چوڑی ہوتی جاتی ہیں یہاں تک کہ خصیۃ الرحم کے بالکل نیچے یہ قیف نما شکل میں ختم ہو جاتی ہیں۔ ان نالیوں کی اندرونی سطح کے ریشے بالوں کی طرح ذرا ذرا اٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کا کام انسانی انڈے کو آگے دھکیلنا ہے برراہ حیض پر جب خصیۃ الرحم پھٹتا ہے تو ان میں سے انڈہ نکل کر گرتا ہے چونکہ یہ قیف نما نالی بالکل خصیۃ الرحم کے نیچے ہے اس لیے وہ انڈا اس میں گرتا ہے اور وہاں سے آہستہ آہستہ دھکا ہوا رحم میں آتا ہے۔ اور ان نالیوں کا کام صرف حیضوں کے وقتوں پر خارج شدہ انڈوں کو رحم میں پہنچانا ہی ہے۔

خصیۃ الرحم OVARIES

کہا جاتا ہے کہ رحم آلاتِ تناسل زنانہ کا سب سے ضروری عضو ہے اور یہ بات کسی حالت تک ٹھیک ہے کیونکہ جنین کی پرورش اور نشو و نما کا زمانہ کا ذمہ دار رحم ہی کو ٹھہرایا جاتا ہے اور جنین کی

جائے رہائش بھی ہے۔ لیکن حقیقتاً سب سے زیادہ عضو خصیۃ الرحم ہی ہے۔ حالانکہ تشریح الاعضاء کے بموجب یہ ایک نہایت چھوٹا سا عضو ہے۔ لیکن خصیۃ الرحم ہی صحیح معنوں میں نسلِ انسانی کی کان ہے کیونکہ جب تک انسانی انڈہ پیدا ہی نہ ہوگا۔ تب تک کسی نئی زندگی کا خیال ہی نہیں ہو سکتا یہ نہ صرف آلاتِ تناسل ہی کا ایک ضروری حصہ ہے بلکہ تمام نظامِ نسوانی کا ذمہ دار ہے۔ جیسا کہ مردوں میں خصیے۔

یہی عضو ہے جس پر عورت کی شہوت اور حیض کا انحصار ہے اور جس کی کسی پیدائشی خرابی سے نہ صرف عورت کی ظاہری نسوانیت بلکہ سلسلۂ پیدائش بھی موقوف ہو جاتا ہے۔

جن کے جسم سے نکال دینے سے عورت "عورت" نہیں رہتی۔ اور بڑھاپے میں جن کے فعل میں کمی آجانے کی وجہ سے عورت میں بچہ جننے کی کوئی طاقت باقی نہیں رہتی۔ حالانکہ عورت پھر بھی مرتے دم تک اسی نام سے پکاری جاتی ہے ان ہی کی فعلی خرابی کی وجہ سے عورت بڑھاپے میں مرد کی بہ نسبت اپنے تناسلی فعل میں جلد جواب دے جاتی ہے اس افعال و دلیل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ نسل کی افزائش کی کان خصیۃ الرحم ہی ہے نہ کہ رحم۔ چنانچہ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے لکھتے ہیں کہ بجائے رحم اور اس کے متعلقات کے خصیۃ الرحم اور ان کے متعلقات کے لقب سے آلاتِ تناسل زنانہ کو ملقب کرنا چاہیے۔

عورت میں خصیۃ الرحم ٹھیک مرد کے خصیوں کے بجائے ہوتے ہیں یہ تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ اور پیڑو کے دونوں سروں پر گھبریوں کے نیچے واقع ہوتے ہیں شکل میں خصیۃ الرحم بیضوی اور لمبے ہوتے ہیں جو اوپر سے نیچے کی طرف چوڑے ہوتے جاتے ہیں۔ ہر خصیۃ الرحم تقریباً ۱½ انچ لمبا ¾ انچ چوڑا اور ½ انچ موٹا ہوتا ہے۔ یہ عالمِ شباب تک مکمل نشو و نما پاتے ہیں اس سے قبل یہ غیر نشو و نما پاتے ہیں۔ لیکن ان کے قد، وزن اور جائے قیام جسم کی مختلف حالتوں میں بدلتا رہتا ہے حیض کے دنوں میں یہ زیادہ بڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور بہت سی حالتوں میں مثلاً سن یاس (Climacteric Period) کے وقت جب حیض بند ہو جاتے ہیں سکڑ کر چھوٹے پڑ جاتے ہیں۔ ان کی فعلی طاقت میں کمزوری آجاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس عمر کے بعد عموماً مستورات بچے پیدا کرنے کے ناقابل ہو جاتی ہیں۔

خصیۃ الرحم پر ایک غلاف چڑھا ہوتا ہے جس کو Tunica Propria کہتے ہیں۔ اس کا کام انسانی انڈے اور خصیۃ الرحم کی حفاظت کرنا ہے

اس غلاف کے نیچے ایک اور غلاف ہوتا ہے جس کو Stroma Or Parenchyma کہتے ہیں اس کا کام تمام انسانی انڈوں کو خون فراہم کرنا ہے۔ اور اس کے آرام کے لیے ایک بستر کا کام بھی دیتا ہے اور ان کو چوٹ وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس غلاف میں ایک قسم کے چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں۔ جن کو انسانی انڈے کہتے ہیں۔ ان انڈوں کی بے انتہا تعداد ہر خصیۃ الرحم میں موجود ہے۔ یہ بڑھتے رہتے ہیں۔ اور ہر حیض پر ایک یا دو انڈے مکمل طور پر نشوونما پاکر حیض کے دنوں میں خارج ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد مردوں کی منی کے کرموں (Spermatozoa) کی طرح بے شمار نہیں ہوا کرتی۔ اگر ہر ماہ ان کی تعداد بھی بیشتر بنتی ہے اور سب کو یا بیشتر کو انسان بننے کا شرف ملتا تو نہیں کہا جا سکتا کہ چند روز میں دنیا کی مردم شماری کس حد تک عالمگیر وسعت اختیار کر لیتی۔

انسانی انڈا نہایت ہی چھوٹا اوسطاً بلحاظ انچ سے بلحاظ انچ تک ہوتا ہے۔ انسانی انڈے کی بناوٹ یہ ہوتی ہے کہ سب سے اوپر ایک جھلی ہوتی ہے۔ اس کے اندر زردی اور اس زردی کے اندر ایک نہایت چھوٹا سا گول تھیلی نما جز ہوتا ہے۔ جو کہ تمام نسل انسانی کا موجب ہے۔

بابِ دوم

انسانی انڈے کا نکلنا اور حیض

OVULATION AND MENSTURATION

موجودہ سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پیدائش کے سلسلے میں خصیۃ الرحم سب سے بڑا کام سرانجام دیتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رحم میں تحریک بیرونی اجزاء کی اکساہٹ اور شہوت سے ہوتی ہے۔ مگر حمل اور پیدائش کا سب سے بڑا کام خصیۃ الرحم کرتے ہیں۔ یہ بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ رحم اور خصیۃ الرحم کے ساتھ ساتھ پستان، پیڑو اور حیض بھی برابر اسی کام میں شریک ہوتے اور حصہ لیتے ہیں۔ خصیۃ الرحم سے آلات تناسل کو انڈہ ملتا ہے جو عورتوں میں وہی کام کرتا ہے جو مردوں میں منی کرتی ہے۔ اور ذکر آ چکا ہے کہ خصیۃ الرحم سے عالم شباب میں ہر حیض کے وقت ایک انڈہ چھوٹ کر رحم میں آتا ہے۔ لیکن عالم شباب سے کہیں پہلے بچپن کے زمانہ میں اور بعض وقت جنین کی حالت میں انسانی انڈوں کا یہ اجتماع خصیۃ الرحم میں دیکھا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خصیۃ الرحم کی بناوٹ اور ریشوں میں انسانی انڈے موجود ہوتے ہیں عالم شباب سے قبل عورتوں کی زندگی اور ان کی نشوونما ایک قسم کی تیاری ہوتی ہے۔ تاکہ عالم شباب میں پہنچ کر یہ تیار شدہ اعضاء پیدائش نسل میں نہ صرف مددگار بن سکیں بلکہ نہایت اچھی طرح سے اور بغیر کسی تکلیف کے ان افعال کو سرانجام دے سکیں۔ چھوٹی قسم کے جانوروں میں عالم شباب عورتوں کی بہ نسبت کہیں جلد آتا ہے۔ اور اسی لیے ان چھوٹی قسم کے جانوروں میں پیدا کرنے کا زمانہ بھی جلد ختم ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ عورتوں میں عالم شباب دیر سے آتا ہے۔ اس لیے ان کے پیدا کرنے کا زمانہ بھی چھوٹی قسم کے جانوروں سے زیادہ ہوتا ہے جو عورتیں جلد عالم شباب میں پہنچتی ہیں اور جن کے بچے

چھوٹی عمر میں پیدا ہونے سے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کی اولاد ہمیشہ نحیف اور کمزور رہتی ہے۔ اور دوسروں کی غلامی کا منہ دیکھتی ہے۔

مختلف ملکوں میں عالمِ شباب کی عمر آب و ہوا اور رسم و رواج کے مطابق مختلف ہے ٹھنڈے ملکوں میں عموماً پہلا حیض ۱۴ اور ۱۶ برس کی عمر میں شروع ہوتا ہے۔ جب کہ گرم ممالک میں ۱۰ اور ۱۲ برس کی عمر میں شروع ہو جاتا ہے موجودہ سائنس اور موجودہ تجربات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جس عمر میں حیض شروع ہو جاتا ہے اس عمر کا نصف حصہ ملا دینے سے وہ وقت آتا ہے جس وقت میں بچہ نہایت ہی تندرست اور بلا کسی تکلیف کے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک لڑکی کو اگر حیض ۱۲ برس کی عمر میں شروع ہوں تو ۱۲ برس کا آدھا ۶ برس اور خرچ ہوں گے۔ پیشتر اس کے کہ آلاتِ تناسل مکمل طور پر نشو و نما پا کر بچہ جننے کے قابل ہو سکیں۔ یعنی ۱۲ برس کی عمر میں پہلا حیض ہونے پر حمل کم از کم ۱۸ برس کی عمر میں ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حیض شروع ہونے کے چھ برس کے بعد شادی ہونی چاہیے۔ ہندوستان میں عموماً حیض ۱۱ اور ۱۲ برس کی عمر میں شروع ہوتے ہیں اس لیے شادی کا بہترین وقت ۱۸ برس کی عمر کا ہے۔

خصیۃ الرحم میں انسانی انڈے کا بننا اور اس کا نکل کر رحم میں پہنچنا

(Ovulation) خصیۃ الرحم کا فعل یہ ہے کہ انسانی انڈے کو پکا کر سطح میں لاتا ہے یہ فعل طبعی حالت میں ہر اٹھائیسویں دن ہوتا ہے۔ بہت سی مستورات میں ٹھیک وقت اور ٹھیک دن پر ہر چار ہفتہ کے بعد ہوتا ہے۔ جس طریقہ سے اس فعل کا اجرا ہوتا ہے وہ میں (Delton Physiology) نامی کتاب کے صفحہ ۷۵ سے حرف بحرف ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

انسان اور اونچی قسم کے جانوروں میں زندگی کے ابتدائی مرحلوں میں غلاف میں ملفوف شدہ انڈہ (Graffian Follicle) اصل انڈے کے برابر ہوتا ہے۔ جوں جوں جوانی کا عالم نزدیک ہوتا جاتا ہے یہ ملفوف شدہ انڈے جو سطح خصیۃ الرحم کے نزدیک ہوتے ہیں بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان میں ایک صاف شفاف پانی کے قسم کی رطوبت بن جاتی ہے۔ اگر ہم اس وقت خصیۃ الرحم کو کاٹ ڈالیں تو ہمیں اس قسم کے گول ملفوف شدہ انڈوں کی ایک خاص تعداد ملتی ہے

جو بغیر آنکھ دکھائی دیتے ہیں لیکن جو انڈے چھوٹے ہوتے ہیں۔ وہ خصیۃ الرحم کی گہرائی میں پڑے ہوتے ہیں وہ سطح پر آ جاتے ہیں۔ یہی سطح کے نزدیک والے ملفوف شدہ انڈے (Graffian Follicle) ہیں جو عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتے اور پکتے ہیں۔ یا جوں جوں حیض نزدیک آتا ہے یہ پکتے اور بڑے ہوتے ہیں۔

اس حالت میں ملفوف شدہ انڈہ ایک گول تھیلی ہوتا ہے۔ جس کی بیرونی دیواریں گو بالکل شفاف ہوتی ہیں تاہم خوردبین میں دیکھنے سے ان کے اوپر ایک ریشہ دار جھلی دکھائی دیتی ہے جس میں خون کی بے شمار نالیاں ہوتی ہیں یہ گول ریشے دار جھلی (انڈے کی جھلی Membrane of the Vesicle) کہلاتی ہے۔ یہ بہت مضبوط اور پکی نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ ذرا سے ہاتھ لگ جانے سے یہ پھٹ جاتی ہے۔

انڈے کی اس جھلی کے ارد گرد نہایت باریک دانے دار ریشے ہوتے ہیں جو ریشے ہیں اکثر دوسری پانی کی جھلیوں میں ملتے ہیں ان کے ریشوں والے غلاف کا نام Membrana Granulosa ہے۔ یہ جھلی بہت آہستہ سے انڈے کی جھلی پر چپٹی ہوتی ہے۔ اور ذرا سی بد احتیاطی سے یہ پھٹ جاتی ہے۔ ملفوف شدہ انڈے کے بالکل بیرونی حصے یا اس حصے پر جو سطح خصیۃ الرحم کے بالکل قریب ہوتا ہے۔ یہ ریشے دار جھلی ذرا موٹی ہوتی ہے۔ اس موٹی جھلی میں انڈہ رہتا ہے اور اسی راستے یعنی اسی ریشہ دار جھلی سے انڈہ خصیۃ الرحم کی سطح تک پہنچتا ہے۔

جوں جوں حیض کا وقت قریب آ جاتا ہے۔ جبکہ اس انڈے کا پھٹ کر نکلنا ضروری ہوتا ہے۔ اس ملفوف شدہ انڈے میں خون کا دوران بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ سائز میں بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے علاوہ اس میں سیرم (پانی کی سی رطوبت Serum) کی مقدار میں زیادتی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ تب یہ خصیۃ الرحم کی سطح سے نکلنا شروع کر دیتا ہے۔ اس ملفوف شدہ انڈے میں سیرم کا متواتر اجتماع انڈے کو باہر کی طرف دھکیلتا ہے یہاں تک کہ یہ ملفوف شدہ انڈہ خصیۃ الرحم سے ایک سخت، شفاف اور گول تھیلی کی صورت میں نکلتا ہے جس میں انگلی سے دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے لیکن اندر سے باہر دھکیلی جانے والی طاقت ہیں ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی بدولت کچھ وقت کے بعد اوپر کا غلاف بھی پھٹ جاتا ہے۔

اور اس سیال مادے کے ہمراہ (جو کہ اس جھلی کے پھٹنے سے نکلتا ہے) انڈا بھی رحم کی نالیوں میں پہنچ جاتا ہے:

عورت کے بچپن میں یہ انسانی انڈے خصیۃ الرحم میں بنتے رہتے ہیں لیکن یہ انڈے عالمِ شباب تک غیر نشوونما یافتہ ہوتے ہیں۔ عالمِ شباب میں ہر حیض کے ساتھ ایک یا بعض اوقات دو یا تین انڈے پک کر اپنے غلاف کو پھاڑ کر نکل آتے ہیں جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے اور وہ رحم کی نالیوں کے قیف نما حصوں میں جا پڑتے ہیں۔ جو کہ قدرت کی طرف سے ہر اٹھائیسویں دن کے بعد جب انسانی انڈے کے نکلنے کا وقت آتا ہے۔ تو خصیۃ الرحم کے اس حصہ کو جا لگتے ہیں جہاں سے انڈے نے خارج ہونا ہوتا ہے۔

یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ ہر حیض کے وقت پر کم از کم ایک انسانی انڈہ ضرور رحم کی نالیوں کے راستہ نکل جاتا ہے۔ جب کہ باقی ماندہ انڈے اپنے اپنے درجے کے مطابق اس کی جگہ لینے کو آگے بڑھ آتے ہیں۔

یہاں حیض کے متعلق بھی کچھ لکھنا ضروری ہے کیونکہ حیض انڈے کے پکنے اور نکلنے کے وقت کا ایک نہایت ضروری ساتھی ہی نہیں۔ بلکہ اس میں ایک بڑا حصہ لیتا ہے۔

جب انسانی انڈہ خصیۃ الرحم میں بالکل پک جاتا ہے تو خصیۃ الرحم اسے دھکیل کر نکال دیتے ہیں۔ اس وقت رحم کی نالیاں اسے پکڑ کر رحم میں پہنچا دیتی ہیں۔ ایسی حالت میں رحم سیدھا خصیۃ الرحم سے ملحق ہو جاتا ہے۔ اور خصیۃ الرحم کے اجتماعِ خون میں اس کا بہت بڑا ساتھی بن جاتا ہے۔ اس وقت آلاتِ زنانہ کے تمام حصے (آلات، فرج، و دیگر بیرونی آلاتِ تناسل یہاں تک کہ تمام اعصاب بھی بلاشبہ اس اجتماعِ خون اور اکساہٹ میں اس کا ساتھ دیتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حیض کا یہ سلسلہ جس سے تمام نظام بھی ماؤف ہوتا ہے خصیۃ الرحم پر ہی منحصر ہے۔

جن مستورات میں خصیۃ الرحم نہیں ہوتے۔ نہ تو انہیں کوئی شہوانی خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی ان کو حیض ہوتے ہیں۔ جب تک عورت میں خصیۃ الرحم موجود رہتے ہیں عورت ظاہرا طور پر اور اندرونی خواہشات کے مطابق عورت ہوتی ہے۔ حالانکہ رحم یا شرمگاہ کی نالی کے بغیر

عورت صرف جماع یا حمل قرار پانے کے ہی ناقابل ہو سکتی ہے لیکن اگر خصیۃ الرحم کو نکال دیا جائے تو عورت سے تمام نسوانیت کی نشانیاں معدوم ہونی شروع ہو جاتی ہیں اس کی چھاتیاں اپنے قد سے سکڑنے لگتی ہیں۔ اور وہ ظاہری شکل و صورت اور آواز کے لحاظ سے مردوں کی سی ہو جاتی ہے۔

حیض کا انسانی انڈے کے پکنے اور نکلنے سے تعلق

اب تک ہم یہ بتا چکے ہیں کہ حیض تمام تر خصیۃ الرحم ہی پر مبنی ہے۔ یہ رحم کا ذاتی فعل نہیں ہے اس لیے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی عورت میں خصیۃ الرحم موجود نہ ہو اس کو حیض بھی نہیں ہوتے لیکن رحم کی عدم موجودگی میں بھی حیض ہو سکتے ہیں۔ اور ہوتے ہیں دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ انسانی انڈے کے پکنے اور نکلنے کی حالت کے سوا حیض نہیں ہوتا۔ حالانکہ حیض کے اجراء کے بغیر انڈا پک اور نکل سکتا ہے۔ موخر الذکر غالباً اس وجہ سے ہوتا ہے کہ نظام بجائے اجتماع شدہ خون کو نکالنے کے پھر اسے جذب کر لیتا ہے۔ دنیا کے ریکارڈ میں بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں کہ ان مستورات کو بھی جنہیں کبھی حیض نہ ہوا تھا حمل قرار پائے اور بچے پیدا ہوئے۔

پہلا حیض

عموماً ۱۳، ۱۴ برس کی عمر میں ہوتا ہے بعض حالات میں یہ جلد ہوتا ہے اور بعض میں دیر سے۔ شہروں کے رہنے والی نازک اندام اور عیش پسند لڑکیوں کو حیض پہلی دفعہ جلد ہو جاتا ہے لیکن بعد میں حیض عموماً بے قاعدہ ہوتا ہے اور دیر دیر میں بھی۔ خاندانی حالات پہلے حیض کے اجراء کے بہت کچھ ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مثلاً ہندوستان میں لڑکیوں کو حیض عموماً تیرہویں سال شروع ہوتا ہے۔ لیکن جو انگریز لڑکیاں ہندوستان میں آ بسی ہیں ان کو حیض سولھویں سال میں ہوتا ہے۔ اسی طرح سے زندگی اور گرد و نواح کے حالات بھی پہلے حیض پر بہت کچھ اثر ڈالتے ہیں یہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ دیہاتی لڑکیوں کو پہلا حیض شہر والیوں کی بہ نسبت دیر میں ہوتا ہے۔

عموماً چالیس اور پینتالیس سال کی عمر میں حیض بند ہو جاتا ہے لیکن یہ بھی مختلف حالات میں مختلف عمروں میں بند ہوا کرتا ہے۔ بعض مستورات تیس برس کی عمر کے بعد جلد ہی اپنا زمانہ حیض ختم کر دیتی ہیں خصوصاً وہ جن کو حیض بہت کم عمر میں شروع ہوتا ہے ایسی مستورات بھی موجود ہیں جن کے پچاس

اور پچپن برس کی عمر تک بچے ہوتے ہیں اور جن کا حیض باسٹھویں سال میں جاکر بند ہوا ہے۔ بعض مستورات ایسی بھی دیکھی گئی ہیں، جو ایک مرتبہ حیض بند ہونے کے بعد پھر دوبارہ حائضہ ہو جاتی ہیں۔ بعض حالات میں حیض میں رکاوٹ اور حیض کا دوبارہ شروع ہو جانا، رحم کے زخم یا دیگر رحمی شکایات پر مبنی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جن عورتوں کے حیض زیادہ عمر میں جاکر بند ہوتے ہیں ان عورتوں کی صحت بہت اچھی ہوتی ہے اور عمر زیادہ۔ بہت سی عورتوں میں حیض یکدم نہیں بلکہ ایک سال سے تین سال کے اندر یا اس سے بھی زیادہ عرصہ میں آہستہ آہستہ بند ہوتا ہے اور اس عرصہ میں بہت سی بے قاعدگیاں ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آہستہ آہستہ بند ہونے کے زمانہ میں کبھی حیض کا سیلان بہت کم مقدار میں ہو اور کبھی حد سے زیادہ یا کبھی خون کی رنگت کچھ ہو اور کبھی کچھ۔

علامات

حیض کے خون میں بہت کچھ آؤں (Mucus) خون کے ساتھ ملی ہوتی ہے جب حیض کا وقت بہت قریب ہوتا ہے تو عورت کو بہت بے آرامی اور سستی محسوس ہوتی ہے۔ پیڑو میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔ وہ نہ کسی سے ملنا جلنا چاہتی ہے اور نہ سوسائٹی میں جانا چاہتی ہے بعض حالات میں علامات بہت معمولی ہوتی ہیں جب کہ دیگر اوقات میں زیادہ نمایاں۔ اگر عورت کی تندرستی اور صحت بالکل درست ہوتی ہے تو کوئی علامت حیض کے قبل معلوم نہیں ہوتی۔ سوائے معمولی سی ناسازی طبع کے۔ جو حیض کے دوران ظاہر ہوتی ہے لیکن اگر عورت کے نظام میں پہلے کچھ خرابیاں موجود ہوں تو حیض کے قبل اور دوران عورت کو بہت شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے نظام کی ان خرابیوں کے ساتھ رحم کی گردن کی نالی کا بند ہو جانا یا رحم کی دوسری تکالیف شامل ہو سکتی ہیں۔

شرم گاہ سے آؤں کے سے سیلان کی (Mucus Discharge) غیر معمولی طور پر زیادتی ہو جاتی ہے تھوڑے ہی وقت کے بعد اس سیلان کا رنگ بھورا سا ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں خون کے کچھ اجزاء شامل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرے یا تیسرے دن سیلان خالص خون کا سا ہو جاتا ہے۔ تمام ناسازی کی کیفیتیں جو پہلے محسوس ہوتی ہیں رفع ہو جاتی ہیں۔ اور سیلان حیض مقررہ وقت تک رہنے کے بعد کم ہونا شروع ہو جاتا ہے سیلان کا رنگ خالص خون کے رنگ سے پھر بھورے میں تبدیل ہو جاتا ہے اور یہاں تک کہ بالکل ختم ہو جاتا ہے اور عورت اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے (از ڈلمش)

قدرتی سیلان حیض جب رحم سے شروع ہوتا ہے تو قریب قریب خالص خون کا ہوتا ہے لیکن شرمگاہ کی نالی کی گذرگاہ میں اس کے ساتھ شرمگاہ کی نالی کی خارج شدہ تیزابی آؤں (Acid Mucus Secretion) مل کر اس کی رنگت اور خوبی کو بدل دیتی ہے۔ بالکل تندرست مستورات میں حیض ٹھیک وقتوں پر ہوتا ہے۔ لیکن مقدار میں مختلف عورتوں میں کم و بیش ہوتا ہے یعنی بعض میں تو بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض میں بہت کم۔

ہر عورت میں اس کے مزاج، و نیز دیگر حالات کے مطابق حیض دو یا تین سے پانچ یا چھ دن تک رہتا ہے اور مقدار خون جوان دنوں میں خارج ہوتی ہے تین سے آٹھ اونس (ڈیڑھ چھٹانک سے ایک پاؤ) تک ہوتی ہے۔ بعض عورتوں کے اخراج خون خوب موٹی تازی ہونے کے باوجود بھی کم ہوتا ہے۔ حالانکہ کئی عورتیں جن میں ظاہراً خون کی قلت ہوتی ہے۔ بہت زیادہ سیلانِ خون کی موجب بنتی ہیں اور بعض بعض غیر معمولی مثالیں ایسی بھی موجود ہیں جن میں عورتیں ظاہرا طور پر بالکل تندرست اور توانا معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے حیض قدرتی نہیں ہوتے۔ حیض کی وہ بے قاعدگیاں جو کہ بیماری کے لقب سے ملقب ہو جاتی ہیں۔ کسی دوسرے بیان میں دی جائیں گی۔

حمل کے دوران اور دودھ پلانے کے زمانہ میں حیض عموماً نہیں ہوتے۔ کیونکہ حمل کے دوران میں اسی خون سے بچہ کی نشو و نما ہوتی ہے اور وضع حمل کے بعد اسی سے دودھ بنتا ہے جو کہ بچہ کے لیے قدرتی غذا ہوتی ہے بعض ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جن میں عورتوں کو دودھ پلانے کے زمانے میں بھی ٹھیک اور مقررہ وقتوں میں حیض ہوتے ہیں۔

حیض کے اسباب بھی ٹھیک وہی ہیں جو انڈے کو پکانے اور نکالنے کے ہیں۔ چونکہ حیض خصیۃ الرحم کی کارگذاری پر مبنی ہے۔ اس لیے اس کا تعلق بھی معدے کے پچھلی طرف کے عصبی وعروقی جال کے ساتھ بن جاتا ہے۔ انڈے کے اخراج کے ساتھ ساتھ یہ حمل قرار پانے کی تیاری کا ایک بہت بڑا جزو ہے اور اس کا سب سے بڑا ضروری اور آخری نتیجہ بچہ پیدا کرنا

جس کی تیاری کے لیے انسانی زندگی کی تمام طاقت وقف کی گئی ہے۔

بابِ سوم

پیدائش

پیدائش کے ضمن میں تین باتوں کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ زندگی جسمانی نشوونما اور اعصابی تولیدگی و نشوونما۔ قدرت کی طرف سے ایسے ذرائع بنائے گئے ہیں جن سے انسانی نسل کی پیدائش دوسرے جانوروں کی طرح ہوتی رہتی ہے۔ تاکہ نسلِ انسانی ختم نہ ہونے پائے یہ پیدائش عورت اور مرد کے ملاپ سے ہوتی ہے اس ملاپ کو جماع (Copulation) کہتے ہیں مرد اور عورت کا جوڑا فرداً فرداً ماضی اخلاقی اور جسمانی طور پر گو جداگانہ ہوتا ہے تاہم ان کے ملاپ سے پیدا ہونے والا بچہ ہر دو کا ایک مشترک یا منفرد نمونہ ہوتا ہے عورت اور مرد کے آلات تناسل قدرت کی طرف سے اس طرح بنائے گئے ہیں کہ وہ بالکل ایک دوسرے کے مطابق حال ہیں اور ان کے ملاپ سے روحانی اور جسمانی محبت سے ہمیشہ بچے کی پیدائش ہوا کرتی ہے یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مرد دیتا ہے اور عورت حاصل کرتی ہے۔ اس لیے مرد اور عورت کے آلات تناسل بالکل مطابق ہونے پر بھی فعل کے اعتبار سے بالکل متضاد ہیں جماع کے وقت مرد عورت کی فرج کی نالی میں اپنی منی ڈالتا ہے جس سے کہ پیدائش کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ اور یہ منی خاص خاص نالیوں میں سے ہوتی ہوئی (جو قدرت کی طرف سے اسی مطلب کے لیے بنائی گئی ہیں) رحم کی دیواروں میں سے ہوتی ہوئی اور اس کے بعد خصیۃ الرحم کے بندوں میں سے نکلتی ہوئی خصیۃ الرحم میں انڈے کو جا ملتی ہے۔ اگرچہ ماہرین افعال الاعضاء (Physiologists) اس تھیوری کو تسلیم نہیں کرتے تاہم ریکارڈ میں ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ جس میں حمل خصیۃ الرحم

میں ہوا ہے۔ عام طریقہ یہ ہے کہ خصیۃ الرحم میں سے انڈہ ٹپک کر رحم میں آتا ہے اور وہیں وہ انسانی منی کے کرم سے ملتا ہے اور حمل قرار پاتا ہے۔

مرد کی منی خصیوں سے نکلتی ہے مگر جو کچھ خصیوں سے نکلتا ہے وہ منی نہیں ہوتی۔ جو جماع کے وقت پچکاری کی طرح سے شرمگاہ کی نالی میں پہنچتی ہے بلکہ جو جماع کی حالت میں منی خارج ہوتی ہے اس میں مندرجہ ذیل اجزاء ہوتے ہیں۔ اول۔ خصیوں کی بہترین حصوں کی بہترین تراوش جس کو اصل مادہ سمجھنا چاہیے۔ دوم۔ خصیوں کی نالیوں سے "اصل مادہ" کے گزرتے وقت خصیوں کی نالیوں کی رطوبت اس میں شامل ہوجاتی ہے۔ اور اس کے بعد خصیوں اور عضو کے مختلف غدودوں میں سے کافی سے زیادہ مقدار میں آنوں (Mucus) مل جاتی ہے جو اصل مادہ کو ڈھانپے رہتی ہے یا جس میں اصل مادہ چھپا رہتا ہے۔ یہ ہیں تین جزو جو تندرست منی کے لیے ضروری ہیں یہ یاد رہے کہ فرداً فرداً کوئی بھی جزو حمل قرار دینے کے لیے کافی نہیں ہے۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اصل مادہ منی کی روحِ رواں ہے۔ جس پر کہ آئندہ زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔

مندرجہ بر سہ اجزاء جسم، روح اور حوصلہ پر دلالت کرتے ہیں اصل مادے کے اندر والد کی روح اور دلیری ہونے والے بچے میں عود کرتی ہے۔

عورتوں کے انڈے میں بھی مندرجہ بالا ہر سہ اجزاء موجود ہوتے ہیں اور ایک جزو دوسرے ایک میں جا کر مل جاتا ہے یہی زندگی کی بنیاد ہے جن قوموں میں غیر ملکی یا غیر قومی شادیاں ہوتی ہیں۔ ان شادیوں میں جو فریق بھی دوسرے کی بہ نسبت زیادہ قوی یا توانا ہوتا ہے قریب قریب اسی کی خصلتیں یا طاقت وغیرہ بچوں میں آتی ہے۔

حمل بالکل سیدھا سادھا ہوتا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے لیکن بعض اوقات رحم میں ایک انڈے کے بجائے دو یا تین اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ جس سے جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ رحم میں اگر گومڑ یا رسولی ہو تو حالت اور بھی زیادہ پیچیدہ ہوجاتی ہے

رحم کے علاوہ بعض وقت حمل دیگر حصص میں بھی ہوتا دیکھا گیا ہے مثلاً خصیۃ الرحم میں۔

پردہ باریطون Peritoneum کی تہوں، رحم کی نالیوں میں اور بذاتِ خود شکم میں۔
یہ حمل عموماً بہت بری طرح سے اور تکلیف سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بچے کی ولادت کیلئے
ان جگہوں میں کوئی راستہ نہیں ہوتا۔

باب چہارم

حمل

جب جماع کے بعد انسانی انڈے میں منی کے اجزا مل جاتے ہیں تو حمل قرار پاتا ہے۔
اور حمل قرار پاتے ہی عورت کے تمام اعضاء اور احساسات میں تبدیلی واقع ہونی شروع ہوتی
ہے۔ ان میں سے بعض تو مقامی ہوتی ہیں اور بعض تمام جسم کی۔ بعض عارضی اور دیگر تمام جسمانی قوتی
کو تحریک دیتی ہیں۔ بعض ایسی بھی ہوتی ہیں جو دماغی کیفیتوں میں اور اخلاقی احساسات میں پراگندگی
پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سے بعض تبدیلیاں جسم کو اور زیادہ تندرست بنا دیتی ہیں۔

رحم میں نہایت نمایاں اور پہلی تبدیلی ہوتی ہے جس میں گردنِ رحم اور رحم کا پیندا کافی حصہ
لیتے ہیں۔ رحم کی گردن نرم ہو جاتی ہے اور نیچے سے اوپر کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ جوں جوں حمل کا
زمانہ بڑھتا جاتا ہے رحم کا جسم اوپر سے نیچے کی طرف بڑھتا جاتا ہے اسی طرح سے رحم کی گردن نیچے
سے اوپر کی طرف نرم ہوتی جاتی ہے اور بڑھتی بھی جاتی ہے۔

جس طرح حیض کے زمانہ میں خون کا اجتماع رحم میں ہو کر رحم کو کسی قدر بڑا کر دیتا ہے ٹھیک
اسی طرح سے حمل قرار پاتے ہی رحم حمل کے کورس تک کے لیے مستقل طور پر بڑا ہو جاتا ہے۔ رحم
کی عضلی جھلیاں قریب قریب دگنی موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور رحم قد میں بڑا ہونا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ
نہیں بلکہ جوں جوں جنین بڑھتا ہے اسی مقدار سے رحم بھی بڑا ہوتا جاتا ہے۔ رحم کی [illegible]
[illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] ایک بچاوٹ نہیں بلکہ حقیقی طور پر رحم کی [illegible] ہوتی ہے جس میں [illegible]

انسانی سے رہ سکتا ہے اور حرکت کر سکتا ہے۔ پہلے چار مہینے میں رحم کی شکل بالکل ایک
گول گیند کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن آخری مہینوں میں رحم کی بناوٹ بالکل بچے کی بناوٹ کے
موافق بیضوی ہو جاتی ہے۔ رحم کے پیندے کی وہ جانب جس میں بچے کے بازو اور ٹانگیں ہوجاتی
ہیں بہ نسبت دوسری کے زیادہ اٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور چونکہ وضع حمل کے وقت بچے کا اوپر
کا دھڑ داہنی جانب کی طرف جھکا ہوا ہوتا ہے اس لیے رحم کا یہ حصہ سب سے زیادہ اوپر کی
طرف اٹھا ہوا ہوتا ہے یہ ایک عام کیفیت ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ لیکن بچے کی مختلف وضع
کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔

حمل کے پہلے تین مہینے میں رحم پہلے کسی قدر کم ہو جاتا ہے کیونکہ رحم کی گردن فرج کے
بالکل نزدیک آجاتی ہے یہ کیفیت اکثر ان مستورات میں دیکھی جاتی ہے۔ جن مستورات میں پیڑو کی
خلا زیادہ ہوتی ہے لیکن تین ماہ گزرنے کے بعد رحم کی حالت قریب قریب وہی ہو جاتی ہے
جس کا اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ۴ سے چار مہینے کے عرصہ میں چونکہ رحم کا قد بڑھ جاتا ہے
اس لیے رحم آہستہ آہستہ اوپر کی طرف بڑھتا ہے اور پھر ناف کی طرف یہاں تک کہ آخری
مہینوں میں رحم بالکل فم معدے تک پہنچ جاتا ہے۔ جب وضع حمل میں قریب دو ہفتے باقی ہوتے
ہیں تو رحم پھر کسی قدر نیچے ہو جاتا ہے یہ علامت اس امر کی ہوتی ہے کہ وضع حمل کا وقت
قریب آگیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بچے کا سر پیڑو کے خلا میں آجاتا ہے۔ اور بعض وقت
بالکل رحم کے منہ پر اٹکتا ہے۔

حاملہ رحم میں بہ نسبت غیر حاملہ رحم کے قوی کی انکساہٹ اور سکڑن میں حد درجہ کا
فرق ہوتا ہے۔ غیر حاملہ رحم میں حس بہت کم یا نادرد ہوتی ہے۔ لیکن حاملہ رحم میں بچے کی نشوونما
کے ساتھ ساتھ رحم کی گردن اور ریڑھ کے عضلوں میں حس بڑھ جاتی ہے۔ لیکن بعض مستورات
میں اس حس اور تحریک کی قوتِ برداشت حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہی قوتِ برداشت ہی
ہے جو مکمل کورس تک بچے کو رحم میں نشوونما پانے میں مدد دیتی ہے۔ اور ہر قسم کے خطرات سے
بچاتی ہے۔ اس بڑھی ہوئی حس کے ساتھ بعض مستورات میں حد سے زیادہ رحم کے اندر
تحریک ہوتی ہے۔ اور بڑھی ہوئی تحریک کی وجہ سے ایسی مستورات اکثر بجائے طاقت کے

کمزوری محسوس کرتی ہیں۔ مقدم الذکر عورتوں کو جنین کی حرکت کا کچھ بھی وہم وگمان نہیں ہوتا جبکہ موخرالذکر مستورات کے لیے بچے کی یہ حرکتیں وبالِ جان بن جاتی ہیں۔ اور ان کی پریشانیاں بعض اوقات اسقاطِ حمل کا موجب بنتی ہیں۔

تحریک اور اکساہٹ کی دوسری مثال سکڑنے کی طاقت ہے یہ سکڑنے کی طاقت حاملہ رحم کی بہ نسبت غیر حاملہ رحم کے زیادہ عجیب و غریب ہے۔

رحم اور اس کے عضلات کے بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ رحم کے اندر اعصاب کی خاص نشوونما سے یہ طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ سکڑنے کی یہ طاقت بعض اوقات رحم کی گردن کی اکساہٹ کے اثرِ منعکسہ سے حمل کے گرانے کا موجب بھی بن جاتی ہے۔

اسقاطِ حمل کی عموماً سب سے بڑی وجہ بار بار اور زور دار جماع ہے جس کی وجہ سے رحم کی گردن اور رحم کے منہ میں اکساہٹ اور تحریک ہوتی ہے اور ان کے اثرِ منعکسہ سے رحم میں سکڑن کی تحریک کی وجہ سے اسقاطِ حمل ہوتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ غیر حاملہ رحم میں کسی قدر سکڑن کی طاقت موجود ہونے کی وجہ سے خونِ حیض کے اجتماع کا سیلان ہوتا ہے اور اسی سکڑنے کی طاقت کی وجہ سے کئی ایک مستورات کو ہر حیض کے وقت اسقاط بھی ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا اسقاط عموماً تیسرے مہینے دیکھا جاتا ہے اسی لیے اکثر حکمت متنبہ کرتی ہے کہ ان مہینوں میں کوئی تحریک یا اکساہٹ پیدا کرنے والی دوا نہ دی جائے۔ لیکن سکڑن کی طاقت کا سب سے بڑا معجزہ قدرت کی طرف سے وضعِ حمل کے وقت مشاہدے میں آتا ہے اس وقت تمام آلاتِ تناسل کا زور سکیڑنے کی طرف لگ جاتا ہے اور وضعِ حمل ہوتا ہے۔ وضعِ حمل کے بعد بھی یہ سکڑن کی طاقت ہے جو آلاتِ تناسل اور خصوصاً رحم کو سکیڑ کر اپنی اصلی حالت میں لاتی ہے۔

قوتِ ارادی کا اثر رحم اور حاملہ عورت کے قویٰ پر بہت زبردست ہوتا ہے ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں جن میں حاملہ عورت نے وضعِ حمل کو اس وقت تک اپنی قوتِ ارادی سے روکے رکھا۔ جب تک کہ دایہ یا لیڈی ڈاکٹر ان کے پاس نہ پہنچ گئیں۔ اسی طرح سے حمل کے دوران میں سیلانِ خون کے وقت حاملہ اپنے سیلان کو قوتِ ارادی سے

روک سکتی ہے۔

ڈر اور خوف کا اثر بھی نظامِ جسم پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر اوقات ڈر اور خوف کی وجہ سے اسقاطِ حمل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات جب وضعِ حمل کے وقت دایہ کوئی ایسا ویسا لفظ زبان سے نکالتی ہے تو اس کا اثر مریضہ کے دل پر اتنا زبردست ہوتا ہے کہ وضعِ حمل کی حالتیں اور کیفیتیں بدل جاتی ہیں۔

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ کس طرح سے رحم جیسے بڑے عضو کے حمل کے زمانہ میں بڑھ جانے سے اس کی وضع یعنی پوزیشن میں حیرت انگیز تبدیلی ہوتی ہے اب سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اس کے بڑھ کر شکم کو چاروں طرف سے گھیر لینے سے شکم کے باقی اعضاء کا کیا حشر ہوتا ہوگا۔ ناظرین کی دلچسپی کے لیے چند باتیں حوالۂ قلم کرتا ہوں۔

تین ماہ کے حمل کے بعد جب رحم پیڑو کی خلاء سے ہٹ کر پیچھے کی طرف آتا ہے تو وہ کمر کے خلا کو گھیر لیتا ہے۔ اس کے درمیان رحم کا زیادہ تر حصہ اوپر کی طرف بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ ایک طرف تو شکم کی دیواریں اس کو تھامتی ہیں۔ اور دوسری طرف سے ریڑھ کی آنتوں میں چونکہ ضدود زیادہ ہوتے ہیں۔ اور وہ جوڑ بند رشتوں سے اچھی طرح سے بندھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتیں۔ اور اسی لیے وہ ریڑھ کے ستون اور رحم کی پچھلی دیواروں کے درمیان پڑی رہتی ہیں۔ جوں جوں رحم بڑھتا جاتا ہے شکم کی دیواریں ربڑ کی طرح کھنچتی جاتی ہیں اور بڑی ہوتی جاتی ہیں اگر حمل پہلا ہے تو بچہ اوپر کی طرف چڑھتا ہے اور قریب قریب فمِ معدہ کے ساتھ جا لگتا ہے اور جب کئی ایک بچے ہو چکے ہیں تو بچہ اوپر چڑھنے کی بجائے شکم کی دیواروں میں بیٹھتا ہے۔ اور شکم آگے کی طرف بڑھتا ہے۔

حمل کے خاتمہ پر شکم کا اگلا سارا حصہ رحم گھیر لیتا ہے اس کی ہر دو جانب چھوٹی اور بڑی آنتیں ہوتی ہیں۔ اور معدہ اوپر کی طرف دبا ہوا ہوتا ہے جبکہ شکم کے دوسرے اعضاء رحم کے پیچھے پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حمل کے آخری دنوں میں اور خصوصاً آخری مرحلوں میں خون کی بڑی نالیوں، قلب، آنتوں، جگر، معدے پر کسی قسم کا

کوئی خراب اثر واقع نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح سے مثانہ اور مبرز کی جگہ بھی باقی رہتی جاتی ہے تاکہ وہ اپنا فعل کر سکیں۔

حمل کے پہلے مہینوں میں شرمگاہ کی نالی رحم کے جھک جانے کی وجہ سے لمبائی میں چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور جوں جوں رحم اوپر چڑھتا جاتا ہے وہ نالی اور زیادہ لمبی ہوتی جاتی ہے شرم گاہ کی وریدیں پھول جاتی ہیں موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور بعض وقت ان وریدوں میں ابھار آ جاتا ہے۔ شرم گاہ کی نالی میں حمل کے آخری مہینوں میں انگلی ڈال کر دیکھنے سے یہ وریدیں ابھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور ان میں بعض بعض جگہ پر گانٹھیں بھی ہوتی ہیں۔ ان گانٹھوں کو فرانسیسی ڈاکٹر Thrombus کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اسی وقت انگلی میں وریدوں کی پھڑکن بھی محسوس ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ پھڑکن رحم کی نبض ہے۔ جس سے بہت کچھ پتہ چل سکتا ہے۔ شرم گاہ کی نالی سے حمل کے دوران اور آخری مہینوں میں خصوصاً رطوبت کی زیادتی ایک قدرتی فعل ہے۔ جس کو دواؤں اور پچکاریوں سے روکنا نہیں چاہیے۔ اگر یہ رطوبت خشک ہو جائے تو مریضہ وضع کے وقت شاید نہ بچ سکے۔

رحم کی نالیاں اور خصیۃ الرحم بھی رحم کے نزدیک کھنچ جاتے ہیں۔

مثانہ حمل کے ابتدائی مہینوں میں آہستہ آہستہ دب کر رحم کے اوپر پہنچ جاتا ہے اور اسی لیے پیشاب کی نالی لمبی ہو جاتی ہے۔ اور اسی لیے پیشاب کی نالی کا مخرج فرج میں اگر چھپ جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی کا اندرونی حصہ خمدار ہو جاتا ہے۔ اس لیے حمل کے زمانہ میں اگر سلائی پاس کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو ربڑ کی سلائی ہی استعمال ہو سکتی ہے پیشاب کی نالی کے خمدار ہو جانے سے اور بعض وقت اس پر رحم کا بوجھ پڑ جانے سے پیشاب میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات پیشاب کرنے میں درد اور دقت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اور سب سے زیادہ دقت اس وقت ہوا کرتی ہے جب حمل کیساتھ ساتھ رحم میں رحم کا گومڑ بھی موجود ہو۔

حمل کے آخری مہینوں میں جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی دبتی جاتی ہے ... گر ... جاتی ہے۔ اس میں پیشاب روکنے کی طاقت

باقی نہیں رہتی۔ اس لیے حمل کے آخری مہینوں میں حاملہ کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور بار بار پیشاب کرنا ہی پڑتا ہے۔

پاخانہ کی نالی یعنی مبرز پر بھی ٹھیک وہی اثر ہوتا ہے جس کا ذکر پیشاب کی نالی کے سلسلہ میں کیا گیا ہے اسی لیے عموماً حمل کی حالت میں قبض کی شکایت رہتی ہے یہی سدباب بعض اوقات بواسیر کو تحریک دیتی ہے۔ بواسیر پیدا ہو جاتی ہے۔ فرج پر ورم آ جاتا ہے اور ٹانگوں میں استسقائی کیفیت نمایاں ہو جاتی ہے۔

شکم حمل کے مہینوں کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے اس کی جلد کھنچاوٹ کی وجہ سے پتلی پڑ جاتی ہے۔ اور شکم کی جلد پر عموماً نیلی وریدیں دکھائی دینے لگ جاتی ہیں ناف سے شرمگاہ تک کی وریدوں کا رنگ عموماً بھورا سا ہوتا ہے اور اس کی رنگت کو دیکھ کر بعض وقت ڈاکٹر لوگ حمل کا یقین کرتے ہیں۔

شکم اور سینہ میں عجیب و غریب تبدیلیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس کی سطح بڑھ جاتی ہے۔ پردہ بار یطون اوپر کی طرف دب جاتا ہے اور معدے اور شکم کے بوجھ سے یہ ابھر آتا ہے بعض وقت ان سب کے بوجھ اور دباؤ سے سانس میں دقت پیدا ہو جاتی ہے اور بعض وقت کسی قدر کھانسی۔

پستانوں میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کچھ تو اس لیے کہ ان کا گہرا تعلق اعضائے تناسل زنانہ سے ہے اور کچھ اس لیے کہ اس میں اپنا فعل (دودھ پلانا) کا اجراء کچھ وقت کے بعد ہونا ہوتا ہے حمل کے شروع ہوتے ہی پستان کسی قدر بڑے ہو جاتے ہیں اور ان میں ذکی الحسی آ جاتی ہے۔ سر پستان یعنی گھنڈیاں (NIPPLES) زیادہ اکڑ جاتے ہیں یا کھڑے ہو جاتے ہیں اور سر پستان کے گرد کی رنگت گہری کالی ہو جاتی ہے۔ حمل کے کچھ مہینے گزرنے کے بعد سر پستانوں کے ٹھیک جڑ کے نیچے چھوٹے چھوٹے غدود پیدا ہو جاتے ہیں اور اگر ان کو دبایا جائے تو ان میں سے ایک قسم کی رطوبت نکلتی ہے۔ پستانوں کی متذکرہ بالا تبدیلی تیسرے مہینے کے آغاز یا اختتام پر ملتی ہے۔

پستانوں کے چاروں طرف نیلی لکیریں یا دھاریں پڑ جاتی ہیں جو سرِ پستان میں آ کر ختم ہوتی ہیں۔ کنواری لڑکی کے پستانوں کا رنگ عموماً گلابی ہوتا ہے۔ مگر حمل کے شروع ہوتے ہی وہ رنگ سیاہی مائل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ عورت حاملہ ہو چکی ہے۔

جس قدر تبدیلیوں کا اوپر ہم نے ذکر کیا ہے وہ سب تبدیلیاں وضع حمل کے بعد اپنی اصلی حالت پر جاتی ہیں۔ اور ختم ہو جاتی ہیں۔ ہم وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق جن کا ذکر آئندہ فصلوں میں کریں گے۔

بابِ پنجم

حمل کی تشخیص

حمل کے بالکل ابتدائی یا دوسرے مہینے میں حمل کی تشخیص کرنا ایک نہایت مشکل اور قابلِ حل سوال ہے جو روز مرہ کی پریکٹس میں ڈاکٹروں کے سامنے آتا ہے بعض وقت تو محض اس لیے کہ ایک شادی شدہ عورت خوشی کا منہ دیکھنا چاہتی ہے۔ اور اس کے عزیز و اقارب اسی موقع کا بڑی چاہ سے انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن سب سے رنجیدہ اور پیچیدہ سوال ان حالتوں میں ڈاکٹر کے سامنے پیش آ جاتا ہے۔ جس وقت ایک کنواری عورت اپنی شرم و حیا کو بچانے کے لیے اور دنیا میں لوگوں کی نظروں کے سامنے پاک دامن بننے کے لیے نہایت بے صبری کے ساتھ ڈاکٹر کے فیصلہ کا انتظار کرتی ہے اس حالت میں ڈاکٹر کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے فیصلہ کو خوب احتیاط سے ظاہر کرے۔

مستورات کے ذکر میں چند الفاظ احاطۂ تحریر میں لاؤں یہ صاف طور پر نوجوان ہم پیشہ کو

بتا دینا چاہتا ہوں کہ کسی حالت میں بھی حمل کا اسقاط کرنا، اخلاقی، رواجی اور قانونی طور پر جائز نہیں ہے ہم لوگ دنیا میں زندگیوں کو بچانے کے لیے آئے ہیں نہ کہ تباہ و برباد کرنے کے لیے۔ ہر حکیم اور ڈاکٹر کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ آنے والی زندگیوں اور موجودہ زندگیوں کی حتی الامکان حفاظت کرے۔ لیکن بعض حالات ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ حاملہ کی صحت کو بچانے کے لیے یا اسے آنے والے خطرے سے محفوظ رکھنے کے لیے حمل کو ساقط کر دیا جائے۔ یہ فقط اسی حالت میں ہو سکتا ہے جب حاملہ کی صحت اتنی خراب ہو چکی ہو کہ حاملہ حمل کے کورس کو یا وضع حمل کو برداشت کر سکنے کے بعد ناقابل ہو۔ یا اس کی اپنی جان کا خطرہ موجود ہو۔ یا اس وقت حمل کو ساقط کرنا اخلاقاً جائز ہو سکتا ہے جب عورت کی پیڑو کی ہڈیاں اتنی تنگ ہوں کہ وضع حمل نہ ہو سکتا ہو۔ یا حمل رحم میں قرار پانے کی بجائے خصیۃ الرحم، رحم کی نالی، پردہ بار یطون یا شکم میں قرار پایا ہو۔ جہاں سے وضع حمل قدرتی طور پر ناممکن ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کنواری عورتوں کی عزت کو بچانا اور ان کو روسیاہ نہ ہونے دینا ہمارا اخلاقی فرض ہے لیکن اس فرض سے بھی بڑھ کر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم پیدا ہونے والے بچے کو ضائع نہ ہونے دیں۔

حمل کی علامات دو حصص میں منقسم ہو سکتی ہیں پہلی حالت وہ ہوتی ہے جس میں ہم لوگ صرف قیاسی گھوڑے دوڑاتے ہیں اور دوسری کیفیت میں حمل کے کچھ مہینے گزرنے کے بعد حمل کے ثبوت ملتے ہیں یہ یاد رہے کہ مقدم الذکر حالت میں ہماری تشخیص اغلباً ہو گی جبکہ موخر الذکر حالت میں "یقینی ہو گی۔

پہلی حالت یعنی اغلباً تشخیص میں ہمیں عورت کے بذاتِ خود احساسات اور واقعات کو مدِ نظر رکھنا پڑتا ہے اور ان تبدیلیوں کو بھی نظر میں رکھنا پڑتا ہے۔ جو اس وقت تک ظاہر ہو چکی ہیں۔ حمل کے ابتدائی مہینوں میں حاملہ عورت کی نبض اور تنفس بڑھ جاتا ہے۔ شرمگاہ سے رطوبت کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ نظام عصبی میں ایک قسم کی تحریک یا اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے یہ یاد رہے کہ حیض کا بند ہونا یہ سب سے پہلی علامت ہے۔ جس سے ڈاکٹر اور خود عورت کو حمل کا قیاس ہو جاتا ہے۔ اگر حیض باقاعدہ ہوتے رہے ہیں اور کسی خاص جماع کے بعد یکدم

عورت کا حیض بند ہوگیا ہے تو یہ حمل کا ایک اغلب نشان ہے لیکن اگر حیض بے قاعدہ رہے ہیں تو حیض کا بند ہوجانا حمل کا قیاس نہیں ہوسکتا لیکن اگر حیض مسلسل دو تین ماہ تک بند رہا ہے۔ اور اس کے بند رہنے کے باوجود بھی عورت کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی یا اس کی صحت و تندرستی پر کوئی نمایاں اثر نہیں ہوا اور اس کے ساتھ شکم کا قد بھی کسی قدر بڑھ گیا ہے تو حمل قرار پانے کا یہ ایک مکمل ثبوت ہے۔

نئی بیاہی عورتوں میں اعضائے تناسل کی تحریک سے اکثر اوقات حیض کچھ وقت کیلئے بند ہوجاتے ہیں اور شکم بھی کسی قدر بڑھ جاتا ہے۔ اور پستانوں کی حس بھی۔ تو ایسی حالت میں بھی ہم یقینی طور پر حمل کی تشخیص نہیں کرسکتے۔

ایسی عورتیں دنیا میں موجود ہیں جن کو کبھی حیض نہیں ہوا۔ تاہم ان کے ہمیشہ بچے ہوتے رہے اور ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جن کو وضع حمل کے وقت تک برابر حیض جاری رہے ایسے حالات میں حیض کا جاری رہنا یا حیض کا بند ہوجانا حمل قرار پانے یا نہ پانے کا یقین ثبوت نہیں ہے۔

حمل کی قے دوسری علامت ہے جو کہ اکثر عورتوں کو حمل کے ابتدائی ایام میں شروع ہوجاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک جسمانی تکلیف ہوتی ہے۔ مگر اس میں تشخیص کا ایک بہت بڑا راز پنہاں ہے۔ حمل کی قے ہمیشہ رحم میں حمل قرار پانے اور اس کی وجہ سے نظام اعصابی میں تحریک کی وجہ سے حمل کی ہمدردی میں ہوتی ہے۔ یہ قے عموماً پانچویں یا چھٹے ہفتے میں ہوتی ہے۔ اور عموماً تیسرے مہینے کے اختتام پر بند ہوجاتی ہے۔ لیکن ایسی بھی عورتیں موجود ہیں جن کو حمل کی قے قطعی نہیں ہوتی۔ یا حمل بھر کے سارے زمانے میں قے برابر جاری رہتی ہے۔ عورتوں کا اپنا ذاتی تجربہ حمل کی بہترین تشخیص ہوسکتا ہے۔ حمل کی قے میں ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ کہ دن بھر حاملہ کو اچھی بھوک ہوتی ہے مختلف چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ منہ میں تھوک کی زیادتی ہوتی ہے۔ جی متلی رہتی ہے مگر قے عموماً صبح کے وقت پہلی بار اٹھنے پر ہوتی ہے۔ یہ قے معدے کی خرابی یا بخار سے پیدا شدہ قے کے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ بغیر کسی ظاہر وجہ کے اپنے آپ بند ہوجاتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ ابتدائی مہینوں

حمل کی قے کی وجہ اعصابی تحریک ہوتی ہے جبکہ آخری مہینوں میں قے عموماً رحم کے بڑھ جانے کی وجہ سے شکم کے اعضاء کے دب جانے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔

حمل کی قے کے علاوہ آلاتِ ہضم میں عجیب قسم کی دوسری خرابیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔ مثلاً ڈکار، کلیجہ کا جلنا، عجیب و غریب چیزوں کے کھانے کی خواہش، خصوصاً ان کی جو کھانے میں مستعمل نہیں ہوتیں۔ مثلاً چاک، مٹی، کوئلہ وغیرہ وغیرہ۔ عموماً حاملہ عورتوں کو معمول کے کھانے میں ایک قسم کی بو آیا کرتی ہے جس کو وہ بیان نہیں کرسکتیں۔

بعض عورتوں کو چوتھے یا چھٹے ہفتے میں "تھوک کی زیادتی" ہوجاتی ہے وہ بار بار تھوکتی رہتی ہیں۔ اس تھوک کی زیادتی کی کوئی ظاہر وجہ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی ان کے منہ یا تنفس سے کسی قسم کی بو آتی ہے۔ یہ علامت بھی حمل کی قے کی طرح سے ایک یقینی علامت ہوتی ہے۔ بعض عورتوں میں تھوکنے کی یہ حالت حمل کی قے کے ساتھ ساتھ بڑھتی بھی جاتی ہے۔

شکم میں تبدیلی اور اس کا بڑھنا حمل کی طرف دلالت کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں، کہ شکم بڑھنے کی اور بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں لیکن جس طرح اور جس ڈھنگ سے شکم حمل میں بڑھتا ہے وہ کسی دوسری وجہ سے نہیں ہوسکتا۔ بعض اوقات پہلے ہی مہینہ میں شکم دوسرے مہینہ کی بہ نسبت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ حمل قرار پاتے ہی رحم کے اثر مشترکہ سے شکم کے اندر ایک قسم کی چھلاوٹ اور تناؤ آجاتا ہے۔ ۳۔۴ ہفتے کے بعد تناؤ کی یہ کیفیت رفع ہوجاتی ہے اور شکم ظاہرا بہت کم بڑھا دکھائی دیتا ہے جن عورتوں میں تناؤ کی یہ کیفیت رفع ہوجاتی ہے یا ان میں بالکل ظاہر ہی نہیں ہوتی۔ ان کے پیٹ چپٹے ہوجاتے ہیں چپٹا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پیٹ اندر کی طرف اور نیچے کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ پیٹ کی یہ شکل عموماً عام خیال کے برعکس ہوجاتی ہے۔ کیونکہ رحم پیڑو میں نیچے کی طرف جھک جاتا ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے ان حالات کے ساتھ ساتھ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے مہینے کے بعد رحم پیڑو کے خلاء میں اوپر چڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور اس سے شکم کا چپٹا پن رفع ہوکر شکم بڑھنا شروع ہوجاتا ہے تیسرے مہینے میں شکم ظاہرا طور پر بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور شکم

مسلسل وضع حمل تک بڑھتا ہی جاتا ہے۔

رحم کے شکم میں چڑھنے کی وجہ سے جنین میں یکایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے جو بعض اوقات عورت کے لیے ایک قسم کا ڈر یا خوف ہوتا ہے۔ کوئی زمانہ تھا جب یہ خیال کیا جاتا تھا کہ بچہ کی حرکت زندگی کا نام ہے لیکن میڈیکل سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ نطفہ قائم ہونے کے وقت سے ہی انسان کی روح جنین میں آجاتی ہے۔ یہ اغلب ہے کہ حاملہ کو محسوس ہونے سے بہت وقت پہلے بچہ کی حرکات رحم میں شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن حاملہ کو اس وقت تک معلوم نہیں ہوتیں جس وقت تک کہ رحم شکم میں نہیں چلا جاتا۔ اور بچہ کو کافی حرکت کے لیے جگہ نہیں مل جاتی۔

"شکم کا بڑھنا" حمل کا مکمل نشان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض وقت شکم میں گومڑ یا استسقائی کیفیت کی وجہ سے شکم بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر عورت کی بھوک اور صحت بالکل درست ہے تو گومڑ اور استسقائی کیفیت کا شک نہیں ہو سکتا۔" تاہم ایک ماہر حمل لکھتے ہیں کہ عورت کو چت لٹا دو۔ اور اس کی دائیں پیٹ کے ساتھ لگا دو۔ پھر پیڑو کے نزدیک ہاتھ رکھو اگر ہر دو منٹ میں پیٹ اوپر کو یعنی شکم کی طرف چڑھتا معلوم ہو تو یہ حمل ہے اور اگر اوپر سے نیچے کی طرف اسی رفتار سے آتا معلوم ہو تو یا تو گومڑ ہے یا استسقائی کیفیت۔

حمل کی تشخیص کے لیے ناف بھی ایک عجیب و غریب حصہ ہے حمل کے پہلے دو مہینوں میں چونکہ رحم پیڑو میں آجاتا ہے اس لیے ناف معمول سے زیادہ اندر کی طرف گھس جاتی ہے اور پھر کچھ مہینوں کے بعد جب رحم شکم کی طرف چڑھتا ہے تو ناف باہر نکلنا شروع ہو جاتی ہے رحم کا دباؤ جب مثانہ پر پڑتا ہے۔ تو پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات رحم کی نیچے کی کھچاوٹ اور مثانہ پر دباؤ کی وجہ سے ناف کے مقام پر ایک قسم کی کھچاوٹ سی پیدا ہوتی ہے اور ایسی حالت میں حامل کو اکثر اوقات کسی قدر آگے جھک کر کھڑا ہونا یا چلنا پڑتا ہے جونہی نیچے کا کھنچاؤ بند ہو جاتا ہے تو پھر نہ صرف کھنچاوٹ بند ہو جاتی ہے۔ بلکہ ناف باہر نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ گومڑ یا استسقائی کیفیت کی وجہ سے ناف کے مقام میں یہ حالت پیدا ہو جائے گی۔ مگر وہ اس قدر باقاعدہ نہیں ہوتی جس قدر باقاعدہ حمل کی حالت میں ہوتی ہے۔

نطفہ قائم ہونے کے دو ماہ کے بعد پستانوں میں نہایت یقینی علامات پیدا ہونی شروع ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر شیر اسمتھ لکھتے ہیں کہ پستانوں میں بھراؤ، بوجھ کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات گولی کے سے درد بھی۔ پستان قد میں بڑھ جاتے ہیں۔ پستانوں کے غدود سخت ہو جاتے ہیں۔ جن کو چھونے سے درد ہوتا ہے ان پر نیلی وریدیں ظاہر ہو آتی ہیں۔ دوسرے مہینے کے اختتام پر پستانوں کی گھنڈیاں سوج جاتی ہیں کھڑی ہو جاتی ہیں اور ان میں ذکی الحس پیدا ہو جاتی ہے۔ گھنڈیوں کا رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح ان کے گرد کے نیلگوں حلقے کا بھی چوتھی مہینے کے خاتمہ پر سر پستان کے گرد ۱½ انچ تک سیاہ بھورے رنگ کا ایک حلقہ پڑ جاتا ہے۔ اگر حمل پہلا ہے تو جوں جوں حمل کے دن بڑھتے جاتے ہیں نیلگوں حلقہ زیادہ سیاہی مائل ہو پھیلا جاتا ہے۔ اور اس حلقے میں نمی آجاتی ہے۔ اور ان میں سے رطوبت رستی ہے پانچویں مہینہ میں نیلگوں حلقہ کی اصلی رنگت واپس آنی شروع ہو جاتی ہے اور ساتویں مہینے کے پستانوں پر سیاہ دھاریاں یا وریدیں چاروں طرف دوڑتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور ان سیاہ دھاریوں کے نزدیک نہایت باریک لکیریں بالکل سفید بھی دکھائی دیتی ہیں۔

پستانوں کی یہ باقاعدہ کیفیت اگر دوسری علامتوں کے ساتھ ہو تو حمل کا ہونا یقینی ہوتا ہے۔

حاملہ عورت کے پیشاب میں تبدیلی پر بہت بحث مباحثہ ہو چکا ہے۔ لیکن اس میں کہاں تک سچائی ہے یہ ابھی تک نہیں بتایا جا سکتا یہ تبدیلی زیادہ تر Gelatino Albuminous Product یعنی لیسدار البیومن پیشاب میں پانچ مہینے کے بعد آنے لگتا ہے اس مادہ کو محض کچھ وقت تک پیشاب رکھ دینے سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس مادہ کا اصطلاحی نام Kiesteine (کیسٹین) ہے پیشاب میں الگ ایک مادہ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں ملی ہوئی ہوتی ہیں اور جب پیشاب کو کچھ وقت کے لیے رکھ دیا جائے۔ تو ٹھنڈا ہونے پر سطح پر ایک چکنی سی تہ آجاتی ہے۔ عموماً پیشاب رکھنے کے دوسرے یا تیسرے روز یہ مادہ علیحدہ کیا جا سکتا ہے ڈاکٹر کین کا خیال ہے کہ یہ مادہ حاملہ عورتوں کے پیشاب میں ضروری نہیں ہوتا بلکہ دودھ پلانے والی عورتوں میں اکثر پایا جاتا ہے یا جب پستان دودھ بنانے کا کام شروع کرتے ہیں تو

یہ مادہ پیشاب میں خارج ہوتا ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ کسٹین کا پیشاب میں آنا حمل کا کوئی یقینی ثبوت نہیں ہے۔

اکثر جب عورتیں ہومیوپیتھک علاج میں ہوتی ہیں۔ تو دورانِ حمل ان کو کسٹین بالکل نہیں نکلتا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسٹین درحقیقت نظامی خرابی کا نتیجہ ہے نہ کہ حمل کا ایک نشان۔

حمل کے دریافت کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ شرم گاہ کی نالی میں یا پاخانے کی نالی سے چھو کر رحم کی پوزیشن (حالت) کو دیکھنے کا ہے۔ یا حمل کے کچھ مہینوں کے بعد اسٹیتھسکوپ (آلہ سماع الصدر) Stethoscope سے حاملہ کے شکم میں سے جنین کے قلب کی آوازیں سنی جا سکتی ہیں۔

حمل کا نہایت یقینی نشان یہ ہے کہ رحم کی گردن بالکل مخمل کی طرح نرم ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگلی مخمل میں جا رہی ہے۔ اور اس کے بعد کوئی چیز لکڑی کی سی سخت آگے کی طرف معلوم ہوتی ہے۔ جو درحقیقت رحم ہوتا ہے۔ رحم کی گردن کی یہ نرمی سوائے حمل کے کسی دوسری صورت میں پائی نہیں جاتی۔ یہ نرمی ماہ بہ ماہ نیچے سے اوپر کی طرف جاتی ہے اسی سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ حمل کتنے مہینے کا ہو چکا ہے۔

شکم کے باہر ہاتھ کو چھونے سے حمل کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے عورت کو چت لٹا دو اور اس کی ٹانگیں پیٹ کے ساتھ لگا دو۔ سر تھوڑا سا اونچا کر دو۔ اگر شکم کی دیواریں زیادہ موٹی نہیں ہیں تو پیڑو کے اوپر ہاتھ رکھو۔ اور آہستہ سے نیچے کی طرف اور پیچھے کی طرف ہاتھ سے دباؤ تو ایک گول گومڑ سا پیڑو کے عین نیچے معلوم ہوتا ہے یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جوں جوں حمل کا زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ یہ گومڑ نرم اور نرم تر ہوتا جاتا ہے۔ اور ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کسی تھیلی میں پانی بھرا ہوا ہے۔

شکم پر انگلی سے ٹھکورنے سے بھی حمل کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے ان حالات میں رحم میں ٹھکورنے سے ایک ڈل آواز پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ آنتیں بیچ میں نہ پڑ جائیں لیکن شکم کی دیواروں پر جہاں بچہ نہیں ہوتا وہاں کی آواز خالی برتن کی سی ہوتی ہے اس بات کا خیال رکھنا

چاہیے کہ اس عمل سے پہلے عورت پیشاب کر کے اپنا مثانہ خالی کر لے ورنہ مثانہ پر ٹھکورنے سے غلطی ہو سکتی ہے۔ رحم میں گومڑ کی حالت میں بھی یہی ڈل آواز ہوا کرتی ہے لیکن حمل یعنی بچہ باقاعدہ بڑھتا ہے جب کہ گومڑ میں بے قاعدگی ہوتی ہے۔

حمل کے پہلے تین چار مہینوں میں حمل کی تشخیص کرنا ایک امر محال ہے لیکن یقینی طریقہ یہ ہے کہ رحم کی گردن کو انگلی سے دیکھا جائے۔ اگر رحم کی گردن میں مخمل کی سی نرمی آگئی ہے تو پھر حمل یقینی ہوتا ہے۔

آخری پانچ مہینوں میں بچے کی حرکات بہت تیز اور یقینی ہوتی ہیں۔ یہ حرکات بعض وقت حمل کے ساڑھے چار مہینے کے بعد یا اس سے قبل شروع ہو جاتی ہیں۔ بچے کی طاقت کے بموجب یہ حرکات زیادہ یا تیز ہو سکتی ہیں۔ چار مہینے سے قبل بچہ کی حرکات اس قدر کم اور بے معلوم ہوتی ہیں۔ کہ حاملہ عورت ہی محض اس کو محسوس کر سکتی ہے۔ لیکن جہاں یہ حرکات موجود ہوں حمل یقینی ہوتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ دوسرے احساسات بھی ایسے ہیں جس سے عورت بچے کی غلطی کر سکتی ہے میڈیکل ریکارڈ یہ بتاتا ہے کہ استسقاء کی پہلی حالت میں یہ احساسات مریضہ کو ہوتے ہیں اور اسی طرح سے شکم کے بڑھ جانے میں بھی یہ احساسات بعض وقت محسوس ہوتے ہیں لیکن ایک ڈاکٹر کو محض عورت کے احساسات پر اپنی رائے قائم نہ کرنی چاہیے کیونکہ حاملہ کے شکم پر انگلیاں پھیلا کر ہاتھ رکھنے سے بچے کی حرکات ہاتھ کے ...... نیچے واضح طور پر محسوس ہوتی ہے۔ بشرطیکہ عورت حاملہ ہو۔ بصورت دیگر وہ حرکات صرف عورت کے ذاتی احساسات ہوتے ہیں۔ جس کو ڈاکٹر یا کوئی دوسرا آدمی محسوس نہیں کر سکتا لیکن اگر کسی وجہ سے شکم پر ہاتھ رکھنے سے بچہ کی حرکات محسوس نہ ہوں تو شکم کے ایک جانب ایک ہاتھ کو رکھ دینا چاہیے اور شکم کی دوسری جانب دوسرے ہاتھ سے آہستہ آہستہ تھپتھپانا یا مارنا چاہیے تو فوراً بچہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک حرکت کرنا شروع کر دیگا۔

بعض عورتوں میں یہ حرکات تیسرے ہی مہینہ شروع ہو جاتی ہیں اور بعض چھٹے یا ساتویں ماہ تک محسوس نہیں کرتیں بعض عورتیں ایسی بھی ملتی ہیں جن میں یہ حرکات ہوتی ہی نہیں موخر التقسیم کی عموماً سست پڑی رہتی ہیں اور ان میں چستی و چالاکی کی بو نہیں آتی۔ اگر ایک دفعہ حرکات

شروع ہو جانے پر یکایک حرکات بند ہو جائیں یا دن بدن کمزور ہوتی جائیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ کوئی خطرہ پیش آنے والا ہے ایسی حالت میں ڈاکٹر کو فوراً حاملہ کی علامات حاصل کر کے علاج کرنا چاہیے ورنہ بچہ کی زندگی اور بعض اوقات حاملہ کی زندگی بھی خطرے میں ہوتی ہے۔

بحالت حمل اسٹےتھسکوپ (Stethoscope) سے بچے کے قلب کی آوازوں کو سننا حمل کے دریافت کرنے کا ایک اور طریقہ ہے جب شکم میں بچہ کی حرکات موجود نہ ہوں تو بچے کے دل کی آوازوں کو نہایت آسانی سے سنا جا سکتا ہے۔ بچہ کے دل کی ضربات ماں کے دل کی ضربات سے دگنی ہو جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بچے کے دل کی آوازیں بہت دھیمی ہوتی ہے۔ تاہم اس میں غلطی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔ یہ دل کی آوازیں چھٹے یا پانچویں مہینے سے سنی جا سکتی ہیں۔ دل کی رفتار فی منٹ ۱۳۰ سے ۱۶۰ تک ہوتی ہے۔ بچے کے دل کی آواز ٹھیک شکم پر سنی جا سکتی ہے۔ جہاں بچے کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ دل کی آواز بائیں کولہے کی ہڈی سے ذرا اوپر بہ نسبت داہنی کے زیادہ بہتر سن سکتے ہیں۔ پیڑو کے اوپر اور کسی دوسری جگہ یہ آواز سنائی نہیں دے گی۔ چھ مہینے کے حمل کے بعد اس آواز کو شکم کے کسی حصہ میں سنا جا سکتا ہے۔

جب رحم میں جڑواں بچے ہوتے ہیں Stethoscope (اسٹےتھسکوپ، آلہ سماع الصدر) سے شکم کے ہر دو جانب دو آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

مفصلہ ذیل بیان مختصراً حمل کے تمام کورس کا دیا جاتا ہے۔ تاکہ سمجھنے میں نہایت آسانی ہو

پہلا اور دوسرا مہینہ حیض کا رک جانا، نطفہ قائم ہونے کی تاریخ سے بعض حالتوں میں حیض جاری بھی رہ سکتا ہے حمل کی قے اور دوسری معدے کی خرابیاں۔ شکم کے مقام کا چپٹا ہو جانا اور ناف کا اندر کی طرف کھنچ جانا، پستانوں کا بڑا اور ذکی الحس ہو جانا، رحم کے قد کا بڑھ جانا، رحم کسی قدر نیچے اتر جاتا ہے۔

تیسرا اور چوتھا مہینہ تیسرے مہینے کے اختتام پر رحم کا پیندا شکم کے برابر اٹھ جاتا ہے چوتھے مہینہ کے اختتام پر ناف اور

پیڑو کے درمیان میں پہنچ جاتا ہے۔ قے اور دیگر معدے کی خرابیاں، شکم میں تھوڑا سا ابھار، شکم کرنا حقنے سے چھونے سے رحم میں گومڑ کا محسوس ہونا، ناف کے مقام میں کھنچاوٹ کا کم ہو جانا، پستانوں کا اور زیادہ بڑھ جانا، سر پستان کی گھنڈیاں زیادہ ابھری اور کھڑی ہو جاتی ہیں اور ان کے گرد نیلگوں حلقوں کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ان عورتوں کا پہلا حمل ہو رحم کی گردن نرم ہو جاتی ہے پیشاب میں کسٹین۔

پانچواں اور چھٹا مہینہ پانچویں مہینے کے اختتام پر معدے کی خرابیاں عموماً رفع ہو جاتی ہیں۔ حرکات کا احساس سولہویں یا اٹھارویں ہفتہ میں ہوتا ہے اور اس کے بعد بچے کی حرکات اپنے آپ محسوس ہونے لگتی ہیں شکم اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ناف کی کھنچاوٹ بالکل رفع ہو جاتی ہے۔ بچے کے دل کی ضربات کو سنا جا سکتا ہے۔ سر پستان کی گھنڈیوں کے نیلگوں حلقے زیادہ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ پیشاب میں کسٹین۔

ساتواں اور آٹھواں مہینہ شکم بڑھ جاتا ہے ناف باہر نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔ بچہ کی ضربات تیز ہو جاتی ہیں بچہ کی دل کی آوازیں زیادہ تیز ہو جاتی ہیں۔ سر پستان کی گھنڈیاں زیادہ سیاہ ہو جاتی ہیں پستان اچھی طرح سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور ان میں دودھ کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے کسٹین اب بھی پیشاب میں موجود ہوتا ہے۔

نواں مہینہ پہلے پندرہ دن شکم اور زیادہ بڑھ جاتا ہے تنفس میں تنگی شکم کی جلد تن جاتی ہے اور بہت سخت ہو جاتی ہے۔ بچہ کی حرکات زیادہ تیز ہو جاتی ہیں۔ دل کی آوازیں بھی زیادہ صاف ہو جاتی ہیں، جن عورتوں کے پہلا حمل ہوتا ہے ان کی بیرونی شرمگاہ کی نالی کھل جاتی ہے لیکن جن کے پہلے حمل ہو چکے ہوتے ہیں ان کی شرمگاہ کی نالی صرف اس قدر کھلتی ہے کہ صرف ایک انگلی جا سکے۔

دوسرے پندرہ دن رحم کا پیندا نیچے کی طرف جھک جاتا ہے تنفس میں کسی قدر آسانی ہو جاتی ہے۔ چلنے پھرنے میں زیادہ دقت محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب کی بار بار حاجت محسوس ہوتی ہے۔ بعض مستورات میں بواسیر شروع ہو جاتی ہے۔ وریدیں بڑھ جاتی ہیں۔ اور ٹانگوں میں کسی قدر ورم آجاتا ہے۔ یا فرج میں بھی استسقائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

باب ششم

جنین کی نشوونما

انسانی انڈے کی ساخت کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ ہر اٹھائیسویں دن کے بعد ایک انڈہ (بعض اوقات دو یا اس سے بھی زیادہ) پک کر خصیۃ الرحم سے نکلتا ہے جس کے ساتھ مرد کی منی کے ملنے سے حمل قرار پاتا ہے۔

اگر ہم حمل قرار پاتے ہی جنین کو خوردبین کے ذریعہ دیکھ سکیں اور دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس کی ایک عجیب و غریب شکل ہوتی ہے۔ ایک جانب سے تو وہ گول مول ہوتا ہے درمیان میں ابھرا ہوا اور دوسرے سرے پر ایک کند سی نوک ہوتی ہے یہ کسی قدر آگے کی طرف خم کھائے ہوتا ہے اور لعابدار مادے سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی قریب ایک یا دو لکیریں کی موٹائی کے برابر ہوتی ہے۔ اور تول میں اس کا وزن ½ رتی سے ایک رتی تک ہوتا ہے۔ ایک سرا کچھ دبا ہوتا ہے۔ جس سے جنین کے سر کا پتہ چلتا ہے متورم حصہ جسم ہوتا ہے اور بازو اور ٹانگوں کا اس وقت تک کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ حمل قرار پانے کے تین ہفتہ تک بھی خوردبین ہی سے کچھ دکھائی دے سکتا ہے۔

پانچویں ہفتے کے قریب جنین زیادہ نمایاں اور ضخیم ہو جاتا ہے۔ سر جسم کی بہ نسبت

زیادہ بڑا ہوتا ہے آنکھوں کی جگہ دو چھوٹے چھوٹے سیاہ نقطے ہوتے ہیں اور بازو شکم سے ابھری ہوئی جگہ کی نمائندگی کرتے ہیں اس وقت جنین قریب نصف انچ لمبا ہوتا ہے اور وزن ½، رتی ہوتا ہے ناف کی نلی (نال) Umbilical Cord بھی دکھائی دینے لگتی ہے اور ٹانگوں کے بجائے دو نہایت باریک گھنڈیاں ہوتی ہیں۔ پیٹھ کی طرف ریڑھ کی ہڈی کے بجائے چھوٹے دانے معلوم ہوتے ہیں۔ قریب قریب اس وقت ایک شریان پیدا ہو چکی ہوتی ہے جس سے دل اور نبض کی ضرب کا پتہ چلتا ہے۔ پھیپھڑے بھی پانچ یا چھ مختلف حصص میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے کی نالیاں بھی پھیپھڑوں میں جاتی دکھائی دیتی ہیں۔ ریڑھ کے ستون کے ساتھ ساتھ دو دانے دار ساختیں ہوتی ہیں جو پھیپھڑے سے پیڑو کی تہہ تک پہنچتی ہیں ان ساختوں کو Wolffain Bodies (جنین کی ابتدائی گردوں کی ساخت) کہتے ہیں یہ ایک قسم کی نالیاں ہوتی ہیں جن میں سے جنین کی فضلات نکلتے ہیں۔ یہ ٹھیک گردوں کا کام دیتی ہیں جب تک کہ آخری مہینوں میں بچہ اچھی طرح نشوونما نہیں پالیتا۔ یہ گردوں کے نشوونما پاتے ہی اپنے آپ ختم ہو جاتی ہیں۔

ایک دوسری نالی گردوں کی ساخت والی نالی کے ساتھ ساتھ دکھائی دیتی ہے یہ نالی بچہ کے نر یا مادہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اسی زمانہ میں چار سوراخ گردن کے ہر جانب معلوم ہوتے ہیں۔ جو نرخرہ Pharynx میں کھلتے ہیں۔ یہ سوراخ کان اور گردوں کی نالیوں کے ہوتے ہیں۔ منہ کی جگہ دو الگ الگ دانے ہوتے ہیں۔ جوں جوں نشوونما بڑھتی جاتی ہے یہ دانے نچلا اور اوپر کا جبڑا بن جاتے ہیں ان دانوں کے اوپر ایک چھوٹی سی لکیر ہوتی ہے۔ جو بعد میں ناک بنتی ہے۔

ساتویں ہفتے کے قریب ہڈیوں کی پہلی بناوٹ ہنسلی اور نچلے جبڑے میں ظاہر ہوتی ہے آنتیں ابھی ناف کی نلی (نال) کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں اس وقت تک نہ تو مقعد Anus بنی ہوتی ہے اور نہ کھلی ہوتی ہے۔ اب گردے بننے شروع ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد آلاتِ تناسل بھی۔ اس وقت مثانہ ایک دانے کی شکل میں ہوتا ہے۔ اور ساری جنین کی لمبائی قریب ایک انچ کے ہوتی ہے۔

دوسرے مہینے کے اختتام پر بازو اور ٹانگیں زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں صرف ہاتھ اور کلائی ہی اس وقت ہوتی ہے بازو نہیں ہوتے ہاتھ کلائی کی بہ نسبت زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ لیکن اس پر انگلیاں نہیں ہوتیں۔ آنتوں میں ابھی تک گولائی (لپیٹ) شروع نہیں ہوتی۔ آنول کی بناوٹ شروع ہو جاتی ہے۔ جو ناف کی نلکی (نال) اور دھڑ کے خاتمہ پر دکھائی دیتی ہے۔ اس وقت جنین کی لمبائی ۱½ سے ۲ انچ تک ہوتی ہے۔ اور وزن ۲۔ ۵ ڈرام تک۔

دس ہفتے کے اختتام پر جنین ۱½ سے ۲½ انچ تک لمبا ہوتا ہے اور اس کا وزن ایک اونس سے ڈیڑھ اونس تک ہوتا ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے کی بناوٹ اب شروع ہو جاتی ہے اور منہ اور ہونٹوں کی بناوٹ بھی شروع ہو جانے کی وجہ سے دل کی ضربات دکھائی نہیں دیتیں انگلیاں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اور پاؤں کی انگلیاں مینڈک کی طرح بڑھے ہوئے دانے دکھائی دیتی ہیں۔ ناف کی نلکی (نال) اب گول ہو جاتی ہے یعنی سانپ کی طرح لپٹنا شروع ہو جاتی ہے اور آنتیں شکم میں ابھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

تیسرے مہینے کے آخر تک بچے کا وزن تین سے چار اونس تک ہوتا ہے۔ اور لمبائی چار سے ۵ انچ تک۔ آنکھوں کے ڈھیلے پپوٹوں میں سے دکھائی دیتے ہیں۔ اور آنکھوں کی پتلیاں بھی، پیشانی ناک اور ہونٹ اب صاف بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گردن سر اور کندھوں کے درمیان معلوم ہوتی ہے ناف کی نلکی (نال) میں کافی بل پڑ جاتے ہیں۔ انگلیوں کے ناخن ایک پتلی جھلی کی مانند ہوتے ہیں۔ جلد زیادہ مضبوط معلوم ہوتی ہے۔

چوتھے مہینے کے خاتمہ پر جنین ۶ سے ۸ انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ اور وزن چھ سے سات اونس تک۔ سر اور پیشانی اب بڑے ہو جاتے ہیں اور کھوپڑی پر سفید بکھرے ہوئے بال دکھائی دیتے ہیں۔ چہرے کی بناوٹ ابھی نامکمل ہوتی ہے۔ آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ اور منہ ہونٹوں سے بند ہوتا ہے۔ اس وقت نر اور مادہ میں تمیز ہو سکتی ہے۔ ناف کی نلکی (نال) شکم میں ابھی اونچی لگی ہوتی ہے۔ اگر اس وقت حمل ساقط ہو جائے تو بچہ چند گھنٹے زندہ رہتا ہے۔

پانچویں مہینے کے آخر پر بچہ سات سے نو انچ لمبا ہوتا ہے اور وزن میں آٹھ سے گیارہ اونس تک۔ جلد کی شکل اب زیادہ صاف ہوتی ہے آنکھوں کی پتلیاں پپوٹوں میں سے دکھائی

نہیں دیتیں۔ کیونکہ پپوٹے زیادہ موٹے ہو جاتے ہیں سر دل اور گردے اب زیادہ نشوونما یافتہ ہوتے ہیں اور بچے کی حرکت والدہ کو ٹھیک طور پر معلوم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

چھٹے مہینے کے آخر میں بچہ گیارہ سے بارہ انچ تک لمبا ہوتا ہے اور وزن میں قریب قریب سولہ اونس۔ سر پر کے بال زیادہ موٹے اور لمبے ہوتے ہیں۔ آنکھیں بند رہتی ہیں۔ اور آنکھوں کے پپوٹوں اور ابروؤں پر باریک بال ہوتے ہیں۔ ناخن اب سخت ہو جاتے ہیں۔ کمر چھوٹی اور خالی ہوتی ہے۔ جلد پر جھریاں ہوتی ہیں۔ جگر بڑا اور سرخ ہوتا ہے۔ اور پتے میں رطوبت ہوتی ہے۔

ساتویں مہینے کے آخر میں بچہ کی لمبائی ۱۲½ سے ۱۴ انچ تک اور وزن میں قریب ۵۵ اونس ہوتا ہے اس کے تمام اعضاء مناسبت سے نشوونما پا چکے ہیں۔ ہڈیاں بھی قریب قریب بن چکی ہوتی ہیں۔ دماغ میں کافی مضبوطی موجود ہوتی ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے کھل جاتے ہیں اور پتے میں صفرا آجاتا ہے۔

آٹھویں مہینے کے آخر پر بچے کا وزن چار سے پانچ پونڈ تک ہوتا ہے اور لمبائی میں سولہ سے اٹھارہ انچ تک۔ بڑا ہونے کی بہ نسبت بچے کا وزن اس مہینے میں بہت بڑھ جاتا ہے جلد سرخ ہو جاتی ہے اور اس پر ایک جھلی آجاتی ہے۔ نچلا جبڑا اور اوپر کا جبڑا برابر ہو جاتے ہیں اور اگر بچہ نر ہے تو فوطوں میں بایاں خصیہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

نویں مہینے کے آخر میں بچے کی لمبائی انیس سے تئیس انچ تک ہوتی ہے اور وزن چھ سے آٹھ پونڈ تک۔ بعض بچوں کا وزن بہت کم ہوتا ہے اور بعض کا وزن ۱۲ پونڈ تک ہو جاتا ہے بچہ کے اوپر ایک سفید سی جھلی ہوتی ہے جو غالباً بچے کی جلد کی اپنی تراوش ہوتی ہے اور جس جھلی کو پیدائش کے بعد تیل وغیرہ سے اتار دیا جاتا ہے۔

اس وقت دماغ کا سفید مادہ خوب نمایاں ہوتا ہے ناخن بالکل قدرتی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ بال بھی کافی اگ آتے ہیں فوطوں میں دونوں خصیے موجود ہوتے ہیں اور ناف کی نلکی (نال) سر اور پاؤں کے بیچ میں پڑی ہوتی ہے۔

اوپر کے بیان سے یہ واضح ہو چکا ہوگا کہ پہلے اور آخری تین مہینوں میں باقی مہینوں کی

بہ نسبت نشوونما زیادہ ہوتی ہے۔

قریب چھٹے ہفتے سے جنین میں ہڈیوں کی پیدائش شروع ہوتی ہے اور سب سے پہلی ہڈی ہنسلی کی ہوتی ہے۔ قریب قریب اسی کے ساتھ نچلے جبڑے کی ہڈی بھی بننے لگتی ہے اور اس کے بعد ریڑھ کی گریاں، بازو کی ہڈی Humerus ران کی ہڈی، پسلی کی ہڈیاں اور گدی کی ہڈی بننے لگتی ہے۔ تیسرے مہینے کے آغاز میں اوپر کے جبڑے کی، پیشانی کی، کہنیوں اور کلائیوں کی، درمیانی پنڈلی کی اور کندھے کی ہڈیاں بننی شروع ہوتی ہیں۔ اور اسی ماہ کے اختتام پر کلائیوں کی، ٹخنوں کی، ہاتھ کی ہتھیلیوں کی اور کھوپڑی کی باقی ماندہ ہڈیاں بننے لگتی ہیں چوتھے مہینے کے دوران پیڑو کی، چوتڑ کی اور کان کے اندرونی حصہ کی، پانچویں چھٹے اور ساتویں ماہ میں ایڑی کی، ناک کی جڑ اور کولہے کی ہڈی کا بہت سا حصہ بن جاتا ہے۔ آٹھویں مہینہ میں چوتڑ کی ہڈی کا نچلا حصہ بننا شروع ہو جاتا ہے۔ حمل کے اختتام تک بھی بہت سی ہڈیاں مکمل طور پر پختہ نہیں ہو چکتیں۔ بلکہ کریوں کی صورت میں نرم ہوتی ہیں۔ مثلاً ٹخنوں کی چھوٹی ہڈیاں ریڑھ کا کچھ حصہ گھٹنے کے اوپر والی ہڈی اور بڑی ہڈیوں کے سرے وغیرہ۔

جنین کی نشوونما میں تین باتوں کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یعنی غذائیت، تنفس اور دورانِ خون انہی تینوں چیزوں پر بچے کی نشوونما کا دارومدار ہے رحم کے اندر ان ہر سہ افعال کا بالکل مختلف طریقہ ہوتا ہے۔

غذائیت

نطفہ قرار پانے کے قبل بھی انسانی انڈے کو عورت سنبھالتی ہے جب تک اس کو حیض کے سیلان سے خفیۃ الرحم سے باہر نکال نہیں دیا جاتا یا کسی دوسرے طریقہ پر وہ انڈہ ضائع نہیں ہو جاتا۔ لیکن جب نطفہ قائم ہو جاتا ہے تو قدرت کا کام اسے ماں کے رحم میں سنبھالنا ہوتا ہے۔ اسی لیے نطفہ قرار پاتے ہی والدہ کے تمام اعضاء میں ایک تحریک پیدا ہو جاتی ہے جس تحریک کی وجہ سے آئندہ زندگی کے لیے غذا اور پرورش کا انتظام ہوتا ہے پہلے غذائیت ٹھیک اسی طرح سے ماں کی طرف سے بچے کو ملتی ہے جس طرح بیج کو زمین سے یعنی بیج کے زمین میں پڑتے ہی گو زمین بیج کی حفاظت کرتی ہے لیکن بیج بذاتِ خود پھٹ جاتا ہے۔ اور اس میں سے انکھوا نکلتا ہے۔ اور اس انکھوے کی نشوونما اسوقت تک

بذاتِ خود بیج سے ہوتی رہتی ہے۔ جب تک کہ بیج کی ہستی مٹ نہیں جاتی۔ ٹھیک اسی طرح سے جب انسانی انڈہ نطفے کے ساتھ مل کر حاملہ ہو جاتا ہے۔ تو اس کے اوپر کا غلاف اسوقت تک اس کی غذا بنا رہتا ہے۔ جب کہ وہ غلاف بالکل ختم نہیں ہو جاتا۔ اس کے بعد جنین میں سے چھوٹی چھوٹی نالیاں غذا کی تلاش میں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ نالیاں ماں کے خون میں مل جاتی ہیں یہی نالیاں ہیں جو والدہ کے خون میں سے بچے کے نشوونما پانے تک اپنی خوراک نہایت آسانی سے حاصل کرتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ نالیاں بہت باریک ہوتی ہیں۔ تاہم غذا حاصل کرنے کے لیے کافی سے زیادہ ہوتی ہیں۔

ناف کی نال اس کا بڑا جاری ثبوت ہے۔ جو حمل کے کئی مہینوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ صاف اور خالص شریانی خون میں بچے کی نشوونما کے لیے سب اجزاء موجود ہوتے ہیں خون حمل کے نہایت ابتدائی زمانہ میں بھی جنین کے اندر پایا جاتا ہے۔ اور یہی خون بچہ کی نشوونما کا باعث بنتا ہے۔

جب ناف کی نالیوں میں سے خون کی سپلائی بند ہو جاتی ہے تو جنین میں دو شریانیں دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں سے بچے کو نشوونما ملتی ہے۔ ان شریانوں کیساتھ ایک ورید بھی ہوتی ہے۔ ورید میں سے ناکارہ خون بہتا ہے۔ جبکہ شریانوں میں سے تازہ خون، یہ تازہ خون ماں کی شریانوں میں سے ہوتا ہوا بچہ کی شریانوں میں آتا ہے اور ناکارہ خون پھر ماں کی وریدوں میں مل کر پھر قلب میں پہنچتا ہے۔ اس وقت آنول کی ابتداء شروع ہوتی ہے اور پھر آنول میں سے خون آتا اور جاتا ہے۔ جب تک کہ حمل کا کورس پورا نہیں ہو جاتا جسطرح سے کسی پودے کی جڑیں دھرتی ماتا (زمین) سے اپنی غذا حاصل کرتی ہیں ٹھیک اسی طرح سے حمل میں بچہ اپنی والدہ سے نشوونما حاصل کرتا ہے۔

ناف کی نال غذا پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے چنانچہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ رحم میں یا پیدا ہونے والے بچے کی نال کو اگر باکر بند کر دیا جائے تو تھوڑے ہی وقت میں بچہ کی موت ہو جاتی ہے جس طرح ہم ابھی تک یہ نہیں بتا سکتے کہ پودے کی جڑیں کس طرح زمین سے غذا حاصل کر کے پودے بھر میں پھیلاتی ہیں اسی طرح سے ہم یہ بھی واضح طور پر نہیں بتا سکتے کہ

پیٹ میں بچہ کی غذائیت کس طرح سارے جسم میں پھیلتی ہے۔

تنفس

سانس حیوانی زندگی کے لیے ایک لازمی اور بدیہی امر ہے سانس ہی سے خون صاف ہوتا ہے اور جسم کی کاربن خارج ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے جنین کے خون کو بھی صاف کرنے کے لیے تنفس کا ہونا بہت ضروری ہے۔

جس طرح پانی کے اندر مچھلیاں اپنے گلپھڑے کو پھیلا دیتی ہیں اور پانی کے اندر موجود ہوا گلپھڑوں کے اندر لیتی ہے اور اس ہوا کو سانس کے اندر استعمال کرتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح سے جنین بھی سانس کے لیے ہوا اپنی ماں کے جسم کے اندر موجودہ ہوا سے حاصل کرتا ہے والدہ کا خون تنفس کے لیے جنین میں وہ کام کرتا ہے جو کام پانی مچھلیوں کے لیے کرتا ہے۔

رطوبتیں

جوں جوں نشوونما بڑھتی جاتی ہے تمام رطوبتیں پیدا ہوتی جاتی ہیں جگر سے صفراء نکلتی ہے پتہ صفراء سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آنتوں میں بھی صفراء پہنچتی ہے۔ پانچویں مہینے کے قبل بھی ہاضمہ کی نالی میں ایک مادہ Meconium میکونیم پایا جاتا ہے۔ جس میں بہت بڑا جزو صفرا کا ہوتا ہے۔ چنانچہ وضع حمل کے وقت یہ مادہ کثرت سے بچے کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ پیشاب بھی بنتا ہے چنانچہ پیدائش کے بعد کافی مقدار میں پیشاب خارج ہوتا ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ رحم میں بھی بچہ پیشاب کرتا رہتا ہے۔ جو کسی طرح سے ماں کے مثانہ میں پہنچ کر وہاں سے خارج ہوا کرتا ہے لیکن ہمارے پاس اس کے ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

دوران خون

رحم میں جنین کے پھیپھڑے بہت چھوٹے ہوتے ہیں جن کی شکل ظاہرا طور پر جگر کی سی ہوتی ہے۔ بہت خون ان میں سے گذرتا ہے لیکن جو بھی گذرتا ہے نہ تو وہ صاف ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں کوئی دوسری کیمیاوی تبدیلی واقع ہوتی ہے جنین کے دورانِ خون کو اس طرح سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ آنول سے خون چل کر ناف کی نال کی اوردیہ میں سے ہوتا ہوا ناف میں اور پھر جگر میں پہنچتا ہے۔ اور وہاں سے ہوتا ہوا دل میں جاتا ہے۔ اور دل سے ہوتا ہوا پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے۔ اور اسی طرح خون سر میں، بازوؤں میں، ٹانگوں میں اور جسم کے کل حصہ میں دورہ کرتا ہے۔

باب ہفتم

جوڑواں حمل

MULTIPLE PREGNANCY

ایک حمل کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں۔ جس میں صرف ایک ہی بچہ ہوتا ہے اب ہم مختصراً اس حمل کا ذکر کرتے ہیں جس میں دو یا زیادہ بچے ایک ساتھ ہوتے ہیں یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ عورتوں کے ایک وقت میں دو بچے پیدا ہوتے ہیں تین یا اس سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن موخرالذکر واقعات بہت ہی شاذ و نادر ہوتے ہیں۔ مختلف مصنفین نے اس کے متعلق مختلف دلائل پیش کی ہیں اور اگر ان سب دلائل کو یکجا اکٹھا کیا جائے تو ان سے پتہ چلتا ہے کہ یا تو ایک ہی وقت میں دو یا کئی انڈے رحم میں اگر مرد کی منی کے کرموں سے ملتے ہیں یا مردوں کے اندر ایک خاص طاقت ہوتی ہے جس کی وجہ سے ایک سے زیادہ نطفے قرار پاتے ہیں یا عورتوں میں بھی اس قسم کی طاقت ہو سکتی ہے جو عموماً دو یا زیادہ بچے ہر حمل میں پیدا کرتی ہیں۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ اس قسم کے حملوں میں ہر جنین کے لیے ایک علیحدہ جھلی اور ایک علیحدہ آنول ہوتی ہے۔ لیکن بعض وقت یہ بھی ہوتا ہے کہ دو یا کئی بچوں کے لیے ایک ہی آنول ہو۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہو سکتی ہے کہ خصیۃ الرحم میں انڈا تو ایک ہی ملا۔ لیکن اس میں زردیاں دو۔ کئی دفعہ ہمیں پرندوں کے انڈے میں بھی دو بچے نکلتے دکھائی دیتے ہیں ٹھیک وہی طریقہ انسانی انڈے کا بھی سمجھنا چاہیے۔

ایک ہی حمل میں دو بچوں کا ہونا بہت عام ہے ان حالات میں بچے عموماً چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں لیکن بعض وقت یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وضع حمل کے وقت دونوں بچے اچھی طرح سے

نشوونما یافتہ ہوں۔ یاد رہے کہ اگلی عمر میں جاکر یہ بچے عموماً نازک مزاج ہوا کرتے ہیں۔

ایک سے زیادہ بچوں کا رحم میں ہونا قبل از وضع حمل قریب قریب معلوم نہیں کیا جاسکتا اور اگر معلوم کرنے کے کچھ ذرائع بھی ہوں تو بھی وہ محض قیاسی ہوا کرتے ہیں کہا جاتا ہے کہ حمل کے دوران میں حاملہ عورت کے شکم کا نسبت میں نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ رحم میں ایک سے زیادہ بچے نہیں۔ مگر یہ ہو سکتا ہے کہ شکم کی نسبت کا درست نہ ہونا کسی اور وجوہ سے ہو۔ مثلاً رحم میں رطوبت کی زیادتی استسقائی کیفیت خصیۃ الرحم یا شکم میں گومڑ کا ہونا ایک یقینی بات ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر Stethoscope آلۂ صدر/مستکوپ میں مختلف آوازیں قلب کی معلوم ہوں تو ایک سے زیادہ بچوں کا ہونا یقینی ہو جاتا ہے۔

رحم کے باہر حمل

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ بعض اوقات پکا ہوا انڈا خصیۃ الرحم میں ہی یا کسی دوسری جگہ رہتا ہے۔ لیکن جب انڈے میں نطفہ شامل ہو جاتا ہے اور کسی وجہ سے وہ رحم میں نہیں پہنچتا، تو جہاں انڈا موجود ہوتا ہے وہیں نطفہ قائم ہو جاتا ہے۔ یہ نہایت تکلیف دہ اور نہایت پریشان کن واقعہ ہوتا ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے ایسی حالت دنیا میں بہت ہی کم ہے۔ یہ تو ہم نہیں بتا سکتے کہ پکا ہوا انڈا کیوں رحم میں نہیں پہنچتا۔ لیکن اغلب یہ ہے کہ رحم کی نالیوں میں Fallopian Tubes سکڑن تنگی یا کوئی اور خرابی ہے۔

بعض اوقات پکا ہوا انڈا خصیۃ الرحم ہی میں رہتا ہے۔ اور وہیں نطفہ مل جاتا ہے یہ خصیۃ الرحم کا حمل کہلاتا ہے۔

بعض اوقات انڈا رحم کی نالی میں پھنس جاتا ہے اور وہیں حمل شروع ہو جاتا ہے اس قسم کا حمل بہت دیکھا گیا ہے۔

بعض اوقات پکا ہوا انڈا رحم کی نالی سے شکم کے خلا میں گر جاتا ہے۔ اور یہ وہ بار یطون میں کچھ وقت تک نشوونما پانا شروع کر دیتا ہے۔ اور جب کچھ مہینوں کے بعد بچہ یہاں مر جاتا ہے تو یہ مرا ہوا بچہ سالوں تک گومڑ کی شکل میں پڑا رہتا ہے۔ یا وہاں دبل بن جاتا ہے اور پھٹ کر صاف ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے حمل آنتوں میں، مثانہ میں یا شرمگاہ کی نالی

میں بھی قرار پاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔

یہ حمل بھی اسی طرح سے نشوونما پاتے ہیں جن کا ذکر ہم پچھلے باب میں کر چکے ہیں لیکن ان کی نشوونما کم و بیش زمانہ تک قائم رہتی ہے۔ آخر کار جھلی پھٹ جاتی ہے کیونکہ حمل کے نشوونما پانے کی تو وہ قدرتی جگہ نہیں ہوتی اور بچہ مع رطوبت کے شکم میں گر جاتا ہے اور بہت خطرناک ورم پردۂ باریطون میں پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے والدہ کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے بعض وقت آنول پھٹ جاتی ہے اور خطرناک سیلانِ خون جاری ہو جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شکم میں مدت العمر تک ایک بچہ ایک گومڑ کی شکل میں پڑا رہتا ہے اور عورت کی صحت اور تندرستی پر کوئی زیادہ فرق نہیں پڑتا۔

ایک کے بعد دوسرا حمل

کچھ زمانہ قبل یہ ایک عام خیال تھا کہ ایک کے بعد دوسرا حمل ہو سکتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب حمل ہو چکنے پر خصیۃ الرحم سے انڈا ہی پک کر نہیں نکل سکتا۔ تو دوسرا حمل کیسے قرار پا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ حمل قرار پاتے ہی ایک قسم کی رطوبت رحم میں پیدا ہو جاتی ہے جس سے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے یہ خلاف قیاس ہے کہ منی رحم میں داخل ہو سکے۔ تاہم ڈاکٹر ڈنکن لکھتے ہیں کہ:۔

حمل کے پہلے تین مہینے میں رحم کی رطوبت اتنی گاڑھی نہیں ہوتی کہ وہ رحم کے منہ کو قطعی طور پر بند کرے۔ اس لیے حمل کے پہلے تین مہینے میں دوسرا حمل قرار پا سکتا ہے۔ دنیا کے ریکارڈ میں ہمیں صرف ایک دو کیس ایسے ملے ہیں جن میں یکے بعد دیگرے حمل ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ کچھ نہیں بتائی جا سکتی۔

باب ہشتم

حمل کی میعاد

حمل کی میعاد عموماً ۲۸۰ دن اوسطاً ہوتی ہے یا چاند کے پورے دس مہینے ہوتے ہیں یا نو مہینے اور دس دن۔

حمل عموماً حیض کے بند ہونے کی تاریخ سے گنا جاتا ہے لیکن اس میں ڈاکٹروں کی رائے مختلف ہے۔ غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ بہت سی عورتوں کو اس حساب سے وضع حمل نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس مدت کو نطفہ قرار پانے کی تاریخ سے گنا جائے تو نطفہ قرار پانے کی تاریخ کو سمجھنا ذرا کارے دارد والا معاملہ ہے۔

عموماً یہ بتایا جاتا ہے کہ حیض کے فوراً قبل یا حیض کے بعد وہ بیضہ انثٰی رحم میں آتا ہے اور یہ انڈا آٹھ یا دس دن تک اس قابل رہتا ہے۔ کہ اس میں حمل قرار پائے اور اس کے بعد اس انسانی انڈے میں مرد کی منی کے کرم کو روکنے کی طاقت باقی نہیں رہتی۔ اور اس لیے حمل قرار نہیں پاتا تاوقتیکہ خصیۃ الرحم سے دوسرا انڈا ایک کر اس کی جگہ نہ لے لے۔ لیکن یہ دلیل بھی قابل تردید ہے کیونکہ اس کے برعکس کئی دفعہ ہمیں حمل کے ثبوت ملے ہیں۔ حمل کے ایک ماہر ڈاکٹر نے ۵۰ حاملہ عورتوں کے کورس کا حساب لگایا ہے اور بتایا ہے کہ آخری حیض سے وضع حمل تک عورت اوسطاً ۲۸۰ دن لیتی ہے۔

حیض کے آغاز سے ٹھیک قبل اگر کسی عورت کے رحم میں نطفہ قرار پا گیا ہو۔ تو آخری حیض کو شمار کرنے میں ہمیشہ چار ہفتہ کی غلطی پڑ جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض عورتیں اپنے حمل کا وقت دس مہینے گنتی ہیں۔ جو غلط ہے۔ عموماً نو مہینے اور دس دن حمل کا اوسط وقت ہے۔

حاملہ عورتوں سے میرا خطاب

تمہیں ہمیشہ پرامید رہنا چاہیے ایک سو عورتوں میں ایک بھی ہمیں ایسی نہیں ملتی

جس کی وضع حمل کے دوران یا حیض کے دوران زندگی خطرے میں آجاتی ہو اور اگر یہ سمجھ بھی لیا جائے کہ سو میں ایک عورت ایسی ہوتی بھی تو تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم وہی ہو تم ہرگز بوڑھی عورتوں کی تکلیف اور مصیبتوں کی کہانی مت سنو نہ ان کی طرف کبھی کچھ دھیان دو بوڑھی عورتیں لاڈ اور پیار میں آکر عموماً ایسی کہانیاں سناتی ہیں جس سے ایک قسم کا ڈر خوف اور ہراس پیدا ہوتا ہے۔

کوئی ایسی کہانی مت پڑھو جس سے تمہارے دل پر اس کہانی کا خیال یا تصور بیٹھ جائے۔ کیونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ والدہ کے خیال سے بچے کے جسم پر نشانات پڑ جاتے ہیں ہمیشہ تم اپنے حوصلے بلند رکھو اپنے بزرگوں اور بہادروں کی سوانح عمریاں پڑھو۔ اور ان کی تصویریں کو اپنے کمروں میں لٹکاؤ۔ جہاں ہر وقت وہ تمہاری نظروں میں رہیں یاد رکھو کہ تمہارے خیالات کا اثر آنے والے بچہ پر بہت زیادہ پڑے گا۔ تم اپنے آنے والے بچہ کو وہی کچھ بنا سکتی ہو۔ جو بنانا چاہو اگر چاہتی ہو کہ تمہارا آنے والا بچہ نیک اور پارسا بن جائے تو تم نیکی اور پارسائی کی دیوی بن جاؤ اور اگر تم اپنے بچہ کو نڈر اور بہادر بنانا چاہو تو نہ صرف دوران حمل نڈر اور بہادر ہو بلکہ اپنے آپ کو ایسی جگہوں میں لے جایا کرو جہاں دوسروں کو جاتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہو۔ بہادروں کے افسانے پڑھا کرو اور دل میں یہ دھیان لاؤ کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت تم کو یا تمہارے آنے والے بچہ کو زیر نہیں کر سکتی۔ جب تک تمہارے ملک میں اس راز کو ہماری مائیں سمجھتی رہیں اس وقت تک ہمارے ملک کی آبادی کائروں کی نہیں بلکہ بہادروں کی تھی۔

حضرت مسیح کو ایک دفعہ کسی نے یہ کہا کہ اگر رنگ برنگ (چتکبرے) بچے پیدا ہوں گے تو وہ سب تمہارے ہوں گے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جہاں بھیڑیں پانی پیتی تھیں وہاں ایک رنگ برنگا کپڑا لگا دیا۔ جس قدر بچے (بھیڑوں کے بچے) پیدا ہوئے وہ سب رنگ برنگ تھے۔

ایک دفعہ گجرات کے راجہ کے ہاں بچے بعد دیگرے تین لڑکے ہوئے تیز ہی ہا

حمل کے دوران رانی فقیروں اور درویشوں کے پاس زیادہ وقت گزارتی تھی۔ تینوں ہی لڑکے بعد دیگرے سادھو ہوگئے راجہ نے غصہ میں آکر دوسری شادی کا انتظام کیا تاکہ اس کا کوئی ولیعہد پیدا ہو۔ جب رانی کو پتہ لگا تو اس نے شادی کو روک دیا۔ اور کہا کہ اب کے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ نہایت بہادر اور فن سپاہ گری میں یکتا ہوگا حمل قرار پاتے ہی رانی نے خود ہی سپاہیانہ کرتب دکھانے شروع کردیے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس حمل کے بعد جو بچہ پیدا ہوا وہ فن سپاہ گری میں یکتائے روزگار تھا۔

بہنو! تم واقعی اپنی مرضی کے مطابق لڑکا یا لڑکی، بہادر یا بزدل، نیک یا بد بچے پیدا کرسکتی ہو۔ بشرطیکہ تم اس راز کو سمجھ لو کہ حمل کے دوران میں تمہیں کیا سوچنا اور کیا نہ سوچنا چاہیے قوتِ ارادی کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت سدِراہ نہیں ہوسکتی۔ اور قوتِ ارادی کی مدد ہمیشہ قدرت سے ہوا کرتی ہے۔

وہ عورتیں جو حمل قرار پاتے ہی حمل کے سارے زمانے میں محض اس خیال سے کہ وہ حاملہ ہیں سست پڑی رہتی ہیں۔ نہ صرف ان کی ہی صحت بذاتِ خود خراب ہوجاتی ہے بلکہ آنیوالے بچے کی صحت پر بھی اس کا حد سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اس لیے ہر حاملہ عورت کو گھر کے کام کاج میں لگا رہنا چاہیے اور تھوڑی بہت ورزش کھلی ہوا میں بھی کرنی چاہیے۔ تاکہ ان کی صحت جسمانی بنی رہے اور وضع حمل کے وقت کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ لیکن یہ یاد رہے کہ دوڑنا، کودنا، پھاندنا اور سخت قسم کی ورزش کرنا بعض وقت مضر صحت ہی نہیں بلکہ بچے کو بھی ضائع کردیتا ہے۔

دورانِ حمل کبھی سخت جلاب، یا دست آور دوا لینے کی کوشش مت کرو، کیونکہ اس سے ہمیشہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اپنی غذا میں ان چیزوں سے پرہیز رکھو جن چیزوں سے قبض ہوسکتا ہے۔

دورانِ حمل کبھی سینہ، شکم اور پیڑو پر تنگ کپڑے نہ پہنو۔ کیونکہ اس سے بچہ کی نشوونما میں فرق پڑنے کا اندیشہ ہے۔

ہر ایسی بات سے احتراز کرو جس سے اعصابی تحریک پیدا ہونے کا خدشہ رہا غصہ، فکر

ڈر، غصہ اور اعصابی اکساہٹ سے جنین پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔

شراب، قہوہ اور چائے کا استعمال مت کرو۔ یہ نشیلی چیزیں ہونے والے بچہ کی صحت کو ہمیشہ کے لیے بگاڑ دیں گی۔

حاملہ عورت کو اپنے شوہر کے پاس کبھی نہیں سونا چاہیے اور نہ ہی اس کو کبھی مجامعت کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس سے حمل کے ساقط ہونے یا کسی دیگر خرابی کے پیدا ہوجانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

وضع حمل ایک نہایت قدرتی کورس ہے قدرت ایسے ذرائع پیدا کردیتی ہے جس سے حمل میں نہایت آسانی ہوجاتی ہے۔ اس لیے وضع حمل کے متعلق سوچنا یا گھبرانا یا وضع حمل کے وقت ڈرنا ایک حماقت اور بزدلی ہے۔

باب نہم

وضع حمل ۔ ولادت

LABOR

وضع حمل سے حمل کی آخری کڑی ٹوٹ جاتی ہے اور جنین ایک بچہ کی صورت میں رحم سے نکل کر دنیا میں آتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی آزادی کے ساتھ بسر کرے۔

جب وضع حمل قدرتی ہوتا ہے تو اس میں کسی قسم کی مدد کی ضرورت نہیں ہوا کرتی لیکن غیر قدرتی وضع حمل میں دوسری قسم کی امداد کی ہمیشہ ضرورت ہوا کرتی ہے۔

قبل از وقت وضع حمل

وقت سے پہلے وضع حمل کئی ایک وجوہات سے ہو سکتا ہے مثلاً حادثہ، دورانِ حمل رحم کی اندرونی تکلیف وغیرہ۔ اس پر ہم نے علیحدہ باب "اسقاطِ حمل" کے نام سے دیا ہے جس میں ہم نے اس کی

وجوہات۔ احتیاط اور معالجہ لکھا ہے حاملہ عورت کو ابتدائے حمل سے ساتویں مہینے کے ختم ہونے تک زیادہ محتاط رہنا چاہیے کیونکہ انہی مہینوں میں عموماً حمل ساقط ہوتا ہے۔ جب حمل ساتویں مہینے یا اس کے کچھ وقت کے بعد ساقط ہوتا ہے تو اس میں عورت کی زندگی اور صحت کے لیے ہمیشہ قدرتی وضع حمل کی بہ نسبت تکلیف اور خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے اسقاط میں دکھاوا Presentation بجائے سر کے چاند کے ہمیشہ چوتڑوں یا ٹانگوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور اپنے "دکھاوا" کے موجب بچہ رحم سے باہر آتا ہے اور اس میں ہمیشہ سیلانِ خون کا ڈر ہوتا ہے۔

وضع حمل کا کچھ مُدت کیلیے رک جانا

عام طور پر حمل کی مدت ۲۸۰ دن ہوتی ہے لیکن اس میں استثنیٰ بھی ہے۔ بعض عورتوں کو ۲۹۲ دن اور ۳۰۰ دن تک بھی دیکھی گئی ہے۔

وقت پر قدرتی وضع حمل

قدرتی وضع حمل کے لیے یہ ضروری ہے کہ جہاں ایک طرف حاملہ کے اعضاء حمل کو وضع کرنے کے لیے کام کریں وہاں دوسری طرف جنین بھی۔ اس طرح کی حرکت کرے کہ اسے باہر نکلنے میں قدرتی طور پر آسانی ہو۔ اس کے قبل کہ ہم آگے بڑھیں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ والدہ کے افعال کے اجزاء پر سرسری نظر ڈالیں۔

قدرت نے وضع حمل کا کھیل ایک عجیب طریقہ بنایا ہے۔ وضع حمل کا سب سے بڑا سبب والدہ کی اپنی اندرونی طاقتیں ہیں جو بچے کو نکالنے میں مدد دیتی ہیں۔ انہی طاقتوں کی وجہ سے بچے کے نکلنے کا راستہ اپنے آپ کس جاتا ہے اس کے علاوہ رحم میں سکیڑنے کی طاقت والدہ کی قوت کے ساتھ مل کر اس کام کو سرانجام دیتی ہیں۔ اور اسی طرح سے شرمگاہ کی نالی، رحم کا منہ اور بذاتِ خود رحم کھل جاتے ہیں یہ سب کام اپنے آپ قدرتی طور پر سرانجام ہوتے ہیں ٹھیک اسی طرح سے جیسے رحم میں نطفہ قرار پاتا ہے یا جس طرح معدے کے اندر غذا ہضم ہوتی ہے پیدائش کا کام محض ایک قدرتی فعل ہے۔ اس لیے اس قدرتی فعل میں ہرگز ہرگز مخل نہ ہونا چاہیے ایک طبیب یا ڈاکٹر کو قدرت کے اس کھیل کو نہایت غور سے مشاہدہ کرنا چاہیے اور اگر ضرورت

پڑے تو قدرت کی مدد بالشل منتخب شدہ ادویہ سے کرنی چاہیے۔ جائے حیرت ہے کہ کلوروفارم اور دیگر ہر قسم کی سن کرنے والی ادویہ کیوں بعض ڈاکٹر وضع حمل کے وقت والدہ کو دے دیتے ہیں۔ والدہ کے قوٰی سن ہو کر ساتھ ساتھ اعضاء بھی سن ہو جاتے ہیں اور وہ اعضاء اب قدرتی فعل کرنے کے لیے آزاد نہیں رہتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خطرہ پیش آ جاتا ہے مگر اس خطرہ کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے۔

حمل کے کورس کے اختتام پر اعضاء پیدائش اپنے آپ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جیسا کہ دیکھنے میں آتا ہے کہ وضع حمل کے کچھ وقت یا کچھ دن پہلے اگر کوئی حادثہ چاہے وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو پیش آئے تو رحم کے سکیڑنے کی طاقت یکدم اپنا فعل شروع کر دیتی ہے۔ اور وضع حمل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ وضع حمل قدرتی وضع حمل کی بہ نسبت کہیں زیادہ تکلیف دہ اور کہیں زیادہ لمبا ثابت ہوتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر فوری وجہ وضع حمل کی کیا ہے۔ اس پر مختلف مصنفین کی مختلف رائے ہے بعض کا خیال ہے کہ جنین کا یہ اپنا فعل ہے۔ کہ وہ رحم سے باہر آئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حمل پورا ہونے کے زمانہ تک پیٹ اتنا بڑھ چکا ہوتا ہے کہ اس میں تناؤ کی اور کوئی گنجائش باقی نہیں ہوتی۔ اور شکم کے تناؤ کا اثر منعکس شکم کا سکڑنا ہوتا ہے۔ اور اس سکڑن سے بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ٹھیک حیض آنے کے وقت یعنی اگر حمل نہ ہوتا تو جس وقت حیض ہوتا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور بچہ کی یہ پیدائش کی وجہ عورتوں کی قدرتی رطوبتوں کا نکاس ہے۔ مرجیس سمپسن لکھتے ہیں کہ رحم اور بچہ کے درمیانی حصّہ کی رطوبت اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ وہ اب زیادہ دیر تک رحم میں نہیں ٹھہر سکتی۔ اس کے نکلنے کے ساتھ بچے کی پیدائش بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کے متعلق اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ بچے کی پیدائش ایک قدرتی فعل ہے جس کا اجراء اپنے آپ قدرت کی طرف سے ہوتا ہے۔

جب وضع حمل کا عمل شروع ہو جاتا ہے تو یہ نہایت ضروری ہو جاتا ہے کہ "دکھاوا" کو معلوم کیا جائے لفظ دکھاوا یا Presentation سے ہمارا مطلب بچے کے جسم کا وہ حصّہ ہے جو رحم کے منہ پر آ جاتا ہے۔ مصنفین نے اس دکھاوا کو کئی حصص میں تقسیم کیا ہے اور



وضع حمل کے وقت بچہ کی مختلف پوزیشن

پھر اس کی تقسیم در تقسیم کی ہے۔ جو اس قدر پریشان کن ہے کہ میں ناظرین کو اس پریشانی میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کتاب کو پڑھنے والے ناظرین نہ تو بچہ جنانے کا کام کریں گے اور نہ ہی ہمارے مشرقی ممالک میں یہ رواج ہے کہ وضع حمل کے وقت مرد کام کریں۔ اگر یہ کتاب کسی بہن کے ہاتھ میں آجائے اور وہ بچہ جنانے کا کام سیکھنا چاہے تو وہ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر یا مڈوائف سے سیکھ سکتی ہے۔ بہر حال مجھے چند الفاظ میں صرف یہی بتا دینا ہے کہ دکھاوے میں عموماً جو حصص سامنے آتے ہیں سر، پاؤں، چوتڑ اور ہاتھ، مقدم الذکر تین دکھاوے بالکل قدرتی ہیں کیونکہ اس سے وضع حمل میں کوئی دقت زیادہ پیش نہیں آتی مگر ہاتھ کا دکھاوا ہمیشہ اگر خطرناک نہیں ہوتا تو وضع حمل کو تکلیف دہ ضرور بنا دیتا ہے۔ ہاتھ کے دکھاوے کا مطلب یہ ہے کہ بچہ بالکل رحم کے منہ پر اس طریقہ سے پڑا ہوا ہے کہ وہ باہر آ ہی نہیں سکتا اس لیے یہ ضروری ہے کہ یا تو بچہ کو رحم کے اندر ہی درست کیا جائے۔ یا عمل جراحی سے بچہ کو نکالا جائے۔

دکھاوا کو آسانی سے دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے درمیانی انگلی کو شرمگاہ کی نالی میں رحم تک داخل کرنے سے جب انگلی سر پر پڑتی ہے تو سر ایک گول گومڑ سا رحم کے منہ پر معلوم ہوتا ہے۔ اور چوتڑ کے دکھاوے میں غلطی ہو سکتی ہے مگر یاد رہے کہ سر بالکل ایک ٹھوس چیز ہے۔ جبکہ چوتڑ کے اندر نرمی معلوم ہوتی ہے اس کے علاوہ آہستہ سے انگلی کو ذرا آگے تک بڑھانے سے چوتڑ کے دکھاوا کی صورت میں ریڑھ کی کڑیاں محسوس کی جا سکتی ہیں۔ اور دوسرے اعضاء بھی معلوم ہو سکتے ہیں۔

ہاتھ یا پاؤں کا دکھاوا ان کی اپنی بناوٹ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

سر اور چوتڑ کا دکھاوا ہمیشہ قدرتی ہوتا ہے کیونکہ ان کا قطر یعنی موٹائی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ان کے بوجھ سے رحم اسی انداز میں پھیل جاتا ہے۔ اور ان کے نکلنے کا راستہ بن جانے سے جسم کے دوسرے اعضاء نہایت آسانی سے نکل جاتے ہیں۔

جب پاؤں کا دکھاوا ہوتا ہے تو وضع حمل کی مدت زیادہ لمبی ہوتی ہے اور خطرناک بھی نہ صرف زچہ کے لیے بلکہ بچے کے اپنے لیے بھی۔ کیونکہ بچے کی گردن ایسی صورت میں

ہمیشہ رحم کے منہ میں اگر پھنس جاتی ہے اور رحم کی سکڑن سے بچے کی جان نکل سکتی ہے۔

ہاتھ کا دکھاوا حد درجہ کا خطرناک ہوتا ہے۔ اس میں ایک لائق لیڈی ڈاکٹر یا مڈوائف کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ رحم کے اندر بچے کو سیدھا کیا جا کر رحم کے منہ پر چوتڑ یا سر لایا جائے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو فوراً عمل جراحی کیا جائے۔

وضع حمل کی تشریح

وضع حمل کی تشریح کو سمجھنے کے لیے اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔ پہلا حصہ وہ ہے جس میں وضع حمل کا فعل شروع ہوتا ہے اور رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ دوسرا حصہ رحم کے منہ کھلنے سے بچے کے باہر نکلنے تک ہے اور تیسرا حصہ آنول کا نکلنا ہے۔

۱۔ وضع حمل کا پہلا درجہ:۔ حمل کے آخری دو ہفتوں میں شکم کی بناوٹ میں تبدیلی آجاتی ہے شکم کی اطراف آگے کی طرف نکل آتی ہیں۔ اور بچہ نیچے کی طرف چلا جاتا ہے یعنی بچہ معدے اور فم معدہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس لیے تنفس میں زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ اور غذا بھی بغیر کسی تکلیف کے کھائی جا سکتی ہے۔ بہت سی باتوں میں اس وقت حاملہ اپنے آپ کو بہتر اور زیادہ آرام سے محسوس کرتی ہے۔ بچہ شکم سے نکل کر رحم کی گردن پر آجاتا ہے اور اس لیے بچے کے بوجھ سے رحم کا منہ کھلنے لگ جاتا ہے۔ پیشاب کی خواہش بڑھ جاتی ہے اور پیشاب بار بار آتا ہے کیونکہ مثانہ پر زیادہ زور پڑ جاتا ہے نیند گہری نہیں آتی بلکہ کچھ بے آرامی شروع ہو جاتی ہے۔ اور چلنے پھرنے میں بھی دقت پیش آجاتی ہے۔ شرمگاہ کی نالی سے چکنا اور لیسدار رطوبت کا اخراج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

اتنا ہو جانے پر بغیر درد کے سکڑن شروع ہو جاتی ہے۔ اور تھوڑے ہی وقت کے بعد اس سکڑن کے ساتھ درد بھی شروع ہو جاتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ بڑھ جاتا ہے۔ شرمگاہ کی رطوبت میں خون کی آمیزش ہو جاتی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ رحم کے منہ کی نالیاں پھٹنے کی وجہ سے رطوبت میں خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ خون کا رطوبت میں مل کر آنا وضع حمل کا پہلا نشان کہلاتا ہے۔ رحم کا منہ ہر درد کے ساتھ کسی قدر اور کھل جاتا ہے۔ اور اس طرح شرمگاہ کی نالی بھی اس حالت میں حاملہ عورت کو چلنا پھرنا۔ یا اٹھنا بیٹھنا۔ یا لیٹ جانا چاہیے۔ یعنی اسے وہ

وضع اختیار کرلینی چاہیے۔ جس میں اس کو آرام محسوس ہو ہر تنفس کے ساتھ یا تو درد ہوتا ہے یا ہر درد کے ساتھ اس کی سانس لمبی ہو جاتی ہے۔ اسے ایک قسم کی سردی محسوس ہونے لگتی ہے۔ بعض اوقات اس سردی سے حاملہ کانپتی بھی ہے یہ سردی کا احساس اور لرزہ وضع حمل کے پہلے درجہ میں ضروری علامت ہے۔

اس درجہ یعنی حالت کے درد عموماً کاٹنے سے، یا چبھنے کے سے ہونے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دردوں کا وقت ان دردوں کی بہ نسبت بہت کم ہوتا ہے جو وضع حمل کے ٹھیک پہلے ہوتے ہیں۔ تاہم بہت سی مستورات تو ان دردوں کو آسانی سے برداشت کر لیتی ہیں جبکہ دوسری بہت گھبرا جاتی ہیں۔ یہ درد پیٹھ میں شروع ہو کر پیچھے سے ہوتے ہوئے شکم میں پہنچتے ہیں مگر نیچے کی طرف دبانے والے نہیں ہوتے۔ بعض اوقات قے شروع ہو جاتی ہے۔ جو عموماً ایک اچھی علامت سمجھی جاتی ہے۔

یہ حالت کم و بیش اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ رحم کا منہ بالکل نہیں کھل جاتا۔ ڈاکٹر لاگ لی لکھتے ہیں کہ یہ درد چھ گھنٹے تک قائم رہتے ہیں اور اس چھ گھنٹے کے عرصہ میں رحم کا منہ بالکل کھل جاتا ہے۔ بعض مستورات میں یہ درد ۲۴، ۳۶، اور ۴۰ گھنٹے تک بھی دیکھے گئے ہیں مگر جن عورتوں کو یہ درد زیادہ وقت تک رہتے ہیں ان کا درجہ وضع حمل بہت چھوٹا ہوتا ہے۔

دردوں کی حالت میں اگر شکم پر ہاتھ رکھا جائے تو رحم سخت معلوم ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ ایک گانٹھ بن گئی ہے۔ شرمگاہ کی نالی میں دیکھنے سے رحم کے منہ کے کھلنے کا اندازہ ہوتا ہے۔ درد کی حالت میں رحم کا منہ سخت، تنگ اور گول معلوم ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منہ انگلی کو بھینچ رہا ہے۔ لیکن درد کے رفع ہوتے ہی ان عورتوں کے رحم کا منہ جن کا پہلا حمل ہے ذرا زیادہ اونچا ہوتا ہے۔ لیکن جن عورتوں کے پہلے بھی بچے ہو چکے ہوں۔ ان کے رحم کا منہ شرمگاہ کے بیرونی حصہ کے بہت قریب ہوتا ہے۔ اگر وضع حمل کے درجہ میں کافی ترقی ہو چکی ہے تو رحم کا منہ کافی کھلا ہوا نرم، گرم اور تر معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ وضع حمل کا دوسرا درجہ:۔ اس درجہ میں رحم کا منہ بالکل کھل جاتا ہے۔ اور دردوں کی کیفیت میں بھی کافی تبدیلی آئی ہوئی ہوتی ہے۔ اور عورت جس کی شکل میں بھی نمایاں فرق ہوتا ہے پہلے درجہ کے اختتام پر یا دوسرے درجہ کے شروع پر جھلی پھٹ جاتی ہے اور اس میں سے رطوبت گرتی ہے۔ اعضائے تناسل کے حصص اور مرطوب ہو جاتے ہیں۔ اور اس رطوبت کے اخراج سے عورت کو ایک خاص آرام محسوس ہوتا ہے۔ قدرت کی طرف سے اس موقع پر رحم کے افعال کے اعادہ میں کچھ وقفہ پڑ جاتا ہے۔ جس سے عورت کی طاقت عود کر آتی ہے۔ تاکہ عورت آنے والی تکلیف کا سامنا کر سکے۔ اس کے تھوڑے ہی وقت کے بعد درد پھر شروع ہو جاتا ہے۔ ان دردوں کی نوعیت پہلے دردوں سے بالکل مختلف ہوتی ہے اور ان دردوں کا اب مقصد ہی دوسرا ہوتا ہے۔ رحم کے سکڑنے کی طاقت پورے زور سے کام کرنے لگتی ہے۔ یہ درد لمبے ہوتے ہیں اور ان کا درمیانی وقفہ بہت کم ہوتا ہے۔ تو تکلیف ان دردوں کی پہلے درجہ والے دردوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم عورت ان دردوں کو نہایت آسانی سے برداشت کر سکتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی تمام تر توجہ رحم کے سکڑنے اور نیچے دبانے کے احساس کی جانب مبذول ہوتی ہے۔ نہ صرف اس وقت رحم ہی اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے بلکہ شرمگاہ اور شکم بھی اس میں مددگار ہو جاتی ہے۔ ایسے وقتوں میں دردوں کی تیزی کی وجہ سے عورت اپنا سانس روک لیتی ہے اور سانس کے اس رکنے سے بچہ کی نکلنے کی طاقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ عورت کے چہرے کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے تنفس سست ہو جاتا ہے اور وہ ہر سوال کا جواب مختصر الفاظ میں دیتی ہے۔

ہر درد کے ساتھ جنین منہ کے نزدیک آجاتا ہے اور درد کے رفع ہونے پر بچہ پھر واپس چلا جاتا ہے۔ قدرت کے اس فعل سے رحم اور شرمگاہ کی نالی کا منہ بہت زیادہ کھل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشاہدہ کرنے پر اب رحم کا منہ دکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ شرمگاہ کی نالی اور رحم بالکل ایک کھلی نالی بنا ہوتا ہے۔ اور رحم کے نچلے حصہ میں بچہ کا سر دکھائی دیتا ہے جوں جوں درد اور اعضائے تناسل کا فعل بڑھتا جاتا ہے، بچے کا سر زیادہ آگے اور آگے بڑھتا آتا ہے۔ اور بچہ جب شرمگاہ کی نالی میں آجاتا ہے تو پاخانے کی نالی پر زور پڑتا ہے

اور پاخانہ خارج ہوتا ہے۔ بعض اوقات آنت بھی مقعد کے باہر تک آجاتی ہے۔ آخر کار سیون پر زور پڑتا ہے اور سب کا سب منہ کھل جاتا ہے۔ اب سر آگے کی طرف اور بڑھتا ہے۔ بچے کا سر اس طریقہ سے ڈھل جاتا ہے کہ وہ نالی سے اچھی طرح گزر سکے۔ اور اس کے بعد بچہ باہر نکلنا شروع ہوتا ہے۔ اس حالت میں جب کہ حاملہ عورت کو حد سے زیادہ پریشانی اور تکلیف ہوتی ہے۔ تو بچہ کا سر نکلتا ہے۔ اس کے بعد کچھ وقت قدرت کی طرف سے آرام ملتا ہے۔ تاہم رحم کی کوشش مسلسل جاری رہتی ہے۔ اور بچہ دنیا میں دھکیل دیا جاتا ہے پہلے اس کا ایک کندھا باہر نکلتا ہے۔ اور اس کے بعد دوسرا اور پھر تمام جسم۔ اس کے بعد جس قدر رطوبت رحم میں جاتی ہے وہ بھی خارج ہوجاتی ہے اور رحم یکایک سکڑ جاتا ہے۔

(۳) وضع حمل کا تیسرا درجہ

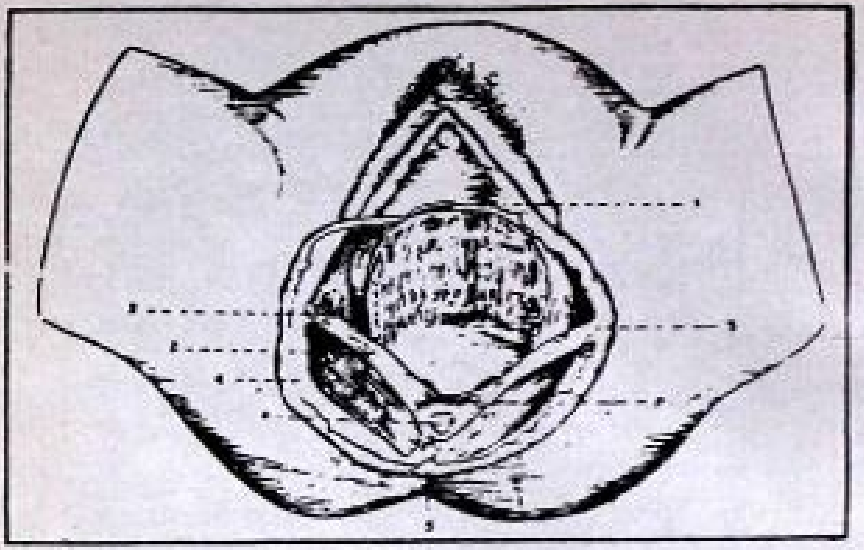
دوسرے درجہ کے ختم ہونے پر یعنی بچے کے باہر نکل آنے پر عموماً کچھ دیر کے لیے

وقفہ ہوجاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحم بھی اتنا کام کرنے کے بعد آرام کرتا ہے تھوڑی دیر کے بعد پھر دردیں شروع ہوجاتی ہیں۔ جو اپنی قسم میں ہلکی ہوتی ہیں اور والدہ بھی ان دردوں کو نیچے کی طرف دبانے کی کوشش نہیں کرتی۔ اس سے آنول علیحدہ ہوجاتی ہے اور شرمگاہ کی نالی میں آتی ہے۔ اور اس کے بعد شرمگاہ کی نالی سے خارج ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد خون تھوڑی مقدار میں بہت زور کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ رحم پھر پیڑو کے خلا میں چلا جاتا ہے۔ سخت اور گول ہوجاتا ہے۔ اور بچے کے سر کے برابر رہ جاتا ہے اس کے بعد دردیں جن کو حمل کے بعد کی دردیں کہا جاتا ہے۔ شروع ہوتی ہیں یہ دردیں رحم کو بالکل سکیڑ دیتی ہیں۔ اور رحم کے سکڑنے سے تمام نالیاں جو وضع حمل کے وقت پھٹ جاتی ہیں یا جن سے خون آنا شروع ہوجاتا ہے یہ بھی سکڑ کر اپنی جگہ جا پہنچتی ہیں۔

وضع حمل کی مدت یا وقت

وضع حمل میں مختلف مزاجوں میں مختلف وقت خرچ ہوتا ہے

معمولی حالتوں میں جہاں کوئی سد باب نہ ہو۔ تو بھی وضع حمل کا وقت ایک گھنٹہ سے ایک ہفتہ تک ہوتا ہے۔ عموماً پہلے حمل میں وضع حمل کا وقت بہ نسبت ان عورتوں کے



وضع حمل کے آخری مرحلہ پر دکھائے گئے وقت عضلات کا تعلق

① فرج کے مخرج کا اوپری کنارہ۔ ② شرمگاہ شلث جو بند ہے تحت فرج کا پچھلا حصہ اور سیون کے عضلات۔ ③ چوتڑ کی ہڈی کے سامنے والے کنارے کے جبارے نمبر ۵ کا تعلق۔ ④ مقعد کے عضلات کا پچھلا حصہ۔ ⑤ وگچی۔ ⑥ سیون۔ ⑦ مقعد

جن کو بہت بچے ہو چکے ہوتے ہیں کم ہوتا ہے۔ مگر عام طور پر بچہ گھنٹے سے بارہ گھنٹے خرچ ہوتے ہیں۔

پہلے مرحلہ میں جتنا وقت صرف ہوتا ہے۔ اس سے نسبتاً آدھا یا تہائی وقت دوسرے مرحلہ میں صرف ہوتا ہے۔

یہ بتانا قریب قریب ناممکن ہوتا ہے کہ وضع حمل میں کتنا وقت صرف ہوگا۔

ماں اور بچہ پر وضع حمل کا اثر

وضع حمل کے پہلے درجہ میں ماں کے دل میں عموماً مایوسی، خوف ہوتا ہے مگر جونہی دوسرا درجہ وضع حمل کا شروع ہوتا ہے۔ ماں اپنی تکلیف کو نہایت آرام اور صبر اور استقلال سے برداشت کرتی ہے۔ کیونکہ اب اس کو یہ امید ہو جاتی ہے کہ وضع حمل ہونیکا وقت قریب آپہنچا ہے۔

حمل کے وضع ہو جانے کے بعد عموماً ماں کے اعصابی نظام پر ایک بہت بڑا دھکا پہنچتا ہے۔ اس سے وضع حمل کی ہر سہ حالتوں کے بعد تیمارداروں کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ زچہ کو نیند آجائے۔

بچے پر وضع حمل کا اثر وضع حمل کے "وقت اور تکلیف" پر منحصر ہے۔ لڑکے پر رحم کی سکڑن اور بوجھ کا اثر بہ نسبت لڑکی کے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ بعض بچوں پر وضع حمل کا اثر خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔

بابِ دہم

وضع حمل کے بعد زچہ و بچہ کی کیفیت

وضع حمل کے بعد زچہ و بچہ کو بہت کچھ آرام محسوس ہوتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ پھر دنیا میں پہنچ گئی ہے۔ عموماً کچھ وقت کے بعد اس کو لرزہ شروع ہو جاتا ہے اور دانت بھی بجتے ہیں۔ تھوڑا سا زائد کپڑا ڈال دینے پر یہ کیفیت بغیر کسی دوا دارو کے اپنے آپ رفع ہو جاتی ہے۔

وضع حمل کے فوراً بعد آرنیکا ۲۰۰ کی تین خوراکیں ہر چھ گھنٹے کے بعد دے دینی چاہئیں عضوں کی تھکاوٹ اور عضلات میں تھکاوٹ کی وجہ سے درد تو پہلے ہی معلوم ہوتا ہے اس پر اعضائے تناسل پر بہت زور پڑتا ہے بچپن کا سا بھی درد معلوم ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ باشل ہومیوپیتھک دوا آرنیکا اس موقع پر دی جائے۔

وضع حمل کے بارہ یا چوبیس گھنٹے کے بعد زچہ کی نبض کا اندازہ لینا از بس ضروری ہے نبض کی رفتار ۱۰۰ فی منٹ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ اور اگر ۱۲۰ یا اس سے زیادہ ہو جائے تو یہ خطرے کا سگنل ہوتا ہے۔ اصل خطرہ پیش آنے کے قبل ہی علامات کے مطابق زچہ کو دوا دینی چاہیے۔ اور مناسب ذرائع اختیار کرنے چاہئیں تاکہ آنے والی تکلیفات سے زچہ بچ جائے۔

اگر چوبیس گھنٹے کے بعد بھی پیشاب نہ آئے تو اس کی وجہ شانہ کا نیم مفلوج ہونا ہے یہ حالت آرسنک، کاسٹیکم یا ہیوسمس سے (جو بھی باشل ہو) درست ہو سکتی ہے اسی طرح سے تمام تکلیفات جو وضع حمل کے بعد ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں ان کا ازالہ

بالشل ادویہ سے کیا جا سکتا ہے۔

۳۶ یا ۴۸ گھنٹہ کے بعد بچہ کو زچہ کا دودھ پینا چاہیے اس سے نہ صرف پستانوں کے غدود کا فعل بڑھ جاتا ہے بلکہ اس سے رحم اور متعلقہ اعضاء میں ایک قسم کی سکڑن پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ جلد تر اپنی اصلی حالت میں پہنچ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر رگوی لکھتے ہیں کہ وضع حمل کے بعد جلد ہی اگر بچے کو چھاتیوں سے لگا دیا جائے چاہے وہ صرف پانچ منٹ کے لیے ہی کیوں نہ ہو تو زچہ کو کبھی زبردست سیلانِ خون نہیں ہوتا۔

اگر آٹھ یا نو دن تک زچہ کو پاخانہ نہ ہو تو بھی کوئی دوا جلاب یا مسہل کی صورت میں نہ دینی چاہیے۔ عام طور پر یہ رواج دیکھا گیا ہے کہ ایک آدھ دن پاخانہ نہ ہونے پر نرسیں کیسٹر آئل وغیرہ دے دیتی ہیں جس کے نتائج بعض اوقات بہت خراب ہوتے ہیں

ہمارے ملک میں غذا کا رواج مختلف جگہوں اور مختلف قوموں میں مختلف ہے لیکن میڈیکل سائنس کا نظریہ یہ ہے کہ جب تک دودھ پستانوں میں اچھی طرح آ نہ جائے۔ بہت ہلکی غذا پر زچہ کو رکھنا چاہیے۔ اس کے بعد جوں جوں دودھ بڑھتا جائے زچہ کو ایسی غذائیں دینی چاہئیں جو ایک طرف جہاں طاقت ور ہوں وہاں دوسری طرف ثقیل بھی نہ ہوں۔

زچہ کے کپڑے ہمیشہ ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہئیں تاکہ کمر میں اور پیڑو پر خصوصاً کسی قسم کی کھچاوٹ نہ پڑے۔ مکان جہاں تک ممکن ہو کھلا اور ہوادار ہونا چاہیے۔

وضع حمل کے دوسرے ہفتہ کے شروع میں زچہ کو غسل دینا چاہیے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ پانی ٹھنڈا نہ ہو۔

وضع حمل کے بعد درد اور نفاس

رحم بچے کے بعد دیگرے سکڑنے اور جم جانے سے اپنی اصلی حالت میں قریب قریب چھ ہفتوں میں آتا ہے۔ بعض وقت یکایک نامعلوم وجوہ سے بڑا ہو جاتا ہے اور جب زچہ کروٹ بدلتی ہے تو شکم بھی اسی طرف ڈھلک جاتا ہے اگر ایسی حالت پیدا ہو جائے تو گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ وقت آنے پر یہ اپنے اصلی حالت میں پہنچ جائے گا۔ اور اگر کسی کیس میں یہ

حالت قائم رہے تو عموماً اس میں بچے کے پھرنے کا احساس ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں کروکس Crocus کی چند خوراکیں ٹھیک کر دیا کرتی ہیں۔ اس جوجھنے کے زمانہ میں رحم کے اندر نئی جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور باقی ضروری جھلیاں بھی جو وضع حمل کے وقت پھٹ جاتی ہیں۔ پیدا ہو جاتی ہیں۔

جب رحم اپنی اصلی حالت میں پہنچ جاتا ہے تو شرمگاہ کی نالی بھی چھوٹی جاتی ہے اور ٹھیک اسی حالت میں پہنچ جاتی ہے جو حمل کے قبل تھی۔ مگر رحم کسی قدر نزدیک آجاتا ہے لیکن اگر یہ جلد اپنی اصلی حالت پر نہ آئے تو قدرت اعضاء کو اس کی تکمیل کے لیے تحریک دیتی ہے۔ اور اس وقت یہ درد کم و بیش پیدا ہو جاتی ہیں جن کو After Pain کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

اس سارے زمانے میں شرمگاہ کی نالی سے ایک قسم کی رطوبت نکلتی ہے پہلا ایک یا دو دن تو بالکل خالص خون ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ ہلکا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر میں ایک سفید چپچپی رطوبت رہ جاتی ہے۔ اور اس کے بعد پانی کی سی اور پھر یہ رطوبت بند ہو جاتی ہے اس رطوبت کو نفاس یعنی Lochia کہتے ہیں۔

وضع حمل کے بعد درد

اس ضمن میں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ درد در حقیقت رحم کے ریشوں کو سکیڑنے کے لیے ہوتے ہیں جس جگہ زچگی سی زم جھلی رحم میں نہیں ہوتی۔ وہاں کی زائد رطوبتوں اور کاوٹوں کو نکالنے کے لیے ان دردوں کا ہونا ضروری ہے۔ جب یہ درد ظاہر ہوتے ہیں تو وضع حمل کے فوراً بعد شروع ہوتے ہیں۔ اور یہ مسلسل دو سے آٹھ دن تک کم و بیش شدت سے جاری رہتے ہیں۔ رطوبت یا منجمد شدہ خون کے ٹکڑے کم یا زیادہ مقدار میں ہر درد کے ساتھ خارج ہوتے ہیں ان دردوں کی امداد رطوبتوں کی تفریق عفونتی بخار Puerperal Fever یا عفونتی ورم سے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مقدم الذکر حالت میں ہر درد کے ساتھ رحم سکڑتا ہے جب کہ مؤخر الذکر میں نہیں۔ نیز مقدم الذکر حالت میں عموماً شکم میں ذکی الحسی ہوتی ہے جب کہ مؤخر الذکر میں نہیں ہوتی۔

یہ قابلِ ذکر ہے کہ پہلی ولادت میں زچہ کو یہ درد مابعد نہیں ہوتے اور اگر ہو جاتے ہیں تو بہت کم۔ لیکن جن عورتوں کے کئی بچے ہو چکے ہوتے ہیں ان کو یہ دردیں اکثر ہوتی ہیں یہاں تک کہ بعض حالتوں میں یہ دردیں ناقابلِ برداشت ہوتی ہیں۔ جن کی وجہ سے اور تکلیفات کی تحریک ہوتی ہے۔ اگر ان دردوں کی شدت زیادہ ہو تو ہومیو پیتھک بالشل دوا کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے جن کا ذکر میں نے اگلے حصص میں معالجہ میں کیا ہے۔

نفاس آنول کے نکل جانے کے بعد فوراً اعضائے تناسل سے رطوبت نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ رحم بالکل اپنی اصلی حالت پر نہیں پہنچ جاتا۔ یہ رطوبت رحم کے ان حصص سے آتی ہے۔ جہاں آنول چمٹی رہتی ہے۔

پہلے چوبیس گھنٹے میں نفاس بہت کافی مقدار میں آتا ہے۔ جس سے قریباً دس بارہ تولیے بالکل بھیگ جاتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد نفاس کی مقدار دن بہ دن کم ہوتی جاتی ہے اور یہ نفاس چار یا پانچ مسلسل مرحلوں سے گزرتا ہے۔ پہلے مرحلے میں خون آتا ہے۔ دوسرے میں پانی کا سا۔ تیسرے میں دودھ کی مانند سفید اور چوتھے مرحلے میں بالکل صاف رطوبت اور جب یہ نفاس بالکل بند ہو جاتا ہے۔ تو کبھی بعض حالات میں یہ دوبارہ شروع ہو جاتا ہے اس حالت میں اس کا رنگ کسی قدر گلابی مائل ہوتا ہے اور پھر پتلے بلغمی مواد کی طرح سے اور اس کے بعد پھر بند ہو جاتا ہے۔

وضعِ حمل کے قریب چھ دن کے بعد پانی کی سی رطوبت کو بالکل بند ہو جانا چاہیے اور مزید دو یا تین ہفتوں میں زچہ کو مکمل آرام آ جانا چاہیے۔ شدید ترین حالتوں میں نفاس کے اوقات بہت جلد بند ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات دیر میں اور ان سب حالتوں میں مریضہ کے احساسات اور دماغی و جسمانی کیفیت علاج کے لیے رہنما کن ہوتی ہے۔

جب دودھ کا بخار ہوتا ہے تو نفاس کسی قدر کم ہو جاتا ہے۔ یا بالکل بند ہو جاتا ہے مگر دودھ کے بخار کے رفع ہو جانے کے بعد پھر شروع ہو جاتا ہے اس رطوبت کی مقدار مختلف عورتوں میں مختلف ہوتی ہے بعض میں بہت کم اور بعض میں زیادہ۔ مگر ہر دو حالتوں میں اگر

کوئی خاص بات نہ ہو۔ تو اس کا علاج نہ کرنا چاہیے۔ نفاس میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے جو ہر عورت میں مقدار کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ جھلی جھلی کا کوئی ٹکڑا نفاس کو سخت متعفن کر دیتا ہے۔ ان سب حالتوں میں جب نفاس میں تعفن ہو علاج کرنا چاہیے ورنہ مریضہ کی حالت نازک ہو جاتی ہے اس کے علاج کی تشریح میں نے اگلے حصہ میں کر دی ہے۔

بچہ کی بعد پیدائش حفظانِ صحت اور علاج

بچہ کو ناف کاٹ دینے کے بعد نہلا دینا چاہیے اور تیل وغیرہ مل دینا چاہیے تاکہ جسم پر کی جھلی اتر جائے بچہ کو ہمیشہ موسم کے لحاظ سے نیم گرم یا گرم پانی سے نہلانا چاہیے۔ یہ یاد رہے کہ بچے کو نہلاتے وقت بچہ ہمیشہ نیلا اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس لیے بچہ کو نہلانے کے فوراً ہی بعد گرم بستر میں ڈال دینا چاہیے۔

بچہ کے پیشاب بند ہونے کی صورت میں اکوناٹ کافی ہوا کرتی ہے یا اگر ضرورت ہو تو قبض کے لیے مرکیورس، نکس وامیکا، برائی اونیا یا پلساٹیلا دیا جا سکتا ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ بچہ بالکل صحت اور تندرستی کی حالت میں پیدا ہو۔ بعض وقت بچہ بالکل مردہ معلوم ہوتا ہے اس کی تین وجوہات ہو سکتی ہیں۔

۱۔ اعصابی نظام پر صدمہ پہنچنے کی وجہ سے یا کسی خاص عصب پر زور پڑنے سے۔ مقدم الذکر حالت میں دماغ پر رحم سے نکلتے وقت دباؤ پہنچتا ہے۔ اور مؤخر الذکر حالت میں جب بچہ کو ہاتھوں سے سیدھا کر کے نکالا جاتا ہے۔ تو سر کو گھمانے سے سر میں صدمے پہنچ جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ رحم کے منہ میں زیادہ دیر رہنے سے بھی مزید صدمہ پہنچتا ہے۔ یہ حالت بچوں کے لیے عموماً خطرناک ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ اس حالت میں بچہ کا سانس ظاہر نہ ہو۔ لیکن پھر بھی بچہ زندہ ہوتا ہے بچہ ہمیشہ اسی وقت مرتا ہے جب اس کی گردن پر ناجائز بوجھ پڑا ہو یا ڈالا گیا ہو۔ لیکن یاد رہے کہ بچے کو مردہ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اسے زندگی میں لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۲۔ دوسری قسم کی ضربات وہ ہیں جو آنول میں پڑ کر بچے کے خون کا دوران روک دیتی

ہیں۔ جن کی وجہ سے بچہ ظاہری طور پر مردہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ چوٹیں عموماً سر اور پیڑو کی ہڈیاں میں ناف کے پھنس اور بھنچ جانے سے وقوع میں آتی ہیں۔ یا گردن کے گرد ناف اتنے زور سے کھنچ جاتی ہے۔ کہ دورانِ خون بند ہو جاتا ہے۔ یا جب دکھاوا سر کا ہوتا ہے اور سر نکل چکتا ہے تو یکدم آنول بھی رحم کی جھلی سے چھوٹ جاتی ہے۔ تو بچہ کے اندر تازہ خون نہ پہنچنے کی وجہ سے ظاہراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ یا بچہ کی ناک اور منہ میں اس قدر بلغم پھنس جاتا ہے کہ پھیپھڑوں کی نالیوں میں ہوا نہیں جا سکتی۔

۲۔ بچہ جب رحم کے اندر ہی ہوتا ہے تو کبھی دفعہ ناف یا آنول چھوٹ جاتی ہے یا اگر ایسا نہ بھی ہو یعنی سیلانِ خون تک نوبت نہ بھی پہنچی ہو۔ تو بھی بچہ گو زندہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا رنگ نیلا ہو چکا ہوتا ہے۔

معالجہ جو کچھ بھی ہو فوراً مصنوعی تنفس Artificial Respiration شروع کر دینا چاہیے۔ اور ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ بچے میں دوبارہ زندگی کے آثار نمودار ہوں اور اگر بچے میں سانس کسی قدر بھی موجود ہو تو مفصلۂ ذیل ادویہ میں کوئی دوا بموجب علامت منتخب کر کے دینی چاہیے۔

اکونائٹ ۔ بچہ گرم ہوتا ہے۔ رنگ ارغوانی، نبض ندارد اور سانس بھی قریب قریب ندارد۔

بیلاڈونا ۔ چہرہ زیادہ سرخ اور آنکھوں میں بھی سرخی۔

چائنا ۔ جب سیلانِ خون اس کی ظاہرا وجہ ہو۔

انٹیمو ٹارٹ ۔ جب بچہ پیدا ہو اور سانس بہت کم ہو۔ اگرچہ نال میں ابھی تک تپکن ہو۔

کیمفر ۔ انٹم ٹارٹ کے چند منٹ کے بعد کیمفر دینا چاہیے۔ اگر انٹم ٹارٹ فیل ہو جائے۔

ان ادویہ سے اگر پھر بچے پر کوئی اثر نہ ہو۔ تو فوراً اسے ٹھنڈے پانی میں یا برف کے پانی میں ڈال دینا چاہیے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ظاہراً پیلے اور مردہ بچوں کے سر جب

ٹھنڈا پانی مسلسل ڈالا گیا تو اس کے ازعکس سے زندگی کے آثار پیدا ہو گئے اور زندگی پیدا ہوگئی جس وقت زندگی پیدا ہو جائے تو بچہ کو فوراً کمبل میں لپیٹ لینا چاہیے جن حالتوں میں منہ اور ناک میں بلغم کے اجتماع سے یہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ تو اس رکاوٹ کو فوراً دور کر دینا چاہیے۔ اگر یہ سب طریقے فیل ہو جائیں تو بچے کے ناک کے نتھنوں کو اچھی طرح بند کر کے منہ سے منہ لگا کر پھیپھڑوں میں ہوا بھر دینی چاہیے۔ اور اس کے بعد آہستہ آہستہ سینہ کی دیواروں میں مل مل کر ہوا نکال دینی چاہیے۔ اس عمل کو بار بار دہرانا چاہیے بعض وقت اس طریقہ کو ایک گھنٹہ تک جاری رکھنے سے بچوں میں دوبارہ زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔

دودھ کی تراوش

قدرت کا کھیل اس معاملہ میں عجیب و غریب ہے۔ جب بچہ ابھی ماں کے شکم میں ہوتا ہے۔ تو قدرت پستانوں کو بڑھا دیتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہے کہ وہ اپنا عمل کر رہے ہیں اور بچہ دنیا میں سانس لیتا ہے اور پہلی دفعہ ماں کے پستانوں سے لگتا ہے تو کم و بیش دودھ کا بخار شروع ہو جاتا ہے اور جھٹ پٹ تمام نظام میں ایک تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور دودھ کی تراوش شروع ہو جاتی ہے۔

بعض مستورات کے بچہ پیدا ہونے کے قبل ہی دودھ دیکھا گیا ہے لیکن یہ دودھ اصل نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اجزاء دودھ کے نہیں ہوتے۔ مگر اصل دودھ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب بخار سے تحریک پیدا ہوتی ہے۔

دودھ کی مقدار مختلف مستورات میں مختلف ہوتی ہے۔ بعض عورتوں میں دودھ کم ہونے کے باوجود بھی دودھ زیادہ طاقت والا ہوتا ہے۔ اور بعض میں دودھ کی زیادتی ہوتے ہوئے بھی دودھ میں نشوونما فراہم کرنے والے اجزاء کی کمی ہوتی ہے۔ قدرت کی طرف سے ہر عورت کو اتنا کافی دودھ ہوتا ہے کہ اپنے بچے کو اچھی طرح نشوونما دے سکے

لیکن اگر دودھ میں نشوونما کی یہ طاقت موجود نہ ہو۔ تو عورت کے نظام میں کوئی خرابی ہوتی ہے۔

ہر ماں کو بچہ پیدا ہونے کے بعد اپنے بچے کو دودھ پلانا چاہیے ایک تو بچہ کا پیٹ بھرتا ہے اور دوسرے زچہ بہت سی آنے والی تکلیفوں سے بچ جاتی ہے۔

اگر بچہ رحم کے اندر مرجائے تو اس کے پیدا ہونے کے بعد قدرت کی طرف سے دودھ نہیں نکلتا اور جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ اصل دودھ نہیں ہوتا۔

عام طور پر کھینچے بغیر پستانوں سے دودھ نہیں نکلا کرتا لیکن جب عورتوں کے بغیر کھینچے یا چوسے دودھ نکلتا رہے تو اس کا علاج کرنا چاہیے۔

دودھ کی خرابی کا بیان میں نے اگلے کسی حصہ میں دیدیا ہے۔

باب یازدہم

وضع حمل میں دقتیں اور خطرات

وضع حمل کا کورس ہمیشہ بالکل قدرتی اور آسان نہیں ہوتا۔ بلکہ کئی دفعہ اس میں دقتیں اور خطرات پیش آجاتے ہیں۔ اور بچہ کا نکلنا بعض اوقات بالکل ناممکن ہوجاتا ہے اس قسم کی دقتوں کے وجوہ بہت ہیں۔ مگر میں ان میں سے سب سے ضروری تین ہی کا ذکر کروں گا۔

(۱) جب نکالنے کے فعل میں نقص ہو یعنی حد سے کمی یا حد سے زیادتی ہو۔ تو وضع حمل مشکل خطرناک اور ناممکن ہوجاتا ہے۔ ۲۔ بچہ کے نکلنے میں رکاوٹ پڑجانے سے بھی وضع حمل میں دقت اور خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔ یا حمل کا وضع ہونا ہی ناممکن ہوجاتا ہے ۳۔ ایسی پیچیدگیاں اور حادثے جو ماں اور بچے کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتی ہیں۔

ان دقتوں کو رفع کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہیے کہ آیا آلات تناسل بالکل قدرتی ہیں

اور بچہ کی موٹائی اس قدر زیادہ تو نہیں جس کی وجہ سے بچہ باہر نہ آسکے۔ یا نکالنے کی طاقت یا دردِزہ اس قدر کم تو نہیں کہ نفی کے برابر ہوں۔ اگر وضع حمل میں ۲۴ گھنٹے سے زیادہ گذر جائیں اور بچہ پیدا نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ ماں اور بچہ یا دونوں میں سے کوئی ایک خطرے میں آگیا ہے۔

میں اوپر بتاچکا ہوں کہ رحم کا منہ کھلنے میں جس قدر وقت خرچ ہوتا ہے اس سے تہائی یا کم وقت بچہ کو نکلنے میں لگتا ہے۔ وضع حمل کے پہلے اور دوسرے مرحلہ میں تاخیر ہو سکتی ہے لیکن یاد رہے کہ وضع حمل کے پہلے درجہ میں وقت چاہے کتنا ہی کیوں نہ خرچ ہوجائے نہ تو ماں کو خطرہ ہوتا ہے اور نہ بچہ کو۔ تا وقتیکہ تشنجی کیفیت یا سیلانِ خون نہ ہو۔ وضع حمل کے دوسرے درجہ میں یا بچہ نکلنے کی حالت میں اگر وقت ۱۰۔۱۲ گھنٹے سے زیادہ ہوجائے اور دردِزہ بے قاعدہ ہوجائیں یا ان کی شدت کم ہوجائے اور بچہ باہر نکلنے کی بجائے اندر کو جاتا معلوم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ نہیں نکلتا یہ حالت ہمیشہ ماں کیلئے خطرناک ہوا کرتی ہے میں اس کو زیادہ بہتر الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا لیکن جو کچھ ڈاکٹر Cazeaux نے لکھا ہے وہ ہدیۂ ناظرین ہے۔

مقامی تکلیف کے ساتھ یا اس کے فوراً بعد شدید لرزہ ہوتا ہے مریضہ کی رغبت قے کی ہوتی ہے بلکہ صفراوی قے بھی ہوجاتی ہے مریضہ کو تکلیف ہوتی ہے اس میں اکساہٹ ہوتی ہے۔ اور بار بار کروٹیں بدلتی ہے۔ جلد میں گرمی اور خشکی۔ نبض کی رفتار ۱۰۰۔ ۱۵۰ فی منٹ، زبان پر خشکی اور زبان اور دانتوں پر سیاہ میل۔ شرمگاہ کی نالی اور رحم کی گردن گرم اور ذکی الحس ہوتی ہے اور ان ہر دو میں سے ایک زرد رطوبت بہتی ہے۔ جس میں سے کبھی کبھی تعفن آتی ہے۔ رحم کے منہ پر بچے کے سر کے بوجھ کی وجہ سے پیشاب رک جاتا ہے اور بچہ کے سر کے بوجھ سے شرمگاہ کی نالی میں اور چیرو کے خلا میں ورم آجاتا ہے اور بعض وقت یہ ورم فاسد ورم کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اس قسم کی حالت بتاتی ہے کہ ماں سخت خطرے میں ہے۔ اگر اس حالت میں بھی بچہ پیدا نہیں ہوتا تو علامات میں ایک خوفناک شدت پیدا ہوجاتی ہے۔ قے جلد جلد ہوتی ہے اور شکم میں زیادہ ابھار ہوجاتا ہے مریضہ میں

حد درجہ کی بے چینی ہو جاتی ہے۔ نبض لمحہ بہ لمحہ کمزور مگر تیز ہوتی جاتی ہے اور مریضہ نیم غنودگی یا نیم ہذیانی کیفیت میں پہنچ جاتی ہے اور اس کے بعد موت سے ڈراپ سین ہوتا ہے یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ اس حالت میں ماں کی موت کے ساتھ ساتھ بچہ بھی جاں بحق ہو جاتا ہے

بہت سی وجوہات ایسی ہیں جن کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے ان میں سے بعض تو نظام کی قوت حیات سے متعلق کہی جا سکتی ہے اور دوسری جسمانی بناوٹ کی خرابی ہے۔ مقدم الذکر وجوہات میں عام جسمانی کمزوری، رحم میں بے جا موٹاپا یا ورم، دماغی جذبات اور اکساہٹ اور مختلف قسم کی دیگر بیماریاں وغیرہ وغیرہ۔ موخر الذکر میں رحم کے اندر کی رطوبت کی زیادتی۔ جھلی کا قبل از وقت پھٹ جانا وغیرہ ہیں۔ جب پہلی قسم یعنی جسمانی قوت حیات کی خرابی کی وجہ سے دقت ہوتی ہے تو درد زہ شروع ہی سے کمزور ہوتے ہیں اور اس کے باوجود بھی وہ اور زیادہ کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ بے قاعدہ شروع ہو جاتے ہیں اور آخر کار بند ہو جاتے ہیں ایسی حالتوں میں ہومیوپیتھک ٹھیک منتخب شدہ ادویات دردوں کو بڑھا کر وضع حمل کے فعل کو تقویت پہنچاتی ہے ان ادویہ کا ذکر میں آگے چل کر کروں گا۔

جو مستورات کہ رحم کی کمزوری سے وضع حمل کی دقتوں میں پھنستی ہے یہ دقتیں عموماً گنٹھیا، وائی کے درد، بائی، ہاضمہ کی خرابیوں وغیرہ سے ہوتی ہیں جب ان مستورات کو پہلے حمل کی دقتوں کے بعد دوبارہ حمل ہو تو دورانِ حمل ان کا علاج کرنا چاہیے تاکہ دوسرے وضع حمل کے وقت ان کو تکلیف نہ ہو۔

نکلنے میں رکاوٹیں

رحم میں حد سے زیادہ ابھار رطوبت کی وجہ سے اس قسم کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ جب رحم کا منہ پھیلتا ہے تو جھلی رحم کے منہ میں منہ کے پھیلتے وقت نہیں آتی۔ جب رحم کا منہ سکڑتا ہے تو یہ جھلی تنی ہوئی رحم کے منہ کے اوپر معلوم ہوتی ہے ایسی حالت میں درد زہ بڑھ جاتا ہے اور وضع حمل میں کافی مدد ملتی ہے اگر رحم کی سکڑن کی وقت اس جھلی کو انگلی سے پھوڑ دیا جائے۔

جھلی کا قبل از وقت پھوٹ جانا

اس حالت میں رحم سے رطوبت کا کچھ حصہ جلد نکل جاتا ہے جس کی وجہ سے

بچے کا سر رحم کے نہ کھلے ہوئے منہ میں آتا ہے جس کی وجہ سے رطوبت خارج نہیں ہوتی اور یہ رطوبت رحم کے پیندے کے نزدیک بچے کے اوپر پڑی رہتی ہے رحم کے سکڑنے سے یہ رطوبت نہ تو پھٹی ہوئی جھلی سے ہی نکل سکتی ہے اور نہ بچے کے اوپر سے ہی اس لیے درد زہ کمزور اور کمزور تر ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں سب سے بہتر طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جب درد نہ ہو تو انگلی سے بچے کے سر کو اٹھا دیا جائے اور درد کی حالت میں اٹھائے رکھا جائے یہ رطوبت آزادی سے نکل جائے گی اور اگر ضرورت محسوس ہو تو اس عمل کو بار بار دہرانا چاہیے رطوبت کے نکل جانے پر دردیں جلد بڑھ جائیں گی۔

شکم کے فعل میں کمزوری

یہ کمزوری خواہ کسی نہ کسی بیماری کے موجود ہونے سے ہوتی ہے مثلاً ورم غرضیکہ، استسقائی کیفیت وغیرہ وغیرہ اور اسی کمزوری کی وجہ سے شکم اپنا فعل نہیں کر سکتا۔ یعنی وضع حمل کے وقت۔ بچے کو نیچے کی طرف دھکیلنے میں مدد نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں اگر یہ معلوم ہو جائے اور یقین ہو جائے کہ کوئی بھی طریقہ وضع حمل میں کامیاب نہیں ہوتا تو اوزاروں سے وضع حمل کرانا چاہیے۔

وضع حمل میں دقت پیڑو کی غیر وضعی سے

میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ جسم میں بناوٹ کے فرق سے بھی وضع حمل مشکل خطرناک اور ناممکن ہو جاتا ہے۔ ان میں سے پہلی وجہ پیڑو کی بناوٹ میں خرابی کی ہے۔ پیڑو کی بناوٹ میں خرابی یا تو یہ ہوتی ہے کہ پیڑو قدرتی قد سے چھوٹا ہوتا ہے یا بہت بڑا۔

جب پیڑو کی خلا حد سے زیادہ بڑی ہوتی ہے تو عورت کو بغیر حمل کی حالت حمل کی حالت میں اور وضع حمل کی حالت میں خطرات اور تکلیفات ہوتی ہیں۔ حمل نہ ہونے کی حالت میں رحم پیڑو کے خلاء میں ڈھیلا پڑا ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو حرکت کرنے کے لیے کافی جگہ ملتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مختلف طریقوں سے رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے مثلاً بچے کی طرف یا پیچھے کی طرف وغیرہ۔

حمل کی حالت میں چونکہ رحم کو جگہ زیادہ ملتی ہے اس لیے وہ حمل کے پہلے کئی مہینوں تک پیڑو ہی میں رہ جاتا ہے چونکہ حمل کی وجہ سے رحم بڑھ جاتا ہے اس لیے اس حالت میں پاخانہ کی نالی اور مثانہ پر اس کا بوجھ پڑتا ہے اور ان اعضاء میں ایک قسم کی اینٹھن اور مروڑ ہوتا ہے۔ جو مریضہ کے لیے نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہاں تک معاملہ ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض اوقات پیشاب اور پاخانہ بھی بند ہو جاتا ہے اس کے علاوہ بواسیری مسے پیدا ہو جاتے ہیں وریدیں بڑھ جاتی ہیں اور پاؤں اور ٹانگوں پر ورم آ جاتا ہے۔

وضع حمل کی حالت میں چونکہ پیڑو کی جگہ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے حمل کے جلد تر وضع ہونے سے عورت کو مختلف خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ایسی عورتوں کو چت لیٹا رہنا چاہیے۔ اور ٹانگیں اٹھا کر قریب قریب شکم کے ساتھ لگائے رکھنی چاہئیں۔

لیکن سب سے بڑی پیڑو کی وہ بناوٹ ہوتی ہے جس میں اعضاء پورے طور پر نہیں کھلتے یا ان میں کھلنے کی جگہ ہی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وضع حمل ناممکن ہو جاتا ہے۔

پیڑو کی بدوضعی کی وجوہات

کچھ وقت پہلے تک یہی سمجھا جاتا تھا کہ پیڑو کی بدوضعی ریڑھ کے مہروں کی سوجن یا کبڑا پن پر منحصر ہے۔ لیکن زمانہ حال کی کوششوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ریڑھ کے مہروں کی سوجن کے علاوہ اور بھی کئی وجوہات ہیں جو اس میں بدوضعی پیدا کر دیتی ہیں۔ وجوہات کے سلسلہ میں ہم تمام بدوضع پیڑوؤں کو مندرجہ ذیل تین گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ۱۔ وہ پیڑو جو ہڈیوں کے نرم پڑ جانے کی وجہ سے بدوضع ہو جاتے ہیں۔ جیسے Rachitis وغیرہ ہیں۔ ۲۔ وہ جو ڈھانچہ کی کسی دوسری ہڈی کی بدوضعی کی وجہ سے بدوضع ہو جاتے ہیں ۳۔ وہ جو پیڑو کی ذاتی تنگی سے بدوضع ہوتے ہیں۔

۱۔ ہڈیوں کے نرم پڑ جانے کی وجہ سے پیڑو کی بدوضعی

Rachitis میں ہڈیاں نرم پڑ جاتی ہیں۔ پیڑو کی ہڈی پر

قریب قریب تمام جسم کا بوجھ پڑتا ہے نرم ہو جانے کی حالت میں وہ بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لیے جھکنا شروع ہوتی ہے۔ اس سکڑن میں پیڑو کی ہڈی کا کوئی سا حصہ ماؤف ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے پیڑو میں بدوضعی پیدا ہو جاتی ہے یہ حالت بچپن ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ یا شباب میں قدم رکھنے پر۔

۲۔ ڈھانچہ کی دیگر ہڈیوں کی بدوضعی کی وجہ سے پیدا شدہ پیڑو کی بدوضعی

یہ مندرجہ ذیل بدوضعیوں سے پیدا ہوتی ہے۔

ا۔ ریڑھ کے ستون کی بدوضعی:۔ عموماً کبڑا پن یا ریڑھ کے ستون کے مہروں کی سوجن ہو جانے سے پیڑو میں بدوضعی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ریڑھ کا ستون ٹھیک پیڑو کی ہڈی کے سہارے پر کھڑا ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی ہر قسم کی بدوضعی پیڑو پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہیں رہتی۔

ب۔ بوقت پیدائش ہڈیوں کا اپنی جگہ سے ہٹے ہوئے ہونا:۔ اس کی وجہ سے ہڈیوں کی نشوونما رک جاتی ہے اور پیڑو بدوضع رہ جاتی ہے۔

ج۔ ہڈیوں کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا:۔ ران کی ہڈی کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے جوڑ کی ہڈی میں سکڑن پیدا ہو جاتی ہے۔ ران کی ہڈی عموماً بچپن میں چوٹوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے۔ جتنی زیادہ دیر کی ہڈی اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی ہو۔ اتنی ہی زیادہ سکڑن پائی جاتی ہے۔ اس سکڑن کی وجہ سے بھی پیڑو بدوضع ہو جاتا ہے۔

د۔ ٹانگوں کی ہڈیوں کی تکلیفات سے پیدا شدہ بدوضعی:۔ ٹانگوں کی ہڈیوں میں جب خمیدگی آتی ہے تو ضروری نہیں ہوتا کہ دونوں ٹانگوں میں ایک جیسا خم ہو۔ یا بعض اوقات کسی دوسری وجہ سے ایک ٹانگ چھوٹی ہو جاتی ہے۔ ہر دو حالتوں میں جب ٹانگوں کی لمبائی میں فرق آ جاتا ہے تو جو ٹانگ زیادہ بڑی ہوتی ہے وہ اپنے جانب کی پیڑو کی ہڈی کو دباتی ہے جس کی وجہ سے پیڑو میں بدوضعی پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔ پیڑو کی ذاتی تنگی کی وجہ سے بد وضعی

اس کے لیے کوئی خاص وجہ قائم نہیں کی جا سکتی۔ یہ عموماً پیدائشی حالت ہی ہوتی ہے اور اس کی ذمہ دار "قدرت" ہی ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات ایسے ہی ہیں جن کا ہمیں اگر بچپن میں علم ہو جائے تو ہم ہومیوپیتھک ادویات کے ذریعے سے نہ صرف ہڈیوں کی نرمی اور اس سے پیدا شدہ پیڑو کی بد وضعی کو درست کر سکتے ہیں بلکہ اس قسم کی مریضاؤں کو موت کے پنجے سے بھی چھڑا سکتے ہیں۔

شرمگاہ، شرمگاہ کی نالی اور رحم کی بد وضعی سے وضع حمل میں تکلیفات اور دقتیں

شرمگاہ (بیرونی آلات تناسل زنانہ Vulva) کی پیوستگیاں Adhesions عموماً وضع حمل میں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔ اور بعض اوقات پردۂ بکارت بھی۔ ایسے حالات میں اگر دکھاوے کے زور پر بھی یہ پردہ یا پیوستگی نہ پھٹے تو اسے کسی اوزار سے کاٹ دینا ضروری ہوتا ہے

شرمگاہ کی تنگی اور سکڑن بھی بہت سے کیسوں میں شدید دقت کا باعث ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں عموماً اکونائٹ یا کوئی دوسری دوا شرمگاہ میں پھیلاؤ پیدا کرنے کیلیے اکثر کافی ہوتی ہے۔

سیون کی سختی بھی بہت سی حالتوں میں وضع حمل میں تکلیف اور دیر کا باعث ہوتی ہے ایسی حالت میں بھی اکثر اوقات اکونائٹ یا کوئی دوا اس سختی کو توڑنے اور پھیلاؤ پیدا کرنے میں کامیاب ہوتی ہے جس سے کہ بچہ آسانی سے پیدا ہو سکے۔ لیکن بعض حالات میں سیون کا پھیلاؤ بھی اس قابل نہیں ہوتا کہ بچے کا سر نکل سکے۔ ایسے حالات میں ہمیں سرجری (Surgery عمل جراحی) کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

شرمگاہ کی نالی میں بھی بد وضعی یا پیوستگی ہو سکتی ہے یا پردہ بکارت Hymen ورگ یا گٹھن ہو کر شرمگاہ کی نالی کے بہت اور پیوست ہو سکتا ہے یا شرمگاہ کی نالی بالکل تنگ بند ہو

سکتی ہے ان حالتوں میں عمل جراحی کے سوا ہمارے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

شرمگاہ کی نالی میں عمل جراحی یا زخم یا دنبل وغیرہ کے نشان وضع حمل میں بہت کچھ خلل ہوتے ہیں۔ ایسی جگہیں بہت سخت ہو جاتی ہیں اور سر کے بوجھ سے نہیں کھلتیں اگر قبل از وضع حمل ان کا علم ہو تو ان جگہوں پر اسپنج وغیرہ تیل سے تر کر کے رکھنے چاہئیں۔ لیکن دوران وضع حمل اگر یہ رکاوٹیں پیدا کر دیں تو جراحی ہی بہترین علاج ہے۔

بعض اوقات شرمگاہ کی نالی وضع حمل کے دوران میں اندر کی طرف گھس جاتی ہے اور مسلسل بچہ کے باہر نکلنے کے زور لگنے پر اس جگہ پر ناسور زخم پڑ جاتے ہیں۔ اسلیئے ایسی صورت میں جراحی کی طرف رجوع کرنا ہی زیادہ ضروری ہوتا ہے۔

لب ہائے اندام نہانی کے متورم ہو جانے کی صورت میں گو وضع حمل میں وقت پیش آتی ہے۔ تاہم یہ تکلیف ادویہ سے درست ہو سکتی ہے گو کہ اس میں کسی قدر وقت ضرور صرف ہوتا ہے۔

گومڑ بہت کچھ سدراہ ہو سکتے ہیں۔ ایسے گومڑ یا تو ہڈیوں پر ہوتے ہیں اور یا نرم حصص پر۔

ہڈیوں کے سروں میں ورم نہایت خطرناک رکاوٹ پیدا کرتے ہیں وضع حمل کی صورت میں ہمیشہ عمل اپریشن کے ذریعہ ہی وضع کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ ہڈیوں کی اس بناوٹ کو بعد میں ہومیوپیتھک ادویہ سے روکا جا سکتا ہے۔

نرم حصص مثلاً لب ہائے اندام نہانی، پیڑو کے عضلات، رحم کی گردن یا منہ میں نرم گومڑ ہو سکتے ہیں۔ یہ گومڑ آہستہ آہستہ بڑھتے رہتے ہیں۔ ان گومڑوں کو اکونائٹ، بیجے میلیس، ارنی جیرین، یا دوسری کسی دوا سے درست کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح سے وضع حمل کو آسان بنایا جا سکتا ہے۔

اسی طرح سے کئی ایک گومڑ اعضاء کی نالی کے کناروں پر ہو سکتے ہیں۔ اگر ان گومڑوں سے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو تو ان کو اپنی ہی جگہ پر رہنے دینا چاہیے۔ اور اگر رکاوٹ پیدا ہو جائے تو ان کا بوقت وضع حمل اپریشن کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ خصیۃ الرحم میں گومڑ بھی بہت

کچھ دقتیں پیدا کر سکتے ہیں۔ بعض وقت ان گومڑوں کے رہتے ہوئے وضع حمل بالکل قدرتی ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ان گومڑوں کو چھیدنا پڑتا ہے۔ تاکہ ان میں سے رطوبت نکل کر چھوٹے ہو جائیں یا وضع حمل بذاتِ خود بذریعہ اپریشن کرنا پڑتا ہے۔ رحم میں بدگوشت بھی بعض اوقات سدِّباب ہوتا ہے۔ ایسی حالتوں میں بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس بدگوشت کو ہٹا ہی دیا جائے۔

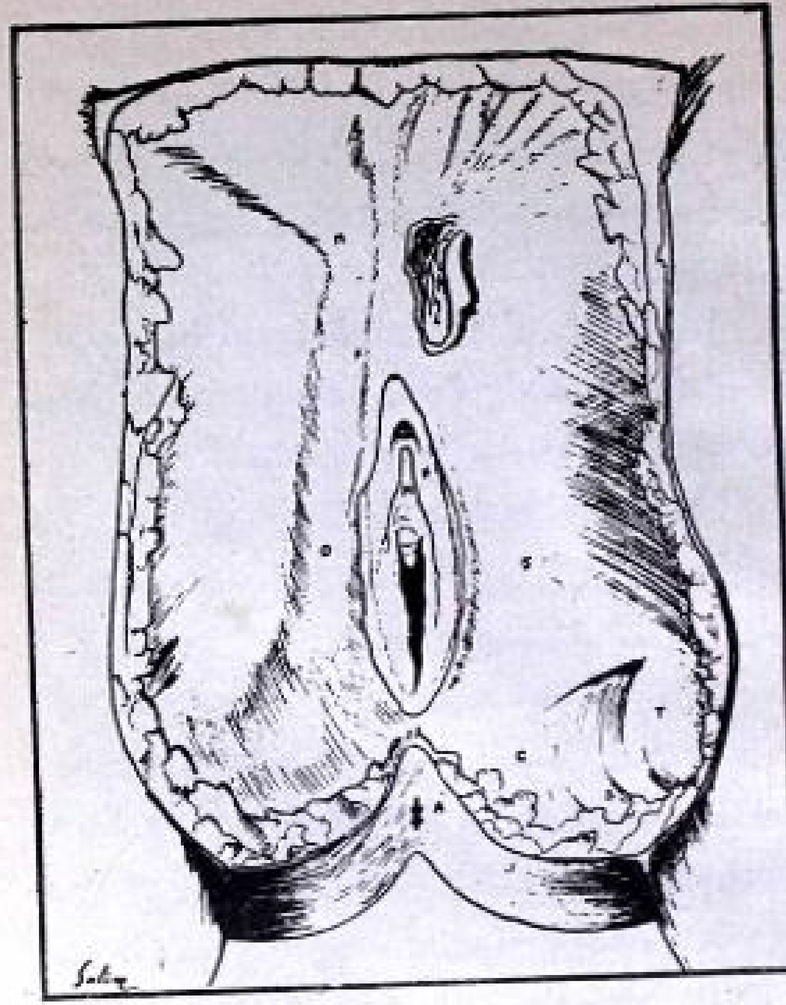
پیڑو میں اگر دنبل موجود ہوں تو ان کو اس وقت کھولنا ہی زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

پاخانہ کی نالی میں پاخانہ کا جمع ہونا بھی بعض اوقات سدِّراہ ہوتا ہے۔ گرم پانی کا ایک آدھا انیما (حقنہ) اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔

شرمگاہ کی نالی کا فتق یعنی ہرنیا بہت کچھ رکاوٹ وضع حمل میں پیدا کر سکتا ہے اگر ممکن ہو تو وضع حمل کے وقت اس فتق کو اوپر کی طرف دبا دینا چاہیے۔ ورنہ دوسری کوئی صورت سوائے اپریشن کے عمل وضع کرنے کی نہیں ہوتی۔

مثانہ کا پیشاب کی رکاوٹ سے پھول جانا بھی وضع حمل میں ایک رکاوٹ ہو سکتی ہے ایسی حالت میں سلائی پاس کر کے پیشاب خارج کر دینا چاہیے۔ اور جب مثانہ اپنی جگہ سے گر جائے تو اس کو اوپر اٹھا دینا چاہیے۔ اور اگر مثانہ میں پتھری ہو تو کوشش یہ کرنی چاہیے کہ مثانہ کی پتھری کو اوپر اٹھا دیا جائے۔ تاکہ یہ سدِّراہ نہ ہو۔ یہ یاد رہے کہ پتھری وضع حمل کے پہلے ہی مرحلہ میں اوپر اٹھائی جا سکتی ہے اور اگر دوسرا مرحلہ شروع ہو جائے تو پھر اپریشن کے سوا اور کوئی چارہ کارگر نہیں ہوتا۔

رحم اور شرمگاہ کی نالی میں مسّے اور یہ مسّے چاہے سوزاک کی وجہ سے ہوں یا آتشک کی وجہ سے وضع حمل میں رکاوٹ نہیں ڈالتے۔ تاوقتیکہ ان کا قد بہت بڑا نہ ہو۔ لیکن جب وہ بہت بڑے ہو جاتے ہیں تو حالت قابلِ غور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان سے بہت جلد سیلانِ خون شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے حاملہ کی زندگی کا خطرہ شروع ہو جاتا ہے جب رحم میں کینسر (آکلہ) کی سی کیفیت ہو تو عموماً بچہ زندہ نہیں رہتا لیکن اگر بچہ پیٹ میں زندہ ہو تو اپریشن ہی کرنا نہایت ضروری ہو جاتا ہے تاکہ کم از کم بچے کی زندگی تو بچ سکے۔



سیلون کے پیدی حصہ کے سامنے کا نقشہ

مقعد - پیشاب کی نالی کا مخرج پیشاب کی نالی کے مخرج اور شرمگاہ کی نالی کے مخرج کا درمیانی ابھار - لب ہائے فرج - بظر - چوتڑ کی ہڈی کا ابھار - مقعد کے عضلات - چوتڑ کے عضلہ کا سامنے والا کنارہ - اعضائے تناسل بیرونی کی تھیلی کی گردن - اعضائے تناسل بیرونی کی تھیلی -

رحم کی اپنی غیر معمولی کیفیتوں سے وضع حمل میں دقتیں

رحم کے منہ میں سختی یہ ایک ایسی رکاوٹ ہے جس میں عموماً بہت تکلیف ہوتی ہے جن کا پہلا بچہ ہو رہا ہو یہ عموماً ان مستورات میں ہوتی ہے کسی حد تک رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ لیکن اس کے آگے نہیں بڑھتا۔ حالانکہ دردِ زہ برابر ہوتے رہتے ہیں مریضہ ان دردوں سے تھک کر چور ہو جاتی ہے۔ اور اب تکلیف آگے بڑھتی ہے۔ یہ تکلیف یا تو فعلی ہوتی ہے یا رحم کے منہ میں عضوی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں یہ سب سے بہتر ہے کہ انگلی یا چاقو سے نہایت احتیاط کے ساتھ رحم کا منہ کھول دیا جائے یا کوئی دوسرے ذرائع اختیار کیے جائیں۔ جس سے رحم کے منہ کھلنے میں آسانی ہو۔ اور اگر کسی فعلی تکلیف سے رحم کے منہ پر یہ سختی ہو تو ہومیوپیتھک ادویہ سے بہت کچھ مفاد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ رحم کا ٹیڑھا ہو جانا رحم کے ٹیڑھے ہو جانے سے رحم کا منہ ایک طرف جا پڑتا ہے یا تو آگے پیچھے یا بائیں دائیں ہو جاتا ہے ایسی حالت میں یہ سب سے بہتر طریقہ ہے کہ انتظار کیا جائے۔ لیکن اگر کچھ وقت گذرنے پر بھی رحم کا منہ اپنی جگہ پر نہ آئے تو نہایت احتیاط کے ساتھ ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دینا چاہیے

۳۔ رحم کے منہ کا چپک جانا بعض اوقات رحم کا منہ ایک پتلی سی جھلی سے بند ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وضع حمل جلد نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت میں جب شروع ہو تو اس جھلی کو انگلی سے یا کسی اور چیز سے پھاڑ دینا چاہیے لیکن خیال رہے کہ ایسا کرتے وقت بچہ یا ماں کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہو

۴۔ رحم کے منہ کے اگلے لب میں ورم اور اس کا لٹک جانا یہ ایک عام وجہ ہے وضع حمل میں تاخیر کی کسی اندرونی وجہ سے رحم کے منہ کا اگلا لب نہیں کھلتا۔ اس میں ورم آ جاتا ہے یا معلوم ہوتا

اور یہ بچے کے سر پر لٹک جاتا ہے جب کہ پچھلا لب کھل جاتا ہے اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ درد کی حالت میں اس لب کو پکڑ کر اوپر چڑھا کر رکھ دیا جائے کچھ وقت کے بعد یہ بچے کے سر پر گر جاتا ہے۔ مگر مریضہ اس سے بہت کچھ سکون حاصل کر لیتی ہے اور وضع حمل ٹھیک ہو جاتا ہے

۵۔ رحم کے لبوں میں سختی یہ کئی ایک حالتوں میں پائی جاتی ہے جو مریضہ کے لیے بہت پریشان کن ہوتی ہے یہ سختی ہومیوپیتھک ادویہ سے تحلیل ہو جاتی ہے اور اگر ضرورت پڑے تو عمل جراحی بھی ہو سکتا ہے۔

۶۔ رحم کے منہ کا مکمل طور پر نام و نشان مٹ جانا دنیا کے سب ماہرین اعضائے تناسل نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ بعض وقت ایسی حالتیں پیدا ہو سکتی ہیں جب رحم کے منہ کا آگے پیچھے، نیچے اوپر، اندر باہر کہیں بھی پتہ نہیں چلتا۔ ایسی حالت میں وضع حمل کا نہایت صحیح اور آسان طریقہ یہی ہے کہ نزدیک سے نزدیک جگہ پر بذریعہ جراحی رحم کا منہ بنا دیا جائے۔

۷۔ رحم کا گر جانا ہو سکتا ہے کہ رحم کی گری ہوئی حالت میں بھی حمل قرار پائے یا نطفہ قرار پاتے ہی رحم اپنی جگہ سے گر جائے گو وضع حمل میں دیر ضرور ہو گی مگر یہ قدرتی طور پر ہو ہی جائے گا۔

رحم اور شرمگاہ کی نالی کا پھٹ جانا

رحم کا پھٹ جانا یہ حالت وضع حمل کے دوران اور عفونتی کیفیت State Puerperal ہر دو میں ہو سکتی ہے مگر موخر الذکر حالت میں بہ نسبت مقدم الذکر کے زیادہ ہوتی ہے جن عورتوں کو پہلا حمل ہوتا ہے ان کو یہ حادثہ پیش نہیں آتا۔ رحم کی یہ پھٹن رحم کے جسم یا رحم کی گردن میں ظہور میں آتی ہے جب گردن پھٹتی ہے تو شرمگاہ کی نالی کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیتی ہے۔

اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں رحم کی دیواروں کا باریک ہونا یا ان میں کسی قسم کی

بیماری کا ہونا۔ چوٹیں، ارگٹ کا بے جا استعمال یا وضعِ حمل کے وقت حد سے زیادہ مسکن جب کہ رحم کا منہ نہ کھلا ہو۔

جب یہ ہوتی ہے تو ایک تیز چیرنے والا درد محسوس ہوتا ہے یہ درد تا تیز ہوتا ہے کہ مریضہ بہت زور سے چیختی ہے۔ بعض وقت مریضہ بتاتی ہے کہ کوئی چیز ٹوٹ گئی ہے۔ اور اس کے بعد رحم کا تمام فعل یکدم بند ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈا اور چپچپا پسینہ تمام جسم پر شروع ہو جاتا ہے نبض بہت چھوٹی اور تیز ہوتی ہے۔ دکھاوا اوپر چڑھ جاتا ہے۔ مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے تشنج بھی ہو سکتا ہے اس کے بعد قے ہوتی ہے سانس میں تیزی اور دقت آجاتی ہے اور نبض مدھم پڑ جاتی ہے۔ اگر حالت درست نہ ہو جائے تو مریضہ جاں بحق ہو جاتی ہے یا د رہے کہ اس حالت میں کم و بیش سیلانِ خون ہو جاتا ہے۔

جب یہ واقعہ حمل کے پہلے مہینوں میں ہوتا ہے تو کچھ دنوں کے لیے رحم میں پڑا رہتا ہے اور اگر مریضہ کو تکلیف سے آرام ہو جائے تو بچہ شکم کے خلا میں پہنچتا ہے۔

اس کے بعد بھی اگر مریضہ صحیح و سلامت رہے تو پردۂ بار یطون میں پہنچ کر بچہ ایک جھلی میں لپٹ جاتا ہے جہاں پر یا تو ایک گومڑ کی شکل میں جو کہ سالوں پڑا رہتا ہے یا دنبل بن جاتا ہے اور مواد کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔

ان حالتوں میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے بچہ کو شکم سے نکالا جائے بشرطیکہ یہ ممکن ہو لیکن اگر بچہ اوپر چڑھ گیا ہو تو شکم پر عمل جراحی کر کے بچے کو نکالنا چاہیے۔

شرمگاہ کی نالی کا پھٹنا

شرمگاہ کی نالی بغیر رحم کے پھٹے بھی پھٹ سکتی ہے اس کی حالت بھی بجنسہٖ ویسی ہوتی ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں اس قدر شدید درد نہیں ہوتا۔ اس کا علاج اور علامات بھی وہی ہوتی ہیں جن کا بیان پہلے آچکا ہے۔

مثانہ کا پھٹ جانا

مثانہ صرف ان حالتوں میں ہی پھٹا کرتا ہے جبکہ وضعِ حمل کا انتظام اچھا نہ ہو۔

یا دایہ یا ڈاکٹر نا تجربہ کار ہو مثانہ یا تو پردہ بار یطون پر پھٹتا ہے یا شرمگاہ کی نالی کے کنارے پر۔ جب یہ پردہ بار یطون پر پھٹتا ہے تو پیشاب اس پردہ میں داخل ہو جاتا ہے جس کو ورم فوراً آجاتا ہے اور مریضہ مر جاتی ہے۔ اور جب شرمگاہ کی نالی کے کنارے پر پھٹتا ہے تو گو مریضہ مرتی نہیں لیکن شرمگاہ کی نالی میں ایسی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس سے مریضہ کو بہت پریشانی ہوتی ہے۔

مثانہ کے پھٹنے کی تشخیص وہی ہے جو رحم اور شرمگاہ کے پھٹنے کی ہے لیکن اس میں شرمگاہ کی نالی سے کوئی خون نہیں نکلتا۔ رحم میں سکڑن برابر جاری رہتی ہے اور بچہ کا کھلا اور رحم کے منہ کا کھلنا برابر جاری رہتا ہے۔ بچہ بھی شکم کے اوپر نہیں چڑھتا۔

اس خطرہ کو بڑی آسانی سے روکا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب وضعِ حمل کے مرحلوں سے حاملہ گزر رہی ہو تو دایہ کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ پیشاب نکل چکا ہے اور مثانہ پیشاب سے بھرا نہیں ہے اور اگر یہ حادثہ وقوع میں آجائے تو بچے کو پیدا ہونے دینا چاہیے۔ اور اس کے بعد ہومیو پیتھک ادویہ سے اس کا علاج کرنا چاہیے۔

سیون کا پھٹنا

سیون کا پھٹنا زیادہ تر ان عورتوں میں دیکھا گیا ہے۔ جن کو پہلے بچہ ہوتا ہے۔ جن کے بچے پہلے زیادہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان میں یہ خطرہ بہت کم ہوتا ہے بعض وقت تو محض فرج کا نچلا حصہ ہی ذرا سا پھٹ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات مقعد Anus کا اور دیگر حالات میں مقعد اور فرج سیون کے مکمل پھٹ جانے سے ایک ہو جاتی ہے۔ یا بعض اوقات سیون پر کئی سوراخ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات بچہ کی ولادت شرمگاہ کی نالی سے نہ ہو کر سیون میں سے ہوتی ہے۔

اگر عجز کی نالی ماؤف نہ ہوئی ہو۔ تو اس کا علاج نہایت آسان ہوتا ہے کیونکہ بچہ ہو چکنے کے بعد یہ زخم اپنے آپ مل جاتا ہے۔ اس بات کو حاصل کرنے کے لیے زچہ کو

کئی دن تک چپ چاپ چت لیٹے رہنا چاہیے اور زخم کو کسی انٹی سیپٹک دوا سے دھو کر صاف رکھنا چاہیے۔ چونکہ وضع حمل کے بعد آٹھ نو دن تک پاخانہ نہیں ہوتا۔ اس لیے پاخانہ پر زور لگنے کے قبل ہی سیون مل جاتی ہے۔ لیکن جب مبرز کی نالی اس میں شامل ہو جاتی ہے تو عمل جراحی کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ اس وقت ٹانکے لگانے ضروری ہو جاتے ہیں

تشنجی کیفیتوں اور سیلان خون وغیرہ سے وضع حمل میں دقتیں

اس قسم کی تمام تکلیفات ہومیوپیتھک علاج سے نہایت آسانی سے رفع ہو جاتی ہیں جن کا ذکر آگے چل کر کیا جائیگا۔

وضع حمل میں بچہ کی غیر معمولی بناوٹ سے پیدا شدہ دقتیں

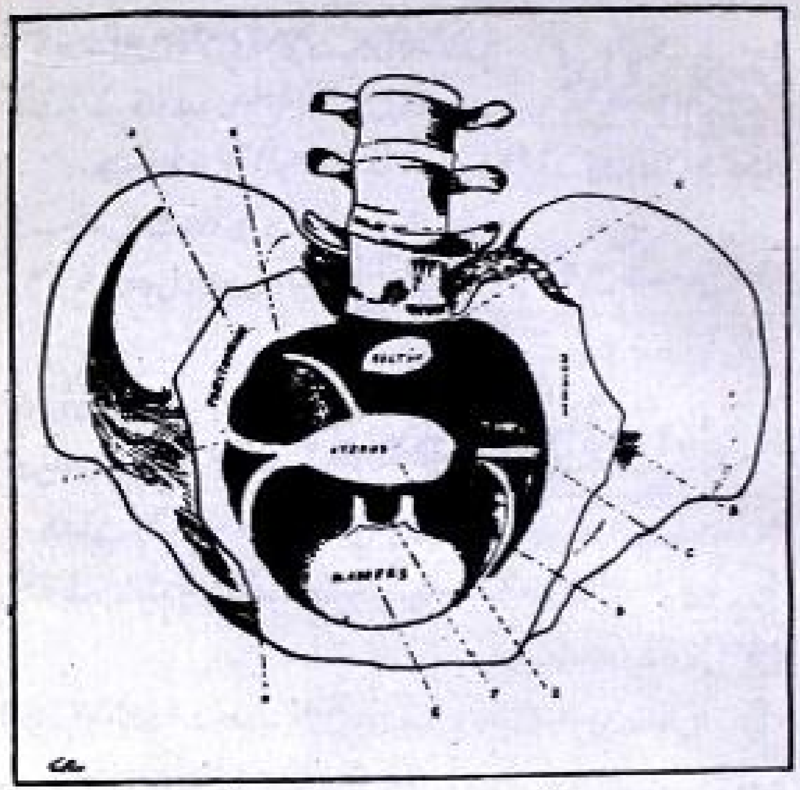
بچہ کی غیر معمولی بناوٹ سے بچے کے نکلنے میں بہت بڑی دقتیں رونما ہو سکتی ہیں۔

سر میں استسقائی کیفیت HYDROCEPHALUS

بعض وقت جنین میں رحم کے اندر ہی یہ تکلیف پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سر اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ سر کا رحم کے منہ یا شرمگاہ کی نالی سے نکلنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس حالت میں بچہ کے سر کی ہڈیاں بالکل الگ ہوتی ہیں۔ اور سر بڑی پانی میں تیرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں رحم کے اندر وضع حمل کے وقت سر میں سے پانی نکالنا یا بذریعہ اپریشن سر کی ہڈیوں کو الگ الگ کر دینا ہی نہایت مناسب ہے۔ بعض حالتوں میں بچے کے سر کی حالت کو معلوم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے تاہم آہستہ آہستہ انگلی ڈالنے سے سر کی کیفیت معلوم کی جا سکتی ہے اس کا علاج بھی فوری اپریشن ہے۔

سینہ میں استسقائی کیفیت HYDROTHORAX

اس مرض کی تشخیص بھی سر یا جوڑوں کے نکل جانے پر ہی ہو سکتی ہے اس کا علاج بھی اپریشن ہی ہے۔ اسی طرح جسم کے کسی حصہ



پیڑو کے پردہ باریطون اور جوڑبندوں کا تعلق

معبرزہ ۱۰ پردہ باریطون ۲۰ چوڑے جوڑبندہ ۳۰ معکوکل جوڑبندہ ۴۰ رحم ۵۰ رحم اور مثانہ کا جوڑبندہ
۶۰ مثانہ ۷۰ رحم اور کا جوڑبندہ

ہیں یا تمام جسم بھر میں استسقائی کیفیت ہو سکتی ہے۔

۳. اگر بچہ بہت وقت کا پیٹ میں مر چکا ہو تو بچہ پھول جاتا ہے اور اس میں ہوا بھر جاتی ہے۔ ایسی حالت میں گو آپریشن ضروری ہے تاہم کینسٹرن ورنگچر کی چند خوراکوں سے مردہ بچہ کی پیدائش ہو جاتی ہے۔

۴. بچہ کے گومڑ

بچہ کے گومڑ کی وجہ سے بھی عموماً وضع حمل میں وقت پیدا ہو سکتی ہے ان حالتوں میں اگر گومڑ ٹھوس ہے تو رحم کے اندر ہی کاٹ دینا چاہیے۔ اور اگر اس کے گومڑ میں سیال رطوبت ہے تو چھوڑ کر نکال دینی چاہیے۔

۵. بچہ کے جسم کا بہت بڑا ہونا

اس سے بھی ولادت میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ اس حالت میں بھی اپریشن کی ضرورت پڑتی ہے۔

۶. جوڑویں اور آپس میں چپکے ہوئے بچوں کا ہونا

یہ حالت حمل کی اور وضع حمل کی نہایت خطرناک ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وضع حمل کے قبل یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ بچے دو ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک دوسرے سے الگ ہیں یا جڑے ہوئے تاوقتیکہ وضع حمل کا وقت نہ آ جائے۔

اس حالت میں یہ طریقہ زیادہ موزوں ہے کہ وضع حمل کے وقت قدرت کو کام کرنے کے لیے موقع دیا جائے اور اگر اس میں تاخیر ہوتی معلوم ہو تو اپریشن پر اترنا نہایت ضروری ہوتا ہے

۷. نال کا چھوٹا ہونا

نال کی لمبائی ہمیشہ کافی ہوتی ہے لیکن بعض عورتوں میں نال کی لمبائی اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ رحم کا منہ کھل جانے اور رحم میں سکڑن پیدا ہو جانے پر بھی بچہ باہر نہیں آتا۔ جب یہ کیفیت معلوم ہو جائے تو فوراً عمل جراحی کرنا چاہیے کیونکہ اس حالت کے قائم رہنے سے بچہ اور ماں ہر دو کی زندگی میں خطرہ ہوتا ہے۔

حصّہ دوم

حمل کے زمانہ کی تکلیفات اور ان کا علاج

مکمل تندرستی میں نظامِ جسم کے کل فعل ٹھیک طور پر اپنا اپنا کام کرتے ہیں ان میں ایک قدرتی توازن ہوتا ہے اور اسی توازن سے جسم تندرست رہتا ہے۔ لیکن جب کوئی عضو نسبتاً زیادہ بڑھنے لگتا ہے تو اس میں غذا اور خون کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اور اسی لیے اسی نسبت سے جسم کے باقی اعضاء میں نشوونما کی کمی ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ان بچوں کو پیش کیا جا سکتا ہے جن بچوں کا دماغ نشوونما پا رہا ہوتا ہے۔ دن بدن ان کے اندر قوائے عقلیہ کا ظہور تیزی سے ہوتا ہے۔ مگر جسمانی طور پر بچہ کسی قدر کمزور ہو جاتا ہے۔ یعنی بچے کے نظام میں خون کا دورہ زیادہ تر دماغی ریشہ جات بنانے میں لگ جاتا ہے اور باقی جسم میں خون کی مقدار نہ پہنچنے کی وجہ سے کمزوری آ جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے نطفہ قرار پاتے ہی نظام کا جسم توازن قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ قوتِ حیات کا رخ ایک نئی زندگی کو نشوونما دینے کے لیے رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء کی طرف ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے باقی نظام جسم میں ہم آہنگی اور توازن نہ رہ کر ایک قسم کی پراگندگی اور تلاطم پیدا ہو جاتا ہے۔

اس پراگندگی میں سب سے زیادہ نظامِ عصبی Nervous System ماؤف ہوتا ہے اور جسم کے باقی اعضاء کے افعال کے اجزاء میں کچھ تو رحم کی ہمدردی کی وجہ سے اور کچھ نظامِ عصبی کے ماؤف ہونے سے فرق پڑ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جہاں ایک طرف حاملہ کے اندر کمزوری واقع ہو جاتی ہے وہاں دوسری طرف مختلف قسم کی جسمانی تکلیفوں کی

نمود ہوتی ہے۔

بعض تکلیفات اس میں بہت معمولی ہوتی ہیں۔ بعض نہایت گہری اور خطرناک چھپی ہوئی جسمانی اور خاندانی کیفیتیں ابھر آتی ہیں۔ اور وہ مرا عظاکا اہم ترین تکلیف کا موجب بنتی ہیں۔ والدین (ہونے والے بچہ کے) کے اثرات کو بھی موقع ملتا ہے کہ وہ اپنا اثر ہونے والے بچہ پر ڈالیں۔

جہاں ایک طرف ہم لوگوں کا فرض ہے کہ حاملہ کی تکلیفات کو اپنی بالشل اور غیر مادی ادویہ سے دور کریں۔ وہاں ہمارا سب سے بڑا فرض یہ بھی ہے کہ ہم ہونے والے بچے کو شکم کے اندر ہی اتنا تبدیل کر دیں جب وہ دنیا کے رُوبرو آئے اور آزادانہ طور پر زندگی بسر کرنے کے لیے آئے تو اس کی روح، اس کا جسم اور اس کا انتظام عصبی ان تمام اثرات سے اور خاندانی لاگ سے بالکل مبرا ہو۔

جہاں بچہ کی زندگی بیماریوں کی آلائشوں سے پاک کی جاسکتی ہے وہاں دوسری طرف حمل کے زمانہ میں حاملہ عورتوں کی پریشانیاں اور تکلیفات کی بیخ کنی کی جاسکتی ہے۔ اور ان تکلیفات کے نہ ہونے سے نظام جسم کے اندر حتی الوسع توازن رہتا ہے اور اس توازن کے ہونے سے وضع حمل نہایت قدرتی نہایت آسان اور ٹھیک وقت پر ہوتا ہے جو حاملہ عورتیں دورانِ حمل ہومیوپیتھک علاج میں رہی ہیں تجربہ بتاتا ہے اور دنیا کا ریکارڈ اس کے ثبوت میں پیش کیا جاسکتا ہے کہ یہ عورتیں بہ نسبت ان مستورات کے جو ایلوپیتھک یا دیگر طریقہ ہائے حکمت کے زیر سایہ رہی ہیں۔ کہیں کم تکلیفات میں مبتلا ہوتی ہے ان کا وضع حمل نہایت آسان ہوتا ہے۔ اور ان کے بچے ہمیشہ زیادہ تندرست اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

دوسرے طریقہ ہائے علاج میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضع حمل کے بعد بھی عورتیں حمل کی تکلیفات اور پریشانیوں کے اثرات بد میں بہت مدت تک مبتلا رہتی ہیں ان کے لیے دوسرا حمل وبالِ جان ہوتا ہے۔ ان کے نظام کی کیفیت میں خطرناک تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور آخرکار وہ انہیں خطرات میں سے گزرتی ہوئی اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن پورے کرتی ہیں۔ سچا طبیب اور سچا ڈاکٹر وہ ہے۔ جو آئندہ آنے والی نسلوں کو زیادہ تندرست

زیادہ طاقتور اور زیادہ عمر والا بنا سکتا ہے۔ ایسے طبیب اور ایسے ڈاکٹر صرف وہی ہو سکتے ہیں۔ جن کی ادویہ بالکل غیر مادی ہوتی ہیں۔ جن کا کوئی اثر بد نظام جسم میں نہیں رہتا۔ مگر شفا بہت جلد ہوتی ہے۔

میں نے متذکرہ صدر نوٹ صرف اس لیے دیا ہے کہ ہماری بہنیں یہ اچھی طرح سے سمجھ جائیں کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج حمل کے زمانہ میں، وضع حمل کے وقت اور بچہ کی حفاظت میں کتنا زیادہ وسیع، کتنا زیادہ آسان اور کتنا زیادہ مفید ہے۔ وہ علاج جو یہ گارنٹی دیتا ہے کہ اس سے نہ صرف والدہ بلکہ ہونے والا بچہ بھی محفوظ ہے۔

میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ ہر حاملہ عورت کو حمل کے زمانہ میں تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے چاہے وہ تکلیفات خاص افراد میں خاص طور پر کم ہوں یا باقی افراد میں ان کی نمود زیادہ ہو کچھ بھی کیوں نہ ہو تکلیف ہر ایک حاملہ کو ہونی ضروری ہے۔

بعض حالتوں میں نطفہ قرار پاتے ہی عورت کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض کو کچھ وقت کے بعد بعض حالتوں میں یہ تکلیفات وضع حمل کے زمانے تک برابر جاری رہتی ہیں۔ جب کہ دوسری عورتوں میں تیسرے چوتھے یا پانچویں مہینے میں ختم ہو جاتی ہیں۔ بعض عورتوں کی تکلیفات آخری مہینوں میں بڑھ جاتی ہیں۔ جس سے وضع حمل میں دقتیں اور تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف عورتوں میں مختلف قسم کی تکلیفیں ہوتی ہیں اور ہو سکتی ہیں اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جسم کا کوئی عضو بھی اور بیماری کی کوئی نمود بھی ایسی نہیں جو حاملہ عورت کو نہ ہو سکے۔ یا جو حمل کے دوران نمودار نہ ہو سکے۔ تاہم میں نے دنیا کے ریکارڈ اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر ہونے والی بیماری کو فرداً فرداً لیا ہے۔ لیکن ایسی بیماریاں بھی ہو سکتی ہیں جن کا ذکر اس مختصر کتاب میں نہ ہو سکا ہو۔ جن بیماریوں کیلئے حمل کے زمانہ میں بھی وہی علاج ہونا چاہیے جو حمل کے نہ ہونے کے زمانہ میں ہونا چاہیے مگر میں نے حمل کی زمانہ کی بیماری کو مندرجہ ذیل حصص میں منقسم کیا ہے ا۔ ہاضمہ کی نالی کی بے قاعدگیاں ۲۔ رطوبتوں میں کمی، زیادتی اور تبدیلیاں۔ ۳۔ دوران خون اور تنفس کی خرابیاں ۴۔ رحم اور رحم کے

متعلقہ اعضاء کی خرابیاں۔ ۵۔ جذبات اور احساسات کی تبدیلیاں اور خرابیاں ۶۔ نظامِ عصبی کی خرابیاں۔

دورانِ حمل حفظانِ صحت کی ضرورت اس کے متعلق چند الفاظ

اگر زمانہ حمل کو بغیر کسی تکلیف کے گزارنا ہے تو سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ تمام ان عادات کو ترک کر دیا جائے۔ جو صحت کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والی ہوں حاملہ کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ خوش رہنے کی کوشش کرے۔ اسے عادت ڈالنی چاہیے کہ اس کے دل میں کسی قسم کے جذبات برانگیختہ نہ ہوں اس کا دماغ اور دل ہمیشہ ٹھنڈا رہے اسے یاد رکھنا چاہیے کہ دل و دماغ کی پریشانی اور سکون کا اثر ہونے والے بچے پر کس قدر گہرا پڑے گا اسے یہ بھی دھیان رکھنا چاہیے کہ اس کے ہر فعل اور ہر جذبہ کا اثر ہونے والے بچہ پر ہونا لازمی ہے بچہ کی آئندہ زندگی کا انحصار ماں کی عادات، جذبات اور اثرات پر ہے۔ بچہ کی روح، دل و دماغ کی نشوونما والدہ کے خیالات کے زیرِ اثر رحم میں ہوا کرتی ہے۔ حاملہ کے شوہر کا یہ اولین فرض ہے کہ حاملہ کو سکونِ قلب حاصل کرنے کے لیے وہ ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائے بیوی کے ساتھ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے اس کے سکون میں جذبات میں اور خیالات میں تلاطم پیدا ہو شوہر کو یہ بھی چاہیے کہ نطفہ قرار پا جانے کے بعد سے وضع حمل سے کم از کم تین مہینہ بعد تک وہ بیوی سے زوجیت کے معنوں میں الگ تھلگ رہے۔

حاملہ عورت کو نیند کی ہمیشہ زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اسی لیے ہونے والے بچہ کی نشوونما میں لگی ہوئی طاقتوں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے قدرت کی گود میں معمول سے زیادہ سوئے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ سست الوجود ہو کر نیند کا ایک بہانہ کر کے دن رات پلنگ توڑا کرے۔

ہر بات میں اسے باقاعدگی عمل میں لانی چاہیے ایک تو اس باقاعدگی کا اثر ہونے والے بچے کی آئندہ زندگی پر پڑے گا۔ اور دوسرے حاملہ کی اپنی صحت پر باقاعدہ وقت پر سونا جاگنا، کھانا، پاخانے جانا اور گھر کے کاروبار کرنا حاملہ عورت کی صحت کو بہت حد تک [illegible]

بدقسمتی سے ہمارے ہندوستان کے شہروں کی عورتیں گھروں میں پڑی رہتی ہیں اور باہر نہیں نکلتیں لیکن حاملہ ہونے کی صورت میں یہ لازمی ہے کہ وہ عورتیں صبح و شام کھلی ہوا میں دو چار میل پھریں یہ یاد رہے کہ حمل کے دوران میں کھلی ہوا میں چلنا ایک نعمت ہے چلنا پھرنا ڈاکٹر کے کئی نسخوں سے زیادہ بہتر ہے۔

حمل کی حالت میں جوں جوں حمل کا زمانہ بڑھتا جاتا ہے جسم کی رطوبتیں مقدار میں بڑھ جاتی ہیں۔ اور اس بیجان رطوبتوں کے دورہ کرنے کی جسم کو زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے بطور بالا کے اس زبردست دورے کو آزادانہ طور پر اپنے کام کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ لباس اور کپڑوں کا دھیان رکھا جائے۔ کمر کے گرد کپڑے بہت ڈھیلے ہونے چاہییں اسی طرح سے سینہ اور گردن کے اردگرد بھی۔ ٹانگوں میں کوئی تنگ کپڑا نہ پہننا چاہیے کیونکہ اس سے ہمیشہ نقصان ہوتا ہے تنگ کپڑوں کے معنی رطوبتوں کے دوران کو روکنا ہے۔

غذا کے معاملہ میں مجھے فقط ایک لفظ کہنا ہے کہ غذا بہت ہلکی زود ہضم مگر طاقتور ہونی چاہیے چائے، قہوہ اور دیگر منشیات کو جہاں تک ممکن ہو بند کر دینا چاہیے کیونکہ ان سے ہونے والے بچہ پر بہت زبردست اثر ہوتا ہے۔

سرخ مرچ اور تیز گرم مصالحوں سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے۔

اگر حفظانِ صحت کی اُن چند باتوں کی پیروی کی جائے تو بہت حد تک آنے والی تکلیفات رک جاتی ہیں۔ یا کم از کم بہت حد تک کم ہو جاتی ہیں۔ اور اگر دوا دارو کی ضرورت پڑے تو ہومیوپیتھک ادویہ ہمیشہ ان تکلیفات کو نہایت آسانی سے جلد تر رفع کر دیتی ہیں۔

باب اوّل

ہاضمہ کی نالی کی تکلیفات

میں نے اس کو مفصلۂ ذیل حصص میں تقسیم کیا ہے: ۱۔ بھوک میں کمی اور مختلف اشیاء کی خواہش ۲۔ معدے کی خرابیاں یعنی متلی، قے، کلیجے میں جلن اور تیزابیت ۳۔ آنتوں کی خرابیاں یعنی قبض، دست، مقعد اور بواسیر میں ناسور۔

۱۔ بھوک میں کمی اور مختلف اشیاء کی خواہش

بھوک کی کمی یا غذا سے نفرت نطفہ قرار پاتے ہی نمودار ہوتی ہے۔ حمل کے آخری مہینوں میں عموماً یہ تکلیف نہیں ہوتی۔ بعض حالتوں میں خاص خاص غذاؤں سے نفرت ہوتی ہے اور بعض حالتوں میں صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھوک ہی نہیں ہے۔ یہ علامت اور یہ تکلیف رحم کی ہمدردانہ ہوتی ہے۔

عموماً حاملہ عورتوں کو کسی چیز میں مزہ نہیں ملتا اور ہر چیز سے ان کو نفرت ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ خاص غذا کی رغبت اور خواہش بھی رہتی ہے۔ چاک، کھڑیا مٹی، کوئلہ، مرچ نمکین چٹپٹی اور کھٹی چیزیں، چولہے کی جلی ہوئی مٹی، وغیرہ کھانے کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ یہ خواہش بالکل قدرتی ہے۔ اس خواہش کو کم و بیش پورا کرنا ہی چاہیے۔

بعض حالتوں میں حاملہ کو سیری ہی نہیں ہوتی۔ یعنی وہ مختلف چیزوں کے کھانے کی خواہش کرتی ہے۔ اور کھاتی ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ غذا کی جاذبیت میں کمی واقع ہو گئی ہے مذکورہ بالا سب خرابیاں کچھ تو پہلے ہی حاملہ کے نظام میں چھپی ہوتی ہیں اور

کچھ رحم کی ہمدردی سے ظاہر ہوتی ہے۔

میں نے ان خرابیوں کو دور کرنے کے لیے ذیل میں کچھ ادویات دی ہیں اور ان کو تین حصص میں تقسیم کیا ہے پہلے حصّہ میں وہ ادویہ ہیں جو خاص خاص علامتوں کیلیے اور خصوصاً اس علامت کے لیے جس کی سرخی کے تحت میں ہیں یہ بہت زیادہ مفید ہیں۔ دوسرے حصّہ میں وہ ہیں جن کا درجہ حصہ نمبر ایک سے کسی قدر کم ہے لیکن مفید ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سی حالتوں میں یہ ادویہ مفید ہیں لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی اور دوا بالمثل نہیں ہو سکتی ہر کیس کو ''فرداً فرداً'' کرنا چاہیے۔ اور اس کی بالمثل ادویہ کو ڈھونڈھنا چاہیے۔

بھوک کی کمی — ۱۔ چائنا، سائیکلمن، نکس وامیکا، رسٹاکس، سیپیا، سلیشیا ۲۔ انٹم کروڈم، آرنیکا، آرسنک، برئیٹا کارب، بیلاڈونا، برائی اونیا کلکیریا کارب، کینتھرس، سائی کوٹا، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، مرک سال، نیٹرم میور، اوپیم، پلاٹینا، پلساٹیلا، روٹا، سباڈیلا، سلفر، بھتوجا۔

بھوک کی حد سے زیادہ زیادتی — ۱۔ کلکیریا کارب، چائنا، سینا، آئیوڈم، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سلیشیا، ورٹیرم البم۔ ۲۔ اگنس کیسٹس، اورم میٹیلیکم، بیلاڈونا، برائی اونیا، کوکولس، کالی کارب، ہیلی بورس، نیٹرم میور، اولینڈر، نکس موسکاٹا، پٹرولیم، فاسفورس، رسٹاکس، سباڈیلا، سائنم، سٹافی سیگریا۔

بھوک بغیر اشتہا کے — ۱۔ نیٹرم میور، اوپیم، رسٹاکس، ۲۔ اگریکس، آرسنک، برئیٹا کارب، برائی، چائنا، ڈلکامارا، ہیلی بورس، مگنیشیا میور، سلیشیا، سلفیورک ایسڈ۔

پیاس بہت زیادہ — ۱۔ ایسیٹک ایسڈ، ایکونائٹ، آرسنک، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کیمومیلا، چائنا، مرک سال، سلفر، ۲۔ امونیا میور، انٹم کروڈم، ...کا مائٹ، بیلاڈونا، کالچیکم، کیوپریم، ہیپر سلفر، ہیوسمس، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا

رسٹاکس، سیکیل، سٹرامونیم، ورٹیم البم۔

پیاس ندارد ۱۔ ایپس ملفیکا، ہیلی بورس، مرک سال، نکس موسکاٹا، پلساٹیلا ۲۔ آرسنک البم، اگنس کاسٹس، اسافوٹیڈا، کیمفر، کونیم، سائیکلمن، یوفریزیم، اگنیشیا، اولنڈر، سباڈیلا، سمبوکس، سیپیا، سپائیجیلیا، سٹانی سیگریا۔

پیاس پانی پینے سے نفرت کیساتھ ۱۔ بیلاڈونا، کینتھرس، ہیوسمس، نکس وامیکا، سٹرامونیم ۲۔ اگنس کاسٹس، لیکیسس، نیٹرم میور، رسٹاکس، سمبوکس۔

نفرت کھٹی چیزوں سے ۱۔ بیلاڈونا، فیرم میٹیلیکم، سباڈیلا، سلفر ۲۔ کوکولس انڈیکا، اگنیشیا، فاسفورک ایسڈ، نکس وامیکا۔

〃 بیر شراب سے بیلاڈونا، کیموملا، کوکولس، نکس وامیکا، فاسفورس، سٹانم، سلفر۔

〃 برانڈی سے اگنیشیا، مرک سال۔

〃 روٹی سے ۱۔ نیٹرم میور ۲۔ کونیم، کالی کارب، لائیکوپوڈیم، میگنیشیا کارب، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، رسٹاکس، سیپیا، سلفر۔

نفرت شوربے سے آرنیکا مانٹ، آرسنک البم، بیلاڈونا، کیموملا، گریفائٹس، رسٹاکس۔

نفرت قہوہ سے بیلاڈونا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کیموملا، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، فاسفورس۔

نفرت مرغن غذا سے (مکھن وغیرہ) ۱۔ پٹرولیم، پلساٹیلا ۲۔ انگسچورا، آرسنک البم، بیلاڈونا، برائی اونیا، کاربوانیملس، کاربوویج، کالیکیم، سائیکلمن، ہیلی بورس، سلفر، نیٹرم میور۔

نفرت دانت سے کاٹ کر کھانے والی غذا سے ۱۔ انگسچورا، پیٹیشیا فیرم میٹیلیکم، سٹانی سیگریا۔

〃 **پکی ہوئی گرم غذا سے** ۱۔ بیلاڈونا، کلکیریا کارب، گریفائٹس، لائیکوپوڈیم، پٹرولیم، سلیشیا ۲۔ کیوپرم میٹیلیکم، اگنیشیا، لیکیسس، میگنیشیا کارب، مرک سال، ورٹیرم البم، زنکم۔

〃 **مچھلی سے** ۱۔ گریفائٹس، زنکم۔

〃 **پھلوں سے** ۱۔ برٹیا کارب۔

〃 **ہر قسم کے گوشت سے** ۱۔ میوریٹک ایسڈ، پٹرولیم، سلیشیا، سلفر ۲۔ آرسنک البم، کلکیریا کارب، کاربوویج، گریفائٹس، لائیکوپوڈیم، پلاٹینا، پلساٹیلا، رسٹاکس، سیپیا، سباڈیلا، زنکم۔

〃 **غذا اور آٹے کی بنی ہوئی چیزوں سے** ۱۔ آرسنک البم، فاسفورس۔

〃 **دودھ سے** ۱۔ ایتھوزا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، گرانیٹم، پلساٹیلا، سیپیا، سلیشیا، سلفر۔

〃 **سور کے گوشت سے** ۱۔ انگسچورا، کالیکیم، ڈروسرا۔

〃 **نمک سے** ۱۔ کاربوویج، گریفائٹس، سلینیم۔

〃 **مٹھائیوں سے** ۱۔ کاسٹیکم، سلفر ۲۔ آرسنک البم، مرک سال، نائٹرک ایسڈ، فاسفورک، زنکم۔

〃 **سبزیوں سے** ۱۔ ہیلی بورس، میگنیشیا میور۔

〃 **گوبھی کے اچار سے** ۱۔ ہیلی بورس۔

〃 **پانی سے** ۱۔ بیلاڈونا، کیلیڈیم، چائنا، نکس وامیکا، سٹرامونیم۔

〃 **شراب سے** ۱۔ مرک سال، سباڈیلا ۲۔ اگنیشیا، لیکیسس، رسٹاکس، سلفر۔

خواہش کھٹی چیزوں کی ۱۔ ورٹیرم البم ۲۔ انٹم کروڈم، آرنیکا مانٹ، آرسنک البم

برائی اونیا، کیموملا، چائنا، ہیپر سلفر، کالی کارب، لیکیسس، فاسفورس، پلساٹیلا، سکوٹیلا سٹرامونیم، سلفر۔

خواہش بیر شراب کی:۔ ۱۔ برائی اونیا، مرک سال، نیٹرم کارب، نکس وامیکا، پٹرولیم پلساٹیلا، سباڈیلا، سٹرونشیم کارب ۲۔ اکونائٹ، کاسٹیکم، کوکولس، لیکیسس اوپیم، فاسفورک ایسڈ، سپائی جیلیا، سلفر، زنکم۔

- کڑوی چیزوں کی:۔ ڈیجی ٹیلس، نیٹرم میور۔
- برانڈی کی:۔ ۱۔ لیکیسس، اوپیم ۲۔ آرسنک البم، ہیپر سلفر، نکس وامیکا سلینیم، سیپیا، سلفر۔
- روٹی کی:۔ آرسنک البم، پلساٹیلا ۲۔ اورم میٹیلکم، نیٹرم میور، سٹرونشیم
- کیکوں اور مٹھائیوں کی:۔ پلمبم۔
- پنیر کی:۔ اگنیشیا۔
- چاک، کوئلہ، سلیٹی، پنسلوں وغیرہ کی:۔ سائی کوٹا، نائٹرک ایسڈ نکس وامیکا، ایلومنا۔
- قہوہ کی:۔ ۱۔ انگسچورا ۲۔ ارجنٹم نائٹریکم، اورم میٹیلکم، برائی اونیا چائنا، کونیم، سکیولینٹم، سلینیم۔
- مرغن غذاؤں کی:۔ نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا۔
- پھلوں کی:۔ ویریٹرم البم۔
- رقیق اشیاء کی:۔ (شوربہ وغیرہ) ۱۔ سٹافی سیگریا، سلفر۔ ۲۔ انگسچورا فیرم میٹیلکم۔
- لیمونیڈ کی:۔ سبائنا۔
- گوشت کی:۔ ہیلی بورس، میگنیشیا کارب، مرک سال، سلفر۔
- غذا اور آٹے سے بنی چیزوں کی:۔ لیکیسس، سباڈیلا۔
- دودھ کی:۔ ۱۔ اورم میٹیلکم، بیلیڈرنم، مرک سال، سباڈیلا، سیلیشیا

۲۔ آرسنک البم، بووسٹا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، نکس وامیکا، فاسفورک ایسڈ، برائٹس سٹافی سیگریا، سٹرونشیم

خواہش چھلکے والی مچھلی کی:۔ لیکیسس۔

- کچے آلو اور آٹے کی:۔ کلکیریا کارب۔
- فرحت بخش چیزوں کی:۔ کلکیریا کارب، کاسٹیکم، کونیم، نائٹرک ایسڈ، تھوجا، ویریٹرم البم۔
- بھنی ہوئی چیزوں کی:۔ کاسٹیکم، کلکیریا فاس۔
- گوبھی کے اچار کے:۔ کاربو اینیملس، کیموملا۔
- میٹھی چیزوں کی:۔ ۱۔ امونیا کارب، ارجنٹم نائٹ، چائنا کالی کارب، لائیکوپوڈیم، نیٹرم کارب، رسٹاکس، سباڈیلا۔ ۲۔ کلکیریا کارب ایپکاک، میگنیشیا میور، ریومیم، سلفر۔
- سبزیوں کی:۔ ایلومنا، میگنیشیا کارب۔
- گرم غذا کی:۔ انگسچورا، سائیکلمن، لائیکوپوڈیم، فیرم میٹیلکم۔
- شراب کی:۔ ۱۔ سائی کوٹا، ہیپر سلفر، سیپیا، سلفر۔ ۲۔ اکونائٹ برائی اونیا، لیکیسس، سپائی جیلیا، سٹافی سیگریا۔

ذائقہ

ذائقہ کڑوا:۔ ۱۔ برائی اونیا، کیموملا، مرک سال، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سیپیا، ویریٹرم البم ۲۔ آرنیکا، آرسنک البم، کلکیریا کارب، چائنا، کونیم، ڈروسرا، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم میگنیشیا میور، نیٹرم کارب، نیٹرم میور، سباڈیلا، سٹانم، سلفر۔

- نذارد یا جاتا رہے:۔ ۱۔ پلساٹیلا، سلیشیا ۲۔ کلکیریا کارب، بیکیل، سلفر۔
- دھات کا سا:۔ ۱۔ کیوپرم میٹیلکم، رسٹاکس۔ ۲۔ اگنس کاسٹس، کوکولس نکس وامیکا، رنین کولس، سلب، زنکم۔

ذائقہ سڑے ہوئے گوشت کا سا یا بدبودار:۔ ۱۔ آرنیکا مانٹ، مرک سال پلساٹیلا۔ ۲۔ آرسنک البم۔ بیلا ڈونا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کاربوویج کیموملا، کوئیم، آئیوڈم، مرک سال، نکس وامیکا، رسٹاکس، سیپیا، سٹانم سٹافی سیگریا، سلفر، ویلیریانہ، زنکم۔

- **نمکین:۔** ۱۔ مرک سال، فاسفورس، پلساٹیلا، سیپیا ۲۔ آرسنک البم، کاربوویج، چائنا، آئیوڈیم، لائیکوپوڈیم، نیٹرم کارب، رسٹاکس، سلفر انٹم ٹارٹ، وریٹرم البم۔
- **کھٹا:۔** ۱۔ بیلا ڈونا، کلکیریا کارب، چائنا، نکس وامیکا، فاسفورس پلساٹیلا، سلفر، فیرکیم۔ ۲۔ کیموملا۔ اگنیشیا، کالی کارب، لیکٹک ایسڈ، لائیکوپوڈیم مرک سال، نیٹرم میور، پٹرولیم، سٹانم۔
- **میٹھا:۔** ۱۔ فاسفورس، پلمبم، پلساٹیلا، سباڈیلا، سکوٹلا ۲۔ ایکونائٹ، ایونیمس ڈیجی ٹیلس، سٹانم، سلفر۔

باب دوم

معدہ کی خرابیاں

GASTRIC DERANGEMENTS

متلی اور قے — Morning Sickness

بہت سی عورتوں میں اوائل حمل ہی سے یہ حالت ہوجاتی ہے اور یہ محض رحم کے انعکاسی کی تحریک سے ہوتی ہے ایسی حالتوں میں یہ متلی زیادہ تر قت

تک قائم نہیں رہتی۔ لیکن وہ متلی اور قے جو عموماً آخری مہینوں میں ظاہر ہوتی ہے اور جو حقیقتاً معدے کی تحریک سے یا پردہ صفاق کے اوپر دب جانے سے ہوتی ہے وہ زیادہ وقت آمیز ہوتی ہے۔

متلی صبح کے وقت یا شام کے وقت دن یا رات کے کسی حصہ میں ہوسکتی ہے بعض عورتوں میں یہ صرف چھ سے آٹھ ہفتے تک رہتی ہے۔ اور بعض میں چار یا پانچ مہینے اور بعض حالتوں میں یہ ایک نہایت خطرناک بیماری کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔ اور تمام زمانۂ حمل جاری رہتی ہے۔ لیکن متلی اور قے عموماً صبح کے وقت پہلی دفعہ اٹھنے پر معلوم ہوتی ہے بعض عورتوں میں یہ قے بہت آسانی سے ہوتی ہے اور بعض مسلسل ابکائیاں ہی لیتی رہتی ہیں جن عورتوں کو صبح اٹھنے پر قے ہوتی ہے ان کو صرف چیپچپی، چمکدار رطوبت نکلتی ہے اور اگر ابکائیاں زیادہ ہوں تو صفراوی قے ہوتی ہے ایسے بھی کیس ہمیں ملتے ہیں جن کو محض غذا کے خیال سے یا غذا کو دیکھنے سے متلی اور قے شروع ہوجاتی ہے۔

بعض حالات میں کھائی ہوئی قریب قریب سب کی سب غذا مسلسل کئی کئی مہینوں تک نکل جایا کرتی ہے اور پھر بھی وضع حمل وقت پر ہوتا ہے یہ یاد رہے کہ حمل کی قے کا درحقیقت جسمانی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

ایسے بھی کیس ہمیں ملتے ہیں جن میں متلی اور قے اس شدت کی ہوتی ہے کہ حاملہ اور بچے کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالتوں میں فم معدہ پر ذکی الحسی آجاتی ہے جس میں دبانے سے حد درجہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ ایسی حالتوں میں یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ کیفیت عموماً سورک ہوتی ہے۔ اور اس میں معمولی ادویہ کے بجائے "اینٹی سورک" ادویہ بہتر کام کرتی ہیں۔ ایسے کیس بھی دیکھے گئے ہیں جن میں حمل شروع ہوتے ہی لاغری شروع ہوجاتی ہے۔ اور حاملہ عورت بالکل دبلی پتلی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور سوکھ کر کانٹا ہوجاتی ہے۔ ہمارے پاس آرسنک جیسی ادویہ موجود ہیں جو ایسی حالتوں کو نہایت آسانی کے ساتھ قابو میں لاسکتی ہیں جب کہ ایلوپیتھک طریقہ حکمت ان حالات پر حاوی ہونے کے ناقابل ہے۔

بعض اوقات متلی اور قے کا آخری نتیجہ سبز حبس Chlorosis حبس

Anaemia اور پیشاب میں البیومن Albuminuria ہوتا ہے جن کا ذکر آگے

چل کر کیا جائے گا۔ متلی اور قے کے مسلسل جاری رہنے کا نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ خون کی بناوٹ اور جسم کی دیگر رطوبتوں میں تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں اور ان تبدیلیوں کی نمود استسقائی کیفیت Dropsy اور جلدی بیماریوں ہوتی ہیں۔

یہ لازم ہے کہ حاملہ عورت کی غذا کو نہایت احتیاط کے ساتھ منتخب کیا جائے ایسی غذائیں دینی چاہئیں جو ان کی طبیعت کے موافق ہوں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی مضر صحت چیز نہ دی جائے۔

مندرجہ ذیل ادویہ بہت حد تک زمانہ حمل کی معدے کی خرابیوں کو شفا دینے میں کافی ہیں تاہم ان دواؤں کی مزید علامات بروقت ضرورت میٹریا میڈیکا میں دیکھنی چاہییں۔

اکونائٹ:۔ متلی اور قے پیاس کی زیادتی کے ساتھ، آدمیوں کے مجموں میں جانے سے اور موت کا ڈر۔ پانی کے سوا ہر چیز کڑوی معلوم ہو۔ ہر کھانے کے بعد پیٹ میں درد، درد سر کے ساتھ اور معدے سے منہ تک غذا کی نالی میں جلن، تالو وغیرہ پر سرسراہٹ خصوصاً نوجوان، چست و چالاک مستورات جن میں خون کی زیادتی ہو کے لیے مفید ہے۔

ایسیٹک ایسڈ:۔ شدید پیاس، معدے میں جلن، قے کی کثرت، ایسا معلوم جیسے معدے میں خمیر پک رہا ہے پیلے پیشاب کی زیادتی۔

اگریکس مسکیریس:۔ معدے کی خرابیاں، جسم کے مختلف حصص میں خارش جلن اور سرخی کے ساتھ، کانوں میں ناک میں، چہرے میں، انگلیوں میں اور انگوٹھے میں خارش ہو اور مقامات پھٹ جائیں، اشتہا نہ ہونے پر بھی بھوک کی زیادتی، قبض، پاخانہ کا پہلا حصہ بہت سخت اور آخری نرم۔

الیومنا:۔ مبرز کی نالی میں نکالنے کی طاقت بالکل نہ رہے، نرم پاخانہ ہونے پر بھی پاخانہ نہ نکل سکے۔ اور اس لیے زیادہ زور لگانا پڑے، غذا کی نالی اور بعض اوقات سینہ میں سکڑن کا احساس ایسا معلوم ہو کہ غذا کا چھوٹا ٹکڑا بھی بہت مشکل سے نگلا جا سکتا ہے

پیشاب کرنے کے لیے مریضہ کو چوکی پر بیٹھ کر پاخانہ کی طرح سے زور لگانا پڑے زبان پر سرسراہٹ اور خارش اسی لیے زبان کو کھجلانا پڑے۔ آلو موافق نہ آئیں خوردنی چیزیں مثلاً چاک، مٹی، کوئلہ وغیرہ کی خواہش، ذائقہ ندارد، کلیجہ میں جلن، ڈکاریں۔

انگسچورا:۔ متلی جب مریضہ چلتی ہو ایسا معلوم ہو کہ غشی آجائے گی۔ اس لیے بیٹھنا پڑے۔ زبان کی نوک پر سوئیوں کا چبھنا جس کی زیادتی زبان کو ہلانے سے ہو۔

انٹم کروڈم:۔ متلی اور قے یا صرف متلی۔ اگر زبان دودھ کی مانند سفید ہو، پتلے پانی کے سے دست جن میں بعض اوقات ٹھوس ہوں شدید قے تشنج کے ساتھ، کھائی ہوئی چیزوں کی ڈکاریں، رات کے وقت پیاس، معدے میں بھرا ہونے کا (ابھار کا) احساس جس کی زیادتی دبانے سے ہو۔

انٹم ٹارٹ:۔ مقدار میں زیادہ آنوں، اور بلغم کی قے، ڈکاریں، غشا کثرت متلی، تھوک کی زیادتی۔

ایپس ملفیکا:۔ کلیجہ میں جلن جو حلق تک جاتی ہے فم معدہ میں دبانے سے ذکی الحسی اور اس میں جلن۔ سانس میں دقت ایسا معلوم ہو کہ ہر سانس آخری سانس ہے۔ پیشاب کی تراوش میں حد درجہ کی کمی۔ قبض یا دست، پیاس ندارد یا پیاس کی زیادتی، مکھی کے ڈنک کے سے درد۔

ایپومارفیا:۔ قے بغیر کسی متلی کے، غنودگی، کمزوری، قے، نہایت جلد ہو اور اس میں نہ تو درد ہو اور نہ متلی۔

ارجنٹم نائٹ:۔ سر میں درد، چکر، وقت بہت آہستہ آہستہ گزرے معدے میں ریاح کے اجتماع کی وجہ سے معدہ پھٹتا معلوم ہو اور اسی لیے ڈکار لینے یا ریاح کے اخراج کی خواہش، ریاح یا ڈکار بہت مشکل سے ہو اور اگر ریاح خارج ہو تو بہت اونچی آواز سے، ہر کھانے کے بعد ڈکاریں، ڈکاروں سے کافی آرام محسوس ہو۔

آرسنک البم:۔ بہت زیادہ کمزوری اور تھکاوٹ ذرا سی حرکت سے تھکاوٹ پیدا ہو جائے چہرہ بہت پیلا، بالکل سفید نظر آئے۔ کھانے اور پینے کے بعد خصوصاً منہ میں

کڑوا پن، معدے میں پتھر کا احساس، ٹھنڈا پانی معدے میں پڑا رہے اور ایسا معلوم ہو کہ ہضم نہیں ہوا۔ اس واسطے وہ ٹھنڈا پانی ہی نہ پیے۔ اگرچہ اسے اس کی خواہش بھی ہو۔ رات کی قے جوں ہی کوئی سیال چیز کھائے اسی وقت قے کر دے۔ کمزور کر دینے والے دست، سردی محسوس کرے اور گرم کپڑے میں لپیٹ کر رہنا چاہے۔ بعد بے چینی۔ سیال چیزیں موافق نہ آئیں اور متلی پیدا کریں۔ سیاہی، نیل یا سبزی مائل رطوبت کی قے۔

بیلا ڈونا:۔ چہرے پر تمتماہٹ یا چہرہ پیلا، آنکھوں میں سرخی کے ساتھ کنپٹیوں میں ٹپکن، روشنی اور شور سے خوف، تالو میں سے کھاتے اور پیتے وقت ایک بد بو دار ذائقہ معلوم ہو اگرچہ غذا بالکل قدرتی معلوم ہو۔ حلق میں متلی، صفرا کی قے، تکلیفات بعد دوپہر اور شام کو بڑھ جائیں گھٹتی قے۔ زبان پر گاڑھا میل۔

بورکس:۔ نیچے کی حرکت کا خوف، ہر چیز یہاں تک کہ تھوک بھی کڑوا معلوم ہو، ہر کھانے کے بعد پیٹ میں اپھار، غذا اور بلغم کی قے۔ علامات زیادہ تر بہت گرم موسم میں بڑھیں۔

برائی اونیا:۔ صبح کے وقت جاگنے پر متلی۔ حتیٰ چپ چاپ پڑے رہنے سے کم ہو۔ ہونٹوں پر منہ پر اور زبان پر خشکی۔ ہونٹ پھٹے ہوئے، بیچ اٹھنے والے درد، کھانے کے فوراً بعد قے، معدے کی تکلیفات، چپ چاپ پڑے رہنے سے کم معلوم ہوں پاخانہ خشک۔ تکلیفات کی زیادتی، اٹھ کر بیٹھنے سے، غصہ میں آنے سے، گرم ہوا، گرم مکان میں، گرم موسم سے، اور گرم غذا سے ہو۔ ٹھنڈے موسم میں ٹھنڈی چیزیں کھانے سے تکلیفات کم ہو جائیں۔

کلکیریا کارب:۔ تین بجے صبح کے بعد نیند نہ آئے معدے میں جلن اور غذا کی ڈکاریں۔ زینہ چڑھنے پر چکر، وموی مزاج کی مستورات کے لیے یہ دوا مفید ہے۔ زبان کی نوک یا زبان کے کناروں پر درد جس کی وجہ سے نہ تو حاملہ بول سکے اور نہ کھا سکے ناف کے مقام پر تنگ کپڑا نہ پہن سکے۔ جگر کے مقام میں جھکنے پر یا دوسرے وقتوں میں سوئیاں سی چبھیں۔ پانی کی ... کھٹی رطوبت کی قے۔ گرمی سے آرام ہو

اور ٹھنڈی ہوا کی برداشت نہ ہو۔

کینتھرس:۔ معدے کی خرابیاں جن کے ساتھ بار بار پیشاب ہو، پیشاب میں کاٹنے والے اور جلن دار درد، پیشاب صرف چند ہی قطرے نکلے اور بعض وقت پیشاب کے ساتھ خون، قہوہ پینے کے بعد اپھار کا احساس جو سینہ اور شکم میں جائے کوڑی کے مقام میں جلن، قے شدید ابکائیوں اور شدید درد شکم کے ساتھ۔

کاربوویج:۔ ڈکاروں سے یا ریاح کے اخراج سے بہت کچھ ہر تکلیف میں آرام محسوس ہو غذا کی نالی میں یہ احساس ہو کہ بالکل سکڑ گئی ہے۔ یا بند ہو گئی ہے، معمولی سے معمولی غذا بھی برداشت نہ ہو۔ کھاتے اور پیتے وقت یہ احساس کہ معدہ اور شکم پھٹ جائیگا۔ پاخانہ کی نالی، شرمگاہ کی نالی یا ٹانگوں کی وریدوں کا پھولنا، شرمگاہ، سیون اور مقعد میں خارش۔

کاسٹیکم:۔ حلق میں بلغم جو کھنکھار نہ جا سکے، اور جس کی وجہ سے متلی پیدا ہو۔ بھوک معلوم ہو، مگر کھانا شروع کرنے پر ایک نوالہ بھی نہ کھا سکے۔ معدے میں چونا جلنے کا سا احساس۔ بعد دوپہر جگر میں سوئیاں چبھنے کا احساس جو مسلسل گھنٹوں رہے بواسیر جس کی وجہ سے چلنے میں دقت ہو۔ اوپر کے پپوٹے بالکل مفلوج معلوم ہوں، اور اسی لیے آنکھیں کھلی رکھ سکے، منہ میں چربی کا ذائقہ، قبض۔

کیموملا:۔ ڈکاروں سے موجودہ درد بڑھ جائے متلی ایسی معلوم ہو کہ وہ بے ہوش ہو جائے گی۔ حد سے زیادہ چڑچڑاپن، ہر جواب غیر مہذبانہ دے۔ صبح کے وقت فم معدہ میں اپھار، ایسا معلوم ہو کہ اپھار سینہ کی طرف جا رہا ہے۔ ریاحوں کے نکلنے سے درد ہو، نیند نہ آئے، کیونکہ حاملہ محسوس کرے کہ وہ غیر حاضر انسانوں کی آوازیں سن رہی ہے۔

چیلیڈونیم:۔ داہنے کندھے کی ہڈی کے نیچے مسلسل درد ہو، یہ درد سینہ یا معدہ میں جائے یا اس درد سے متلی اور قے پیدا ہو۔ دودھ کی خواہش اور دودھ پینے سے ہر تکلیف میں کمی ہو۔

چائنا:۔ شکم بھرا ہوا اور تنا ہوا معلوم ہو۔ ڈکاروں سے کوئی فائدہ نہ ہو شکم کے اس اپھار سے اس کو جسم پر کا ہر ایک کپڑا کھنچا ہوا معلوم ہو جس کو ڈھیلا کرنے کی کوشش کرے

نگلنے میں بھی کوئی آرام نہ ہو۔ حلق کے پچھلے حصّہ میں کڑوا ذائقہ۔ ہر چیز کڑوی معلوم ہو۔ مختلف اشیاء کے کھانے کی خواہش، لیکن یہ نہ بتا سکے کہ کیا چاہتی ہے۔

سینا: دانتوں کا پیستا رات کے وقت نیند میں کروٹیں بدلنا، پانی پینے کے بعد دست قے کی رغبت، رات کے وقت معدے میں مسلسل بوجھ جس کی وجہ سے بے چینی پیدا ہو۔ ناک میں خارش کی وجہ سے ناک ملا کرے۔ ہر وقت بھوک۔ چڑچڑا پن۔

کوکولس انڈیکا: غذا کی نالی میں جلن جو تالو تک نئے اور منہ میں گندھک کا ذائقہ آجائے۔ صبح سویرے متلی اور قے کی وجہ سے بالکل نہ اٹھ سکے۔ کیونکہ اٹھنے سے کمزوری محسوس ہو منہ میں دھات کا سا ذائقہ، شکم میں یہ احساس جیسے تیز پتھر کے ٹکڑے ہر حرکت پر آپس میں رگڑ کھا رہے ہیں اور ٹانگیں بالکل مفلوج ہیں۔ زبان پر زرد میل غذا سے نفرت کے ساتھ متعفن ڈکاریں، گاڑی یا جہاز کی سواری برداشت نہ ہو۔ معدے میں اپھار، پیشانی میں درد، سر میں متلی کا احساس۔

کونیم میکولیٹم: بکثرت خصوصاً سر گھمانے پر پیشاب نکلتے وقت کبھی جاری ہو اور کبھی بند ہو۔ رحم کی گردن میں ڈنگ لگنے کے سے درد، رحم کے کسی حصّہ میں خراش یا زخم ہو۔ جن عورتوں کو کینسر ہو ان کی متلی اور قے دوران حمل بہت شدید ہوتی ہے۔ ان کے لیے یہ مفید ہے۔ مریضہ بستر میں جانے کے بعد اس قدر برا محسوس کرتی ہے۔ کہ اس کو بستر میں اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور آرام حاصل کرنے کی خاطر چلنا پڑتا ہے۔ ذائقہ کڑوا ڈکاریں جلن کے ساتھ۔

کروکس سٹائیوا: شکم میں بچے کی حرکات کی سی کیفیت۔ معدے میں خمیر بننے کا احساس۔ سینہ اور حلق میں متلی کا احساس۔ شدید کلیجہ کی جلن۔

کیوپرم آرس: مسلسل متلی۔ ہر چیز قے کر دے۔ بہت کمزور، نبض تیز اور بھری ہوئی۔ رحم کے تشنجی درد۔

کیوپرم میٹیلکم: شدید جھاگدار قے۔ بعض اوقات سبز، جب پانی پئے تو غڑ غڑ کی آواز سے نیچے اترے۔ شدید متلی۔ اور قے کو ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ہو بھوک کی زیادتی

منہ کا ذائقہ دھات کا سا کسیلا۔

سائیکلے مِن: تھوڑی سی غذا کھانے کے بعد منہ اور حلق میں متلی۔ بینائی میں دھندلا پن، آنکھوں کے سامنے ستاروں کے ساتھ، شدید ہچکی۔ مرغن غذائیں موافق نہ آئیں۔

ڈیجی ٹیلس: متلی، معدے میں بیٹھنے کا احساس۔ ایسا معلوم ہو کہ مریضہ مر رہی ہے۔ نبض بہت ہلکی، ہلکے رنگ کے دست۔ متلی قے کے بعد بھی جاری ہے معدے میں جلن جو غذا کی نالی تک جائے بھوک نہ ہو، گو معدہ خالی ہو۔ اور زبان صاف ہو۔

ڈرو سیرا: متلی، مرغن غذا کے بعد، متلی کی زیادتی آدھی رات سے صبح تک کھاتے وقت ذائقہ کڑوا۔

ڈلکا مارا: ہر ٹھنڈے موسم کے آنے پر تکلیفات بڑھ جائیں۔ کھاتے وقت بار بار ڈکار۔ قے، معدہ میں ابکائیوں کا احساس جلن کے ساتھ۔

فیرم ایسیٹیٹ: غذا کی قے چہرے میں سخت سرخی کے ساتھ، آدھی رات کے وقت قے۔ قے کھٹی اور تیزابی معلوم ہو۔ خون کی قے۔

گوسی پیم: بے حد پریشانی، کمزوری۔ یہ دوا بگڑے ہوئے کیسوں میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ ناشتہ کے قبل متلی۔

گریفائٹس: کھجلی کے چھٹے جسم میں یہاں اور وہاں۔ کھجلی کے دانے جن میں لیسدار رطوبت ہو۔ وریدوں میں درد، قبض یا دست، پاخانہ بہت بڑا جس کے نکلنے میں وقت ہو متلی ہچکی کے ساتھ، اس لیے مریض چلنے سے ڈرے۔ کھانے کے بعد خصوصاً کلیجہ کا جلنا، منہ میں برا سا ذائقہ، سڑے ہوئے انڈوں کا سا۔ ہر روز صبح کے وقت جس سے متلی پیدا ہو، درد سر۔

ہیلی بورس: پیشاب مقدار میں کم، سیاہ، متلی، تاہم بھوک۔ معدے میں شدید جلن جو غذا کی نالی تک جائے۔

ہیپر سلفر: بازوؤں اور گھٹنوں کے جوڑوں میں یعنی کھلی کھلی جگہوں میں خارش کے دانے یہ کیک لمحہ بھر کے لیے متلی، ہر روز صبح کے وقت قے۔ قے کی رغبت منہ سے

تھوک بہنے کے ساتھ، ہر وقت معدے سے حلق تک رطوبت اٹھا کرے، ایسی معلوم ہو جیسے کھٹی چیزیں کھائی ہیں۔

اگنیشیا: فم معدہ میں خالی پن کا احساس آہ سرد اور پست حوصلگی کے ساتھ، رنجیدہ خاطر، ہچکی، بے مزہ کھٹا یا کڑوا ذائقہ۔

اپیکاک: تمام وقت مسلسل متلی کا احساس، بلغم کی بڑی مقدار کی قے دست اور درد شکم۔ غذا سے نفرت، خالی ڈکاریں، غذا یا خون کی قے، کھٹی قے، ناف کے گرد کاٹنے والا درد۔

آئیوڈیم: مسلسل خالی ڈکاریں، صبح سے شام تک ایسا معلوم ہو کہ غذا کا ہر ذرہ ریاح میں تبدیل ہو گیا ہے۔ متلی اور قے نمکین سی رطوبت کی، منہ میں مسلسل نمکین ذائقہ متعفن ذائقہ، کھانے سے وقتی فائدہ ہو۔

کالی بائیکرام: معدے، حلق، منہ یا کسی بلغمی جھلی سے تاردار رطوبت کا اخراج، جو تاروں میں کھنچ سکے۔

کالی کارب: کھاتے وقت غنودگی، متلی ایسا معلوم ہو کہ وہ غش کھا جائیگی جسمیں آرام لیٹ جانے سے ہو، قے ایسا معلوم ہو جیسے طاقت سلب ہوئی جا رہی ہے شکم میں سوئیاں چبھنے کے سے شدید درد، غذا سے نفرت، حمل کی متلی بغیر قے کے، صرف چلتے وقت ہو اور ایسا معلوم ہو جیسے وہ کسی جگہ لیٹ جائے اور مر جائے اس عجیب و غریب علامت کیلئے صرف کالی کارب ہی دوا ہوتی ہے۔

لاروسریس: دم گھٹنے کے دورے، دھڑکن کیساتھ، سانس کے لیے چیخنا پڑے اور اس لیے آرام حاصل کرنے کی خاطر لیٹ جانا پڑے ڈکاریں کڑوے باداموں کی سی، معدے میں شدید درد، آواز بیٹھ جانے کے ساتھ۔

لائیکوپوڈیم: معدے میں گڑگڑاہٹ شکم کے بائیں جانب گڑگڑاہٹ کھانے پر بیٹھتے ہی سیری ہو جائے اور اس لیے کچھ کھا نہ سکے، پیشاب میں سرخ ریت، پیشاب کرنے سے قبل درد، لیکن پیشاب کے شروع ہونے پر آرام ہو جائے کھانے کے فوراً بعد ایسا

معلوم ہو۔ جیسے معدہ خالی ہے مگر بھوک نہ ہو۔ معدے سے جلن، تیزابیت یا کھٹائی حلق تک آئے، کھانے کے بعد جگر میں درد۔ اور دھڑکن۔ کھٹی رطوبت یا صفرا کی قے۔ روٹی سے نفرت، ذائقہ کڑوا یا کھٹا یا چربی کا سا، ٹانگوں میں یا فرج میں وریدیں پھول جائیں اور درد کریں۔

مگنیشیا کارب: کھٹی قے اور کھٹا ذائقہ، تمام تکلیفات ہر تیسرے ہفتے بڑھ جائیں، حلق میں جلن اور قے کی خواہش، طبیعت مالش کرے، لیکن قے کی خواہش نہ ہو، سڑے ہوئے انڈوں کے ذائقہ کی ڈکاریں۔

مگنیشیا میور: قبض، پاخانہ بڑا مشکل سے ہو، اور مقعد پر آکر ٹوٹ جائے منہ میں مسلسل جھاگ آتا رہے، پیاز کے مزے کی ڈکاریں، کمزور کر دینے والی متلی جس کے بعد معدے میں کمزوری، اور سردی کا احساس ہو۔ منہ زرد یا گدلا، جوان ہی مریضہ رات کو بستر میں جائے، پنڈلیوں میں اینٹھن جس کی وجہ سے بعض اوقات نیند نہ آئے۔

مرکیورس: تھوک کی زیادتی، مسوڑھوں پر زخم، دانت لمبے، ڈھیلے معلوم ہوں پاخانہ میں مروڑ، اور آنوں، معمولی سے کھانے کے بعد بھی سینہ میں جلن، رات بھر کلیجہ جلے تھوک کی زیادتی متلی کے ساتھ، جس کی وجہ سے مریضہ نیند سے جاگ جائے، خصوصاً آدھی رات کے بعد، فم معدہ چھونے سے درد کرے، ذائقہ کڑوا، متعفن، نمکین یا کھٹا، ڈکاریں اور متلی، صفرا یا غذا کی قے۔

مشک: مشک کے ذائقہ کی ڈکاریں یا بعض اوقات لہسن کی ڈکاریں۔ غذا کے دیکھنے سے ہی متلی شروع ہو جائے کلیجہ میں جلن اور دھڑکن۔

نیٹرم میور: منہ میں پانی کی زیادتی ہر صبح درد کے ساتھ جاگے، نمک کی بے حد خواہش، روٹی سے سخت نفرت معدہ خالی معلوم ہو۔ لیکن پھر بھی بھوک نہ ہو۔ کھانے کے بعد ہمیشہ ہی کلیجہ میں جلن۔ ان مستورات میں متلی کی زیادتی جو زیادہ نمک کھانے کی عادی ہوں رات کے وقت چوروں کے گھر میں گھسنے کے خواب، غذا کی قے۔

نائٹرک ایسڈ: متلی کی زیادتی اور معدے کی ابتری جس کو چلنے پھرنے سے یا گاڑی میں سواری کرنے سے آرام ہو، مسلسل متلی، معدے میں چبھن کے ساتھ حلق تک

پہنچے، مرغن غذا سے متلی اور کھٹاس پیدا ہو، پیشاب میں تیزاب۔

نکس موسکاٹا: منہ، زبان اور حلق میں حد درجہ کی خشکی یہاں تک کہ وہ آپس میں چپکے معلوم ہوں، خصوصاً رات کے وقت معدے میں اپھار کا احساس، جس سے سانس میں دقت ہو۔ حمل کے آخری مہینوں میں اس علامت کے لیے یہ دوا نہایت مفید ہے، نیند کا غلبہ۔

نکس وامیکا: حاملہ محسوس کرے کہ قے آنے سے آرام ہوگا، متلی اور قے ہر روز صبح کے وقت، قبض کے ساتھ غذا اور پانی حاملہ کو متعفن معلوم ہوں، تمباکو کی بو برداشت نہ ہو، پاخانہ بہت کم، بار بار پاخانے کی ہر وقت حاجت کے ساتھ، تین بجے صبح کے بعد بے چینی، صبح کے وقت متلی، قے، بے حد کمزوری اور پست حوصلگی کے ساتھ، چڑچڑاپن، اکیلا رہنا چاہے۔ کتوں کی سی بھوک، پانی اور دودھ سے نفرت، بیئر اور برانڈی کی خواہش، کڑوا یا کھٹا ذائقہ، ڈکاریں، باد، ہچکی اور کلیجہ کی جلن، قے، غذا کی، صفرا کی، سیاہ یا کھٹی رطوبت کی۔

اوپیم: قبض، پاخانہ سخت اور گول سیاہ گولے۔

پٹرولیم: ان مستورات کے لیے جن کو صرف دن کے وقت دست ہوتے ہیں گاڑی میں سواری کرنے سے متلی، صفرا کی قے، مرغن غذاؤں اور گوشت سے نفرت (یہ دوا حاملہ مستورات کی قریب قریب ہر معدے کی خرابی کے لیے مفید ہے۔

فاسفورس: قبض، لمبا سخت خشک پاخانہ جس کے نکلنے میں تکلیف ہو، شکم میں کمزوری کا احساس، پانی کے سے مقدار میں زیادہ دست جو یکبارگی پچکاری کی طرح نکلیں، کھٹی ڈکاریں اور کھٹی قے، ذائقہ نمکین کھٹا یا میٹھا، خون یا کھٹی رطوبت کی قے، پانی یا غذا جوں ہی معدے کے اندر گرم ہو جائے فوراً قے ہو جائے۔

فاسفورک ایسڈ: روٹی کڑوی معلوم ہو، متلی تالو اور حلق میں، رات کو کئی بار بالکل سفید پانی کے سے پیشاب کرنے کے لیے اٹھنا پڑے، کمزوری۔

پلساٹیلا: فم معدہ میں چبھن، بلغم کی قے، صبح جاگنے پر منہ میں برا ذائقہ اسی لیے [illegible] پیاس ندارد، رات کے دست ہمیشہ

رنگ بدلا کریں، ڈکار، متلی، ذائقہ ندارد یا کڑوا، چکنا، نمکین کھٹا یا میٹھا۔

رسٹاکس: پہلے لقمے کے بعد متعفن غذا، غذا نگلتے وقت کندھوں کے درمیان درد، رات کے وقت خصوصاً رات کے آخری حصہ میں بے چینی، کروٹیں ہی بدلا کرے، بھوک ندارد، یا بھوک بغیر اشتہا کے، ڈکاریں اور متلی قے کی رغبت کے ساتھ، رات کے وقت ٹانگوں میں شدید اینٹھن۔

سباڈیلا: کھانے کو جی رہتا ہے مگر جب کھانے بیٹھے تو اچھی طرح کھائے، متلی اور قے کی زیادتی، شکم میں حرارت کے ساتھ، کیڑوں کی قے، معدے میں خفیف جلن ایسا معلوم ہو کہ اس جلن سے حلق تک کا تمام حصہ جل جائے گا، گوشت سے نفرت، تھوک کی زیادتی۔

سیلینیم: کھانے کے بعد خصوصاً شکم میں نبض کی سی شدید ٹپکن۔

سیپیا: دودھ کی سی رطوبت یا دودھ کے سے بلغم کی قے، فم معدہ میں خالی پن کا احساس، غذا کے خیال سے ہی متلی ہو، مقعد کے مقام میں بوجھ کا احساس، ڈکاریں سڑے ہوئے انڈوں کی سی، کھاد کا سا مزہ، گوشت سے نفرت، صبح کے وقت کلی کرنے پر قے کی رغبت، بھوک ندارد، ذائقہ کڑوا یا نمکین، ڈکاریں، ہر قسم کی غذا سے نفرت، غذا اور صفرا کی قے، غذا کی خوشبو ہی سے متلی۔

سلیشیا: بھوک مگر غذا حلق سے نیچے نہ اترے کیونکہ اس سے متلی پیدا ہوتی ہے کھانا کھانے کے بعد دیر تک غذا کا مزہ قائم رہے متلی، معدہ دھڑکن کے ساتھ، قبض پاخانہ نکل کر پھر اندر چلا جائے، صبح کے وقت خون کا مزہ، گوشت سے نفرت، متلی اور قے۔

سٹافی سیگریا: احساس جیسے معدہ لٹک رہا ہے، سیر ہو کر کھانے کے بعد تھوڑی دیر میں بھوک کا احساس، منہ میں مسلسل پانی کا اجتماع۔

سٹرامونیم: بتکلیف دہ پیاس، منہ میں تھوک کی زیادتی کے ساتھ، ہر غذا میں بھوسے کا سا مزہ ہو، متلی نمکین، تھوک کی زیادتی کے ساتھ، اکیلا رہنے سے ڈر۔

سلفر: تھوک کی زیادتی جس کے ذائقہ سے متلی اور قے پیدا ہو، گرمی کی تمتماہٹ سر کی چوٹی پر تمتماہٹ، پاؤں ٹھنڈے، رات کے وقت نیند کم آئے بار بار جاگے، گوشت سے

نفرت اور شراب کی خواہش، ڈکار، باد اور کھٹی قے۔

سلفیورک ایسڈ:۔ معدے میں سردی اور ڈھیلے پن کا احساس، بھوک غائب، بےحد کمزوری، ڈکار باد اور قے، کانپنے کا احساس، حاملہ ہر کام میں جلد باز ہو۔

سمفوری کارپس ریسیموسا:۔ غذا سے لاپرواہی، شدید متلی، قے مسلسل شدت کی ابکائیاں، غذا کی خوشبو یا غذا کے خیال سے ہی متلی پیدا ہو جائے (ڈکوکس کا بیکم یہ دوا حاملہ عورتوں کی متلی کے لیے بہت مفید سمجھی جاتی ہے (نمبر ۳۰ میں یہ بہتر کام کرتی ہے)

ویلیریانا:۔ کلیجہ میں جلن، منہ میں تیز رطوبت کے اجتماع کے ساتھ، متلی ایسا معلوم ہو کہ حلق میں تاگا لٹک رہا ہے۔ جس کو نکالنے کے لیے حاملہ قے کی کوشش کرے، متلی کا احساس، ہونٹوں کے سفید ہو جانے اور جسم کے برف کی مانند ٹھنڈا ہو جانے کے ساتھ ہچکیاں اور متعفن مزہ، کلیجے کی جلن، حلق میں متلی۔

وریٹرم البم:۔ ٹھنڈے پانی کی پیاس، میوہ جات اور رس والے پھلوں کی خواہش، ہر چیز ٹھنڈی چاہیے، شدید ابکائیاں، کھٹی اور نمکین غذاؤں کی خواہش، مزہ کڑوا یا نمکین، ڈکاریں، کلیجہ کی جلن، متلی اور قے کی رغبت تمام تکلیفات کیساتھ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ۔

زنکم:۔ منہ میں خون کا سا مزہ، میٹھی چیزیں کھانے کے بعد غضبناک جلن، کھاتے وقت بے حد لالچ، متلی اور قے کی زیادتی، پاؤں میں کپکپی، گوشت سے نفرت۔

۲۔ منہ میں ترش پانی، کلیجہ کی جلن اور تیزابیت (کھٹاس)

PYROSIS, ACIDITY AND HEART BURN

یہ بھی نہایت پریشان کن اور تکلیف دہ علامات جو اکثر حمل کے زمانہ میں در پیش آتی ہیں بعض وقت یہ نطفہ قرار پانے کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات چوتھے مہینے کے بعد نمودار ہوتی ہیں۔ بعض عورتوں میں صرف ان کی نمود ہوتی ہے۔ اور بعض ان سے حد درجہ کی تکلیف اٹھاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ صرف جلن کا احساس ہو۔ یا حلق میں جلن ہو

جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ پیٹ میں بچہ رہنے کی وجہ سے رحم کی ہمدردی میں یہ علامات نمودار ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کھٹاس اور منہ میں کھٹے پانی کی زیادتی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ متلی، قے، سینہ میں جلن اور کھٹاس اس درجہ کی ہوں کہ حاملہ کے لیے حمل کا زمانہ گذارنا ہی ناممکن معلوم ہو۔ اس لیے بہتر ہے کہ ان سب کا دوا اور علاج بالمثل سے کرنا چاہیے۔

حاملہ کے کھانے پینے کے بارے میں خاص دھیان دینا چاہیے کیونکہ غذا کی ذرا سی تبدیلی ان تکلیفات کی نمود کو دوبالا کر سکتی ہے ہر ایک کیس میں حاملہ کے مزاج کے مطابق غذا کا انتخاب ہونا چاہیے۔ اسی طرح سے ادویہ کا بھی یونانی یا ویدک یا ایلوپیتھک طریقۂ علاج انسانوں کی مزاجوں کیفیتوں کو سمجھنے کے نااہل ہیں ان کے نسخے ہمیشہ قیاسی ہوا کرتے ہیں، اور ادویہ اس طرح سے مرکب کر دی جاتی ہیں اور ان کے فرداً فرداً اثر کا موازنہ نہیں ہو سکتا، اس لیے جہاں تک ممکن ہو سکے۔ ان نسخوں کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ علاج بالمثل یعنی ہومیوپیتھک کے سیدھے سادے بے ضرر اور غیر مادی نسخوں پر انحصار کر کے بہترین نتائج حاصل کرنے چاہئیں، دنیا کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ حمل کے زمانہ کی تکلیفات ہومیوپیتھک غیر مادی ادویہ سے نہایت جلد اور نہایت آسانی سے درست ہو جاتی ہیں۔

میں نے حصۂ دوم باب دوم میں جن ادویہ کا ذکر کیا ہے۔ قریب قریب وہی ادویہ اس خرابی کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں ان کی دوبارہ تشریح تضیعِ اوقات ہوگی، ناظرین کو صرف ایک فہرست ادویہ کی اس لیے دی جاتی ہے کہ انتخاب میں آسانی ہو۔

ریاحیں (باد) یا ڈکاریں:۔ اینٹم ٹارٹ، آرنیکا مانٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، کوکولس انڈیکا، کونیم میکولیٹم، مرک سال، نیٹرم میور، نکس وامیکا، فاسفورس، پلساٹیلا، رس ٹاکس، سارساپریلا، سیپیا، سلفیورک ایسڈ، سلفر، وریٹرم البم۔

ہچکی:۔ ۱۔ امونیا میور، سائیکلے من، ہیوسمس، اگنیشیا، نکس وامیکا، ۲۔ اگریکس بیلاڈونا، پلساٹیلا، زنین کوکلس ٹب، وریٹرم البم۔

منہ میں ترش پانی، کلیجہ کا جلنا:۔ ۱۔ کلکیریا کارب، کونیم کا سکیم، مرکس نکس وامیکا۔ ۲۔ امونیا کارب، کیپسیکم، کاربوانی ملس، کاربوویج، چائنا، آئیوڈیم،

لائیکوپوڈیم، مرک سال، نیٹرم میور، فاسفورس، پلساٹیلا، سیپیا، ویلیریانہ، ویریٹرم، نائٹرک ایسڈ

حلق تک کھٹی رطوبت کا آنا: ۱۔ اسافوٹیڈا، مرک سال، لیکیسس، پلاٹینا۔ ۲۔ کونیم، فاسفورس، سپائی جیلیا، ویلیریانہ، ویریٹرم ایلبم۔

غذا سے نفرت: ۱۔ اپیکاک، انٹم ٹارٹ، کالی کارب، سیپیا ۲۔ انٹم کروڈ، بیلاڈونا، برائی اونیا، پلساٹیلا، سلیشیا۔

متلی معدے میں معلوم ہو: ۱۔ آرسنک، انٹم ٹارٹ، کاسٹیکم، کیموملا، ہیلی بورس، اپیکاک، نیٹرم میور، نکس وامیکا، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلیشیا، سلفر، سلفیورک ایسڈ، ویریٹرم ایلبم، ویریٹرم ویریڈی ۲۔ اکونائٹ، ایتھوزا، انٹم کروڈم، ارجنٹم نائٹریکم، اسارم، بیلاڈونا، برائی اونیا، کیپسیکم، کیموملا، سائیکلیمن، کلکیریا کارب، کاربوویج، چائنا، کونیم، کیوپرم میٹیلیکم، گریفائٹس، کالی کارب، لائیکوپوڈیم، مرک سال، مشک، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، سکوئلا، سیپیا، سٹانم، سلفر، سلفیورک ایسڈ، ویلیریانہ۔

متلی حلق میں محسوس ہو: ۱۔ سائیکلیمن، فاسفورک ایسڈ، سٹانم۔ ۲۔ آرسنک ایلبم، بیلاڈونا، چائنا، کیوپرم میٹیلیکم، اولینڈر، پلساٹیلا، سٹانی سیگریا، ویلیریانہ۔

متلی سینہ میں محسوس ہو: ۱۔ اکونائٹ، برائی اونیا، کروکس، مرک سال، رسٹاکس

متلی شکم میں محسوس ہو: ۱۔ اگنس کاسٹس، انٹم ٹارٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، کیوپرم میٹیلیکم، سائیکلیمن، میگنم، پلساٹیلا، ریوبیم، سمبوکس۔

خالی ابکائیاں: ۱۔ بیلاڈونا، اپیکاک، ویریٹرم ۲۔ آرنیکا مانٹ، اسارم، برائی اونیا، چائنا، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سلفر۔

قے صفرا کی کڑوی: ۱۔ آرسنک ایلبم، برائی اونیا، کیموملا، اپیکاک، مرک سال، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سیپیا، ویریٹرم ایلبم۔ ۲۔ اکونائٹ، انٹم کروڈم، آرنیکا مانٹ، بیلاڈونا، بسمتھ، کلکیریا کارب، کنابس سٹائیوا، چائنا، کاکیولس، کالوسنتھ، کونیم میکولیٹم، کیوپرم میٹیلیکم، ڈلکامارا، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، پٹرولیم، پلمبم، سیکیل کورنٹم، سٹانم، سلفر

قے سیاہ رطوبت کی: ۱۔ آرنیکا مانٹ، فیرم میٹیلیکم، اپیکاک، فاسفورس ۲۔ اکونائٹ

ارجنٹم نائٹ، کینتھرس، چائنا، نکس وامیکا، پلمبم، پلساٹیلا، سیپیا، سلفر۔

قے پی ہوئی اشیاء کی: ۱۔ آرسنک، فاسفورس، ویریٹرم ایلبم۔ ۲۔ اکونائٹ، انٹم ٹارٹ، برائی اونیا، کیموملا، چائنا، ڈلکامارا، اپیکاک، نکس وامیکا، سلیشیا۔

قے کھائی ہوئی اشیاء کی: ۱۔ آرسنک ایلبم، برائی اونیا، فیرم میٹیلیکم، نکس وامیکا، سکوئلا۔ ۲۔ امونیا کارب، انٹم کروڈم، کلکیریا کارب، سینا، کیوپرم میٹیلیکم، ڈروسرا، ہیوسس۔

قے کھائی ہوئی اشیاء کی: ۱۔ اگنیشیا، اپیکاک، لائیکوپوڈیم، نیٹرم میور، فاسفورس، پلمبم، پلساٹیلا، سٹانم، سیپیا، سلفر، ویریٹرم ایلبم۔

قے بدبودار رطوبت کی: ۱۔ سیپیا۔ ۲۔ آرسنک، کوکولس، کیوپرم، اپیکاک، نکس وامیکا، اوپیم، سٹانم، سلفر۔

قے چپچپی رطوبت کی: ۱۔ انٹم ٹارٹ، ڈروسرا، پلساٹیلا۔ ۲۔ اکونائٹ، آرسنک ایلبم، بیلاڈونا، بورکس، برائی اونیا، کیموملا، چائنا، سینا، کونیم، ڈیجی ٹیلس، ہیوسس، اگنیشیا، اپیکاک، مرک سال، نکس وامیکا، سیکیل کار، سلفر، ویریٹرم ایلبم۔

قے کھٹی رطوبت کی: ۱۔ کلکیریا کارب، چائنا، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، فاسفورس، سلفر۔ ۲۔ آرسنک ایلبم، بیلاڈونا، کیموملا، اپیکاک، لیکٹک ایسڈ، پلساٹیلا، ویریٹرم ایلبم۔

قے پانی کی سی رطوبت کی: ۱۔ برائی اونیا، کاسٹیکم، ویریٹرم ایلبم۔ ۲۔ اکونائٹ، آرنیکا مانٹ، آرسنک ایلبم، بیلاڈونا، کنابس سٹائیوا، چائنا، کونیم، کیوپرم، اپیکاک، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سلیشیا، سٹانم، سلفر، سلفیورک ایسڈ۔

قے کیڑوں کی: ۱۔ اکونائٹ، سینا، فیرم میٹیلیکم، سباڈیلا، سیکیل کار۔ ۲۔ ہیوسس، سلیشیا، سپائی جیلیا، ویریٹرم ایلبم۔

باب سوم

آنتوں کی خرابیاں

INTESTINAL AFFECTIONS

قبض قبض زمانہ حمل کی ایک عام شکایت ہے۔ یہاں تک کہ بعض ڈاکٹر تو اسے بالکل ایک علامت بتاتے ہیں۔ لیکن ان مستورات میں جو عام حالتوں میں عموماً قبض کا شکار رہتی ہیں۔ زمانہ حمل میں یہ شکایت نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

مبرز پر رحم کا دباؤ جس کی وجہ سے مبرز کی نالی سکڑ جانے کی وجہ سے اپنے فعل کو پورا نہیں کر سکتی و دیگر عادات جو عموماً شہری عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کو پیدا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ بہت سی مریضاؤں میں قبض کی وجہ سے خونی یا بادی بواسیر بھی پیدا ہو جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ قوت حیات کی توجہ حمل کے زمانہ میں زیادہ تر رحم کی طرف ہوتی ہے جس کی وجہ سے آنتوں کی طاقت بھی رحم کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے معمول کے کام کو کرنے کے ناقابل ہو جاتی ہیں۔

ایسے حالات میں حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرنے سے نہ صرف یہ شکایت بلکہ اس کے متعلقہ علامات بھی مثلاً درد سر، خون کا سر کی طرف دوران وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ مریضہ کو تازہ کھلی ہوا میں ورزش کرنا چاہیے۔ اور ہلکی طاقتور اور زود ہضم غذا کو استعمال کرنا چاہیے۔

ادویہ کا انتخاب پاخانہ کی حالت اس کے متعلقہ علامات اور مریضہ کی مجموعی علامات کے مطابق کرنا چاہیے۔ قبض چونکہ ایک مزاجی Constitutional بیماری ہے اس لیے اس کے علاج سے نہ صرف موجودہ تکلیف ہی رفع ہوتی ہے۔ بلکہ مریضہ کی صحت بھی نہایت بہتر ہو جاتی ہے۔ اور مریضہ آئندہ کے حملوں میں قبض سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل ادویات، نیز معدے کی خرابیوں کی ضمنی ادویات جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے دوا کے انتخاب میں مدد دیتی ہے۔ لیکن خیال رہے کہ مریض کا مزاجی علاج ایسے حالات میں نہایت مفید ہوتا ہے۔

الوناٹم:۔ پیاس کی زیادتی، جلد خشک، مسلسل بے چینی، موت، مجنوں وغیرہ کا ڈر۔

الیومنا:۔ آنتوں میں نااہلیت کی وجہ سے قبض، پتلے پاخانے کے لیے بھی بہت زور لگانا پڑے، پاخانہ کی خواہش ہی نہ ہو۔ مبرز کی پاخانہ نکالنے کی نااہلیت۔

اگنیکس سکریس:۔ آنتوں میں گڑگڑاہٹ، پاخانہ کا پہلا حصہ سخت اور گانٹھ دار جس کے بعد نرم اور آخیر پر بالکل پتلا ہو۔ خصوصاً جب کہ ہاتھ پاؤں اور چہرے پر سرخ کھجلانے والے اور جلد ابھر ہوں۔

اناکارڈیم:۔ بار بار ختم نہ ہونے والی خواہش، مبرز میں ایسا معلوم ہو جیسے پرگ لگی ہے اگر پاخانہ جلد نہ آئے تو قولنجی درد شروع ہو جائیں۔

انٹم کروڈم:۔ اس امر کا احساس کہ بہت بڑا دست ہونے والا ہے لیکن صرف ہوا کا اخراج ہو جس کے بعد نہایت سخت پاخانہ خارج ہو ریاح کا اجتماع۔

ایپس ملفیکا:۔ پاخانہ شاذ و نادر اور بہت تکلیف دہ جس کے ساتھ ڈنگ لگنے کے سے درد ہوں اور شکم میں کسی چیز سخت کا احساس ہو۔ اور ایسا معلوم ہو کہ اگر پاخانہ پر زور لگایا جائے تو وہ (مریضہ) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی پیشاب مقدار میں کم۔

آرنیکا مانٹ:۔ سخت ترین قبض جو کسی چوٹ کے بعد پیدا ہوا ہو۔ آنتوں کے فعل میں خلل، ریاحی قولنج، شور کرنے والی گڑگڑاہٹ، ریاح متعفن، پاخانہ غیر تسلی بخش اور مقدار میں کم۔

بیلاڈونا:۔ آنتوں کے فعل میں رکاوٹ، سر کو دوران خون، چہرے پر تمتماہٹ، آنکھیں سرخ، کنپٹیوں میں ٹپکن، سر میں حدت اور شور اور روشنی برداشت نہ ہو سکے۔ ڈاکٹر گرنسے لکھتے ہیں کہ ان علامات کی موجودگی میں میں نے شدید ترین کیسوں کو جن میں ایلوپیتھی

بالکل نیل ہو چکی ہے۔ بیلاڈونا کی اونچی طاقتوں سے درست کیا ہے۔

برائی اونیا:۔ پاخانہ سیاہ، خشک، سخت جیسے جلا ہوا ہو جس کے نکالنے میں مریضہ کو نہایت تکلیف ہو۔ پیاس کی زیادتی، ۔۔ بیٹھے ہوئے، شکم میں ریاح کی گڑگڑاہٹ، آنتوں میں پاخانہ کے سخت ہو جانے کی وجہ سے رکاوٹ، پاخانہ نہایت لمبا۔

کلکیریا کارب:۔ موٹی مزاج کی مستورات، پاخانہ بہت لمبا اور سخت، بعض اوقات کچھ حصہ منہضم حاملہ تین بجے صبح کے بعد نہ سو سکے، پاخانہ سے کھٹی بو، پاخانہ سفید۔

کاربو وج:۔ سخت مقدار میں کم اور نہ جڑنے والا پاخانہ، جس کی وجہ سے وہ ٹوٹ ٹوٹ جائے اور نکالنے میں دقت ہو۔ پیٹ میں ریاح کا اجتماع اور ریاح کے گھومنے سے درد، ریاح کا اجتماع، ریاح کا اخراج، ۔۔ بدبودار ہو۔ مریضہ اپنی تکلیفات کا ذمہ دار ریاح ہی کو ٹھہراتی ہے۔ آنتوں کے فعل کی نااہلیت کی وجہ سے آنتوں میں رکاوٹ۔

کاسٹیکم:۔ قبض پاخانہ کو نکالنے کی کوشش پر چہرے پر سرخی، حدت اور پسینہ آ جائے ریاح جس کے گھومنے سے آنتوں میں گڑگڑاہٹ پیدا ہو۔ پاخانہ سخت سدے دار بکری کی مینگنیوں کا سا، سائز میں چھوٹا، پاخانہ چکنا۔

چیلیڈونیم:۔ جب دائیں کندھے کی ہڈی کے نچلے زاویہ کے نیچے درد ہو۔ پاخانہ بکری کی مینگنیوں کا سا۔

چائنا:۔ پاخانہ سخت ٹوٹ ٹوٹ کر ہو، شکم میں تنگی اور بھراؤ کا احساس جس کے ساتھ سر میں حدت اور جلن ہو ریاح شکم میں درد کے ساتھ گڑگڑاہٹ اور ریاح کا اخراج زور سے ہو۔ پاخانہ سیاہ، آنتوں کے فعل میں نااہلیت کی وجہ سے رکاوٹ۔

کوکولس:۔ ہر دوسرے دن سخت پاخانہ جو نہایت تکلیف سے نکالا جا سکے نچلے اعضا قریب مفلوج ہو جائیں۔ ریاح کا اجتماع آنتوں میں رکاوٹ۔

کالن سونیا:۔ قبض، شدید ترین حمل کے ساتھ، بواسیر

کونیم میکولیٹم:۔ بار بار اور نہ ختم ہونے والی خواہش، ہر بار ذرا سے پاخانہ کا اخراج ہو، بچہ خصوصاً بستر میں کروٹ بدلنے پر، پیشاب ہر دفعہ ہونے پر کبھی بند ہوتا ہے کبھی چلتا ہے

ریاح کے رک جانے کی وجہ سے شکم میں درد۔

گریفائٹس:۔ لمبا، سخت، گانٹھ دار پاخانہ، جس کی گانٹھیں آنوں کے تاروں سے لپٹی ہوں پاخانہ کے بعد آنوں کا اخراج۔ جسم پر پھنسی کے دانے جن میں سے شہد کا سا مواد نکلے۔ بعض اوقات پاخانہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے جائز ہوں۔ ریاح رک جائیں شکم میں درد، سخت ترین قبض، سخت پاخانہ کی وجہ سے یا آنتوں کے نہ فعل کرنے سے، پاخانہ گانٹھ دار اور بہت بڑا۔

ہیپر سلفر:۔ الیومنا کی طرح قبض، ہیپر اس وقت دینا چاہیے جب جلدی علامات یا دوسری علامات ہیپر کی خصوصاً ظاہر ہوں مثلاً اگزیما، کے دانے کہنیوں کے جوڑ کی اندرونی سطح میں یا گھٹنوں کے خلا میں ہوں۔

اگنیشیا:۔ پاخانہ مشکل سے ہو جس کی وجہ سے مقعد باہر نکل آئے۔ قم معدہ میں خالی پن کا احساس، سرد آہیں، ریاح، ریاح کا اجتماع اور شکم میں ادھر ادھر گڑگڑاہٹ۔

اگنیشیا:۔ پاخانہ مشکل سے ہو جس کی وجہ سے مقعد باہر نکل آئے قم معدہ میں خالی پن کا احساس، سرد آہیں، ریاح، ریاح کا اجتماع اور شکم میں ادھر ادھر گڑگڑاہٹ۔

اپیوڈیم:۔ قبض، پاخانہ کی بے سود حاجت کے ساتھ، لیکن جہاں تھوڑا سا ٹھنڈا دودھ پی لیا جائے پاخانہ کھل کر ہو جائے۔

کالی کارب:۔ پاخانہ کی حاجت مگر پاخانہ نہ آئے اور اس امر کا احساس ہو جیسے پاخانہ کی نالی میں پاخانہ کی طاقت ہی نہیں ہے پاخانہ سے ایک گھنٹہ قبل ایک عجیب قسم کی حالت محسوس ہو پاخانہ کے دوران مقعد میں اور مبرز میں خارش والے درد۔

لاروسریسس:۔ دل کے گرد بار بار دم گھٹنے کے دورے، حاملہ کو سانس کیلیے جھپٹنا پڑے۔ آنتوں میں معمولی رکاوٹ۔

لیڈم:۔ حرارت غریزی کی کمی، اچھی طرح لپٹنے پر بھی گرم نہ ہو سکے، قبض کی حالت میں جہاں لیڈم کے اپنے نشانات موجود ہوں مفید ہے۔

لائیکو پوڈیم:۔ حاملہ بتاتی ہے کہ اس کا شکم ایک غیر اٹھانے کا ایک گڑا ہوا ہے

جہاں ہر دم غیر انتشار رہتا ہے ریاح کا اجتماع اور گڑگڑاہٹ خصوصاً بائیں پسلیوں کے نیچے پیشاب میں سرخ ریت کی زیادتی، پیشاب کے قبل پیٹھ میں پریشان کن درد، شکم میں دائیں سے بائیں کو تیز گولی لگنے کے سے درد، مسلسل سیری کا احساس، تھوڑی سی غذا سے بھی پیٹ بھر جائے۔

مگنیشیا میور:۔ بڑا پاخانہ مشکل سے ہو اور مقعد سے نکلتے وقت ٹوٹ جائے سخت پاخانہ جو نکل نہ سکے۔ گانٹھ دار ٹوٹ جانے والا ناکافی اور نامکمل پاخانہ۔

مرکیورلیس:۔ مسلسل اور بے سود پاخانہ کی حاجت، تھوک کی زیادتی، حلق میں درد، مسوڑھوں میں درد اور پارے کی علامات، پاخانہ کے سخت ہونے کی وجہ سے قبض ہو جائے پاخانے کے ساتھ خون۔

نیٹرم میور:۔ سخت پاخانہ، معدہ کی کمزوری، صبح جاگنے پر ہمیشہ درد سر، نمک کی بے حد خواہش، روٹی سے نفرت، منہ میں چھوٹی چھوٹی جگہیں پک جائیں جس کی وجہ سے سیال چیزوں سے بھی ذکی الحسی ہو، گڑگڑاہٹ اور ریاح کا اجتماع۔

نائٹرک ایسڈ:۔ سخت، کم اور مشکل سے پاخانہ ہو پیشاب میں حد درجہ کا تعفن رات کے پچھلے حصہ میں مشکل سے نیند آئے۔ پاخانہ کے بعد کمزوری کا احساس، ریاح کی زیادتی، جب ریاح نکلیں تو درد ہو، خون آمیز پاخانہ۔

نکس موسکاٹا:۔ منہ اور زبان میں بے حد خشکی ہو تالو کے ساتھ چپک جائے پاخانہ وقت سے ہو، ریاح کے اجتماع سے درد شکم، آنتوں کی کمزوری سے قبض۔

نکس وامیکا:۔ ان عورتوں کے لیے جو زیادہ وقت بیٹھ کر کام کرتی ہوں یا مقویات کا استعمال کرتی ہوں۔ یا شراب یا مرغن اشیاء کھاتی رہتی ہوں پاخانہ بڑا یا چھوٹا۔ بار بار یا وقت سے ہو، ریاح، ریاحی درد، ریاح کا اجتماع، یا آنتوں میں زور سے گڑگڑاہٹ، آنتوں کی کمزوری کی وجہ سے قبض یا ان مستورات کا قبض جو جلاب یا مسہل کی عادی ہوں گانٹھ دار یا خون آمیز پاخانے، پاخانہ ناکافی، پاخانہ کے دوران سر میں دوران خون۔

اولنڈر:۔ پہلے دست پھر سخت اور وقت طلب پاخانہ۔

اوپیم:۔ پاخانہ ہمیشہ گول سیاہ سخت سدے وار یا ڈھکو کر ایسی حالتوں میں اوپیم کی تیس طاقت بہت مفید ہوتی ہے قبض جو سخت خشک پاخانہ کے اجتماع سے۔

فاسفورس:۔ پاخانہ لمبا خشک اور مشکل سے نکلنے سکنے کا سا پاخانہ، پاخانہ کے ساتھ خون شکم میں گڑگڑاہٹ، پاخانہ کے سخت ہو جانے کی وجہ سے قبض۔

فاسفورک ایسڈ:۔ عادات کو کئی بار پیشاب کرنے کے لیے اٹھے پیشاب کی مقدار زیادہ ہو۔ پاخانہ سخت اور ٹکڑوں میں، ریاح۔

فائی ٹولاکا:۔ عادتاً قبض حاملہ جانے کہ بغیر جلاب کے پاخانہ نہ ہوگا پاخانہ سے پہلے شکم میں ابھار معلوم ہو اور پاخانہ کے بعد بھی مسلسل ابھار رہے اور ایسا معلوم ہو کہ پاخانہ ہوا ہی نہیں ہے معدہ کی کمزوری سے قبض، یہ ان انسانوں کے لیے مفید ہے جو ہر موسم کی تبدیلی سے بائی کے درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں خصوصاً رانوں اور جوڑوں میں۔

پلاٹینا:۔ پاخانہ بہت نرم اور کمہار کی مٹی کی طرح نکلے ہی مقعد وغیرہ پر چپک جائے بے حد ریاح کا اجتماع۔

پلمبم:۔ قبض شدید درد شکم کے ساتھ۔ پاخانہ چھوٹی چھوٹی گولیوں کا سا یا بکری کی مینگنیوں کا سا، ایسا معلوم ہو کہ کوئی تاگا شکم کو پیٹھ کی طرف کھینچ رہا ہے ریاح اور شکم، درد شکم میں پراگندگی۔

پلساٹیلا:۔ شدید قبض ان مستورات کے جو منکسر المزاج اور حلیم الطبع ہوں جو ذرا سی بات پر آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئیں، صبح سویرے منہ میں بے سے حتی پیدا کرنے والے ذائقہ کے ساتھ، معدے کی خرابیاں، غذا کی خوشبو بھی برداشت نہ ہو سخت خون آمیز پاخانہ، ریاح کا اجتماع متعفن ریاح کا اخراج۔

رٹنہیا:۔ نہایت شدید اور بہت محنت سے قبض، کمر میں پاخانہ کی حاجت کے احساس کے ساتھ ایسا معلوم ہو جیسے پاخانہ نیچے اترتا ہے۔

روڈوڈنڈرن:۔ حاملہ کر بائی کے درد ہوتے ہیں اور تمام قسم کے درد آندھی، طوفانی موسم میں ظاہر ہو جاتے ہیں اگرچہ پاخانہ سخت نہیں ہوتا تاہم اس کو نکالنے کے لیے

بہت زور لگانا پڑتا ہے ریاح اور درد شکم۔

رستاکس:۔ بادی کے دوران کو بہت دیر تک بے چینی کی وجہ سے ایک کروٹ لیٹ نہ سکے گو ہر دفعہ کروٹ بدلنے پر تھوڑی دیر کے لیے آرام محسوس کرے۔ قریب قریب مسلسل مروڑ، متلی اور آنتوں میں اینٹھن کے ساتھ۔

روٹا:۔ پاخانہ مشکل سے نکلے اور اس کے ساتھ مبرز بھی نکل آئے پیچ تو یہ ہے کہ جونہی پاخانہ میں بیٹھنے کا خیال تک آئے پاخانہ باہر نکل آتے قبض یا تو آنتوں کی کمزوری سے یا پاخانے کے اجتماع سے۔

سباڈیلا:۔ پاخانہ نہایت دقت سے ہو اور شکم میں بہت جلن ہو اور ایسا معلوم ہو جیسے شکم میں کوئی زندہ چیز موجود ہے۔

سیاسٹا:۔ سخت دقت طلب پاخانہ درد کے ساتھ جو بیٹھے سے جو تڑوں تک جائے۔

سارساپریلا:۔ شدید ترین قبض پیشاب کی شدید حاجت کیساتھ پاخانہ کی حاجت آنتوں میں سکڑن کے ساتھ اور اوپر سے نیچے کی طرف دباؤ کیساتھ جیسے آنتیں ہی پاخانہ کے ساتھ باہر نکل آئیں گی۔ پاخانہ جیسی ہوئی حالت میں ہر دفعہ ہوتا ہی رہے۔

سیپیا:۔ مقعد میں کسی بھاری سے بوجھ کا احساس، دیا ایک نہایت عجیب علامت ہے، پاخانہ بہت مشکل سے ہو پاخانہ برآنوں لپٹی ہوں۔ پاخانہ باوجود سخت ترین کوشش کے بھی نہ نکل سکے شکم میں ریاح اور اوپر کی آواز سے گڑگڑاہٹ۔ پاخانہ کے سخت ہو جانے سے سخت ترین قبض، گانٹھدار اور نامکمل پاخانہ، کہا جاتا ہے کہ سیپیا نمبر ۲۰۰ حمل کی قبض کیلیے ایک عجیب و غریب دوا ہے۔

سلیشیا:۔ سخت ترین حاجت، پاخانہ تھوڑا سا نکل کر واپس چلا جائے پاخانہ سخت ٹکڑے، متعفن ریاح کا اجتماع۔

سٹانم:۔ پڑھنے یا بولنے سے مریضہ تھک جائے۔ زینہ چڑھنے کی بہ نسبت اترنا مشکل ہو۔ اسی طرح بیٹھنا کھڑے ہونے کی بہ نسبت مشکل ہو۔ اگرچہ پاخانہ اچھی طرح ہو جائے تب بھی آرام محسوس نہ ہو۔

سٹافی سیگریا:۔ جس قدر زیادہ دانتوں اور مسوڑھوں میں تبدیلی ہوتی ہے اسی قدر ضعف زیادہ ہوتا ہے۔ آنتوں میں اجتماع، ریاح سے درد، متعفن ریاح، مبرز کی کمزوری سے قبض۔

سلفر:۔ پاخانہ پھرنے کی بےکار کوشش پر سخت تکلیف جس کی وجہ سے حاملہ پاخانہ نہ جا سکے۔ گرمی کی تمتماہٹ، سر کی چوٹی پر حدت پاؤں ٹھنڈے۔ ۱۱ سے ۱۲ بجے تک کمزوری کا احساس، کھانے کا صبر نہ ہو۔ خون آمیز، گانٹھ دار، سخت نامکمل پاخانہ شکم میں ریاح گڑگڑاہٹ اور گڑگڑاہٹ، متعفن ریاح کا اخراج۔

سلفیورک ایسڈ:۔ سخت پاخانہ جس میں سیاہ چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوں اور خون ملا ہو قبض جس کے ساتھ مقعد میں کانٹے چبھنے کا سا درد ہو۔ پاخانہ پھرتے پھرتے حاملہ کمزور ہو جائے۔ تمام جسم میں کپکپی بغیر ظاہری لرزہ کے۔

تھوجا:۔ پاخانہ کے دوران نہایت شدید مبرز میں درد اٹھے شدید کہ مریضہ پاخانہ بھی نہ بیٹھ سکے۔ اس امر کے احساس کے ساتھ کہ وہ زندہ نہ رہے گی۔

ورٹیرم البم:۔ ریاح، درد شکم، قبض پاخانہ کے سخت اور بڑے ہونے کی وجہ سے پاخانہ پھرتے وقت پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ۔

وربسکم:۔ بکری کی مینگنی کی طرح پاخانہ خشک پاخانہ مقدار میں کم، سخت اور بہت زور لگانے سے نکلے۔

زنکم میٹلیکم:۔ یہ دوا اس وقت مفید ہوتی ہے جب پاخانہ میں خشکی نہایت نمایاں ہو۔ پاخانہ ناکافی ہوتا ہے۔ اور اس کا نکلنا مشکل ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنتوں میں پاخانہ نکالنے کی طاقت ہی مفقود ہو گئی ہے۔

دست یا اسہال

حمل کی حالت میں قبض کی طرح سے دست یا بواسیر بھی مزاجی کیفیت کی وجہ سے ہو سکتی ہے یا دست غذا کی ناموافقت یا بد پرہیزیوں سے ہو سکتے ہیں۔

جب دست ہوتے ہیں تو ان کی کیفیت بالکل دستوں کی سی ہوتی ہے یعنی حمل کی

حمدودی میں دست نہیں ہوتے بلکہ یہ بذاتِ خود ایک تکلیف ہوتی ہے دست اور قبض یکے بعد دیگرے ہو سکتے ہیں یا ہوا کرتے ہیں یہ ایک عام پیچیدگی ہوتی ہے یا معدہ میں بے ترتیبی اور یا معدہ میں کمزوری کی وجہ سے ہوتے ہیں بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ غیر منہضم پاخانہ نکلتا ہے بعض حالتوں میں جگر بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ اور دست صفراوی ہوتے ہیں یہ حالتیں عموماً جذباتی کیفیتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ بعضوں میں یا تو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی یا غضب کی تکلیف اور مروڑ ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیچش ہو چکی ہے جب پیچش ہو جاتی ہے تو آنتوں میں ورم آ جاتا ہے۔

جب حمل کی حالت میں دست شروع ہو جاتے ہیں تو تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے پہلے یہ کہ حاملہ کو ناموافق غذاؤں سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے یعنی ان غذاؤں سے جو حاملہ کے پہلے تجربہ میں ناموافق ثابت ہو چکی ہوں۔ دوسرے مریضہ کو سردی یا گرمی میں نہ نکلنا چاہیے، تاکہ سردی یا گرمی کا کوئی اثر نہ ہو سکے۔ تیسرے مریضہ کو بالکل آرام سے لیٹ جانا چاہیے، کیونکہ حمل کے اسہال بعض وقت خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ یعنی اسقاطِ حمل ہو سکتا ہے۔

میں مفصلہ ذیل دوائیں جو عموماً اس تکلیف کے لیے کارگر ہو سکتی ہیں دیتا ہوں مگر یہ ضروری نہیں کہ یہی ادویہ ہی مکمل ہوں۔

ایگریکس مسکریس:۔ دست جن کے ساتھ کافی ریاح کا اخراج ہو۔ اور شکم میں دردناک تشنج ہو۔ خارش کرنے والی جلد اور سرخ جگہیں اسہالوں کے جاری ہوتے ہی غائب ہو جائیں۔

ایلو:۔ مبرز میں بھاری پن اور بوجھ کا احساس اور زیادہ یا کم مقدار میں آنوں کا اخراج جس کے ساتھ بعض اوقات مروڑ بھی ہو۔ صبح کے وقت دست جس کی وجہ سے پاخانہ کو بھاگنا پڑے کیونکہ مریضہ کو خدشہ ہوتا ہے کہ پاخانہ پیشاب نہ خارج ہو جائے پاخانہ کے قبل آنتوں میں گڑگڑاہٹ، خالص آنوں کا اخراج۔

ایلومنا:۔ اسہال مروڑ کے ساتھ۔ پاخانے خون ملے اور مقدار میں کم۔ مریضہ کو

پیشاب کرنے کے لیے بھی پاخانہ کی طرح زور لگانا پڑے۔ کیونکہ بغیر اس کے مریضہ پیشاب نہیں کر سکتی۔

امونیم میور:۔ دست مقعد میں پھوڑے کے سے درد کے ساتھ۔ مقعد کے قریب آبلے۔

انگسچورا:۔ دست چہرے پر پھریریوں کے ساتھ۔

انٹم کروڈ:۔ دست رات کو اور صبح سویرے سفید زبان کے ساتھ پانی کے سے پتلے دست، جن میں سخت حصے ہوں جلن پیدا کرنے والے دست۔

انٹم ٹارٹ:۔ پچکنے والے دست، آنتوں میں ریاح کے اجتماع کی وجہ سے درد متلی غشی کے ساتھ قے یا قے کی کوشش پر سر یا پیشانی پر گرم پسینہ۔

آرنیکا:۔ از خود رفتہ دست، تمام جسم میں کوٹے پیٹے جانے والے دردوں کے احساس کے ساتھ متعفن آنوں ملے اور ہوا دے۔

ارجنٹم نائٹریکم:۔ شدید یا سخت بدبودار دست جن کے ساتھ بے حد ریاح کا اخراج ہو جو آواز پیدا کرے دست پانی کے سے پتلے یا سبز آنوں کے عموماً شدید قولنجی درد ہوتے ہیں دست عموماً رات میں گھاس کی طرح سبز دست۔

آرسنک البم:۔ کمزور کر دینے والے دست، غیر منہضم غذا کے، مریضہ نہایت کمزور ذرا سی حرکت پر کمزوری محسوس کرے، ہر کھانے یا پینے کے بعد دست، سخت متعفن دست، تیز کاٹنے والے اور جلن دار دردوں کے ساتھ۔ بے درد کے دست، دست سوزش پیدا کرنے والے خون ملے اور از خود نکل جانے والے دست کے دوران شدید ترین درد جس کو دست کے بعد آرام ہو۔

اسافوٹیڈا:۔ پانی کے سے پتلے دست، نہایت بری بدبو والے دستوں کے ساتھ درد شکم۔

اورم میٹیلیکم:۔ رات کے دست مبرز میں شدید جلن کے ساتھ۔ بدبودار درد کرنے والے دست۔

بیلاڈونا:- ازخود دست، دست کے بعد بار بار پاخانے کی حاجت لیکن کچھ نہ خارج ہو۔ چہرہ پر تمتماہٹ سرخ آنکھیں اور کنپٹیوں میں ٹپکن وغیرہ۔

بورکس:- بار بار پتلے، ہلکے زرد، چپچپے دست، جن کے ساتھ کمزوری اور غشی ہو۔

برائی اونیا:- جلد از اسہال، دست جن کی زیادتی گرم موسم میں ہو ہونٹ پھٹے ہوئے، پیاس کھانے کے بعد متلی، بستر میں بیٹھنے پر متلی، مریضہ بالکل چپ چاپ رہنا چاہیے کیونکہ ہر حرکت اس کی تکلیفات کو بڑھاتی ہے۔

کلکیریا کارب:- مقعد میں کھجلی اور رینگن جیسے کیڑوں سے ہو دمزی مزاج، ۲ بجے صبح کے بعد سو نہ سکے۔

کینتھرس:- پیشاب کرنے کی مسلسل خواہش کاٹنے والے اور جلن دار دردوں کے ساتھ پیچش والے دست، دست جو گوشت کے دھوئے ہوئے پانی کے مشابہ ہوں یا جن میں آنتوں کے ٹکڑے معلوم ہوں۔

کیپسیکم:- مقعد میں سخت جلن جیسے سرخ مرچ سے ہو پاخانہ کے بعد کمر میں درد جاری رہے۔

کاربوویج:- شدید ریاح اور ڈکاریں، ڈکاروں سے عارضی سکون ہو۔

کاسٹیکم:- بواسیری مسے یا شگاف جن کی وجہ سے مریض چل نہ سکے ہر پاخانہ کے بعد تکلیفات ناقابل برداشت ہو جائیں۔

کیموملا:- اسہال گرم سڑے ہوئے انڈے کی بو والے، مقعد کو چھیل دینے والے بے درد کے یا ہرے پانی کے سے دست پاخانہ اور آنوں ملے ہوئے رات کے دست درد شکم کے ساتھ، جس سے مریضہ کو دہرا ہونا پڑے کیموملا کا چڑچڑاپن اور مزاج اس دوا کی رہنمائی علامت ہے۔

چیلیڈونیم:- دست، داہنے کندھے کی ہڈی کے نچلے زاویہ کے نیچے درد کے ساتھ۔

چائنا:- دست زرد، پانی کے سے پتلے، غیر منہضم بے حد ریاح کے ساتھ پیٹ میں تناؤ کا احساس جس کو ڈکار یا پادنے سے آرام نہ ہو، بے درد کے دست، کھاتے کھاتے دست نہایت بدبودار کالے یا زرد دھبے دار دست، ہر دست کے بعد کمزوری۔

کوکولس:- دست شکم میں اس احساس کے ساتھ جیسے تیز پتھر ایک دوسرے سے رگڑ کھا رہے ہیں۔ صفراوی رطوبت کی قے۔ نچلے اعضا میں سن ہونے کا احساس جیسے مفلوج ہو گئے ہوں۔

کالوسنتھ:- دست درد شکم کے ساتھ جو مریضہ کو دہرا ہونے پر مجبور کرے بڑا شدید ہو بے چینی اور کروٹیں بدلنا پیدا کرے یا جسے سخت دبانے سے آرام ہو پاخانہ کے دوران شکم اور رانوں کو جہاں تک ممکن ہو سکے ایک دوسرے کے ساتھ لگانا پڑے ہر کھانے پینے کے بعد اسہالوں میں زیادتی۔

کونیم میکولیٹم:- پاخانے کے دوران مبرز میں حدت اور جلن اور اس کے بعد نہایت کمزوری، پاخانہ کے دوران مقعد میں سوئیاں چبھیں، درد والے دست پیشاب کرتے وقت پیشاب رک رک کر جاری ہو خصوصاً بستر میں کروٹ بدلنے پر۔

کروکس سٹائیوا:- وقتاً فوقتاً مقعد میں گہری چبھن جس سے تمام اعصاب ماؤف ہو جائیں پاخانہ میں کالا لاتار دار خون۔

کیوپرم میٹیلیکم:- شدید اسہال، معدے اور سینہ میں اینٹھن کے ساتھ جوڑ اور پیٹ اٹھیں ہر پاخانہ کے ساتھ ریاح کا اخراج۔

ڈیجی ٹیلیس:- شدید دست، پاخانہ راکھ کے رنگ کا یا نہایت ہلکے رنگ کا ہو نبض نہایت کمزور دستوں کے ساتھ دل کی شدید دھڑکن (دل جلد جلد نہیں دھڑکتا بلکہ زور زور سے دھڑکتا ہے، متلی غذا کی قے ایک نہایت تکلیف دہ احساس "معدے کا بیٹھنا" اس دوا میں پایا جاتا ہے۔

ڈروسرا:- ڈھیلے پاخانے جو ۲۴ گھنٹے جاری رہیں لیکن خصوصاً آدھی رات کے بعد زیادہ ہوں، بدبودار آنوں ملے، خون ملے دست۔

ڈلکامارا:۔ دست زردی مائل، سبزی مائل اور سفیدی مائل، آنوں ملے یا خون ملے جس کے ساتھ عموماً کمزوری یا ناف کے گرد شکم میں درد ہو۔ موسم میں ہر تبدیلی پر زیادتی۔

ایلیٹیریم:۔ ہلکے سبزی مائل دست۔

یوفربیم:۔ گوند کے سے دست درد اور ریاح کے ساتھ۔

فیرم میٹ:۔ بار بار دست مقعد کو چھیل دیں چہرے پر تمتماہٹ کھاتے وقت بے درد کے دست، کھانے کے بعد فوراً کھائی ہوئی چیز کی قے، کمزوری اور دبلاپن۔

جلسی میم:۔ ڈر سے پیدا شدہ دست، ہر جوش دلا دینے والا حادثہ یا خبر کے بعد دست۔

گریفائٹیس:۔ دست پاخانہ کے بعد اور دست لیتے وقت مقعد میں درد اور پھوڑے کا سا درد، دست زرد، شدید متعفن غیر منہضم، صبح کے وقت منہ میں سڑے ہوئے انڈوں کا سا ذائقہ، شکم میں تناؤ بھاری پن اور سختی کے احساس کے ساتھ، شدید ریاح دستوں کے ساتھ کافی مقدار میں سفید آنوں کا اخراج۔

ہیلی بورس:۔ دست سفید آنوں کے جیسے، چپکنے والے عموماً ایسے اسہالوں میں مفید ہوتا ہے جن کے ساتھ پیشاب مقدار میں کم ہو اور اس میں سیاہ رسوب ہو۔

ہیپر سلفر:۔ دست مروڑ کے ساتھ کہنیوں کی اندرونی سطح اور گھٹنوں کی اندرونی خلاء میں دانوں کے ساتھ، دست ہلکے رنگ کے غیر منہضم اور کھٹی بو والے غذا کے مزے کا سا پانی خلق کو اٹھا کرائے معدہ میں بیٹھنے کا احساس جس کو کھانے سے آرام ہو اسہال دن کے وقت کھانے کے بعد اور ٹھنڈا پانی پینے کے بعد بڑھیں۔

ہیوسمس:۔ از خود رفتہ دست زرد پانی کے سے اور بے درد کے دست ہیں دست جن کے فوراً قبل، دوران اور فوراً بعد اعضاء میں از خود جھٹکے پڑیں۔

اگنیشیا:۔ زم معدہ میں بیٹھنے کا احساس گہری سانس رغبت کے ساتھ جیسے ٹھنڈی سانس لی جا رہی ہو۔

اپیکاک:۔ دست مسلسل متلی کے ساتھ، خمیر شدہ دست۔ بعض اوقات اسہال کیساتھ آنوں کی یا گہری سبز رطوبت کی قے ہوتی ہے دست بار بار سبز آنوں کے۔

آئرس ورسی کولر:۔ معدے کی خرابیاں اور درد سر پتلے دستوں کے بعد اور دوران مقعد میں شدید جلن، منہ سے مقعد تک تمام غذا کی نالی میں جلن، دست جن کی زیادتی رات کو ہو۔ بدبودار ریاح کا اخراج جس کے ساتھ تھوڑا سا پتلا پاخانہ بھی نکل جائے جیسے زرد دست آنتوں میں گڑگڑاہٹ کیساتھ۔

اتھیوڈیم:۔ پانی کے سے جھاگدار سفید آنوں کے دست، جس کے ساتھ ناف کے گرد چبھن اور جانگھ میں دبانے والے درد ہوں۔

کالی کارب:۔ دست جس کے ساتھ تمام شکم پر تیز گولی لگنے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے درد ہوں دست ہلکے زرد رنگ کے جگر کے مقام پر متواتر سوئیاں چبھیں دست ۲ یا ۴ بجے صبح کو اوپر کے پپوٹے سوج کر لٹک جائیں۔

لیکیسس:۔ دست ہر نیند کے بعد زیادتی ہو اور جن کے ہمراہ جھاگدار پیشاب ہو شام کے دست جن کے قبل مقعد میں درد ہو۔

لاروسریسس:۔ دست دل کے مقام پر عجیب دم گھٹنے کے دوروں کے ساتھ مریضہ اس عجیب دم گھٹنے کے احساس کی وجہ سے لیٹنے پر مجبور ہو جاتی ہے سبز پانی کے سے دست، پانی پیتے وقت غذا کی نالی میں گڑگڑاہٹ کی آواز۔

لیڈم:۔ دست نہایت ٹھنڈک کے احساس کے ساتھ، مریضہ میں قدرتی گرمی نہ ہو جس کی وجہ سے مریضہ شاذ و نادر گرم ہو سکے دبھی اور مقعد کے درمیان ٹیس والی پھوڑے کے سی درد والی، اور خارش کرنے والی جگہ۔

لیپٹینڈرا:۔ سیاہ پتلے دست سخت حاجت کے ساتھ روکنا مشکل ہو جائے پاخانہ کے بعد ناف کے گرد کاٹنے والے درد۔ دست تارکول کے سے سخت متعفن جن کی زیادتی بعد دوپہر اور شام کو ہو۔

لائیکوپوڈیم:۔ دست جس کے ساتھ شکم میں مسلسل خمیر بننے کا احساس ہو۔

ذرا سا کھانے کے بعد بھی حلق تک بھرا ہونے کا احساس، شکم میں ریاح کی گڑگڑاہٹ۔

مگنیشیا کارب:۔ سبز چکنے دست جو ٹھیک تین ہفتوں کے بعد آئیں بعض اوقات دست کائی کے سے سبز، بعض اوقات سفید ٹکڑے سبز دستوں میں تیرتے ہوئے دکھائی دیں پاخانہ سے قبل شکم میں شدید درد

مرکیوریس:۔ صبح کے دست جو کہ عموماً آنوں ملے ہوں جن کے قبل اور دوران مروڑ ہوں، پاخانہ سے قبل شکم میں ایک بیٹھنے کا احساس ہو جس کو پاخانہ سے آرام ہو دست خون اور آنوں ملے جن کے ساتھ مسلسل مروڑ ہو۔ زرد دست، منہ میں تھوک کی زیادتی مسوڑھوں میں زخم، مسوڑھے درد کریں دانت ڈھیلے اور درد کریں جبڑوں کی ہڈیاں درد کریں وغیرہ وغیرہ پاخانہ کی بار بار خواہش تھوڑا سا ہر وقت سبز یا خونی آنوں ملا پاخانہ نکلے منہ اور زبان تر، تھوک کی زیادتی پھر بھی ٹھنڈے پانی کی شدید پیاس، ہر وقت پاخانہ پر بیٹھے رہنے کی خواہش کیونکہ اسے کبھی تسلی نہیں ہوتی۔

مزیریم:۔ دست کا بیخ نکل آنے کے ساتھ، کانچ نکلنے کے ساتھ مقعد سکڑ جاتی ہے جس کو چھونے سے سخت درد ہو۔

میوریٹک ایسڈ:۔ دست مقعد میں ناقابلِ برداشت کھجلی کے ساتھ مقعد میں بعض اوقات اس قدر سخت درد ہوتا ہے کہ چھونا بھی برداشت نہیں ہو سکتا انگلیوں سے چھونے سے شدید درد کریں پاخانہ کے بعد مقعد نہایت دردناک یہاں تک کہ چھوا بھی نہ جا سکے، دست پانی کے سے، غذا سے نفرت، صبح جاگنے پر شدید درد سر، خواب کے واقعات سچے معلوم ہوں۔

نکس موسکاٹا:۔ مرض اسہال حمل کے دوران، خیالات کے جاتے رہنے کے ساتھ، یہاں تک کہ معمولی سا جواب دینے کے لیے بھی مریضہ کافی وقت لیتی ہے دست غشی کے ساتھ۔

نکس وامیکا:۔ بار بار دست لیکن مقدار میں کم جن کے ساتھ پھوڑے کا سا درد ہو مریضہ کو اس امر کا احساس رہے کہ کچھ باقی رہ گیا ہے اگرچہ کافی مقدار میں پاخانہ ہو چکا ہو

دست گہرے رنگ کے دست اور قبض باری باری، چڑچڑی غمگین مستورات جن کے حالات میں مخل ہونے سے وہ چڑیں نیند نہ آئے خصوصاً رات کے وقت، بھوک میں کمی

اوپیم:۔ سیاہ پانی کے سے دست، بعض اوقات جھاگدار، ڈر سے پیدا شدہ دست غنودگی، آرام دہ نیند نہ میسر آئے۔

پیٹرولیم:۔ اسہال صرف دن کے وقت۔

فاسفورس:۔ پانی کے سے پتلے دست جیسے کسی مٹکے سے پانی گرتا ہے جس کے ساتھ شکم میں کمزوری محسوس ہو، مریضہ کمزور، پاخانے سبز آنوں کے یا سفید رطوبت کے پاخانہ میں لمبے ہوئے چاولوں کے سے ٹکڑے شکم میں تیز گولی کے سے درد۔

فاسفورک ایسڈ:۔ سفید، زرد دست مقدار میں زیادہ زرد پانی کے سے شکم میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ دست بغیر درد کے جس سے کسی قسم کی کمزوری نہ محسوس ہو دماغی طور پر مریضہ گرد و نواح حالات سے بالکل بے توجہی کا اظہار کرے۔

پاڈوفائلم:۔ صبح کے دست یا پچھلی رات کے دست مقدار میں زیادہ، بار بار زور سے خارج ہوں بے درد کے یا خفیف سے درد کے ساتھ۔

پلسٹیلا:۔ پانی کے سے دست صرف یا عموماً رات کو، بعض اوقات بغیر جانے خارج ہو جائیں۔ پیاس ندارد، منہ میں بد مزہ، کوئی چیز اچھی معلوم نہ ہوں دو دستوں کی رغبت کوئی دو دست آپس میں نہ ملیں۔

ریوم:۔ کھٹے دست ناف کے گرد کاٹنے والے اور قولنجی دردوں کے ساتھ تمام طریقوں سے کھٹی بو آئے۔ ذرا سا کھانے کے بعد غذا سے نفرت۔

رسٹاکس:۔ دست، ہر دست پر ٹانگوں میں کاٹنے والے اور کھینچنے والے درد ہوں، دست سرخی مائل یا خون ملے۔ بے چین وضع یا کروٹ بدلا کرے جس سے عارضی سکون ہو۔

سیپانما:۔ دست جس کے ساتھ کمر سے پیڑو کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کی طرف درد آئیں۔

سیکیل کورنٹم: ۔ درد والے دست بیحد کمزوری کے ساتھ، بدبودار سڑے ہوئے دست، مریضہ اپنے آپ کو ڈھانپنا، یا گرمی کے نزدیک بیٹھنا پسند نہیں کرتی بلکہ وہ ٹھنڈی ہوا میں بیٹھنا چاہتی ہے یا پنکھا کروانا چاہتی ہے۔

سیپیا: ۔ معدہ میں بوجھ کا احساس اور قمِ معدہ میں خالی پن کا اور درد کا احساس، مقعد اور مبرز میں شدید جلن، کمزور کر دینے والے دست، مقعد سے اوپر کی جانب جھٹکے والے درد۔

سٹرامونیم: ۔ دست مردے کی بو کے سے، شدید پیاس غذا بھوسے کی سی معلوم، دماغی علامات اندھیرے اور تنہائی میں بڑھتیں۔ زیادہ بکے۔

سلفر: ۔ دست صبح کے وقت مریضہ کو بستر سے بھاگنا پڑے، ورنہ دست سے اس کے کپڑے خراب ہو جائیں۔ ۱۱ بجے دوپہر کو شدید بھوک اور کلیجہ بیٹھنے کا احساس مریضہ دن کے کھانے کا انتظار نہ کر سکے۔ دن کو سونے کی رغبت، رات بھر جاگتی رہے۔

سلفیورک ایسڈ: ۔ دست بے حد کمزوری کے ساتھ، اندرونی کپکپی بغیر ظاہرا کپکپی کے، جلد باز ہر چیز کو جلدی ختم کرنے کی کوشش کرے۔

ٹوبیکم: ۔ دست پاخانے زردی مائل یا سبزی مائل آنتوں کے غشی کے اچانک دورے جس کے ساتھ عموماً ٹھنڈا پسینہ ہوتا ہے دماغی طور پر مریضہ پڑھنے کام کرنے کے ناقابل ہوتی ہے دل کے مقام کے قریب تنگی کا احساس۔

وریٹرم البم: ۔ نہایت کمزور کرنے والے دست، ہر دست کے بعد مریضہ بہت کمزوری محسوس کرے پیشانی پر اور بعض اوقات تمام جسم پر ٹھنڈے پسینے۔

آنتوں کی تکلیفات کی ادویات کا شجرہ

ریاح کا بند ہو جانا (ریاح کا اجتماع بغیر اخراج کے) ۱۔ انٹم ٹارٹ، کاربوویج، کیموملا، کوکولس، گریفائٹس

اگنیشیا، کالی کارب، لائیکوپوڈیم، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، پلمبم، پلساٹیلا، سٹیفی سیگریا
۲۔ انٹم کروڈم، آرنیکا مانٹ، اسارم، کینتھرس، چائنا، کالوسنتھ، کونیم، نیٹرم کارب، نیٹرم میور، نکس موسکاٹا، فاسفورک ایسڈ، پلاٹینا، ریوم، سکوٹیلا، وریٹرم البم۔

ریاحی گڑگڑاہٹ ۱۔ کاسٹیکم، چائنا، ہیلی بورس، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، فاسفورس، پلساٹیلا، فاسفورک ایسڈ، سلفر۔ ۲۔ ایلو، اگریکس، انٹم ٹارٹ، آرنیکا، برائی اونیا، کینتھرس، کاربوویج، کیموملا، اگنیشیا، نیٹرم میور، پلمبم، سارساپریلا، سکوٹیلا، سیپیا، سپائی جیلیا، سٹافی سیگریا، وریٹرم البم۔

ریاحی دردِ شکم، ریاحی درد قولنج ۱۔ کاربوویج، چائنا، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، پلساٹیلا، فاسفورک ایسڈ، سلفر۔ ۲۔ ایلو، وریٹرم البم۔ ۲۔ اناکارڈیم، انٹم ٹارٹ، آرنیکا مانٹ، اسافوٹیڈا، اورم میٹیلیکم، کیموملا، کونیم، گریفائٹس، میوریکس، اگنیشیا، نکس موسکاٹا، فاسفورس، پلمبم، ریوم، سکوٹیلا۔

قبض، تمام حالتوں میں: ۔ ۱۔ برائی اونیا، کلکیریا کارب، کوکولس، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، اوپیم، فائی ٹولاکا، پلمبم، سلیشیا، گریفائٹس، سلفر۔ ۲۔ ایلومنا، بیلاڈونا، کینتھرس، کاربوویج، کونیم، ڈلکامارا، کالی کارب، کریازوٹ، لاروسریسس، مینتھس، مرک سال، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، پلاٹینا، سباڈیلا، سیپیا، سٹینم، سلفر، سلفیورک ایسڈ، وریٹرم البم، وربیسکم۔

آنتوں کے فعل نہ کرنے کی وجہ سے: ۔ ۱۔ ایلومنا، ہیپر سلفر، کالی کارب، نیٹرم میور، نکس وامیکا۔ ۲۔ اناکارڈیم، آرنیکا، کیمفر، کاربوویج، چائنا، کوکولس، اگنیشیا، نیٹرم کارب، نکس موسکاٹا، اوپیم، فائی ٹولاکا، پٹرولیم، پلساٹیلا، روٹا، سٹافی سیگریا، سلفر، تھوجا، وریٹرم البم، زنکم۔

پاخانہ کے سخت ہو جانے سے: ۔ ۱۔ برائی اونیا، میگنیشیا میور، اوپیم، پلمبم، وربیسکم۔ ۲۔ امونیا کارب، اورم میٹیلیکم، کاربوانیملس، کاسٹیکم، چیلیڈونیم، گریفائٹس، کالی کارب، میگنیشیا کارب، مرک سال، نکس وامیکا، پٹرولیم، سٹینم، سیپیا

سلیشیا، سلفر، سلفیورک ایسڈ، تھوجا۔

دست، اسہال عام: ۱۔ انٹم کروڈم، کیمومِلا، چائنا، مرک سال، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلفر، ویریٹرم البم۔ ۲۔ الکو ناٹٹ، امونیا میور، آرسنک البم، اسافوٹیڈا، بورکس، برائی اونیا، کیلکیریم، کلکیریا کارب، کاربوویج، ڈی جی ٹیلس، ہیپرسلفر، لیکیسس، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، پٹرولیم، ریوم، سیپیا، سلیشیا۔

» **درد والے:** ۱۔ ریوم، رسٹاکس۔ ۲۔ آرسنک البم، برائی اونیا، کیلکیریم، کیمومِلا، ڈلکامارا، مرک سال، نکس وامیکا، پٹرولیم، پلساٹیلا، سیکیل کار، سلفر، ویریٹرم البم۔

» **بغیر درد کے:** ۱۔ چائنا، فیرم میٹیلیکم، ہیپرسلفر، لائیکوپوڈیم، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پاڈوفائلم، سٹرامونیم۔ ۲۔ آرسنک البم، بیلاڈونا، کیمومِلا، جلیبڈ نیم اوپیم، چائنیا، سلفر۔

پاخانہ گانٹھ دار، بکری کی مینگنیوں کا سا: ۱۔ میگنیشیا میور، مرک سال، اوپیم، پلمبم، سلفر، وربیکم۔ ۲۔ امونیا کارب، کاربوانیملس، کاسٹیکم، چیلیڈونیم، گریفائٹس، نکس وامیکا، سیپیا، سلفیورک ایسڈ، تھوجا۔

» **چھیلن پیدا کرنے والا:** ۱۔ آرسنک البم، چائنا، اگنیشیا، مرک سال، پلساٹیلا، سلفر۔ ۲۔ انٹم کروڈم، کیمومِلا، ڈلکامارا، فیرم میٹیلیکم، گریفائٹس، کالی کارب، لیکیسس، نکس وامیکا، فاسفورس، سٹافی سیگریا، ویریٹرم البم۔

» **صفراوی:** ۱۔ کیمومِلا، پلساٹیلا۔ ۲۔ آرسنک، ڈلکامارا، اپیکاک، لیپٹنڈرا، مرک سال، پاڈوفائلم، ویریٹرم البم۔

» **سیاہ رنگ کا:** ۱۔ آرسنک البم، برائی اونیا، چائنا، لیپٹنڈرا، سلفیورک ایسڈ۔

» **خون ملا:** ۱۔ کینتھرس، مرک سال، اپیکاک، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سیپیا، سیپیا، سلفر۔ ۲۔ ایپس ملفیکا، آرنیکا مانٹ، آرسنک البم، اسارم، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کیپسیکم، کاربوویج، چائنا، ڈروسرا، فیرم میٹیلیکم، لیسٹم پال

لائیکوپوڈیم، مرک کار، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، رسٹاکس، سباڈنا، سارساپریلا، سلیشیا۔

پاخانہ جھاگدار: ۔ چائنا، کالوسنتھ، میگنیشیا میور، مرک سال، رسٹاکس۔

» **سبز:** ۱۔ کیمومِلا، فاسفورس، پلساٹیلا، ریوم، سلفر۔ ۲۔ ارجنٹم نائٹریکم، ڈلکامارا، ایتھیریم، مرک سال، فاسفورک ایسڈ، سٹانم، ویریٹرم البم۔

» **سفیدی مائل:** ۱۔ ڈیجی ٹیلس۔ ۲۔ کلکیریا کارب، لیکیسس، سپانجیا، سلفر۔

» **از خود رفتہ:** ۱۔ فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، ویریٹرم البم۔ ۲۔ آرسنک البم، بیلاڈونا، میوریٹک ایسڈ، نیٹرم میور، سلفر۔

» **آنوں ملا:** ۱۔ اسارم، بورکس، کیپسیکم، کیمومِلا، نکس وامیکا، فاسفورس، پلساٹیلا، سلفر۔ ۲۔ آرنیکا، آرسنک، کاربوویج، گریفائٹس، ہیلی بورس، اپیکاک، کالی کارب، میگنیشیا میور، مرک سال، پٹرولیم، ریوم، رسٹاکس، روٹا، سیپیا، سپائی جیلیا۔

» **پیپ ملا:** ۱۔ مرک سال، سلیشیا۔ ۲۔ آرنیکا مانٹ، کینتھرس، لائیکوپوڈیم، سلفر، پلساٹیلا۔

» **کھٹی بو والا:** ۱۔ کلکیریا کارب، کیمومِلا، گریفائٹس، ہیپرسلفر، لیکٹک ایسڈ، مرک سال، نیٹرم میور، ریوم، سلفر۔

» **نہایت بدبودار یا سڑی ہوئی بو والا:** ۱۔ آرسنک البم، اسافوٹیڈا، کاربوویج، پلساٹیلا، سلیشیا، سلفر۔ ۲۔ آرنیکا مانٹ، اورم میٹیلیکم، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کیمومِلا، چائنا، ڈلکامارا، گریفائٹس، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، اولنڈر، پلمبم، سکوکم، سٹافی سیگریا، سٹرامونیم۔

» **بہت لمبا:** ۱۔ برائی اونیا، کالی کارب۔ ۲۔ گریفائٹس، اگنیشیا، ویریٹرم البم۔

» **بہت چھوٹا:** ۱۔ کاسٹیکم، گریفائٹس، مرک سال، فاسفورس، سیپیا، سلفر۔

» **غیر منہضم:** ۱۔ آرسنک، چائنا، فیرم میٹیلیکم، اولنڈر۔ ۲۔ ایسی ٹک ایسڈ، انٹم کروڈ، برائی اونیا، میگنفس، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ۔

» **ناکافی:** ۱۔ آرنیکا، کیمومِلا، میگنیشیا میور، نیٹرم کارب، نکس وامیکا، سلفر۔ ۲۔ الیومنا

کاشی کم، ہیوسس، سباڈیلا، سیپیا، سٹانی سیگریا۔

پاخانہ لیس دار سخت: ۱۔ مرک سال، پلاٹینا، ۲۔ اسارم، کاسٹیکم، پلمبم، سارساپریلا۔

سوتی کیڑوں کے ساتھ: ۱۔ کلکیریا کارب، چائنا، سنا، فیرم میٹلیکم، اگنیشیا سلفر، ۲۔ اسارم، مرک سال، نکس وامیکا، فاسفورس، پلاٹینا، سکوٹلا، سلیشیا، سپائی جیلیا، سپانجیا۔

گول کیڑوں کے ساتھ: ۱۔ سنا، سباڈیلا، سلیشیا، سپائی جیلیا، سلفر ۲۔ اکونائٹ، اناکارڈیم، کلکیریا کارب، کیمو ملا، سائی کوٹا، گریفائٹس، نیٹرم میور روٹا، سیکیل کار۔

کدو دانوں کے ساتھ: ۱۔ کلکیریا کارب، گریفائٹس، پلاٹینا، پلساٹیلا سباڈیلا، سلیشیا، سلفر، ۲۔ کاربوویج، چائنا، کالی کارب، نکس وامیکا، پیٹرولیم فاسفورس، سیپیا۔

مقعد میں شگاف۔ مقعد کے زخم

یہ تکلیف وہ علامات مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے اور عموماً حمل کے زمانہ میں وقوع میں آتی ہے۔ معمولی حالات میں زخم صرف بلغمی جھلی تک محدود ہوتے ہیں لیکن شدید اقسام میں بلغمی جھلی کے نیچے کے حصص بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ شگاف چوڑائی میں قریب آدھا انچ ہوتا ہے اور لمبائی میں آدھ سے ایک انچ۔ یہ مقعد کے اندرونی طرف واقع ہوتے ہیں حاد حالات میں زخم کے کنارے نرم ہوتے ہیں جبکہ مزمن حالات میں کنارے سخت اور ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ مقعد کے زخم اور بواسیر کی آپس میں تفریق کرنی چاہیے۔ کئی مریضوں میں مقعد کے زخم اور بواسیر ایک ہی وقت میں پائے جاتے ہیں بواسیر کے مسے عموماً قبض کے ساتھ ہوتے ہیں جبکہ مقعد کے زخموں کی صورت میں پاخانہ زیادہ تر ملیں ہوتا ہے پاخانہ کے دوران اور پاخانہ کے بعد ان میں شدت کا درد ہوتا ہے

بعض حالات میں تو مقعد کا چھلا سکڑ جاتا ہے اور پاخانہ کرنے میں تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات تو پاخانہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے کھانسنے، چھینکنے اور پیشاب کرنے اور ریاح و پاخانہ کے اخراج کے ساتھ درد بہت بڑھ جاتا ہے پاخانہ کے بعد کئی کئی گھنٹے تک مریضہ درد سے کراہتی ہے تکلیف اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ بعض اوقات مریضہ حاجات ضروریہ کو دبا کر بستر میں لیٹے رہنا چاہتی ہے۔

یہ عموماً ایک مزاجی بیماری ہوتی ہے اس لیے اس کا علاج ہومیوپیتھک طریقہ سے کرنا چاہیے اپریشن کبھی نہ کروانا چاہیے۔ کیونکہ اولاً تو اپریشن سے عارضی سکون ہوتا ہے اور دوئم اپریشن سے کئی دوسری شدید تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً مقعد کے ناسور کے اپریشن کرانے سے پھیپھڑوں کی دق وغیرہ۔ مقعد کے کناروں کا پھٹنا، مقعد کے زخموں کی شروعات میں آجاتا ہے۔

اسکولس ہپ: یہ دوا بعض مریضاؤں میں نہایت کامیابی کے ساتھ استعمال ہو چکی ہے۔ پاخانہ قبض کے ساتھ حالانکہ روزانہ خارج ہوتا ہے۔ چہرہ پیلا اور چہرے سے بیماری ٹپکے، کمر اور چوتڑ میں درد، اور لنگڑاپن، جس سے چلنا دردناک ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جائے، خارش، ڈنگ لگنے کے سے درد جلن اور مقعد میں بھرے ہونے کا احساس، بواسیری مسے۔

آرسنک البم: پاخانہ جانے پر مقعد کے اوپر دردناک سکڑن، پاخانہ کے بعد مقعد میں آگ کی سی جلن جس سے بڑی پریشانی، بے چینی اور کمزوری پیدا ہو مبرز میں درد اور مست مروڑ کے ساتھ جیسے تشنج ہو۔ لگاتار دباؤ کے احساس کے ساتھ۔

کاسٹیکم: چلنے والی سخت تکلیف، کیونکہ مقعد اور مبرز میں درد ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے۔ سیون میں شدید درد، مبرز کے قریب بڑا درد کرنے والا آبلہ جس سے پیپ خون اور سیرم رسے، عموماً قبض۔

گریفائٹس اولا: پاخانہ کے بعد چلتے وقت شکم میں دردناک دباؤ جس کو بیٹھنے سے آرام ہو ناف کے گرد چبھن کے سے درد، مبرز میں ٹھیس یا مقعد میں سوئیاں چبھنا، ریڑھ کی ہڈی میں دردناک اینٹھن۔

گریفائٹس :- موٹی تازی مستورات جو عموماً جلدی امراض میں مبتلا رہتی ہیں قبض پاخانہ آنوں میں لپٹا ہوا۔ پاخانے کے بعد مقعد و مبرز میں درد۔

اگنیشیا :- پاخانہ کے فوراً بعد مقعد میں درد، جو مبرز میں دور تک جائے یا سکڑن اور ٹیس جیسے زخم کو چھونے سے پیدا ہوتی ہو۔ کانچ نکل آنا، مقعد میں درد جو روزانہ ٹھیک وقت پر ہو۔ جس کی چلنے سے زیادتی ہو۔ کھڑا ہونے سے اور بڑھے، لیکن بیٹھ جانے سے آرام ہو۔

لیکیسس :- پاخانہ جانے پر اس امر کا احساس جیسے مقعد بند ہو گئی ہے۔ مقعد میں پاخانہ سے قبل اور بعد تشنجی درد، کانچ نکلنا جب کانچ واپس جائے تو مقعد بھینچ جائے شدید قبض، دماغی طور پر ڈل۔

مزریم :- دردبھری سکڑن، بیرون اور مبرز کے مقام پر کٹن اور کھنچن جو وہاں سے پیشاب کی نالی تک جائے، پاخانہ کے بعد کانچ نکلی ہوئی حالت میں مقعد سکڑ جائے جس کی وجہ سے کانچ باہر ہی نکلا رہے اور چھونے سے پھوڑے کی طرح درد کرے۔

نیٹرم میور :- پاخانہ جانے پر مبرز سکڑی ہوئی معلوم ہو بہت کوشش پر ذرا سا سخت پاخانہ ہو جس کے ساتھ مقعد میں کٹن ٹیس ہو اور خون نکلے آخر پر ذرا سا ملین پاخانہ رات کو بستر میں پاخانہ کرتے وقت اور پاخانوں کے درمیان مقعد اور مبرز میں تیز چبھنے والا درد۔

نائٹرک ایسڈ :- یہ دوا دیگر ادویہ سے زیادہ استعمال ہوتی ہے پاخانہ جانے پر مبرز میں درد جیسے چھپ گئی ہو۔ یا مبرز میں جھٹکے پاخانہ کے بعد کئی گھنٹے تک مقعد میں سکڑن پاخانے کے فوراً بعد دو تین گھنٹے تک مقعد کی بہ نسبت مبرز میں ٹیس والا درد، بعض اوقات مندرجہ صدر علامات کے ساتھ کانچ نکل آئے۔ یا خون کا سیلان ہو، مریضہ درد کی وجہ سے پاخانہ سے گھبرائے

نکس وامیکا :- دردناک پاخانے، یا بہت بڑے اور مشکل سے [illegible] یا بہت چھوٹے، اور ناکافی، جس کے ساتھ اس امر کا احساس ہو کہ مقعد میں کچھ باقی ہے لیکن اس کو نکالنے کی نااہلیت ہو۔

فاسفورس :- فاسفورس کے دست عموماً مقعد اور مبرز میں جلنے لگنے کے ساتھ

ہوتے ہیں جن کے ساتھ بعض اوقات ٹیس بھی ہوتی ہے پاخانہ کے بعد پیشاب کی زبردست حاجت، ملین پاخانہ کے بعد شدید ٹیس والے درد، جو خالی پن کے احساس کے ساتھ شکم میں جائیں

پلمبم :- اس امر کا احساس جیسے پاخانہ کے دوران مقعد میں کوئی کھردری چیز گھوم رہی ہے جیسے مقعد زور سے اوپر کو کھینچی جا رہی ہے پیشاب کرنے کی ناقابلیت کی وجہ سے جیسے کہ فالج سے ہو۔ تکلیف بڑھ جائے شکم میں کمر کی طرف کھینچنے والے درد۔

سیپیا :- مبرز میں سکڑن کے درد جو بیرون اور شرمگاہ کی نالی کو جائیں پاخانہ جانے پر مبرز میں درد جو بیٹھنے کے بعد دیر بعد تک جاری رہیں اور اس کے بعد پھوڑے کے سے اور ٹیس بھرے دردوں کے ساتھ ناکافی پاخانہ خارج ہو، مقعد میں بوجھ کا احساس جیسے کھنچنے سے ہو۔

سلیشیا :- پاخانہ جانے کی دردبھری حاجت، مقعد سے نکلا ہوا پاخانہ واپس ہو جائے یہ فعل کئی مرتبہ وقوع میں آئے جس کے بعد پھوڑے کے سے چبھن والے اور گولی لگنے والے درد کے ساتھ پاخانہ کا اخراج ہو۔

سلفر :- پاخانے کے بعد ایک گھنٹہ تک مروڑ پاخانہ بیٹھنے کی کوشش پر مقعد میں درد جو مریضہ کو بیٹھنے سے روکے پاخانہ کے بعد مبرز میں تپکن والا درد جو تمام دن قائم رہے پاخانہ کے بعد مقعد میں اوپر کی طرف جانے لگنے والے درد، جو اتنے شدید ہوں کہ مریضہ پر مرونی چھا جائے رات کے وقت بستر میں لیٹنا مریضہ کے لیے مشکل ہو کیونکر مقعد میں جلانے لگنے کے سے درد بے چینی اور مروڑ ہوتا ہے مقعد کے گرد کھجلی اور حدت۔

تھوجا :- پاخانے کے دوران مقعد اور مبرز میں شدید درد، مقعد اور مبرز میں شدید سکڑن جس کے بعد آنتوں میں کٹن کا احساس ہو۔ پاخانہ کے دوران مقعد میں جلن، اور سوئیاں چبھیں۔ مقعد چھونے سے ذکی الحس۔

جو ادویات بواسیری مسوں و ریدوں میں گانٹھوں، قبض اور دستوں کے بیان میں دی گئی ہیں ان کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیے۔

باب چہارم

رطوبت کی پیدائش اور نکاس کی خرابیاں

تھوک کی زیادتی تھوک کی زیادتی عموماً حمل کے پہلے مہینوں میں وقوع میں آتی ہے جو دو یا تین مہینوں تک جاری رہتی ہے اگرچہ ریکارڈ میں ایسے کیس بھی ہوتے ہیں جن میں تھوک کی زیادتی کی شکایت حمل کے زمانہ بھر جاری رہتی۔

جب اس کا اخراج بہت زیادہ ہو جاتا ہے تو مریضہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ یہ ایک مزاجی خرابی ہے اس لیے اس کا علاج مزاجی ہونا چاہیے۔ جس سے نہ صرف اس تکلیف ہی کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ مریضہ کی صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔ ایلوپیتھی کی عزارہ کرنے والی ادویہ سے یہ تکلیف عموماً دب جاتی ہے۔ لیکن اس کا یکایک بند ہو جانا نہایت خطرناک ہوتا ہے ڈاکٹر Cazeaux نے دو مریضاؤں کا ذکر کیا ہے جن میں سے ایک کو تھوک کے یکایک رک جانے کی وجہ سے سکتہ اور دوسری کو دمہ گھٹنے کی علامات پیدا ہو گئی تھیں۔

اگر دیگر علامات تھوک کی زیادتی کے ساتھ موجود نہ ہوں تو مرکیورس سول مفید ہوا کرتی ہے لیکن عموماً یہ تکلیف معدے کی دوسری خرابیوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ اس لیے معالجہ کے لیے پچھلے بابوں کی دی ہوئی ادویہ کو دیکھو۔

بعض اوقات حمل کے زمانہ میں خون تھوکنا بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن معمولی حالات میں اس سے کوئی خطرہ نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ یہ عموماً حمل کی ہمدردی میں آلاتِ تنفس کی نالیوں کے ورم کی وجہ ہوتا ہے، اکونائٹ، بیلاڈونا، ہمے میلس، اپیکاک، کریازوٹ، لیکیسس، اپیس اور سپورٹیک ایسڈ وغیرہ ادویہ مفید ہیں۔

آلاتِ بول کی تکلیفات اور بیماریاں

جوں جوں حمل کے دن بڑھتے جاتے ہیں رحم کا قد بھی بڑھتا جاتا ہے جس کی وجہ سے مثانہ پر دن بدن زیادہ بوجھ پڑتا جاتا ہے۔ اور اسی سبب سے مثانہ کا قد چھوٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب کی بار بار حاجت ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ مریضہ کو ہر ایک ایک گھنٹہ کے بعد ذرا ذرا سا پیشاب کرنے کے لیے جانا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ تقطیر البول یا پیشاب کے رکنے تک کی حالت آجاتی ہے۔

حمل کے ابتدائی مرحلوں میں جبکہ پیڑو میں بچہ کو بڑھنا پڑتا ہے۔ یہ علامت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن خیال رہے کہ رحم کے اپنی جگہ سے گر جانے پر بھی پیشاب کی تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن ایسے حالات میں ایک تو شروعات اچانک ہوتی ہیں۔ یا دوسرے کسی حادثہ یا غلط کاوش کی ہسٹری موجود ہوتی ہے۔ ایسی صورتوں کا علاج آگے چل کر رحم کے اپنی جگہ سے گر جانیکے بیان میں دیا جائیگا۔ بعض حالات میں جب مثانہ پوری طرح بھرا ہوا ہو۔ اور مریضہ پیشاب کرنیکے قابل نہ ہو۔ تو سلائی یعنی کیتھیٹر کا استعمال کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

حمل کے آخری مرحلوں میں پیشاب جلد جلد ہوتا ہے ابتدائی مہینوں میں مثانہ کی گردن کو رحم دبا دیتا ہے جس کی وجہ سے مثانہ کے فعل میں کمزوری آجاتی ہے۔ یہ تکلیف عموماً منتخب شدہ دوا سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ حمل کے ابتدائی مرحلوں میں عموماً ادویہ اس میں کامیاب نہیں ہوتیں، ایسے حالات میں انتظار کرنا چاہیے۔ جب رحم پیڑو کے خلاء سے نکل جائے گا تو پیشاب کی تکلیف خود بخود مٹ جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل ادویہ پیشاب کی تکلیفات میں دیکھنی چاہئیں۔ ادویہ کو مریضہ کی مزاجی علامات اور میٹیریا میڈیکا سے دیکھ کر پوری تسلی کرکے دینا چاہیے خیال رہے کہ مندرجہ ذیل دوا صرف حمل کے زمانہ کی پیشاب کی تکلیفات ہی کے لیے نہیں بلکہ وضع حمل کے قبل دوران اور بعد کی پیشاب کی تکلیفات میں بھی کام آتی ہیں۔

اکونائٹ: پیشاب میں رکاوٹ گردوں میں سوئیاں چبھنے کے ساتھ پیشاب مقدار میں کم

وقت سے ہو اور ناف کے مقام میں تڑپن ہو۔ چمکدار سرخ پیشاب رات کو پیشاب نکل جائے جس کے ساتھ پسینہ کی زیادتی ہو۔ ٹھنڈی خشک ہوا کے لگ جانے سے تکلیف بڑھے۔

ایپس ملفیکا: ۔ جلندار ٹیس والا درد پیشاب کے قبل اور بعد، پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالیوں میں سوئیاں چبھنے والے درد۔ بار بار پیشاب کرنا پڑے۔

آرنیکا مانٹ: ۔ تھوڑا سا پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی خواہش پھر ہو لیکن اس وقت پیشاب نہ ہو۔ پیشاب بھورے رنگ کا جس میں اینٹ کی طرح سرخی مائل رسوب ہو مثانہ میں بھراؤ کا احساس، پیشاب کرنے کی نااہلیت کے ساتھ۔

آرسنک البم: ۔ پیشاب کے شروع ہونے پر جلن، بے چینی، ٹھنڈا پسینہ، بعض اوقات پیشاب نہ نکلے، گو مثانہ بھرا ہو۔ اور پیشاب کرنے کی خواہش بھی نہ ہو۔ پیشاب کے ساتھ ساتھ آنوں اور خون آئے۔

بیلاڈونا: ۔ پیشاب تھوڑا سا نکالنے میں بھی دقت ہو۔ پیشاب بہت نرم دھار سے ہو یا قطرہ قطرہ ہو۔ مسلسل پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ پیشاب کا از خود نکل جانا، پسینہ کی زیادتی کے ساتھ، مثانہ کے مقام پر ذکی الحسی، ذرا سا جھٹکا بھی درد کرے۔ خون کا سا سرخ پیشاب، پیشاب پہلے صاف پھر رکھنے پر گندلا ہو جائے پیشاب میں رکاوٹ۔

بربرس دلگرس: ۔ گردوں کے مقام میں درد جو اوپر یا نیچے تک جائے۔ مقدار میں زیادہ چپچپا رسوب، پیشاب بہت گندلا معلوم ہو، بے حد کمزوری۔

کیمفر: ۔ پیشاب میں رکاوٹ، مثانہ کے مقام میں مسلسل بوجھ اور پیشاب کرنے کی خواہش کے ساتھ، پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن رہے۔ دوا پیشاب کی تکلیفات میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے اگر کیاب چینی کینتھرس وغیرہ کے استعمال سے تکلیف پیدا ہوئی ہو۔ سرخ پیشاب، دھار بہت پتلی۔

کنابس سٹائیوا: ۔ پیشاب کے دوران اور پیشاب کے بعد جلن خصوصاً اگر کینتھرس سے فائدہ نہ ہو۔ پیشاب کی نالی میں پھوڑے کا سا احساس۔

کینتھرس: ۔ پیشاب بار بار یہاں تک کہ گھنٹہ بھر میں ساٹھ دفعہ آئے پیشاب میں

کاٹنے والے دردوں کے ساتھ، جو اس قدر تیز ہوں کہ مریضہ چیخ اٹھے۔ پیشاب میں رکاوٹ بار بار حاجت کے ساتھ پیشاب ایک دھار میں نہ آئے، بلکہ قطرہ قطرہ ہو۔ اور اس میں جلن ہو مثانہ بھر میں کاٹنے والے اور جلن دار درد، مثانہ میں اینٹھن جو بعض اوقات شدت کی حد تک پہنچے۔

کیپسیکم: ۔ پیشاب کے بعد جلن اور ٹیس ایسا معلوم ہو جیسے سرخ مرچیں ڈالدی گئی ہیں

کاسٹیکم: ۔ بار بار پیشاب کی حاجت پیشاب از خود ہو جائے رات کے وقت پیشاب نکل جائے اگر پیشاب زیادہ دیر تک روکنے کی وجہ سے مثانہ مفلوج ہو جائے تو یہ مفید ہے۔

کوکس کیکٹائی: ۔ پیشاب کی دھار ٹھیک جگہ پر نہ پڑے بلکہ إدھر اُدھر حصص پر جا گرے۔ لیکن نہ تو پیشاب سے جلن ہو نہ کٹن۔

کالوسنتھ: ۔ پیشاب میں مواد کا سا رسوب جو تاروں میں کھنچ سکے، بیئر شراب کی طرح بھورے رنگ کا پیشاب۔

کونیم میکولیٹم: ۔ پیشاب بہے اور رُکے پیشاب کرتے وقت کاٹنے والے درد اور کرچھنے کے بعد جلن اور ٹیس۔ پیشاب میں رکاوٹ چکر کے ساتھ، خصوصاً لیٹ جانے پر۔ بستر میں کروٹ بدلنے پر بے حد چکر۔

ڈلکامارا: ۔ پیشاب کو روکھ دینے پر یا پیشاب کے ٹھنڈا ہو جانے پر چکنا ہٹ معلوم ہو اور ملائی کی طرح اوپر رسوب آجائے جس میں خون کے نشان ہوں۔

گریفائٹس: ۔ پیشاب میں دقتیں اور تکلیفات پیشاب کی نالی میں پیشاب کرتے دوران جلن، رات کو بار بار پیشاب، پیشاب کرتے وقت کمر میں درد، پیشاب کے قبل دونوں گردوں میں کاٹنے والے اور نیچے دبانے والے درد۔ درد سر کی زیادتی۔

ہیلی لوبرس نائگرا: ۔ ان حالات میں اس دوا کو استعمال کرنا چاہیے جب مثانہ کے منہ میں اس قسم کی تحریک ہو جس سے ورم کا اندیشہ ہو۔ پیشاب کی قریب قریب مسلسل حاجت لیکن بہت کم سیاہ رنگ کا پیشاب خارج ہو اور پیشاب کی تہہ میں سیاہ رنگ کا رسوب بیٹھ جائے مثانہ مندرجہ علامات کے بعد مفلوج ہو جائے اور اس میں بہت کچھ ابھار آجائے پیشاب کیلئے

زور لگانے پر کچھ پیشاب نکلے اور باقی ماندہ خون کے قطرے بعض وقت اس تکلیف کے ساتھ متلی اور شکم میں ابھار ساتھ ہو۔ عموماً استسقائی کیفیتیں ساتھ آجائیں۔

ہیپر سلفر: پیشاب نکلتے وقت پیشاب کی نالی میں حد درجہ کا درد۔ پیشاب کی دھار بالکل سیدھی زمین پر پڑے۔ اور اس میں کوئی زور نہ ہو پیشاب بہت آہستہ آہستہ بغیر درد کے ہو۔ پیشاب کی سطح پر چکناہٹ خون کا سا سرخ رنگ پیشاب۔ پیشاب کے ساتھ درد۔

لیکیسس: گردوں میں سوئیاں چبھنے کے درد جو گردوں کی نالیوں سے ہوتے ہوئے نیچے کی طرف جائیں بار بار حاجت پیشاب۔ بعض اوقات سیاہ مقدار میں کم اور بعض اوقات زیادہ۔ مثانہ میں ہلکا درد۔ بعض اوقات گیند کے مثانہ میں لڑھکنے کے احساس کے ساتھ۔

لاروسریسس: تیز سوزش پیدا کرنے والا پیشاب جس سے فرج کے لب چھل جائیں پیشاب میں دقتیں دھڑکن اور سانس پر چبھنے کے دردوں کے ساتھ۔ پیشاب بہت آہستہ آہستہ ہو بعض وقت مثانہ بالکل مفلوج معلوم ہو۔ یہاں تک کہ پیشاب کا ایک قطرہ بھی نہ نکلے رسوب گاڑھا سرخی مائل۔ مہاگنی رنگ کا سفید چپچپا رسوب کے ساتھ۔ جو پیشاب میں تیرتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت معدے کے مقام میں درد۔

لائیکو پوڈیم: پیشاب کرنے کے وقت کمر میں درد۔ پیشاب کرتے وقت اور کر چکنے کے بعد پیشاب کی نالی میں جلن۔ پیشاب کرنے کے تھوڑی دیر بعد پیشاب کی نالی میں شدید جھٹکے۔ پیچش یا کٹن۔ پیشاب میں سرخ ریت جاری۔ پیشاب۔ مثانہ میں۔ مثانہ کی گردن میں اور مقعد میں ایک ہی وقت سوئیاں چبھنا۔ کمر میں درد۔ پیشاب کے شروع ہوتے ہی درست ہو جائے پیشاب گندلا دودھ سا جس میں گاڑھا رسوب ہو اور متلی آور بو ہو۔

مرک سال: پیشاب کی مسلسل حاجت جو پیشاب کرنے پر بھی کم نہ ہو پیشاب میں چھوٹے چھوٹے ذرات آنوں کے یا گوشت کے۔ نہایت باریک ذرات کی طرح پیشاب میں جلن اینٹھن۔ پیشاب میں کھٹی بو۔

نیٹرم میور: پیشاب کی نالی میں سوئیوں کا چبھنا۔ بعض وقت دو پیشابوں کے

شدید مروڑ۔ پیشاب کبھی رکے اور کبھی جاری ہو۔

نائٹرک ایسڈ: بغیر درد کے پیشاب کی رکاوٹ۔ پیشاب کی حاجت۔ شکم میں کٹن کے ساتھ۔ پیشاب میں ناقابل برداشت بو۔ پیشاب کی دھار بہت پتلی جیسے پیشاب کی نالی سکڑ گئی ہے پیشاب کرتے وقت شکم میں سوئیاں چبھنے والے درد۔ پیشاب کی نالی میں جلن۔ پیشاب کی مسلسل حاجت اس خیال سے کہ پیشاب کر چکنے پر یہ جلن رفع ہو جائے گی۔ مگر جوں جوں پیشاب ہو توں توں جلن بڑھتی جائے پیشاب بھورا۔ برتن میں بھورے نشان پڑ جائیں۔

نکس وامیکا: پیشاب کی بار بار خواہش لیکن ایک وقت میں تھوڑا سا پیشاب نکلے عموماً قبض کے ساتھ۔ پیشاب میں رکاوٹ۔ خون کا پیشاب۔ پیشاب میں تشنجی رکاوٹ۔ ایک وقت میں صرف چند قطرے ہی نکلیں اور اس میں ٹیس ہو۔ پیشاب میں سرخی مائل اینٹ کے ریت کا سا رسوب ہو۔ پاخانہ کی بار بار حاجت۔

فاسفورک ایسڈ: پیشاب کی بار بار خواہش۔ بالکل سفید رنگ کا پیشاب زیادہ مقدار میں آئے دو پیشابوں کے درمیانی وقفوں میں پیشاب کی سرسراہٹ۔ پیشاب میں سفید جھلی کے سے ٹکڑے۔ دودھ کا سا سفید پیشاب۔

پلساٹیلا: پیشاب میں رکاوٹ۔ پیشاب کے مخرج میں بیرونی طور پر سرخی حدت اور درد پیشاب کی خواہش۔ شکم میں کھنچاوٹ کے ساتھ۔ بیٹھی ہوئی حالت میں یا چلتے وقت پیشاب از خود نکلے۔ پیشاب کر چکنے کے بعد مثانہ کی گردن میں تشنجی درد۔ جو پیڑو اور رانوں تک جائے۔ بار بار اور بے سود پیشاب کی حاجت۔ کاٹنے والے دردوں کے ساتھ۔ پیشاب کی فوری حاجت۔ تاخیر ناممکن ہو۔ پیشاب کی تکلیفات سردی کھانے سے بڑھ جائیں۔

رسٹاکس: از خود پیشاب نکل جائے خصوصاً جب آرام کرتی ہو۔ پیشاب درد خون آمیز۔ پیشاب کے قطروں کے اخراج کے ساتھ۔ پیشاب میں برف کا سا سفید رسوب۔ پیشاب میں رکاوٹ۔ بے حد بے چینی کے ساتھ۔ کوئی وضع بھی چند منٹ سے زیادہ آرام دہ نہ ہو پیشاب کرتے وقت زور سے پاد الجائے۔ پیشاب مقدار میں کم۔

روٹا: ۔ پیشاب کرنے کے بعد ہر قدم پر یہ احساس ہو کہ جیسے مثانہ بھرا ہوا ہے یہ احساس کہ پیشاب رک نہیں سکتا ، اور فوراً پیشاب کو دوڑنا پڑے ، حالانکہ پیشاب کرتے وقت وہ بہت کم مقدار میں پیشاب نکل سکے ، از خود پیشاب کا نکل جانا جاہے آرام کرتی ہو ، یا حرکت میں ہو سبز رنگ کا پیشاب ۔

سیپیا: ۔ پیشاب میں ریت ، بعض اوقات بھجے رنگ کا رسوب جو برتن کے ساتھ چپٹ جائے ۔ اور جلد نہ اترے ، رات کے وقت بار بار پیشاب کی حاجت ، جو پیشاب رات کو کرے ، اس سے صبح بہت سخت بو آئے اس امر کا احساس کہ پیشاب ، پیشاب کی نالی میں سے گذر رہا ہے ۔ حالانکہ یہ واقعہ نہ ہو ، پیشاب کی نالی میں جلن اور ٹیس ، فرج کے گرد شدید خارش ، خون کا سا سرخ رسوب ۔

سٹرامونیم: ۔ پیشاب قطرہ قطرہ اور بہت آہستہ آہستہ ہو پیشاب میں رکاوٹ یا پیشاب بہت کمزوری سے یا قطرہ قطرہ گرے گو پیشاب نکلتے وقت کوئی درد نہ ہو ایسا معلوم ہو جیسے پیشاب کی نالی میں ایک تشنجی سکڑن پیدا ہو گئی ہے ۔

سلفر: ۔ پیشاب کرنے کی بار بار حاجت یا قریب قریب مسلسل حاجت پیشاب کرنے کی وجہ سے جو درد پیدا ہو جائے وہ ابھی رکا نہ ہو کہ پھر پیشاب کی حاجت ہو جائے اور پھر درد پیدا ہو جائے متعفن پیشاب سطح پر چکنا سا بٹے کیسا تھ ، پیشاب بہت زور سے ہو پیشاب جلن ٹیس یا چھیلن پیدا کرے ، پیشاب کے قبل شکم میں کٹن

ٹربنتھنا: ۔ پیشاب خون کا سا ، مقدار میں کم ، سیاہ ، خون آمیز رسوب میٹھی بو کا جس میں البیومن کی زیادتی ہو مریضہ کمزور ، جلد پیلی ، بخیر ، غذا کی قے ۔

پیشاب میں البیومن ALBUMINURIA

حمل کے دوران میں پیشاب میں البیومن کا موجود ہو ، جسمانی تبدیلی کا ایک نہایت دلچسپ مضمون ہے ، تندرست پیشاب میں البیومن نہیں ہوتا اور اسی طرح سے تندرست حاملہ عورت کے پیشاب میں البیومن نہیں ہوتا ، لیکن یہ دیکھا گیا ہے کہ عموماً حاملہ عورتوں کے پیشاب میں کم و بیش البیومن موجود ہوتا ہے حاملہ جس وقت زیادہ تندرست ہو گی اسی قدر

اس کے پیشاب میں البیومن کی مقدار کم ہو گی اور جس قدر البیومن کی حاملہ عورت میں زیادتی ہو گی اسی قدر وہ مرض کا شکار ہو گی جو بھی عورت اس مرض کا شکار ہوتی ہے اس کی زندگی کی بہترین رطوبت البیومن کا اخراج ہوتا رہتا ہے اور جس قدر زیادہ البیومن کا اخراج ہوتا ہے ۔ اسی قدر اس کے خون میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے ۔ بعض عورتوں میں البیومن کے نکاس کی مقدار اس قدر کم ہوتی ہے کہ وہ نفی کے برابر ہے اور بعض میں اس قدر زیادہ کہ درحقیقت ان کا پیشاب بالکل کم ہو جاتا ہے ۔ اور جو کچھ بھی پیشاب ہوتا ہے وہ البیومن سے بھرا ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام جسم میں استسقائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک خطرناک تکلیف کا سامنا ہو جاتا ہے ۔

پیشاب میں البیومن کا ہونا یا تو عارضی ہوتا ہے یا مستقل ، مقدم الذکر حالت میں بہت سی بیماریوں کی نمود کی وجہ سے یہ بیماری ظاہر ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بیماریاں کسی نہ کسی وجہ سے نظامِ جسم کے اندر چھپی ہوتی ہیں اور حمل کے ہوتے ہی رحم اور نظامِ عصبی کی تحریک سے ظہور میں آتی ہیں ۔ جس طرح سرخ بخار بچوں کے نظام میں چھپا ہوتا ہے جو کسی وجہ سے تحریک پانے پر نمودار ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر اسی طرح سرخ بخار کو جو تحریک نہ ہے اور نظام کے اندر چھپا رہے تو حمل کی حالت میں البیومن کے پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے یہ حالت اور یہ کیفیت "سورا" کی مہربانی کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس حالت کو ہم نہایت آسانی سے اینٹی سورک ادویہ سے درست کر سکتے ہیں ۔

مستقل طور پر البیومن کا موجود ہونا گردوں کے دیرینہ مرض کی وجہ سے ہوتا ہے چاہے وہ حمل کی حالت ہو یا بغیر حمل کے ۔ ان حالتوں میں گردوں میں ایک قسم کی سفیدی آ جاتی ہے اور گردے بڑھ جاتے ہیں ، پیشاب بہت حد تک مقدار میں کم ہو جاتا ہے اور البیومن بڑی مقدار میں نمودار ہو جاتا ہے ۔ پیشاب کے کم ہونے اور البیومن کے بڑھ جانے سے استسقائی کیفیت نمودار ہو جاتی ہے ۔ جو ہمیشہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے ۔ ماہرینِ حمل نے یہ دریافت کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اس حالت کا اثر تین پشتوں تک ہو سکتا ہے اور ہر پشت میں اس پشت کی ہر حاملہ کو استسقاء ہوتے دیکھا گیا ہے ۔

یورینیم نائٹریکم ۔ ۲۔ اورم میٹلیکم ، بیلاڈونا ، بنزوک ایسڈ ، برائی اونیا ، کینتھرس ، چائنا ، کولیریا فیرم میٹلیکم ، کالی کارب ، کالمیا ، لکوکا ، لیڈم پال ، مرک سال ، فاسفورس ، فائی ٹولاکا ، رسٹاکس سیپی شیوا ورس ، سیپیا ، سلفر ، ٹربنتھنا ۔

آلاتِ بول کی تکلیفات اور خرابیوں کی ادویات

پیشاب تیز سوزش پیدا کرنے والا :۔ ۱۔ ہیپر سلفر ، مرک سال ۔ ۲۔ کنابس سٹائیوا ، اسٹیکم کیلیٹیس بربیرس ، رسٹاکس ، سفوجا ۔ ۳۔ کلکیریا کارب ، کینتھرس ، گریفائٹس کالی کارب ، نیٹرم میور ۔

- **جس میں سے امونیا کی بو آئے** :۔ ۱۔ اسافوٹیڈا ۔ ۲۔ مشک ، نائٹرک ایسڈ ، فاسفورس ۔
- **گرم اور ٹیس پیدا کرنے والا** :۔ ۱۔ آرسنک البم ، کینتھرس ، ہیپر سلفر ۔ ۲۔ اکونائٹ ، کیپسیکم ، کیموملا ، کالچیکم ، ڈی جی ٹیلس ، مرک سال ، فاسفورس ایسڈ ، سکوٹلا
- **خون آمیز** :۔ ۱۔ کینتھرس ، پلساٹیلا ۔ ۲۔ آرسنک البم ، کلکیریا کارب ، کیپسیکم ، کونیم ، کیوپریم ایپکاک ، لائیکوپوڈیم ، مرک سال ، مزریم ، نکس وامیکا ، فاسفورس ، سارساپریلا ، سیکیل سیپیا ، سلفر ، ٹربنتھنا ، یوواارسی ، زنکم ۔
- **جس کے ساتھ سطح پر چکناہٹ ہو یا جس میں ذرات ہوں** :۔ ۱۔ بربیرس ۲۔ کلکیریا کارب ، ہیپر سلفر ، آئیوڈیم ، لائیکوپوڈیم ، پیٹرولیم ، فاسفورس ، پلساٹیلا ۔
- **سیاہ** :۔ ۱۔ اکونائٹ ، بیلاڈونا ، برائی اونیا ، کالچیکم ، مرک سال ، سیپیا ، انٹم ٹارٹ ، ویریٹرم البم ۔ ۲۔ انٹم کروڈم ، آرنیکا ، کلکیریا کارب ، کینتھرس ، کاربوویج ، ڈی جی ٹیلس ، ہیلی بورس ، ہیپر سلفر ، ایپکاک ، پلساٹیلا ، سیلینیم ، سٹانی سیگریا ، سلفر ۔
- **جس میں ذرات ہوں** :۔ ۱۔ کینتھرس ، مزریم ۔ ۲۔ کنابس سٹائیوا ۔ کیموملا ، زنکم ، سارساپریلا ۔
- **جھاگدار** :۔ ۱۔ لیکیسس ، لائیکوپوڈیم ، سنیگا ، سپنجیا

البیومن کی زیادتی حمل کے آخری مہینوں میں زیادہ تر دیکھنے میں آتی ہے اور اگر اس کے ساتھ استسقائی کیفیت بھی موجود ہو تو یہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ تکلیف بڑھ کر وضع حمل کے بعد عفونتی بخار یا عفونتی پاگل پن کی حد تک پہنچے گی ایک طرف جہاں البیومینیریا کا ہونا اعصابی خرابیوں کو پیدا کرتا ہے وہاں دوسری طرف اعصابی تحریک اور اکسابٹ سے البیومینیریا پیدا ہوتا ہے ۔

یوریمیا URAEMIA

یوریمیا یا خون میں یوریا کا رک رک جانا بھی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ یوریا کے رک جانے سے البیومن کی زیادتی ہو جاتی ہے ۔ اور البیومن کی یا یوریا کی زیادتی سے تشنجی کیفیت یا دوسری عصبی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ یاد رہے کہ یہ خرابیاں عموماً ان حاملہ مستورات میں ہوتی ہیں ۔ جن کو پہلا حمل ہوا کرتا ہے ۔

اس خرابی کی وجہ سے اکثر اوقات اسقاطِ حمل یا جنین کی موت واقع ہوتی ہے ۔

بعض استسقائی کیفیت اور استسقاء ، عام خرابیاں ہیں جو حمل میں ہو سکتی ہیں اور جو بعد میں خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہیں ۔

البیومینیریا اور یوریمیا کی مفصلہ ذیل ادویہ دی ہیں جن کو نہایت غور سے مطالعہ کرنا چاہیے اور مریض کے مطابق حال ادویہ کا انتخاب کرنا چاہیے ۔ ان کی علامات پچھلے ابواب میں کافی سے زیادہ دی جا چکی ہیں ۔

ایم سیپیا ، امونیا کارب ، ایپس ملفیکا ، اپوسائنم ، آرسنک البم ، آرسنک آئیوڈائڈ ، اورم میور ، بیلاڈونا ، برائی اونیا ، بنزوک ایسڈ ، بربیرس ولگرس ، کینتھرس ، کینتھرس ، چائنا ، سنابیرس کوبٹم ، کالچیکم ، کیوپرم میٹلیکم ، ڈی جی ٹیلس ، ڈلکامارا ، یوپٹوریم پرپ ، فیرم میٹلیکم ، ہیلی بورس نائگرا ، گلونائن ، ہیلونائس ، کالی بروم ، کالی میور ، کالی کارب ، کالمیا ، لیکیسس ، لیکولم لیڈم ، لائیکوپوڈیم ، مرک کار ، نیٹرم میور ، فاسفورس ، اوفس سپائی ، فاسفورس ایسڈ ، فائی ٹولاکا رسٹاکس ، سکوٹلا ، سیپی شیوا ، سلفر ، ٹربنتھنا ، یورینیم نائٹریکم ۔

البیومینیریا سے جب استسقائی کیفیت پیدا ہو جائے ۱۔ ایپس ملفیکا ، اپوسائنم آرسنک ، کالچیکم ، ڈی جی ٹیلس ، ڈلکامارا ، ہیلی بورس ، ہیلونائس ، لائیکوپوڈیم ، مرک کار

پیشاب سبزی مائل :۔ ۱۔ کیمفر، ۲۔ آئیوڈیم، کالی کارب، ریوم، روٹا، وریٹرم۔

" **دودھ کے رنگ کا** :۔ ۱۔ اورم میور، سنا، فاسفورک ایسڈ۔

" **جس میں آنول ہو** :۔ ۱۔ نیٹرم میور، پلساٹیلا، ۲۔ انٹم کروڈم، کینتھرس، کالوسنتھ، ڈلکامارہ، مرک سال، وٹیریا۔

" **پیلا** :۔ ۱۔ کونیم، نائٹرک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ ۲۔ ایگنس، الیومنا، آنگسچورا، آرنیکا، بیلاڈونا، کالچیکم، کالوسنتھ، اگنیشیا، پلساٹیلا، رسٹاکس، سارساپریلا، سکوٹلا، سیکیل، سٹرامونیم، سٹروفنشیم۔

" **مواد ملا** :۔ ۱۔ کینتھرس، کلیمیٹس ۲۔ کنابس سٹائیوا، کونیم، لائیکو، نائٹرک ایسڈ، پلساٹیلا، سباٹنا، سیپیا، سلیشیا، سلفر۔

" **چپک جانے والا** :۔ ۱۔ ڈلکامارہ ۲۔ آرسنک، کاربوویج، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، سیپیا، وائی اولا ٹرائی کلر۔

" **میں سے میٹھی بو آئے** :۔ لکٹوکا، نکس موسکاٹا، ٹربنتھنا۔

" **جس میں پیشاب کی تیز بو ہو** :۔ بنزوک ایسڈ۔

" **گندلا یا دھوئیں کا سا جب نکلے** :۔ ۱۔ سنا، کونیم، مرک سال، سباڈیلا ۲۔ امبرا، کنابس سٹائیوا، چائنا، ڈلکامارا، اگنیشیا، فاسفورس، پلساٹیلا، رسٹاکس، سیپیا۔ ۳۔ بیلاڈونا، کینتھرس، ڈیجی ٹیلس، فاسفورک ایسڈ، پلمبم

" **گندلا یا دھوئیں کا سا ہو جائے رکھے رہنے کے بعد** :۔ ۱۔ برائی اونیا، فاسفورک ایسڈ، کیمو ملا۔ ۲۔ ایسیٹک ایسڈ، کاسٹیکم، مرک سال، سینیگا، ویلیریانہ

" **برتن کے ساتھ چپک جائے رکھا رہنے پر** :۔ ۱۔ کالوسنتھ۔ ۲۔ ارجنٹم نائٹریکم، کینتھرس، کریازوٹ، کیوپرم، ٹیلیکم، فاسفورک ایسڈ۔

رسوب سرخی مائل :۔ ۱۔ کینتھرس، نیٹرم میور، پلساٹیلا، سیپیا، ویلیریانہ ۲۔ اکونائٹ، امبرا، انٹم کروڈ، آرنیکا، چائنا، لائیکوپوڈیم، نائٹرک ایسڈ۔

" **سفیدی مائل** :۔ ۱۔ فاسفورس، رسٹاکس۔ ۲۔ کالوسنتھ، کونیم، ہیپر، سلفر

نائٹرک ایسڈ، اولنڈر، پیٹرولیم، فاسفورک ایسڈ، سیپیا، سپائی جیلیا، سلفر، ویلیریانہ۔

رسوب زرد :۔ ۱۔ کیمو ملا، فاسفورس، سلیشیا، سیپیا، سلفیورک ایسڈ، زنکم۔

" **خون ملا** :۔ ۱۔ کینتھرس، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، سیپیا۔ ۲۔ اکونائٹ، ڈلکامارا، ہیلی بورس، لائیکوپوڈیم، فاسفورس، سلفر، ٹربنتھنا، یووا ارسی، زنکم۔

" **کمہار کی مٹی کی طرح** :۔ انا کارڈیم، سیپیا، سارساپریلا، سلفر، زنکم۔

" **دھوئیں کا سا** :۔ ۱۔ برائی اونیا، نائٹرک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ، سینیگا، تھوجا۔

" **چھوٹے چھوٹے ذرات کا سا** :۔ بربرس، کینتھرس، مرک، مزیریم، زنکم۔

" **آٹے کی طرح** :۔ ۱۔ کلکیریا کارب، گریفائٹس، مرک سال، نیٹرم میور۔

" **مواد یعنی پیپ کی طرح** :۔ ۱۔ کینتھرس، کیمو ملا، لائیکوپوڈیم، پلساٹیلا ۲۔ کلکیریا کارب، کونیم، کالی کارب، نائٹرک ایسڈ، سیپیا، سلیشیا۔

" **آنول کا** :۔ ۱۔ ڈلکامارہ، نیٹرم میور، پلساٹیلا، ویلیریانہ ۲۔ انٹم کروڈم، اورم، ٹیلیکم، بربرس، کاسٹیکم، کالوسنتھ، کونیم، مرک، نیٹرم کارب، فاسفورک ایسڈ، سارساپریلا، سینیگا، سلفر، سلفیورک ایسڈ۔

" **ریت کا سا یا چھوٹی چھوٹی پتھریوں کا سا** :۔ ۱۔ انٹم کروڈم، کلکیریا کارب، لائیکوپوڈیم، فاسفورس، روٹا، سارساپریلا۔ زنکم، سلیشیا ۲۔ امبرا، آرنیکا، چائنا، نینتھس، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، نکس موسکاٹا، نکس وامیکا، پلساٹیلا، تھوجا۔

خواہش پیشاب کی بے سود :۔ ۱۔ اکونائٹ، کینتھرس، ڈیجی ٹیلس، سارساپریلا ۲۔ آرنیکا، کیمفر، کاسٹیکم، کالوسنتھ، ہیوسس، کالی کارب، نکس وامیکا، فاسفورک ایسڈ، فاسفورس، پلمبم، پلساٹیلا، سٹرامونیم، سلفر۔

پیشاب کا اخراج بہت زیادہ :۔ ۱۔ ارجنٹم نائٹریکم، میوریٹک ایسڈ، رسٹاکس، سکوٹلا، وربسکم، ۲۔ ایسیٹک ایسڈ، اگنس کاسٹس، برائیٹا کارب، بسمتھ، کینتھرس، گوائیکم، اگنیشیا امارہ، مرک سال، نائٹرک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ، سینیگا، ٹیلیکم، وائی اولا ٹرائی۔

پیشاب بہت کم: ۱۔ کینتھرس، کالچیکم، ڈیجی ٹیلس، گریفائٹس، ہیلی بورس، اوپیم، روٹا، سٹافی سیگریا ۲۔ اکونائٹ، ایپس، آرنیکا، آرم ٹرائفلم، بیلاڈونا، برائی اونیا، کاسٹیکم، چائنا، ڈلکامارا، ہیپر سلفر، ہیوسمس، کالی کارب، لیکیسس، لائکوپوڈیم، مرکیوریس، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، فاسفورس، پلمبم، پلساٹیلا، سلفر، ٹرنتولا، وریٹرم البم۔

- **بہت جلد جلد:** ۱۔ اگریکس مسکریس، برائیٹا کارب، کینتھرس، کاسٹیکم، مرک سال، نائٹرک ایسڈ، رسٹاکس، سکوئلا، سٹافی سیگریا، ۲۔ برائی اونیا، کریازوٹ، فیرم فاس، اگنیشیا، کالی کارب، لیکیسس، میوریٹک ایسڈ، نیٹرم کارب، سلینیم، فاسفورک ایسڈ، سپائی جیلیا، ٹھوجا۔
- **شاذونادر:** ۱۔ کینتھرس۔ ۲۔ اکونائٹ، آرنیکا مانٹ، آرسنک، اورم میٹلیکم، کیمفر، ہیپر سلفر، ہیوسمس، لائکوپوڈیم، نکس وامیکا، اوپیم، پلمبم، پلساٹیلا، روٹا، سٹرامونیم۔
- **قطرہ قطرہ:** ۱۔ کینتھرس، سلفر، ۲۔ آرنیکا، کیمفر، کلیمیٹس، ڈلکامارا، پٹرولیم، سٹافی سیگریا، سٹرامونیم، ٹھوجا۔
- **ازخود:** ۱۔ کاسٹیکم، پلساٹیلا، رسٹاکس ۲۔ آرنیکا، بیلاڈونا، کلکیریا کارب، کاربوویج، چائنا، سنا، ڈلکامارا، گریفائٹس، کریازوٹ، لائکوپوڈیم، مرک سال، نیٹرم میور، پٹرولیم، روٹا، سیپیا، سلیشیا، سپائی جیلیا، سلفر۔
- **ازخود، رات کے وقت یعنی نیند میں نکل جائے:** ۱۔ آرسنک، بیلاڈونا، برائی اونیا، کاسٹیکم، کیموملا، مرک، اوپیم، پلساٹیلا، رسٹاکس، سیپیا، سٹرامونیم، سلیشیا، سٹافی سیگریا ۲۔ اکونائٹ، آرنیکا مانٹ، برائیٹا کارب، کلکیریا کارب، چائنا، سنا، ڈلکامارا، ہیپر سلفر، ہیوسمس، اگنیشیا، کالی کارب، کریازوٹ، لائکوپوڈیم، نیٹرم میور، نکس وامیکا، پٹرولیم، فاسفورک ایسڈ، فاسفورس، ریوم، روٹا، سپائی جیلیا، زنکم۔
- **رُک رُک کر ہو:** ۱۔ کلیمیٹس، کونیم۔ ۲۔ اگریکس مسکریس، کاسٹیکم، ڈلکامارا،

فاسفورک ایسڈ، سلفر، ٹھوجا، زنکم۔

پیشاب کا رُک (بند) جانا: ۱۔ اکونائٹ، آرنیکا مانٹ، آرسنک البم، کینتھرس، ہیپر سلفر، ہیوسمس، لاروسیریس، لائکوپوڈیم، پلمبم، پلساٹیلا، روٹا، سٹرامونیم، ۲۔ اورم، بیلاڈونا، کیپسیکم، کاسٹیکم، چائنا، سائی کوٹا، کالوسنتھ، کونیم، سیکولیٹم، کیوپرم، ڈیجی ٹیلس، گریفائٹس، نکس وامیکا، اوپیم، سیکیل کار، سلفر، وریٹرم۔

تکلیفات، پیشاب کے قبل: ۱۔ بورکس، کالوسنتھ، لائکوپوڈیم، نکس وامیکا، پلساٹیلا ۲۔ آرنیکا، انٹم ٹارٹ، برائی اونیا، ڈی جی ٹیلس، فاسفورک ایسڈ، رسٹاکس، سلفر۔

- **پیشاب کے اخراج کے شروعات پر:** ۱۔ کینتھرس، کلیمیٹس مرک سال۔
- **پیشاب کرتے وقت:** پیشاب کے دوران: ۱۔ کنابس سٹائیوا، کینتھرس، ہیپر سلفر، لائکوپوڈیم، مرک سال، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، ٹھوجا۔ ۲۔ ایسی ٹک ایسڈ، اکونائٹ، کلیمیٹس، کالچیکم، کونیم، اپیکاک، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، فاسفورس، سارساپریلا، سیپیا، سلفر، وریٹرم البم۔
- **پیشاب کے اخراج کے خاتمہ پر:** ۔ برائی اونیا، کینتھرس، سارساپریلا، سلفر۔
- **پیشاب کے بعد:** ۱۔ کینتھرس، کالوسنتھ، ہیپر سلفر، مرک سال، نیٹرم میور، سارساپریلا، ٹھوجا۔ ۲۔ اناکارڈیم، آرنیکا مانٹ، بیلاڈونا، کلکیریا کارب، کنابس سٹائیوا، کیپسیکم، چائنا، کونیم، ڈیجی ٹیلس، نیٹرم کارب، نکس وامیکا، پلساٹیلا، بربرس، روٹا، سٹافی سیگریا، سلفر، زنکم۔

ادویات جن کا مخصوص اثر مثانہ پر ہوتا ہے: ۱۔ کینتھرس، ہیوسمس، لائکوپوڈیم، نکس وامیکا، پلساٹیلا، روٹا۔ ۲۔ اکونائٹ، انٹم کروڈ، آرنیکا، بیلاڈونا، بربرس و ولگرس، کلیڈیم، کیپسیکم، ڈلکامارا، ہیلی بورس، مرک، میوریٹک ایسڈ، پٹرولیم، سارساپریلا، سکوئلا، سیپیا، سٹافی سیگریا۔

ادویات جن کا مخصوص اثر پیشاب کی نالی پر ہوتا ہے :- ۱۔ ارکٹابس یسٹائیوا، کینتھرس، کیپسیکم، کلیمیٹس، مرک سال، فاسفورس، تھوجا ۲۔ ایکونائٹ، برائی اونیا، کاسٹیکم، چائنا، کالیکم، کونیم، مزریم، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، سبائنا، سیپیا، سلفر، زنکم۔

باب پنجم

آلاتِ تنفس کی تکلیفات

کھانسی اور سانس میں تنگی

یہ آلاتِ تنفس کی سب سے بڑی شکایتیں ہیں جو عموماً حمل کے زمانہ میں ظاہر ہوتی ہیں یہ ہو سکتا ہے کہ سینہ میں سکڑن، دھڑکن، اور اسی قسم کی دوسری علامات بھی ساتھ شامل ہو جائیں لیکن یہ علامات عموماً دورانِ خون کی ابتری کا نتیجہ ہوا کرتی ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ آیا سینہ میں تنگی اور دھڑکن کی وجہ سے آلاتِ تنفس میں تکلیف پیدا ہوتی ہے یا آلات تنفس کی تکلیف کی وجہ سے سینہ میں تنگی اور دھڑکن پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہر دو کیفیتیں اتنی لازم و ملزوم ہیں کہ دورانِ حمل ان کا سمجھنا اور ان کو تفریق کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔

حمل کے اثر منعکس اور ہمدردی کی وجہ سے ہاضمہ کی نالی میں ابتری واقع ہوتی ہے اور اس ابتری کی وجہ سے عموماً کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ یا جب رحم پردۂ صفاق کو اگر دباتا ہے تو اس کی تحریک سے کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ہر دو حالت میں کھانسی چھوٹی، بار بار تحریک پیدا کرنے والی ہوا کرتی ہے یا تو یہ بالکل خشک ہوتی ہے یا اس کے ساتھ کسی قدر بلغم نکلتا ہے حمل کی حالت میں کھانسی کے ساتھ یا بغیر کھانسی کے انفلوئنزا بھی ہو سکتا ہے اور اگر انفلوئنزا کی نمود ہو تو فوراً علاج کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیے۔

بعض اوقات ایک خاص قسم کی تشنجی کھانسی [illegible] پنگ کف یعنی کالی کھانسی کی طرح

پھیپھڑوں کی اعصاب میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جب کالی کھانسی یا کالی کھانسی کی مانند کھانسی حمل کے دوران میں شروع ہو جائے۔ تو عموماً پھیپھڑوں کی دق کا تاثر ہوتا ہے۔ یا پھیپھڑوں کی دق کی ابتدائی نمود اس حالت کو نظر انداز کرنا ایک گناہ عظیم ہے اس کھانسی کے ساتھ دوسری کیفیت بعد دوپہر روزانہ جاڑے کی نمود بھی ہے۔

سانس میں دقت یا سینہ میں سکڑن

یہ حالت دوران حمل میں کوئی غیر معمولی حالت نہیں ہے یہ اکثر اوقات حاملہ عورتوں کو ہو جاتی ہے۔ لیکن صرف ان مستورات میں یہ حالت دیکھی جاتی ہے جن مستورات کے سینہ اور پھیپھڑے کمزور ہوتے ہیں یا جن کی طبیعت کا رجحان دق کی طرف ہوتا ہے یا جن کے سینہ میں استسقائی کیفیت ہوتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ خون کی زیادتی بحالت حمل سانس کی دقت کی ایک وجہ ہوتی ہے لیکن بیچالوجسٹ یعنی ماہرین جسم بتاتے ہیں کہ خون کی زیادتی سانس کی دقت کی وجہ نہیں ہو سکتی، بلکہ دورانِ خون میں رکاوٹ چاہے وہ کسی وجہ سے ہو۔ تنگی تنفس کی وجہ ہوتی ہے۔

کھانسی، سانس میں دقت، تنگی اور آلات تنفس کی پراگندگی کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم طبعی اور مزاجی کیفیت کے مطابق دوا تجویز کریں۔ یہ مزاجی ادویہ نہ صرف ظاہرہ تکلیف ہی کو درست کرتی ہے بلکہ آنے والے خطرے مثلاً پھیپھڑوں کی دق وغیرہ بھی بیخ و بن سے کاٹ دیتی ہیں۔ تاہم ذیل میں ناظرین کی سہولت کے لیے چند ادویہ کا ذکر ہم نے کر دیا ہے۔

ایکونائٹ :- ۱۔ چھوٹی خشک کھانسی جو حلق میں سرسراہٹ سے پیدا ہو۔ جس کی زیادتی رات کے وقت ہو سگریٹ پینے سے یا پانی پینے سے کھانسی پیدا ہو جائے مریضہ گہری سانس نہ لے سکے کیونکہ اس کے پھیپھڑے مکمل طور پر۔ پھیل نہ سکیں کھانسی جو سرد خشک ہوا کے لگنے سے پیدا ہوتی ہے۔

انٹم ٹارٹ :- ۱۔ ڈھیلی کھانسی بغیر بلغم کے اخراج کے حلق اور ہوا کی نالیاں

بلغم سے بھری ہوئی معلوم ہوں۔ بلغم کھڑکھڑائے لیکن خارج کرنے کی نااہلیت ہو جلی۔ بلغم کی قے۔ دن اور رات پیاس۔

آرنیکا مانٹ: چھوٹی خشک سرسراہٹ والی کھانسی خصوصاً صبح اٹھنے پر۔ کھانسی جس کے ساتھ بلغم یا منجمد شدہ خون ہو۔ سینہ کی ایک جانب سوئیاں چبھنے والے درد، جس کی کھانسنے سے زیادتی ہو، شکم اور سینہ میں کوٹے پیٹے جانے کا سا احساس۔

آرسنک البم: رات کو خشک کھانسی دم گھٹنے کے احساس کے ساتھ جیسے گندھک کے دھوئیں سے پیدا ہوئی ہو۔ بلغم مقدار میں کم مشکل سے نکلے اور بعض اوقات خون کی دھاریاں لیے ہوئے ہو۔ پریشانی اور دم گھٹنے کے دورے خصوصاً سیڑھیاں چڑھنے پر پریشانی بے چینی، پیاس۔ لیکن ایک وقت میں تھوڑا تھوڑا پانی پی سکے۔

آرسنک آئیوڈائڈ: چھوٹی بار بار اور دب دب کر اٹھنے والی کھانسی پیپ ملے لسدار بلغم کے ساتھ، جس کی زیادتی رات کو اور صبح کو ہو۔

آرم ٹرائفلم: ڈھیلی کھانسی خصوصاً جہاں بلغم نکالنے کی نااہلیت ہو۔ رات کو لیٹ جانے پر جس کی وجہ سے مریضہ سو نہ سکے۔ کھانسی کے ساتھ عموماً مریضہ کی آواز بیٹھ جاتی ہے۔

اورم میٹیلکم: خشک دورے والی اعصابی کھانسی جو جبلت کو غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک رہے۔ صبح جاگنے پر زرد کڑے بلغم والی کھانسی۔

بڈیاگا: کھانسی جس سے چھینکیں پیدا ہوں۔ شدید دورے والی کھانسی جس سے چپچپا ہوا بلغم اچھل کر باہر آ جائے زیادہ ٹھنڈی ہوا اور بادلوں والے موسم میں ہو۔

برٹیا کارب: غیر آدمیوں کی موجودگی میں کھانسی۔ کھانسنے کے خیال آنے پر کھانسی آ جائے بڑھے ہوئے غدود کے ساتھ کھانسی۔

بیلاڈونا: خشک دورے والی کھانسی جس کی زیادتی رات کو ہو۔ مریضہ کو نیند سے جگائے۔ اس امر کا احساس جیسے حلق میں مٹی بھری ہے۔ جس سے سرسراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور مریضہ کو کھانسنے کی مسلسل خواہش ہوتی ہے۔ چہرے کی سرخی اور حدت کنپٹیوں کی تپکن کے ساتھ کھانسی جس کی وجہ سے مریضہ کو اٹھ کر بیٹھنا پڑے لیکن بیٹھنے سے سکون نہ ہو

بورکس: ٹھنڈے پانی سے، نہانے سے پیدا شدہ، کھانسی، خشک کھانسی، جس کی زیادتی صبح جاگنے پر اور رات کو لیٹنے پر ہو۔

برائی اونیا: خشک کھانسی، حلق میں سرسراہٹ کے ساتھ۔ کھانستے کھانستے غذا تک نکل جائے۔ رات کو بستر میں کھانسی، جس کی مریضہ کو اٹھ کر بیٹھنا پڑے۔ گہری سانس لینے پر یا کھانسنے پر سوئیاں چبھیں، کھانستے وقت اس امر کا احساس کہ جیسے سر اور سینہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا شدید قبض اور شدید پیاس کے ساتھ۔

کلکیریا کارب: خشک کھانسی خصوصاً شام کو اور آدھی رات کے بعد دل کی دھڑکن کے ساتھ، خشک شدید کھانسی حلق میں گرد کی سی سرسراہٹ کے ساتھ یا ڈھیلی کھانسی گاڑھے زردی مائل بدبودار بلغم (جس کا ذائقہ سیاہی کا سا ہو) کے ساتھ، سردی سے ازحد ذکی الحس۔ ذرا سا سرد جھونکا مریضہ کے دل میں رعشہ ارتعاش میں اتر جائے۔

کیپسیکم: ہر زوردار کھانسی پر شری ہوئی ریاح کا اخراج، اعصابی کھانسی خشک جس کو زیادتی شام کو ہو۔ ہر کھانسنے پر سر، شکم یا دیگر دور کے اعضاء میں ہو۔

کاربو انیملس: شدید خشک کھانسی۔ تمام شکم میں بل چل پڑ جائے، مریضہ کو شکم تھامنا پڑے۔ ڈھیلی کھانسی جس کی زیادتی رات کو اور داہنی کروٹ لیٹنے پر ہو، سبز بدبودار بلغم۔

کاربو ورج: کھانسی سبزی مائل زرد، بدبودار بلغم کے ساتھ یا لیسدار سفیدی مائل پانی کا سا بلغم کھٹے یا نمکین ذائقہ والے کے ساتھ، ہر کھانے کے بعد زیادتی اور قے کے ساتھ کھانسی ختم نہ ہو۔

کاسٹیکم: چھوٹی خشک کھانسی حلق میں سرسراہٹ کے ساتھ پیدا ہو جس کی زیادتی شام سے آدھی رات تک ہو جس میں کمی ٹھنڈے پانی سے ہو۔ مریضہ کا کھانستے کھانستے پیشاب نکل جائے۔ سینہ میں پھوڑے کا سا درد کھانستے وقت۔

کیمو ملا: خشک سرسراہٹ والی کھانسی جس کی زیادتی رات کو اور نیند میں ہو۔ ہوا کی نالی میں کھڑکھڑاہٹ کھانسی، کھاتے وقت یا کھانے کے فوراً بعد جس سے کھانسی

ہوئی غذا قے ہو جائے۔

چیلیڈونیم: صفراوی کھانسی سینہ کے داہنے جانب درد کے ساتھ۔ یرقان اور بڑھے ہوئے جگر کے ساتھ۔

چائنا: خشک جلد جلد آنے والی کھانسی، جیسے گندھک کے دھوئیں سے ہو۔ زیادتی ہنسنے بولنے، پینے یا گہری سانس لینے پر ہو۔ کھانسی جس کے ساتھ شفاف لیسدار یا خون ملا بلغم ہو۔ پھیپھڑوں سے خون کے سیلان یا کسی دوسری رطوبت زندگی کے ضائع ہو جانے سے پیدا شدہ کھانسی۔

سنا: کھانسی اتنی شدید کہ آنکھوں میں آنسو آجائیں، اور سینہ کی سامنے والی ہڈی کے پیچھے درد ہو۔ ہر گہری سانس لینے پر سینہ میں پھوڑے کا سا درد، اور کھانسی کی رطوبت خشک چھوٹی اور بار بار آنیوالی کھانسی کے دورے، کھانسنے پر ایسا معلوم ہو جیسے مریضہ کی حلق کو کچھ چڑھ آیا ہے، جیسے بار بار نگلنا پڑے کیڑوں کی کھانسی۔

کوکس کیکٹائی: کھانسی ۶ بجے صبح مریضہ کو جگائے یا جاگتے ہی کھانسی کا دورہ۔ لیسدار بلغم کے ساتھ ہو۔

کافیا: خشک بار بار آنے والی کھانسی، کالی کھانسی کی سی جسکی زیادتی سانس اندر لینے پر ہو۔

کونیم میکولیٹم: خشک شدید کھانسی، صرف رات کو لیٹ جانے پر حمل کی کھانسی جس کی زیادتی رات کے وقت ہو۔

کورلیئم ریوبرم: خشک بھو نکنے والی چھوٹی کھانسی جو ہر منٹ منٹ پر اٹھے سانس اندر کھینچنے پر ہوا کی نالیوں میں برف کی مانند ٹھنڈی معلوم ہو۔ ٹھنڈا بلغم۔

کیوپرم میٹیلیکم: اعصابی دورے والی کھانسی خشک اور دم گھٹنے والی جسکی زیادتی رات کو ہو۔ صبح جاگنے پر تھوڑا سا خون ملا بدبودار مزے اور بو کا بلغم، مسلسل کھانسی جس کی وجہ سے مریضہ بول تک نہ سکے۔ کھانسی کو ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ہو۔

ڈروسرا: ڈھیلی کھانسی زردی مائل بلغم کے ساتھ، دورے والی اعصابی کھانسی

جو کسی دوسری تکلیف کی ہمدردی سے ہو۔ کھانسنے پر سینے میں پسلیوں کے نیچے درد جس کی وجہ سے مریضہ کو ماؤف عضو کو ہاتھوں سے پکڑنا پڑے۔ زیادتی رات کو خصوصاً آدھی رات کے بعد گانے سے یا ہنسنے سے ہو۔

یوفریشیا: صبح جاگنے پر کھانسی اس وقت تک قائم رہے جب تک مریضہ دوبارہ لیٹ نہ جائے رات کے دوران مریضہ کو کوئی کھانسی نہیں آتی۔

ہیپر سلفر: ڈھیلی کی کھانسی جس کے ساتھ ہوا کی نالی میں ڈھیلا بلغم کھڑکھڑائے کھڑکھڑانے والی دم گھٹنے والی کھانسی جس کی زیادتی آدھی رات کے بعد ہو خشک آواز بٹھا دینے والی کھانسی جس کی زیادتی صبح کو ہو۔ مریضہ اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھنا چاہتی ہو۔ کیونکہ ذرا سی ہوا کے لگنے سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔

ہیوسمس: خشک دورے والی کھانسی خصوصاً رات کے وقت یا لیٹنے پر جس کو بیٹھنے سے آرام ہو جائے۔ (جن مستورات میں ہسٹریا کی ہسٹری ہو ان کے لیے ہیوسمس اکسیر چیز ہے لیکن حمل کی حالت میں اس علامت پر کونیم تجویز ہو سکتا تھا۔ اور سباڈلا پر دھیان دو)

اگنیشیا: خشک دورے والی کھانسی جو حلق میں گندھک کے دھوئیں یا مٹی کے احساس سے پیدا ہوتی ہو۔ رات کے وقت بستر میں متواتر چھوٹی کھانسی، ہر کھانسی کے بواسیر کے مسوں میں سوئیاں چبھیں۔ مریضہ جتنا کھانسے اتنی ہی اس کی کھانسی بڑھتی جائے کھانسی ہر وقت جب مریضہ کھڑی ہو، یا گرم چیزوں کے پینے کے بعد، ہر کھانسی کے دورے کے بعد مریضہ نیند محسوس کرے۔

اپیکاک: خشک کھانسی جو ہوا کی نالی کے اوپری حصہ میں سرسراہٹ کی وجہ سے پیدا ہو۔ دم گھٹنے والی کھانسی سانس لینے پر ہوا کی نالیوں میں بلغم کھڑکھڑائے۔ کھانسنے پر دم گھٹے، اور مریضہ کا چہرہ بینگوں ہو جائے۔ مسلسل متلی۔ بلغم کی قے۔ سینہ بلغم سے بھرا ہوا معلوم ہو لیکن کھانسنے پر کوئی بلغم نہ نکلے۔ کھانے کے بعد کھانسی جس سے کھایا پیا نکل جائے۔

کالی بائی کرام: ڈھیلی کھانسی سینہ میں کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ، بینگوں سخت بلغم کے ٹکڑے، کھانسی سخت تاردار بلغم کے ساتھ، کھانسی کے دوران سینہ کی سامنے والی ہڈی

میں درد جو کندھوں کے درمیان جائے۔

کالی کارب: خشک تکلیف دہ کھانسی دن اور رات جسکی زیادتی آدھی رات کے بعد تین چار بجے کے بعد ہو سینہ میں سوئیاں چبھیں، دورے والی کھانسی جس کے ساتھ ابکائیاں آئیں یا کھائی ہوئی غذا کی قے ہو جائے۔ اور کھٹا بلغم نکلے۔

کالی آئیوڈائیڈ: حلق کے گرد سرسراہٹ جس سے خشک کھانسی پیدا ہو یا سبز بلغم والی کھانسی خصوصاً آتشکی مزاجوں میں یہ دوا زیادہ مفید ہے۔

کریازوٹ: تھکا دینے والی کھانسی بلغم مقدار میں زیادہ گاڑھا زرد یا سفید ہوا کی نالی کے نچلے حصہ میں رنگین کے احساس سے پیدا شدہ کھانسی۔

لیکیسس: چھوٹی خشک کھانسی جو حلق میں سرسراہٹ کی وجہ سے پیدا ہو۔ ہوا کی نالی پر ذرا سا بوجھ یا دباؤ، شدید کھانسی اور دم گھٹنے کا احساس پیدا کرے۔ گلا اور ہوا کی نالی چھونے سے درد کرے۔ گردن کے گرد کوئی چیز برداشت نہ ہو سکے کھانسی کی زیادتی دن کو اور سونے کے بعد ہو۔

لائیکوپوڈیم: کھانسی بھورے نمکین بلغم کے ساتھ اور معدے میں شدید کمزوری کے احساس کے ساتھ، صبح کی کھانسی سبز بلغم اور سینہ میں شدید درد کے ساتھ، کھانسی جسکی زیادتی ۴ سے ۸ بجے شام کو ہو، ٹھنڈی چیزوں کے کھانے یا پینے سے زیادتی۔

مینگنم: اونچا پڑھنے یا بولنے سے خشک کھانسی زردی مائل سبز بلغم، گہری کھانسی بغیر بلغم کے جو لیٹنے پر بند ہو جائے۔

مرکیوریس: خشک کھانسی جو ایسی آواز پیدا کرے جیسے تمام سینہ اندر سے خشک ہو گیا ہے۔ کھانسی زردی مائل بلغم کے اخراج کے ساتھ بعض اوقات مواد ملا بلغم یا خون تھوکنے کے ساتھ، کھانسی جس کی زیادتی رات کو اور مرطوب موسم میں ہو ہر کروٹ لیٹنے پر کھانسی خصوصاً داہنی کروٹ لیٹنے پر کھانسی ہو۔

نیٹرم کارب: گرم مکان میں داخل ہونے پر کھانسی، مریضہ گاڑھا بلغم کھنکار کر نکالے جو پھر فوراً جمع ہو جائے، سبز بلغم نمکین ذائقہ کا، خشک کھانسی سینہ میں کھڑکھڑاہٹ

کے ساتھ۔

نیٹرم سلف: رات کو خشک کھانسی سینہ میں پھوڑے کے سے درد اور حلق میں کھرکھرے پن کے ساتھ، مریضہ کو اٹھ کر بیٹھنا پڑے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے سینہ کو پکڑنا پڑے۔

نکس موسکاٹا: ہسٹریکل مریضاؤں میں خشک بھونکنے والی کھانسی جس کے ساتھ دم گھٹے، حمل کے دوران کی چھوٹی بار بار آنے والی کھانسی جو حلق میں سرسراہٹ یا ہوا کی نالی میں رنگین کے احساس سے پیدا ہو کھانسی بستر میں گرم ہونے سے، پانی میں کھڑے رہنے سے نہانے سے، زیادہ گرم ہو جانے سے یا مرطوب مکانوں میں رہنے سے پیدا ہو کھانے کے بعد وصلی کھانسی، پینے کے بعد خشک کھانسی پیدا ہو، بلغم چپچپا نمکین، اکھڑے ہوئے بلغم کو نگلنا پڑے۔

نکس وامیکا: خشک کھانسی جو حلق میں کھرکھرے پن یا چھیلن کے احساس کی وجہ سے پیدا ہو۔ کھانسی سر میں درد کے ساتھ جیسے کھوپڑی پھٹ جائے گی یا معدہ میں کوٹے پیٹے جانے کے احساس کے ساتھ جہاں ایلوپیتھک کھانسی کی ادویات بہت استعمال کی گئی ہوں۔

فاسفورس: خشک کھانسی حلق یا سینہ میں سرسراہٹ کی وجہ سے جو اونچا پڑھنے، بولنے، ہنسنے یا پینے سے پیدا ہو۔ شام کے وقت خشک سرسراہٹ والی کھانسی سینہ میں تنگی کے احساس کے ساتھ، لمبی، دبلی پتلی مریضاؤں جن میں دق کا تاثر ہو تمام ہوا کی نالیوں میں چھیلن کا احساس، کھانسی جسکی زیادتی پیٹھ کے بل یا بائیں کروٹ لیٹنے سے ہو۔

فاسفورک ایسڈ: سرسراہٹ والی دورے والی کھانسی، کھانسی صرف صبح کے وقت زرد بلغم کے اخراج کیساتھ کھانسی پیپ ملے بدبودار بلغم کیساتھ کھانستے وقت سر میں درد، حلق اور غذا کی قے یا پیشاب کا نکل جانا، لسدار سفیدی مائل کھٹا یا نمکین بلغم۔

پلاٹینا: ہسٹریکل خشک کھانسی جو سینہ کی سامنے والی ہڈی کے اوپری چوتھائی حصہ میں دم گھٹنے کے احساس سے ہو۔

پلساٹیلا: خشک کھانسی رات میں جو بستر میں اٹھ کر بیٹھ جانے سے غائب ہو جائے

رات کو خشک کھانسی اور دن کو ڈھیلی، ڈھیلی کھانسی زردی مائل، سبزی مائل یا کڑوے بلغم کے ساتھ صبح کی کھانسی زرد نمکین، مکڑوے اور بدمزہ بلغم کی زیادتی کیساتھ جس سے بعض اوقات قے ہو جائے، سینہ میں سوئیاں چبھیں، خصوصاً لیٹ جانے پر، شام کو زیادتی۔

رسٹاکس :۔ خشک تکلیف دہ کھانسی ہوا کی نالیوں میں سرسراہٹ سے پیدا ہو سر یا جسم کے کسی دوسرے حصّہ کو ننگا کرنے سے کھانسی، کھانسی خون کے مزے کیساتھ اگرچہ کوئی خون ظاہر نہ آئے، زیادتی آدھی رات کے قبل اور صبح جاگنے پر یا ٹھنڈی چیزیں لینے سے ہو اور کمی گرم چیزیں پینے سے ہو۔

ریومکس کرسپس :۔ شدید نہ رکنے والی تھکا دینے والی کھانسی جس کی زیادہ وجہ ٹھنڈی ہوا کی ہر سانس لینے اور رات کے وقت ہو، شدید بھونکنے والی کھانسی، جس کے دورے ہر رات کو ۱۱ بجے اور ۲ سے ۵ بجے تک ہوں۔

سباٹنا :۔ ہوا کی نالی میں رینگن اور سرسراہٹ سے کھانسی پیدا ہو چپچپے بلغم، خشک اور بار بار آنیوالی کھانسی۔

سمبوکس نائگرا :۔ رات کو دم گھٹنے والی کھانسی کے دورے، سینہ میں رکاوٹ کے ساتھ، ایسا معلوم ہو جیسے مریضہ کا دم گھٹ جائیگا کھانسی جس کی زیادتی آدھی رات کے وقت یا آدھی رات کے فوراً بعد ہو۔

سنگونیریا :۔ خشک کھانسی حلق میں سرسراہٹ کے ساتھ۔ اور سینہ کی سامنے والی ہڈی کے ساتھ ساتھ نیچے کی طرف رینگن کے احساس کے ساتھ، خشک تکلیف دہ کھانسی حلق میں خشکی کے ساتھ، خشک کھانسی جس کی وجہ سے مریضہ کو جاگنا پڑے اور اسوقت تک نہ رکے، جب تک مریضہ بستر میں اٹھ کر بیٹھ نہ جائے اور ریاح یا ڈکار کا اخراج نہ ہو جائے بلغم گاڑھا بدبودار، پیپ ملا اور زنگ کے رنگ کا۔

سکوئلا :۔ ہر ٹھنڈا پانی پینے پر شدید کھانسی، کھانسی کا ہر دورہ چھینک یا پیشاب نکل جانے پر ختم ہوتا ہے چھوٹی کھڑکھڑاہٹ والی کھانسی جس سے نیند میں خلل ہو، صبح کیوقت ڈھیلی کھانسی جو شام کی خشک کھانسی سے زیادہ تھکا دینے والی ہو۔

سلیگا :۔ خشک ہلا دینے والی حلق میں سرسراہٹ کے ساتھ خصوصاً کھلی ہوا میں جب تیز چلتا ہو کھانسی جس کے ساتھ کڑا بلغم انڈے کی سفیدی کا سا نکلے، کھانسی جس کی زیادتی صبح کے وقت جب کپڑے پہن رہی ہو، اور ناشتہ کے قبل (کسی دوسرے وقت کا کھانا کھانسی پر کوئی اثر نہیں ڈالتا ہے۔)

سیپیا :۔ خشک کھانسی خصوصاً رات کو بستر میں آدھی رات تک متلی اور کڑوی قے کے ساتھ رات کو سوتے وقت کھانسی جس سے مریضہ نہ جاگے، کھانسی ڈھیلے بلغم کے ساتھ لیکن مریضہ نکال نہ سکے، یا نکلے ہوئے بلغم کو دوبارہ نگلنے پر مجبور ہو، دورے والی کھانسی سینہ میں سرسراہٹ کیساتھ، دن کے وقت بغیر بلغم کے صبح کے وقت زرد، سبز یا بھورے یا دودھ کے سے، سخت لسدار، نمکین ذائقہ کے بلغم کے ساتھ (تیز چلنے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے یا بڑھ جاتی ہے)

سلیسیا :۔ ٹھنڈی چیزیں پینے سے یا ہوا کے جھونکے سے کھانسی کو تحریک ملتی ہے خشک یا ڈھیلی کھانسی شفاف بلغم کیساتھ، خشک بار بار ہونے والی کھانسی سینہ میں درد کے ساتھ، کھانسی پیپ ملی رطوبت کی قے کے ساتھ رات کو دم گھٹنے والی کھانسی گہری سانسوں یا ٹھنڈی سانسوں کے ساتھ، جلد جلد کھانا اور پینا کھانسی پیدا کرے۔

سپنجیا :۔ خشک بھونکنے والی، سیٹی بجنے کی سی کھانسی جو ہوا کی نالی میں جلن اور سرسراہٹ کی وجہ سے پیدا ہو، زردی مائل اور سفیدی مائل بلغم کا اخراج، زیادتی سر نیچا کر کے لیٹنے سے یا کمرے کے گرم ہو جانے سے ہو، ذرا سا کھانسنے سے بھی کمی کھانسی کو گرم چیزیں پینے سے آرام ہو۔

سٹانم :۔ خشک بار بار کھانسی عام کمزوری کے ساتھ، مقدار میں زیادہ، سبز نمکین بلغم دن کے وقت خصوصاً صبح کو، کھانسی جس کی زیادتی بولتے ہنسنے، گانے اور گرم چیزیں پینے سے ہو۔ اور جس میں کمی بلغم کے اخراج سے ہو۔ جو بدبودار اور میٹھا ہوتا ہے، مریضہ عموماً پیٹھ کے بل آرام حاصل کرنے کے لیے لیٹے، چھاتی میں کمزوری، مریضہ کمزوری کی وجہ سے بول تک نہ سکے۔

سٹکٹا :۔ نہ رکنے والی کھانسی رات کے وقت ہر سانس اندر کھینچنے پر سخت

بھونکنے والی کھانسی جس کے ساتھ پھٹنے والے درد سر ہوں بار بار ہونے والی کھانسی اعصابی اور ہسٹریکل مریضاؤں میں جن کو عموماً متلی اور قے والے درد سر کی شکایت رہتی ہو۔

سلفر: خشک کھانسی حلق میں کھرکھرے پن اور خشکی کے ساتھ ڈھیلی کھانسی سبزی مائل بلغم کے میٹھے ٹکڑوں کے ساتھ۔ پھیپھڑوں میں بلغم کی کھڑکھڑاہٹ کھانسی صبح کے وقت بڑھے، دبلی پتلی مریضاؤں میں جن کے کندھے جھکے ہوئے ہوں۔

سٹیلیفم: سخت مسلسل کھانسی گاڑھے زرد بغیر مزے کے بلغم کے ساتھ جس کی زیادتی ہمیشہ رات کو ہو جس سے مریضہ سو نہ سکے، داہنی کروٹ لیٹنے سے زیادتی۔

ٹیرنٹولا: دورے والی نہ رکنے والی کھانسی، خشک یا مقدار میں زیادہ تاردار بلغم کے ساتھ خصوصاً صبح کے وقت، کھانسی بستر سے نکلنے پر قے اور پیشاب کے از خود نکل جانے اور سر اور پاؤں میں درد کے ساتھ۔

ٹرینتھنا: جاڑوں کی کھانسی، ہوا کی نالیوں کی بلغمی جھلیوں کی خشکی کی وجہ سے پیدا شدہ خشک چھوٹی چھوٹی کھانسی جس کی زیادتی کھانے کے بعد لیٹنے پر ہو۔

تھوجا: کھانسی صرف دن کے وقت یا شام کو لیٹنے پر، لیکن رات میں شاذ و نادر شام کو لیٹنے پر کھانسی، بلغم نہایت آسانی سے اکھڑتا ہے۔ اگر مریضہ بائیں کروٹ سے داہنی پر چلی جائے۔ کھانسی کھانے کے فوراً بعد، بلغم سبز، پرانے پنیر کے مزے کا۔

وریٹرم البم: گہری کھوکھلی کھانسی، ہوا کی نالیوں میں بہت نیچے سرسراہٹ کے ساتھ، کھانسی زرد بلغم کے ساتھ اور کھانسنے سے بعد سینہ میں کوٹے پیٹے جانے کا سا درد، شدید کھانسی چہرے کے نیلے پن اور پیشاب کے از خود رفتہ ہو جانے کے ساتھ، بے حد کمزوری کھانسی جس کی زیادتی گرم مکان میں جانے سے بستر میں گرم ہو جانے کے بعد ٹھنڈی چیزیں کھانے یا پینے کے بعد خصوصاً پانی، صبح کے وقت اور آدھی رات تک ہو۔

وربیسکم: گہری کھوکھلی اور کھرکھری کھانسی کے بار بار دورے بگل بجنے کی آواز کے ساتھ۔

مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ اکالیفا انڈیکا، ایسٹک ایسڈ، اسکولس ہپ، اگریکس

ایلنتھس، ایلم سٹاٹیو، ایلم سیپیا، ایلیومن، ایلیومنا، امبرا، امونیا کارب، امونیا میور، اناکارڈیم، انٹم کروڈم، انٹی مونیم سلفیوریٹم، ادرم امپس، ارلیا ریسی موسا، ارجنٹم میٹیلیکم، ارجنٹم نائٹریکم، اسافوٹیڈا، بنزوک ایسڈ، بووسٹا، برومیم، بیوفو گیلیکس، کلکیریا آرس، کلکیریا فلور، کلکیریا آئیوڈائڈ، کلکیریا فاس، کارڈس میری آنس، کلورم، سسٹس، کوکا، کاکسی نیلا، کوکولس، کاچیلکم، کالن سونیا، کوموکینیڈیا، کوپے ویا، کروکس، کروٹیلس ہری، کروٹن ٹگ، کیوبیبا، کیورارا، سائیکلے من، ڈیجی ٹیلس، ڈرالی کس، ڈلکامارا، ایلپس، یوجینیا، یوپیٹوریم پرف، یوفریزیا، فیرم میٹیلیکم، جلسی میم، گریفائٹس، ہیمے میلس، سپیٹکا، الیسیم، انڈیگو، آئیوڈیم، کالی برام، لکوکا، لیڈم، لیتھیم کارب، لوبیلیا، لائیکوپس ورجینیانا، میگنیشیا کارب، میگنیشیا میور، میگنیشیا فاس، میگنیشیا سلف، ملی لوٹس، میفائٹس، مرک بن آئیوڈائڈ، مزیریم، ملی فولیم، مشک، ناجا، نیفتھالین، نیٹرم آرس، نیٹرم میور، نکولم، نائٹرک ایسڈ، اوپیم، اوسیم، پٹرولیم، فلینڈریم، فائی ٹولاکا، سورینم، روڈوڈنڈرن، سباڈیلا، سینی شیو، سلیشیم، سپائی جیلیا، سٹافی سیگریا، سلفیورک ایسڈ، تھیریڈیم، وریٹرم ورائیڈ، زنکم، زنجیبر، زیزیا وغیرہ وغیرہ کو بھی خیال میں رکھنا چاہیے۔

باب ششم

نظام خون کی خرابیاں

دوران خون میں تیزی

حمل کے زمانہ میں اعصاب کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اس لیے خون کے دوران میں بھی کسی حد تک تیزی آجاتی ہے ایسی حالتوں میں یا تو خون بڑھنا چاہیے یا خون میں دیگر اجزاء مل کر خون کو پتلا اور کمزور کر کے مقدار میں زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ اس سے خون کے دوران میں تیزی آجاتی ہے۔ حالانکہ خون پتلا اور پانی کا سا ہو جاتا ہے اور اس قسم کی حالت کو پانی ملا خون یا Hydraemia کہتے ہیں خون کے پتلا ہو جانے سے تمام اعضاء کو پوری غذائیت میسر نہیں آتی اور مریضہ میں

کمزوری آنی شروع ہو جاتی ہے خون کے دوران کی تیزی میں مریضہ کو چکر، چہرے کی تمتماہٹ بینائی میں کمزوری کانوں میں گھنٹہ بجنے کی آوازیں تمام جسم پر تمتماہٹ اور حدت کے دورے وغیرہ کی شکایت رہتی ہے، بعض اوقات تو یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ مریضہ کمزور ہو جاتی ہے، یہ حالت حمل میں بعض اوقات تشویشناک ثابت ہوتی ہے۔ حمل کے آخری مہینوں میں خون کے پتلے ہو جانے کی وجہ سے جگہ بجگہ استسقائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو کہ خطرناک ثابت ہوتی ہے، یہاں صرف اتنا بتلا دینا کافی ہے کہ خون کا یہ پتلا ہونا اور استسقائی کیفیتیں "سودا" کی ایک علامت ہیں، اور مریضاؤں کی مزاجی کیفیت کے ساتھ مل کر تشویشناک کورس اختیار کر لیتی ہیں۔

بھُس Anaemia یہ ایک عام علامت ہے جو حمل میں ظاہر ہوتی ہے مسلسل متلی اور شدید قے جو بعض اوقات تمام حمل کے زمانہ میں جاری رہتی ہیں وہ دیگر معدے کی خرابیوں کی وجہ سے مریضہ کی غذا جزو بدن نہیں بنتی، اور مریضہ دن بدن لاغر اور کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہیں تک اکتفا نہیں بلکہ جنین کی نشوونما کی ضرورت مریضہ کی صحت پر بھی برا اثر ڈالتی ہے، ایسے حالات میں مریضہ کی یہ کمزوری عموماً مریضہ کی موت (وضع حمل سے قبل یا بعد) کا باعث ہوا کرتی ہے جب تک مریضہ کو ٹھیک منتخب شدہ دوا نہ دی جائے

حمل کے زمانہ میں خون کی ان خرابیوں سے جسم کے مختلف حصص میں خون کے دوران کی زیادتی ہو جاتی ہے خون کا رجحان اسی طرف زیادہ ہو جاتا ہے جو حصہ مریضہ کا مزاجی طور پہ کمزور ہو۔ اس لیے بعض مریضاؤں میں نکسیر بعض میں خون کی قے اور بعض میں پھیپھڑوں سے خون اور باقیوں میں رحم سے خون کا سیلان جاری ہو جاتا ہے (جو اسقاطِ حمل کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے) ان تمام مقامی سوجنوں اور خون کے اجتماع و دوران کی خرابیوں کیلیے مریضہ کا مزاجی علاج نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔

یوریمیا Uraemia یعنی خون میں یوریا کی ملاوٹ جس کا ذکر البیومینوریا کے ساتھ پچھلے کسی باب میں دیا جا چکا ہے۔

خون کی ان تمام خرابیوں کا علاج ان کی موجودہ علامات و دیگر حالات علامت کے

مطابق کرنا چاہیے۔ مریضہ کی دماغی اور طبعی علامات کو کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ علاقی بیماریوں کے پیدا ہونے سے قبل ہی مریضہ کو شفا دینے میں مددگار ہوا کرتی ہے۔

مقامی استسقاء، استسقاء، اور شکم کا استسقاء

OEDEMA ANASARCA ASCITES

یہ مختلف استسقائی کیفیتیں حمل کے دوران یا تو حمل کی ذاتی حالت سے پیدا ہوتی ہیں یا دل گردوں یا جگر کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں حمل کے دوران بعض مستورات کو تو کم و بیش استسقائی کیفیتیں ظاہر ہوتی ہیں اور بعض اس سے بالکل بری رہتی ہیں بعض حالات میں تو یہ حمل پر کوئی اثر نہیں ڈالتیں، سوائے اس کے کہ ماؤف حصہ ذرا سا پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے اور وضع حمل کے بعد یہ رفع ہو جاتی ہیں لیکن بعض میں تو یہ اتنی شدید حالت اختیار کر لیتی ہیں کہ نہ صرف مریضہ کی صحت بلکہ جان بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

استسقاء حمل کے ابتدائی مہینوں میں شروع ہو جاتا ہے شروع شروع میں تو صرف پاؤں اور ٹخنے ماؤف ہوتے ہیں لیکن حمل کے ساتھ ساتھ یہ تمام جسم کو ماؤف کر لیتا ہے۔

نچلے اعضاء کا استسقاء حمل کے زمانہ کی ایک عام علامت ہے جس سے مریضہ کو کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی۔ یہ عموماً ساتویں آٹھویں یا نویں مہینے میں ظاہر ہوتی ہے، کہا جاتا ہے کہ یہ صرف رحم کے بوجھ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور مریضہ کی طبعی حالت کا کوئی اثر اس پر نہیں ہوتا، جب نچلے اعضاء کے سوا کوئی دوسرا حصہ ماؤف نہ ہو تو یہ دلیل واقعی ٹھیک بھی ہے۔ چلنے اور کھڑے ہونے سے اور شام کے وقت تکلیف میں زیادتی ہو جاتی ہے یہ حمل کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وریدوں میں گانٹھیں پڑی ہوتی ہیں۔

بعض مریضاؤں میں یہ پھلاوٹ بہت زیادہ ہوتی ہے نچلے اعضاء حد سے زیادہ پھول جاتے ہیں، اور بالکل سرخ ہو جاتے ہیں جیسے کہ ورم ہو رہا ہے ان حالات میں استسقاء کی وجہ صرف رحم کا بوجھ ہی نہیں ہوا کرتا، بلکہ تکلیف کی وجہ کوئی دوسری مرض ہے خیال رہے کہ ایسے حا

میں یہ کیفیت فقط نچلے اعضاء تک ہی محدود نہیں رہتی ۔

کولہے کا استسقاء جب نچلے اعضاء کا استسقاء اتنا شدید کورس اختیار کر لیتی ہے تو ان حالات میں کولہا بھی ماؤف ہو جاتی ہے حمل کے آخری مہینوں میں تو یہ تکلیف خاص طور پر پریشان کن ہوتی ہے کیونکہ مریضہ کولہے کی پھلاوٹ کی وجہ سے کسی کروٹ بھی لیٹ نہیں سکتی ۔

ایسے کیس بھی ریکارڈ پر موجود ہیں جن میں مریضہ کے بیرونی آلات تناسل میں اس شدت سے استسقائی کیفیت ہوتی ہے کہ مریضہ کو پیٹھ کے بل لیٹ جانا پڑتا ہے ۔ اور ٹانگیں ایک دوسری سے جدا جدا کر کے رکھنی پڑتی ہیں ۔ یہ خصوصاً اور زیادہ تکلیف دہ صورت وضع حمل کے وقت اس وقت اختیار کرتی ہے جب سیرن نہیں کھل سکتی اور بچے کا سر پھنس جاتا ہے ایسے وقت اپریشن سے وضع حمل کرنا نہایت مفید ہوا کرتا ہے ۔

استسقاء استسقاء سے مراد وہ حالت ہے جب نچلے اعضاء کی استسقاء پھیل کر تمام سطح کو ماؤف کر لیتی ہے ۔ جوں جوں مقامی استسقاء بڑھ کر عام استسقاء کی کیفیت اختیار کرتی جاتی ہے توں توں ہمیں یقین ہوتا جاتا ہے کہ تکلیف مزاجی ہے اور ایسی حالتوں میں مریضہ کا مزاجی علاج ہی ایک واحد طریقہ ہے جس سے ہم مریضہ کو نہ صرف سکون بلکہ شفا دے سکتے ہیں ۔

شکم کا استسقاء یہ حمل کے پہلے آدھے حصہ میں نمودار ہوتی ہیں حالانکہ یہ پانچویں یا چھٹے مہینے میں بڑھتی ہے ۔ اور حمل کا باقی حصہ متواتر قائم رہتی ہے اس کے ساتھ کم و بیش ٹانگوں ، فرج کے لبوں کا استسقاء بھی موجود رہتا ہے شکم کی دیواریں پھول جاتی ہیں پانی کا اجتماع رفتہ رفتہ وقوع میں آتا ہے یا تیزی سے بھی ہو سکتا ہے خصوصاً جب پھلاوٹ کسی خاص درجہ تک پہنچ چکی ہو ، حمل کی حالت میں تو یہ بہ نسبت عام حالتوں کے اور زیادہ تکلیف دہ واقع ہوتی ہے کیونکہ اس سے سینہ کی حرکات میں بھی رکاوٹ پڑتی ہے ۔ خصوصاً حمل کے آخری مرحلوں میں تو تنفس میں بھی دقت پیدا ہو جاتی ہے اور مریضہ صرف سیدھی حالت میں ہی رہ کر سانس لے سکتی ہے اور خون میں آکسیجن کی کمی اور دم گھٹنے کی وجہ سے بے ہوشی کے

دورے بھی پڑا کرتے ہیں یہ تکلیفات دردِ سر ، پیاس ، کھانے سے نفرت اور سونہ سکنے کی وجہ سے اور بڑھ جاتی ہیں ۔

انگلیوں سے دبانے سے شکم میں پانی کے اجتماع کا پتہ چل سکتا ہے کیونکہ دبائی ہوئی جگہ میں گڑھا پڑ جاتا ہے خصوصاً بائیں پسلی کے نیچے کی جگہ میں ، شکم کے خلا میں پانی کا اجتماع حمل قرار پانے کو ہی روکتا ہے کیونکہ اس سے رحم کی نالیوں کے فعل میں پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے اس سے جنین کی نشوونما اور صحت پر بھی بہت اثر پڑتا ہے اگرچہ بعض اوقات شکم کی استسقاء والی مستورات نے نہایت تندرست اور نشوونما یافتہ بچوں کو پیدا کیا ہے ۔

شکم کا استسقاء جہاں تک ممکن ہو سکے ہومیوپیتھک ادویات سے ٹھیک کرنا چاہیے ، بعض حالات میں جب کہ حمل کے ابتدائی مرحلہ میں شکم پیدا ہو جاتی ہے اور منتخب شدہ ادویات اسکی مزید ترقی کو روکنے میں کامیاب رہتی ہے تو ایسے حالات میں ہمارے پاس پنکچر (چھید) کروا کے نکالنے کے سوا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا ، شکم کے استسقاء ہی نہیں بلکہ تمام استسقائی کیفیتوں کی وجہ رحم کے بوجھ اور کمزوری ، عموماً مزاجی ہوا کرتی ہے ۔

استسقاء کی مختلف حالتوں کے لیے جو حمل کے زمانہ میں پیدا ہوتی ہیں ان ادویہ کو بغور دیکھنا چاہیے جو رحم کے استسقاء کے بیان میں دی گئی ہیں ۔

بواسیر

HAEMORROIDS AND PILES

حمل کے ابتدائی یا آخری مہینوں میں بواسیر کی شکایت عموماً پیدا ہو جاتی ہے ، کیونکہ مسوں کی وریدوں پر رحم کا بوجھ پڑتا ہے ۔

وہ مستورات جو قبض کی شکار رہتی ہیں یا کسی دوسری وجہ سے ان کو پاخانہ میں رکاوٹ رہتی ہے حمل کی حالت میں بواسیر میں مبتلا ہو جاتی ہیں نچلے بیٹھے رہنے کی عادت قبض کی شکایت کو بڑھاتی ہے ۔ اور بواسیری مسوں سے قبض کو بھی بڑھا دیتی ہے ۔ خواہ دورانِ خون کی بے قاعدگی سے رجو کہ عموماً نچلا بیٹھنے سے پیدا ہو جاتی ہے ۔ یا رحم کے بوجھ سے ، قبض سے

یا کسی دوسری مزاجی خرابی سے پیدا ہوئی ہو حمل کی حالت میں یہ ایک نہایت تکلیف دہ شکایت ہو جاتی ہے بواسیر بادی ہو سکتی ہے جس سے کبھی خون نہیں آتا ۔ مسے اندرونی ہوتے ہیں اور باہر نہیں نکلتے لیکن پھر بھی مریضہ کو نہایت تکلیف ہوتی ہے ۔ بعض اوقات سر پاخانہ کے اخراج پر یہ مسے باہر نکل آتے ہیں سکڑ کر بڑے ہو جاتے ہیں اور ان کو واپس ڈالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور شدید سیلان کی وجہ سے مریضہ کو بہت اوقات کمزور بھی کر دیتے ہیں قبض بواسیری حالت کو زیادہ بڑھا دیتا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سر پاخانہ کے اخراج پر درد اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ مریضہ پاخانہ جانے سے ڈرتا ہے جس سے قبض کی شکایت اور زیادہ ہو جاتی ہے ۔ اس حالت کو ہر ڈاکٹر کو اپنے ذہن نشین کر لینا چاہیے اور اسے اپنے مریضاؤں سے عرض کر دینا چاہیے کہ وہ اپنے پاخانے اور دیگر حاجات ضروریہ کو نہ روکا کریں اور ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹر کا یہ بھی فرض ہے کہ مریضہ کو ایسی غذا بتائے جس سے پاخانہ ذرا نرم ہونے لگے قریب قریب تمام ایسے کیس ٹھیک ہومیوپیتھک معالجہ سے ٹھیک ہو جاتے ہیں اور چند شفا نہیں پا سکتے ان کی تکلیفات بہت کم ہو جاتی ہیں ۔

ایلوپیتھک طریقہ حکمت میں قبض کشا ادویہ قبض کو دور کرنے کے لیے دی جاتی ہیں جو نہ تو وجہ ہی کو دفع (شفا) دیتی ہیں اور نہ برآمد شدہ نتیجہ (بواسیر) کو جب کہ ٹھیک ہومیوپیتھک منتخب شدہ دوا نہ صرف قبض ہی پر اثر کرتی ہے بلکہ بواسیر کے مسوں کو بھی گھٹانا شروع کر دیتی ہے ذیل میں چند ادویہ بواسیر کو درست کرنے کے لیے دی گئی ہیں ۔ لیکن دوا دینے سے پہلے معالج کو تسلی کر لینا چاہیے کہ نہ صرف بواسیری تکلیف ہی بلکہ مریضہ کی دیگر تکلیفات بھی اس دوا کے بالکل مشابہ ہیں ایسی مریضاؤں کو قہوہ، شراب، ورکی، ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہیے اور کھلی ہوا میں اپنی صحت اور مزاج کے مطابق کچھ ورزش بھی کرنا چاہیے ۔ مندرجہ ذیل ادویہ کے علاوہ معالج کو قبض کی ادویہ کو بھی ملاحظہ کرنا چاہیے ۔

اگونائٹ :۔ مقعد کے مقام پر گولی لگنے کے سے درد، اور مسلسل بوجھ، کمر میں کوٹے پیٹے جانے کا سا احساس، شکم میں پھاڑ کا احساس، قولنجی درد، شدید بے چینی، بواسیر مریضہ میں شدید گھبراہٹ پیدا کر دیتی ہے ۔

اسکولس ہپ :۔ کمر کے نچلے حصے میں شدید کمزوری، مریضہ کیلئے چلنا مشکل ہو جائے

خونی بواسیر یا نیلگوں رنگ کے بادی مسے ۔ قبض، مبرز میں شدید دباؤ مبرز اور مقعد لکڑیوں سے بھری معلوم ہو ۔

ایلو :۔ بواسیری مسے انگور کے گچھوں کے سے باہر نکل آئیں جو گرم ہوں اور پھوڑے کا سا درد کریں، پیشاب کرتے وقت اس امر کا احساس جیسے پاخانہ کے راستہ کچھ نکل گیا ہے، یا نکل جائیگا، پیڑو کے اندر بوجھ کا احساس سخت پاخانہ از خود نکل جائے ۔

الیومنا :۔ پاخانہ نہایت تکلیف اور کاٹنے والے دردوں کے ساتھ خارج ہو مبرز میں سے خون کا سا سیلان جس کے بعد پھوڑے کے سے درد ہوں بعض اوقات پیشاب جاری نہ ہو جب تک مریضہ پاخانہ کی طرح زور نہ لگائے ۔

اموئیم کارب :۔ بواسیری مسے پاخانہ کے دوران یا دو پاخانوں کے درمیان باہر نکل آئیں اور ان میں چھیلن کا سا درد ہو، مقعد میں جلن، کھجلی اور پاخانہ کے بعد اتنا شدید درد کہ مریضہ چل نہ سکے ۔

امونیا میور :۔ مسوں میں مسلسل ٹیس اور پھوڑے کا سا درد، مقعد کے کناروں پر درد کرنے والے آبلے، مسوں میں درد خصوصاً چلتے وقت یہ دوا خصوصاً اس بواسیر میں مفید ہے جو سیلان ارحم یعنی لیکوریا دب جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو ۔

انٹم کروڈم :۔ قبض اور دست باری باری دستوں کے زمانہ میں پاخانہ پانی کا سا سخت سدوں کیساتھ ہوتا ہے بواسیر کیساتھ معدے کی عام تکلیفات، بڑی مقدار میں آنوں کا اخراج جس کیساتھ جلن، سرسراہٹ اور کھجلی اتنی شدید ہو کہ مریضہ آرام سے نہ بیٹھ سکے ۔

ایپس :۔ قبض پیشاب مقدار میں کم، مبرز اور مقعد میں شدید ڈنک لگنے کے سے درد جن کے بعد سخت جلن ہو، رات کے وقت بے چینی کسی حالت میں چین نہ ہو ۔

آرسنک :۔ مسوں میں آگ کی سی جلن اور گولی لگنے کے سے درد، حدت مزاج میں چڑچڑاہٹ، بعض اوقات شدید کمزوری اور بے چینی، مقعد میں چیر (زخم) جن میں جلن ہو اور جس کی وجہ سے پیشاب کرنے میں تکلیف ہو کمر میں درد یا دردناک اکڑن جسکی وجہ سے جھکنا دشوار ہو جائے مقعد میں چھیل دینے والی کھجلی ۔

بیلاڈونا: خونی بواسیر جس کے ساتھ اس امر کا احساس ہو کہ کمر ٹوٹ جائے گی۔ بعض اوقات مقعد کے چھلے کی سکڑن کی وجہ سے تیز سے اور گچھا ہو جائیں ایسی حالت میں سے نہایت دردناک اور ذکی الحس ہوتے ہیں دردناک پیشاب اور خون کا سر میں اجتماع بواسیری تکلیف کیساتھ رہنما کن علامات ہوتی ہیں۔

کلکیریا کارب: بواسیری مسوں سے اتنا خون بہتا ہے کہ مریضہ زرد پڑ جاتی ہے بواسیر کی وجہ سے پیدا شدہ درد میں چلنے سے زیادتی ہوتی ہے پاخانہ کے بعد مقعد میں شدید درد۔ رات کے پہلے حصہ میں بے خوابی، پاؤں سے بدبودار اور چھیلن پیدا کرنیوالا پسینہ جس سے پاؤں چھل جائیں اور دور کریں پاؤں ٹھنڈے جیسے بھیگے ہوئے موزوں سے ہوں، حمل سے قبل حیض وقت سے قبل اور مقدار میں زیادہ ہوتے رہے ہوں، ٹھنڈی ہوا سے ذکی الحسی۔

کیپسیکم: مسوں میں جلن اور ٹیس جیسے ان پر لال مرچ چھڑک دی گئی ہو، خونی بواسیر خون کا سیلان، مقعد میں جلن پیدا کرتا ہے سے بڑے اور نیلے جن کے ساتھ گھبرون میں گولی لگنے کے سے درد، کمر میں اکڑن، اعضاء میں بائی کے درد، اور جلن دار پاخانہ، سر میں اجتماع خون کے دورے، پکسیر، ریاح، مبرز سے جلن دار آنوں کا اخراج بھی ہو سکتا ہے خصوصاً رات کیوقت مقعد سے بدبودار چھیلنے والی رطوبت کا اخراج، سیون اور مقعد کے گرد شدید کھجلی۔

کاسٹ کریلیا: پاخانہ کا اخراج تکلیف دہ، پاخانہ آنوں سے لپٹا ہوا، یا آنوں میں ملا ہوا ہو، پاخانہ کے دوران یا بعد مقعد سے مقدار میں زیادہ سیلان خون

کاسٹیکم: مسے بڑے اور دردناک چھونے سے جلن ہو مسوں سے پاخانہ کے اخراج میں رکاوٹ، چلنے سے تکلیف میں زیادتی بواسیر کے ساتھ ساتھ بعض اوقات بھی مقعد کے قریب ایک لمبا اور دردناک گچھا دھبی ملتا ہے جس سے مسلسل خون اور پیپ ملا کرتا ہے۔

کیموملا: جلن دار خونی اور دردناک بواسیر، دماغی چڑچڑاہٹ اس دوا کی رہنما کن علامتیں ہیں بے چینی ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے، جواب مختصر دے ذرا ذرا سی تکلیفیں ناقابل برداشت ہوں۔

حائنا: بواسیر، جلن، کھجلی، سرسراہٹ اور ڈنگن کے ساتھ جو پیشاب کی نالی کیساتھ

جائے، بعض اوقات سیلان خون مقدار میں زیادہ، مریضہ بہت ذکی الحس اور کمزور ہوتی ہے۔ مریضہ کی بواسیر اور دیگر عام حالات پر دوسرے دن بڑھ جاتی ہیں۔

کالن سونیا: مقعد اور مبرز کے نچلے حصہ میں اس امر کا احساس جیسے وہاں لکڑیاں اور پتھر بھر گئے ہیں علامات شام کو بڑھتی ہیں اور بہت رات گئے تک قائم رہتی ہیں، بادی یا خونی بواسیر قبض یا دست مبرز میں بوجھ، بے حد کسامٹ اور کھجلی کے ساتھ۔

کالونسنتھ: مقعد میں سوئیاں چبھیں، آنوں کے مسلسل اخراج کے ساتھ بار بار مقعد میں دھمکی، اور مثانہ میں سوئیاں چبھنا، کافی وقت تک مسوں سے مسلسل خون بہے، مقعد سے بے حد ریاح کا اخراج، ایسی مستورات جن کو عموماً قولنجی اینٹھن کے شدید دورے پڑتے ہیں۔

گریفائٹس: کانچ نکلنا، ایسا معلوم ہو کہ آلات میں کچھ طاقت باقی نہیں رہی۔ بغیر پاخانہ کی حاجت کے بھی کانچ نکل آئے۔ مقعد میں سوجن پاخانہ کے اخراج کے بعد مسوں میں درد، مسوں کے درمیان دردناک اور جلن دار زخم (چیر) مریضہ کے حیض مقدار میں کم ہے ہوں چہرے یا جسم کے دیگر حصص پر کھجلی۔

ہمے میلس: مسوں سے مقدار میں زیادہ خون بہے، مبرز میں جلن، بوجھ پھوڑے کے سے درد کے احساس کے ساتھ مسے باہر نکل آئیں۔ اور مقعد میں درد ہو، جیسے چھل گئی ہو، پاخانہ آنوں سے لپٹا ہوا ہو۔ کمر میں اس امر کا احساس کہ ٹوٹ جائے گی، رات کو بے چینی، منہ میں خشکی۔

اگنیشیا: جب بواسیر کے ساتھ مبرز میں گہرے گولی لگنے کے سے درد ہوں جو شکم میں جاتے محسوس ہوں، مقعد میں کھجلی، اور سرسراہٹ پاخانہ کے اخراج کے دوران کانچ نکلنا، مبرز میں سکڑن اور چھیلن کا احساس، پاخانہ کے اخراج کے بعد مقعد اور مبرز میں گھنٹوں تک درد جاری رہے۔

کالی کارب: مسوں میں سوئیاں چبھنے کے سے اور کاٹنے والے درد، مسے متورم ہو جائیں اور بڑھ جائیں، پاخانہ لمبا اور سخت، پاخانہ کے بعد مسوں سے خون بہے۔

لیکیسس: مقعد میں اس امر کا احساس جیسے مسّوں سے بالکل بند ہو گئی ہے اور اس وجہ

کچھ خارج نہ ہو سکے شدید قبض (شاید مسوں کی وجہ سے) سخت پیاس کے وقت کی بواسیر جب حیض مقدار میں بہت کم ہو جائے۔

لائیکوپوڈیم: شکم میں گڑگڑاہٹ، پیشاب میں سرخ ریت، مقعد کے گرد کھجلی کے دانے مقعد کے کنارے پھٹ جائیں جن سے خون بہے مسے باہر نکل آئیں اور بیٹھی ہوئی حالت میں خصوصاً دردناک ہوں مثانہ اور مبرز میں کٹن، مبرز میں پھاڑنے والے درد، جو اتنے شدید ہوں کہ مریضہ کے تنفس کو روک دیں، اعضاء کی وریدوں میں گانٹھیں۔

مرک سال: بواسیر جس میں پاخانہ کے دوران اور پیشاب کرتے وقت خون بہے، خون ملے پاخانہ سے مقعد میں جلن اور دردناک احساس پیدا ہوں کانچ نکلنا، کانچ کا رنگ سیاہ اور خونی ہو۔ مسوں کا پکنا اور متورم ہونا، مقعد میں جلن کا احساس۔

میوریٹک ایسڈ: مسوں میں شدید ذکی الحسی، ذرا سا چھونا یہاں تک کہ کپڑے کا لگنا بھی برداشت نہ ہو سکے، مسوں سے مقدار میں زیادہ خون بہے۔ کھجلی جس کو کھجلانے سے کمی نہ ہو، بے حد کمزوری، پیشاب کرتے وقت کانچ نکلنا، پیشاب کرتے وقت ذرا سے پاخانہ کا از خود نکل جانا۔

نیٹرم میور: مسے میں شدید درد، ڈنک لگنے کے سے درد، ٹیس اور چبکن جس کے ساتھ مسوں سے مسلسل رطوبت بہا کرے، مقعد کے گرد چھوٹے چھوٹے دانے جن میں کھجلی اور جلن ہو، مبرز میں نیچے سے اوپر سوئیاں چبھیں، عموماً دن کے وقت پاخانہ سخت، بمشکل اور درد کے ساتھ خارج ہو جس کے بعد پتلا پاخانہ، پاخانہ کے بعد دیر تک درد قائم رہے۔ پاخانہ کے دوران مروڑ کا احساس۔

نائٹرک ایسڈ: دیرینہ مسے جن سے ہر پاخانہ کے اخراج پر بہت سا خون اور چپچپی رطوبت رسے، پاخانہ کے بعد مبرز میں دیر تک رہنے والی ٹیس، اور تیز کاٹنے والے درد مریضہ پاخانہ جانے سے ڈرے۔

نکس وامیکا: تمام ان مریضاؤں کے لیے جو بیٹھ کر کام کرنے کی عادی ہوں یا جو شراب یا اسی قسم کی اشیاء کا استعمال کرتی ہوں، مبرز میں گولی لگنے کے سے درد

اور جھٹکے، چوٹ کے سے درد جس کی وجہ سے مریضہ اٹھ نہ سکے، قبض مسلسل نہ ختم ہونے والی حاجت کے ساتھ بھوک جاتی رہے، رات کے آخری حصہ میں بے خوابی، دردِ سر، طاقت کا جاتے رہنا، پاخانے کے بعد اس امر کا احساس جیسے کہ کچھ باقی رہ گیا ہے یا جس کے ساتھ مسلسل پاخانے کی حاجت بنی رہے حالانکہ کچھ اور نہ نکلے۔

پٹرولیم: مسے اور مقعد کے گرد کھجلی جس کی وجہ سے مریضہ کو ملنا اور کھجلانا پڑے جب تک کہ حصص میں چھیلن اور درد پیدا نہ ہو جائے شرم گاہ سے مسلسل رطوبت کا اخراج شدید کھجلی کے ساتھ۔

فاسفورس: مسے جن کے ساتھ شکم میں کمزوری اور بیٹھنے کا احساس بہت جلد باہر نکل آئیں، یہاں تک کہ ریاح کے اخراج کے ساتھ بھی سے باہر نکل آئیں مسوں سے مسلسل خون کا اخراج، مقعد کا منہ کھلا ہوا۔

پاڈوفائلم: مسے، کانچ نکلے، رحم اپنی جگہ سے گر جائے قبض یا صبح کے دست، بار بار قدرتی پاخانے کی حاجت اور کمر کے مقام میں درد جو پاخانہ کے دوران زیادہ ہو لیکن پاخانہ کے بعد اور بھی بڑھ جائے قبض کے ساتھ دردِ سر، مریضہ صفراوی دردوں کی عموماً شکار ہو۔

پلساٹیلا: پاخانہ کے دوران آنوں اور خون کا اخراج، چہرے پر زردی، بیہوشی کی رغبت کے ساتھ دردناک پیشاب اور دست کی رغبت، حلیم الطبع، صبح کے وقت منہ میں بدذائقہ، مریضہ بند کمرہ میں رہنا برداشت نہ کر سکے، شام کے وقت تکلیفات بڑھ جائیں کھلی ہوا میں جانے سے مریضہ بہتر ہو جائے مرغن غذا سے مریضہ کی تکلیفات بڑھ جائیں، پیاس ندارد۔

سبائنا: بواسیر سے چمکدار سرخ خون کا سیلان، کمر سے پیڑو کے سامنے والی ہڈی کے مقامِ اتصال کو جانے والے، کاٹنے والے اور پھوڑے کے سے درد، خصوصاً صبح کے پاخانہ کے دوران۔

سیپیا: مریضہ کو معدہ میں خالی پن اور بیٹھنے کا احساس ہو، پیشاب کے مشکل سے اخراج کے ساتھ مسے اور مبرز باہر آ جائے مقعد میں سخت جلن اور درد جب سے باہر نہ نکلیں جس کی وجہ سے پاخانہ کا اخراج اور مشکل ہو جائے پاخانہ چھوٹا ہو اور مقعد کے سوراخ کے سکڑ

جانے کی وجہ سے بہت پتلا ہو جائے بعض اوقات پاخانہ گرنا ہوتا ہے اور اخراج بہت دردناک ہوتا ہے مقعد سے مسلسل رطوبت کا رسنا، مقعد سے اور پر سرزا اور شکم میں سوئیاں چبھیں اور چبھنے لگیں دودھ پینے سے تکلیفات بڑھ جائیں۔

سلیشیا: ۔ مسے خواہ ذرا سا نکلیں پھر بھی سڑ کر گچھا بن جائیں اور دردناک بن جائیں ان کو اندر داخل کرنا نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ پاخانہ کئی بار باہر ہوتے ہوتے واپس چلا جائے مسے بہت جلد متورم ہو جائیں اور پک جائیں۔

سلفر: ۔ پاخانہ کے دوران مسوں سے خون رسے جس کی وجہ سے مقعد میں پھوڑے کا سا درد، اور کھجلی ہو سخت پاخانہ کے دوران کا پنچ نکلنا، اس دوا کی مزاجی علامات مقامی علامات کی بہ نسبت زیادہ قیمتی ہوتی ہیں گیارہ بجے دن کو کلیجہ کا بیٹھنا اور بھوک کا احساس، تتماہٹ کے دورے، تلوؤں میں جلن جس کی وجہ سے رات کو بستر سے باہر پاؤں نکالنا پڑے کندھے آگے کی طرف جھکے ہوئے، چاند پر عورت۔

عقو جا: ۔ مسے ذرا سے چھونے سے بھی نہایت ذکی الحس ہوں۔ مقعد کے گرد انجیر نما مسا ہے۔

رسٹاکس: ۔ ہر پاخانہ کے بعد مسے باہر نکل آئیں، جن میں پھوڑے کا سا درد ہو۔ پیٹھ میں اوپر سے نیچے کی طرف کھنچن اس امر کے احساس کے ساتھ جیسے سب کچھ مقعد کے راستہ باہر نکل آئیگا، مسلسل بے چینی اور حرکت کی خواہش وضع یا کروٹ بدلنے سے آرام ہو۔

وریدوں کا بڑھنا اور پھول جانا

VERICOSE VEINS

حمل کے آخری مہینوں میں یہ شکایت عموماً ظاہر ہوتی ہے، عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ عموماً حاملہ رحم کا بوجھ ہوتی ہے لیکن صرف یہ بوجھ اکیلی اس کی وجہ نہیں ہے کیونکہ وریدوں کا پھول جانا ایسی مستورات میں بھی پایا جاتا ہے جو حاملہ نہیں ہوتیں۔ عموماً مریضہ کی طبعی کیفیت اور خصوصاً نظام وریدی کی تحریک سے وریدیں پھول جاتی ہیں

ٹھیک اسی طرح سے جس طرح جسمی تحریک سے مسّے پھولتے ہیں سرد حالتوں میں قبض کا کچھ نہ کچھ اثر مریضہ پر ضرور ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو یہاں تک کہ قبض ہی اس کی بڑی حد تک ذمہ دار ہوتی ہے۔

وریدوں کی پھیلاوٹ اور بواسیری مسوں کا بڑھنا پھٹ کر شدید سیلان خون پیدا کر سکتے ہیں اور یہ دو خرابیاں ہومیوپیتھک علاج سے درست ہو سکتی ہیں بیماری کی شروعات میں منتخب شدہ ادویات کا لینا وریدوں کے پھول جانے کو بالکل ٹھیک کر دیتا ہے۔ لیکن حمل کے آخری مہینوں میں جبکہ وریدیں بہت زیادہ پھول چکی ہوتی ہیں۔ یہ ادویہ ان کی مزید پھیلاوٹ کو روک دیتی ہیں ایک طرف تو ہومیوپیتھک علاج اس خرابی کو بالکل ٹھیک کر دیتی ہے جبکہ دوسری طرف ایک بہت بڑے ایلوپیتھک ڈاکٹر کا بیان ہے کہ حمل کے دوران وریدوں کی یہ تکلیف آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے۔ اور شدید ہوتی جاتی ہے۔

مختلف قسم کے شدید درد اور دیگر تمام متعلقہ علامات اور گھٹنے سے نیچے رانوں، لب لٹکے فرج میں، شرمگاہ کی نالی میں اور رحم کے منہ میں وریدوں کی حالت یا بڑھی ہوئی وریدوں کا دکھائی ان کی رنگت، سوجن یا پھٹنا ان کی متعلقہ علامات اور مزاجی کیفیت، کمی اور بیشی کے اوقات و موسم ہر ڈاکٹر کے نسخہ لکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

حمل کے زمانہ میں وریدوں کا بڑھنا بواسیر کی بہ نسبت کم وقوع میں آتا ہے اور وریدوں کا بڑھنا صرف شرمگاہ اور شرمگاہ کی نالی کے سوا زیادہ دردناک نہیں ہوتا۔ ان کا علاج ہومیوپیتھک طریقہ پر ادویہ کا انتخاب کر کے کرنا چاہیے ذیل میں چند مفید ادویہ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن جو ادویہ پیچھے بواسیر کے بیان میں دی جا چکی ہیں ان کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔

ایپس ملفیکا: ۔ پھولی ہوئی وریدوں میں جلن اور ڈنگ لگنے کے سے درد، قبض کے ساتھ یا بغیر قبض کے۔

آرنیکا مانٹ: ۔ بڑھی ہوئی وریدوں میں درد اور کوٹے پیٹے جانے کا احساس شرمگاہ اور شرمگاہ کی نالی کے وریدوں کے بڑھ جانے میں مفید ہے۔

آرسنک البم: ۔ اگر ان میں آگ جیسی جلن ہو۔

کاربوویج :۔ پیشاب کا بالکل بند ہو جانا، یا دردناک اخراج، شرمگاہ کی نالی کی وریدوں کے بڑھ جانے کے ساتھ وریدیں نیلی اور سخت ہوتی ہیں۔

کاسٹیکم :۔ چلتے وقت وریدوں میں درد، غلط قدم پڑنے پر یا کھانسنے پر از خود پیشاب نکلنا۔

فیرم میٹیلیکم :۔ کمزور مریضائیں جن کے چہرے پر سرخی ہو۔

فلورک ایسڈ :۔ دیرینہ مریضاؤں میں خصوصاً جن کے بہت سے بچے ہو چکے ہوں۔

گریفائٹس :۔ پھولی ہوئی وریدوں میں بے حد کھجلی، اور ان کی اوپر کی جلد پر چھوٹے چھوٹے دانے، سرخ جسم میں مختلف جگہوں پر خارش کے چٹے۔

ہیمے میلس :۔ بڑھی ہوئی وریدیں سخت گانٹھ دار متورم اور دردبھری ہوتی ہیں۔

لائیکوپوڈیم :۔ ٹانگوں کی وریدوں کا بڑھنا جو پاؤں تک جائے وریدیں لمبی معلوم ہوں اور انگلی کے دبانے پر سخت معلوم ہوں پیشاب میں سرخ رسوب، ریاح اور قبض،

نکس وامیکا :۔ وہ مریضائیں جو شراب، مرغن اور خوب مصالحہ دار چیزوں کا زیادہ استعمال کرتی ہوں راتوں میں دیر تک جاگتی ہوں اور عادتاً قبض کا شکار رہتی ہیں۔

پلساٹیلا :۔ حلیم الطبع مستورات جو بہت جلد رو دیں، بڑھی ہوئی وریدوں کی دردیں اور عام تکلیفات شام کے وقت بڑھ جائیں۔

سلفر :۔ یہ دوا خصوصاً اس وقت مفید ہوگی، جب اس کی رہنما کن علامات موجود ہوں یہ خصوصاً ان مستورات کے لیے مفید جن کی اعضاء اور شرمگاہ کی وریدیں بواسیر کے ساتھ ساتھ پھول جائیں۔

زنکم :۔ وریدوں کا بڑھ جانا جس کی وجہ سے ٹانگوں میں لرزش پیدا ہو۔

اس شکایت کا خارجی علاج مثلاً پٹی وغیرہ کا باندھنا اندرونی علاج سے کہیں کم ضروری ہے سوائے کیسوں میں جہاں وریدوں کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو۔ وریدوں کو سہارا دینے کے لیے کسی ہوئی پٹیوں کو باندھنا چاہیے، جب اعضاء ماؤف ہوں تو ان کو سٹول یا کرسی وغیرہ کا

سہارا دینے سے وریدوں میں خون کے دباؤ کی کمی ہو جانے سے مریضہ آرام محسوس کرتی ہے مکمل آرام اور چپ چاپ پڑا رہنا مفید ہے۔

باب ہفتم

رحم اور اس کے معلقات کی تکلیفات

حمل کے زمانہ میں رحم میں تین قسم کی تکلیفات کی نمود ہو سکتی ہے ۱۔ احساسات مثلاً اینٹھن درد، ذکی الحسی۔ ۲۔ اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ ۳۔ غیر معمولی رطوبتوں کا نکاس، مثلاً لیکوریا یا سیلان الرحم پانی کے اخراج کی زیادتی اور استسقائی کیفیت۔

۱۔ درد، اینٹھن، رحم میں ذکی الحسی

حمل کی حالت میں رحم چاہے زیادہ نہ بھی بڑھے، تاہم نظام عصبی اور رحم میں ایک قسم کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے تمام اندرونی اور بیرونی اثرات کا احساس نہایت شدت سے ہوتا ہے بعض اوقات ان اثرات سے درد ہوتا ہے حالانکہ حمل نہ ہونے کی صورت میں ان اثرات کا کوئی بھی احساس نہیں ہوا کرتا، ذکی الحسی کی یہ کیفیت عموماً ہمیں بحالتِ حمل دیکھنے میں آتی ہے۔ اس ذکی الحسی اور اس کے تاثرات کے علاوہ رحم میں درحقیقت درد بھی ہوتے ہیں۔ جو رحم کی دیواروں کے ساتھ بہتے معلوم ہوتے ہیں اور درد رحم کے عضلات کے سکڑنے سے واقع ہوتے ہیں یہ درد حمل کے تین مہینے کے بعد شروع ہو سکتے ہیں بعض اوقات وہ وقتی ہوتے ہیں اور جوں جوں حمل کا زمانہ بڑھتا جاتا ہے ان دردوں کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے بعض اوقات یہ درد اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ وہ رحم میں اینٹھن کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

رحم کی اس ذکی الحسی کی وجہ سے بچہ کی رحم میں حرکت زیادہ تیز ہو جاتی ہے اور والدہ کو اس حرکت سے تکلیف اور درد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ احساسات اور دردوں کی یہ نمود ہومیوپیتھک ادویہ کی چند خوراکوں سے رفع ہو سکتی ہے۔

رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا ان مستورات میں حمل قرار پا سکتا ہے جن کے رحم گو اپنی جگہ سے گرے ہوتے ہیں تاہم وہ عارضی طور پر اپنے مقام پر سیدھے ہو چکے ہوتے ہیں یا حاملہ رحم میں حادثات مثلاً رحم کے اپنے بوجھ یا پیڑو کے غیر متوازن ہونے کی وجہ سے رحم اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔ مقدم الذکر حالت میں رحم کی یہ گراوٹ اگرچہ حمل بذات خود میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی لیکن بہت حد تک یہ بچے کی زندگی کو خطرہ میں ڈال سکتی ہے اور یہ خطرہ بچہ کیلئے اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ بچہ شکم میں نہیں چڑھ جاتا۔ موخر الذکر حالت میں حاملہ رحم جوڑ کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال سے اس قدر اوپر چڑھ جاتا ہے کہ آگے کی طرف جھک جاتا ہے یا پیچھے کی طرف رحم کے جھندے کے ساتھ گر جاتا ہے اور کمر کے خلا میں پیچھے کی طرف جا پڑتا ہے۔

حمل کی حالت میں رحم حمل نہ ہونے کی صورت کی طرح بہت آہستہ آہستہ یا اچانک گر جاتا ہے۔ رحم کا کچھ حصہ یا رحم تمام نیچے کو گر سکتا ہے اور خصوصاً یہ اس وقت زیادہ وقوع میں آتا ہے جب پیڑو کا سائز بڑا ہو۔ حمل کی حالت میں رحم کے نیچے گر جانے کی تمام حالتوں میں مریضہ کو چپ چاپ لیٹا رہنا چاہیے ٹھیک ہومیو پیتھک معالجہ سے اور جنین کے ساتھ ساتھ رحم کے بڑھنے سے نہ صرف رحم کی گراوٹ ہی ٹھیک ہو جائے گی بلکہ آئندہ کے لیے بھی رحم نہ گرے گا۔

رحم کا آگے کی طرف جھک جانا Antiversion عموماً حمل کے آخری مہینوں میں ظاہر ہوتا ہے جب رحم بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کئی ایک مریضائیں ایسی بھی دیکھی گئی ہیں جن میں دوسرے یا تیسرے مہینہ میں یہ شکایت پائی گئی ہے۔ جب رحم کا جھکاؤ معمولی ہو تو اسے صرف رحم کا ٹیڑھا ہونا کہا جاتا ہے۔ لیکن جب رحم مکمل آگے کی طرف جھک جائے تو رحم کا جسم جوڑ کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کے نیچے آ جاتا ہے۔

مریضہ کا چپ چاپ آرام سے پڑے رہنا اور ہومیو پیتھک دوا کا باقاعدہ استعمال رحم کو ٹھیک حالت میں لے آتا ہے۔ نہایت شدید حالات میں مریضہ کو چیت لٹا کر رحم کو اصلی حالت میں کر کے پیسری (چھلا) Pessary وغیرہ لگانا بھی بعض اوقات ضروری ہوا کرتا ہے۔

رحم کا پیچھے کی طرف جھک جانا Retroversion عموماً ایک خطرناک شکایت

ہوا کرتی ہے خواہ یہ حمل کی حالت میں ہو یا بغیر حمل کے، یہ شکایت عموماً حمل کے تیسرے یا چوتھے مہینے میں ہوا کرتی ہے۔ لیکن بعض مریضاؤں میں پانچویں یا ساتویں مہینہ میں بھی دیکھنے میں آتی ہے یہ شکایت جنین کے بوجھ کے ساتھ آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ یہاں تک کہ تیسرے یا چوتھے مہینہ تک رحم پورے طور پر پیچھے کی طرف جھک جاتا ہے۔ یہ عموماً مثانہ کی زیادہ یا مسلسل پھلاوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے پیشاب میں رکاوٹ یا پورے طور پر رک جانا رحم کے پیچھے جھک جانے کی ایک رہنما کن علامت ہے رحم کا جسم عموماً جوڑ کی ہڈیوں کے ساتھ جا لگتا ہے۔

رحم کے پیچھے کی طرف جھک جانے میں مریضہ کو شکم کے بل لیٹنا چاہیے اس سے رحم جب ہی جوڑ کی ہڈی سے ہٹتا ہے اس کا اپنا بوجھ اس کو اپنی اصلی حالت میں لے آتا ہے مثانہ میں پیشاب کو روکنے سے (جیسے سفر کے زمانہ میں پیشاب نہ کرنے سے) زیادہ بوجھ اٹھانے سے، پیٹھ کے بل گر جانے سے یا ناف کے مقام پر گھونسہ وغیرہ لگنے سے عموماً رحم پیچھے کی طرف گر جاتا ہے۔

نطفہ قرار پانے سے قبل ہی عموماً رحم پیچھے کی طرف جھکا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے پہلے چند ہفتوں تک تو کوئی ظاہرا تکلیف مریضہ کو محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن کچھ وقت کے بعد رحم کی گردن مثانہ کو دبا کر اس کے اخراج میں مخل ہوتی ہے۔ اور اس وقت مریضہ کو اچانک اور شدید علامات کے پیدا ہو جانے سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ رحم اچانک اپنی جگہ سے گر گیا ہے حاجات ضروریہ کے اخراج پر مریضہ کو خاص طور پر توجہ دینی چاہیے۔ خصوصاً ان مستورات کو جن کو پہلے حملوں میں بھی یہ شکایت رہ چکی ہو۔ رحم کا یہ جھکاؤ چاہے کسی حادثے سے وقوع میں آیا ہو یا حمل کے قبل سے مریضہ میں اس کی شکایت موجود ہو ہر حالت میں مریضہ کے پیشاب اور پاخانہ کی فکر سب سے لازمی اور پہلی چیز ہوا کرتی ہے اس کے بعد رحم کو اپنی حالت پر لا کے مریضہ کو لٹا دینا چاہیے۔ اور علامات کے مطابق دوا تجویز کر کے دینی چاہیے۔

رحم کے گر جانے کی ان تمام حالتوں کا معالجہ رحم کے گر جانے اور رحم کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کے بیان میں دیا جائے گا۔

غیر معمولی رطوبتوں کا نکاس

لیکوریا

حمل کے دوران میں سیلان الرحم کی شکایت بھی ان مستورات میں پائی جاتی ہے جو طبعی طور پر اس کی شکار رہا کرتی ہیں رطوبت عموماً سفید، گاڑھی اور بعض اوقات مقدار میں زیادہ ہوا کرتی ہے رحم اور اس کے متعلقات میں خون کے دوران کی تیزی کی وجہ سے شرم گاہ اور رحم کی گردن کے غدودوں میں اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے رطوبت میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اور یہ سیلان ایک مسلسل سیلان کی صورت اختیار کر لیتا ہے رطوبت کے ساتھ اکساہٹ، کھجلی، حدت اور جلن بھی، شرمگاہ اور اس کے گرد و نواح حصص میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں سیلان مقدار میں بہت زیادہ ہوتا ہے وہاں کمزوری کی علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔

اس کا معالجہ بھی لیکوریا یا سیلان الرحم کے بیان میں دیا گیا ہے۔

رحم سے پانی کا سیلان

حمل کے زمانہ میں جھلی کے پھٹنے کے بغیر ہی پانی کا سیلان ہو جاتا ہے جس کو Hydrorrhoea کہا جاتا ہے پانی کا یہ اجتماع رحم کی اندرونی سطح اور جھلی کے درمیان تھیلی کی صورت میں نمودار ہوتا ہے یہ تھیلی آہستہ آہستہ بڑھ کر رحم کے منہ تک آتی ہے اور جب رحم کے منہ پر پہنچ جاتی ہے تو پانی کا سیلان ہو جاتا ہے بعض اوقات حمل کے آخری مہینوں میں تو بہت سے لوگوں کو یہ دھوکا ہوتا ہے کہ وضع حمل ہونے کو ہے۔ لیکن اگر غور سے معائنہ کیا جائے تو بچہ کو ڈھانپنے والی جھلی اس وقت تک نہیں پھٹی ہوتی اور نہ ہی وضع حمل کی کوئی دوسری علامت موجود ہوتی ہے

حمل کے آخری مہینوں میں مریضہ کو یہ شکایت عموماً پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ رحم اس وقت تمام غیر ضروری اجتماعوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا چاہتا ہے۔ ایسے حالات میں رحم کے منہ کا معائنہ کرنا چاہیے۔ بچہ کی جھلی بالکل ٹھیک ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسے اوقات پر اسقاط کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ یہ سیلان نہ تو ٹھیک وقفوں پر ہوتا ہے اور نہ اس کی کوئی ظاہر وجہ ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی دیگر تکلیف دہ علامت ہوتی ہے۔

غدودوں اور رحم کی سکڑن کی علامات کی غیر حاضری میں رطوبت کا اچانک اخراج اس کی

تشخیص میں مدد دیتا ہے آرام سے لیٹے رہنے تمام قسم کے جذبات اور تحریکوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا بہت حد تک اس کی تکلیفات کو کم کر دیتا ہے اس حالت میں دوا کا انتخاب مریضہ کی طبعی اور مزاجی کیفیت کے مطابق ہونا چاہیے۔

بچہ کی تھیلی (وہ تھیلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے) میں استسقاء

DROPSY OF THE AMNION

اس تکلیف کی تشخیص ذرا مشکل ہے کیونکہ بعض وقت اسی استسقائی کیفیت میں رحم کے اندر رطوبت کی مقدار بالکل نارمل یعنی قدرتی ہوتی ہے۔ اور اس لیے جلدی اس کی تشخیص نہیں ہو سکتی لیکن جہاں بچہ کی تھیلی کے اندرونی حصہ کا استسقاء بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہو تو بھی کسی حد تک اس کی تشخیص میں آسانیاں ہو جاتی ہیں پاؤں اور ٹانگوں میں اس پیچیدگی کے ساتھ بعض اوقات ورم یعنی استسقاء ہوتا ہے اور بعض اوقات نہیں ہوتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ رحم کی رطوبت کے وزن متناسبہ میں اس استسقائی کیفیت سے کوئی فرق نہیں پڑتا صرف رطوبت کی تولید ہی زیادہ ہو جاتی ہے۔ حمل کے مہینہ کو مدنظر رکھتے ہوئے عموماً اس رطوبت کی مقدار رحم میں تقریباً ۱ سے ۲ سیر تک ہوتی ہے لیکن استسقائی کیفیت میں یہ رطوبت بڑھ کر قریب ۲۰ سیر کے ہو جاتی ہے پانچویں یا چھٹے مہینہ میں جب یہ کیفیت نمودار ہوتی ہے تو شکم اتنا پھول جاتا ہے۔ جس طرح کہ نویں مہینے کے آخر پر۔ اس کے علاوہ شکم میں تناؤ زیادہ ہوتا ہے اور شکم میں رطوبت چھلکتی معلوم ہوتی ہے۔ ناف اول تو دکھائی دیتی ہی نہیں اور اگر دکھائی دے تو بجائے خود ناف میں استسقاء موجود ہوتا ہے اس کے علاوہ حاملہ کو بچہ کی حرکات قطعی طور پر محسوس نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی ہیں تو اتنی کمزور ہوتی ہیں کہ ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس حالت میں عموماً رحم کے اندر بچے رحم کی رطوبت میں ہی تحلیل ہو کر ملیامیٹ ہو جاتے ہیں اور اگر کسی وجہ سے بچ بھی جائیں تو دوران خون درست نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس قدر ناتوان اور کمزور ہو جاتے ہیں کہ دنیا میں آتے ہی ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ماں کے لیے بذاتِ خود یہ استسقائی کیفیت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ رحم کی اس استسقاء کی وجہ سے دورانِ خون میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور حاملہ کا دم گھٹتا معلوم ہوتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کچھ تو پانی کے پیٹ میں زیادہ پڑ جانے سے نظامِ جسم پر بہت بوجھ پڑتا ہے اور کچھ طبعی خرابی کی وجہ سے مزاجی تکلیفات کی نمود ہوتی ہے جس کی حاملہ کی تکلیفات شدت سے بڑھ جاتی ہیں۔

اوپر ذکر آ چکا ہے کہ اس تکلیف میں پاؤں اور ٹانگوں پر استسقاء بھی ہو سکتا ہے اس لیے بچہ کی جھلی کی استسقاء کی تشخیص یوں ہو سکتی ہے کہ بحالتِ حمل کے استسقاء کے پیشاب کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ پیشاب بہت کم، سفیدی مائل، گندلا اور بغیر پیاس کے ہوتا ہے لیکن بچہ کی جھلی کی استسقائی کیفیت میں شکم بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور گول ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی مقدار قدرتی، پیاس کی زیادتی یا کمی ہوتی ہے۔ اور شکم کے اندر بچہ کی کوئی حرکت بھی معلوم نہیں ہو سکتی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس استسقائی کیفیت کا علاج ذرا مشکل ہے اس لحاظ سے بچہ عموماً بچتا نہیں۔ بچہ رطوبت میں تحلیل ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔ یا ویسے ہی رطوبت کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ لیکن آئندہ حملوں کے لیے ہم بہت کچھ تدابیر کر سکتے ہیں جس سے کہ اس قسم کا خطرہ یا پیچیدگی دوبارہ واقع نہ ہو۔

رحم کے ملحقات کی تکلیفات

شرمگاہ پر خارش

حمل کے زمانہ میں یہ ایک نہایت ہی تکلیف دہ تکلیف ہے اس میں بیرونی شرمگاہ پر حد سے زیادہ ناقابلِ برداشت خارش ہوتی ہے۔ اس کی وجہ عموماً شرمگاہ کی نالی میں تحریک یا شرمگاہ کے ملحقات میں ورم یا شرمگاہ کے غدودوں میں تحریک یا کسی رطوبت کا رک جانا یا کم و بیش شرمگاہ میں خراشیں یا زخم ہوتی ہیں۔

یہ تکلیف عموماً نوجوان مستورات میں ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ کھجلی اس قدر مسلسل

اور ستانے والی ہوتی ہے کہ یہ وضعِ حمل تک قائم رہتی ہے جب کہ یہ اپنے آپ درست ہو جاتی ہے ان حالات میں بعض وقت خواہش نفسانی کی تحریک ہوتی ہے مگر یہ سب تکلیف ہومیوپیتھک ٹھیک منتخب شدہ ادویہ سے بہت حد تک ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

درد

درد مقامی یا منتقل ہونے والے بے قاعدہ یا مسلسل، اکثر اوقات حمل کے زمانہ میں عورتوں کو ہوا کرتے ہیں اور بعض اوقات ان دردوں کی اتنی شدت ہوتی ہے کہ مریضہ خود گھبرا اٹھتی ہے۔ یہ درد زیادہ تر شکم میں کمر میں اور گھبریوں میں محسوس ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان دردوں کی وجہ مختلف حصص میں ورمی کیفیت ہوتی ہے۔ جب یہ درد تشنج کی قسم کے ہوتے ہیں تو یہ عموماً عضلات کی تھکاوٹ کی وجہ سے ہوتے ہیں اور جب یہ عصبی ہوتے ہیں تو ان کی وجہ عصبی تحریک ہوتی ہے۔

حمل کے ابتدائی مرحلوں میں جب یہ درد کمر اور گھبریوں کے مقام پر ہوتے ہیں تو بوجہ حاملہ رحم کے بوجھ یا قدرتی تحریک سے نہیں ہوتے اس لیے ان کی نمود کی وجہ رحم کی اپنی خرابی ہوتی ہے۔ رانوں میں درد جو حمل کے آخری مہینوں میں ظاہر ہوتے ہیں ان کا سبب جسم کے مسلسل پیچھے جھکے رہنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پستانوں میں درد اور دکھن رحم کی ہمدردانہ تحریک سے ہوتی ہے۔

شکم کی دیواروں میں اور شکم بذاتِ خود میں جا بجا درد حمل کے آخری زمانہ میں شکم کے عضلات کے تن جانے کی وجہ سے ہوتا ہے رانوں کے اندر درد، دونوں ٹانگوں میں اینٹھن اور سن ہونے کا احساس، کمر کے اعصاب پر بوجھ پڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جب ان دردوں کی زیادتی ہو تو حاملہ کو بالکل آرام کرنا چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حد سے زیادہ دردیں یا تکلیف غیر قدرتی ہے۔ اور اس کی وجہ مزاجی یا طبعی خرابی ہوتی ہے جس کی روک تھام بہت حد تک علاج معالجہ سے ہو سکتی ہے۔ مگر اس کا یقینی علاج وضعِ حمل کے بعد ہوتا ہے۔

اکوناٹ: اگر تکلیف ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈی ہوا کے جھونکے لگنے سے ہوئی ہو چھونے سے درد کا احساس بے چینی اور بے آرامی کے ساتھ ہر حرکت درد پیدا کرے

پیاس کم و بیش بخار کے ساتھ۔

ارجنٹم نائٹریکم:۔ کھانے کے بعد قریب قریب مسلسل ریاحوں کا اخراج کمر اور ٹانگوں میں درد، وقت بہت آہستہ آہستہ گذرتا معلوم ہو۔

آرنیکا مانٹ: جسم کوٹا پیٹا معلوم ہو چوٹ کا سا درد، شکم میں بچہ کی حرکت سے چوٹ کا سا یا پھوڑے کا سا درد ہو، حاملہ محسوس کرے کہ بچہ رحم کے آرپار پڑا ہے جس سے مریضہ کو مسلسل تکلیف بنی رہے۔

بیلا ڈونا:۔ درد یکایک ظاہر ہوں اور کچھ وقت کے بعد یکایک بند ہو جائیں کوئی جھٹکا برداشت نہ ہو سکے، کمر ٹوٹتی معلوم ہو، بستر سخت معلوم ہو۔

برائی اونیا: حرکت سے تکلیف بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ سانس کی حرکت سے بھی تکلیف ہو، حاملہ چپ چاپ پڑا رہنا چاہے۔ سوئیاں چبھنے کا سا درد۔

کلکیریا کارب:۔ پاؤں کی انگلیوں یا تلووں میں اینٹھن، پاؤں ٹھنڈے اور مرطوب معلوم ہوں، زینہ چڑھنے میں دقت ہو جوڑوں میں کڑکن کا احساس اور کڑکن کی آوازیں۔

کیمفر:۔ رات کے وقت جسم ٹھنڈا پڑ جائے، ایسا ٹھنڈا جیسے پتھر ہو، تاہم کوئی کپڑا برداشت نہ ہو سکے۔

کیموملا: شکم میں درد، پیلے سفید پیشاب کی زیادہ مقدار کے ساتھ، اکساہٹ تھوڑا سا درد بھی برداشت نہ ہو، بے خوابی۔

چیلیڈونیم:۔ داہنے کندھے کے نیچے درد، جو بعض اوقات سینہ تک جائے اس درد کے ساتھ عموماً معدے یا جگر کی تکلیفات ہوں۔

سمی سی فوگا: ٹانگوں میں اینٹھن اور بعض اوقات تشنج، یہ دوا خصوصاً ان مستورات کیلیے ہے جن کو ہسٹریا کے دورے ہوتے ہوں۔

کوکولس:۔ اعضاء میں فالج کا احساس، اعضاء میں کمزوری کا احساس، متلی چکر کے ساتھ، آدھی رات کے وقت تشنج۔

کافیا:۔ بے خوابی، درد مسلسل اور پریشان کن۔

کالوسنتھ:۔ درد شکم کے بار بار دورے جس کی وجہ سے مریضہ دہری ہو جائے، دردوں کی وجہ سے مریضہ بہت بے چین رہے اور اپنے جسم کو مروڑے اور توڑے۔

کیوپرم میٹیلیکم:۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں یا تمام معدہ میں اینٹھن شدید اینٹھن ذائقہ کسیلا، بے چینی۔

جلسی میم: شکم میں درد جو سینے اوپر کی طرف یا پیچھے کی طرف اور اوپر کی طرف جائیں یہ درد ایسے ہوں جیسے وضع حمل کے وقت ہوتے ہیں یا احساس جیسے عضلات کی طاقت کم ہو گئی ہے عضلات تابع فرمان نہیں۔

اپیکاک:۔ تیز درد شکم کے سے درد، ناف کے گرد مروڑ کے سے درد حمل کیساتھ شکم میں نوچن اور اینٹھن۔

لائیکوپوڈیم:۔ کاٹنے والے درد جو شکم کی داہنی طرف سے بائیں طرف کو جائیں شکم میں بے حد ریاح، بچے کی حرکات بہت تیز، پیشاب میں سرخ ریت۔

نکس وامیکا: زیادہ مرغن غذائیں کھانے یا عیش پرستی کی زندگی بسر کرنے سے پیدا شدہ تکلیفات، قبض صبح چار بجے درد کمر کی وجہ سے مریضہ اٹھ بیٹھنے کے لیے مجبور ہو کمر میں درد کی وجہ سے بستر میں کروٹ نہ بدل جا سکے۔

پلمبم:۔ شکم میں رات کے وقت بستر میں ایک قسم کا احساس جس کی وجہ سے مریضہ گھٹنوں، انگڑائیاں لیا کرے۔ یا جسم کا کھینچا کرے۔ بعض وقت مریضہ ہر طرف اپنے جسم کو پھیلائے، اور تنائے اور بتائے کہ یہ رغبت ناقابل ضبط ہے ایسا احساس جیسے شکم اندر کی طرف کھنچ رہا ہے۔

پلساٹیلا:۔ بہت زیادہ دیر تک نہ بیٹھ سکے، ایسے دردوں سے آرام حاصل کرنے کی خاطر اس کو ٹہلنا پڑے۔ کھلی ہوا کی خواہش جس سے اسے آرام ملے۔

رسٹاکس:۔ ٹانگوں میں اینٹھن جس کی وجہ سے مریضہ کو اٹھنا اور چلنا پڑے رات کے وقت بہت بے چینی، ایک وضع میں زیادہ دیر تک نہ لیٹ سکے۔

سیکیل کار: شکم میں بار بار اور زیادہ دیر تک رہنے والے درد خصوصاً نیلی دبلی مستورات

میں یا ان مستورات میں جن کی غذا ناکافی ہو۔

سیپیا: ۔ کمر و رشکم میں نیچے دبانے والے درد۔ مقعد میں نیچے دبانے والا بوجھ۔ قمِ معدہ میں خالی پن کا احساس۔

سلفر: ۔ ٹانگوں میں اینٹھن، تمتماہٹ، کمزوری کے دردوں کے ساتھ، تلوؤں میں جلن۔

ویریٹرم البم: ۔ ٹانگوں میں اینٹھن، ٹھنڈے پسینے کے ساتھ، کھانے کے بعد قمِ معدے میں پریشانی کا احساس کہ جو ایک دو گھنٹے رہے۔ کمزوری کا احساس جس کی وجہ سے مریضہ کو لیٹنا پڑے شدید ابکائیاں اور ٹھنڈے پسینے کے ساتھ۔

باب ہشتم

حرکات کے آلات کی تکلیفات

DISORDERS OF THE APPARATUS OF LOCOMOTION

پیڑو کے جوڑوں کا ورم

یہ ورم شاذ و نادر بحالتِ حمل دیکھنے میں آتا ہے۔ لیکن وضع حمل کے بعد اس قسم کا ورم اور بھی کم ہوتا ہے جب اس قسم کا ورم موجود ہوتا ہے تو پیڑو کے جوڑوں کی حرکات میں شدید ترین درد اور تکلیف ہوتی ہے یہ درد کھڑے ہونے سے چلنے کی کوشش پر بوجھ سے بڑھ جاتا ہے اور حرکت بالکل ناممکن ہو جاتی ہے۔ بعض حالات میں یہ جوڑ پک کر پھٹ جاتے ہیں جس کی وجہ سے جوڑوں کی کڑیاں بالکل ننگی ہو جاتی ہیں اور سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس حالت میں مریضہ کو نہایت آرام سے مکمل طور پر بستر میں لیٹے رہنا چاہیے تاکہ جسم کے بوجھ سے ان جوڑوں پر بوجھ پڑ کر حالت زیادہ شدید ہو جائے۔ دردوں کی نوعیت کمی و بیشی اور مریضہ کی اپنی طبعی حالت کے مطابق دوا کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اس قسم کے علاج سے

مریضہ کی تکلیفات رفع ہو جاتی ہیں۔

پیڑو کے جوڑوں کا ڈھیلا پڑ جانا

خاص خاص طبیعتوں میں دورانِ حمل یہ تکلیف دیکھنے میں آتی ہے جوڑوں کے جوڑ بند جن سے ہڈیاں جڑی ہوئی ہوتی ہیں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اسی لیے جوڑ بذاتِ خود اور ان کی حرکات میں ڈھیلا پن آ جاتا ہے یہ تکلیف مختلف مریضاؤں میں مختلف ہوتی ہے۔ اور بعض وقت اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ چلنا ہی ناممکن ہو جاتا ہے۔

اس کی ٹھیک ٹھیک وجہ نہیں بتائی جا سکتی لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ تکلیف عموماً خنازیری مزاجوں Scrofulous Constitutions میں ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جوڑ بندوں میں عارضی ڈھیلا پن اور جوڑوں کا اتر جانا ضروری نہیں کہ خنازیری مزاج سے ہی پیدا ہو کیونکہ یہ کئی دفعہ چوٹوں اور حادثات سے وقوع میں آ سکتا ہے۔

جب بچپن کی حالت میں مریضہ ہڈیوں کے نرم ہو جانے کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا رہی ہو تو جوانی میں بحالتِ حمل، حمل کی تحریک سے ہڈیوں میں اور زیادہ نرمی آ جاتی ہے۔ اور بعض وقت ہڈیوں کے جوڑوں پر گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ جس سے مریضہ کو اور زیادہ تکلیف واقع ہوتی ہے یا بعض وقت ہڈیوں کے جوڑوں میں Synovitis (ہڈیوں کے خلا میں رطوبت) آ جاتی ہے جس سے حالت اور بھی زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔

کمر کی ہڈیوں کے جوڑ میں ڈھیلے پن کی وجہ سے مریضہ شروع شروع میں کھڑے ہونے پر درد محسوس کرتی ہے اور چلنے میں لڑکھڑاہٹ معلوم ہوتی ہے اور تمام قسم کے درد، حرکت یا بوجھ چلنے یا کھڑے ہونے سے بڑھتے یا شروع ہوتے ہیں ایسی حالتوں میں بیلاڈونا ایک عجیب و غریب دوا ہے کیونکہ اس میں رہنما علامت یہ ہے کہ جیسے مریضہ کا تمام جسم دونوں رانوں کے درمیان گر جائیگا۔

پیڑو کی ہڈیوں کے جوڑ میں ڈھیلا پن وضع حمل کو آسان بنا دیتا ہے کیونکہ بچے کے نکاس کا راستہ بغیر کسی تکلیف کے اپنے آپ کھل جاتا ہے لیکن جب یہ ڈھیلا پن بڑھ جاتا ہے اور پیڑو کی خلا اس کے ساتھ ساتھ بڑھ جاتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ قبل از وقت ہی بچہ کی تولید ہو جائے وضع حمل کے بعد کئی مہینوں تک یہ ڈھیلا پن رہ سکتا ہے۔

ڈھیلا پن کی تمام حالتوں میں چاہے وہ ابتدائی ہوں یا بڑھی ہوئی مریضہ کو لیٹ جانا چاہیے تاکہ تکلیف اور زیادہ نہ بڑھتی جائے۔

گرنے کی رغبت

یہ تکلیف بھی بعض اوقات حاملہ عورتوں میں پیدا ہو جاتی ہے اس حالت میں ہڈیوں کے جوڑوں میں رطوبت تو نہیں آجاتی بلکہ چلنے میں توازن نہیں رہتا جو حاملہ کے لیے ایک مسلسل پریشان کن کیفیت ہوتی ہے جسم کا توازن قدرتی حالت میں چلتے وقت اور بیٹھی ہوئی حالت میں اپنے آپ قائم رہتا ہے اس میں نہ تو کسی قسم کی قوت ارادی کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی اس پر زور لگانا پڑتا ہے لیکن جن لوگوں میں عضلاتی کمزوری ہوتی ہے ان مستورات میں حمل ہو جانے پر حمل کی وجہ سے نظام عصبی میں تحریک ہو جانے سے وہ چھپی ہوئی خاندانی عضلاتی کمزوری ظاہر ہو جاتی ہے اور مریضہ چلتے وقت لڑکھڑاتی یا جھولتی ہے۔ اور بعض اوقات اعصابی درد شکم میں، بچہ دانی میں، کمر میں اور ٹانگوں میں ظاہر ہو جاتے ہیں جس سے چلنے میں دقت اور لڑکھڑاہٹ پیدا ہو کر ہر وقت گرنے کا خطرہ رہتا ہے۔

مفصلہ ذیل ادویہ میں دوران حمل پیڑو کے جوڑوں کی خرابی زیادہ نمایاں ہے جو بوقت ضرورت استعمال ہو سکتی ہیں۔

اسکولس ہپ:۔ جہاں جوڑ ٹانگ اور ریڑھ کی ہڈی کے مقام اتصال میں تکلیف واقع ہو مریضہ چل نہیں سکتی کیونکہ کمر کا وہ حصہ تکلیف دیتا ہے اور اس میں اتنی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے کہ اسے بیٹھ جانا پڑتا ہے لیکن بیٹھنے کی نسبت لیٹنے سے مریضہ اور زیادہ بہتر محسوس کرتی ہے۔

ایلو:۔ جہاں بوجھ اور وزن کا احساس پیڑو میں لنگڑا پن پیدا کرنے کی وجہ ہو حتیٰ کہ پاخانے از خود ہو جائیں۔

آرنیکا مانٹ:۔ جہاں پھوڑے کے سے یا چوٹ کے سے درد کا احساس نمایاں ہو مریضہ پیڑو اور جوڑ کی ہڈیوں کے یا پیڑو کی ہڈی کے سامنے والے جائے اتصال میں چوٹ کے سے درد کو محسوس کرے۔

کلکیریا کارب:۔ دموی مزاج کی مستورات میں یہ دوا اکثر مفید ہوتی ہے تھوڑا سا

نا سا چلنے پر بھی پیڑو میں لنگڑا پن کے احساس کی وجہ سے تھکاوٹ پاؤں ٹھنڈے اور زینہ چڑھنے پر تکلیف، ۳ بجے صبح کے بعد نیند نہ آئے جلد ٹھوکریں کھائے اور گر جائے۔

کلکیریا فاس:۔ ذرا سی ٹھنڈ لگ جانے کے بعد تکلیف بہت بڑھ جائے، سردی لگ جانے کے بعد تمام جوڑوں میں بائی کے سے درد۔

جلسی میم:۔ جب عضلاتی حرکات میں کمزوری کی وجہ سے اعضاء تابع فرمان نہ ہوں اور اس لیے کھڑے ہونے میں یا چلنے میں دقت محسوس ہو۔

کالی کارب:۔ چلتے وقت پیچھ میں اس قدر درد ہوتا ہے کہ مریضہ فوراً لیٹ جانا چاہتی ہے۔ چلتے چلتے سڑک پر لیٹنے کے لیے مجبور ہو جاتی ہے۔

میگنیشیم:۔ اعضاء وائوف ذکی الحس اور درد کریں یہاں تک کہ چھوا نہ جائے جس حصہ میں تکلیف ہوتی ہے اس میں لنگڑا پن آجاتا ہے اور چھوا نہیں جا سکتا۔

پلساٹیلا:۔ شام کے وقت چلنے کی نااہل ہو گرم مکان اور گرم بستر میں زیادتی، پیڑو کے جوڑوں میں تکلیف کی وجہ سے رات بھر بے چین رہے اور کسی کروٹ آرام نہ ملے۔

رسٹاکس:۔ پہلی حرکت پر پیڑو کے جوڑ میں اکڑن اور سختی کا احساس لیکن تھوڑی دور چلنے کے بعد بہتر محسوس ہو رات کے وقت بار بار کروٹیں بدلے ہر کروٹ کے بعد تھوڑی دیر کیلیے آرام محسوس کرے لیکن پھر جلد ہی کروٹ بدلنی پڑے۔

سیلیشیا:۔ جب ماؤف مقام میں زخم یا ناسور ہو جائے اور پھوڑے سے درد کرے اور اگر ناسور یا زخموں کے گرد دانے نکل آئیں۔ تو سیپر بہتر دوا ہوتی ہے۔

سلفر:۔ پیڑو کی تکلیفات کے ساتھ گرمی کی تمتماہٹ اور کمزوری کے دورے ۱۱ بجے قبل دوپہر سے دوپہر تک کمزوری کا احساس، کمر کے گرد کسی ہوئی پٹی باندھ لینے سے آسانی کے ساتھ چل سکے۔

تھوجا:۔ بائیں جوڑ اور ریڑھ کی ہڈیوں کے مقام اتصال میں بے حد تکلیف، درد بائیں ٹکڑی میں جائیں چلنے سے درد کی اس قدر زیادتی ہو کہ مریضہ کو لیٹ جانا پڑے۔

بابِ نہم

نظامِ عصبی کی تکلیفات

جوانی کی عمر میں جن اعصابی تکلیفات سے لڑکیاں اور جوان مستورات تکلیف پاتی ہیں، قریب قریب انہی کا عکس ان پر حمل کی حالت میں پڑتا ہے۔ میں صرف مختصراً ان تکلیفات کا بیان ذکر کروں گا جو عام طور پر دورانِ حمل ہو سکتی ہیں۔

قوتِ سامعہ کا جاتے رہنا LOSS OF HEARING

کبھی کبھی نطفہ قرار پاتے ہی قوتِ سامعہ آہستہ آہستہ جواب دے جاتی ہے۔ یا تو حمل کے آخری مہینوں میں پھر واپس لوٹتی ہے، یا وضع حمل کے بعد نفاس کے ختم ہو جانے پر یہ قوت عود کر آتی ہے لیکن یہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ حمل کے پانچویں اور چھٹے مہینے میں یا اس کے بعد حمل سے نظامِ عصبی پر بوجھ پڑنے کی وجہ سے کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو عموماً وضع حمل کے بعد اپنے آپ آہستہ آہستہ رفع ہو جاتی ہیں۔

مفصلہ ذیل چند ادویہ ایسی ہیں جو قریب قریب اس کیفیت پر حاوی ہیں ان ادویہ کے علاوہ میٹریا میڈیکا کی باقی ہر دوا بھی بوقتِ ضرورت مستعمل ہو سکتی ہے۔

کیپسیکم: کنپٹی کی ہڈی کا کان سے ملحقہ حصہ بے حد متورم، سرخ اور درد کرے کانوں کی گہرائی میں دبانے والا درد۔

کاربو ویجی ٹبلس: مریضہ کی آوازیں بہت مدھم سنائی دیتی ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتا سکتی کہ کہاں سے آ رہی ہیں۔

کاسٹیکم: تمام آوازیں گونج پیدا کریں، یہاں تک کہ مریضہ کی اپنی بھی، کانوں کے سامنے مسلسل گونجیں۔

گریفائٹس: کانوں میں بے حد خشکی۔ گاڑی میں سواری کرنے کی حالت میں بہرے پن میں کمی۔

لیکیسس: کانوں کی میل بہت سخت ہو جائے اور ناکافی ہو۔

مرکیوریس: کانوں میں مسلسل ٹھنڈک کا احساس۔

نائٹرک ایسڈ: اندرونی کان میں ورم کی زیادتی قریب قریب ورم سے بند اور بعض اوقات درد کی زیادتی، رطوبت کی زیادتی۔

فاسفورس: انسانی آوازیں پہچانی نہ جائیں۔

پلساٹیلا: کانوں میں احساس جیسے بند ہو چکے ہیں۔

سلیشیا: ناک چھنکنے سے عارضی سکون معلوم ہو۔

سلفر: کھانے یا ناک چھنکنے کے بعد کچھ وقت کے لیے زیادتی۔

نیز دیکھیے کلکیریا کارب، پٹرولیم، ہیپر سلفر، سٹانی سیگیریا وغیرہ۔

آنکھوں کی تکلیفات

بعض اوقات دورانِ حمل ہی آنکھیں آ ماجگاہ تکلیف ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں میں دھند، عارضی نابینائی، آشوبِ چشم، پلکوں میں زخم وغیرہ وغیرہ تکلیفات دیکھنے میں آتی ہیں۔ بہت سی مستورات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ حمل کے آغاز سے آنکھوں کی بینائی کم ہو گئی اور وضع حمل کے بعد بینائی درست ہو گئی ہمیں صرف ایک کیس ایسا ملا ہے جس میں حمل قرار پاتے ہی نابینا آنکھیں کھل گئیں اور پھر ان میں نابینائی پیدا نہ ہوئی۔

مفصلہ ذیل ادویہ عموماً حمل کی آنکھوں کی تکالیف کے لیے کافی ہوتی ہیں۔

اورم میٹیلیکم: ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چیزیں درمیان میں کٹ گئی ہوں۔

بیلا ڈونا: اشیاء دھندلی معلوم ہوں۔ ایسا معلوم ہو جیسے الٹی ہوئی ہیں یا دوہری ہو چکی ہیں۔

کلکیریا کارب: ہر چیز کہر میں پڑی معلوم ہو۔

کاسٹیکم: بینائی کا یکایک اور بار بار جاتے رہنا اس احساس کے ساتھ کہ

آنکھوں کے سامنے پردہ پڑا ہے۔ ہر دردِ سر کے بعد بینائی زیادہ دھندلی ہو جائے اوپر کے پپوٹوں کا فالج، ایسا معلوم ہو کہ وہ لٹک گئے ہیں۔

چائنا:۔ دور کی اشیاء کے صرف کناروں ہی کو پہچان سکے۔ جب پڑھتی ہو تو حرف پیلے معلوم ہوں اور ان کے گرد سفید کنارے نیند کے بعد بہتر دیکھے۔

سائی کوٹا وائی روسا:۔ پڑھتے وقت حرف حرکت کرتے معلوم ہوں۔

سنا:۔ آنکھیں ملنے کے کچھ دیر بعد تک وہ بہتر دیکھ سکے۔

ہیوسمس:۔ پپوٹوں میں بار بار تشنج، بھینگاپن، ہر چیز سرخ معلوم ہو یا اپنے قد سے بڑی معلوم ہو۔

نیٹرم میور:۔ پپوٹے بار بار تشنجی طور پر بند ہو جائیں۔

نکس وامیکا:۔ پپوٹوں میں بھاری پن اور سکڑن۔

فاسفورس:۔ ہر چیز سلیٹی رنگ کے پردے میں لپٹی معلوم ہو۔

پلساٹیلا:۔ اس امر کا احساس جیسے آنکھوں کے سامنے پردہ ہے یا آنکھوں کے مل دینے سے دھندلاپن دور ہو جائے گا۔

سلفر:۔ بینائی میں دھندلاپن، بتیوں کے اردگرد ہالہ معلوم ہو۔

نیز دیکھو سائیکلے من، ڈروسرا، گلونائن، لیتھم کارب، مرکیوریس، پلاٹینا، روٹا، سنیگا، سیپیا، ورٹیرم البم وغیرہ۔

دردِ سر حمل کے دوران میں یہ ایک عام تکلیف وہ علامت ہے حمل کے آخری مہینوں میں سست پڑے رہنے کی وجہ سے یہ تکلیف ہو سکتی ہے یا بد پرہیزیوں سے اور قبض کی وجہ سے بھی جو مستورات اچھی بھلی حالت میں دردِ سر کی شکار رہتی ہیں ان کو حمل میں ان دردوں سے اور بھی زیادہ تکلیف رہتی ہے بعض وقت ان دردوں کے ساتھ متلی اور دوسری قسم کی معدے کی خرابیاں بھی ہوتی ہیں۔

اعصابی درد حمل کے دوران میں چہرے کا عصبی درد اور دردِ سر قریب قریب ایک ہی ہوتا ہے جہاں دردِ سر حمل کی حالت میں قبض یا معدے کی خرابیوں سے

پیدا ہوتا ہے وہاں عصبی درد نظامِ عصبی کی تحریک سے پیدا ہوا کرتا ہے ڈاکٹر طیر سمتھ لکھتے ہیں کہ "دورانِ حمل چہرے کا عصبی درد جسم کی تحریک کی ایک نمود ہے۔ یہ عموماً دانتوں میں خصوصاً اوپر کے جبڑے میں ہوتا ہے۔ بعض مستورات میں دانت ٹوٹنے لگ جاتے ہیں۔ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جہاں چہرے اور دانتوں کے اعصابی درد ہوں وہاں ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق رڑھ کے عصبوں سے ہو۔ اس حالت میں بے خوابی شروع ہو جاتی ہے۔ اور کھانا نہ تو ہضم ہوتا ہے اور نہ جذب، مریضہ ایک مسلسل تکلیف میں گرفتار رہتی ہے۔ اس تکلیف سے یا تو حمل گر جاتا ہے یا پیٹ کے اندر بچہ سوکھ جاتا ہے۔

مفصل ذیل ادویہ دردِ سر اور چہرے کے عصبی دردوں کے لیے بہت حد تک مفید ہیں ان کے علاوہ موقع و محل کے لحاظ سے کوئی اور دوا بھی تجویز ہو سکتی ہے۔ (دیکھو دردِ سر اور چہرے کے عصبی درد کی سرخیاں، نسخہ جات ہومیوپیتھی میں)

اکونائٹ:۔ درد یا عصبی درد جس کے ساتھ بستر میں اٹھنے پر چکر ہو۔ ناک کی جڑ میں اینٹھن کا احساس، احساس جیسے تمام دماغ کھنچ کر پیشانی سے نکل جائیگا۔ مریضہ بے معقول سے ڈرتی ہے۔

بیلاڈونا:۔ چہرے پر تمتماہٹ اور آنکھوں میں سرخی، شور و غل، روشنی برداشت نہ ہو سکے، مریضہ کے چہرے سے ایسا معلوم ہو جیسے بدحواس ہے یا ہوش و حواس نہیں ہیں۔

برائی اونیا:۔ چیرنے والے دردِ سر، بالکل چپ چاپ رہنا، چاہے ہونٹوں اور منہ میں خشکی، بستر میں اٹھنے سے متلی۔

کلکیریا کارب:۔ دردِ سر، سر میں سردی کی زیادتی کے ساتھ، دردِ سر زینہ چڑھنے سے بڑھ جائے۔ خون دماغ اور سر میں چڑھتا ہوا معلوم ہو۔ جس سے جلن کا احساس ہو زینہ چڑھنے پر چکر۔

کوکولس:۔ کھانے یا پینے کے بعد سر میں تکلیف محسوس ہو۔ دردِ سر ایسا معلوم ہو کہ آنکھیں کھنچی جا رہی ہیں خصوصاً حرکت پر، چکر کے ساتھ۔

سمی سی فوگا:۔ دونوں آنکھوں میں سے کسی پر یا آنکھ کے ڈھیلے میں جیسا لگے

کے سے درد جن کی زیادتی ہر دوسرے روز ہو۔ سر میں بھاری پن اور تھکن کا احساس درد میں کھلی ہوا میں ہو، اور زیادہ چولہے کی گرمی سے، زینہ چڑھنے سے سر میں تھکن۔

کافیا :۔ شدید درد، سر میں یہ احساس ہو کہ سر بہت چھوٹا ہو گیا ہے۔ اعصابی اکساہٹ بے خوابی کے ساتھ یا غنودگی۔ لیکن نیند نہ آئے۔

جلسی میم :۔ چہرے، آنکھوں اور سر میں تیر چلائے جانے کے سے درد، جو باؤ کے دردوں کی طرح محسوس ہوں۔ چہرے میں اجتماعی خون اور چہرے کا رنگ سیاہی مائل ہو جائیں کاسا۔ درد سر بجائے گردن میں شروع ہوں، اور وہاں سے تمام سر میں پھیل جائیں۔ یا اس کے برعکس تمام سر میں شروع ہو کر گردن میں جائے۔ بینائی میں دھندلا پن، سر میں بھاری پن چکر غنودگی، عضلات میں کمزوری۔

گلونائن :۔ سر میں گھومنی، جھٹکے احساس کے ساتھ احساس جیسے دماغ بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اور سر میں احساس جیسے پھٹ جائیگا سر میں پراگندگی کا احساس، کنپٹیوں کی شریان پھڑکتی دکھائی دیں۔ درد سر اور اعصابی درد دھوپ سے پیدا ہو۔ یا دھوپ میں بڑھ جائے سر ڈھانپ کر نہ رکھ سکا جائے۔

اگنیشیا :۔ سر کے ایک جانب درد، سر میں میخ ٹھکنے کا احساس، ناقابلِ برداشت درد، ایسا معلوم ہو کہ دماغ میں کوئی تیز چیز ٹھونسی جا رہی ہے۔ معدے میں کمزوری کا احساس یہ دوا ان مستورات کے لیے مفید ہے جن میں اعصابی تحریک زیادہ ہو، یا جو بہت جلد غمگین ہوں۔

مگنیشیا کارب :۔ درد بولنے سے یا دماغی محنت سے بڑھ جائیں، قبض، مریضہ تم گینی محسوس کرے۔

نکس وامیکا :۔ یہ دوا ایسی مستورات کے درد سر اور اعصابی دردوں کے لیے مفید ہے جو عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتی ہوں۔ شراب، قہوہ، چائے پیتی ہوں، یا بہت رات گئے تک جاگنے کی عادی ہوں۔ قبض یا بواسیر، سر میں ایسا معلوم ہو کہ جیسے پھٹ جائے گا۔ کھوپڑی چھونے سے درد کرے۔ ہاتھوں سے سر دبانے سے آرام محسوس ہو۔ متلی کھانے کے بعد معدے میں ہوا کا اجتماع، اور دوسری علامات بد ہضمی۔

پلساٹیلا :۔ آدھے سر کے درد، حلیم الطبع مزاج کی مستورات میں جن کی رونے کی رغبت ہے۔ درد سر اور اعصابی درد وغیرہ، گرم بند کرنے میں بڑھ جاتے ہیں۔ اور ٹھنڈی کھلی ہوا میں جانے سے کم ہو جاتے ہیں۔

سیپیا :۔ درد سر غذا سے نفرت کے ساتھ جس کے ساتھ معدے میں نہایت تکلیف دہ خالی پن اور بیچینی کا احساس ہو۔ درد سر جو روز صبح کو متلی چکر اور تکسیر کے ساتھ ہو جھکے چہرے سے بھاری پن گے اور جن کے ناک کے آر پار زرد کاٹھی سی پڑی ہو۔ غذا کی خوشبو سے قے۔

سپائی جیلیا :۔ چہرے کا عصبی درد جو بائیں جانب نہایت شدید ہو، درد سے آنکھ کا ڈھیلا اور گڑھا بھی ماؤف ہو جاتے ہیں اور ماؤف جانب کی آنکھ میں سرخی اور اجتماع ہو جاتا ہے۔ درد بھالا لگنے کے سے اور چیرنے والے ہوتے ہیں۔ جن کو کس کر باندھنے سے قدرے آرام ہوتا ہے برخلاف اس کے ورمیکم میں ذرا چھونے سے درد میں نہایت اضافہ ہو جاتا ہے۔

سلفر :۔ چاند پودت کی رغبت، تمام جسم پر تمتماہٹ کے دورے، پاؤں ٹھنڈے غشی کے دورے ۱۱ سے ۱۲ بجے تک زیادتی۔

وریٹرم البم :۔ درد سر جس سے ہذیان، پاگل پن اور پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آ جائے۔

دردِ دانت

دورانِ حمل درد دانت بھی ایک عجیب تکلیف ہے۔ دراصل یہ عصبی درد کی ایک نمود ہے۔ ایسے موقع پر دانت نکلوانا ایک غلطی ہوتی ہے کیونکہ دانت نکلوانے سے عموماً اسقاط کا خطرہ ہو جاتا ہے۔

مفصلہ ذیل ادویہ میں سے کوئی دوا یا کسی دیگر بالمثل دوا سے درد دانت کو نہایت آسانی کے ساتھ رفع کیا جا سکتا ہے۔

الیومنا :۔ کھینچنے والا درد دانت جو دوسرے حصص تک جائے یہاں تک کہ بعض وقت یہ درد چہرہ گردن یا کندھوں وغیرہ تک آئے۔

آرسنک البم :۔ نوبتی درد دانت جو عموماً رات کے وقت ہوں مریضہ کیلئے یہ درد ناقابلِ برداشت ہو۔ وہ بالکل پاگلوں کی طرح سے بستر سے نکلے اور اٹھ کر بیٹھ جائے۔

بیلاڈونا :۔ درد ایسا معلوم ہو جیسے زخم سے ہوئے ہیں زیادتی رات کے وقت

لیٹ جانے سے یا ٹھنڈی ہوا میں رہنے سے ہو۔ درد زیادہ تر چہرے کی داہنی جانب جو آنکھ یا آنکھ کے گڑھے تک جائے درد کی وجہ سے مریضہ کراہے۔ اور دونے چٹکن والے درد۔

کلکیریا کارب:۔ موسم کی ذرا سی تبدیلی سے درد کی زیادتی ٹھنڈی یا گرم چیز پینے سے ٹھنڈی یا گرم ہوا میں شور وغل و دماغی اکساہٹ وغیرہ سے درد دانت پیدا ہو جائے، یا بڑھ جائے۔

کیموملا:۔ درد ناقابلِ برداشت ہوں جن کی وجہ سے مریضہ بد مزاج اور بے صبر ہو جائے ایک گال سرخ اور دوسرے کی رنگت قدرتی یا پیلی، دانتوں میں جھٹکے، ٹھنڈی یا گرم ہر دو چیزوں کے پینے سے تکلیف بڑھے۔

جلسی میم:۔ عام اعصابی اکساہٹ، اور کانپنا، درد دوروں کی صورت میں ہوں۔ جبڑوں اور چہرے میں سے تیر کی طرح جائیں سر اور چہرے میں اجتماعِ خون۔

ہیوسمس:۔ شدید چیرنے والے اور چٹکن والے درد، جس سے انگلیوں، ہاتھوں بازوؤں اور چہرے کے عضلات میں تشنجی جھٹکے ہوں۔ حلق وغیرہ میں تشنج، درد کے ساتھ ذہنی کیفیت۔

کریازوٹ:۔ درد دانت بوسیدہ دانتوں میں ٹھنڈا پانی لگے۔

مگنیشیا کارب:۔ آرام کرنے کی حالت میں ناقابلِ برداشت درد، مریضہ کو اٹھ کر ادھر اُدھر ٹہلنا پڑے۔

مرک سال:۔ چھونے سے دانت میں پھوڑے کا سا درد ہو۔ یہاں تک کہ دانتوں کو آپس میں دبانا یا کھانا تکلیف کو بڑھا دے، دانت لمبا اور ڈھیلا معلوم ہو۔

مزریم:۔ درد چہرے کی ہڈیوں اور کنپٹیوں تک جائے خصوصاً اس وقت جب وہ بائیں جبڑے کی ہڈی سے کنپٹی کو جائے۔

نکس موسکاٹا:۔ ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے سے اگلے دانتوں میں درد یا گرم چیزیں پینے سے اگلے دانتوں میں درد، ایسا معلوم ہو کہ دانتوں کو باہر کھینچنے کے لیے پکڑا ہوا ہے۔

نکس وامیکا:۔ ان مستورات میں درد دانت کی شکایت جو چڑچڑے مزاج کی ہوں

باعیش پسند ہوں۔ یا جن کے جگر خراب ہوں۔ قبض رہتا ہو اور بواسیر کا عارضہ ہو۔

فاسفورس:۔ درد جھٹکے یا مروڑنے کا سا، دانتوں کی جڑوں کی جھلی میں ورم اور دبانے سے ذکی الحسی۔

پلساٹیلا:۔ ٹھنڈی غذا یا ٹھنڈے پانی یا ٹھنڈی ہوا سے درد دانت میں کمی ہو اور گرم غذا یا گرم چیز پینے سے اور گرم مکان میں تکلیف بڑھ جائے۔

رسٹاکس:۔ دانتوں میں باؤ کے درد برسات کے موسم میں، درد دانت کے درد کو چہرے کو سینکنے سے آرام ہو۔

سٹافی سیگیریا:۔ دانت سیاہ پڑ جائیں، ٹوٹ جائیں اور سڑ جائیں۔ دماغی یا جسمانی جذبات سے ذکی الحسی۔

کوریا رعشہ — CHOREA

حمل کے دوران میں رعشہ یا کوریا ایک تکلیف دہ علامت ہے حمل میں بعض اوقات کوریا یا تشنجی حرکات شروع ہو جاتی ہیں۔ جس کے ساتھ جسم کے مختلف حصص میں خصوصاً بازوؤں اور ٹانگوں میں اور قوائے عقلیہ کی اعصاب میں خارج آجاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ پاگل پن کی نمود بھی ہوتی ہے اس تکلیف کی علامات حمل کے دوران میں کسی وقت نمودار ہو سکتی ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ علاج سے گو یہ علامات کم ہو جاتی ہیں مگر حمل کے زمانہ میں مکمل طور پر جاتی نہیں۔ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس تکلیف میں وہ مستورات مبتلا ہوتی ہیں جن کے مزاج حد سے زیادہ اعصابی ہوتے ہیں یا جن میں حد سے زیادہ چڑچڑا پن ہوتا ہے۔ یا جن کا نظامِ عصبی دماغی یا جسمانی محنت سے بالکل تھک کر چور ہو چکا ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا اقتباس ایک ماہر ایلوپیتھک ڈاکٹر کا ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، کہ جب کوریا یا مرگی حمل میں شروع شروع میں نمودار ہوتی ہیں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مزاجی کیفیت میں ایک ایسا نقص پڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ تکلیف نمودار ہوتی ہے۔ اس مزاجی تکلیف اور طبعی کیفیت کو ہماری ہومیوپیتھک ادویہ نہایت آسانی کے ساتھ درست کر سکتی ہیں یہاں تک کہ پھر کسی دوسرے حمل میں ان تکلیفات کی نمود ہی نہیں ہوتی۔ مفصلہ ذیل ادویہ

بہت کچھ رعشہ اور مرگی کو روکنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔

بیلاڈونا:۔ جب زبان جزوی طور پر مفلوج ہو بولنے میں دقت جسم کی حرکات میں تکلیف دماغی جانب زیادہ تر ماؤف، آنکھوں میں سرخی، بہت کمزوری، پاگل پن۔

کلکیریا کارب:۔ رعشہ خوف سے دموی مزاج کی مستورات۔

کاسٹیکم:۔ اوپر کے پپوٹے خصوصاً ماؤف، لٹک جائیں ان کو کھلا نہ رکھ سکے مریضہ ہوا میں اور شام کو بدتر ہو کھانسنے پر از خود پیشاب۔

کوکولس انڈیکا:۔ پینے کھانے نیند یا بولنے کے بعد کچھ دیر کیلئے ہمیشہ بدتر ہو۔

کروکس سٹائیوا:۔ ہر روز شام کے وقت بدتر خوش طبعی اور ہنسی کے قہقہے یکے بعد دیگرے غصہ کے ساتھ۔

کیوپرم میٹیلیکم:۔ تشنجی دورے یا رعشے کا دورہ جسم کے کسی ایک حصہ میں مثلاً انگلی یا عضو سے شروع ہو کر آہستہ آہستہ تمام جسم میں پھیل جائے جب تشنج دورے کی صورت میں آئے اور اس کے ساتھ رعشہ کی دوسری علامات موجود ہیں۔

ہیوسمس:۔ تمام عضلات میں جھٹکے اور پھڑکن، جس میں آنکھوں کے پپوٹے اور چہرہ بھی شامل ہو۔

اگنیشیا:۔ بار بار آہیں سرد لینا، یا جب تکلیف کی نمود کسی چھپے ہوئے غم اور غصہ سے پیدا ہوئی ہو۔

نکس وامیکا:۔ قبض عیش پسندی، کو یا زیادہ تر صبح کے وقت یا دن کے پہلے حصہ میں۔

سٹرامونیم:۔ عجیب و غریب توہمات تشنجی دورے غم اور ڈر سے پیدا ہوں رات کے وقت خصوصاً بہت شدید ہوں عضلات میں بے حد جھٹکے۔

نیز ملاحظہ ہو اگیرکس مسکریس، ایمبرا گریسیا، اسافوئیٹڈا ارسنک، چائنا، سائی کوٹا، کمی سی فوگا، کاکیا، جلسیمیم، لیکیسس، سیپیا، سلیشیا، سورینم، سلفر، ٹیرنٹولا اور زنکم۔

ہسٹیریا، اختناق الرحم، باؤگولہ | ہسٹیریا کا بیان اگلے ... میں ... طور پر

دیا گیا ہے۔ ناظرین اس کی تشریح اور معالجہ وہاں ملاحظہ فرما دیں۔ یہ یاد رہے کہ ہسٹیریا کی تکلیف کو حمل کے دوران نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ اس کا ٹھیک علاج کر دینا چاہیے تاکہ کسی قسم کی کوئی تکلیف دوران حمل یا دوران وضع حمل نہ ہو۔

دماغی خرابیاں | بعض وقت حمل کے ساتھ ساتھ دماغی قوتیں یعنی عقل، فہم، ذکاوت دانش وغیرہ وغیرہ جواب دے جاتے ہیں اور مریضہ بالکل پاگل ہو جاتی ہے۔ پاگل پن کی ہر نمود اس کے اندر موجود ہوتی ہے۔ نیکی بدی، اچھائی برائی میں کوئی تمیز بھی اسے نہیں رہتی۔ دنیا کے ریکارڈ میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ جہاں نطفہ قرار پاتے ہی پاگل پن شروع ہو گیا اور اس کے بعد بعض حالتوں میں وضع حمل کے کچھ دن بعد درست ہو گیا یا مسلسل جاری رہا۔

دنیا کی کسی حکمت میں سوائے ہومیوپیتھی کے دماغ کی اس کیفیت کا کوئی علاج نہیں ہے۔ لاکھوں انسان آج بھی پاگل بن کر دنیا کے پاگل خانوں میں محض اس لیے مجبور پڑے ہیں کہ کہلانے والی بہترین حکمت (......) بیچاری نہیں جانتی کہ ان مریضوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ ہومیوپیتھی ایک ایسی سائنس ہے جو پاگل پن کے ٹوٹے سے بڑے مریضوں کو نہ صرف درست کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ بلکہ درست بھی کرتی ہے۔

حمل کے دوران میں پاگل پن کی نمود یا تو اعصابی تحریک سے ہوتی ہے یا ان مستورات کو ہوا کرتی ہے۔ جن کو حمل کنوارپن میں ہو جاتے ہیں۔ موخر الذکر حالت میں یہ بیچاریاں سوسائٹی کی شرم و حیا اور رسم و رواج کے بندھن میں اس قدر متحرک ہو جاتی ہیں کہ کہیں ان کو چھپنے کی جگہ نہیں ملتی۔ ان کا بار ان کے دماغوں پر اس قدر ہوتا ہے کہ وہ اپنا دماغ ہی شرم و حیا کی اس قربان گاہ پر بھینٹ کر دیتی ہیں۔

ہر ایک ہومیوپیتھک پریکٹس کرنے والے کا یہ اہم فرض ہے کہ پاگل پن کا نہایت غور و خوض سے علاج کرے کیونکہ پاگل پن نہ صرف حاملہ تک محدود ہو سکتا ہے بلکہ آنے والی نسلوں میں بھی عود کر سکتا ہے۔

جذبات اور احساسات کی خرابیاں | مندرجہ صدر خرابیوں کے علاوہ جذبات، احساسات، حوصلہ، مزاج، محبت و نفرت

میں بھی تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔ ان خرابیوں کے لیے بھی ہمیں اپنے اوزاروں اور ہتھیاروں سے چوکس رہنا چاہیے۔ کیونکہ ان خرابیوں کے بڑھ جانے سے پاگل پن اور جنون پیدا ہو سکتا ہے۔ کتاب کا حجم اجازت نہیں دیتا کہ میں اس پر زیادہ بحث کروں، اگر زندگی نے وفا کی تو میں غالباً اس مضمون پر ایک علیحدہ کتاب پیش کر سکوں گا تاہم میں ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ ہومیوپیتھی کی ٹھیک منتخب شدہ دوا پاگل پن جیسے مرض کی کشتی کو صحیح سالم کنارے تک پہنچاتی ہے۔ ان حالات میں دوا کا انتخاب نہایت غور و خوض سے ہونا چاہیے۔ ہسٹیریا میں پاگل پن کی علامات سے بھرا پڑا ہے۔ میرے لیے یہ ناممکن ہے کہ میں ان سب ادویہ کی علامات کو یکجا اکٹھا کر دوں تاہم مندرجہ ذیل ادویہ میں سے کوئی ایک آپکی مریضہ کے لیے موافق حال ہو سکتی ہے۔

اکونائٹ :۔ موت کا ڈر، مریضہ موت کا وقت بتاتی ہے۔ مکان سے باہر جانے سے ڈرتی ہے۔

اورم میٹ :۔ مریضہ کو اپنے آپ پر کوئی اعتبار نہیں ہوتا اور سمجھتی ہے کہ کسی دوسرے کو اس پر کوئی شک نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت مایوس رہتی ہے۔ ہر چیز کا تاریک پہلو دیکھتی ہے روتی ہے اور دعائیں دیتی ہے۔ سمجھتی ہے کہ وہ زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے اور خودکشی کی رغبت ہوتی ہے کھڑکی یا بلندی سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرنا چاہتی ہے رات کو بے خوابی، عموماً شدید قبض۔

اناکارڈیم :۔ سوسائٹی اور انسانوں سے دور رہنا چاہتی ہے، مستقبل کا خوف مزاج عجیب ہو جاتا ہے۔ خوشی کی باتوں پر رونا اور افسوسناک باتوں پر قہقہے لگانا، قسمیں کھاتی ہے اپنے آپ کو جن بھوت سمجھتی ہے۔ حافظہ کا جاتا رہنا سوچنے کی ناطاقتی، بدہضمی۔

آرسنک البم :۔ پریشانی کے ذہنی دورے، بے چینی بستر میں کروٹیں بدلا کرے موت کا خوف، موت کا یقین، جلد تھک جائے، چہرے پر تھکاوٹ اور مایوسی برسے۔ چہرے پر گھبراہٹ۔

آرجنٹم نائٹریکم :۔ بے جا خوشی، بے وقوفانہ حرکت اور شیطانیت۔

بیلاڈونا :۔ بے حد پریشانی بے صبری کے ساتھ۔ خوفناک توہمات و تصورات جن کی

وجہ سے مریضہ چھپنا چاہے۔ چہرے پر وحشت اور پاگل پن۔ مریضہ مارنا، کاٹنا اور جھگڑنا چاہے، نگلنے میں دقت۔

کلکیریا کارب :۔ بے حد ضدی پن اور شیطانیت، ہر وقت قتل کے اور جرموں کے خیالات ہوں اور مریضہ آگ لگانے کو سوچا کرے، مریضہ خیال کرے کہ لوگ اسے پاگل سمجھتے ہیں خیال کرے کہ وہ پاگل ہو رہی ہے۔

چائنا :۔ خیال کرے کہ وہ بدقسمت ہے اور وہ ہر وقت دشمنوں سے ستائی جا رہی ہے علامات نوبتی ہوں اور ہر دوسرے دن عود کریں شکم میں ریاحی ابھار۔

ہیوسمس :۔ مریضہ کو ڈر ہے کہ اسے زہر دیا جا رہا ہے یا اسے بھید بھرے جا رہے ہیں یا کسی طرح سے اس کو ایذا پہنچائی جا رہی ہے بھاگ جانا چاہے ننگے ہونے کی خواہش۔

اگنیشیا :۔ تنہائی کی خواہش، سسکیاں لے اور آہ سرد بھرے۔ کسی طرح سے بھی راحت حاصل نہ کر سکے، مریضہ غم سے بھری ہوئی ہو، اپنی تکلیفات کے متعلق ہر وقت سوچ کر دکھ محسوس کیا کرے۔

لیکیسس :۔ حد سے زیادہ باتونی پن، بولتے بولتے مضامین بدلا کرے یعنی ابھی ایک بات کا ذکر کر رہی ہے تو جھٹ اس کو چھوڑ کر دوسری پر پہنچ جائے غرور حسد اور شکوک۔

لائیکوپوڈیم :۔ ہر وقت لعنت ملامت کیا کرے کوئی بات بھی برداشت نہ کر سکے رات کے وقت بے چینی نیند نہ آنے کی شکایت کرے ۴ بجے شام کے بعد زیادتی۔

مشک :۔ شکایت بہت کرے مگر حقیقت کچھ نہ ہو۔

نیٹرم کارب :۔ آدمیوں سے نفرت یہاں تک کہ شوہر سے بھی نفرت (نیز دیکھو کاربو، پلاٹینم، اور نیٹرم میور)

نکس وامیکا :۔ دماغی قوتیں بیکار ہو جائیں، مریضہ نہ تو حساب گن سکے اور نہ ہی اپنے خیالات کو مجتمع کر سکے اس کو ایسا محسوس ہو کہ اس کی قوت ارادی ختم ہو چکی ہے۔

اوپیم :۔ مریضہ خیال کرے کہ وہ مکان میں نہیں ہے اور یہی خیال مسلسل اس کے دماغ میں گھوما کرے قبض پاخانہ گولیوں کی طرح۔

فاسفورس :- بے حد غمگینی آنسوؤں کے ساتھ یکے بعد دیگرے غمگینی، آنسو ڈھلکنا۔ بے حد خوشی اور قہقہوں کے ساتھ، یہ دوا خصوصاً لمبی پتلی، دبلی عورتوں کے لیے مفید ہے جن کو قبض کی شکایت رہتی ہو، پاخانہ کتے کے پاخانے کی طرح لمبے اور سخت ہوتے ہیں شکم میں کمزوری کا احساس۔

پلاٹینا :- گزشتہ واقعات کی یاد سے تکلیف ہو دوسرے آدمیوں کی بے عزتی کرنے سے عادتہ ہو۔ مریضہ خیال کرے کہ تمام انسان شیطان ہیں خیالات ڈرا کریں سخت مغرور اور ہر ایک پر حکومت کرنے کی خواہش کرے۔

پلساٹیلا :- بہت رونا یہاں تک کہ سوالات کا جواب دیتے ہوئے بھی رونے، یہ دوا ان عورتوں کے لیے مفید ہے جو منکسر المزاج اور حلیم الطبع ہوں۔

سیپیا :- اپنی صحت کی کیفیت کے متعلق پریشانی، اپنی اصلی یا خیالی بیماری کے متعلق ہر وقت پریشانی اور رونا۔

سلیشیا :- ہر وقت آل پنوں کو ڈھونڈھا کرے اور سنبھال سنبھال کر رکھا کرے ہمیشہ بڑھتے ہوئے چاند کے زمانہ میں بدتر محسوس کرے۔

سٹافی سیگریا :- مریضہ خیالی، دماغی اور جسمانی تکلیفات اور اثرات کے زیر اثر فوراً ہو جائے۔

سٹرامونیم :- تنہائی اور اندھیرے میں تکلیفات بڑھ جائیں عجیب و غریب اور بیہودہ خیالات میں مبتلا رہے مسلسل باتیں کرے یا دعائیں مانگے۔

سلفر :- بہت خوش اپنے آپ کو ملکہ سمجھے یا یہ سمجھے کہ اسکے پاس دنیا بھر کی دولت ہے چیتھڑوں کو خلعتِ شاہی سمجھے، رات کے وقت جاگے اور گائے، خوشی کے خواب دیکھا کرے۔

ویریٹرم البم :- گھر سے گھومنے کی خواہش، مغرورانہ خیالات اور حرکات، مکمل پاگل ہونے کی رغبت۔

ٹیرنٹولا :- گانے اور راگ سے ذکی الحس، راگ کی ہر تان ایک نئی قسم کی کسمساہٹ پیدا کرے۔ مکاری عیاری چیزیں توڑنے کی اور تباہ کرنے کی خواہش۔ ہر وقت اپنے آپ کو کام میں

لگائے رکھے، تنہائی سے نفرت لیکن وہ کسی نہ کسی کو اپنے پاس رکھے، ڈاکٹر ڈنگلس لکھتے ہیں کہ مریضہ جب اکیلی رہے تو ٹھیک رہتی ہے لیکن جونہی دوسرے آدمی اس کے کمرے میں آئیں اس کی تکلیفات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

نیز دیکھو :- اناکارڈیم، اسافوٹیڈا، اجنیشیا، سمی سی فوگا، کوکولس، سائی پریڈیم، مسکس موسکاٹا، فاسفورس ایسڈ، اور زنکم وغیرہ۔

حصہ دوم یعنی دوران حمل کی تکلیفات کو ختم کرنے سے قبل میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ الفاظ آخر میں لکھوں۔ چنانچہ :-

١۔ دوران حمل میں جس قدر خرابیوں کی نمود ہوتی ہے وہ دراصل حقیقت کوئی نئی نمود نہیں ہوتی بلکہ زیر دبی تکلیفات نمودار ہوتی ہیں جن کا زہر نظام جسم میں موجود ہوتا ہے جو نظام کے اندر موجود ہونے پر بھی چھپی رہتی ہیں اس لیے دوران حمل ان تکلیفات اور نمودوں کا علاج نہایت سختی سے طور پر کرنا چاہیے کیونکہ قدرت اس وقت میں مریضہ کے نظام پر ایک بوجھ کے ہوتے ہوئے دوسرا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی۔ کئی ایک امراض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی نمود گو حمل سے پہلے موجود ہوتی ہے تاہم وہ حمل کی ابتداء سے وضع حمل کے آخری درجے تک ان میں بہت حد تک کمی ہو جاتی ہے۔ تاکہ دنیا میں آنے والے بچہ کی نشوونما میں فرق نہ پڑے۔ اس کی مثال میں تپ دق کو پیش کیا جا سکتا ہے دق نطفہ قرار پاتے ہی کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وضع حمل تک کم رہتا ہے۔ مگر اس کے بعد پھر شدومد سے اپنا پورا کورس پورا کرتا ہے۔

٢۔ دماغی، اخلاقی، جذباتی اور محبت یا نفرت کی تکلیفات جو دوران حمل پیدا ہوتی ہیں وہ محض عارضی ہوتی ہیں۔ وضع حمل کے بعد یہ تکلیفات اپنے آپ رفع ہو جاتی ہیں۔ تاوقتیکہ یہ تکلیفات مریضہ کے اپنے مزاج میں گہرائی سے نہ پڑی ہو۔ اگر یہ تکلیفات مریضہ کی طبیعت اور مزاج میں نہایت گہری واقع ہوئی ہوں تو ان کی نمود عفونتی بخاروں میں عفونتی پاگل پن کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں۔ اور اس کے بعد ان کی جڑ مریضہ کے نظام میں اور پکی ہو جاتی ہے۔ اور مریضہ ہمیشہ کے لیے ان تکلیفات میں مبتلا رہتی ہے۔

حصۂ سوم

وضع حمل اور اس کے بعد کی تکلیفات

باب اوّل

وضع حمل

LABOR

وضع حمل کے درد :-

درد، **رک جائیں :-** ۱۔ بیلاڈونا، کالی کارب، اوپیم، پلساٹیلا، سیکیل کار۔ ۲۔ نیٹرم میور، کیمومِلا، نکس وامیکا، روٹا، سیپیا۔ ۳۔ اکوناءٹ، آرنیکا مانٹ، بورکس، کیمفر، کاربوویج، کاولوفائلم، چائنا، کوکولس، گریفائٹس، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، مگنیشیا میور، پلاٹینا، سلفر، تھوجا۔

- **پریشان کن :-** ۱۔ کیمومِلا، جلسیمیم، کالی کارب، سیپیا۔ ۲۔ اکوناءٹ، آرنیکا، اوپیم، بیلاڈونا، سمی سی فوگا، کافیا، کونیم، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، سیکیل کار۔
- **تشنجی :-** ۱۔ کیمومِلا، جلسیمیم، ہائیوسمس، پلساٹیلا۔ ۲۔ بیلاڈونا، سمی سی فوگا، کوکولس، کیوپرم، اپیکاک، لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، سیپیا۔
- **بہت کمزور :-** ۱۔ بیلاڈونا، کنابس سٹائیوا، کاولوفائلم، سمی سی فوگا، جلسیمیم، کالی کارب، اوپیم، سیکیل کار۔ ۲۔ کیمومِلا، نیٹرم میور، نکس وامیکا، سیپیا۔ ۳۔ آرنیکا، بورکس، کیمفر، کاربوویج، چائنا، کوکولس، گریفائٹس، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، مگنیشیا میور، نکس موسکاٹا، پلاٹینا، سلفر، تھوجا۔

بہت تیز :- بیلاڈونا، کیمومِلا، کافیا، کونیم، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سیکیل کار۔

اکوناءٹ :- بے حد پریشانی، بے چینی اور کراہنا، ہر درد کے دوران، حاملہ ڈرے کہ اس کو وضع حمل نہ ہو گا، اور وہ مر جائے گی یا کوئی خرابی ہو جائے گی، فرج، شرمگاہ کی نالی اور رحم کا منہ تنگ، ذکی الحس ہوں اور رحم کا منہ نہ کھلے۔

آرنیکا مانٹ :- ہر درد کے ساتھ سر اور چہرے پر یکدم تمتماہٹ آ جائے مگر جسم ٹھنڈا ہو۔ درد اتنے شدید ہوں کہ مریضہ پاگل ہو جائے، بار بار وضع بدلنے کی خواہش۔ مریضہ ہر وضع پر شدید درد کا اور چوٹ کا سا درد محسوس کرے، خفیف درد بار بار وضع بدلنے کی خواہش کے ساتھ۔

اوروم میٹیلیکم :- دردوں کی وجہ سے مریضہ اتنی مایوس ہو جائے کہ وہ کھڑکی میں سے چھلانگ لگانا یا کودنا چاہے۔ سر اور چہرے میں اجتماع خون اور دل کی دھڑکن کے ساتھ۔

بیلاڈونا :- درد یکایک ظاہر ہوں اور تھوڑی دیر کے بعد یکایک غائب ہو جائیں، رحم کے منہ کی تشنجی سکڑن، رحم کا منہ خشک گرم اور ذکی الحس ہو۔ دردوں کے ساتھ چہرے پر سرخی اور آنکھ کے ڈھیلوں میں سرخی، وضع حمل آہستہ آہستہ، اور تکلیف دہ، اینٹھن والے درد، سر اور روشنی اور شور سے ذکی الحسی۔ رحم کا منہ درد کی نسبت سے نہ کھلے، بستر کا ذرا سا دھچکا مریضہ کیلیے پریشان کن، اور تکلیف دہ ثابت ہو۔

بورکس :- دردوں کے ساتھ شدید اور بار بار ڈکار، مریضہ نیچے کی طرف کی حرکت سے ڈرے خفیف شور سے، یہاں تک کہ کاغذ اور دوسرے کی چھینکوں کی آواز سے ذکی الحسی۔

کیمومِلا :- درد دورے والے اور پریشان کن، مریضہ ان کو برداشت نہ کر سکے اور ان سے بھاگنا چاہیے۔ نہایت چڑچڑی بدمزاج اور لڑاکی ہو۔ کسی بات کا جواب مہذبانہ نہ دے۔ ٹانگوں کے ساتھ ساتھ نیچے کی طرف چیرنے والے درد، مریضہ درد کی شدت سے زور سے چیخے۔

کیمفر :- درد رک جائیں جلد ٹھنڈی خشک اور سکڑی ہوئی۔ مریضہ بے چین ہو اور ڈھانپا جانا پسند نہ کرے۔ ایسے حالات میں کیمفر نمبر ۳۰ یا اس سے بھی اونچی طاقت کی ایک ہی خوراک مریضہ کو گرم کر دے گی۔ دردوں کو پیدا کر دے گی رحم کے منہ میں غیر معمولی سختی والے شدید ترین درد، جن سے کوئی نتیجہ نہ نکلے۔

کالوفائلم: رحم کے منہ میں غیر معمولی سختی، دورے والی شدید ترین دردیں جس سے کوئی نتیجہ نہ نکلے، وضع حمل کا سلسلہ بہت مدت تک جاری رہنے سے کمزوری کی وجہ سے ... بہت خفیف ہو جائیں، پیاس اور حرارت، جھوٹے درد۔

کاسٹیکم: مریضہ کمر میں پریشان کن اور چھوٹے چھوٹے سے درد کی شکایت کرے اس کی تکلیفات عموماً کمر میں ہوتی ہیں۔ جب دردوں کی غیر قدرتی حالت کمزوری ... (راتوں کا جاگنا) غم یا کسی دوسری کمزور کر دینے والی وجہ سے ہو۔

کاربوویج: درد نہایت کمزور یا کمزوری کی وجہ سے رک جائیں یہ دوا خصوصاً تب استعمال ہوئی ہے جب شرم گاہ کی دردیں بھول گئی ہوں یا جب رطوبات زندگی کے ضائع ہونے کی ہسٹری ہو یا مریضہ میں کسی پہلی کمزور کر دینے والی تکلیف کا اثر ہو۔

چائنا: جہاں بہت خون ضائع ہو چکا ہو یا جہاں غشی کے حملے اور دورے وغیرہ ہوں۔ خون کے ضائع ہو جانے سے یا مسلسل جاری رہنے والے دستوں سے دردیں رک جائیں۔ جلد ٹھنڈی اور نیلی بھی ہو سکتی ہیں۔ مریضہ درد کی حالت میں چھوئے جانا، یہاں تک کہ ہاتھوں کا بھی برداشت نہ کر سکے۔

سمی سی فوگا: مریضہ اس بات کی شکایت کرے کہ درد بچہ کو نکالنے کے لیے ٹھیک جگہ جاتے معلوم نہیں ہوتے۔ اور وہ پریشان کن اور چیرنے والی قسم کے ہیں ان مستورات کے لیے جن کو بائی کے دردوں کی رغبت ہو نہایت مفید ہے۔ درد نہایت شدید دورے والے ہوں۔ اور شدید اعصابی اکساہٹ ہو۔

کوکولس: درد دورے والے مسلسل قائم نہ رہنے والے اور فالجی قسم کے ہوں مریضہ کو درد کی ایک لہر نہایت شدید لگے۔ اور اس کے بعد بہت لمبے وقفے کے بعد کئی چھوٹی چھوٹی لہریں اٹھیں وغیرہ۔ شدید درد سر، ٹانگوں میں سن یا مفلوج ہونے کا احساس۔

کافیا: مریضہ محسوس کرے کہ وہ دردوں کو برداشت نہیں کر سکتی مریضہ ان کو نہایت شدید محسوس کرتی ہے روتی ہے اگرچہ درد نہایت شدید ہوتے ہیں لیکن وہ موثر نہیں ہوتے۔

کونیم: جہاں چھاتیوں اور رحم میں کینسر ہو اور وضع حمل قدرتی نہ ہو درد دورے

والے بچہ خصوصاً بستر میں کروٹ بدلنے پر رحم کے منہ میں سختی۔

کیوپرم میٹلیکم: شدید دورے والا، درد جو ٹھیک وقتوں پر نہ ہوں، جن کے ساتھ اکثر شدید ٹانگوں میں اینٹھن ہو یا اینٹھن ہاتھوں کی انگلیوں اور پاؤں کی انگلیوں میں ہو۔ دردوں کے درمیان شدید بے چینی۔

جلسی میم: شکم میں آگے سے پیچھے کو اور اوپر کو کاٹنے والے درد جن سے وضع حمل کے درد بیکار ہو جائیں۔ یہ درد وضع حمل کے ہر درد کے ساتھ آئیں یہ درد نہایت پریشان کن ہوتے ہیں اور تمام شکم میں محسوس ہو سکتے ہیں۔

گوسی پیم: تمام غیر درد دے اور لگے ہوئے وضع حمل کے کیس جن میں رحم کی سکڑن نہایت خفیف یا بالکل غیر موثر ہوں مریضہ میں موثر علامات کی بجائے غیر موثر علامات ملتی ہیں۔

گریفائٹس: موٹی تازی مستورات جن کو کھل کے کھرنڈوں کی شکایت ہو جن میں سے شہد کا سا گاڑھا رسوب رسے، درد کمزور یا بالکل رکے ہوئے۔

ہیوسمس: ہذیان، چونکنا، اور جسم کے مختلف عضوں چہرہ پپوٹوں وغیرہ اور بعض اوقات تمام جسم میں جھٹکے اور پھڑکن۔

اگنیشیا: سرد آہیں اور غم گینی۔ مریضہ کو تنفس کے لیے گہری سانسیں لینی پڑیں وضع حمل کی علامات آگے نہ بڑھیں۔

اپیکاک: شدید مسلسل متلی جس کو ایک سیکنڈ کیلیے بھی آرام نہ ہو۔ درد نہایت پریشان کن، ناف کے گرد تیز کاٹنے والے دردوں کی وجہ سے جو وہاں سے رحم کی طرف گولی کی طرح جائیں۔ یہ پریشانی رحم کے قدرتی فعل میں خلل ہو۔

کالیکارب: درد کمر میں شروع ہو اور قدرتی درد کی طرح سامنے آنے کے بجائے چوتڑوں میں چلا جائے یا وہ کمر کے آر پار نہایت تیز کاٹنے والے درد ہوں۔ جس کی وجہ سے رحم نہ سکڑ سکے۔ بعض اوقات مریضہ کو تیز سوئیاں لگنے کے سے دردوں سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یا دبہت آتے ہیں جن سے سکون آتا ہے۔

لائیکوپوڈیم: درد کے دوروں کے درمیان مریضہ متواتر حرکت میں رہنے پر مجبور ہو

جاتی ہے۔ جس کے ساتھ روتی اور چلاتی ہے ان کے علاوہ رحم کے منہ میں دورے والی سکڑن بھی ہو سکتی ہے۔ مریضہ کو صرف ایک پاؤں کسی سہارے پر رکھ کر اس بیماری باری سے بوجھ ڈالنے اور ڈھیلا چھوڑنے (جس سے اس کے تمام جسم میں تحریک پیدا ہوتی ہے) سے آرام ہوتا ہے

مگنیشیا میور:۔ وضع حمل کے دوروں میں ہسٹیریا کے دورے عمل ہوتے ہیں (دیکھو مگنیشیا میور ہسٹیریا کے بیان میں)

نیٹرم کارب:۔ پریشانی، ہچکی اور پسینہ ہر درد کے ساتھ جس کے دوران مریضہ آہستہ آہستہ سہلایا جانا یا ملا جانا چاہے، اس سہلانے سے آرام ہوتا ہے۔ مریضہ عموماً چلاتی ہے، مجھے سہلاؤ یا ملو۔ مجھے سہلاؤ یا ملو۔

نیٹرم میور:۔ نہایت غمگین آنے والے خطرات سے غمگین یہاں تک کہ وضع حمل خفیف دردوں کی وجہ سے نہایت آہستہ آہستہ ہو۔

نکس موسکاٹا:۔ غنودگی، نیند کا غلبہ، غشی کی رغبت کے ساتھ، درد آہستہ اور مدہم یا بالکل دب جائے۔

نکس وامیکا:۔ ہر درد پاخانہ یا پیشاب کی حاجت پیدا کرے ہر درد سے غشی طاری ہو، جو حمل کی علامات کے آگے بڑھنے میں مخل ہو، بیٹھ کر کام کاج کرنے والی یا عیش پرست سست زندگی بسر کرنے والی مستورات میں تکلیف دہ اور رکا ہوا وضع حمل۔

اوپیم:۔ ڈر سے درد رک جائیں مریضہ غنودگی کی حالت میں ہو۔ چہرہ سرخ، آنکھیں لال، خراٹے دار تنفس اعضاء میں جھٹکے اور پھڑکن۔

فاسفورس:۔ لمبی دبلی پتلی دق کے تاثر والی مستورات، درد پریشان کن اور بالکل بے کار، شکم میں خالی پن اور بیچینی کا احساس بعض اوقات کاٹنے والے دردوں کے ساتھ

پلاٹینا:۔ بیرونی آلات تناسل اور شرم گاہ کی نالی کی دردناک ذکی الحسی کی وجہ سے رحم کی سکڑن میں خلل واقع ہو۔ بے سود تکلیف دہ دورے والے درد، مریضہ کے اپنے خیالات اسے ڈرا دیں۔

پلساٹیلا:۔ حلیم الطبع اور جلد رونے والی مستورات جو ظاہرا طور پر تندرست معلوم

ہوں تاہم رحم اپنے عمل کو قائم نہ رکھ سکے، دردوں کی وجہ سے دھڑکن، دم کا گھٹنا اور غشی کے دورے پیدا ہوں، جن کو دروازے اور کھڑکیاں کھولنے سے عارضی سکون ہو مریضہ ان کو کھلوانا چاہتی ہے کیونکہ اسے ٹھنڈی اور تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے، پیاس نہ دارد، وضع حمل کے مرحلے بہت آہستہ آہستہ گذریں۔

رسٹاکس:۔ بے چینی بار بار وضع بدلنی پڑے جس سے لمحہ بھر کے لیے سکون ہے۔

روٹا:۔ تمام جسم میں پھوڑے کا سا درد، اور لنگڑاپن، رحم میں سکڑن کمزور اور خفیف

سیکیل کار:۔ کمزور، سوء المزاج مستورات یا وہ مستورات جو مسلسل سیلان خون کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہوں۔ ایسی مریضاؤں میں یہ دوا کمزور درد کے ہوتے اور پریشان کن درد میں بہت مفید ہے۔ غشی کے دورے چھوٹی یا نہ محسوس ہونے والی نبض۔

سیپیا:۔ دردوں کے ساتھ جاڑا، مریضہ زیادہ ڈھانپا جانا پسند کرے کیونکہ ڈھکی ہوئی حالت میں مریضہ دردوں کو آسانی سے برداشت کر سکتی ہے رحم کی گردن کے اوپر سختی گردن میں گولی لگنے کے سے درد، جو اوپر کو جائیں، رحم کے منہ میں دورے والی سکڑن جب خفیف سوئیاں چبھنے کے سے اوپر کو جائیں، درد مریضہ کو بہت تھکا دیں۔ ایسے معلوم ہوں، اور سینہ کی کمزوری کی وجہ سے اس کو بولنا مشکل ہو جائے۔ مریضہ سوالوں کا جواب نہ دے سکے، دم پھولا ہوا معلوم ہو۔ وضع حمل کی کیفیت آگے نہ بڑھے۔

سلفر:۔ حدت، کمزوری اور غشی کے دورے، مریضہ زیادہ ہوا چاہے، پاؤں ٹھنڈے اور چاند پر حدت۔

تھوجا:۔ ایسی مریضاؤں میں جن میں سفلس کی ہسٹری ہو جو رحم کی سکڑن میں مخل ہو اس دوا کا استعمال ایسے کیسوں میں فوری فائدہ دیتا ہے۔

ویریٹرم البم:۔ درد ٹھنڈے پسینے کے ساتھ خصوصاً پیشانی پر، ذرا سی حرکت پر غشی، درد مریضہ کو تھکا دیں اور ہر درد کے بعد مریضہ گم سی ہو جائے۔

رحم کے منہ میں سختی جب یہ سختی کسی عضو کی خرابی کی وجہ سے ہو تو ان حالات میں اپریشن ضروری ہوتا ہے بعض حالات میں انڈیار کے

بیگ رحم کے منہ میں رکھ کر پھیلانے سے یہ سختی دور ہو جاتی ہے۔ لیکن جب رحم کے منہ کی سختی یا دردے والی سکڑن صرف فعلی خرابی سے ہو تو مندرجہ ذیل ادویہ میں سے کوئی سی حسب حال دوا ڈھیلا پن اور پھیلاوٹ پیدا کرنے کے لیے کافی ہو گی۔ شرم گاہ کی نالی کی فعلی تنگی بھی انہی ادویہ سے ٹھیک ہو سکتی ہے۔

اکوناٹٹ :۔ شرمگاہ کی نالی میں بے حد خشکی۔ مریضہ کراہے جو سلو اٹھے بے چینی ہو۔ اس بات کا ڈر کہ کچھ غیر قدرتی بات واقع ہو گی۔ اعضا سکڑے ہوئے سخت اور تنگ معلوم ہوں ہر آدھے گھنٹہ کے بعد جب تک مریضہ ٹھیک نہ ہو جائے پانی میں ملا کر دو۔

بیلاڈونا :۔ اعضاء میں حدت شدید ذکی الحسی کے ساتھ، گرم اپنا چہرے پر تمتماہٹ آنکھوں میں سرخی کنپٹیوں میں ٹیکن، مریضہ تمام حرکات میں بے صبر باز ہو۔ درد یکایک آئیں اور کچھ وقت رہ کر یکایک غائب ہو جائیں۔

کالوفائلم :۔ دورے والے درد، شکم کے مختلف حصوں میں اٹھے۔ مریضہ بہت تھکاوٹ محسوس کرے اور غیر موثر درد ہو۔

کیموملا :۔ بے حد چڑچڑا پن، مریضہ دردوں کو برداشت نہ کر سکے کراہے چلائے مدد کے لیے پکارے، بعض اوقات چیخے، درد اتنے شدید ہوں کہ مریضہ برداشت کرنے کے ناقابل معلوم ہو۔

سمی سی فوگا :۔ درد نہایت شدید محسوس ہوں دورے والے اور غیر موثر۔ مریضہ بائی کے دردوں میں مبتلا ہو۔ یا اس میں بائی کے دردوں کی رغبت ہو۔

جلسی میم :۔ درد پیچھے سے آگے کو اور اوپر کو شکم میں پھیلے، یہ درد چھوٹا ہو اور اتنا شدید ہو کہ وضع حمل کے سچے دردوں میں مخل ہو وضع حمل کا درد بالکل غیر موثر معلوم ہو شکم کے مختلف حصص میں اینٹھن والا درد ہو۔ رحم کا منہ گول اور سخت ہو۔ اور ایسا معلوم ہو کہ وہ پھیلے گا نہیں۔

لوبیلیا انفلاٹا :۔ جہاں آلات تنفس اس تکلیف کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں یعنی رحم کی ہر سکڑن کے ساتھ تنفس میں دقت جس کی وجہ سے درد بیکار ہو جائیں۔

چونکہ سکڑن یا تنگی نظام کی دوسری خرابی پر مبنی ہوتی ہے۔ اس لیے میٹریا میڈیکا کی

کوئی دوسری دوا ایسے حالات میں مفید ہو سکتی ہے۔ بیز دیکھو تکلیف دہ وضع حمل کے بیان کی ادویہ۔

رحم کے درمیان میں غیر قدرتی سکڑن یا تنگی HOUR GLASS CONTACTIONS

وضع حمل کے بعد جب آنول کو ابھی نکلنا ہوتا ہے تو زچہ کو تشنجی دردیں ہوتی ہیں مگر آنول نہیں نکلتی ایسی حالت میں اگر شرمگاہ کی نالی اور رحم کے خلاء کا معائنہ کیا جائے تو ہمیں یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ درمیان میں یا اس کے قریب قریب رحم بالکل تنگ یا شرمگاہ کی نالی سکڑی ہوئی ہے۔ اور دردوں کے باوجود بھی نہیں پھیلتے اور اسی وجہ سے آنول کی وضع نہیں ہوتی۔ ایسی حالت زچہ کے لیے بڑی تکلیف دہ ہوا کرتی ہے۔ رحم کی اس سکڑن یا تنگی کو غیر قدرتی سکڑن یعنی Hour Glass Contractions کہتے ہیں اس حالت کے لیے مفصلہ ذیل ادویہ ہیں :۔

۱۔ بیلاڈونا، کیموملا، کالی کارب، پلاٹینا، سیکیل کار، اور سیپیا۔

۲۔ کوکولس، کونیم، کیوپرم آرس، ہیوسمس، نکس وامیکا، پلاٹینا، رسٹاکس، سلفر۔

بیلاڈونا :۔ قریب قریب مسلسل کراہے جس سے کسی قدر آرام ہوتا محسوس ہو آنکھوں کی پتلیاں سرخ، چہرہ پر تمتماہٹ، روشنی یا شور برداشت نہ ہو سکے، نبض بھری ہوئی اور مضبوط جلد گرم

کیموملا :۔ تکلیف جو معلوم ہو کہ مریضہ برداشت نہیں کر سکتی، بیحد چڑچڑا پن، پیاس کھلی ہوا کی خواہش۔ بے چینی، شرمگاہ کی نالی سے کم و بیش سیاہ رنگ کا سیلان۔

کوکولس :۔ کمر میں شدید درد، ٹانگیں مفلوج معلوم ہوں بار بار تے۔

کونیم :۔ سر گھمانے پر بے حد چکر، شکم میں حد درجہ کی ذکی الحسی۔

کیوپرم :۔ رحم کے مقام میں شدید اور پریشان کن اینٹھن، ٹانگوں اور بازوؤں میں خصوصاً ہاتھوں اور پاؤں میں اینٹھن۔

ہیوسمس :۔ نمایاں عضلات میں جھٹکے اور اینٹھن چہرے کا رنگ نیلگوں۔

کالی کارب :۔ یکے تیز پریشان کن درد جو چوتڑوں تک جائے شکم میں سوئیاں چبھنے والے درد، شکم ریاح سے اپھرا ہوا بے چینی اور پیاس

نکس وامیکا :۔ رحم کے مقام میں پھوڑے کا سا درد، پاخانہ کی بار بار حاجت بے حد

دماغی پستی ۔ اور اعصابی انکساہٹ ۔

پلاٹینا :- رحم کی حد سے زیادہ ذکی الحس ، رحم کے مقام میں شدید اینٹھن والے درد ، شرمگاہ سے مسلسل سیاہ خون رسے ، اپنے ہی خیالوں سے خوف ۔

پلساٹیلا :- حلیم الطبع حلکی المزاج عورتوں کے لیے جو آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے رہیں کھلی ہوا کی خواہش ، بے حد بے چین بیاس غائب ۔

رسٹاکس :- گاہے گاہے درد کے دورے جو رانوں کی اندرونی طرف تک جائیں بے چینی جس کو کروٹ بدلنے سے کسی قدر آرام ہو ۔ مریضہ کروٹیں بدلا کرے ۔

سیکیل کار :- رحم کے منہ میں مسلسل بوجھ اور دباؤ کا احساس جس کی وجہ سے بے حد پریشانی ہو کھلی ہوا کی خواہش ، مریضہ کپڑا نہ اوڑھنا چاہے ۔

سیپیا :- بیشمار چھوٹے چھوٹے تیر لگنے کے سے درد جو رحم کی گردن سے اوپر کی طرف جائیں گرمی کی تمتماہٹ ، پاؤں ٹھنڈے ۔

سلفر :- بار بار کمزور اور بدہضم درد ، مریضہ پنکھا ہوانا چاہے گرمی کے دورے پاؤں ٹھنڈے

(نوٹ) ان حالات میں دوا کو ہر پندرہ منٹ یا آدھ گھنٹہ کے بعد دہرانا چاہیے جب تک کہ آرام اور سکون شروع نہ ہو جائے ۔

غشی

یہ حالت بعض وقت وضع حمل کی حالت میں یا اس کے بعد دیکھنے میں آتی ہے ایسے موقع پر سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ مریضہ کو آرام کے ساتھ لٹا دیا جائے اور با لشل دوائیں دی جائیں کوئی خارجی دوا حتی الامکان استعمال نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بجائے فائدے کے نقصان کا امکان زیادہ ہے ۔ اگر کوئی چیز خارجی استعمال ہو سکتی ہے تو صرف ٹھنڈا پانی جو پیشانی پر بلا خوف و خطر لگایا جا سکتا ہے ۔

اکونائٹ :- جب شدید دھڑکن ہو سر میں اجتماع خون ، کانوں میں بھنبھناہٹ اٹھ بیٹھنے سے چہرے پر زردی آجائے ۔ ڈر کے بعد ۔

آرنیکا مانٹ :- کسی قسم کی چوٹوں سے تھکاوٹ سے دل کے گرد سوئیاں چبھنے کے سے درد ۔ سر بہت گرم ہو اور جسم ٹھنڈا ۔

آرسنک البم :- کمزوری کے باعث پیدا شدہ تکلیف ، جب ذرا سی حرکت یا کوشش سے غشی آجائے ۔ ٹھنڈے پانی کی پیاس مریضہ بار بار پئے مگر ایک گھونٹ سے کم کم گرم کپڑے میں لپٹے رہنے کی خواہش چہرے پر پیلی پھلاوٹ ۔

کاربوورج :- رطوبات زندگی کے ضائع ہو جانے سے غشی اور کمزوری سونے کے بعد کمزوری یا غشی ، صبح اٹھنے کے بعد ریاح کا اخراج اوپر یا نیچے کی طرف سے ۔

کیمو ملا :- بے حد چڑچڑاپن ۔ دردوں سے ذکی الحس ، جس کی وجہ سے غشی ہو جائے چکر دھندلا پن ، سننے میں دقت اور متلی کے ساتھ ، تازہ ہوا اور تازہ پانی کی ضرورت ہو ۔

چائنا :- خون کے اخراج کے بعد کانوں میں گھنٹہ بجنے کی آوازیں ۔ جسم میں سردی ، نبض کے کمزور یا معدوم ہونے اور ٹھنڈے پسینے کے ساتھ

کافیا :- خوف کے بعد ذکی الحس مریضاؤں میں اس دوا کا استعمال ہوتا ہے ، اگر اکونائٹ فیل ہو جائے ۔

ڈیجی ٹیلس :- جب نبض بہت کمزور اور بے قاعدہ ہو ٹھنڈا پانی چہرہ پر مردنی ۔

نکس وامیکا :- کھانے پینے کی زیادتی یا بدپرہیزی کے بعد متلی کے بعد ہر دردزہ کے بعد ہر پاخانہ کے بعد سر یا سینہ میں اجتماع خون کے ساتھ دھیز کا پنچنے کے ساتھ ۔

اگنیشیا :- جب غشی کی وجہ غم ہو آہ سرد اور سسکیاں لینا ۔

سیپیا :- ہاتھ اور پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے حدت کے دورے ، فم معدہ میں خالی پن کا احساس ہو ۔

سٹرامونیم :- غشی کے دورے جو ہر روز یا دن میں کئی بار ہوں مریضہ یکایک گر جائے چہرہ میں پیلے پن کے ساتھ ۔ بعض اوقات چہرہ سرخ پھولا ہوا ۔ یہ غشی بہت وقت تک قائم رہے التجاؤں اور استدعاؤں کے طریقہ پر بات چیت کرے ۔

ویریٹرم البم :- ذرا سی محنت سے غشی مثلاً بستر میں کروٹ لینے سے پاخانہ پر زور لگانے سے ، ابکائیوں سے وغیرہ وغیرہ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ ۔

برائی اونیا :- ذرا ذرا سی حرکت سے غشی ، تنفس میں آہ سرد کا لینا ٹھنڈے پانی کی پیاس

ایک وقت میں زیادہ پانی پئے۔

کیمفر:۔ جب سطح جسم برف کے مانند ٹھنڈی ہو۔ نبض بہت کمزور۔

کوکولس:۔ تمام اعضاء میں فالج کا احساس، کانپنے کے ساتھ، فالجی کمزوری خصوصاً ٹانگوں میں اور رحم میں تشنجی درد متلی اور قے کے ساتھ۔

لیکیسس: زچگی کے دوران بے حد اور قریب قریب ناقابلِ ضبط غمگینی اور تاریک مستقبل کے ساتھ سوسائٹی اور صحبت سے نفرت، مسلسل قبض اس احساس کے ساتھ جیسے مقعد بند ہے۔

(نوٹ) اس حالت میں دوا کو ہر پانچ یا دس منٹ کے بعد دیتے رہنا چاہیے تاوقتیکہ آرام شروع نہ ہو جائے اور اگر غشی کا دورہ پھر پڑے تو اسی طرح سے دوا کو پھر جاری کر دینا چاہیے۔

کمزوری اور تھکاوٹ

آرسنک:۔ کسی وجہ سے بھی کمزوری یا تھکاوٹ جبکہ ذرا سی کوشش پر کمزوری آ جائے مریضہ اوندھا کر لیٹنا چاہے ٹھنڈا پانی موافق نہ آئے جلد میں پیاس، ذرا سا زینہ چڑھنا تھکا دے بے چینی خصوصاً ۱۲ بجے رات کے بعد۔

کلکیریا کارب:۔ دوہری مزاج کی مستورات سر اور جسم کے اوپری حصے پر پسینے کی زیادتی ہر محنت تھکا دے زینہ چڑھنے سے چکر پاؤں تر اور ٹھنڈے، ذرا سی ہوا برداشت نہ ہو۔

چائنا:۔ جب کمزوری سیلانِ خون یا رطوباتِ زندگی کے ضائع ہونے سے ہو کانوں میں گھنٹے بجنے کی سی گونج، ٹھنڈا پسینہ، نبض کمزور۔

فیرم میٹیلیکم:۔ بار بار لرزہ کے دورے کمزوری کے احساس کے ساتھ یکے بعد دیگرے تمام جسم میں لرزہ، بے حد کمزوری کا احساس بولنے کے بعد بے حد کمزوری محسوس ہو۔ بیٹھ جانا چاہے۔ چہرہ ہونٹ بہت پیلے یا گال بہت سرخ۔

آئیوڈیم:۔ ہر جسمانی محنت پر عضلات کو جلانے جلانے پر تمام شریانوں میں تپکن بے حد کمزوری اور طاقت کا سلب ہو جانا، یہاں تک کہ بولنے سے پسینہ آئے غذا جزو بدن بنتی نہ معلوم ہو۔

کالی کارب:۔ مریضہ شریانوں کی ہر تپکن یہاں تک کہ پاؤں کی انگلیوں کی شریانوں کی بھی تپکن محسوس کرے تمام جسم میں خالی پن کا احساس ایسا معلوم ہو کہ تمام خالی ہے۔ تمام جسم بھاری ہ ذرا سی حرکت ہو سکے۔

میورئیٹک ایسڈ:۔ بے حد کمزوری، بواسیری مسوں میں ذکی الحسی یہاں تک کہ ان کو چھوا نہ جا سکے، ان میں سے اکثر خون آئے اس قدر کمزوری کہ تکیہ پر لیٹ نہ سکے، بلکہ مسلسل تکیہ سے ہٹ کر بستر میں چلی جائے۔

لائیکوپوڈیم:۔ جب بستر میں لیٹی ہو تو یہ محسوس کرے کہ کمزوری سے مر جائے گی نچلا جبڑا لٹک جائے۔ اور منہ بند نہ ہو سکے، سانس بدعم اور منہ سے لے۔ آنکھیں آدھی کھلی ہوئی یکایک کمزوری کا احساس پیشاب میں سرخ ریت شلغم میں ریاح۔

نکس وامیکا:۔ قہوہ شراب یا دوسری ہر قسم منشیات سے پیدا شدہ کمزوری کھانے پینے کی بدپرہیزیوں سے کمزوری راتوں جاگنے کے بعد کمزوری چل نہ سکے، کیونکہ ٹانگیں جواب دیتی معلوم ہوں گھٹنے آپس میں لڑیں، ہر وقت لیٹا رہنا چاہے۔ ۳ بجے صبح کے بعد بے خوابی بیرونی اثرات شور وغل، بول چال تیز خوشبویات، چمک دار روشنی وغیرہ سے بے حد ذکی الحسی، معمولی سی تکلیفات کا بہت بڑا اثر مریضہ پر ہو۔ آنکھوں کے کنارے خشکوں، ناک معمول سے زیادہ کھلی معلوم ہو۔ چہرہ کھنچا ہوا۔

رسٹاکس:۔ بے چینی، بے چینی کو تھوڑی دیر کے لیے وضع یا کروٹ بدلنے سے آرام محسوس ہو مسلسل کروٹیں بدلا کرے بھوک ندارد، ٹھنڈا پانی موافق نہ آئے۔

سیپیا:۔ رحم معدہ میں خالی پن کا درد بھرا احساس ہاتھ اور پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے پیشاب میں سخت رسوب۔ گرمی کی تمتماہٹ بھوک ندارد۔

سٹانم:۔ حنجرہ اور سینہ میں بے حد کمزوری جہاں سے یہ کمزوری تمام جسم میں جائے بولنے یا اونچی آواز سے پڑھنے سے کمزوری ہو۔

سلفر:۔ دن کے دوران کمزوری اور غشی کے دورے ہر روز صبح ۱۱ سے ۱۲ بجے کے درمیان کمزوری محسوس کرے حدت کے دورے، پاؤں ٹھنڈے سر کی چوٹی پر گرمی۔

ویریٹرم البم:۔ بے حد کمزوری، اس لیے بہت آہستہ آہستہ چلے، اس قدر کمزوری کہ وہ ہاتھ بھی نہ اٹھا سکے، اور ہر حرکت کمزوری بڑھاتی معلوم ہو یہاں تک کہ پاخانہ سے بھی بہت کمزوری ہو جائے۔ نبض بہت کمزور، محسوس نہ ہو سکے، پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ

برف کے سے ٹھنڈے پانی کی پیاس۔

مندرجہ بالا علاج نہ صرف وضع حمل کے دوران اور وضع حمل کے بعد کارگر اور مفید ہوتا ہے دورانِ حمل اگر اس قسم کی کمزوری کے دورے ہوں تو نہایت مفید ہے۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان حالات میں مقویات یا منشیات کا استعمال نہ صرف مفید نہیں ہوتا بلکہ خطرناک بھی ہوتا ہے۔

باب دوم

سیلانِ خون

HAEMORRHAGE

سیلانِ خون جو غیر حاملہ عورت میں واقع ہوتا ہے اس کا بیان آگے استحاضہ Metrorrhagia کے ضمن میں کیا جائے گا اور خون کا سیلان حمل کے ابتدائی مہینوں میں ہوتا ہے اس کا ذکر اسقاط Abortion میں ہوگا۔ ہمارا مطلب اس سیلانِ خون سے وہ سیلان ہے جو حمل کے آخری مہینوں، حمل کے دوران اور حمل کے فوراً بعد ہوتا ہے یہ سیلانِ خون ہمیشہ اور ہر حالت میں خطرناک ہوتا ہے۔ اور اگر معالج تدبر اور استقلال سے کام نہ لے تو یقیناً نہ صرف مریضہ ہی مر جاتی ہے بلکہ معالج کا ضمیر ایک قتل کا گنہگار ہوتا ہے۔ خوش قسمتی سے اس قسم کے سیلانِ خون کے عام نہیں ہیں۔ ورنہ پتہ نہیں آج دنیا میں عورتوں کی آبادی کا کیا حشر ہوتا۔

جتنے طریقے علاج کے دنیا میں رائج ہیں وہ سب کے سب اس قسم کے سیلانِ خون کو روکنے کے نا اہل ہیں ہومیوپیتھی ایک ایسا فن ہے جس کو اس بات کا زعم ہے کہ وہ نہایت سیدھے سادے طریقے سے سیلانِ خون کو چاہے وہ کسی قدر زبردست کیوں نہ ہو نہایت آسانی کے ساتھ اور جلد تر روک سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ ہومیوپیتھی میں عورتوں اور بچوں کی اوسط مرگ دوسرے طریقہ ہائے حکمت کی بہ نسبت عشرِ عشیر بھی نہیں۔

سیلانِ خون کی وجہ وضع حمل یا حمل کے دوران میں یہ عموماً ہوتی ہے۔ کہ کچھ جزوی طور پر

آنول سے علیحدہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے رحم اور آنول کی نالیاں اور رحم کے عروق پھٹ جاتے ہیں جب سیلانِ خون وضع حمل کے قبل یا دوران ہوتا ہے تو اس کی وجہ یا تو آنول سے بچہ کی قبل از وقت علیحدگی ہوتی ہے یا رحم کے چیرنے سے آنول کے پھٹ جانے کی وجہ سے شریانیں اور وریدیں ننگی ہو جاتی ہیں جن میں سے بے تحاشا خون آتا ہے۔

اندرونی سیلانِ خون ACCIDENTAL HAEMORRHAGE

خون آنول کے رحم کی دیوار سے علیحدہ ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے آنول کی علیحدگی رحم کی دیوار سے جس قدر زیادتی ہوتی ہے۔ اسی قدر زیادہ خطرہ ہوتا ہے اگر رحم کے منہ اور بچے کے درمیان میں کوئی راستہ ہوتا ہے تو خون بیرونی طور پر آکر ظاہر ہوتا ہے لیکن برخلاف اس کے اگر خون کو باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملتا تو خون رحم کے اندر جمع ہوتا جاتا ہے۔

آنول کے رحم کے چیرنے سے علیحدگی یا چھوٹ جانا کئی ایک وجوہات سے ہو سکتا ہے صدمے، دھکے، جذبات بدترین قسم کی تھکاوٹ، حد سے زیادہ جسمانی محنت، بھاری بوجھ کا اٹھانا بھی، گھوڑا گاڑی، موٹر یا ریل کی سواری میں دھکوں اور جھٹکوں کا لگنا وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ دماغی جذبات کی یکایک تحریک یا رحم کی اپنی تحریک سے بھی آنول کی اس قسم کی علیحدگی واقع ہو سکتی ہے بعض طبیعتوں میں اس تکلیف کے لیے ذرا سا بہانہ ہی چاہیے۔ کہ سیلانِ خون ان کے اندر طبعی ہوتا ہے یا یوں کہنا چاہیے کہ سیلانِ خون ان کے اندر طبعی ہوتا ہے۔ بعض حالات میں وضع حمل کے کسی مرحلے میں اس قسم کا سیلانِ خون ان کے اندر طبعی ہوتا ہے بعض حالات میں وضع حمل کے کسی مرحلے میں اس قسم کا سیلانِ خون اپنے آپ شروع ہو جاتا ہے اور بعض وقت صدمات یا چھوٹی ہسٹری پہلے سے ہی موجود ہوتی ہے جو مزاج کے اندر چھپی ہوتی ہے ذرا سی کمزوری آجانے یا ذرا سی تحریک مل جانے سے پرانی ہسٹری نمودار ہوتی ہے۔

اگر خون شرمگاہ کی نالی سے بہنا شروع ہو جائے تو تشخیص بہت صاف ہوتی ہے۔ لیکن اگر خون اندر اندر ہے تو بھی علامات اس قدر صاف اور یقینی ہوتی ہیں کہ اس کی تشخیص میں ذرا بھی وقت واقع نہیں ہوتی نہایت نمایاں علامات شدید درد مقام ضرب پر، عموماً رحم کے چیرنے میں

غشی ، رحم کے جینے میں اپھار ہیں ان کے علاوہ شکم میں سختی کھنچاؤ ، بوجھ اور اپھار کا احساس ہوتا ہے اور اس کے ساتھ کمزوری اور بعض اوقات غشی بھی ۔ نبض تیز اور کمزور ہوتی ہے ۔ اور اگر خون زیادہ مقدار میں نکل جائے تو چہرے کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے یا بے حد بے چینی ہوتی ہے بعض وقت جزوی یا مکمل نابینائی کانوں میں آوازیں یا مکمل بہرہ پن ہوتا ہے ۔

William Good Well نے اس قسم کے سیلانِ خون کے ۱۰۶ کیس جمع کیے ہیں اور سب کی علامات انہوں نے اکٹھا کیں ان علامات کا لب لباب یہ ہے :۔

اس قسم کے سیلانِ خون کی نہایت خطرناک حالت مردنی ہے اور اس مردنی میں جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے منہ پر سفیدی آجاتی ہے ۔ نبض چھوٹ جاتی ہے مریضہ جمائیاں اور سسکیاں لیتی ہے ۔ تنفس میں وقت بے چینی اور انگڑائیاں ہوتی ہیں ۔ یہ ہے ایک قسم کی نمود دوسری قسم کی نہایت پریشان کن پھڑکن کا احساس جس کی وجہ سے مریضہ جان کنی سی چیخیں مارتی ہے ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیخ اس کی آخری آواز ہے ۔ تیسری کیفیت وضع حمل کے دردوں کا نہایت کمزور ہونا یا بالکل ہی نہ ہونا ہوتا ہے ۔ اس کے بعد رحم میں نمایاں اپھار آجاتا ہے ۔ جس سے شکم پھیلا معلوم ہوتا ہے اور مریضہ کی ہر چیخ پر شکم اور زیادہ تن جاتا ہے ۔ اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ یکایک خون کا سیلان شروع ہو جائے مگر جب تک خون کا سیلان بعض حالتوں میں ہوتا ہے اس وقت تک مریضہ اس دنیا سے رخصت ہو چکی ہوتی ہے ۔

مذکورہ علامات اگر وضع حمل کے دوران پیدا ہو جائیں تو اندرونی سیلان خون کا شبہ ہوتا ہے اور اگر چوٹ یا ضرب کی ہسٹری موجود ہو تو یہ شک اور بھی یقین کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اگر اندرونی سیلان خون وضع حمل کے دوران میں شروع ہو اور اس سیلانِ خون سے دردیں مدھم پڑیں تو یہ معلوم ہوگا کہ دوران درد خون قریب قریب بند ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ کھلی ہوئی خون کی نالی کا منہ رحم کی سکڑن سے بند ہو جاتا ہے ۔ اس کے برعکس اگر دوران درد خون کا سیلان ہو اور دردوں کے درمیانی وقفہ میں سیلانِ خون بند ہو جائے تو اس کے معنی Unavoidable Haemorrhage یعنی نہ رک سکنے والا سیلانِ خون ہوں گے کیونکہ اس حالت میں آنول درد کے وقت رحم کی خلا اور گردن میں آجاتی ہے ۔ اور اس طرح سے وہ رحم کی دیوار سے ہٹ

جاتی ہے ۔

ان ہر دو قسم کے سیلانِ خون کی تفریق اس طرح سے ہو سکتی ہے :۔

اندرونی سیلان خون ACCIDENTAL HAEMORRHAGE	نہ رک سکنے والا سیلان خون UNAVOIDABLE HAEMORRHAGE
۱۔ قبل یا دوران وضع حمل ہوتا ہے جس کی وجوہات چوٹیں یا دیگر ہر قسم حادثات ہوتی ہیں ۔	۱۔ چوٹوں کی ہسٹری کوئی نہیں ہوتی خون یکایک شروع ہو جاتا ہے چاہے مریضہ چپ چاپ لیٹی ہی کیوں نہ ہو یا بحالت نیند ہو ۔
۲۔ دردوں کے وقفہ کے درمیان سیلان خون ہوتا ہے اور دردوں کے دوران رک جاتا ہے ۔	۲۔ حالت اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے کیونکہ درد کے دوران جب رحم کا منہ کھلتا ہے سیلان خون ہوتا ہے ۔
۳۔ رحم کا منہ بالکل صاف ہوتا ہے صرف جھلی سے بند ہوتا ہے چاہے وہ جھلی مضبوط ہو یا نرم ، دکھاوا انگلی سے معلوم ہو سکتا ہے ۔	۳۔ دکھاوا میں صرف بچہ کے نرم حصص مس کیے جا سکتے ہیں لیکن بچہ نہایت زور کر کے نہ تو چھو سکتا ہے اور نہ اس کے دکھاوے کے حصہ کو معلوم کیا جا سکتا ہے ۔
۴۔ اس قسم کے سیلان میں رحم کے منہ کے لب کی موٹائی معمولی یعنی قدرتی ہوتی ہے ۔	۴۔ موٹائی زیادہ ہوتی ہے اور سختی نمایاں ہوتی ہے ۔
۵۔ اس سیلان میں چونکہ خون شرمگاہ کی نالی میں نہیں آسکتا اس لیے شرمگاہ کی نالی بالکل صاف ہوتی ہے ۔	۵۔ چونکہ اس حالت میں رحم سے یا آنول کی نالی سے خون سیدھا آتا ہے تو اس لیے شرمگاہ کی نالی میں خون کے منجمد ذرات موجود ہوتے ہیں ۔

اندرونی سیلانِ خون کے کیسوں کا علاج موقع و محل اور واقعات پر ہونا چاہیے اگر حمل کی میعاد ابھی پوری نہ ہوئی ہو اور سیلانِ خون بہت ذرا سا ہو جس سے حاملہ کی صحت پر کوئی خاص اثر پڑنے کی وجہ نہ معلوم ہوتی ہو تو اس کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ آنول رحم کے چیندے سے بہت معمولی طور پر ہٹی ہے ایسی حالت میں مریضہ کو چت لٹا دینا چاہیے اور اس کو آرام کرنے دینا چاہیے اور اس کو موقع محل کے بموجب کوئی ہومیوپیتھک دوا تجویز کرنی چاہیے جس سے اس قسم کا سیلانِ خون کی ادویہ اور اس کا علاج دیا ہے جو کافی ہیں اور اس علاج سے اگر صحیح طریقہ پر کیا گیا تو نتائج ہمیشہ دل خوش کن ہونے میں یہ یاد رہے کہ ایسے موقع پر غیر ہومیوپیتھی علاج ہمیشہ نقصان دہ ہوتا ہے۔

اگر حمل کے کورس کے آخری دنوں میں تیز زور سے سیلانِ خون شروع ہو جائے تو اس حالت میں انگلی سے بچہ کی جھلی کو پھوڑ دینا چاہیے تاکہ بچہ کی جھلی کی رطوبت خالی ہو جائے اور رحم کے خلا میں جگہ بڑھ جائے اس حالت میں مریضہ کو چپ چاپ لیٹا رہنا چاہیے اور ان دواؤں کا استعمال کرنا چاہیے جس سے رحم کے اندر سکڑن پیدا ہو اور بچہ کو نکالنے کی طاقت۔ کچھ وقت کے بعد وضع حمل کی دردیں خود بخود پیدا ہو جائیں گی اور وضع حمل قدرتی طور پر ہو جائے گا۔

اگر یہ تمام علاج فیل ہو جائے تو کیس کو لیڈی ڈاکٹر کے حوالہ کر دینا چاہیے تاکہ وہ بچہ جنا دے۔ کیونکہ اس حالت میں زیادہ دیر تک انتظار کرنا والدہ اور بچہ ہر دو کے لیے خطرناک ہوا کرتا ہے۔

ان حالتوں میں بچہ اکثر مر جاتا ہے اور مرا ہوا بچہ پیدا ہوتا ہے آنول بعد میں از خود نکل جاتی ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی اور اگر آنول نہ نکلے تو ان دواؤں میں سے کسی ایک بالشل دوا کا استعمال کرنا چاہیے جن کا ذکر میں نے آنول رک جانے کے باب میں دیا ہے۔ آنول نکل جانے کے بعد مریضہ کا علاج نہایت ہوشیاری سے کرنا چاہیے تاکہ مریضہ پر کسی قسم کا اثر بد باقی نہ رہے ایسے وقت میں چائنا وغیرہ بہترین دوائیں ہوا کرتی ہیں۔

نہ رک سکنے والا سیلان

UNAVOIDABLE HAEMORRHAGE (PLACENTA PRAEVIA)

اس قسم کا سیلان خون اس وقت ہوتا ہے جب نطفہ قرار پانے کے بعد انڈا پہنچ کے کسی

حصہ میں یا رحم کی گردن کے مقام میں یا اس کے نزدیک آجاتا ہے اور وہیں پر قائم ہو جاتا ہے۔ اس وقت حمل اندرونی رحم کے منہ کو درمیان میں گھیر دیتا ہے۔ اس قسم کی حمل میں یہ دشمنی خوش قسمتی سے عام نہیں ہے۔

ان حالتوں میں جب آنول اپنی جگہ پر نہیں ہوتی یہ ظاہر ہے کہ جب رحم اوپر سے پیٹ کی طرف بڑھتا ہے تو رحم کے منہ پر زیادہ اور زیادہ بوجھ پڑتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ چھٹے مہینے میں رحم کے منہ پر جہاں ایک طرف بوجھ زیادہ ہوتا ہے وہاں رحم کا وہ حصہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیے سیلانِ خون پیدا ہوتا ہے جس کو نہ رک سکنے والا سیلانِ خون کہتے ہیں۔ اس قسم کا سیلانِ خون گاہے گاہے ہوتا رہتا ہے۔

چھٹے مہینے کے قبل گو سیلانِ خون گاہے گاہے ہوتا ہے لیکن اس کے بعد کسی ظاہر وجہ کے بغیر سیلانِ خون یکدم شروع ہو جاتا ہے۔ چاہے مریضہ سوئی ہو یا بیٹھی ہو پہلا سیلانِ خون بہت زیادہ نہیں ہوتا لیکن اس کے بعد جوں جوں عورت کے وضع حمل کا وقت نزدیک ہوتا جاتا ہے سیلانِ خون بڑھتا چلا جاتا ہے۔

جب اس قسم کے سیلانِ خون آٹھویں مہینے سے قبل واقع ہوتے ہیں تو والدہ کے لیے بہت سخت نقصان کا باعث ہوتے ہیں اس وقت بہترین علاج یہ ہوتا ہے کہ مریضہ کو چپ چاپ لٹا دیا جائے اور بالشل دواؤں کا استعمال شروع کیا جائے۔ لیکن اگر پہلا ہی سیلانِ خون بہت زیادہ ہو اور حاملہ عورت کی جان کا خطرہ پیش ہو تو سب سے بہتر طریقہ وضع حمل کا کرانا ہے جس کا ذکر میں نے اوپر کر دیا ہے۔

وضع حمل کے بعد سیلانِ خون

POST-PARTUM HAEMORRHAGE

اس قسم کے سیلانِ خون بچہ ہو چکنے کے بعد لیکن آنول نکلنے کے قبل یا بعد ہوتے ہیں۔ قدرتی طور یہ ہے کہ بچہ پہلے ہوتا ہے اور آنول اس کے بعد بھی رحم کے ساتھ ملحق رہتی ہے ان حالتوں میں سیلانِ خون نہیں ہوتا لیکن بچہ کے باہر آنے کے بعد پہلے ہی درد سے آنول رحم سے الگ ہونا شروع ہوتی ہے اور جوں جوں رحم سکڑتا جاتا ہے آنول چھٹتی چلی جاتی ہے۔ آنول کے چھٹ جانے تک

یا تو خون کا سیلان ہوتا ہی نہیں یا کافی مقدار میں ہوجاتا ہے۔ جب یہ قدرتی طریقہ آنول کے نکلنے ہوتا ہے تو اس میں پندرہ بیس منٹ لگتے ہیں تو اس وقت جو سیلانِ خون ہوتا ہے وہ تکلیف دہ نہیں ہوتا بلکہ والدہ کے لیے آرام کا موجب بنتا ہے۔ کیونکہ رحم کی تمام پھیلاوٹ اس سیلانِ خون سے کم ہوجاتی ہے اور رحم اپنی قدرتی حالت میں قریب قریب آجاتا ہے لیکن جب اس سیلانِ خون کی میعاد بہ نسبت قدرتی وقت کے زیادہ یا لمبی ہوجاتی ہے تو اتنا ہی زیادہ خطرہ پیدا ہوتا جاتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم لوگ مریضہ کی ہسٹری سے پورے طور پر واقف ہوں اور ان علامات سے بھی واقف ہوں جو اس موقع پر پیدا ہوچکی ہیں۔

اگر سیلانِ خون کی وجہ آنول کا رُکنا ہے اور آنول کا رکنا رحم میں ناطاقتی کا باعث ہوتا ہے جس کی وجہ سے رحم پورے طور پر نہیں سکڑتا اور رحم کے منہ کا چھلا اتنا نہیں بھینچتا کہ وہ خاص سکڑن پیدا کرکے آنول کو نکال سکے تو اس حالت میں مریضہ کی حالت کے مطابق بالمثل دوا دینی چاہیے اور اگر آنول رحم میں چپکی ہوئی ہے اور کافی وقت گذرنے کے بعد بھی نہیں آتی اور اگر پلساٹیلا، کالوفائلم اور سیکیل جیسی ادویہ جن میں سکڑن پیدا کرنے اور آنول کے نکالنے کی خاص طاقت ہے فیل ہوجاتی ہیں یا اگر سیلانِ خون کے اس طرح رکے رہنے سے ہو رہا ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ آنول کو ہاتھ کی مدد سے نکال دیا جائے لیکن یہ خیال رہے کہ والدہ کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔

ان کے علاوہ وضع حمل کے بعد سیلانِ خون جب آنول کے نکل چکنے کے بعد ہو۔ زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے اس کی عموماً وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنول نکل چکنے کے بعد رحم میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ ان سوراخوں کو سکیڑ کر بند کرسکے جو سوراخ آنول کے چھوٹ جانے سے کھلے رہ گئے ہیں یہ سیلانِ خون ان سوراخوں سے ہوتا ہے اور اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک یہ سوراخ بالکل سکڑ کر بند نہ ہوجائیں بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ ظاہرا طور پر آنول کے نکل جانے کے بعد رحم سکڑتا ہوا معلوم ہوتا ہے یا سکڑ چکا معلوم ہوتا ہے لیکن پیڑو کے اوپر ایک سخت سا گولا بن جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یا تو زچہ کو سیلانِ خون ہونے والا ہے یا خون بالکل رطوبت میں تبدیل ہوکر زچہ کی موت کا سبب بن رہا ہے اس حالت میں جب شکم پر ہاتھ رکھیں تو رحم ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہے اور دبانے سے درد ہوتا ہے۔

ان حالات میں نہایت عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مریضہ کی انفرادی علامات کے مطابق دوا منتخب کی جائے اور یہ منتخب شدہ بالمثل ہومیوپیتھک دوا نہ صرف مریضہ کے سیلانِ خون کو ہی روکے گی۔ بلکہ والدہ کو موت کے پنجے سے چھڑائے گی۔ ان ادویہ کی ایک فہرست اس باب کے آخر پر میں نے دے دی ہے۔ جس فہرست کو قبل از وقت ہی ہضم کرلینا چاہیے تاکہ بوقتِ ضرورت اسکا استعمال ہوسکے۔

بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ایسے موقع پر برانڈی کا استعمال ہونا چاہیے لیکن یہ یاد رہے کہ برانڈی کا استعمال خون کے دوران کو اور تیز کردیتا ہے جس سے خون کا سیلان اور زیادہ ہوسکتا ہے ہمیشہ مریضہ کا شکم ٹھنڈا رکھنا چاہیے اور پائنتی ذرا سی اٹھا دینا چاہیے اگر اس وقت ابکائیاں شروع ہو جائیں تو یہ اچھی علامت ہے۔ کیونکہ ان ابکائیوں سے رحم میں سکڑن پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس سکڑن سے خون کی کھلی ہوئی نالیاں سکڑ جاتی ہیں۔

بعض ایلوپیتھک ڈاکٹر ٹھنڈی گرم پٹیاں رحم اور شکم کے مقام پر رکھنا تجویز کرتے ہیں ہوسکتا ہے کہ بعض وقت اس سے فائدہ پہنچے لیکن عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر گرم و سرد چیزوں کے استعمال سے رحم اور نظام جسم میں اور زیادہ دھکا سا بیٹھ پیدا ہوسکتی ہے جس سے مریضہ کی حالت پیچیدہ ہوسکتی ہے اسلیے سب سے بہتر ترکیب ہومیوپیتھک بالمثل ادویہ کا استعمال ہے۔

رحم سے سیلانِ خون کی ادویہ

ذیل میں رحم سے سیلانِ خون کی زیادہ کارآمد ادویہ دی گئی ہیں خواہ یہ سیلانِ خون وضع حمل کے قبل، دوران یا بعد کا ہو یا غیر حاملہ حالت کا ہو۔ استقاطِ حمل کے خدشہ کے متعلقہ ادویہ استقاطِ حمل کے بیان میں دی گئی ہیں اور زیادتی حیض کی زیادتی حیض کے بیان میں۔ ناظرین ہر دو ابواب کا ملاحظہ بوقتِ ضرورت فرما سکتے ہیں۔ سیلانِ خون کی ادویہ کو نہایت غور سے دیکھنا اور حفظ کرنا چاہیے کیونکہ یہ تکلیف عموماً نہایت خطرناک ہوتی ہے اور اس کے فوری معالجہ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ بیلاڈونا، ملیگیریا، کاربو، کالوفائلم، چائنا، فیرم، ایپیکاک، نکس وامیکا، سبائنا۔

۲۔ برائی اونیا، کیموملا، کروکس، اری جیرن، ہیمے میلس، ہیوسمس، لائیکوپوڈیم، مرک سال نائٹرک ایسڈ، ناسٹروس، پلساٹیلا، سیکیل، سیپیا، سٹرامونیم، سلفر، ٹرلیم۔

۴۔ اکونائٹ، انثم کروڈ، امونیا کارب، ایپس ملفیکا، ایپوسائنم، ارجنٹم نائٹریکم، مرک سال، آرسنک البم، کینتھرس، کاربوویج، کالی فاس، اگنیشیا، چائنا، کیمومیلا، ہیماملس، لائیکوپوڈیم، پلاٹینا، سکوپیا، سلیشیا، سلفیورک ایسڈ۔

اکونائٹ :۔ شدید سیلان خون۔ موت کا ڈر بے حد اکساہٹ کے ساتھ، مریضہ بیٹھ نہیں سکتی یہاں تک کہ اپنے بستر میں بھی، مریضہ کو گھومنی کا احساس ہوتا ہے۔ جیسے وہ گر جائے گی خصوصاً خون بھری مستورات۔

انثم کروڈ :۔ رحم سے سیلانِ خون، رحم میں دباؤ کے ساتھ، جیسے کچھ باہر نکل آئیگا کچھ بادی کی شکایات، سفید زبان، متلی اور قے۔

ایپس ملفیکا :۔ شدید سیلان خون، شکم میں بھاری پن، اور غشی کے ساتھ بے حد بے چینی اور انگڑائیاں شہد کی مکھی کے کاٹے جانے کے سے جلد پر سرخ نشان، شکم اور دوسرے اعضاء پر کھیوں کے ڈنگ لگنے کا سا احساس۔

ایپوسائنم :۔ معدے میں شدید اکساہٹ اور قے، خون منجمد شدہ ٹکڑوں میں نکلے اور بعض اوقات سیال بھی، قوتِ حیات بہت مدھم، غشی کی رغبت کے ساتھ۔

ارجنٹم نائٹریکم :۔ سر میں بھاری پن، شدید درد جس کو ذرا سی حرکت سے زیادتی ہو، لمحہ بھر ایسے بہت لمبا معلوم ہو۔ اور جو کچھ مریضہ کے لیے کیا جائے، مریضہ کو معلوم ہو کہ آہستہ آہستہ کیا جا رہا ہے۔ اگر مریضہ کا سیلانِ خون ایک گھنٹہ جاری رہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ کئی گھنٹہ تک جاری رہا ہے۔ مریضہ کے لواحقین اور معالج چاہے کتنی جلدی جلدی اسے بچانے کی کوشش کر رہے ہوں تاہم مریضہ یہی خیال کرے کہ سب ڈھیلے ڈھالے ہیں یا دنے سے عارضی سکون ہو۔

آرنیکا مانٹ :۔ نظام میں کسی چوٹ۔ جھٹکے یا گرنے کی ہسٹری ہو خون چمکدار سرخ یا منجمد شدہ ٹکڑوں سے ملا ہوا، فم معدہ میں متلی، سر گرم، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے۔

آرسنک :۔ سیلان خون جلانے لگنے والے جلنذار دردوں کے ساتھ، مریضہ کی طاقتیں سلب ہو رہی ہوں۔

بیلاڈونا :۔ مقدار میں زیادہ چمکدار، سرخ گرم خون کا سیلان دباتے اور باہر کی طرف دھکیلنے والے احساس کے ساتھ جیسے شرمگاہ کے راستہ سب کچھ باہر نکل آئیگا۔ یا کمر میں درد جیسے وہ ٹوٹ جائیگی بعض اوقات خون میں بدبو ہوتی ہے۔ بعض اوقات دورانِ خون میں اکساہٹ ہوتی ہے کنپٹیوں میں چمکن، چہرے پر تمتماہٹ، آنکھیں سرخ نبض پوری اور بھری ہوئی یہ دوا عموماً رحم سے سیلان خون میں مستعمل ہوتی ہے خصوصاً جو وضع حمل کے بعد ہو۔

برائی اونیا :۔ سیلان سیاہی مائل سرخ خون کا، کمر میں درد اور درد سر کے ساتھ، سر میں ایسا معلوم ہو جیسے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ منہ اور ہونٹ خشک بستر میں اٹھ کر بیٹھنے پر، یا تکیہ سے سر اٹھانے پر ہی متلی اور دل گھٹنا۔

کلکیریا کارب :۔ مریضہ کی ہسٹری ظاہر کرتی ہے کہ اس کا حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ اور بہت وقت تک قائم رہنا والا ہوتا ہے۔ دموی مزاج مستورات، ٹھنڈے پسینے پاؤں، فم معدہ میں پھولن مجھنے پر جکڑ جس کی زیادتی سیدھا ہونے سے یا زینہ چڑھنے سے ہو۔

کینتھرس :۔ رحم سے سیلانِ خون مثانہ کی گردن میں شدید اکساہٹ کیساتھ، پیشاب بار بار مقدار میں کم صرف چند قطرے تیز جلن اور کٹن کے ساتھ ہوں۔

کاربوویج :۔ مسلسل سیلانِ خون، شرمگاہ اور مقعد میں شدید کھجلی کے ساتھ۔ مریضہ پنکھا جھلوانا چاہے۔

کالوفائلم :۔ وضع حمل کے بعد اور خصوصاً جلد جلد ہوئے ہوئے وضع حمل کے بعد سیلانِ خون، سیلان مقدار میں بہت زیادہ، رحم کی ناطاقتی کی وجہ سے جو ڈھیلا ہو چکا ہوتا ہے۔ اور بہت آہستہ آہستہ سکڑتا ہے۔

کیموملا :۔ سیلان سیاہ منجمد شدہ خون کا، ٹانگوں میں کاٹنے والے دردوں اور رحم میں وضع حمل کے سے دردوں کیساتھ، سیلان سیاہ خون کا رحم کی طرف دباؤ اور بار بار بغیر رنگ کے پیشاب کے ساتھ چڑچڑی اور غیر مہذبانہ جواب دینے والی مستورات۔

چائنا :۔ کیموملا کے بے جا استعمال سے سیلانِ خون سیلان، رحم کی ناطاقتی کی وجہ سے منجمد شدہ سیاہ خون کا سیلان، رحم میں تشنج، پیشاب کی خواہش، شکم میں درد، وضع حمل، اسقاط حمل یا کسی دوسرے وقت جبکہ بہت خون ضائع ہو چکا ہو۔ جلد ٹھنڈی اور نیلگوں۔

رہنے والی متلی اور قے کے ساتھ مریضہ ٹھنڈک محسوس کرتی ہے اور بہت زرد ہو جاتی ہے درد سر اور جگر کی شکایت کرتی ہے۔ وضع حمل اور اسقاط کے بعد خصوصاً یہ دوا مفید ہوتی ہے۔

کریازوٹ:۔ بہت زیادہ مقدار میں سیاہ خون کا سیلان، دورتپ، کچھ دن کیلیے خونی، بدبودار، خارش، جلن اور ٹیس پیدا کرنے والی رطوبت اس کے بعد پھر سیلان شروع ہو جاتا یہی عمل بار بار ہوتا رہتا ہے۔

لیکیسس:۔ دائیں خصیۃ الرحم کے مقام پر درد جو زیادہ ہی زیادہ ہوتا جائے یہاں تک کہ خون کا سیلان اس کو آرام دے۔

لائیکوپوڈیم:۔ سیلانِ خون، شکم کے آرپار، داہنے سے بائیں جانب کو، کاٹنے والے دردوں کے ساتھ شکم میں خمیر پنے، بے حد ریاح، گلے تک بھرے ہونے کا احساس، شکم کے اوپری حصہ میں گڑگڑاہٹ شروع ہو۔ جو نچلے حصہ میں جائے۔ جب خون کا سیلان شروع ہو جائے یہی عمل بار بار جاری رہے۔

مرکیوریس سال:۔ سیلانِ خون، بوڑھی مستورات میں، پوشیدہ حصوں میں زخم اور خون بہے حرکت کی زیادتی، آنوں ملے یا آنوں اور خون ملے پاخانے مروڑ کے ساتھ۔

نائٹرک ایسڈ:۔ وضع حمل یا اسقاطِ حمل کے بعد سیلان خون شدید دباؤ کے ساتھ جیسے شرمگاہ کے راستہ سب کچھ باہر آجائے گا کمر میں، چوتڑوں سے رانوں تک درد کیساتھ

نکس موسکاٹا:۔ سیاہ گاڑھا خون منہ اور زبان میں ناقابلِ برداشت خشکی زبان اتنی خشک کہ وہ تالو سے چپٹ جائے، غنودگی۔

نکس وامیکا:۔ سیلانِ خون وضع حمل کے بعد یا جب کسی آنے والے خطرہ کا اظہار کرتا ہو جب قبض موجود ہو پاخانہ بمشکل سے نکلے اور یا بار بار پاخانہ کی حاجت چھوٹے اور تکلیف دہ پاخانوں کے ساتھ یا بغیر کسی نتیجہ کے ایسی مستورات جو بیٹھ کر کام کرنے والی ہوں قہوہ، شراب یا دوسرے نشہ والی چیزوں کا استعمال کرتی ہوں اور مصالحہ دار چٹپٹی چیزوں پر گزارہ کرتی ہوں۔ بے چینی کی شکار مستورات جو ۳۔۴ بجے صبح کے بعد نہ سو سکتی ہوں۔ ڈراؤنے خواب گہری نیند نہ آئے۔

اکیلے اعضاء میں جھٹکے اور پھڑکن، سر میں بھاری پن، کانوں میں گھنٹہ بجنے کی آوازیں ضعف بصر اور غشی ایسے بہت برے کیسوں میں چائنا بہت مفید ہے۔ ایسی حالت میں چائنا کی خوراک ہر چار یا پانچ منٹ کے بعد دینی چاہیے۔

کافیا:۔ سیلانِ خون آلات میں شدید ذکی الحسی اور شہوانی کھجلی کیساتھ کھجلانا چاہتی ہے لیکن اعضاء نہایت ذکی الحس ہوتے ہیں۔

کروکس:۔ اسقاط، وضع حمل یا حیض کے دوران زیادہ چلنے یا ناچنے کے بعد درد یا بغیر درد کے سیلان خون سیاہ، تاردار خون کا سیلان خون کالا، سیاہ، تاروں کی صورت میں ہو شکم یا معدے میں گھومنے پھرنے کا احساس، سر میں شدید تپکن۔

فیرم میٹیلیکم:۔ وضع حمل یا اسقاطِ حمل کے بعد سیاہ منجمد ٹکڑوں کا اور رقیق خون کا سیلان، وضع حمل کے سے دردوں کے ساتھ، بھری ہوئی اور سخت نبض جاڑے کے دردوں کے ساتھ۔ درد سر اور چکر، تیز نبض اور گرم پیشاب چہرہ پر تمتماہٹ۔

ہیمے میلس:۔ رحم سے سیلان خون، جب سیلان آہستہ آہستہ اور مسلسل ہو خون سیاہی مائل ہو۔ بغیر رحم کے دردوں کے۔

ہیلونائس:۔ بوجھ اٹھانے یا ذرا سی محنت پر سیلانِ خون ابھرے سے۔ بار بار جلدی حیض بار بار مقدار میں زیادہ۔ کمر سے رحم کو دردوں کے ساتھ۔

ہیوسمس:۔ وضع حمل، اسقاطِ حمل یا کسی دوسرے وقت سیلانِ خون جب تمام جسم میں دورے ہوں، جن کے دوران اکیلے اعضاء میں جھٹکے اور پھڑکن، چمکدار سرخ خون ہر وقت جاری رہے۔

اگنیشیا:۔ کیموملا کے ناجائز استعمال کے بعد سیلان خون، گرمی سردائیں۔ قم معدہ میں خالی پن کے احساس کے ساتھ، بے حد غمگینی۔

آئیوڈیم:۔ ہر پاخانہ پر رحم سے سیلانِ خون جاری ہو جائے، شکم میں کٹن اور کمر اور کولہوں میں درد کے ساتھ۔

اپیکاک:۔ سرخ چمکدار خون کا مسلسل سیلان۔ ناف کے گرد کھنچن اور مسلسل جاری

فاسفورس: مشکل کے وضع حمل کے بعد، دو حیضوں کے درمیان یا حمل کے دوران سیلان خون، خصوصاً لمبی اور خوبصورت گوری عورتوں میں۔ شکم میں خالی پن اور بیٹھنے کا احساس قبض یا خانہ پتلا، خشک مشکل سے نکلے، لمبا کتا کا سا، کھانے کے بعد بے حد پاد نا۔ بیٹھے کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف گرمی کی لہر کا احساس۔

پلاٹینا: سیلانِ خون سیاہ اور گاڑھے خون کا، کمر میں درد کے ساتھ جو دونوں گھٹنوں میں آجائے، اور آلاتِ تناسل میں شدید ذکی الحسی کے ساتھ، سیلان خون اس احساس کے ساتھ جیسے جسم ہر جانب بڑھ رہا ہے۔ حمل کے دوران سیلانِ خون، ڈراؤنے خواب۔

پلساٹیلا: سیلانِ خون بعض اوقات مقدار میں زیادہ، بعض اوقات نوچی اور منجمد شدہ ٹکڑوں کے ساتھ ملا ہوا ہے ان مستورات میں مقدار میں بہت زیادہ جو حوائی قلعے بنایا کرتی ہیں۔ سِن یاس کے زمانہ میں سیلان خون حلیم الطبع اور منکسر المزاج۔

رسٹاکس: سیلان خون حاملہ مستورات میں جو طبعی طور پر بائی کا شکار ہوں ہر موسم کی تبدیلی پر بیماری۔

سبائنا: سیلان خون حیض کے وقتوں پر اسقاط حمل یا وضع حمل کے بعد، خون سیاہ، سیاہی مائل ٹکڑے پانی کے سے خون میں ملے ہوئے۔ درد کمر سے پیڑو کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کو آئیں۔ رحم میں ناطاقتی۔ وضع حمل کے فوراً بعد سیاہی مائل سرخ خون کا بغیر درد کے اخراج، ہر درد کے ساتھ خون کے منجمد شدہ ٹکڑوں اور رقیق خون کا اخراج۔

سیکیل کار: مسلسل قائم رہنے والے سیلانِ خون، خون سیاہ، اور بدبودار حیض سے بیماری پہلے، کمزوری، نبض میں حرارت اور نبض ناممحسوس ہو جاتی، سوداوی المزاج کمزور مستورات میں مسلسل سیلانِ خون خصوصاً جبکہ کمزوری طاقت زندگی کے ضائع ہو جانے سے پیدا ہوتی ہو، سیلان خون رحم میں تیز نوچی سی سٹن کے ساتھ ہر سیلان کے قبل رحم میں سٹرن یا بچے [illegible] وضع حمل کے بعد رحم کی ناطاقتی کی وجہ سے سیلانِ خون۔

مریضہ کمزور ہو جاتی ہے، کمزور ٹھنڈی، چہرہ مردوں کا سا، اگرچہ مریضہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ تاہم ڈھانپا جانا پسند نہیں کرتی۔

سیپیا: پرانے سیلان خون، جب معمولی وجہ سے بڑھ جائیں چہرے پر زرد نشان اور ناک کے آر پار زردی کا ٹھپہ، ٹھنڈک کے دورے پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے اور تمتماہٹ کے دورے، فم معدہ میں درد بھرے خالی پن کا احساس، پیشاب متعفن، پیشاب میں جلی ہوئی مٹی کا سا رسوب، قبض یا خانے آنتوں سے مقعد میں بوجھ کا احساس۔

سلیشیا: سیلان خون، پاؤں میں بے حد متعفن پسینے، قبض تکلیف دہ کڑے پاخانے، مریض میں پاخانہ نکالنے کی طاقت نہ ہو۔ بعض اوقات ذرا ذرا سا نکلا ہوا پاخانہ واپس لوٹ جائے۔

سٹرامونیم: سیلان خون بے حد بکواس، گانے، دعاؤں اور ہذیان کے ساتھ بے ہودہ اور عجیب خیالات سے بھرپور ہوتی۔

سلفر: مزمن سیلانِ خون، مریضہ ٹھیک ہوتی ہوئی معلوم ہو جب کہ پھر بار بار سیلان جاری ہو جائے۔ مریضہ کمزور ہوتی ہے۔ اور غشی کے دورے، تمتماہٹ کے دورے۔ چاند میں حدت، پاؤں ٹھنڈے، نیند بہت ہلکی۔ عام طور پر مریضہ جاگتی رہتی ہے۔ صبح کے وقت بے حد کمزوری محسوس کرتی ہے۔ بھوک کے دورے، کھانے کا انتظار نہیں کر سکتی خصوصاً دن کے کھانے کا۔

سلفیورک ایسڈ: سیلان خون تمام جسم میں کانپنے کے احساس کے ساتھ اگرچہ ظاہر کپکپی نہیں ہوتی۔

ٹرلیم: سیاہ گاڑھے منجمد شدہ خون کا سیلان جو کئی روز تک وقفوں پر جاری ہے ان مستورات کے لیے جو وضع حمل کے بعد سیلان خون کا شکار رہتی ہوں۔

باب سوم

عفونتی تشنجی دورے

PUERPERAL CONVULSIONS

حمل کے پہلے آٹھ مہینوں میں جو تشنجی دورے ہوتے ہیں وہ عموماً ہسٹیریا کے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض مریضاؤں میں یہ دورے مرگی کے ہوں یا ہسٹریا اور مرگی مخلوط کے۔ کیونکہ حمل کے زمانہ میں چھپی ہوئی طبعی کیفیت عموماً ظاہر ہو جایا کرتی ہے لیکن عام طور پر اگر مرگی کے دوروں کی کیفیت چھپی ہوئی ہو تو حمل کے آخری دنوں میں زیادہ تر نمودار ہوتی ہیں۔ مؤخر الذکر دوروں کو عفونتی تشنجی دورے یعنی Puerperal Convulsions کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی کیفیت اور مشابہت ٹھیک ان دوروں کی سی ہوتی ہے۔ جو وضع حمل کے دوران اور بعد میں ہوتے ہیں۔ عام طور پر حمل کی حالت میں تشنجی دوروں کو عفونتی تشنجی دورے کہتے ہیں۔ چاہے وہ حمل کے ابتدائی مہینوں میں ہوں یا آخری مہینوں میں۔

ہسٹریا کے تشنجی دورے ان مریضاؤں میں اور زیادہ نمودار ہو جاتے ہیں جن میں ان دوروں کی تکلیف پہلے موجود ہوتی ہے۔ ایسی مریضاؤں کے علاج کے لیے میں نے ایک علیحدہ باب ہسٹریا کے نام سے دے دیا ہے۔ ناظرین بوقت ضرورت اس مضمون سے نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ فی الحال اس باب میں میں نے ان دوروں کو لیا ہے جو حقیقتاً مرگی کے دورے ہوتے ہیں یا جنکو Puerperal Eclampsia کہتے ہیں۔ یہ دورے وضع حمل کے قبل، دوران اور بعد میں ہوتے ہیں۔

وجوہات ان دوروں کی وجوہات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے پہلے میں وہ دورے ہیں جو نظام عصبی کے بڑے مرکز میں تحریک سے ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو بڑی اعصاب کے سروں پر بیرونی اثرات کے ہونے سے ہوتے ہیں جن سے پھر نظام عصبی تمام کا تمام متاثر ہوتا ہے۔

مقدم الذکر دورے اعصابی مرکزوں پر جسمانی تحریک سے یا خیالی مثلاً دماغی جذبات وغیرہ سے ہوتے ہیں جسمانی وجوہات میں سے دماغی تکلیف مثلاً دماغ یا دماغ کے پردوں پر تحریک یا ریڑھ کے اعصاب یا ریڑھ کے مرکز پر تحریک ہیں۔ دماغی وجوہات میں سے سر میں اجتماع خون ایک بڑی وجہ ہے حمل کے دوران میں جب رحم کا بوجھ شکم کو دباتا ہے تو شکم کی بڑی نالی میں سے خون کا دباؤ دماغ کے کسی پردہ پر جا کر پڑتا ہے۔ اور اس دباؤ کی وجہ سے دماغ کے اعصاب میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور اس تحریک کی نمود تشنجی دوروں کی شکل میں ہوتی ہے بعض وقت خون کی نالیوں میں کوئی سدہ (Clot) سد راہ ہو جاتا ہے۔ اور خون کا دباؤ کم یا زیادہ ہونے کی وجہ سے دماغی اعصاب میں تحریک ہو کر تشنج کی نمود ہوتی ہے اسی طرح سے دماغ اور ریڑھ کے پردوں میں خون کی کمی بھی تشنجی دوروں کا باعث ہو سکتی ہے خون کے اجتماع سے جو دورے پیدا ہوتے ہیں ان میں مریضہ کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ اور پھول جاتا ہے آنکھیں باہر نکلی معلوم ہوتی ہیں یا اس کے برعکس دماغ کے پردوں یا ریڑھ کے پردوں میں خون کی کمی کی وجہ سے ایک قسم Anaemia کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے تشنجی دورے ہوتے ہیں مگر ان دوروں میں مریضہ کا رنگ بالکل پیلا یا سفید ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ کمزوری آ جاتی ہے شدید قسم کے سیلان خون میں موت کے قبل مؤخر الذکر دوروں کی کیفیت اکثر دیکھنے میں آتی ہے۔

جذباتی کیفیتیں وہ ہیں جن کی ڈر، خوف، خوشی، غم وغیرہ سے تشنجی دورے پیدا ہوتے ہیں ان کی مثالیں بھی زیادہ تر ان مستورات میں ملتی ہیں جو مستورات کنوارپن میں ہی حاملہ ہو جاتی ہیں شرم حیا، غم جیسے جذبات ان کی روح کے اندر تک پہنچ کر یہ کیفیت پیدا کرتے ہیں۔

عفونتی تشنجی دوروں کی ریڑھ کی وجوہات خون کی بناوٹ یا مقدار پر ہیں خون کی مقدار کی زیادتی ریڑھ کے پردوں میں بوجھ اور دباؤ پیدا کرتی ہے جس سے تشنجی دورے پیدا ہوتے ہیں اور اس کے برعکس خون کی کمی بھی پیدا کر کے تشنجی دوروں کا موجب بنتی ہے۔ اسی طرح سے خون کے گاڑھے ہونے پر تشنج پیدا ہو سکتا ہے بعض وقت شکم میں رحم کا بوجھ ہونے سے پوری آکسیجن نظام میں نہیں پہنچتی اور اس لیے خون بالکل صاف نہیں ہوتا اور خون کے نہ صاف رہنے سے خون گندلا اور گاڑھا ہو جاتا ہے اور تشنج کا موجب بنتا ہے اسی طرح سے خون کے صاف اور

ستحراد ہونے کی وجہ سے البیومینیریا پیدا ہوجاتا ہے۔ یا خون کے اندر زہر پہنچ جاتا ہے۔ یا بعض اوقات خون کو دوسرا کام (یعنی رحم کے اندر بچے کے پیشاب پاخانہ صاف کرنے اور خون کو صاف کرنے کا) کرنا پڑتا ہے۔ اور خون پر کام کی زیادتی کا بوجھ پڑنے کی وجہ سے خون پورے طور پر صاف نہیں ہوتا۔

عفونتی تشنج کی فوری وجہ عموماً دماغ کی کیفیت پر ناجائز بوجھ ہوتا ہے جس کی وجہ یا تو رحم میں تحریک ہوتی ہے یا آلات ہضم میں ابتری یا بعض حالات میں نظام عصبی میں تحریک لیکن یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان دوروں میں وہی مریضائیں زیادہ تر ماؤف ہوتی ہیں جن کو حمل کے قبل یا اوائل عمر میں تشنجی دورے ہوا کرتے ہیں۔ زیادہ مستورات جن کو پہلے حملوں میں اس قسم کی تکلیف ہو چکی ہوتی ہے۔ اور وہ علاج سے بے پرواہی کرتی رہی ہیں۔

دوسری وجوہات یوں بیان کی جاسکتی ہیں کہ رحم اور رحم کے راستوں میں بذات خود تحریک ہوتی ہے جس وقت وضع حمل کے وقت سر یا کسی دکھاوے والے حصہ کا بوجھ رحم کے منہ پر پڑ کر ریڑھ کی اعصاب کے سروں کو دباتا ہے تو اس سے ایک تحریک پیدا ہوتی ہے یا جب رحم کے اندر بچہ ٹیڑھا ہوجاتا ہے تو اس سے اعصاب کے سروں میں تحریک ہوتی ہے اور اس تحریک کی وجہ سے وضع حمل کے دوران تشنجی دورے ہوتے ہیں یا بعض وقت رحم میں رطوبات کی زیادتی سے رحم میں اس قدر ابھار آجاتا ہے۔ کہ اس سے اعصاب متحرک ہوتی ہیں۔ یا آنول کے رک جانے پر جب دایہ شرمگاہ کی نالی میں آنول نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالتی ہے تو تشنجی دورہ ہوجاتا ہے اسی طرح سے پاخانہ کے رک جانے سے۔ پیشاب کے رک جانے سے۔ دست آور ادویہ کے استعمال سے تحریک پیدا ہوسکتی ہے۔

علامات

علامات کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ابتدائی اور حقیقی متقدم الذکر علامتیں ایک خطرے کا سگنل ہوتا ہے جس کا معائنہ کرکے معالج بہت کچھ پہلے اپنے آپ کو آنیوالے خطرے سے آگاہ کرلیتا ہے اور بہت حد تک اس خطرے کو روک سکتا ہے۔

ابتدائی علامات میں سر میں بھاری پن کا احساس یا چکر تمام سر میں درد، سمجھ بوجھ میں ابتری کانوں میں گھنٹے بجنے کی آوازیں، بینائی میں دھندلاہٹ یا عارضی ابتری، خیالات کا عارضی طور پر

یکدم مسدود ہوجانا۔ یا عارضی طور پر احساسات کا جاتے رہنا یہ عام علامات جو بھی حمل کے آخری مرحلے میں ملتے ہیں اس کے علاوہ وضع حمل کے نزدیک یکدم سردی کا احساس، متلی اور قے کے ساتھ قلب اور شریانوں میں بے چینی کا احساس، بے حد بے چینی، بخار جس کے ساتھ جس پر کوئی کمی نہ ہو غیر معمولی طاقت جسمانی اور نبض مضبوط، چہرے پر تمتماہٹ، ہذیان کا خطرہ یا حقیقتاً ہذیان۔ آنکھوں میں وحشت آنکھوں کے سامنے خیالی تصورات اور بعض حالتوں میں یکایک شدید شکم میں درد، معدے میں اور پیشانی میں شدت کا درد تشنجی دوروں کا پیش خیمہ بنایا گیا ہے اسی طرح سے چہرے اور بازوؤں میں استقلالی کیفیت قبل از تشنجی کیفیت دیکھنے میں آتی ہے۔ بعض اوقات مرگی کی سی جھلک مریضہ کو جسم کے مختلف حصص میں معلوم ہوتی ہے۔

عفونتی دوروں کی حقیقی نمود بالکل مرگی کے دوروں کی طرح ہوتی ہے چنانچہ دورے کے دوران چہرہ متورم، سیاہی مائل سرخ اور چہرے میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے۔ آنکھوں میں گھبراہٹ، زبان باہر نکلی ہوئی اور نچلا جبڑا زور کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ منہ سے کسی قدر جھاگ نکلتی ہے چہرہ یا تو ایک طرف کھنچا ہوتا ہے یا دوسری طرف، جسم کے عضلات بے قاعدہ طور پر زور زور سے جھٹکتے ہیں۔ اور مریضہ کو بستر کے اندر سنبھالنا مشکل ہوتا ہے تنفس پہلے بے قاعدہ ہوتا ہے اور بہت زور سے اور آواز سے ہوتا ہے اس کے بعد کچھ وقت کے لیے بند ہوجاتا ہے نبض تیز ہوتی ہے مگر بعد میں بہت چھوٹی اور نہ محسوس ہونے والی ہوجاتی ہے۔ پیشاب اور پاخانہ خود نکل جاتا ہے۔ یہ دورہ پانچ منٹ سے آدھے گھنٹہ تک رہ سکتا ہے۔

دوروں کے درمیانی وقفہ میں مریضہ کی حالت مختلف مریضاؤں میں مختلف ہوتی ہے۔ بعض کو ہوش و حواس آجاتی ہے اور بعضوں کو پورے طور پر ہوش نہیں آتی۔ لیکن خطرناک حالتوں میں پورے طور پر ہوش و حواس آنے کے قبل ہی یا تو دوسرا دورہ شروع ہوجاتا ہے۔ یا مریضہ بالکل مردنی میں چلی جاتی ہے۔

حاملہ کی خیریت اسی میں ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو سکے وضع حمل ہوجائے صرف اس حالت میں ہی ان تشنجی دوروں کا یا تو مکمل علاج ہوسکتا ہے یا یہ از خود رک سکتے ہیں مفصلہ ذیل باتوں کو دیکھ لینا نہایت ضروری ہے۔

۱۔ یہ معلوم کرلینا چاہیے کہ پاخانہ کی نالی یا مثانہ بھرا ہوا تو نہیں ہے اگر ہے تو اس کو فوراً اینما یا سلائی سے خالی کرلینا چاہیے۔ کیونکہ ان ہر دو کے بھرے رہنے سے مریضہ پر بہت کچھ تشنجی دوروں کا اثر ہو سکتا ہے۔

۲۔ جہاں تک ممکن ہو سکے ٹھیک بانشل دوا دینی چاہیے۔ ۳۔ اگر دورے اس پر بھی نہ رکیں تو مصنوعی طور پر بھی بذریعہ اوزار وضع حمل کرا دینا چاہیے۔

وضع حمل کے بعد جن دوروں کی نمود ہوتی ہے وہ بہ نسبت ان دوروں کے جو وضع حمل کے قبل ہوتے ہیں، زیادہ خطرناک ہوتے ہیں کیونکہ ان دوروں سے مریضہ کی طاقت جسمانی بالکل سلب ہو جاتی ہے مؤخر الذکر دورے ہمیشہ وضع حمل کے بعد اعصابی اور جسمانی کمزوری سے ہوتے ہیں یا دورانِ وضع حمل یا وضع حمل کے بعد سیلان خون کی وجہ سے ہوا کرتے ہیں ان ہر دو حالتوں میں معالج کا یہ اہم فرض ہے کہ وہ ٹھیک بانشل دوا اپنی مریضہ کو دے۔ تاکہ یہ دورے جلد از جلد بند ہو جائیں۔ بصورت دیگر جہاں یہ دورے بڑھ گئے۔ مریضہ اس قدر زیادہ کمزور ہو جائے گی، کہ اس کا بچنا ہی مشکل ہو جائے گی۔

وضع حمل کے دوران اور آخر میں تیمارداروں اور دایہ کو اس بات کا خاص لحاظ رکھنا چاہیے کہ کوئی صدمہ پیدا کرنے والی یا حد سے زیادہ خوشی پیدا کرنے والی خبر مریضہ کو نہ سنائی جائے یا مریضہ کو ان ہر دو قسم کی خبروں کا علم نہ ہو کیونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان اچانک نیک یا بد خبروں سے مریضہ کے اعصابی مرکزوں پر حد سے زیادہ اثر ہوتا ہے اور اس اثر کا نتیجہ تشنجی دورے ہوتے ہیں۔

معالجہ علامات کو نہایت غور و خوض سے ملاحظہ کر کے میٹیریا میڈیکا سے دوا منتخب کرنی چاہیے اور اس میں یہ خاص دھیان رکھنا چاہیے کہ مریضہ کی اعصابی اور اکساہٹ دینے والی کیفیت، اجتماع خون کی وجہ سے دردِ سر، بے خوابی، جسم کے کسی حصہ میں درد وغیرہ کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے اور اگر کسی جگہ خصوصاً ہاتھوں یا پاؤں میں ورم ہو تو پیشاب کا معائنہ کر کے اس بات کی تصدیق کرنی چاہیے کہ البیومنیریا یوریمیا تو نہیں ہے اگر ابتداء ہی سے ان امورات کی طرف دھیان دیا گیا تو بہت ممکن ہے کہ تشنجی دوروں کی نمود ہی نہ ہو یہ بھی دیکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے کہ مریضہ تنگ کپڑے پہننے کی عادی تو نہیں ہے۔ کیونکہ تنگ کپڑوں سے حمل کی

حالت میں خون کا دوران بہت حد تک رک سکتا ہے تازی ہوا، روشنی وغیرہ کا انتظام کر دینا چاہیے اگر مریضہ کے کمرے میں بہت سے آدمی ہوں تو مریضہ کے کمرے کو حتی الامکان خالی کرا دینا چاہیے معالج کو نہایت اطمینان سے دوا کا انتخاب کرنا چاہیے اور اس کے اثر کا انتظار کرنا چاہیے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس قدر مرض زیادہ سخت اور تکلیف دہ ہوا کرتا ہے اسی قدر دیر میں دواؤں کا اثر ہوا کرتا ہے اسلیے پہلی منتخب شدہ دوا کو اثر کا کافی وقت دینا چاہیے پیشتر اسکے کہ دوا کو بدلا جائے۔

میں نے ہسٹیریا کے بیان میں بہت سی دوائیں دے دی ہیں جو اس موقع کے لیے کارگر ہوا کرتی ہیں ان دواؤں کے علاوہ مفصلہ ذیل ادویہ کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔

اکونائٹ:۔ جب علامات بالکل ابتدائی ہوں جسم خشک اور گرم پیاس، بے چینی موت کا خوف، کم و بیش دماغ خون، ان حالات میں کم و بیش اکونائٹ ہر آدھ گھنٹے کے بعد دینا جادو کا کام کرتا ہے جن مریضاؤں کو پہلا حمل ہو اور وضع حمل کے شروع ہوتے ہی خوف، پریشانی، بے چینی حدت اور پیاس موجود ہو۔ تو ایک یا دو خوراکیں اکونائٹ کی ہمیشہ کافی ہوتی ہیں۔ (مذکورہ صدر علامات تشنجی دورے کا پیش خیمہ ہیں)۔

ارجنٹم نائٹ:۔ آنے والے تشنج کا خوف و ہراس۔ ایک تشنج کے ختم ہونے کے بعد سے دوسرے تشنجی دورے ہونے تک مریضہ مسلسل حرکت میں رہے دورہ شدید ہو اور دورے کے قبل یہ احساس ہو کہ تمام جسم خصوصاً چہرہ اور سر بڑا ہو گیا ہے۔ ایک دورے کے ختم ہونے کے بعد عورت کچھ وقت کے لیے چپ چاپ پڑی رہتی ہے۔ مگر دوسرے دورے کے شروع ہونے سے قبل اس میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔

آرنیکا:۔ جب نبض بھری ہوئی اور مضبوط ہو ہر درد کے دوران خون شدت سے چہرے اور سر میں جمع ہو جائے بائیں جانب کے فالج کی علامات۔ بے ہوشی پاخانہ اور پیشاب کا از خود ہو جانا، سر گرم اور جسم مقابلۃً ٹھنڈا۔

بیلا ڈونا:۔ چہرہ بے نور، نیم بے ہوشی اور بول نہ سکے، تشنجی حرکات چہرے کے عضلات اور اعضاء میں زبان کی داہنی جانب کا فالج، نگلنے میں دقت، پتلیاں پھیلی ہوئی چہرے پر سرخی یا نیلا پن، چہرے پر ٹھنڈک یا پیلا پن لرزہ کے ساتھ آنکھیں گرمی ہوئی یا آنکھوں میں

تشنجی دورے۔ منہ پر جھاگ، پاخانہ اور پیشاب از خود نکل جائے ہر دورہ پر دورہ شروع ہوجائے۔ دو دوروں کے درمیان کم و بیش کروٹیں بدلے، یا گہری نیند میں چلی جائے جس کے ساتھ جو تھکن، چیخیں یا خوفناک تصورات ہوں کنپٹیوں میں شدید تھکن دوروں کے درمیان عضلات میں۔ ۔ ۔ ۔ جھٹکے ہر دورے کے بعد گہری نیند یا بے ہوشی۔

برائی اونیا :۔ یہ دوا اکثر دورے کے بعد کام آتی ہے جب دورہ دواؤں سے رک جائے لیکن نبض میں مضبوطی، شکم میں ذکی الحس درد ہے ہونٹ خشک اور پھٹے ہوئے پیاس مریضہ حرکت نہ کرنا چاہے یا حرکت کو برداشت نہ کرسکے۔

کینتھرس :۔ پیشاب میں جلن اور درد، چمکدار روشنی، پانی پینے یا پانی کی آواز سے یا جسم کو چھو دینے سے دورے پیدا ہوجائے۔

کالوفائلم :۔ دورے بہت کمزور اور بے قاعدہ درد کے ساتھ۔ مریضہ بہت کمزوری محسوس کرے۔

کاسٹیکم :۔ جب دوروں کے ساتھ چیخیں، دانتوں کا پیسنا اور اعضاء کی شدید حرکات ہوں۔

کیمو ملا :۔ غصہ سے دورے میں اکساہٹ ہو اور ایک گال سرخ، دوسرا پیلا، نیند کے دوران چونکے اور جھٹکے، غصّہ کی رغبت۔

چائنا :۔ خون ضائع ہوجانے سے تشنجی دورے۔

سائی کوٹا :۔ جسم کے اوپر کے حصّہ میں عجیب قسم کی بدوضعی اور دوران دورہ چہرہ پیلا اور بار بار چند لمحوں کے لیے سانس رک جائے۔

سمی سی فوگا :۔ دورے کے قبل بیہودہ ذہنی اکساہٹ ان چیزوں کی خیالی تصویر کے ساتھ جو موجود نہ ہوں اور دورے کے بعد بے حد سستی اور کمزوری، دورے نہایت شدید۔

کوکولس :۔ مشکل وضع حمل کے بعد پیدا شدہ دورے یا وہ دورے جو مریضہ کے بار بار کروٹیں لینے سے پیدا ہوتے ہوں۔

کافیا :۔ اگر دوروں کا خدشہ ہو تو اس دوا سے دوروں کو روکا جاسکتا ہے یا اگر دورے فی الحقیقت شروع ہوجائیں اور ان کے دوران میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجائیں اور مریضہ دانت پیسے۔

کیوپرم میٹیلیکم :۔ دورے جن کے ساتھ قے کی شدت ہو مریضہ بازو اور ٹانگیں پھیلا دے اور منہ کھول دے، دورے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں یا بازوؤں اور ٹانگوں میں اینٹھن سے شروع ہوں۔

جلسی میم :۔ یہ دوا خوفناک تکلیفات میں نہایت عجیب و غریب ہے۔ اس کی علامات بیماری کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ سر بہت بڑا معلوم ہوتا ہے یہ پہلی علامت ہے جو رحم کا منہ کھلنے میں یا رحم کے منہ میں سختی میں ملتی ہے۔ آگے سے پیچھے کی طرف شکم میں پریشان کن درد لیکن خصوصاً اس وقت جب درد اوپر کی طرف جائیں۔

ہیلی بورس :۔ ایک جھٹکا دماغ میں جاتا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے بجلی کا جھٹکا جانے کے بعد جسم میں کالی حرکات شروع ہوتی ہیں۔

ہائیڈروفوبینم :۔ پانی پینے سے، یا پانی گرنے کی آواز سے تحریک پیدا ہوتی ہے اگر پانی کو دیکھنے سے یا پانی کے ایک برتن سے دوسرے برتن میں ڈالنے کی آواز مریضہ کو ناخوشگوار معلوم ہو۔

ہیوسمس :۔ چہرے میں نیلگوں رنگ اور جسم کے ہر اعضاء میں جھٹکے اور اینٹھن، ہونٹوں میں اور چہرے میں تمام عضلات میں جھٹکے قریب قریب مسلسل ہذیان۔

اگنیشیا :۔ دماغ میں ایک عجیب قسم کے بھینچنے کے احساس کے ساتھ ساتھ سسکیاں اور سرد آہیں تشنج شروع ہوں جو کراہنے اور اعضاء کو کھنچانے کے ساتھ ختم ہوں دورے نے کیساتھ دورے کی تحریک ڈر خوف یا اکساہٹ کے ساتھ ہو۔

اپیکاک :۔ مسلسل متلی کا احساس گاہے گاہے دوروں کیساتھ یاد رہے کہ جب دوروں کیساتھ مسلسل متلی کا احساس رہے تو اپیکاک ہی صرف دوا ہوا کرتی ہے۔

کالی کارب :۔ ڈکاریں یا ریاح کے اخراج سے تشنجی دورہ ختم ہوتا معلوم ہو۔

لیکیسس :۔ ٹانگوں میں خصوصاً تشنج کی شدت، پاؤں ٹھنڈے ہونے کے ساتھ جسم کے پیچھے کی طرف جھکنے اور کھینچنے اور جھٹکے کے ساتھ۔

لاروسیرسس :۔ تشنجی دورے سے قبل مریضہ کو اس جھٹکے کا علم ہوتا ہے جو جسم بھر میں تشنج کے قبل ہوا کرتا ہے۔

مرکیوریس :۔ عفوک کی زیادتی، منہ سے رال بہنے، دورے زیادہ تر بازوؤں اور ٹانگوں میں

نکس موسکاٹا :۔ خصوصاً اس وقت مستعمل ہوتا ہے جب سر کی تشنجی حرکات پیچھے سے آگے کی طرف ہوں۔

نکس وامیکا :۔ قبض، چڑچڑے مزاج کی مستورات جو شراب قہوہ وغیرہ پینے کی عادی ہوں۔

اوپیم :۔ خراٹے دار سانس، خراٹے دار سانس ایک تشنجی دورے سے دوسرے دورے تک مسلسل رہے بے تکی باتیں اور جسم میں تشنجی سختی چہرے پر سرخی ورم اور حدت کے ساتھ پسینہ گرم اور پتلیوں میں روشنی کا اثر نہ ہو۔

فاسفورس :۔ تشنجی دورے سے قبل گرمی کا احساس، پیٹھ سے سر میں جاتا معلوم ہو۔ یہ احساس تشنجی دورے کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے۔

پلساٹیلا :۔ چہرہ ٹھنڈا، چپچپا اور پیلا، بے ہوشی اور حرکت نہ ہو خراٹے دار سانس نبض مجری ہو، وہ دونہ کمزور بے قاعدہ یا مریضہ بالکل قدرتی حالت میں رہے۔ حلیم الطبع اور منکسر المزاج مستورات، تازہ ہوا کی خواہش۔

سیکیل کار :۔ ان مستورات کے لیے یہ دوا ہے جن کو گرمی کی برداشت بالکل نہ ہو جن کے دورے نہایت کمزور ہوں۔

سٹرامونیم :۔ یہ دوا اس وقت مستعمل ہوتی ہے جب مریضہ میں خوف کی علامات پائی جائیں اس کے چہرے سے ڈر ٹپکے کبھی ایک چیز کو دیکھے اور کبھی دوسری کو کبھی آنکھیں کھولے اور کبھی بند کرے ہر دفعہ ڈری ہوئی معلوم ہو بات چیت میں لکنت چہرے میں ابھار اور سرخی، بے ہوشی چیخنا خوفناک تصورات ہنسنا، گانا، بھاگنے کی کوشش چمکدار چیزوں سے دورہ پیدا ہو جائے۔

ورٹیرم وراائڈ :۔ نظام شریانی میں تیزی تشنجی دورے یا پاگل پن یا تشنج ختم ہونے کے بعد پاگل پن جاری رہے۔

زنکم :۔ اگر ابھار کسی وجہ سے دب جائیں پرانے ابھاروں کا ۔۔۔ دب جانا کہا جاتا ہے مثلاً سرائی سفورس دوا ہو اور فاسفورس کام نہ کرے تو زنکم دوا ہوا کرتی ہے۔

باب چہارم

وضع حمل کے بعد کی تکلیفات

آنول کا رک جانا

بیلاڈونا :۔ چہرے پر تمتماہٹ، آنکھیں سرخ، بے حد پریشانی اور کراہنا، شرمگاہ میں سخت حدت اور خشکی جسم گرم اور خشک، گرم خون کا مقدار میں زیادہ سیلان جو جلد منجمد ہو جائے لمس کا خفیف سا جھٹکا شدت تکلیفات پیدا کرے۔

کینتھرس :۔ رحم کے منہ کے لب متورم شکم کے پیڑو کے مقام میں اور کمر میں جلنے دار درد حدت، قے، بے حد پریشانی اور تکلیف جلن دار دردوں کے ساتھ۔

سمی سی فوگا :۔ وہ مستورات جو بائی کا شکار رہتی ہوں رحم کے مقام میں پریشان کن کاٹنے والے درد، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے رحم میں فعل کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

جلسی میم :۔ رکی ہوئی آنول کے ساتھ جب شکم کے نچلے حصے میں کاٹنے والے درد ہوں جو عموماً اوپر کی طرف اور بعض اوقات اوپر اور پیچھے کی طرف جائیں۔

پلساٹیلا :۔ یہ دوا باقی سب ادویہ سے زیادہ استعمال ہوتی ہیں اور زیادہ مفید ہے یہ رحم کے نکالنے کی طاقت کی خرابی کی وجہ سے رکی ہوئی اور وقتی رکاوٹ کی وجہ سے رکی ہوئی آنول میں مفید ہے مریضہ منکسر المزاج اور حلیم الطبع رونے کی رغبت، کیونکہ اس کا وضع حمل مکمل نہیں ہوا ہوتا۔ رک رک کر خون کا سیلان، بے چینی، مریضہ، کمرے کی گرمی برداشت نہیں کر سکتی جس کی وہ شکایت کرتی ہے اور کھلی ہوا کے لیے التجا کرتی ہے۔

سیپیا :۔ درد، بے چینی سی ہو کمرے چوتڑ کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کو آئے، شکم میں حرکت کا خفیف سا احساس، وضع حمل کے بعد کا درد نہایت شدید ہو گو آنول رکی

ہوتی ہے جن کے ساتھ منجمد شدہ اور سیال خون کا سیلان ہر درد کے ساتھ ہوتا ہے۔

سیکیل کار:۔ مسلسل نیچے دبانے والے احساسات، یہ احساسات بہت تیز اور مسلسل ہوتے ہیں مسلسل سیلان خون، مریضہ کو آلات ڈھیلے معلوم ہوتے ہیں اور رحم میں کوئی طاقت باقی معلوم نہیں ہوتی عموماً دبلی، پتلی اور سودا المزاج مستورات کے لیے مفید ہے۔

سیپیا:۔ مریضہ رحم کی گردن میں چھوٹی تیز گولی لگنے کے سے دردوں کی شکایت کرتی ہے بعض اوقات جلن کے ساتھ گوسی پیم اور کالو فائلم بھی آنول کے رک جانے میں مفید بتائے جاتے ہیں

وضع حمل کے بعد پیشاب کا رُکنا

آرنیکا:۔ پیشاب رکا ہوا، پیشاب کی حاجت کے ساتھ چوٹ کے سے اور کوٹے پیٹے جانے کے سے احساسات، عموماً وضع حمل کی تکلیف کی وجہ سے۔

آرسنک البم:۔ پیشاب کی حاجت نہیں ہوتی پیشاب کا وقت ہوتا ہے لیکن پیشاب کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ اور نہ پیشاب آتا ہے یقیناً جہاں تک آلاتِ بول کا تعلق ہوتا ہے۔ ان میں کوئی حس باقی نہیں رہتی۔

بیلاڈونا:۔ ہر کوشش پر پیشاب کے صرف چند قطرے بغیر درد کے خارج ہوں۔ مریضہ بستر کے جھٹکوں کی بہت ذکی الحس ہو۔

کینتھرس:۔ مثانہ اور پیشاب کی نالی میں جلندار اور کاٹنے والے دردوں کے ساتھ پیشاب کی بے حد خواہش، پیشاب مکمل طور پر رک جائے تقطیر البول یعنی پیشاب قطرہ قطرہ نکلے، کاٹنے والے اور جلندار دردوں کے ساتھ۔

کاسٹیکم:۔ پیشاب میں رکاوٹ، بار بار اور اچانک پیشاب کرنے کی خواہش کیساتھ، لیکن عام طور پر چند قطرے یا ذرا سا پیشاب از خود نکل جائے پیشاب کی حاجت بار بار اور اچانک ہو سکتی ہے جو کہ ناکامیاب ہوتی ہے کیونکہ ذرا سا پیشاب کا اخراج از خود ہو جاتا ہے۔

ہیوسمس:۔ پیشاب میں رکاوٹ، مثانہ میں ایک مسلسل دباؤ کے ساتھ۔ ظاہرا طور پر مفلوج معلوم ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم:۔ پیشاب کا رکنا کمر میں شدید درد کیساتھ جو دوروں کی صورت میں آتا ہے یا پیشاب کا اخراج رک جائے اور ہر رکاوٹ پر کمر کے درد میں اضافہ ہو جائے۔

نکس وامیکا:۔ دردناک اور بے سود پیشاب کی حاجت، درد جلندار اور کاٹنے والے پیشاب میں رکاوٹ پاخانہ کی بار بار حاجت کے ساتھ، چڑچڑی تنگین مستورات۔

پلساٹیلا:۔ پیشاب میں رکاوٹ، مثانہ کے بیرونی حصہ میں سرخی حدت اور پھوڑے کے سے درد کے ساتھ جیسے چھونے سے درد ہو حلیم الطبع منکسر المزاج مستورات مثانہ پر شدید دباؤ۔

سٹرامونیم:۔ پیشاب میں رکاوٹ اس امر کے احساس کے ساتھ جیسے پیشاب کی نالی کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے پیشاب خارج نہیں ہو سکتا۔ بہت زور لگانے پر صرف چند قطرے خارج ہوں۔ بے حد زور لگانے پر بھی دھار نہ بنے۔ پیشاب میں رکاوٹ بغیر کسی دردناک احساس کے۔

وضع حمل کے بعد کے درد

آرنیکا:۔ وضع حمل کے فوراً بعد اگر علامات اس کے خلاف نہ ہوں تو اس کو دینا چاہیے یہ دوا خصوصاً آلاتِ تناسل کے کچلے جانے کی حالت اور عام نظام عضلاتی میں تھکاوٹ کے لیے ضروری ہوتی ہے یہ دوا ان حصص کو قدرتی حالت میں لانے میں مدد دیتی ہے اور وضع حمل کے بعد کے شدید دردوں کو ان وجوہات کو دور کر کے روک دیتی ہے۔

بیلاڈونا:۔ درد اچانک آئیں کچھ دیر رہنے کے بعد ٹھیک اسی طرح واپس چلے جائیں یا دھکیلنے والے شدید درد ایسا معلوم ہو کہ پیڑو کے تمام اعضاء فرج کے راستہ باہر آ جائیں گے بستر کا جھٹکا نہایت ناخوشگوار مریضہ کو نفاس کا سیلان گرم محسوس ہو سر اور آنکھوں میں اجتماع خون ہر درد کے ساتھ سیلان بڑھ جائیں۔

برائی اونیا:۔ وضع حمل کے بعد کے درد خفیف سی حرکت پر بڑھ جائیں یہاں تک کہ گہری سانس لینے سے بھی مریضہ بالکل چپ چاپ لیٹنا چاہتی ہے۔ درد سر جیسے سر پھٹ جائے گا ٹھنڈے پانی کی زیادہ مقدار کیلیے پیاس، ہونٹ پھٹے ہوئے اور منہ خشک۔

کالو فائلم :۔ خصوصاً لمبے اور تھکا دینے والے وضع حمل کے کورس کے بعد سفید ہوتی ہے درد جو خاص طور پر شکم کے نچلے حصہ میں یا دوسرے حصص میں اینٹھن والے ہوتے ہیں بعض اوقات گھریوں میں جائیں۔

کیموملا :۔ نہایت پریشان کن درد ایسا محسوس کرے مریضہ جیسے وہ انکو برداشت نہیں کر سکتی وہ ان ہی دردوں سے بھاگنا چاہتی ہے مریضہ چڑچڑی اور بُرے مزاج والی۔ نفاس سیاہی مائل پیاس، کھلی ہوا کی خواہش۔

سمی سی فوگا :۔ مریضہ بے چین، سلب شدہ طاقت والی، سوزش کے جذبات کی بڑی ذکی الحس اپنے دردوں کو بہت شدت کے ساتھ محسوس کرے۔

کافیا :۔ سوزش کے، درد نہایت پریشان کن اور مریضہ ان کو شدت سے محسوس کرے یا سونے کی خواہش سونے کی ناقابلیت کے ساتھ۔

کیوپرم ایسی ٹیٹ :۔ شدید اینٹھن والے درد جو عموماً ٹانگوں اعضاؤں میں (خاص اعضاؤں کی انگلیوں میں بھی) اینٹھن پیدا کرے خصوصاً ان مستورات میں مفید ہے جنہوں نے ایک سے زیادہ بچے جنے ہوں، شکم اور گھریوں میں شدید دردیں۔ جیسے درد زہ کے ہوں۔ منجمد شدہ اور رقیق خون کے سیلان کیساتھ بھری ہوئی سخت نبض بار بار تھوڑا تھوڑا اجابت، درد سر اور بخار خصوصاً کمزور مستورات جن کے چہروں پر سرخی ہو کے لیے مفید ہے۔

جلسی میم :۔ درد نہایت شدید جو اوپر کی طرف یا اوپر کی طرف یا پیچھے کی طرف جائے مریضہ کو ایسا معلوم ہو کہ وہ اپنا اعضاء کی حرکات کو ٹھیک کرنے کے ناقابل ہے۔

ہیو پیکس :۔ جسم کے مختلف حصص میں جھٹکے اور پھڑکن نمایاں دوڑنے والے درد۔

اگنیشیا :۔ بے حد ٹھنڈی سانسیں، تنگی، افسردگی وضع حمل کے دردوں کے ساتھ۔

کالی کارب :۔ درد سوئیاں چبھنے والے یا گولی کے سے ہوں یا وہ کمر میں ہوں جو نیچے کی طرف چوتڑوں میں گولی کی طرح جائیں، مسلسل درد، ہر درد پاخانہ کی حاجت پیدا کرے یا مسلسل اس امر کا احساس جیسے معدہ میں کچھ ہے جسے نکالنا چاہیے۔ رحم کے مقام میں پھوڑے کے سے درد کا احساس، اس حد تک بڑھا ہوا کہ مریضہ لیٹ جانے یا چھوئے جانے سے ڈرے

چڑچڑا ہونے کی رغبت، مریضہ کمرہ کو گرم چاہتی ہے اور اپنے آپ کو ڈھانپنا، بیہودہ کے بعد غشی۔

پلساٹیلا :۔ حلیم الطبع منکسر المزاج مستورات درد شام کے وقت بڑھ جائیں پیاس غائب، منہ میں بدذائقہ اگر کمرہ گرم ہو تو مریضہ بہت بے آرامی محسوس کرتی ہے۔ اور گرمی کی شکایت کرتی ہے کھلی ہوا کی بے حد خواہش اور مریضہ اگر کمرہ ٹھنڈا ہو تو بہتر محسوس کرتی ہے مریضہ اپنے احساسات میں بدلتی رہتی ہے اور بے چین رہتی ہے احساسات کے مطابق کبھی بہتر ہوتی ہے اور کبھی بدتر۔

رسٹاکس :۔ درد ہمیشہ رات کے وقت بڑھتے ہیں اور ان کے ساتھ بے حد بے چینی ہوتی ہے یہ عموماً تمام رات قائم رہتے ہیں جبکہ دن کے دوران درد کی زیادتی نہیں ہوتی وضع بدلنے کی بار بار خواہش اور وضع بدلنے سے تھوڑی دیر کیلیے عارضی سکون ہو۔ مریضہ گرم کمرہ چاہتی اور اپنے آپکو نہایت اچھی طرح ڈھانپنا چاہتی ہے بعض اوقات پنڈلیوں میں اینٹھن۔

سباشنا :۔ درد کمر سے چوتڑ کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کو جائیں۔ ہر درد کے ساتھ جو عموماً نہایت تیز ہوتا ہے رقیق اور منجمد شدہ خون کا سیلان، درد عموماً کمر سے رحم کو اور نیچے رانوں کو جاتے ہیں۔

سیکیل کار :۔ یہ دوا عموماً دبلی پتلی، سوء المزاج مستورات میں کام آتی ہے، درد ایسے جیسے رحم کو دبا اور دھکیل رہے ہوں بھورا پتلا نفاس، اگرچہ مریضہ ٹھنڈی ہوتی ہے تاہم ڈھانپا جانا پسند نہیں کرتی۔

سیپیا :۔ مقعد میں مسلسل بوجھ کا احساس درد شرمگاہ کے اوپر کو جائیں درد زیادہ تر پیٹھ میں محسوس ہو شدید نیچے دبانے والے درد یا پیچھے کی طرف دبانے والے درد جو ٹھیک وقفہ پر ہوں۔

سلفر :۔ درد جو رحم میں خصوصاً رحم میں واقع ہوں نفاس کی رطوبت کم ہو جائے مریضہ شکم میں بوجھ محسوس کرے بواسیری مسے درد کریں اور ان میں خارش ہو۔ گرمی کی تمتماہٹ کمزوری کے دورے، پاؤں یا ٹھنڈے یا جلنے والے گرم خصوصاً تلووں میں۔

سلفیورک ایسڈ :۔ زیادہ کمزوری کا احساس، یا تمام جسم میں لرزہ کا احساس بغیر حقیقی لرزہ کے نیز دیکھو نفاس کی خرابی کی ادویہ۔

نفاس کی خرابیاں

اکونائٹ :۔ نفاس رک جائے یا بہت کم ہوجائے وضع حمل کے فوراً ہی بعد شکم سینہ اور سر میں بے چینی کے ساتھ ایسا معلوم ہو کر خون کا اجتماع ان حصص میں ہوگیا ہے۔ بخار کی کیفیت پیاس کے ساتھ بے آرامی، ڈر اور خوف مریضہ محسوس کرے کہ کچھ بدقسمتی پیش آنے والی ہے شکم میں تیز کاٹنے والے درد شکم بلا جیسے ذکی الحس متعفن نفاس اگر اور علامات مندرجہ صدر ساتھ ہوں۔

بپٹیشیا :۔ نفاس بہت تیز سوزش پیدا کرنے والا اور بہت متعفن۔ اس حالت کیساتھ مریضہ بہت کمزور اور نڈھال ہو۔

بیلاڈونا :۔ متعفن نفاس جسم کے حصص میں گرمی کے احساس کے ساتھ چہرے میں تمتماہٹ آنکھوں میں سرخی ہذیان اور ڈراؤنے تصورات رحم کے مقام میں درد جو یکایک آئے اور یکایک جائے غنودگی اور ایسا معلوم ہو جیسے مریضہ آدھی سوتی ہے اور آدھی جاگتی ہے گہری نیند نہ آئے اور اس لیٹے نیند سے آرام نہ ہو معمول سے ہلنے یا بستر کے ہلنے سے بھی ذکی الحسی، شکم میں حد درجہ کی ذکی الحسی۔

برائی اونیا :۔ نفاس رک جانے کے بعد سر پھٹتا معلوم ہو ذرا سی حرکت تکلیف کو بڑھا دے ہونٹ اور منہ خشک نفاس بہت زیادہ مقدار میں رحم کے مقام میں جلنے دار دردوں کے ساتھ، پیاس، پانی کی بہت مقدار ایک وقت میں پینا چاہے۔

کلکیریا کارب :۔ نفاس زیادہ دیر تک رہے ان مستورات میں جن کو حیض زیادہ دیر تک رہتے ہیں یا نفاس کا رنگ دودھ کی طرح سفید یہ دوائی مزاج مستورات کے لیے مفید ہوتی ہے۔

کالوفائلم :۔ نفاس زیادہ دیر تک رہے اور زیادہ دن تک اس میں خون آئے ایسا معلوم ہو کر رحم کی ڈھیلی نالیوں میں سے مسلسل خون رس رہا ہے۔ بے حد کمزوری۔

کیموملا :۔ نفاس کا رک جانا جس کے بعد ست، درد شکم اور درد دانت ہو۔ چڑچڑاہٹ اور بے صبری، پیاس ایک گال سرخ دوسرا پیلا یا سفید۔

کافیا :۔ نفاس مقدار میں بہت زیادہ، ہیجانی اور اعصابی بڑھی ہوئی احساسات جسمی تحریک کیساتھ

کالوسنتھ :۔ نفاس کی رکاوٹ شدید درد شکم کے ساتھ غصہ سے پیدا شدہ رکاوٹ

شکم میں تناؤ اور دستوں کے ساتھ غذا کھانے یا پینے کے بعد جو زیادہ محسوس ہو بے حد بے چینی۔

کاربو انیملس :۔ نفاس بہت زیادہ دن تک رہے پتلا، متعفن، تیز سوزش پیدا کرنے والا۔ اعضاء کے سن ہونے کے ساتھ۔

کریازوٹ :۔ نفاس نہایت متعفن اور سوزش پیدا کرے نفاس کا سیلان رک جائے پھر شروع ہوجائے اور پھر مقدار میں زیادہ اور خون آمیز ہوجائے اور اس کے بعد پھر رک جائے اور پھر جاری ہو۔

کروکس :۔ نفاس میں سیاہ تار اور شکم میں حرکت کا احساس جیسے کوئی جسم شکم میں اچھل پیدا ہوجائے۔

ڈلکامارہ :۔ نفاس سردی یا رطوبت سے رک جائے اور دودھ بھی کم ہوجائے۔

اری جیرن :۔ ذرا سی حرکت ...... سے دوبارہ نفاس ہوجائے نفاس میں ہر دفعہ خون ملا ہوا آرام کرنے اور لیٹے رہنے سے نفاس میں کمی ہو۔

ہیوسمس :۔ ہذیان اور عضلات میں جھٹکے، مریضہ محسوس کرے کہ اس کو زہر دیا جا رہا ہے بہت جلد

اگنیشیا :۔ نفاس کی رکاوٹ اگر ڈر یا غم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ مریضہ سسکیاں اور سرد آہیں لے۔

مرک سال :۔ نفاس کی زیادتی رات کے وقت جس کے ساتھ آلات تناسل میں کم درجے کا ورم ہو، گلٹیوں میں ورم اور پھوڑے کا سا درد ہو۔

نکس وامیکا :۔ جو مستورات عیش پسند ہوں یا شراب، چائے، قہوہ وغیرہ کی عادی ہوں ان میں نفاس کم اور متعفن ہوجائے بار بار پاخانہ کی حاجت پیشاب میں جلن اور ٹیس پیدا ہو رحم کے مقام میں پھوڑے کے سے درد کا احساس، مریضہ نہ تو ٹھنڈا چاہے اور نہ ہی ہلایا جانا، گرم رہنا چاہے۔

اوپیم :۔ نفاس ڈر کی وجہ سے رک جائے۔ غنودگی کے ساتھ۔

پلاٹینا :۔ تھوڑا سا نفاس جاری رہتا ہے لیکن یہ بھی سیاہ اور منجمد آلات تناسل والے حصے کی ذکی الحسی کی وجہ سے وہ اینٹھن یا کپڑا نہ رکھ سکے نفاس کبھی جاری ہو اور کبھی رکے لیکن جب جاری ہو تو پتانے کسی طرح بڑے احساسات میں ہر وقت تبدیلی گرم مکان برداشت نہ ہو سکے۔

پلسٹیلا :۔ ان حالات میں جب دودھ یکایک چھاتیوں سے غائب ہوجائے نفاس کم کم

ہو جائے مگر جو کچھ بھی ہو وہ دودھ کے رنگ کا، پیاس ندارد۔

رسٹاکس:۔ نفاس بہت دنوں تک رہے پتلا اور متعفن ہو مریضہ کمزور ہو جائے نفاس پتلا، خارش پیدا کرنے والا یا متعفن یا کبھی کبھی خون آمیز ہو جائے مبرز کے اوپر گولی لگنے کے سے درد، رات کے وقت بے چینی کروٹیں بدلا کرے۔

سیکیل کار:۔ پتلی دبلی، سوء المزاج مستورات کے لیے نفاس بہت متعفن اور پتلا نفاس کم یا زیادہ، نفاس بغیر درد کے یا درد کے ساتھ، بسیاہ رطوبت، مریضہ قطعی طور پر گرمی برداشت نہ کرسکے اور اسی لیے کپڑا اتار دینا چاہے۔

سیپیا:۔ نفاس تیز متعفن ہو، نفاس متعفن تیز سوزش پیدا کرنے والا، ہلکے تیز گولی لگنے کے سے درد، رحم کی گردن کے ساتھ پیٹھ میں پریشان کن نیچے دبانے والے احساس۔

سلیشیا:۔ جب بچہ چھاتی کو منہ لگائے تو خالص خون کا سیلان ہو یہ سیلان بعض وقت تیز سوزش پیدا کرنے والا ہو، وضع حمل کے بعد جوڑوں میں درد۔

سٹرامونیم:۔ دماغ میں عجیب و غریب بیہودہ خیالات کا اجتماع، نفاس میں مُردہ کی سی بو۔

سلفر:۔ نفاس کے سیلان سے کمزوری کا احساس اور گرمی کی تمتماہٹ، پسینے تلووں میں حدت یا بعض اوقات پاؤں ٹھنڈے محسوس ہوں۔

نیز دیکھو ادویہ خواہش نفسانی کی زیادتی، استحاضہ، قبض، وحشت اور وضع حمل کے بعد درد۔

شکم کا لٹک جانا

بیلاڈونا:۔ جب شکم میں حد درجہ کی ذکی الحسی موجود ہو۔ مثلاً دبانے سے چھونے سے جھٹکے سے، گاڑی گھوڑے پر چڑھنے سے یا چلنے سے، اس دوا کے زیر اثر یہ ذکی الحسی جاتی رہتی ہے اور آہستہ آہستہ شکم کم ہوتا جاتا ہے۔

کروکس:۔ اگر شکم میں کسی زندہ جانور کی حرکت کا احساس موجود ہو۔

پلاٹینا:۔ رحم کے مقام میں گاہے گاہے اینٹھن کا احساس، شکم کو چھونے سے ذکی الحسی ہر چیز مریضہ کو عجیب اور خوفناک معلوم ہو۔

پاڈوفائلم:۔ بے حد اعصابی چڑچڑاپن اور بے خوابی، مریضہ محسوس کرے کہ وہ کمزور ہو گئی ہے اور چلنے پھرنے کے ناقابل ہے۔ پاخانہ بار بار لیکن ظاہراً قدرتی معلوم ہو۔

سیپیا:۔ فم معدہ میں خالی پن کا احساس، رحم کے منہ میں چھوٹے چھوٹے تیر لگنے کی طرح کے درد، قبض۔

سیکیل کار:۔ دبلی پتلی، سوء المزاج، عورتوں کے لیے نیز دیکھو اگلیریا کارب، چائنا کالوسنتھ، کالی کارب اور نکس وامیکا۔

شکم کی سطح میں شگاف اور جھُرّیاں

مطالعہ کرو:۔ ہیپر سلفر، سیپیا، سلیشیا اور سلفر۔

ناف میں زخم

مطالعہ کرو:۔ آرسنک عموماً کافی ہوتا ہے، اپس، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، سیپیا، سلیشیا، سلفر

باب پنجم

پرسوت کا بخار، عفونتی بخار، وضع حمل کے بعد بخار

PUERPERAL FEVER (CHILD BED FEVER)

پرسوت کا بخار یا عفونتی بخار یا وضع حمل کے بعد بخار ایک ایسا بخار ہے جس میں نہ صرف ہندوستان کی بلکہ آج کے دن دنیا بھر کی عورتیں موت کے پنجے میں گرفتار ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہندوستان میں عموماً اور مسلمان گھرانوں میں خصوصاً آئے دن بہت سی عورتیں پرسوت کے بخار کی قربان گاہ پر نچھاور ہوتی ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہندوستان میں عموماً حفظانِ صحت کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اور بچہ جنانے کا کام ایسی دائیوں کے ہاتھ میں ہے جو اپنے فن میں

اتنی طاقت نہیں اور جن کو حفظانِ صحت کا قطعی خیال ہی نہیں ہے۔ زچہ کو کھلی ہوا دینا ہندوستان کی بہت بڑی آبادی میں ایک گناہِ عظیم سمجھا جاتا ہے۔ میں نے اکثر شہروں میں بھی دیکھا ہے کہ زچہ کمرے میں بند ہوتی ہے آگ کا دھواں گھر بھر میں بھرا ہوتا ہے جہاں اچھے بھلے آدمی کا بھی دم گھٹتا ہے بھلا ایسی جگہوں میں اگر ملک الموت کا فرشتہ رحمت نہ پہنچے تو پھر کہاں جائے؟

چاہیے تو یہ کہ زچہ کو موسم کے لحاظ سے سردی گرمی سے بچا کر حتی الامکان تازہ اور کھلی ہوا دی جائے تاکہ آکسیجن سے اس کی نظام کی آلائشیں پاک صاف ہوں اور بہت حد تک آنے والے خطرے سے بچ سکے کاش کہ ہمارے ملک کے ہر باشندے کو اس راز کی سمجھ آجائے۔ اور ہماری مائیں اجل کے پنجہ میں گرفتار نہ ہوں۔

عفونتی بخار نہ صرف جسم تک محدود ہوتا ہے بلکہ اس میں آلاتِ صدر اور آلات تناسل کے نزدیک تر مقامات فوراً ماؤف ہوجاتے ہیں اور بعض وقت پردہ صفاق بھی اس میں ماؤف ہوجاتا ہے ناظرین آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بخار کس قدر متعدی اور کس قدر خطرناک ہوگا اگر ہم معالجین صرف اسی بخار کو روک سکیں یا اس کا علاج کرسکیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے بہت کچھ اپنے ملک خصوصاً اپنی ماؤں کی خدمت کی ہے۔

دنیا کے اطباء اور ڈاکٹروں کی رائے اس بخار کے متعلق مختلف ہے اور یہ مضمون آج تک اس قدر زیرِ بحث رہا ہے کہ اس کی بحث میرے خیال میں قطعی فضول ہوگی۔ مرض کی تشخیص میں عموماً ڈاکٹر غلطیاں کھاتے رہے ہیں مگر ہم ہومیوپیتھک معالجین کو اس سے کیا؟ ہمارے لیے راستہ بالکل صاف ہے۔ ہم تو موقع محل کے مطابق مریض کی اپنی علامات کے مطابق علاج کرتے ہیں ہماری دوا کی تشخیص ہی مرض کی تشخیص ہوتی ہے۔ اور دوا کی تشخیص ہی سے ہم اپنا کام نکالتے ہیں مریض کی بالمثل دوا ہمیشہ مریضہ کو درست کردیتی ہے۔ اور شفا بخشتی ہے۔ چاہے مرض کا نام کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ تاہم میں نے اس کی تشخیص اور علامات کو مختصراً اس کتاب میں دے دیا ہے تاکہ وقتِ ضرورت ناظرین غلطی نہ کھائیں۔

مختلف ملکوں اور مختلف وقتوں میں وضع حمل کے بخار ایک وبائی صورت اختیار کر چکا ہے اور کئی دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ اس بخار سے مریضائیں کئی کئی ہفتے بسترِ علالت میں

پڑی رہتی ہیں ڈاکٹر واٹسن کہتے ہیں کہ یہ بخار ہسپتالوں میں وبائی شکل اختیار کرجاتا ہے جہاں ایک عورت کے بیمار ہونے سے تمام کی تمام زچائیں اس بخار سے ماؤف ہوجاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ کئی افراد سالہا سال تک اس مرض میں مبتلا رہے ہیں۔ ایلوپیتھی میں اس بخار کی اوسط مرگ بہت ہی زیادہ رہی ہے۔ اور ہسپتالوں میں تو اوسط مرگ بعض اوقات اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ اس کا خیال کرتے ہی کلیجہ کانپتا ہے۔

یہ مرض متعدی ہے یا غیر متعدی اس پر ابھی تک بحث جاری ہے بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ یہ مرض حد سے زیادہ متعدی ہے جبکہ دوسرے اس کو متعدی قرار نہیں دیتے بہرحال اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عفونتی بخار ایک زچہ سے دوسری زچہ میں پہنچ سکتا ہے۔ اور پہنچ جاتا ہے۔ بعض ڈاکٹر تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر یا ایک دایہ کو جو عفونتی بخار میں مبتلا عورت کا علاج یا تیمارداری کررہا ہو تو کبھی تندرست زچہ کو دیکھنے یا تیمارداری کرنے نہ جانا چاہیے تاوقتیکہ اس کو یقین ہو جائے کہ اس نے پوری پوری احتیاط اس بات کی کرلی ہے کہ دوسری زچہ تک عفونتی بخار کا زہر نہ پہنچے گا۔

عفونتی بخار کا کورس بہت تیز ہوتا ہے بعض اوقات یہ گھنٹوں ہی میں مریضہ کو ختم کردیتا ہے جبکہ دوسری حالتوں میں (جبکہ ابھی عفونت کا زہر رحم میں نہ پہنچا ہو) اس کا کورس بہت لمبا ہوتا ہے لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ مرض کی پہلی علامات کو معلوم کرلیا جائے اور جلد سے جلد ان ادویہ کا استعمال کیا جائے جن سے اس مرض میں کم از کم رکاوٹ ہو سکے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عفونتی بخار سے تمام جسم ماؤف ہوجاتا ہے اور اس کا اثر تمام نظام میں ہوتا ہے لیکن مختلف مریضاؤں میں اور مختلف حالات میں چونکہ اس کی نمود مختلف ہوتی ہے اس لیے ان مختلف نمودوں کا بیان علیحدہ علیحدہ کرنا ضروری ہے۔

پس عفونتی بخاروں میں:-

اور رحم کے پردہ باریطون Peritoneal Covering میں اور رحم کی جھلی میں ورم جس کو رحم کا عفونتی ورم Puerperal Peritonitis کہتے ہیں۔

ورم رحم میں ورم یا رحم کے کل اعضاء مع پردہ باریطون میں ورم یہ ورم یا تو رحم کی اندرونی دیوار پر ہوتا ہے یا تمام کے تمام اعضاء میں ورم آجاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پردہ باریطون میں بھی۔

۳۔ رحم کی نالیوں میں ورم اور ان کا پک جانا اور ان کے اندر ناسوروں کا بن جانا، اور پیپ کا پڑ جانا۔ بعض اوقات جب اس قسم کا ورم ہوتا ہے تو رحم بذاتِ خود بچ جاتا ہے جب کہ رحم کی نالیاں ماؤف ہو جاتی ہیں۔

۴۔ خصیۃ الرحم اور خصیۃ الرحم کی ملحقہ نالیوں میں ورم، بعض حالتوں میں رحم کی یہ نالیاں خود تو ماؤف ہوتی ہیں مگر خود رحم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ رحم کی ان نالیوں سے مواد یا پیپ سیدھا شکم کے خلاء میں پہنچ جاتا ہے اور پردۂ صفاق کو ماؤف کر دیتا ہے۔

مندرجہ صدر ورم کی مختلف کیفیتیں یا تو فرداً فرداً ہو سکتی ہیں یا بعض اوقات ایک یا دوسری قسم آپس میں مل جاتی ہیں یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پردۂ صفاق میں عفونتی لاگ اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ رحم کے طبقات میں ورم نہ آ جائے اسی طرح سے رحم کے عضلات اور رحم کی نالیوں میں بھی اکٹھا ورم ہو سکتا ہے چاہے اس ورم سے پردۂ صفاق ماؤف ہو یا نہ ہو خواہ کر ورم اس قدر مہلک ہو سکتا ہے کہ چند گھنٹوں یا چند دنوں میں مریضہ جاں بحق ہو جائے لیکن یہ بات ناظرین کو یاد رکھنی چاہیے تا وقتیکہ شکم کے اندر درد ذکی الحس بیمانہ ہو جائے مرض مہلک نہیں ہوا کرتا یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب رحم کی نالیاں ماؤف ہوتی ہیں اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے تو یہ پیپ جسم کے مختلف حصوں میں یہاں تک پھیپھڑوں میں پہنچ سکتی ہے۔ اور جب پردۂ صفاق میں ورم آتا ہے تو پردۂ صفاق کی ہمدردی میں جسم کی پانی کی جھلیاں، پھیپھڑے اور پھیپھڑے کی جھلی سب کے سب ماؤف ہو جاتی ہیں۔

اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عفونتی بخار کا کورس نظام جسم کے لیے کتنا مہلک اور کتنا زہر آلودہ ہے جب اس کا زہر خون میں تحلیل ہو جاتا ہے تو نظام جسم سب کا سب اس تحلیل شدہ زہر سے زہریلا بن جاتا ہے یہ ہے عفونتی بخار کی پہلی کر توت اس کے بعد کیا ہو سکتا ہے یہ ناظرین خود ہی اندازہ لگا لیں ڈاکٹر سٹیون لکھتے ہیں کہ بخار یا عفونتی بخار کی نمود سے پہلے یہ زہر آلودہ مادہ تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور اس زہریلے مادے کے پھیل چکنے کے بعد بخار کی نمائش ہوتی ہے کیونکہ یہ جسم کے ہر رگ و ریشہ میں بخار ایک تلاطم پیدا کر دیتا ہے بعض ڈاکٹروں نے اس حالت میں مریضاؤں کا خون لے کر جانچ کی تو معلوم ہوا کہ خون میں تپ محرقہ کا سا زہر موجود ہے۔ خون کے سُرخ

اجزاء بہت کم ہو جاتے ہیں جب کہ سفید اجزاء بہت بڑھ جاتے ہیں آلائش جسم کی خون میں موجود رہتی ہے اور اس کا انکاس نہیں ہوتا۔

جن مستورات کو عفونتی بخار ہو چکے ہوتے ہیں ان کے بچوں کو زہر باد کا تاثر بہت زیادہ ہوا کرتا ہے۔

اس بخار کی وجوہات بہت سی ہیں اور ہو سکتی ہیں سب سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ بعض عورتوں میں طبعی طور پر تکلیفات چھپی رہتی ہیں جو کہ وضع حمل کے دوران میں ظاہر ہوتی ہیں ان چھپی ہوئی طبعی خرابیوں کی وجہ سے حاملہ عورت کے اندر طبعی کمزوری موجود ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں ان کی قوتِ مدافعت اس قدر کمزور ہو چکی ہوتی ہے کہ وہ ہر مرض کو آسانی سے حاصل کر لیتی ہے ایسی ہی مستورات عموماً عفونتی بخار کا شکار ہوتی ہیں۔

اس کے علاوہ وضع حمل کے وقت دایہ کے ہاتھوں سے کپڑوں سے زہر چڑھ جاتا ہے یا جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ وبائی طور پر ایک زچہ سے دوسری زچہ میں بخار کی لاگ دایہ یا ڈاکٹر کے ذریعہ سے پہنچ جاتی ہے۔

نفاس کا رک جانا ایک بڑی وجہ سمجھی جاتی ہے۔ لیکن بعض وقت اس میں بھی غلطی ہو سکتی ہے کیونکہ نفاس میں اور بھی کئی وجوہات سے مثلاً سردی لگ جانے یا سیلان خون کی صورت میں یا پیٹ پر ٹھنڈی چیزیں لگانے سے کمی واقع ہو سکتی ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ نفاس کے رک جانے سے عفونتی بخار کی تولید ہو سکتی ہے۔

آنول کے کسی ٹکڑے کے رحم کی کسی دیوار میں چپکے رہنے سے ورم اور عفونت ہو سکتی ہے اور پیپ بھی پڑ سکتی ہے اس کے علاوہ جہاں وضع حمل زیادہ تکلیف دہ اور زیادہ دیر میں ہو وہاں بچے کے سر کا دباؤ رحم کے منہ پر پڑتے رہنے سے رحم کے منہ پر ورم ہو سکتا ہے اور اس ورم کی وجہ سے عفونتی بخار میں تحریک ہو سکتی ہے۔

علامات علامات کو تین حصص میں تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ ان کو اچھی طرح سے سمجھا جا سکے، ۱۔ ورمی۔ ۲۔ تعدی یعنی زہریلی یا فاسدانہ۔ ۳۔ تپ محرقہ کی سی، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہومیوپیتھک معالجہ کے لیے ہمیں اس تشخیص کی چنداں ضرورت نہیں ہے

علامات کا دیکھ لینا ہی اور ان کے بالمثل دوا کا تجویز کرنا ہی ہومیوپیتھک علاج کیلئے کافی سے زیادہ ہے
تاہم میں نے علامات کو ترتیب اس لیے دیا ہے تاکہ اس کی تشخیص میں غلطی نہ ہو۔

علامات یا تو مقامی ہوتی ہیں یا طبعی مگر مؤخر الذکر علامات حقیقی علامتیں ہوتی ہیں ان کی عام نوعیت بخار کی اصلی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔

ورمی کیفیت میں (Puerperal Metritis) رحم زیادہ ماؤف ہوتا ہے اور اس کی علامات شدید یا فاسد ہوتی ہیں ۔ اور بہت تیزی کے ساتھ رحم کی اندرونی جھلی اور اس کے ملحقات مع پردہ صفاق کے ریشوں کے گھیر لیتی ہیں ۔ یعنی ان مقامات میں بہت تیزی کے ساتھ ورم آجاتا ہے یہ تکلیف عموماً فاسد ثابت ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ قریب قریب خطرناک ہوتا ہے یہ تکلیف وضع حمل کے قبل یا قریب قریب فوراً بعد ظہور پذیر ہوتی ہے ۔ اور نہایت تیزی کیساتھ بڑھتی ہے لیکن عام طور پر وضع حمل کے دوسرے تیسرے چوتھے دن یا اس کے کچھ دن بعد تکلیف کا آغاز ہوتا ہے ۔ تکلیف شدید جاڑے یا معمولی سردی کے احساس سے شروع ہوتی ہے نبض بہت تیز بھری ہوئی اور نرم ہوتی ہے فی منٹ نبض کی ضربات ۱۲۰ سے ۱۴۰ یا اس سے زیادہ ہوتی ہیں بعض حالتوں میں نہ تو شکم میں اپھارہ اور ذکی الحسی ہوتی ہے اور بعض میں اپھارہ اور ذکی الحسی بہت زیادہ ہوتی ہے فم معدہ میں درد و ذکی الحسی قئی اور دستوں کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے یہ یاد رہے کہ پسینے کی زیادتی اس تکلیف کے ساتھ بہت پریشان کن ہوتی ہے ۔ بعض حالتوں میں پسینے کی یہ زیادتی بخار کے آخر تک ہوتی ہے پسینہ اور سانس میں پیپ کی طرح سے ایک میٹھی سی بو ہوتی ہے ۔ عفونتی بخار کا پسینہ، پیشاب کی مقدار اور نبض کی تیزی کم نہیں ہوتی ۔ پیاس نا قابل ضبط ہوتی ہے اور مریضہ پانی بہت مقدار میں پیتی ہے ۔ سیاہ چتے کلائیوں اور جسم کے دوسرے حصص پر موجود ہوتے ہیں شروع شروع میں نفاس پر کوئی اثر نہیں ہوتا مگر جلد ہی رک جاتا ہے زبان چوڑی، چپچپی اور بھوری ہوتی ہے اور اس پر بسکٹ کے رنگ کا میل ہوتا ہے چہرے پر پیلاہٹ یا سفیدی اور پسینہ ہوتا ہے جوں جوں مرض ترقی کرتا جاتا ہے تو تیسرے دن کے قریب دست بھی ہو سکتے ہیں مریضہ اعصابی طور پر کمزور اور پر از خوف ہوتی ہے نبض نرم چھوٹی ہوتی ہے اور تیزی بڑھتی جاتی ہے سانس تیز ہو جاتا ہے اور جب مؤخر الذکر علامت آنتوں میں اپھار کے ساتھ موجود ہوتی ہے تو سمجھنا چاہیے کہ مریضہ کی حالت نہایت

خطرناک ہے کیونکہ پھیپھڑوں میں ہوا پورے طور پر نہیں پہنچتی ۔ اور اسلیے نظام جسم کی آلائشیں صاف نہیں ہو سکتیں اور ان آلائشوں کی وجہ سے نظام کے اندر سمیر لو زہر کی زیادتی ہوتی ہی جاتی ہے۔

بہت سی حالتوں میں شکم میں ورم تناؤ اور درد ہوتا ہے اور پردہ صفاق میں ورم کی وجہ سے تمام شکم بھر میں ذکی الحسی ہوتی ہے اگر اس حالت میں بھی نفاس بند کے تو نفاس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے دودھ رک جاتا ہے اور بدترین حالات میں دودھ شروع سے پیدا ہی نہیں ہوتا جب رحم کے متعلقات مثلاً خصیۃ الرحم یا رحم کی نالیاں ماؤف ہوتی ہیں تو شکم کے اس خاص حصہ میں خصوصاً درد اور ذکی الحسی ہوتی ہے۔

باقی عفونتی بخار میں یعنی متعدی یا فاسد عفونتی بخار وضع حمل کے کچھ دنوں کے بعد شروع ہوتے ہیں ان کی رہنما علامتیں کس قدر شکم میں ورم، شکم میں ذکی الحسی، نبض میں تیزی ہوتی ہے جلد گرم ہوتی ہے لیکن دوسرے بخاروں کی طرح زیادہ گرم نہیں زبان پر سفیدی اور تری ہوتی ہے اور درد دورہ کا سا ہوتا ہے جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے شکم میں درد کم ہوتا ہے اور ورم بڑھتا جاتا ہے اور سانس چھوٹی ہو جاتی ہے آخر میں نبض تیز کانپنے والی ہو جاتی ہے اور جلد پر چپچپا پسینہ آتا ہے اس حالت میں بھی زبان تر رہتی ہے اور دماغ بالکل صاف رہتا ہے عموماً موت پانچویں دن واقع ہوتی ہے۔

بعض حالتوں میں اس بخار کی علامات بالکل تپ محرقہ کی علامات ہوتی ہیں یہ بخار لمبے اور شدید جاڑے کے ساتھ وضع حمل کے چند گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے تمام شکم میں شدید درد ہوتا ہے۔ شکم جلدی متورم ہو جاتا ہے نبض کمزور ہو جاتی ہے اور رفتار ۱۵۰ فی منٹ تک ہوتی ہے نبض چھوٹی تیز بے حد پریشانی، بے چینی، شدید پیشانی کے درد، چہرہ کھنچا ہوا پیلا اور چپچپے پسینے سے تر، سبز رطوبت کی مسلسل قے، دست متعفن اس میں مریضہ چند گھنٹے یا چند دنوں میں ختم ہو جاتی ہے ۔ اس بخار میں نفاس یا دودھ کی کوئی باقاعدگی نہیں ہوتی۔

عفونتی پردہ باریطون کے ورم (Puerperal Peritonitis) میں پردہ باریطون زیادہ تر ماؤف ہوتا ہے یہ تکلیف وضع حمل کے قبل شروع ہو سکتے ہیں لیکن عموماً وضع حمل کے بیس گھنٹے سے تین دن بعد تک شروع ہوتی ہے پہلی علامت شدید جاڑا ہوتا ہے یا اس کی بجائے شدید درد لیکن یہ یاد رہے کہ ان ہر دو علامات سے پہلے نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے اس کے بعد بخار پیاس چہرے پر تمتماہٹ اور تنفس میں تیزی اور اس کے بعد متلی اور قے ہو سکتی ہے جو شکم کے

عضلات کی تشنجی سکڑن سے ہوتی ہے متلی اور قے مریض کی تکلیفات کو بُری طرح سے بڑھا دیتے ہیں سر میں درد اور شکم میں ذکی الحسی کی زیادتی کپڑوں کا بوجھ برداشت نہیں ہوتا اور جسم کی ذرا سی حرکت شدید ترین تکلیف کا باعث ہوتی ہے جوں جوں یہ مرض ترقی کرتا جاتا ہے شکم میں درد اور ذکی الحسی اور زیادہ بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ نہ صرف مریضہ کپڑا ہی برداشت نہیں کر سکتی۔ بلکہ مریضہ گھٹنے کھڑے کرکے چت لیٹی رہتی ہے تاکہ شکم کو بھی سہارا دے اس کے بعد اگر مرض بڑھتا ہے تو شکم میں غضب کا تناؤ آجاتا ہے۔

نفاس پر کسی طرح سے اثر ہو سکتا ہے بعض حالتوں میں نفاس بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہتا ہے۔ بدبو یا متعفن ہو جاتا ہے یا مقدار میں کم ہو جاتا ہے یا قطعی رک جاتا ہے دودھ کی تراوش پر نمایاں اثر ہوتا ہے اگر بیماری کا آغاز دودھ اترنے سے قبل ہوتا ہے تو دودھ اترتا ہی نہیں اور اگر آغاز بعد میں ہوتا ہے تو دودھ رک جاتا ہے اور چھاتیاں کمزور اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں اور مریضہ اپنے بچے سے قطعی لاپرواہ ہو جاتی ہے نبض کی رفتار ایک سو بیس ۱۲۰ سے ایک سو ساٹھ کے درمیان ہوتی ہے اور جب مرض بڑھ جاتا ہے تو نبض تاگے کی سی باریک ہوتی ہے۔ حرارت بھی بڑھ رہی ہے اور آخر میں معلوم بھی نہیں ہو سکتی زبان درمیان میں سفید ہوتی ہے کناروں میں سرخ بعض اوقات خشک اور بھوری ہوتی ہے کناروں پر بندری مائل یا سفیدی میل معدے کی رطوبت کی، یا صفراوی، سبز بھوری یا سیاہ رطوبت کی قے ہو سکتی ہے اسی طرح سے سیاہ متعفن دست بھی ہو سکتے ہیں پیشاب عموماً گدلا اور گہرے رنگ کا اور بعض اوقات بہت مشکل سے ہونیوالا ہوتا ہے بخار بہت تیز نہیں ہوتا لیکن آخر میں جلد ٹھنڈی اور چپچپی ہو جاتی ہے جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے چہرہ کھنچتا جاتا ہے۔ اور بے حد پریشانی معلوم ہوتی ہے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، پتلیوں کا پھیلنا، آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں لیکن دماغی قوا پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ ہیں نہایت نمایاں علامات جو مختلف حالتوں میں اور مختلف شکلوں میں بھی دکھائی دیتی ہیں۔

رحم کے وریدوں کے ورم — UTERINE PHLEBITIS

رحم کی وریدوں کا ورم عفونتی رحم کی اندرونی جھلی کے ورم سے زیادہ مختلف نہیں ہوتا بعض حالتوں میں درد نہیں ہوتا صرف نبض کی رفتار ۱۱۰

۱۲۰ تک ہو جاتی ہے مرض کی یہ کیفیت بہت خطرناک سمجھی جاتی ہے کیونکہ اس میں زہر یا مادہ رحم کے اس مقام سے جہاں سے آنول چھوٹی ہے نظام جسم میں جذب ہونے لگتا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ حقیقت میں یہ تکلیف اس وقت سے شروع نہیں ہوتی بلکہ اس کا آغاز پہلے ہی شروع ہو چکا ہوتا ہے اور خون کی یہ کیفیت پہلے ہی آلودہ ہو چکی ہوتی ہے۔ عفونتی بخار کی یہ کیفیت مریضہ کو چند گھنٹوں کے اندر ختم کر سکتی ہے بعض اوقات رحم کی وریدوں میں ورم آنے سے پہلے ہی مریضہ ختم ہو چکی ہوتی ہے ان حالتوں میں مرض کی تشخیص قریب قریب ناممکن ہوتی ہے کیونکہ جسمانی تبدیلی کے قبل ہی خون میں تبدیلی آنے کی وجہ سے مرض اپنا کام کر چکا ہوتا ہے اس لیے زہر کے جذب ہونے سے حقیقتاً یہ بیماری ہوتی ہے یا نہیں اس میں شک ہے۔

بیماری کے اس حد تک پہنچنے کے قبل بیماری کی تشخیص کے لیے قدرت کی طرف سے مندرجہ ذیل علامتیں مریضہ میں پیدا ہو جاتی ہیں پردہ بار بطون کے خالص ورم میں دماغ بالکل صاف ہوتا ہے کیونکہ خون میں مادے یا پیپ کے اجزا دورہ ہونے کی وجہ سے نظام عصبی میں ابتری واقع نہیں ہوتی۔ اس لیے مریضہ بغیر کسی ہسٹریکل دوروں یا پاگل پن کے (جو خون کے زہر آلودہ ہونے سے وقوع میں آتے ہیں) شفایاب ہوتی یا مر جاتی ہے لیکن رحم کے اس قسم کے ورم میں (جس کا ذکر اس پیراگراف میں ہو رہا ہے) چونکہ مریضہ کے جسم میں اور نظام میں پیپ یا مواد کی آلائش موجود ہوتی ہے اس لیے بخار ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں بھی مریضہ کو ہسٹریکل دورے یا کسی قدر دماغی ابتری موجود رہتی ہے تمام ایسے افراد وہ چاہے عورت ہوں یا مرد جن کے نظام جسم میں سمیت یعنی زہریلی کیفیت (Pyaemia) پیدا ہو جاتی ہے اور اس زہریلی کیفیت سے وریدوں میں ورم آجاتا ہے ہسٹریا کے سے دورے ہوتے ہیں یا ان کی کیفیت ہسٹریکل ہوتی ہے۔

لیکن جب بیماری بڑھ جاتی ہے اور مریضہ بھی زندہ رہتی ہے تو جسم کے مختلف حصوں میں خصوصاً بڑے جوڑوں میں یا ان کے قریب زہر باد نکل آتا ہے وہ زہر باد پک جاتا ہے یا اس کے گرد فاسد زخم ہو جاتے ہیں۔

تشخیص گزشتہ اوراق اور تشریح سے ناظرین پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہوگا کہ عفونتی بخار کی ابتداء کورس اور انتہا کیا ہے اس کا دوبارہ ذکر کرنا میرے خیال میں کتاب کا

جسم بڑھتا ہے۔ صرف مجھے ایک بات ہی بتاتی ہے کہ جب تک زچہ کی نبض رفتار ۱۰۰ فی منٹ رہتی ہے اس وقت تک زچہ اس بخار سے مبرا ہے اور جہاں نبض کی رفتار ایک سو بار فی منٹ سے بڑھی اس وقت سمجھ لینا چاہیے کہ مریضہ خطرے میں ہے اس کے علاوہ سردی، جاڑا، لرزہ وغیرہ، ابتدائی نمودیں بھی خطرہ کو معلوم کرنے کے لیے کافی ہیں پردہ باریطون کے ورم کی صورت میں درد وضع حمل کے تین دن کے بعد شروع ہوتا ہے شکم میں حد سے زیادہ ذکی الحسی اور ابھار ہوتا۔ جبکہ وضع حمل کے بعد دردیں تین دن تک قریب قریب ختم ہو جاتی ہیں اور ان حدود کے دوران اگر شکم پر ہاتھ رکھا جائے تو بہ درد کے ساتھ رحم سکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے نبض کی تیزی اور اس کا یکایک بڑھ جانا سب سے بڑی تشخیص ہے۔

معالجہ

عفونتی بخار کتنے سخت اور خطرناک ہیں یہ ناظرین اوپر کے بیان سے معلوم کر چکے ہیں اسلیے اسکا علاج نہایت احتیاط کیساتھ کرنا چاہیے اور دوا کے انتخاب میں جلد بازی سے کام نہ لینا چاہیے رحم کی اندرونی جھلی کے ورم Metritis میں مذکورہ ادویہ استعمال کریں

کاذب پردہ باریطون کا ورم — Spurous Peritonitis

بعض مصنفین نے وضع حمل کے بعد پردہ باریطون کے کاذب ورم کا بیان دیا ہے یہ تکلیف زیادہ تر ان مستورات میں ہوتی ہے جو بالکل نازک اندام ہوں یا اعصابی اور ہسٹریکل ہوں ایسی مستورات رحم کے مقام میں اس کے گرد تکلیف بتاتی ہیں اور قطعی طور پر معالج کو چھونے نہیں دیتیں۔ درحقیقت یہ درد رحم کی دیواروں میں یا آنتوں کے عضلاتی ریشوں میں، شکم کی دیواروں میں ہوتا ہے اس کے ساتھ اول تو بخار ہوتا ہی نہیں اور اگر ہوتا ہے تو بہت کم، مرض کی رفتار بھی عفونتی علامات ظاہر نہیں کرتی۔

اس کی تشخیص کا بہترین علاج یہ ہے کہ معالج مریضہ کو دل خوش کن باتوں میں لگا دے اور نہایت آہستہ سے اس کے شکم پر ہاتھ رکھے، ادھر شکم کو آہستہ آہستہ زور سے دبایا جائے۔ تو دبانے سے یا ہاتھ کے بوجھ سے مریضہ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک گونہ مریضہ آرام محسوس کرتی ہے حالانکہ پردہ باریطون کے حقیقی ورم میں مریضہ باریک سے باریک کپڑے کا بوجھ شکم پر برداشت نہیں کر سکتی، دبانا تو کجا رہا۔

اس تکلیف کے لیے جو اپنی نوعیت میں عجیب و غریب ہے مفصلہ ذیل ادویہ کام آتی ہیں۔
ایپس ملفیکا، اکونائٹ، بیلاڈونا، کیموملا، کافیا، سمی سی فوگا، کالوسنتھ، کیوپرم میٹیلکم، جلسی میم، ہیوسمس، اگنیشیا، ایپیکاک، کالی کارب، لیکیسس، نکس وامیکا، اوپیم، فاسفورس، پلسٹیلا، اسپائی جیلیا، ویریٹرم ویرائڈ اور زنکم۔

اس کے علاوہ ان دواؤں کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن کا ذکر میں نے رحم کی اندرونی جھلی میں ورم، میں کیا ہے۔

باب ششم

پرسوت کا پاگل پن، عفونتی دیوانگی

PUERPERAL MANIA

اس میں کوئی شک نہیں کہ عفونتی دیوانگی کوئی خطرناک مرض نہیں ہے لیکن تاہم یہ بہت پریشان کن اور تکلیف دہ ہے یہ حمل کے دوران میں یکایک بغیر کسی وجہ کے ہو سکتی ہے وضع حمل کے دوران میں یا وضع حمل کے بعد یا دودھ پلانے کے زمانہ میں بھی ہوتی دیکھی گئی ہے ڈاکٹر ہمپس لکھتے ہیں کہ دنیا بھر کے پاگل خانوں کی آبادی کا $\frac{1}{2}$ حصہ عفونتی دیوانگی کی وجہ سے ہے۔

عفونتی دیوانگی کی وجوہات ابھی تک یقینی طور پر ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ کئی مصنفین کا خیال ہے کہ دماغ اور دماغ کے پردوں میں ورم کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ اور بعض بتاتے ہیں کہ نظام عصبی کی تھکاوٹ اور کمزوری کا نتیجہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دیوانگی کی وجوہات حقیقتاً مریضہ کی طبیعت میں پہلے سے موجود ہوتی ہیں جنکو نہ تو ہم سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہی ان کو بیان کر سکتے ہیں لیکن ان کی تحریک بحالت کمزوری ہوا کرتی ہے وہ مستورات اس دیوانگی میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں جن میں خاندانی دیوانگی کا اثر موجود ہوتا ہے یا جن کو بار بار حمل ہوتے ہیں اور جن میں خون کی کمی ہوتی ہے ہسٹیریا، خواہش نفسانی کی زیادتی، عفونتی تشنج، عفونتی بخار بھی اس کی وجہ ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ وضع حمل میں زیادہ وقت کا خرچ ہونا، وضع حمل کا وقت سے ہونا، وضع حمل کا بذریعہ آلات ہونا

سیلانِ خون کی حد سے زیادتی وغیرہ۔ اس کے علاوہ خطر، خوف، خوشی، غمی پریشانی بھی۔

عفونتی دیوانگی دو قسم کی ہو سکتی ہے ۱۔ حادہ دیوانگی۔ ۲۔ مالیخولیا۔ مقدم الذکر میں تیز بخار شدید ہذیان، دماغ کی بے چینی اور حادہ ورم کی سب علامتیں موجود ہوتی ہیں یہ دیوانگی وضع حمل کے فوراً بعد یا دودھ کے شروع پر ہوتی ہے مؤخر الذکر یعنی مالیخولیا کچھ وقت دودھ پلانے کے بعد شروع ہوتا ہے جو غالباً دودھ پلانے کی کمزوری سے ہوتا ہے۔

دیوانگی کی علامات

وضع حمل کے بعد اس دیوانگی کی پہلی علامات بے خوابی چہرے پر تمتماہٹ سر میں سکیڑنے والے درد آنکھوں میں بیماری کا اظہار چہرے پر دہشت اس کے بعد دودھ بہت کم مقدار میں شروع ہوتا ہے اور جب دماغ میں شدت کی خرابی آجاتی ہے تو دودھ کی تراوش بالکل رک جاتی ہے مندرجہ بالا علامات ہر ایک مریضہ میں مسلسل نہیں ہوتیں۔ مریضہ یکایک اچھل کود سکتی ہے بے خوابی، بدمزاجی، سر میں درد، بے چینی، وحشت حافظہ اور ہوش جاتے رہنا، یہ بھی علامتیں جو عموماً ابتدائی مرحلوں میں دکھائی دیتی ہیں۔ بعض وقت مریضہ مکمل طور پر چپ چاپ پڑی رہتی ہے اور اس کے بعد یکایک غصے کے دورے میں اٹھ بیٹھتی ہے یا بعض وقت اپنے گردو نواح اشیاء اور آدمیوں کو تباہ یا قتل کرنے کی دھمکی دیتی ہے چہرہ سفید ہوتا ہے اور نبض چھوٹی لیکن عموماً تیز، حرارت غریزی کم اسی لیے درجہ حرارت نارمل سے بھی کم جسم پر چپچپاہٹ، خیالی چیزوں پر نظر دوڑاتی یا خیالی تصورات کو دیکھتی ہے بجائے سوالوں کا جواب دینے کے مریضہ انہی سوالوں کو دہراتی ہے۔ یا بے سر و پا باتیں کرتی ہے اور الفاظ کو نہایت تیزی سے بولتی ہے بستر کے کپڑے نوچنا ہر ایک کو پکڑنے کی کوشش کرنا گالی گلوچ دینا یا قسمیں کھانا بستر میں لیٹنے سے احتراز کرنا اور نکل بھاگنے کی کوشش کرنا بعض اوقات ایسی عجیب و غریب حرکات کرتی ہے کہ معالجین کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے۔

انگشت زنی بھی اس حالت میں دیکھی گئی ہے کیونکہ ان کے آلات تناسل میں اس قدر تحریک ہوتی ہے کہ وہ انگشت زنی پر اتر آتی ہے۔ بعض وقت خیال کرتی ہے کہ اس کا شوہر مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہے اس کا بچہ مر گیا ہے یا گم ہو گیا ہے اور اگر اس کے شوہر یا بچہ کو اس کے پاس لایا جائے تو اسے اپنا بتانے سے انکار کرتی ہے بعض اوقات اس کے دل میں شوہر کی بے وفائی کا

خیال جم جاتا ہے اعتبار کی جگہ شک اور نفرت لے لیتا ہے بعض وقت اپنے متعلق پریشانی اور خطرے ظاہر کیا کرتی ہے۔ وہ خیال کرتی ہے کہ وہ مر جائے گی یا اسے زہر دے دیا جائے گا یا وہ موت کے منہ میں جا رہی ہے یا اس کا خون پانی ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ خودکشی کی علامات بھی اکثر پائی جاتی ہیں، کھڑکی سے کودنا، فرش پر اپنے آپ کو گرانا، کسی ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کی کوشش بھی دیکھی گئی ہے کھانے سے انکار کرنا تو اکثر ہوتا ہی ہے۔ مریضہ کی زبان پر اکثر میل ہوتا ہے قبض ہوتا ہے پیشاب کی تراوش کم ہو جاتی ہے اور نفاس رک جاتا ہے۔

مالیخولیا کی علامات

مالیخولیا دیوانگی سے بالکل مختلف ہے اس میں عموماً کمزوری ناطاقتی اور کمی خون ہوتی ہے جس کی وجہ سے نظام پر ناجائز دودھ پلانے کا بوجھ، یا وضع حمل کے وقت سیلان خون کی زیادتی ہے۔ چہرہ پیلا ہوتا ہے۔ اور چہرے پر ہوائیاں اڑتی ہیں مریضہ چپ چاپ بیٹھی رہتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بلانے پر بولتی ہے اور سوالوں کا جواب بھی ٹھیک دیتی ہے مگر وہ خود نہ تو بولنا چاہتی ہے اور نہ بات چیت کرنا، نبض عموماً درست ہوتی ہے درجہ حرارت کسی قدر نارمل سے کم ہوتا ہے زبان پر میل قبض اور معدے میں ابتری ہوتی ہے عموماً مذہبی دیوانگی یا مذہبی مالیخولیا ہوتا ہے۔ جس میں مریضہ بیٹھ کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافی کی التجا کرتی ہے یا اپنی مکتی کے لیے دعائیں مانگتی، اکساہٹ قطعی طور پر نہیں ہوتی بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ مریضہ کا دماغ یقینی طور پر کمزور ہو چکا ہوتا ہے جس میں کسی قسم کی اکساہٹ کی جگہ ہی نہیں ہوتی۔ مریضہ کے ساتھ بات چیت کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مریضہ مکمل ہوش و حواس میں نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بعض وقت بہکی بہکی باتیں کرتی ہے یا ایک ہی خیال پر اس کا دماغ مجتمع رہتا ہے۔

اس قسم کی دیوانگی عموماً مقدم الذکر دیوانگی یعنی عفونتی دیوانگی کی بہ نسبت زیادہ پیچیدہ ہوتی ہے اور اس کا علاج بھی زیادہ طلب ہوتا ہے۔

عفونتی دیوانگی کا علاج بڑی ہوشیاری سے کرنا چاہیے تمام قسم کی تحریک پیدا کرنے والی چیزیں اور باتیں رفع کر دینی چاہییں غذائیں اس قسم کی دینی چاہییں جو زود ہضم تو ہوں لیکن معدے پر بوجھ نہ ڈال سکیں۔ ایسی مریضاؤں کو کبھی اکیلے نہ چھوڑنا چاہیے۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ وہ کونسی

بے جا حرکت کر بیٹھیں۔

مندرجہ ذیل ادویہ اس جنونی دیوانگی کے لیے مفید ہوں گی۔ لیکن میں نے بڑی بڑی دوائیں دی ہیں باقی دواؤں کو ناظرین کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ میٹریا میڈیکا سے حسبِ ضرورت ڈھونڈ نکالیں۔ ان دواؤں کے ساتھ خواہشِ نفسانی کی زیادتی، بستریا اور رحم کی اندرونی جھلی میں ورم کی ادویہ ملاحظہ فرمائیں۔

اکونائٹ :۔ جب ڈر اور خوف بہت نمایاں ہو موت کا، اجنبیوں کا خوف، اٹھ کر بیٹھنے کا خوف، یہ دوا اس وقت کام آتی ہے جب خوف اور ڈر سے تکلیف پیدا ہوئی ہو۔

اورم :۔ خودکشی کے مسلسل خیالات مریضہ اپنے آپ کو نہایت بدقسمت سمجھے عقل و فہم اور حافظہ میں کمزوری بے حد بے خوابی دن اور رات نیند نہ آئے۔

بیلاڈونا :۔ بھاگ جانے کی، یا اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش، غصہ اور تندی کے دورے، راتیں بے خوابی میں کٹیں، جن بھوتوں کا ڈر، بعض وقت مریضہ چاہے کہ دوسرے آدمی اسے قتل کر دیں تاکہ اس کی تکلیف کا خاتمہ ہو جائے کراہنا۔

ہیوسمس :۔ بے حد غصہ کی نمود اور بے حد پریشانی، اپنے رشتہ داروں کو نہ جانے، زہر دیے جانے کا خدشہ، سمجھے کہ مجھے زہر دیا جا رہا ہے، عقل و حواس مکمل طور پر جواب دے دیں ننگا ہونے کی خواہش، مسلسل بستر کی چادریں اور کپڑے اتار پھینکے، عصمت کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو۔

کالی کارب :۔ بے حد غمگین بہت روئے اور ڈرے کہ وہ مر رہی ہے بے حد اداسی یہ نہ سمجھ سکے کہ کس طرح بات شروع کی جائے، جس کو وہ کہنا چاہتی ہے کئی دفعہ کوشش کرے اور آخر کار رک جائے اور کچھ نہ کہے، اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکے شکم میں ریاح کا اپھار۔ پیاس بے چینی اور کروٹیں بدلنا۔

پٹرولیم :۔ عجیب و غریب بات خیال کرے کہ کوئی دوسرا بچہ اس کی بغل میں سویا ہے یا ٹانگیں اور بازو اس کے اپنے نہیں پیٹھ سے تیز گولی لگنے کے سے درد گری میں جائیں۔

پلاٹینا :۔ آلاتِ تناسل میں اوپر کی طرف شہوانی سرسراہٹ بے حد مغرور اپنے تیمارداروں کو حقیر سمجھے، شرمگاہ سے سیاہ کول تار جیسی رطوبت، ڈراؤنے خیالات۔

پلساٹیلا :۔ غم گینی، رونے کی رغبت، مریضہ بذاتِ خود بہت متحمل اور منکسر المزاج ہو بہت جلد روئے، جب آنکھیں بند کرے تو عجیب و غریب تصویریں دکھائی دیں، عجیب و غریب راگ اور گانے کی آوازیں کانوں میں آئیں، پہلی رات بے خوابی۔

سٹرامونیم :۔ خواہشِ نفسانی کی زیادتی، عجیب و غریب خیالات کے ساتھ، غیر ملکی زبان بولے یا ایسی زبان میں بات چیت کرے جو سمجھ میں نہ آئے روشنی اور صحبت کی خواہش، اندھیرے اور تنہائی میں تکلیف بڑھ جائے چند باتوں کی ہر وقت دعا مانگے اور استدعائیں کرے چہرہ عموماً سرخ اور پھولا ہوا عجیب و غریب حرکات کرے۔

سلفر :۔ مذہبی مضامین پر ہر وقت بات چیت کرے یا ان کو سوچے، لیکن اپنی نجات سے مایوس ہو نام اور الفاظ بھول جائے جن کو وہ کہنا چاہتی ہو گرمی کی تمتماہٹ، بہت کم نیند آئے یا نیند ذرا سی آواز سے کھل جائے۔

ویریٹرم البم :۔ مذہبی مالیخولیا، یا خواہشِ نفسانی کی زیادتی اس خواہش کے ساتھ جو بھی ملے اسے چھاتی سے لگائے یہاں تک کہ غیر جاندار یا غیر جنس چیزوں کو بھی چھاتی سے لگانے کی کوشش کرے بہت ٹھنڈے پانی کی پیاس، بہت بہت ٹھنڈی چیزوں کی مسلسل خواہش۔

زنکم :۔ ایک خاص قسم کا مالیخولیا یا غم گینی، چوروں، بھوتوں اور دوسری ڈراؤنی چیزوں کے خوف کے ساتھ پاؤں پیچھے رکھنا، اس کے پیچھے تاکتی ہوں یعنی پاؤں ہر وقت ہلاتی ہے یا پاؤں مسلسل حرکت میں رہیں۔

اس کے علاوہ خواہشِ نفسانی کی زیادتی، بستریا اور رحم کی اندرونی جھلی میں "ورم" کی ادویہ ملاحظہ ہوں۔

باب ہفتم

ٹانگ کی ورید کا ورم

PHLEGMASIA

وضع حمل کے بعد زچگی کی حالت میں ٹانگ کی ورید میں خصوصاً ران کی ورید میں ورم آجاتا ہے۔

جلد بہ نسبت معمول کے ذرا زیادہ سفید اور چمکدار ہوتی ہے اور چھونے سے حد درجہ کی ذکی الحس ہوتی ہے یہ ورم استسقائی نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں دبانے سے کسی قسم کا گڑھا پڑتا ہے اس کا آغاز کسی قدر جاڑے اور کسی قدر بخار سے ہوا کرتا ہے اس کے بعد شکم کے نچلے حصہ میں درد ہوتا ہے جو چڈوں اور کمر تک جاتا ہے۔ اور وہاں سے ران اور پنڈلی میں یعنی عموماً پنڈلی سے اوپر کی طرف جاتا ہے تمام کی تمام ٹانگ بے حد متورم ہوتی ہے۔ گرم ہوتی ہے اور درد کرتی ہے لیکن سرخ نہیں ہوتی نفاس اور دودھ کی تراوش رک سکتی ہے یا نہیں بھی رکتی۔ بخار عموماً بڑھ جاتا ہے۔ ٹانگ کی ورید کے ساتھ ذکی الحس دبانے پر یا بوجھ سے بہت زیادہ نمایاں ہوتی ہے ماؤف ٹانگ کی وریدیں اور لمف کے غدود سخت رسی کی مانند ہو جاتے ہیں یا ایک محض مدھم سرخ لکیر ہی معلوم ہوتی ہے۔

اس تکلیف کے شروع ہونے کے قبل یا کسی قسم کے ورم کے نمودار ہونے سے قبل عورت بہت چڑچڑی ہوتی ہے اس میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے پست ہمتی ہوتی ہے۔ رحم میں عارضی درد کی تکلیف ہوتی ہے کچھ وقت کے بعد پنڈلی میں شدید درد ہوتا ہے۔ جو ایڑی کے اندر تک جاتا ہے اور اس کے بعد گھٹنے سے ہوتا ہوا ران میں اور کمر تک پہنچتا ہے اور بعض وقت شکم کے نچلے حصہ میں پھوڑے کا سا ہوتا ہے۔ بعض وقت یہ ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا علامات کے نمودار نہ ہونے پر ٹانگ میں درد شروع ہو جائے۔ جس کی وجہ سے ٹانگ متورم ہو جاتی ہے اور اکڑ جاتی ہے۔ اور چھونے سے زیادہ درد کرتی ہے۔

یہ مرض بڑی تیزی سے بڑھتا ہے۔ یعنی تھوڑے ہی وقت میں ورم حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ۴۸ گھنٹے یا اس سے کم عرصہ میں ٹانگ کی موٹائی دو گنے کے قریب ہو جاتی ہے اور جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے پیر زیادہ اور زیادہ ذکی الحس ہوتا جاتا ہے۔ اس لیے بعض وقت پیشاب اور پاخانہ کے خارج ہونے میں دقت واقع ہوتی ہے گلٹیوں کے غدود بعض وقت ماؤف ہو جاتے ہیں اور پک جاتے ہیں اور بعض وقت دنبل نمودار ہو آتے ہیں۔

یہ حالت زیادہ یا کم دیر تک رہتی ہے بعض اوقات یہ علامات دو تین دن میں کم ہو جاتی ہیں مگر درد کے کم ہونے پر بھی ورم کم نہیں ہوتی۔ اور ورم ظاہرا بنا رہتا ہے۔ بعض وقت یہ حالت ایک یا زیادہ ہفتوں تک قائم رہتی ہے لیکن تکلیفات کے رفع ہو جانے پر بھی کچھ مدت کیلیے اعضاء سخت اور نقاہت

رہتے ہیں اور بعض اوقات مہینوں اور سالوں تک اپنی اصلی حالت میں نہیں آتے۔

بعض مصنفین کا خیال ہے کہ یہ ایک ورمی بیماری ہے۔ جو نہ صرف اس عضو کو ہی ماؤف کرتی ہے بلکہ تمام نظام کو ہی کم و بیش مبتلا کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر فاکس لکھتے ہیں کہ وضع حمل کے وقت غدود جاذبہ پر بوجھ پڑنے کی وجہ سے خون کی نالیوں میں بوجھ اور رکاوٹ پڑنے کی وجہ سے ان نالیوں میں سدے بن جاتے ہیں جن کی وجہ سے یہ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

معالجہ

اس ورمی کیفیت میں غذا کا خاص خیال رکھنا چاہیے، غذا ہلکی مگر طاقت ور دینی چاہیے مفصلہ ذیل دوائیں اس تکلیف کے لیے مفید ہیں۔

ایپس ملفیکا:- بخار مسلسل بے چینی اور بے آرام کے کروٹیں بدلنے کیساتھ، پیاس ندارد پیشاب مقدار میں کم، ورم سفیدی مائل شفاف سا، درد ڈنک لگنے کا سا یا تیز ٹھونسنے کا سا۔

آرنیکا:- اگر تکلیف دقت طلب یا تکلیف دہ وضع حمل کے بعد ہوئی ہو۔ اور اگر مریضہ کی تمام جسم میں پھوڑے کا سا درد ہو۔

آرسنک:- بے حد بے چینی ہر حرکت تھکاوٹ پیدا کرے پیاس ندارد، مریضہ ٹھنڈا محسوس کرے اور گرم کپڑے میں لپٹی رہنا چاہے، جلندار درد، ورم پھیلا سا، اور استسقائی۔

بیلاڈونا:- چاقو کے سے کاٹنے والے درد، رانوں میں شکم کے نچلے حصہ میں اور آلات تناسل میں بھاری پن کا احساس بستر کے ذرا سے ہلنے کو برداشت نہ کر سکے، بخار جلندار پیاس کے ساتھ مریضہ کو چھوا نہ جا سکے۔ ہیجانی کیفیتیں بھی ہیں، آنکھوں میں سرخی اور روشنی یا شور و غل برداشت نہ کر سکے۔

برائی اونیا:- چوتڑ سے پاؤں تک کھینچنے والے یا بھالے لگنے کے سے درد، ذرا سی حرکت سے یا چھونے سے تکلیف بڑھ جائے پسینہ کی زیادتی مگر پسینہ آرام سے نہ ہو، شکم میں اور ٹانگوں کے نیچے کھنچاوٹ ایسا معلوم ہو کہ حیض ہوں گے۔ ٹانگوں میں پھیلا۔ ہلکے رنگ کا ورم، ہونٹوں اور منہ میں خشکی ٹھنڈے پانی کی بڑی مقدار پینے کی خواہش کیساتھ شام کے وقت اور رات کے پہلے حصہ میں تکلیف بڑھے۔

کالی کارب:- پاؤں اور ٹانگوں میں سوجن، مروڑیاں چبھنے اور گولی لگنے والے درد کیساتھ

شکم میں گولی لگنے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے درد، شکم یا رحم سے ابھرا ہوا پیٹھ میں پریشانی کن درد جو جوڑ تک جائے، بے چینی، کروٹیں بدلنا اور پیاس۔

کلکیریا کارب:۔ پاؤں اور ٹانگوں میں سفیدی مائل سوجن ٹھنڈے پن کے احساس کیساتھ ایسا معلوم ہو جیسے ٹھنڈے کپڑے سے مریضہ ڈھکی رہی ہے۔ دودھ رک جائے تمام جسم میں سردی کے احساس کے ساتھ، دموی مزاج کی مستورات جن کو حیض ہمیشہ قبل از وقت اور مقدار میں زیادہ آتے رہے ہوں۔

ہمکس والمیکا:۔ ٹانگ میں ورم سرخ سیاہی مائل درد کرنے والے جوڑوں کیساتھ، ٹانگ میں ناطاقتی اور چوٹ کا احساس، شکم کے نچلے حصہ میں چوٹ کا سا اور پھوڑے کے سے درد کا احساس بار بار پیشاب اور پاخانہ کی حاجت کے ساتھ بھوک نہ لگنا اور زیادتی صبح ۳ بجے کے بعد، بیدلیپٹ ہو جائیگی۔

پلساٹیلا:۔ پاؤں اور اعضاء میں پیلا ورم، دودھ رک جائے گرم مکان تمام تکلیفات کو بڑھا دے، کھلی ہوا کی خواہش، پیاس نہ لگنا، منہ میں سخت متعفن اور چپچپا ذائقہ خصوصاً سونے کے بعد۔

لائیکوپوڈیم:۔ پاؤں اور اعضاء میں سوجن ران اور پنڈلی کی ورید بہت متورم، اور درد کے شکم میں گڑگڑاہٹ اور ریاحوں کا پھرنا، پیشاب میں سرخ ریت، پیشاب کے قبل کمر میں درد، رات کے وقت بے چینی اور کروٹیں بدلنا۔

رسٹاکس:۔ مرض کے آغاز پر عضو میں ناطاقتی کا احساس ٹانگ اوپر نہ کھینچ سکے۔ تمام ورید کیساتھ ساتھ ایک لمبی سرخ لکیر، بے حد بے چینی، سر بار کروٹیں بدلا کرے آدھی رات کے بعد تکلیف بڑھے پانی سے یا ماؤف حصہ کے بھیگ جانے سے تکلیف بڑھ جائے۔

سلفر:۔ گرمی کی بار بار تمتماہٹ، کمزوری کے دورے، نیند کم جس سے مریضہ کو فوراً جگایا جاسکے چھوٹے چھوٹے سرخ دانے۔

نیز اس کے متعلقہ باقی ادویہ کی علامات دیکھو، رحم کی اندرونی جھلی کے ورم کے بیان میں

باب ہشتم

دودھ پلانے کے زمانے کی خرابیاں

DISORDERS OF LACTATION

دوران حمل کی تکلیفات کا اثر والدہ کے دودھ پر صرف یہ ہوتا ہے کہ دودھ میں نشوونما کی کمی ہو جاتی ہے۔ اس لیے بچہ پوری طرح نشوونما نہ ملنے سے تکلیف اٹھاتا ہے کیونکہ بچے کو اس دودھ میں پوری غذائیت نہیں ملتی نتیجہ کمزوری ہوتا ہے۔

سر پستانوں (گھنڈیوں) کا پک جانا یا انمیں درد (SORE NIPPLES)

دودھ پلانے کے لیے ہمیشہ والدہ کو تیار رہنا چاہیے اور اس بات کی احتیاط کرنی چاہیے کہ دوران حمل پستانوں کی گھنڈیاں نہ تو درد کریں نہ پھٹیں۔ اور نہ پکیں۔ ان حالات کے لیے عموماً دوائیں گریفائٹس لائیکوپوڈیم پیٹرولیم، پلساٹیلا، سلیشیا، سیپیا یا سلفر ہوتی ہیں۔ دوران حمل میں ان دواؤں کے استعمال سے دودھ پلانے کے وقت کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور اگر دودھ پلانے کے زمانہ میں تکلیف ہو یعنی پستان درد کریں پک جائیں تو مفصلہ ذیل دواؤں میں سے کوئی دوا باثمل ہو گی۔

آگریکس:۔ اگر مریضہ کی گھنڈیاں پھٹ جاتی ہوں یا ان میں ہوائیاں آجاتی ہوں جلن خارش ہوتی ہو۔ اور سرخی ہوتی ہو یا اگر گھنڈیوں میں بے حد سرخی اور جلن و خارش ہو۔

آرنیکا:۔ جب پہلی دفعہ بچہ کو دودھ پلانے سے گھنڈیوں میں پھوڑے کا سا یا چوٹ کا سا درد ہو۔ یہ دوا عموماً اس وقت کام آتی ہے جب پہلی دفعہ بچے کے چھاتیوں سے لگانے سے درد پیدا ہو جائے۔

کلکیریا کارب:۔ گھنڈی پر زخم ہو جائے جس میں سے مواد نکلے یہ دوا عموماً کلکیریا کی طبعی مریضاؤں کے لیے مفید ہے۔

کیمو ملا :- گھنڈیوں میں ورم اور درد، مریضہ بچے کو دودھ پلانے کے وقت کا درد برداشت نہیں کر سکتی اور چڑچڑاپن اور بے صبری۔

کیسٹرا کوئی :- ان حالتوں میں جبکہ ابتداء میں اس تکلیف کی پرواہ نہ کی گئی ہو اور جب ان گھنڈیوں میں زخم ہو چکے ہوں گھنڈیاں اس طرح کٹ جائیں جیسے سے کے چھوٹے ٹکڑے۔

کروٹن ٹگ :- ہر بار جب بچہ دودھ کھینچتا ہے تو درد اسی طرف کندھے میں جاتا ہے جو تیز سوزش پیدا کرنے والا ہے۔ گھنڈیوں کو ہاتھ لگانے سے بہت درد ہو لیکن سب سے زیادہ تکلیف اس درد کی ہو جو کندھوں کو جائے۔

گریفائٹس :- گاڑھی شہد کی سی رطوبت کھرنڈ کی طرح سے جم جائے اور دودھ پلانے سے اتر جائے اور دودھ پلا چکنے کے بعد پھر وہی کھرنڈ بن جائے اور پھر دودھ پلاتے وقت اتر جائے وغیرہ وغیرہ۔

لائیکوپوڈیم :- گھنڈیوں سے بہت خون بہے اور بہت درد کریں چنانچہ گھنڈیوں کے راستے بچہ اس قدر خون پی جائے کہ جب قے کرے تو خون کی ہو۔ لائیکوپوڈیم ایسی حالتوں میں فوراً زخموں کو درست کر دیتا ہے۔ اور پھر خون گھنڈیوں سے نہیں نکلتا۔

مرکیوریس :- گھنڈی پھوڑے کا سا درد کرے اور کچی معلوم ہو مسوڑھوں میں ذکی الحسی اور دانتوں میں درد، حلق کے غدود بڑھ جائیں یا مرکری کی دیگر علامات پیدا ہو جائیں۔

فاسفورس :- گھنڈیاں گرم ہوں اور درد کریں معدے میں خالی پن کا احساس اور کمزوری کمر کے نیچے گردوں کے مقام میں حرارت۔

فائٹولاکا :- گھنڈیاں پھٹ جائیں اور حد سے زیادہ درد کریں جب بچہ دودھ پیے تو جس وقت والدہ پر تشنجی کیفیت پیدا ہو جائے یا درد بازوؤں اور ٹانگوں اور تمام جسم میں جائے۔

پلساٹیلا :- متحمل مزاج، منکسر المزاج عورتوں کے لیے جو ہر وقت آنسو ڈبڈبائے رہیں یا جو بچہ خود دودھ پلاتے وقت درد میں، دودھ پلانے سے درد سینہ میں، گردن میں اور پیٹھ کے نیچے کمر میں جائے۔ اور اکثر اپنی کیفیت تبدیل کیا کرے۔

سیپیا :- گھنڈیوں کی جڑیں شگاف یا گھنڈیوں کی جڑیں پھٹ جائیں گہرے شگاف پھوڑے کا سا درد۔

سلیسیا :- گھنڈیوں میں بہت جلد زخم پڑ جائیں اور ان میں بہت درد اور ذکی الحسی ہو دودھ پلاتے وقت درد جو پیٹھ کی طرف جائے۔

سلفر :- دودھ پلا چکنے کے بعد گھنڈیوں میں جلن اور درد، گھنڈیاں جڑ میں پھٹ جائیں اور ان میں سے خون نکلے۔

فیلنڈرنیم :- دودھ پلاتے وقت درد دودھ کی نالیوں میں جائے۔

یہ والدہ کا قدرتی اور اخلاقی فرض ہے کہ اپنے بچے کو اپنا دودھ پلائے، وضع حمل کے بعد ہر دفعہ دودھ پلانے سے رحم میں سکڑن پیدا ہوتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ رحم اپنی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ والدہ کی اپنی صحت بچہ کو دودھ پلانے سے زیادہ بہتر ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ والدائیں جو صحت کے خراب ہونے کی وجہ سے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتیں یا دودھ پلانے کے ناقابل ہیں انہیں بچوں کو اوپر کے دودھ سے پالنا چاہیے۔

دودھ کی غیر معمولی تراوش

بعض حالتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ دودھ زیادہ مقدار میں آتا ہے یہ والدہ کے نظام کی ابتری کا باعث ہوتا ہے دودھ کی زیادتی کے ہوتے ہوئے یہ ضروری نہیں کہ دودھ عمدہ ہو یا دودھ کی غذائیت کافی ہو، بلکہ اکثر ہوتا یہ ہے کہ دودھ کی مقدار گو بڑھی ہوتی ہے لیکن اس میں غذائیت کی کمی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے بچہ عموماً بیمار رہتا ہے۔ اور دودھ کو بچہ عموماً پسند نہیں کرتا ہے ایسی حالت میں یہ ضروری ہے کہ اس ابتری کو دور کیا جائے۔

مفصلہ ذیل ادویہ اس ابتری کو رفع کرنے کے لیے کافی ہونگی۔

اکونائٹ :- اس دوا کا استعمال تب کرنا چاہیے جب جلد گرم خشک ہو بے حد پیاس، بے چینی اور بے حوصلگی، ناامیدی، چھاتیاں سخت اور گانٹھ دار۔

ایتھوزا :- بچہ دودھ کافی مقدار میں پیتا ہے پھر کافی مقدار میں یہاں تک قے کرتا ہے کہ تھک جاتا ہے۔ لیکن جونہی کچھ طاقت آتی ہے پھر دودھ پینے کے لیے چلاتا ہے۔ بچہ کے پاخانے قابض یا ڈھیلے ہوتے ہیں بچہ بہت روتا ہے۔ والدہ کی صحت ٹھیک نہیں ہوتی۔ انفاس بہت پتلا اور پانی کا سا ہوتا ہے۔ وہ اعصابی ہوتی ہے منہ کا ذائقہ کڑوا، دودھ موافق نہیں آتا شکم پھولا ہوا

ایسے حالات میں ایتھوزا ماں اور بچہ دونوں کو دینا چاہیے ۔

اگنس کاسٹس :۔ والدہ بہت غمگین عموماً یہی کہتی ہے ۔ کہ وہ مر جائے گی دودھ کی تراوش بہت کم ۔

بیلاڈونا :۔ چھاتیاں بھاری محسوس ہوں سخت اور سرخ ہوں ان پر سرخی کی لکیریں پھیلی دکھائی دیں چہرے پر تمتماہٹ ، آنکھیں سرخ ، نبض بھری ہوئی اور سخت ہو گی ۔ چمکنے والے درد سر ، شور اور روشنی سے ذکی الحس ، تکلیفات ٹھنڈ لگنے سے پیدا ہوں ۔

بورکس :۔ دودھ بہت گاڑھا اور بدمزہ ، کھینچنے کے بعد فوراً دہی کی طرح پھٹکیاں بن جائیں پینے کے وقت متلی جیسے حمل میں ہو ۔

برائی اونیا :۔ چھاتیاں بھری ہیں جیسے پتھر ہوں لیکن سخت ، منہ اور ہونٹ خشک ، قبض پاخانہ خشک اور جلا ہوا ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے درد سر ، بیٹھنے پر متلی اور غشی سی ۔

کلکیریا کارب :۔ دودھ مقدار میں کم ، چھاتیاں تنی ہوئی ، مریضہ ٹھنڈی ہوا سے ذکی الحس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کی قوت حیات میں دودھ لانے کی طاقت نہیں رہی ، موٹی مزاج مستورات ۔

کاربوانیمالس :۔ چھاتیوں میں درد گلٹیاں ، دودھ پلانے سے چھاتیوں میں سوئیاں چبھنے کے سے درد ، جس کی وجہ سے تنفس رکے ، مریضہ چھاتیوں کا چھوا جانا یا ہاتھ لگایا جانا برداشت نہ کر سکتی ہو ، دودھ پتلا اور نمکین سا ، مریضہ کھانا کھاتے کھاتے رک جاتی ۔

کاسٹیکم :۔ زیادہ محنت راتوں کو جاگنے اور پریشانی کی وجہ سے دودھ بالکل غائب ہو جائے ، عموماً نازک اندام ، خوب صورت ، پتلے چہرے والی مستورات کے لیے مفید ہے ، معدے میں چبھنا جلنے کا احساس ۔

کیموملا :۔ چھاتیاں ذکی الحس ، گھنڈیاں متورم اور پھولی ہوئی بے چین ، خیال رکھے کہ وہ اپنی تکلیفات کو برداشت نہیں کر سکتی ، گھبرائی ہوئی ، سہمی ہوئی بے خوف اور چڑچڑی خصوصاً جبکہ تکلیفات غصہ کے دورے سے پیدا ہوئی ہوں ۔

چائنا :۔ مریضہ وضع حمل کے دوران سیلان خون کی زیادتی یا نفاس کی زیادتی کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہو دوسرے دن بدتر محسوس کرے ، شکم میں بھراؤ کا احساس ، دودھ مقدار میں کم پتلا ، پانی کا سا ۔

سینا :۔ معدے میں زخمی کا احساس جیسے بھوک سے ہو جو مسلسل بنا رہے ، ناک میں کھجلی اچھی طرح سو نہ سکے چڑچڑی اور رونے والی جس کی جلد تشفی نہ کی جا سکے ۔

کروٹن ٹگ :۔ چھاتیاں متورم بھی ہو سکتی ہیں اور نہیں بھی لیکن ہر وقت جب بچہ چھاتی کو چوسے ، گھنڈی سے کندھے کی ہڈی تک درد جو نہایت پریشان کن اور ناقابل برداشت ہو چھاتیوں کی سختی اور ورم کے لیے بھی یہ ایک نہایت عجیب دوا ہے ۔

ڈلکامارہ :۔ دودھ کی تراوش بند ہو جائے کیونکہ مریضہ کو ٹھنڈ لگ گئی ہے جس کا اثر خاص طور پر چھاتیوں میں ہوا ہے ، پستان متورم ، بے درد کے اور ان پر خارش ۔

کالی بائی کرام :۔ دودھ جب چھاتیوں سے بہے ، تو ایسا دکھائی دے ، جیسے وہ تاروں اور پانی کا بنا ہوا ہے ۔

لیکیسس :۔ دودھ پتلا اور نیلگوں جس کو بچہ پینے سے انکار کر دے مریضہ صبح اٹھنے پر غمگین اور غیر تسلی یافتہ ہوتی ہے اور تمام دن افسردگی اور ناخوشی میں گزارتی ہے یہ سب تکلیف کسی لمبی دماغی خرابی سے پیدا ہوتی ہے ۔

مرکیورلیس :۔ یہ دوا خصوصاً اس حالت میں مفید ہے جب آتشک کی چھوت لگ کر نظام میں موجود ہو چھاتیاں سخت اور متورم اور ان کے اندر جلن اور پھوڑے کے سے درد کا احساس عفونت کی زیادتی ، مسوڑھوں میں زخم اور خون بہے ، نیز مرکری کی دیگر علامات اس دوا کے چناؤ میں بہترین مددگار ثابت ہوتی ہیں ۔

نکس وامیکا :۔ یہ دوا خصوصاً ان مستورات کے لیے مفید ہے جو عادتاً چٹپٹی مصالحہ دار مرغن غذائیں اور بیئر شراب وغیرہ کی عادی ہوں ، یا جن میں غذا کی غلطی کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہوئی ہو ، قبض اور نفاس کی حالت میں ابتری ۔

پلساٹیلا :۔ چھاتیاں بے حد متورم اور بانی کے درد جو سینہ کے اعضاء کندھے گردن بغلوں اور بازوؤں میں جائیں ، مریضہ کو خفیف سی حرارت آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی بغیر پیاس کے ٹھنڈے کمرہ میں بہتر محسوس کرے ، دودھ پتلا اور پانی کا سا ، اور اس میں سے دودھ کے اصلی اجزاء بالکل غائب ہوں ، صبح کے وقت منہ میں بدذائقہ ، مرغن اور چربیلی غذائیں موافق نہ آئیں مریضہ ٹھنڈی

تازہ ہوا کی خواہش کرے گرم بند کمرہ مریضہ کو برا محسوس ہو۔

ریوم :- کھٹی بو والے دست، درد شکم کے ساتھ پاخانے کے دوران کپکپی، دودھ اسی قسم کے دست بچے میں پیدا کرے دودھ پینے کے فوراً بعد ہی بچہ کو پتلا پاخانہ ہو، جس سے کھٹی بو آئے جس کے ساتھ درد شکم ہو۔

رسٹاکس :- چھاتیوں میں دردناک تناؤ اور سرخ دھاریاں جس کے ساتھ تمام جسم میں بائی کی حالت، جوڑوں میں اکڑن پہلی حرکت دردناک اور اکڑن کیساتھ ہو لیکن مریضہ بعد میں آسانی سے چل سکے، مریضہ ایک وضع میں بہت دیر تک نہیں لیٹ سکتی، اسے بار بار آرام حاصل کرنے کے لیے کروٹ بدلنی پڑتی ہے۔

سیپیا :- رحم اور ذکی الحس جلد والی مریضائیں تنا سبلے کے معدے، فم معدہ میں کمزوری کا احساس، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے مریضہ غذا کی خوشبو سے پریشان ہو جائے۔

سلیسیا :- بچہ چھاتی کو منہ نہ لگائے یا دودھ پینے کے فوراً بعد قے کرے پہلے چھاتی کو منہ لگانے انکار کرے پھر دودھ پینا شروع کرے جس کے بعد قے ہو اور بچہ جیسے کہ اسے بڑھنا چاہیے نہ بڑھے، والدہ عموماً صحت مند نہیں ہوتی ہے۔ اس میں سلیسیا کا قبض اور دیگر علامات پائی جاتی ہیں۔

زنکم :- مریضہ میں کپکپاہٹ خصوصاً پاؤں میں جن کو وہ نچلا نہیں رکھ سکتی۔

دودھ کا نہ ہونا یا دودھ میں کمی

جب والدہ میں بچہ کی نشوونما کے لیے کافی مقدار دودھ کی نہیں ہوتی تو اس کی وجہ سے والدہ کے نظام کی کوئی ابتری ہوا کرتی ہے۔ اور ٹھیک ہومیو پیتھک دوا ایسی حالت کو تبدیل کر دیتی ہے جس سے دودھ کی مقدار تسلی ہو جاتی ہے (Porter) یا مچھ قسم کی دیگر تشیلی ادویات سے دودھ کا بڑھانا، ماں اور بچہ ہر دو کے لیے نقصان دہ ہے اس لیے والدہ کا مزاجی علاج ایسی حالتوں میں اس کے نظام کو بھی ٹھیک کر دیتا ہے جس سے دودھ کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے جہاں دودھ میں کمی ہو وہاں مندرجہ ذیل ادویہ مفید ہوں گی اس کے ساتھ ساتھ آگنی سرخی کی ادویہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اگنوکاسٹس :- چھاتیوں میں اجتماع خون جس سے رگی سخت اور تناؤ، دودھ کے نہ ہونے یا کمی کے ساتھ، پریشانی اضطرابی جیسی۔

اگنس کاسٹس :- عام طور پر مفید ہے خصوصاً جب نا امیدی، اور غم گینی، رنجیدگی علامات موجود ہوں۔

اسافوٹیڈا :- جہاں بے حد ذکی الحس ہو، سیدی میں غیر قدرتی طور پر پھولی ہوئی ہوں، کم و بیش استعمال ہوتی ہے۔

بیلاڈونا :- چھاتیاں لبی اور بھاری معلوم ہوں، درد سر آنکھوں میں سرخی مریضہ اچھی طرح نہ سو سکے، آدھی سوتی اور جاگتی ہو۔

برائی اونیا :- خشک پھٹے ہوئے ہونٹ خشک منہ قبض پاخانہ جلا ہوا سمجھ کر، غذا کھانے کے بعد متلی

کلکیریا کارب :- دموی مزاج مستورات، سرد مزاج جن کے حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ ہے ہوں اور عموماً لیکوریا کی شکار ہوں۔

کاسٹیکم :- جہاں بینائی کے جاتے رہنے کا خدشہ ساتھ موجود ہو، کانوں میں شور و غل اور بچپن پریشانی اور غم گینی، مریضہ عموماً راتوں کو جاگنے یا تفکرات کی عادی ہو۔

کیموملا :- چھاتیاں سخت، بھرنے سے ذکی الحس اور ان میں کھینچنے والے درد ہوں لڑائی غیر مہذب اور دوسروں کو برا بھلا کہے۔

چائنا :- جہاں رطوبات زندگی خصوصاً خون یا دست یا سیلان رحم وغیرہ کے ضائع ہو جانے سے کمزوری ہو، کندھوں کے درمیان شدید درد،

کافیا :- بے خوابی اور شدید اعصابی اکساہٹ۔

ڈلکامارہ :- خصوصاً جب ٹھنڈی مرطوب ہوا کے لگنے سے دودھ کی تراوش رک گئی ہو دودھ مقدار میں کم، جلد ٹھنڈک سے ذکی الحس، اور ٹھنڈ لگنے سے جلد پر دانے پڑ جاتے ہیں۔

مرک سال :- دودھ مقدار میں کم، مسوڑھوں میں زخم اور خون ... پھوڑے پھنسیاں وغیرہ

فاسفورک ایسڈ :- دودھ مقدار میں کم، کمزوری اور دماغی طور پر لاپرواہی سی۔

پلساٹیلا :- حلیم الطبع منکسر المزاج، رونے کی رغبت والی مستورات جو ظاہرا طور پر صحت مند

معلوم ہوں دودھ مقدار میں کم، اس دوا کو ایسے حالات میں ضرور استعمال کرنا چاہیے۔

رسٹاکس:۔ بھوک بالکل نہ لگنا، دماغی خرابیاں، خودکشی کے خیالات خاص بہت عرصہ تک جاری رہے۔ ٹانگوں میں ناطاقتی۔

سیکیل کار:۔ ایسی مستورات جو سیلان کی وجہ سے بے حد تھک گئی ہوں۔ دبلی پتلی سوداوی المزاج مستورات، چھاتیاں قدرتی طور پر دودھ سے نہیں بھرتیں۔ چھاتیوں میں ڈنگ لگنے کے سے درد۔

سلفر:۔ صحت کے دوران کمزوری اور غشی کے دورے، چھاتی پر حدت، پاؤں ٹھنڈے، ۱۱ بجے قبل دوپہر دھوپ، کلیجہ بیٹھنے کا احساس، مریضہ کھانے کا انتظار نہ کر سکے وغیرہ وغیرہ

اگر دودھ مقدار میں زیادہ ہو لیکن اس کے باوجود بھی بچہ کی نشوونما ٹھیک نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ ماں میں ہو یا بچہ میں۔ ایسے حالات میں ماں کو کلکیریا، چائنا، سنا، مرکیوریس یا سلفر یا بچہ کو کلکیریا، سلیشیا، برائیٹا کارب، بورکس، پاڈوفیلم وغیرہ جن کی علامات آپ کو بچہ یا والدہ میں ملیں منتخب کر کے دینا چاہیے۔

دودھ کا بہنا اور زیادہ وقت تک دودھ پلانا

ایسے حالات میں جہاں دودھ کا سیلان مسلسل ہو جس کی وجہ سے متاثرہ چھاتیاں بھیگی رہیں، جبکہ ہومیوپیتھک دوا کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ذیل میں چند ایک ادویات اس مقصد کے لیے دی گئی ہیں۔ لیکن معالج کو انہی پر اکتفا نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ میٹریا میڈیکا کی دیکھ بھال سے اور ادویہ بھی ایسی صورت میں مفید مل سکتی ہیں۔ دودھ پلانا ایک قدرتی فعل ہے۔ اور خاص خاص طاقتوں کے زیر اثر ہے۔ بہت سی مستورات عموماً دودھ پلانے ہی کے زمانہ میں کلی طور پر صحت در رہتی ہیں۔ بہت سی تو یقیناً ایسی بھی ہیں جو دودھ پلانے کے سوا کبھی صحت میں نہیں رہتیں اس کے زیر اثر آلات ہضم میں چستی آجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بھوک میں تیزی اور ہاضمہ کی قوت بھی طاقتور ہو جاتی ہے۔ غذا کی تبدیلی کا اثر بہت تیز ہوتا ہے۔ اور جاذبیت کی زیادتی دودھ کو بناتی ہے۔ جہاں ضرورت سے زیادہ خون بن جاتا ہے تو نظام آہستہ آہستہ تھک جاتا ہے اور کمزور طبیعتوں میں تو دودھ کے کم مقدار میں بننے سے بھی نظام تھک کر تباہ ہو جاتا ہے دودھ کا یہ زیادہ بننا مقدم الذکر حالت میں

قوت حیات کی زیادتی سے ہوتا ہے۔ جبکہ مؤخر الذکر حالت میں قدرت تکلیفات کا سامنا کرتے ہوئے بھی دودھ کی بناوٹ میں زیادتی کو برقرار رکھتی ہے۔

لیکن ایسے بھی کیس عمل میں ملتے ہیں جن میں دودھ کی تراوش میں زیادتی بھی دودھ میں کمی یا دودھ کے نہ بننے کی طرح اندرونی نظام کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے دودھ کی تراوش میں زیادتی، یا دوسرے الفاظ میں غیر ضروری طور پر پلاتے رہنا، (جس کا مطلب قریب قریب وہی ہے یعنی ضرورت کے بغیر دودھ پلاتے رہنا بھی دودھ کی زیادتی کے ضمن میں ہی آجاتا ہے) سے پاگل پن پیدا ہو جاتا ہے ذیل کا اقتباس جو ڈاکٹر ٹیلر اسمتھ کی کتاب سے لیا گیا ہے ناظرین کی خدمت میں اس دودھ کی زیادتی سے پیدا شدہ خطرناک اثرات کو سمجھانے کے لیے دیا جاتا ہے تاکہ ناظرین ابتدائی علامات سے اس خطرے سے محفوظ ہو سکیں۔

پاگل پن کے تمام کیس جو بغیر ضرورت کے دودھ پلانے یا دیگر مجبوریوں سے پیدا ہوتے ہیں، عفونتی پاگل پن، سے ملتے جلتے ہیں، کیونکہ ہر دو میں پاگل پن آہستہ آہستہ نمودار ہوتا ہے دودھ پلانے والی عورتیں جب قوت سامعہ یا قوت باصرہ، دردِ سر وغیرہ کی شکایت کریں فوراً تو ان کی غذا میں نشوونما والی اشیاء کی زیادتی کر دینا چاہیے یا بچہ کا دودھ فوراً چھڑا دینا چاہیے جہاں پاگل پن کی ذرا سی بھی رغبت ہو جہاں تک ممکن ہو والدہ کو بچوں کو دودھ پلانے سے روک دینا چاہیے۔ اس طرح کی تمام مریضاؤں کا پاگل پن کمزوری پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ عموماً ایسے وقت میں واقع ہوتا ہے جب حمل اور دودھ پلانے کا زمانہ ساتھ ساتھ جاری رہے۔

انہی مستورات میں ان سب بیماریوں کی بھی رغبت ہوتی ہے۔ جن میں عفونتی دیوانگی اور خودکشی کی رغبت پائی جاتی ہے مجھے ایک ایسی مریضہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا جس کے جڑواں بچے ہوئے تھے۔ جن کو مدت تک دودھ پلانے کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو گیا، اور اس قسم کی دیوانگی دودھ پلانے کے زمانہ کے ختم ہونے کے ہفتوں یا مہینوں کے بعد شروع ہوتی ہے اس قسم کی دیوانگی کو روکنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جوں ہی دیوانگی یا مالیخولیا کے آثار شروع ہوں دودھ پلانا بند کر دیا جائے۔

مندرجہ بالا بیان سے یہ اچھی طرح سے واضح ہوتا ہے کہ دودھ کی زیادتی یا ناجائز طور پر

دودھ کا پلاتے رہنا نظام جسم اور دماغ کے اندر ہیبت ناک اور خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ وہ کون سی علامات ہیں جن سے یہ ظاہر ہو کہ والدہ پر دودھ پلانے کا اثر ہو رہا ہے ان علامتوں کو مختصراً اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے:۔

فم معدہ میں اور معدہ میں خالی پن کا احساس، ڈوبنے اور کمزوری کا احساس، جو بہت دیر تک قائم رہے اور کھانے کے فوراً بعد ہی پھر پیدا ہو جائے، عام تھکاوٹ اور کمزوری نیند کے بعد طبیعت میں فرحت نہ ہو رانوں میں کھنچن اور درد اور ٹانگیں ٹھنڈی ہوں ذرا سا زینہ چڑھنے سے سانس میں تنگی اور پھڑپھڑاہٹ اور اگر یہ حالت پر صحتی جائے اعلاس کو زرد کا جائے تو درد سر بچکر، کانوں میں آوازیں، بازوؤں اور ٹانگوں کا سن ہو جانا، بینائی میں خرابی، حافظہ میں کمی، چڑچڑا پن اور مایوسی، پیاس، زبان میں خشکی، رات کے پسینوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہیں پھیپھڑوں کی دق بھی ہو سکتی ہے اسی طرح سے خون کی کمی، لیکوریا، ہاتھوں، پاؤں اور چہرے میں استسقائی کیفیت اور مختلف قسم کے اعصابی درد کی بھی نمود ہو سکتی ہے ان تکلیفوں کے ساتھ دماغ پھیپھڑوں اور رحم میں عضوی تبدیلیاں بھی شامل کی جا سکتی ہیں یہی تکلیفات جو ناجائز طور پر دودھ پلاتے رہنے سے وقوع میں آ سکتی ہیں۔ از ڈاکٹر لیڈہم۔

ان حالات میں سب سے بہتر علاج ہومیوپیتھک بائسل دوا کا دینا ہے جو قریب قریب ان تمام شکایات کو جلد جلد رفع کر دیتی ہے۔

دودھ کی زیادہ تراوش یعنی دودھ کے حد سے زیادہ آنے میں بیلاڈونا۔ برائی اونیا، بورکس، چائنا، کلکیریا کارب، کونیم، فاسفورس، پلساٹیلا، رسٹاکس، سٹرامونیم دوائیں ہو سکتی ہیں۔

جہاں دودھ پلانے کی وجہ سے صحت خراب ہو گئی ہو یا نظام پر ناجائز بوجھ پڑ گیا ہو کمزوری بھوک کی کمی، تپ دق، رات کے پسینے وغیرہ آنے لگ گئے ہوں تو کلکیریا کارب، کلکیریا فاس، لائیکوپوڈیم، چائنا، فاسفورک ایسڈ، سلفر، سلیشیا وغیرہ دوائیں ہوتی ہیں۔

دودھ پلانے کی وجہ سے معدے میں انقباض کے لیے کاربوانیملس، کاربو ویج، چائنا یا فاسفورس کی ضرورت ہوتی ہے۔

فم معدہ میں خالی پن کے احساس دودھ پلانے کی وجہ سے کاربوانیملس، سیپیا، اگنیشیا اور اولینڈر میں پائے جاتے ہیں۔

دودھ پلانے والی مستورات کے

پستانوں کا سوجنا / پستانوں میں ورم MASTITIS

ایک دو پستانوں میں ورم نمودار ہو سکتا ہے جو اس کے بعد وہ پک بھی سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تکلیف درحقیقت طبعی خرابی سے پیدا ہوتی ہے یا جہاں ایک بار پیدا ہو جاتی ہے تو بار بار علاوہ یہ نمودار ہوتی ہے اور اسی لیے ایسی مستورات اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتیں، یا دودھ پلانے کے زمانہ میں ہمیشہ پریشان رہتی ہیں۔

ورم پستان کے اوپر والے حصہ میں خصوصاً سیاہ حلقے کو ماؤف کر سکتا ہے اور اس میں زخم کی سی حالت ہو سکتی ہے۔ یا یہ ورم پستانوں کے مادہ میں گہرا واقع ہو سکتا ہے یا ورم پستانوں کے غدودوں میں ہو سکتا ہے بعض کیس ایسے بھی ملے ہیں جن میں ورم تمام کی تمام پستان کی بناوٹ کو گھیر لیتا ہے۔ اور پستان محض ایک گوشت کا لوتھڑا دکھائی دیتا ہے کئی دفعہ درد پستان میں بکھر جاتی ہیں اور دودھ بھری گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے پستانوں کے غدود ایک تکلیف کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔

معالجین کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ان ورموں کی یا ان تکلیفوں کی وجوہات کیا ہیں اور کس طرح یہ تکلیفات پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ فرض کیجیے کہ اگر پستان سردی لگ جانے کی وجہ سے سوج گیا ہے جبکہ دودھ پلانے کا ابتدائی زمانہ ہے تو تمام کے تمام پستان میں ایک ورم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دودھ کی پیدائش اور اس کا اجراء نالیوں کے متورم ہو جانے سے بہت کچھ خراب ہو جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ پستانوں کی تکلیف میں طبعی خرابی اور طبعی کیفیت بہت حد تک ذمہ دار ہوتی ہے تاہم ظاہر اور موجودہ علامات کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے طبعی اور مزاجی خرابیوں کو روکنے کیلیے ایک آدھ خوراک انٹی سورک دوا کی دینا از بس لازمی ہوتا ہے۔

جب دودھ کی تراوش حد سے زیادہ ہوتی ہے اور جب بچہ کی کمزوری کی وجہ سے یا بچہ نہ ہونے کی وجہ سے یا گھنڈیوں کے سوراخ بند ہو جانے کی وجہ سے ہو۔ تو دودھ کافی طور پر نہیں کھینچا ایسی حالت میں جہاں تک ممکن ہو سکے، دودھ عارضی اور مصنوعی طریقے سے کھینچ کر پستانوں کو خالی کر دینا چاہیے بعض اوقات پستانوں کو خالی کرانے کے لیے دوسرے بچوں کو یا کتے کے پلوں کو دودھ

بڑھ جاتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ پستانوں کو خالی کر دیا جائے تاکہ ان کے اندر ورم اور سوجن بڑھنے نہ پائے اس کے بعد ٹھیک بالمثل دوا دینی چاہیے تاکہ جتنا جلد ممکن ہو سکے تکلیف رفع ہو یا رکاوٹ دور ہو۔

میں نے مندرجہ ذیل دوائیں ایسی دی ہیں جن میں قریب قریب سب تکلیفات ملتی ہیں ان دواؤں کو بوقت ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اکونائٹ :۔ جب ٹھنڈی خشک ہوا کے لگنے سے پستانوں میں تحریک پیدا ہوئی ہو یا بخار ہو، ڈر، پریشانی، بے چینی، ٹھنڈے پانی کی پیاس وغیرہ ایسی حالتوں میں موجود ہوتی ہے۔

بیلاڈونا :۔ جب پستان بھاری معلوم ہوں، پستان کے درمیان سے چاروں طرف دھاریاں جاتی ہوئی معلوم ہوں، پستان چھونے سے گرم معلوم ہوں۔

برائی اونیا :۔ پستانوں میں پتھر جیسا بھاری پن، پستان گرم سخت اور درد کریں لیکن سرخ نہ ہوں، مریضہ بھی دونوں ہاتھ سے دبا کر بیٹھنے پر تسلی محسوس کرے اور کھڑے ہونے پر اس سے بھی زیادہ تکلیف کا احساس ہو، ہونٹ، منہ، حلق خشک، پیاس اور قبض، پاخانے خشک جیسے جلا ہوا ہو۔ مریضہ حرکت سے بدتر محسوس کرے اس لیے چپ چاپ پڑی رہے۔

کاربو انیملس :۔ پستانوں میں تیز کٹنے کے سے درد جن کی وجہ سے تنفس میں رکاوٹ ہو، دبانے سے تکلیف بڑھ جائے، مریضہ اگر دودھ نہ پلا سکے، دودھ پلانے سے مریضہ محسوس کرے کہ اس کا آخری سانس ہے۔

کیلکیریا :۔ یہ دوا تُرشی مزاج کی مستورات کیلئے مفید ہے جہاں ٹھنڈی ہوا سے حد درجہ کی ذکی الحسی ہو، پستانوں میں ورم اور ان کا پک جانا، سینہ میں پھاڑ یا اچھالے کے احساس کے ساتھ۔

گریفائٹس :۔ ان تمام حالتوں میں جہاں گھنڈیوں کے گرد سخت شگاف اور زخم ہوں کہ دودھ بالکل نہ نکل سکے، یہ دوا اونچی طاقت میں دودھ کے سیلان کو جاری کر دیتی ہے اور مرجھانے والے ریشوں کو ختم کر دیتی ہے، کہا جاتا ہے کہ فائٹولاکا میں بھی یہی طاقت موجود ہے۔

کونیم :۔ پستانوں میں گرم چیرنے والے دردوں کے ساتھ جن کی زیادتی رات کے وقت ہو، پستانوں کے غدود حد سے زیادہ ذکی الحس، داہنی طرف کے پستان میں سختی جس کو چھونے سے درد ہو اور رات کے وقت سوئیاں چبھیں، بائیں پستان میں سوئیاں چبھنے کے درد۔

ہیپر سلف :۔ جب پستانوں کا پک جانا رک نہ سکے ایسی حالت میں یہ دوا ...

اونچی طاقت میں دینی چاہیے اور نتیجہ کا انتظار کرنا چاہیے یہ یاد رہے کہ ہیپر میں حد درجہ کی ذکی الحسی اور درد ہوتا ہے۔

لیکیسس :۔ جب پستانوں کا رنگ نیلگوں یا ارغوانی ہو اور مریضہ کو رات کے وقت جاڑہ اور دن کے وقت گرمی کی شکایت ہو۔

مرک سال :۔ پستان میں سختی والا ورم پھوڑے کے سے درد کے ساتھ، دودھ اچھا نہ ہو اسی لیے بچہ دودھ کو منہ نہ لگائے، مسوڑھوں کی خرابی اور مرکری کی دوسری علامات۔

فاسفورس :۔ پستانوں میں ورم یہاں تک کہ زخموں کا خطرہ ہو، سوئیاں چبھنے کے سے یا کاٹنے والے دردوں کے ساتھ، یہ یاد رہے کہ جب ناسور ہوتا ہے تو اس کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔

فائٹولاکا :۔ خصوصاً اس وقت جبکہ سختی آغاز مرض سے ہی ہو، گھنڈیاں یا پستان حد سے زیادہ ذکی الحس جن میں کم و بیش درد ہو اگر پستان پک بھی جائے جب بھی مندرجہ علامات ہوتی ہیں۔

سلیشیا :۔ پستانوں میں دنبل جن میں اس بات کا خطرہ ہو کہ پک جائیں گے اگر یہ دوا وقت پر دے دی جائے تو تمام کی تمام تکلیف رفع ہو جاتی ہے اگر یہ دوا کچھ دیر میں پہنچے تو یقیناً پستان پک جاتے ہیں، پستانوں میں چبھن ذکی الحسی اور بوجھ، یہ دوا ایسے وقت میں بھی پستانوں کے تباہ ہونے کو روک دیتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ ان حالتوں میں کبھی گرم پلٹس یا گرم چیز نہ لگانا چاہیے کیونکہ ان گرم اشیاء سے سب کا خون مقام ماؤف میں جمع ہوتا ہے جس کی وجہ سے پستان کے غدود ماؤف ہو کر ہمیشہ کیلئے تباہ ہو جاتے ہیں اگر بالمثل دوا کو کام کرنے کا موقع دیا جائے تو یقیناً ایک یا دو اونچی طاقت کی خوراکیں تمام تکالیف کو قدرتی طور پر رفع کر دیتی ہیں اگر ناسور پیدا ہو جائے اور رطوبت یا مواد پتلا پانی کا سا گاڑھا اور متعفن ہو تو بھی یہ دوا اس قسم کی تکلیف کو رفع کر دیتی ہے۔

سلفر :۔ گھنڈیوں سے چاروں طرف ورم جاتا معلوم ہوتا ہے، حد سے زیادہ پک جانے یا پکنے کی رغبت، دن کے پہلے حصہ میں سردی اور دوسرے حصہ میں گرمی اور تمتماہٹ، یہ دوا ان پستانوں کے لیے بھی مفید ہے جن میں پرانے زخم ہوں یا ایسی جگہ موجود ہوں جو چھونے سے درد کرے، پستان گرم معلوم ہوں۔

کروٹن ٹگ :۔ جب دودھ پلاتے وقت درد پستانوں سے نکل کر پیٹھ میں جائے، پھوڑے ...

کا سا کھینچنے والا شدید درد۔

کالی کارب :۔ دودھ کے سیلان سے جلن اور سوئیاں چبھنے کے سے درد۔

رسٹاکس :۔ مرض مریضہ کو چلنا پڑے یا ہر بار وضع بدلنی پڑے۔

دودھ چھڑانے کے متعلق چند ہدایات

اگر والدہ کی صحت قائم رہے تو اس وقت تک دودھ نہ چھڑانا چاہیے جب تک کہ بچہ دوسری غذائیں کھانا نہ شروع کر دے یا ان کا عادی نہ ہو جائے اگر ماں کی صحت اس قدر اچھی نہیں ہے کہ بچہ کو دودھ پلایا جا سکے، تو بچہ کو چھ مہینے کی عمر سے مختلف غذاؤں پر رکھا جانا چاہیے اس طرح سے بچہ دوسری چیزوں کا عادی ہو جائے گا اور اس طرف کسی قدر ماں کا دودھ بھی ملتا رہے گا۔ بچہ کی پیدائش کے دوسرے دن ہی سے ماں کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ بچہ کو اپنی چھاتی پر سلانے کا عادی نہ کرنا چاہیے کیونکہ اگر ایسا ہوا تو بچہ ماں کے سو جانے کی حالت میں دودھ پیتا رہے گا۔

مندرجہ ذیل وقفوں میں حتی الامکان بچہ کا دودھ نہ چھڑانا چاہیے۔

۱۔ جب بچہ کے نچلے دو دانت نکل رہے ہوں یہ دانت عموماً چھٹے یا ساتویں مہینے نکلتے ہیں اور ان کا وقفہ عموماً پندرہ دن ہوتا ہے۔ اس کے بعد چار سے چھ ہفتے تک بچہ کے اور کوئی دانت نہیں نکلتا۔

۲۔ اوپر کے اگلے دو دانت۔ یہ دانت عموماً چھٹے سے دسویں مہینے تک نکلتے ہیں اور اس کے بعد کچھ وقفہ پھر ملتا ہے۔

۳۔ بارھویں سے چودھویں مہینے میں۔

ان وقفوں کے نزدیک بچے کا دودھ نہ چھڑانا چاہیے۔ کیونکہ بچے کی جسمانی اور دماغی صحت پر بہت بڑا فرق پڑتا ہے جس زمانہ میں بچے کے دانت نہ نکل رہے ہوں اس زمانہ میں بچہ کا دودھ چھڑانا بچہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں کرتا۔

حصہ چہارم

مستورات کی عام تکلیفات

باب اوّل

اسقاطِ حمل ، حمل کا گر جانا، قبل از وقت وضع حمل

MISCARRIAGE-ABORTION

اسقاطِ حمل کے معنی ہیں بچہ کا قبل از وقت رحم سے نکل جانا یہ عموماً پہلے چھ ماہ تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد ساتویں آٹھویں مہینے میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں ان کو قبل از وقت وضع حمل یا (Premature Delivery) کہتے ہیں پہلے چھ مہینے تک جتنے بھی بچے ساقط ہو جاتے ہیں ان کے اندر جان ہوتی ہے یا نہیں اس پر مختلف رائے ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ بچے زندہ نہیں رہتے لیکن ساتویں مہینے میں اور اس کے بعد بچے زندہ رہ سکتے ہیں اور رہتے بھی ہیں۔

وجوہات

جس قدر اثرات اندرونی یا بیرونی اسقاطِ حمل پیدا کرتے ہیں وہ سب کے سب عورت کے نظام کے لیے ضرر رساں ہوتے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ وجوہات اندرونی ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیرونی ہوں یعنی یا تو عورت کی اندرونی خرابیوں سے حمل ساقط ہو سکتے ہیں بیرونی حادثات اور واقعات سے لیکن ہر دو حالتوں میں اس میں کوئی شک نہیں کہ عورت کی طبعی کیفیت میں خرابی ہونے کی وجہ سے حمل ساقط ہوا کرتے ہیں کیونکہ اگر طبعی خرابی سے حمل ساقط نہ ہوں، تو کیا وجہ ہے کہ دنیا میں ایسی مستورات بھی موجود ہیں جن کو شدید سے شدید صدمہ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

چونکہ اسقاطِ حمل میں معمولی وضع حمل کی طرح انڈا یا بچہ رحم سے جدا ہوتا بھی ہے اور نکلتا بھی ہے اس لیے رحم کے اندر سکڑن پیدا ہوتی ہے اسی لیے [illegible] کی اس سکڑن کو اسقاطِ حمل کی وضع سمجھنا چاہیے اور اسقاطِ حمل کی پیتھالوجی کو سمجھنے کے لیے رحم کی اس سکڑن کو سمجھنا ضروری ہے اور نظام و دیگر وجوہات

یا تو قبل ازیں طبیعت میں چھپی ہوتی ہیں یا ان کی وجہ سے رحم میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ ناظرین بہتر سمجھ سکیں گے اگر اسقاطِ حمل کی وجوہات کو میں تین حصص میں تقسیم کر دوں۔ ۱۔ طبیعت میں چھپی ہوئی کیفیتیں ۲۔ کیفیتیں جو خود حمل سے پیدا ہوتی ہیں۔ ۳۔ مذکرہ ہر دو کیفیتوں کے علاوہ براہِ راست اثرات و تحریکیں

۱۔ طبیعت میں چھپی ہوئی کیفیتیں

اس ضمن میں ان سب امراض کو رکھا جا سکتا ہے جن کی وجہ سے فوراً یا منفرداً اسقاط ہوتا ہے۔

اسقاط کے بہت سے کیس دوسرے مہینے سے چوتھے مہینے میں ہو سکتے ہیں۔ رحم یا اس کے متعلقات میں خرابیاں حمل سے قبل موجود ہوتی ہیں۔ اکثر اسقاط کی وجہ یہ بھی ہیں جب رحم اپنی جگہ سے ہٹا ہوا ہوتا ہے اور نطفہ قرار پا جاتا ہے تو کچھ مدت کے بعد رحم کی یہ گراوٹ جنین کو رحم سے خارج کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ جن مستورات کے رحم عام طور سے بہت پیچھے یا اپنی جگہ سے ہٹے ہوتے ہیں تو ان کا حاملہ رحم پھیل کے خلا میں پڑا رہتا ہے۔ اور اوپر شکم میں نہیں بڑھتا اس لیے جب اس رحم میں بچہ کی حرکات پیدا ہوتی ہیں تو ان حرکات کی تحریک سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ اور جہاں رحم پیچھے کی طرف گرا ہوتا ہے (جو رحم کے گرنے کی بدترین حالت ہوتی ہے) تو یہ حالت حمل کے لیے نہایت خطرناک ہو جاتی ہے۔ رحم کی یہ گراوٹ یا تو حمل کے قبل ہی ہوتی ہے اور یا حمل کے ہو جانے کے بعد آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہے یا حاملہ رحم کسی چیز کو یا بوجھ اٹھانے سے یکایک پیچھے کی طرف گر یا جھک جاتا ہے اور اس کے پیچھے گرنے سے مثانہ کی گردن میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور اس تحریک سے اسقاط ہو جاتا ہے۔

رحم میں ورم، زخم یا کینسر (ناسور) کا عارضہ بھی اسقاط پیدا کر سکتا ہے شدید لیکوریا خصوصاً رحم کی گردن کے دیرینہ ورم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ رحم کی گردن میں زخم، شگاف یا رحم کی گردن کی سختی، آتشک کے زخم یا سختی یا کینسر کے زخم اسقاط پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سے والدہ میں آتشک کا موجود ہونا خواہ حال کی ہو یا دیرینہ، چاہے وہ آلات تناسل کے کسی حصے میں زخم کی صورت میں ہو یا طبیعت میں آتشک کا زہر موجود ہو، کم و بیش اسقاطِ حمل پیدا کر سکتی ہے لیکن اگر نطفہ میں آتشک کا زہر والد کی طرف سے آیا ہو تو نتیجہ ہوتا ہے کہ بچہ تو زندہ پیدا ہوتا ہے لیکن پیدا ہونے کے بعد یا تو وہ سوکھ جاتا ہے یا مر جاتا ہے یا پیدائش سے ہی اس کا وزن کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

بعض مصنفین لکھتے ہیں کہ (Scrofula) (یعنی خنازیر) بھی اسقاط کا باعث ہو سکتا ہے

لیکن اس میں کہاں تک سچائی ہے، یہ نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ خنازیری مزاج کی عورتیں کئی دفعہ ضرورت سے زیادہ بچے جنتی ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب خنازیر کا زہر والدہ کے نظام میں سرایت کر جاتی ہے تو یہ زہر اسقاط کو تحریک دے سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ خنازیر کی تحریک مثلاً یعنی دق نہ تو حمل قرار پانے میں مخل ہوتی ہے۔ اور نہ ہی حمل میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالتی ہے۔ اور وضع حمل بھی عموماً ٹھیک ہوا کرتا ہے۔

جسم میں خون کی زیادتی اور موٹاپا یا چربی کی زیادتی بھی اسقاط کی وجوہات ہو سکتی ہے۔ خون کی زیادتی سے خون کا اجتماع مقامی طور پر ہو جاتا ہے اور اس لیے اسقاط ہوتا ہے۔ یہ مقامی اجتماع رحم میں ہوتا ہے۔ اور یہ مستورات اس وقت ساقط ہوتی ہیں جب ان کے حیض کا وقت ہوتا ہے۔ یعنی یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ان مستورات کو حیض ہوتا اگر وہ حاملہ نہ ہو چکی ہوتیں۔ یہ عورتیں عموماً پہلے دوسرے اور تیسرے مہینے میں ساقط ہوا کرتی ہیں۔ رحم کے علاوہ یہ خون کا اجتماع ناف میں بھی ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے بچہ ضائع ہو جایا کرتا ہے۔

اعصابی انکسابیت یا رحم میں تحریک بھی اسقاط کی وجہ سے ہو سکتی ہے اس انکسابیت کے معنی یہ ہیں کہ جب حمل کی وجہ سے مثانہ، سرز کی نالی، گردوں، معدہ وغیرہ پر بوجھ پڑتا ہے تو ان پر تحریک ہوتی ہے اس تحریک کی ہمدردی سے نظامِ عصبی اور رحم بذاتِ خود میں تحریک ہوتی ہے اور اس تحریک پر اسقاط۔ وہ مستورات جو درد والے حیض میں مبتلا رہتی ہیں ان کے اندر خصیۃ الرحم میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے وہ حیض کی تاریخوں میں اکثر ساقط ہو جاتی ہیں۔

دودھ پلانے والی مستورات کو قدرتی طور پر حاملہ نہ ہونا چاہیے لیکن جب ان کو حمل قرار پا جاتا ہے تو پستان کے غدودوں کی تحریک سے (جو بچہ کے دودھ پینے سے پستان کے غدودوں میں ہوتی ہے) ان کا حمل گر جاتا ہے اور آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر حمل پر عادتاً ان کو اسقاط ہوتا رہتا ہے۔

۲۔ کیفیتیں جو خود حمل سے پیدا ہوتی ہیں

بعض طبیعتوں میں مختلف خرابیوں میں سے کوئی ایک اور بعض حالتوں میں کئی ایک خرابیاں مل کر اسقاطِ حمل کا باعث ہوتی ہیں۔ ان میں سے مقدم اور آخر کی مختلف خرابیاں قابلِ ذکر ہیں مثلاً علی دستے اور سخت قبض۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خرابیاں بذاتِ خود حمل کو ساقط

نہیں کرسکتیں، تاوقتیکہ ان میں سے حصہ سے زیادہ شدت نہ ہو اور اس شدت کی وجہ سے رحم میں تحریک پیدا نہ ہو جائے۔

مقامی خرابیاں خصوصاً رحم اور اس کے متعلقات کو بھی یہی اثر پیدا کرسکتی ہیں یہ خرابیاں حمل کی حالت میں پہلی دفعہ ہی نمودار ہوتی ہیں علاوہ ان خرابیوں کا وجود حمل سے قبل ہی سے موجود ہوا کرتا ہے مثلاً رحم میں استسقاء و رشیہ دار گومڑ یا بد گوشت اور تمام قسم کی رحم کی اپنی جگہ سے گراوٹیں وغیرہ جب انول رحم کے نرمیں اوپر درمیانی حصہ میں لگی ہو پانچویں مہینہ کے اختتام کے قبل ہی اسقاط ہو جاتا ہے۔

جنین کی بذاتِ خود تکلیف جو مختلف مرحلوں میں نمودار ہوتی ہے یا جنین کے متعلقات کی خرابی اسقاطِ حمل کا باعث ہوتا ہے۔ بالخصوص جنین اور اس کے متعلقات میں خرابی کی وجہ والدین کی اپنی طبعی خرابی ہوتی ہے تاہم جنین اور اس کے متعلقات میں جب یہ خرابی نمودار ہوتی ہے تو حمل کے ساقط ہوجاتا ہے بعض مثالیں ایسی بھی موجود ہیں کہ جن میں والدہ میں کوئی خرابی نہیں ہوتی، مگر والد کی طرف سے نطفہ میں خرابی ہو جانے کی وجہ سے اسقاط ہوتے ہیں۔ مثال میں ہم آتشک کو پیش کرسکتے ہیں آتشک کا اثر والد کی طرف سے جب انڈے میں پہنچتا ہے تو وہ انڈا کچھ عرصہ کے لیے نشوونما ضرور پاتا ہے لیکن کچھ وقت کے بعد آتشک کے زہر سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات والدہ بھی اسی طرح اس طبعی بیماری میں ماؤف ہو جاتی ہے۔ باقاعدہ علاج اس موقع پر اسقاطِ حمل کے خطرہ کو روک کر درست کر دیتا ہے۔

جنین کی تکلیفات رحم میں سکڑن کی تحریک پیدا کرسکتی ہیں بیشتر اس کے کہ جنین کی موت واقع ہو، رحم کے اندر جالے بھی اسقاط کی وجہ سے ہو سکتے ہیں۔

انول کی تکلیفات مثلاً آتشک، چربی کی زیادتی، ورم، انول کا سوکھنا، دق کے تاثرات، اجتماع خون اور سیلانِ خون اسقاطِ حمل کی وجہ ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔۔۔۔ جب یہ امراض شروع ہوتے ہیں تو تھوڑے یا زیادہ عرصہ کے بعد رحم کو کسی قدر ماؤف کر دیتے ہیں اور اسقاطِ حمل ہو جاتا ہے۔

۳۔ براہ راست اثرات اور تحریکیں

یہ کیفیتیں وہ ہیں جن کا حمل کے اثر سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، بلکہ براہ راست تحریک ہوتی ہے۔ جسمانی سخت ترین محنت چاہے وہ کسی قسم کی ہو۔ مثلاً گھوڑے کی سواری، ناہموار

سڑکوں پر یکہ یا گاڑی کی سواری، ریل کا سفر، کشتی، لمبی سیر، بھاری بوجھ کا اٹھانا، دوڑنا اور رعب لگنا وغیرہ۔ ان حالات سے خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے۔ یا رحم کے اندر درد یا سیلانِ خون یا ہر دو شروع ہو جاتے ہیں جن کو اگر نہ روکا جائے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے ۲۔ حادثات یا چوٹیں جو سیدھی آلاتِ تناسل پر پڑ جائیں ان سے جنین کی جھلی پھٹ جاتی ہے۔ اور اسقاط ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسی بھی مستورات دنیا میں موجود ہیں جن کے سخت سے سخت چوٹیں آئیں یا حمل کی حالت میں اپریشن کیے گئے تاہم ان کے حمل ساقط نہ ہوئے۔ ۳۔ مختلف قسم کی ادویہ دست آور، کونین یا دیگر محرک حیض ادویات جو دانستہ یا نادانستہ طور پر حاملہ کو دی جاتی ہیں۔ انیما بھی بعض اوقات اسقاط کی وجہ بنتا ہے ۴۔ حمل کے شروع مہینوں میں جماع کی زیادتی جس سے رحم اور اس کے متعلقات میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور اس تحریک سے اسقاط ہوتے ہیں۔ ۵۔ جذباتی تحریکیں۔ مثلاً یکایک شدید غصہ، ڈر، خوف، خوشی، خوفناک واقعات کا دیکھنا یا سننا، خطرات کی جگہوں میں جانا، موت کی خبر یا مرتے ہوئے آدمی کو دیکھنا ۶۔ مقامی بیماریاں مثلاً دست، پیچش، ۷۔ رحم میں سوزاکی ورم۔ جس کی وجہ سے رحم کے اندر خراشیں، حتیٰ کہ زخم ہو جائیں، یا سوزاکی لیکوریا کی زیادتی ہو جائے اور وقت پر ان کا علاج نہ کیا جائے۔ اگر حاملہ عورت کو حمل کے دوران سوزاک ہو جائے تو اس سوزاک سے بعض وقت جنین کے اندر تحریک پیدا ہو کر جنین کے اندر تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس لیے حمل ساقط ہو جاتا ہے اسی طرح سے آتشک کی پہلی لاگ بھی اسقاط پیدا کرسکتی ہے۔ ۸۔ ملیریا بخار نہایت شدید قسم کا اسقاط حمل پیدا کرتا ہے۔ اور والدہ کی حالت بھی اس اسقاط سے خراب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے چیچک بھی۔

علامات

اسقاط کے خدشہ کی علامات بہت سی ہیں جن کی وجوہات کا اوپر بیان ہوا ہے یہ یاد رہے کہ سوائے مقامی اور حادثات والی تکلیفات کے باقی سب کی سب تکلیفیں طبعی اور مزاجی ہوتی ہیں حمل کی ابتدائی حالت میں اسقاط سے عورت کے نظام میں تکلیفات کی نمو بہت معمولی ہوتی ہے۔ لیکن جب اسقاطِ حمل، حمل کے کچھ مہینوں بعد طبعی کیفیتوں سے مختلف ہوتا ہے۔ تو والدہ میں جاڑا، بخار، متلی، پیاس، سستی، کمزوری، شکم میں ٹھنڈے پن کا احساس، بازوؤں اور ٹانگوں میں سردی، چہرے پر پیلا پن، یا آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، نرم معدہ میں کمزوری کا احساس، ناقابلِ بیان موت کا احساس، دودھ کا ظاہر ہونا، پستانوں میں ورم، اور مالیخولیا وغیرہ موجود ہوتے ہیں

اسقاطِ حمل کی فوری اور یقینی علامات مفصلہ ذیل ہیں۔

ا۔ خون کا سیلان رانوں میں، شکم اور کمر میں درد کے ساتھ، جو عموماً اسقاطِ حمل کے قبل ہوتے ہیں وہ قریب قریب اسی قسم کے ہوتے ہیں جو حیض کے زمانے کے قبل ہوا کرتے ہیں ان دردوں کے قبل سیلانِ خون بھی ہو سکتا ہے اور یہ سیلانِ خون رک بھی سکتا ہے۔ لیکن جب سیلانِ خون کچھ وقت کے لیے جاری رہے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جلد یا دیر میں حمل ساقط ہو جائے گا، تاوقتیکہ اس کیفیت کو ٹھیک ادویہ سے روک کر درست نہ کر دیا جائے۔ ۲۔ شکم میں یا پیڑو میں نیچے دبانے والے احساسات، یا احساسات بغیر درد کے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ان احساسات سے حقیقی نیچے دبانے والی کیفیت پیدا ہو کر حمل ساقط ہو سکتا ہے۔

جب کسی آلہ سے، کسی حادثہ سے یا دوسرے کسی مصنوعی طریقے سے بچہ کی اوپری جھلی پھٹ جاتی ہے۔ اور اس کے بعد آنول رحم کی دیواروں سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ یا بچہ کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ تو جاڑا شروع ہو جاتا ہے۔ اور مریضہ کو کثرت سے درد پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد سیلانِ خون زیادہ مقدار میں شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ بچہ کے ساقط ہونے سے قبل شاذ و نادر ہی سیلانِ خون زیادہ ہوتا ہے۔ بچہ کے نکل چکنے کے قریب قریب ہمیشہ آنول رحم میں رہ جاتی ہے۔ جو کچھ وقت کے بعد نکلتی ہے بچہ اور آنول کے درمیانی وقفہ میں خون کی بہت زیادتی ہوتی ہے تاوقتیکہ اس خون کو نہ روکا جائے ایسی مثالیں بھی ہمارے پاس موجود ہیں جن میں بعد آنول نکلنے کی وجہ سے ہفتوں تک خون جاری رہا۔ اور مریضہ حد سے زیادہ کمزور ہو گئی۔

بعض حالتوں میں آنول رحم میں لگی رہتی ہے تاوقتیکہ وہ سڑنی نہ شروع ہو جائے ایسی حالت میں رحم کی جھلیوں میں ورم شروع ہو جاتا ہے اور آنول کی سڑاند کی زہر نظامِ جسم میں جذب ہونا شروع ہو جاتی ہے جس سے مریضہ کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

اسی طرح سے بعض اوقات آنول کا ٹکڑا رحم کے اندر رہ جانے سے بجائے سڑنے کے بڑا ہونا شروع ہو جاتا ہے تو وہ ایک گوشت کے بڑے لوتھڑے کی طرح رحم میں پڑا رہتا ہے اور دن بدن بڑھتا رہتا ہے تاوقتیکہ اس کو ادویہ یا اپریشن کے ذریعہ نکال نہ دیا جائے۔

تشخیص | اسقاطِ حمل کے خطرے کی تشخیص تو اسی وقت سے شروع ہو جاتی ہے جس وقت سے

حاملہ عورت کے رحم سے خون کا سیلان یا دردوں کا آغاز شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس تشخیص کے قبل یہ اچھی طرح سے اطمینان کر لیا جائے کہ مریضہ کو حمل موجود ہے۔ کیونکہ بعض وقت مستورات کے حیض رک جاتے ہیں اور کئی کئی مہینوں تک نمودار نہیں ہوتے اور اس کے بعد جب حیض شروع ہو جاتے ہیں، تو یقیناً اسقاطِ حمل کا خیال ہو جاتا ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ پہلے دو یا تین مہینوں کے حمل کے اسقاط سے قبل جو درد یا بے آرامی کا احساس شروع ہوتا ہے اسی قسم کا درد اور بے آرامی کا احساس حیض کے قبل بھی ہوتا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ اس بات کا اطمینان کر لیا جائے کہ اس قسم کے اجرائے خون کے قبل حمل واقعی موجود تھا۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ اسقاطِ حمل میں رحم کا منہ کھلا ہوتا ہے اور سیلانِ خون دردوں سے قبل شروع ہوتا ہے اور سیلانِ خون سے دردوں کی شدت یا احساس کم نہیں ہوتا۔ لیکن برخلاف اس کے حیض کی حالت میں درد سیلانِ خون سے قبل ہوتا ہے۔ اور رحم کا منہ بند ہوتا ہے، اور خون کے شروع ہو جانے پر دردیں یا تو قطعی طور پر بند ہو جاتی ہیں یا بہت حد تک کم ہو جاتی ہیں۔ بعض درد والے حیضوں میں یہ کیفیت بھی ہوتی ہے کہ حیض کے سیلان کے تمام زمانے میں دردیں جاری رہتی ہیں۔ ان حالتوں کی تشخیص مریضہ کی پچھلی ہسٹری اور عادات سے ہو سکتی ہے۔

ہومیوپیتھک معالجین کے لیے اس کی تشخیص مریضہ کی پچھلی ہسٹری کا ضروری نہیں ہے جس قدر کہ دوسرے طریقہ ہائے حکمت میں کیونکہ ہر حالت اور ہر کیفیت میں ہومیوپیتھک بالمثل ادویہ مرض کی کیفیت پر حاوی ہو کر مرض کو چاہے وہ کسی حالت میں ہو درست کر دیتی ہے۔

اسقاطِ حمل کی علامات اوپر کافی سے زیادہ واضح طور پر لکھی جا چکی ہے۔ اس لیے انکا یہاں دوبارہ ذکر کرنا فضول معلوم ہوتا ہے جب حمل زیادہ دنوں کا ہوتا ہے جہاں حمل کے وجود کا کوئی شک نہیں ہوتا وہاں دردوں کا شروع ہونا اور خون کا اجراء اسقاطِ حمل کی یقینی علامت ہے۔ لیکن یہ دھیان رکھنا چاہیے کہ خون کے اجراء اور دردوں سے گو اسقاطِ حمل کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تاہم یہ ضروری نہیں کہ اسقاطِ حمل ہو ہی جائے کیونکہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ ہومیوپیتھک بالمثل ادویہ بہت سے بگڑے ہوئے کیسوں کو یقینی طور پر سنبھال لیتی ہیں۔ جہاں دوسرے طریقہ ہائے حکمت بالکل بے بس اور ناکارہ ثابت ہوتے ہیں جب جنین رحم کے اندر مر جائے تو اسقاطِ حمل رک نہیں سکتا

اس کا ساقط ہونا ہی لازمی ہوتا ہے۔

جنین کے رحم میں مرجانے کی علامات کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔ ۱۔ شکم بڑھنے کے بجائے کم ہوتا معلوم ہو۔ ۲۔ پستانوں میں پلپلا پن، اور کسی قدر قد میں کمی واقع ہوجائے رانوں میں کھنچاوٹ کا احساس اور شکم کے نچلے حصہ میں بوجھ کا احساس۔ ۳۔ رحم میں بچہ کی حرکات کا بند ہوجانا ۴ یا پانچویں مہینے کے بجائے سٹیتھسکوپ کے ذریعے بچہ کے دل کی حرکات کا نہ سنائی دینا بچہ کی موت کی یقینی علامات ہیں اور جب خون کے دورے میں کمی یا بچے کو ٹھیک نشو ونما نہ پہنچنے کی وجہ سے بچہ کی موت ہوتی ہے تو یہ موت یکدم نہیں ہوتی بلکہ آہستہ آہستہ وقوع میں آتی ہے اس لیے بچے کے دل کی حرکت دن بدن مدھم پڑتی جاتی ہے اور آخرکار بالکل معدوم ہوجاتی ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ چوتھے مہینے سے قبل اس قسم کی تشخیص ناممکن ہوتی ہے۔

استقاط حمل سے عورتوں کو کیا خطرات پیش آسکتے ہیں اس کے متعلق خطرات کی ذمہ داری بہت حد تک عورتوں کی طبیعتوں اور طاقتوں پر منحصر ہے۔ بعض عورتیں بہت کمزور، دبلی پتلی یا کمزور طبیعتوں کی ہوتی ہیں، وہ ذرا سے سیلان خون کو بھی برداشت نہیں کرسکتیں ان کے لیے سیلان خون ہمیشہ کمزور کرنے والا یا بعض اوقات مہلک ہوتا ہے۔ دوسری ایسی بھی عورتیں موجود ہیں، جن کو زیادہ سے زیادہ سیلان خون متاثر نہیں کرتا۔

جہاں آنول کے ٹکڑے رحم کے اندر باقی رہ جاتے ہیں اور بچے کے نکل جانے کے بعد آنول کے ٹکڑے نہیں نکلتے وہاں سیلان خون کا خدشہ ہمیشہ اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک کہ آنول کے ٹکڑے مکمل طور پر نہ نکل جائیں۔

اس کے بعد یکے بعد دیگرے استقاط حمل کا ہوتے رہنا عورتوں کی صحت پر زیادہ اثر پذیر ہوتا ہے اور ان استقاطوں کی وجہ سے نہ صرف عورتوں کے آلات کمزور ہوجاتے ہیں۔ بلکہ عام صحت بھی کمزور ہوجاتی ہے۔

بار بار استقاط حمل ہونا صرف عورت کی صحت کو چوپٹ کر کے تباہ کرتا ہے اس لیے اس عادت کو باقاعدہ علاج سے درست کرنا چاہیے۔ اور جب تک یہ عادت درست نہ ہوجائے اس وقت تک میاں بیوی کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ حمل قرار نہ پائے، اگر آخری استقاط حمل سے دو سال تک نیا حمل قرار نہ پائے گا تو غالباً دوسرا حمل ساقط نہ ہوگا۔

یوں تو حمل کو ساقط کرانا چاہیے حمل کسی درجہ میں کیوں نہ ہو قریب قریب ہر ملک میں جرم ہے لیکن مجھے تو صرف اس کا اخلاقی پہلو ہی لینا ہے۔ اور ناظرین کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہے کہ جس دن سے نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے۔ اسی دن سے وہ اخلاقاً اور قدرتاً ایک جیتا جاگتا زندہ انسان بن جاتا ہے حمل کے کسی مرحلہ میں حمل کو ساقط کرنے کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم ایک انسان کی جان لے رہے ہیں ہم معالجین دنیا میں آئے ہیں زندگیوں کو بچانے کے لیے نہ کہ ان کو برباد کرنے کے لیے اس لیے ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں کہ حمل کا کورس پورا ہوجائے اور ایک جیتا جاگتا بچہ دنیا میں آئے کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ زمانے میں وہ ملک کا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہو یا ملک کیلئے ایک بیچارہ ہر ثابت ہو۔

مفصلہ ذیل ادویہ استقاط حمل کے خدشے، استقاط حمل پر حاوی ہیں۔ جو بوقت ضرورت علامات کے مطابق مستعمل ہوسکتی ہیں۔

اکونائٹ:۔ اگر حاملہ ڈر گئی ہو اور ڈر کا اثر اس سے جاتا نہ معلوم ہو تو اسے فوراً اکونائٹ دے دینا چاہیے یا اگر اسے سیلان خون کے ساتھ موت کا ڈر ہو۔ مریضہ کو یقین ہو کہ وہ مرجائے گی یا بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھنے پر چکر معلوم ہو جس کی وجہ سے مریضہ کو پھر لیٹنا پڑے کھڑی نہ رہ سکے، مریضہ بستر سے نکلنے کروٹ بدلنے سے یا حرکت سے ڈرے یا ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں باہر جانے سے ڈرے اس بات کا ڈر ہو کہ کچھ حادثہ پیش آنیوالا ہے۔

الٹرس فاری نوسا:۔ جن کے حمل عادتاً ساقط ہوجاتے ہیں رحم کے مقام میں بوجھ کا احساس، رحم کے اپنی جگہ سے گرنے کی رغبت۔

ایپس ملفیکا:۔ کسی ایک خصیۃ الرحم میں ڈنگ لگنے کے سے درد جو بڑھتے چلے جائیں یہاں تک کہ مروڑ پیدا ہوجائیں سیلان خون ہو اور استقاط ہوجائے پیشاب مقدار میں کم پیاس نہ ہو اور ایسے حالات میں عموماً سخت اور دیرینہ قبض ہوتی ہے ایپس ان علامات کو ٹھیک کر دیتا ہے۔ اور حمل اپنے متعینہ اوقات کو نہایت خوش اسلوبی سے پیدا کرتا ہے۔

آرنیکا مانٹ:۔ تمام ایسے حالات میں جب مریضہ کو کوئی صدمہ یا چوٹ وغیرہ لگی ہو یا وہ کہیں سے گری ہو۔ تو اسے فوراً آرنیکا دینا چاہیے، خصوصاً جب درد کے ساتھ یا بغیر درد کے سیلان خون شروع ہوجائے یا بغیر سیلان کے درد پیدا ہوجائیں مریضہ کو کوٹ پیٹے جانے کا احساس ہوتا ہے

جس کی وجہ سے وہ چل نہیں سکتی ۔ اگر بچہ میں اس وقت تک حرکات پیدا ہو چکی ہوں تو مریضہ کو ان حرکات سے تکلیف ہوتی ہے حاملہ کو اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ بچہ شکم میں آر پار آڑا پڑا ہے ۔

اسارم :۔ جہاں اعصاب میں حد سے زیادہ ذکی الحسی کے ساتھ اسقاط کا خدشہ ہو یہاں تک کہ خیال کرنے سے ہی تکلیف نمودار ہو جائے ۔ ایک عجیب سے احساس کی رو مریضہ میں پیدا ہو جائے جس سے مریضہ کے خیال اور افعال رک جائیں ۔

بیلا ڈونا :۔ شرمگاہ کی طرف دبانے والے احساس ایسا معلوم ہو جیسے سب کچھ باہر آپڑے گا ، کمر میں درد جیسے ٹوٹ جائے گی ، چہرے میں تمتماہٹ ، آنکھیں سرخ ، کنپٹیوں میں چمکن ، سر میں حدت ، شرمگاہ سے کم و بیش خون کا سیلان جو بعض اوقات گرم محسوس ہو ، مریضہ خفیف سا جھٹکا بھی برداشت نہ کر سکے مریضہ بہت زیادہ کراہے جس سے آرام ملتا معلوم ہو ۔

برائی اونیا :۔ سرخی مائل خون کا سیلان ، کمر میں درد جس میں حرکت سے زیادتی ہو ، رحم میں جلندار درد ، درد سر ایسا معلوم ہو جیسے سر پھٹ جائے گا ، زیادہ مقدار پانی کے لیے پیاس ، تمام جسم بھر میں اور اعضاء میں درد ، منہ اور ہونٹ خشک ، پیاس ، چپ چاپ رہنے کی خواہش بیٹھنے پر تلی قبض پاخانہ خشک ، جیسے جلا ہوا ہو مشکل سے نکلے ۔

کلکیریا کارب :۔ دموی مزاج مستورات مریضہ کی ہسٹری سیلان کی رغبت کا اظہار کرتی ہے حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ اور بہت عرصہ قائم رہنے والے ، پاؤں ٹھنڈے اور چپچپے اگر اب بھی اسقاطِ حمل کا خدشہ ہو بوجہ صدمہ کے ، درد اور سیلانِ خون وغیرہ ہوں تو ہمیں اس تکلیف کو کلکیریا کارب سے روکنا چاہیے ۔

کیمفر :۔ خصوصاً جب انفلوئنزا کی وبا کا موسم ہو اور مریضہ انفلوئنزا کے ساتھ ساقط ہو ، خصوصاً جبکہ مریضہ کی جلد نیلی ، ٹھنڈی ہو اور حرارت کی طرف رغبت ہو ۔

کنابس سٹائیوا :۔ ایسے کیس جن میں مریضہ شدید سوزاک سے متاثرہ بھی ہو رہا ہو ۔

کینتھرس :۔ ایسے کیسوں میں اس دوا کی رہنما علامت پیشاب کی مسلسل بے سود حاجت ہے لیکن صرف چند قطرے جلندار کاٹنے والے دردوں کیساتھ خارج ہوتے ہیں ۔

کاربو ویج :۔ جب حیض مقدار میں کم اور پہلے ہوں یا مقدار میں زیادہ اور جلد جلد ہوں آلاتِ تناسل کی وریدوں کے بڑھ جانے اور پھیلاوٹ کے ساتھ ۔

کالوفائلم :۔ کمر اور گھٹنوں میں شدید درد ، اسقاطِ حمل کا خدشہ ، رحم کے فعل میں کمزوری کیونکہ رحم کی سکڑن بہت خفیف ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ خون بہت کم مقدار میں خارج ہوتا ہے ۔

کیموملا :۔ دردِ زہ کے سے درد ، جن کے ساتھ کم و بیش سیاہی مائل خون کا سیلان ہو پیشاب کی بار بار حاجت ، پیشاب مقدار میں زیادہ اور پیلا ، دردوں سے بے حد بے چینی ، پریشانی اور مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو ، غیر مہذبانہ گفتگو ۔

چائنا :۔ مریضہ کو پیٹ میں تناؤ کا احساس جیسے خوب بھرا ہے ۔ مریضہ ریاح کو خارج کرنا چاہتی ہے لیکن ڈکار یا پاد سے کوئی آرام نہیں ، اگر سیلانِ خون ساتھ ہو ، نیز دیکھو اس دوا کو (Metrorrhagia) یعنی استحاضہ میں ۔

سمی سی فوگا :۔ اسقاطِ حمل کی عادت ، چھاتیوں میں سوئیاں لگنے کے سے درد ، اور جلن ، اس کے ہمراہی علامات ہوں خصوصاً ان اسقاطوں میں مفید ہے جو بائی کی رغبت والی مستورات میں پیش آتے ہیں ۔

سنامومم :۔ غلط قدم پڑنے کے بعد یا گھٹنوں میں چوٹ کے بعد نہایت دہشتناک علامات چمکدار سرخ خون کا مقدار میں زیادہ سیلان ہوتا ہے ۔

کوکولس :۔ زیادہ مقدار کی قے ، کمر میں فالجی درد جس سے ٹانگیں قریب قریب بیکار ہو جائیں

کونیم میکولیٹم :۔ بستر میں لیٹے ہوئے کروٹ بدلتے پر شدید چکر ، ہر پیشاب کرتے وقت ہر دفعہ پیشاب رک رک کر ہو ۔

کروکس سٹائیوا :۔ سیلان سیاہ تاروں کا سا خون ہی شرمگاہ سے خون بہے اس کی سیاہ تاریں بندھ جائیں یا اگر بہت سا خون بہہ گیا ہے اور اس میں کسی انگلی یا چیز کیساتھ اس خون کو اٹھایا جائے تو اسکی شکل سیاہ تاروں کی سی ہوتی ہے ۔ اور وہ آپس میں بندھی ہوتی ہیں یا انہیں گانٹھیں پڑی ہوتی ہیں ۔

ڈلکامارا :۔ جہاں اسقاط کا خدشہ مرطوب موسم سے ٹھنڈی جگہ سے یا ٹھنڈے مرطوب مکانوں میں رہنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو ۔

فیرم میٹالیکم :۔ سیلان خون اور درد ، چہرے پر تمتماہٹ کے ساتھ مریضہ بہت کمزور اور پیلی شدید اعصابیت ۔

جلسی میم: نہایت مفید دوا ہے خصوصاً جبکہ درد ہیں اوپر کی طرف یا پیچھے اور اوپر کی طرف جائیں درد نہایت ہی پریشان کن ہوں۔ اعضا تابع فرمان نہ رہیں۔

ہیوسمس: ہذیان خصوصاً دورے، ہاتھ پاؤں میں اکڑن کیساتھ مریضہ ترت باھو اور قریب سا حو کو بیٹھے اس کے بعد مریضہ درد زہ کے دردوں کے ساتھ سرخ چمکدار خون خارج کرے۔

اگنیشیا: شدید سرد آہیں اور سسکیاں لے دبا ہوا غم استقاطِ حمل کا باعث بن رہا ہے فم معدہ میں بیٹھنے کا احساس۔

اپیکاک: شدید پریشان کن اور مسلسل متلی جو لمحہ بھر کے لیے ختم ہو یا ناف کے گرد درد محدود ہو جائے یا مسلسل سرخ چمکدار خون کا مقدار میں زیادہ سیلان، اگر مندرجہ علامات میں سے کوئی بھی موجود ہو تو یہ اس دوا کی رہنما کن علامات ہوا کرتی ہے ایسی حالت میں اپیکاک مریضہ کو بغیر کسی دوسری دوا کی مدد کے بالکل ٹھیک کر دیتی ہے۔

کالی کارب: اگر درد زہ کے سے درد کمر میں شروع ہوں اور رانوں میں چلے جائیں یا درد سرینوں کے پیچھے کے ہوں، چلتے وقت شدید درد کمر، مریضہ لیٹے یا بیٹھ جانا چاہے قبض پاخانہ لمبا مشکل سے خارج ہو گردوں کے مقام میں سوئیاں چبھیں، اوپر کے پپوٹوں میں استسقائی ورم۔

کریازوٹ: سیلان خون جو بعد میں جلن اور کھجلی پیدا کرنے والا سیلان رہ جائے، جو کچھ وقت کے ساتھ سیلان خون کی صورت اختیار کرے، یہی امر بار بار دہرائے۔

لائیکوپوڈیم: شکم میں مسلسل خمیر بننے کی سی حالت یا درد شکم میں دائیں سے بائیں جانب گولے کی طرح جائیں، یا پیشاب کے اخراج سے قبل کمر میں ناقابل برداشت درد جو کہ پیشاب کے فوراً بعد بالکل آرام آ جائے، بچہ کی حرکات زیادہ، حمل، پیشاب میں سرخ رسوب شرمگاہ کی نالی میں خشکی کا احساس، ریاح کا اجتماع رونی اور غمگین سیلان الرحم، خشکی، شرمگاہ کے ارد گرد کھجلی۔

مرکیورس: لب ملنے فرج میں شدید سوجن، جس میں زخم پڑ جائیں، گلٹیوں کے غدود کا ورم وغیرہ۔

نکس موسکاٹا: خصوصاً ہسٹریکل مستورات میں جن میں خشکی کی رغبت جو مفید ہے منہ اور حلق میں شدید خشکی، زبان تالو میں چپک جائے۔

نکس وامیکا: ہر درد پاخانے یا پیشاب کی حاجت پیدا کرے خصوصاً مقعد و الرحم کی بیماری کے ساتھ بار بار حاجت، پیشاب کرتے جلن اور کھجلی، پیشاب میں اینٹ کا سا رسوب، مریضہ شراب یا دیگر محرک قسم کی اشیاء کے استعمال سے چڑچڑی ہو جاتی ہے قبض لیے، مشکل پاخانے بار بار جیسے بار بار پاخانے مقعد میں درد کے ساتھ یا پاخانے کے بعد اس امر کا احساس جیسے کچھ پاخانہ رہ گیا ہے رحم کے مقام میں پھوڑے کے سے درد کا احساس، مریضہ حرکت سے ڈرتی ہے اور حرکت کرنے سے تکلیف بگڑتی ہے۔

اوپیم: شدید ڈر یا صدمے کے بعد استقاطِ حمل کا خدشہ، درد زہ کے سے درد والے حد یہ دوا خصوصاً اس وقت مفید ہے جب استقاطِ حمل کا خدشہ آخری مہینوں میں پیدا ہو۔

فاسفورس: لمبی پتلی دبلی مستورات شکم میں کمزوری کا احساس، پاخانے پتلے، لمبے خشک سخت مشکل، سیلان خون مقدار میں زیادہ اور بہت دیر تک قائم رہنے والا۔

پلاٹینا: گاڑھے سیاہ خون کا سیلان، کاٹنے یا لرزہ کا احساس جو شرمگاہ سے شکم میں جائے اندام نہانی کی اوپر کی جلدی اور شرمگاہ ٹھنڈے ہوں اور چھونے سے ذکی الحس ہوں۔

پلمبم: قبض پاخانہ بکری کی مینگنیوں کے سے قرص، سلب ہوتی ہوں شکم سے ریڑھ کو کھینچنے والے درد، جیسے شکم ایک رسی سے اوپر کو ریڑھ کی طرف کھینچا جا رہا ہے۔

پاڈوفائلم: خصیۃ الرحم کے مقامات میں درد خصوصاً رات کے وقت جس سے نیند میں خلل ہو مریضہ نہایت اعصابی اور بے چین ہو یہ حالت متواتر کئی رات در رات ہوتی چلی جائے یہاں تک کہ استقاطِ حمل کی علامات ظاہر ہو جائیں، رحم کا گرنا رحم کی آہستہ آہستہ گلاوٹ جس کیساتھ درد ہو پاخانے بار بار اگرچہ قدرتی ہوں ہر پاخانے کے ساتھ کانچ نکلے۔

پلساٹیلا: جب سیلان خون کچھ دیر کے لیے رک جائیں اور پھر دوگنی شدت کیساتھ ظاہر ہوں یہ رکنا اور جاری ہونا بار بار وقوع میں آتا ہے حلیم الطبع اور منکسر المزاج آنسو ڈبڈبے رہیں بند گرم کمرہ برداشت نہ ہو، ہوا ٹھنڈی کھلی کی خواہش کرے۔

رسٹاکس: جب مریضہ موچ کھا گئی ہو یا دیری ہو گئی ہو جیسے کہ مریضہ پھسل جائے اور اپنے آپ کو گرنے سے بچانے کی خاطر موچ کھا جائے یا بوجھا اٹھانے سے شروع شروع میں اس کے دردات کچھ وقت خصوصاً رات کے پچھلے حصے میں زیادہ ہوں، مریضہ بے چین، سکون حاصل کرنے کے لیے بار بار حرکت کرے۔

پنڈلیوں میں اینٹھن۔ استحاضہ۔

سبائنا:۔ یہ دوا خصوصاً ایسے کیسوں میں مفید ہے جن کو تیسرے مہینے عادتاً حمل ساقط ہو جاتے ہیں درد کمر سے چوتڑ کی ہڈی کے سامنے والے مقام اتصال کو جائیں سیلان خون مقدار میں زیادہ منجمد شدہ اور رقیق خون کا جو سرخ اور سیاہ ہو۔

سیکیل کار:۔ کمزور سوء المزاج مستورات جن کے چہرے سے بیماری اور خوف ٹپکے، نبض مدہم موت کا ڈر، سیاہ رقیق خون کا مقدار میں زیادہ سیلان ہو اور تشنجی حرکات۔

سیپیا:۔ چہرے پر زرد چتے ناک کے آرپار کاٹھی سی مقعد میں بوجھ کا احساس قبض پاخانے آنوں ملے شدید حاجت اور زور لگانا پڑے جو عموماً بے کار ہو جائے بھاری گولے کے سے بوجھ کا یہ احساس، ایک نہایت قابلِ وثوق علامت ہے۔ جب کبھی بھی سیپیا دوا ہوگی قریب پایا جاتا ہے اسقاط حمل جو خصوصاً پانچویں سے ساتویں مہینے میں ہوں بار بار حدت کے دورے بچہ کی حرکات خفیف ہوں شرمگاہ کے اردگرد شدید کھجلی غشی کی رغبت فم معدہ میں دو بجے خالی پن کا احساس۔

سلیشیا:۔ خصوصاً جہاں ریڑھ کی تکلیفات یا قبض جس میں پاخانے مشکل سے ہوں۔ جیسے مبرز میں انکو نکالنے کی طاقت نہیں ہے۔ اور جہاں مقعد سے ذرا سا نکلا ہوا پاخانہ پھر واپس چلا جائے مفید ہے۔

سٹرامونیم:۔ اسقاط حمل کا خطرہ مسلسل بکواس کیساتھ مریضہ بولے دعائیں مانگے گانے یا مسلسل بولے

سلفر:۔ بار بار حدت کے دورے پاؤں ٹھنڈے چاند پر حدت کمزوری غشی کے دورے چہرا اور جسم کے دوسرے حصوں میں والے سیلان رحم، بواسیری سے جن میں سے بہت خون بہے چھونے سے ذکی الحس ہوں اور ان میں بے حد کھجلی ہو مریضہ گہری نیند نہ سو سکے بار بار جاگے ۱۱ بجے قبل دوپہر شدید بھوک کلیجہ بیٹھنے کا احساس غذا نے کرے شور وغل برداشت نہ ہو ذرا سی محنت شدید تھکاوٹ پیدا کردے۔

ویریٹرم البم:۔ یہ دوا ان حالات میں مفید ہے جہاں ہر حیض پر شدید قے اور دست ہے ہوں یا کمزور کرنے والے دست ہوں دورے کے ساتھ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ، ابکائیاں۔

زنکم:۔ ٹانگوں اور پاؤں میں بے حد بےچینی یا اسقاطِ حمل کی علامات کے ساتھ ٹانگوں اور پاؤں میں کپکپی کی سی حالت۔

نائٹرک ایسڈ:۔ حمل کے پہلے آدھے زمانے میں زیادہ محنت سے رحم سے سیلان

خون کمزوری کے ساتھ۔

وائی برنم:۔ اسقاط حمل کا خطرہ شدید دردوں اور منجمد شدہ خون کے سیلان کیساتھ۔

تھوجا:۔ تیسرے مہینے اسقاط حمل مقدار میں کم سیلان خون کے اعادہ کیساتھ جو پانچ دن رہے اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتا جائے یہاں تک کہ اسقاط ہو جائے۔

باب دوم

حیض کی خرابیاں

میں نے کسی حصہ میں اس کا ذکر کیا ہے کہ حیض ایک قدرتی کورس ہے جو جوانی کی عمر سے سن یاس کے زمانہ تک ٹھیک وقفہ پر اور باقاعدگی سے مستورات کو ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جب اس باقاعدگی اور قدرتی کورس میں کسی قسم کی تبدیلی ہوتی ہے اور اس تبدیلی سے حیض بے قاعدہ یا غیر قدرتی ہو جاتا ہے۔ تو اس کا عورت کی صحت پر بہت برا اثر پڑ جاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ عورت کی تندرستی میں حیض بالکل باقاعدہ اور قدرتی ہوتا ہے جبکہ کسی قسم کی بیماری کی حالت میں حیض میں بے قاعدگی اور غیر قدرتی پن آ جاتا ہے اس لیے حیض کی درستگی کر دینا یا بیمار عورت کا علاج کر دینا ایک ہی معنی رکھتا ہے۔

اس موقع پر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ معالج کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اپنی مریضہ کو یقین دلائے اور ذہن نشین کرا دے کہ حیض کا باقاعدہ رہنا ہی عورت کی صحت کا سب سے بڑا راز ہے۔

احتباس الطمث، حیض کا بند ہونا

AMENORRHOEA

حیض کے بند ہونے کی مختلف وجوہات ہیں اور حیض عورت کی زندگی میں ایک یا کئی صورتوں میں بند ہو سکتا ہے۔ حیض کے بند ہونے کی ان مختلف شکلوں کو ہم تین حصوں میں منقسم کر سکتے ہیں۔ ۱۔ جب حیض کبھی ظاہر ہی نہ ہوا ہو۔ ۲۔ جب حیض ظاہر ہو کر رک چکا ہو۔ ۳۔ جب حیض کئی مہینوں تک جاری رہا ہو

لیکن کبھی کبھی رک جاتا ہو یا کبھی کبھی صرف جاری ہوتا ہے اور اس کا کورس نہایت بے قاعدہ ہو۔

حیض کے رک جانے کی ہر قسم کو نہایت احتیاط سے دیکھنا چاہیے تا کہ اس کی کیفیت، وجوہات اور علامات کو سمجھا جا سکے، اور ان کے ذریعہ علاج کیا جا سکے۔

ا۔ جب حیض کبھی ظاہر ہی نہ ہوا ہو

ان مستورات میں جنکو جوانی کے حیض کے زمانہ میں بالکل نہیں ہوا یا جن کا عالم شباب کا بہت بڑا حصہ بغیر حیض کے ہی گذر گیا اس قسم کی کیفیت محض یہ کیفیت نہیں ہے۔ کہ پہلے حیض کے ظاہر ہونے میں دیر ہو رہی ہے بلکہ یہ ایک ایسا کیس ہے جو عورت کی طبیعت کا خاصہ ہے بعض وقت اس قسم کی حالت کو سدھارنا ہماری طاقت سے بالکل باہر ہوتا ہے اور بعض وقت یہ ضروری ہوتا ہے کہ قدرت کے اس فعل میں دخل اندازی نہ کی جائے اور بعض وقت دوا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا کیفیتوں میں پہلے ہم اس کیفیت کا ذکر کرتے ہیں جس میں عورت کے آلات تناسل مکمل طور پر نشوونما یافتہ نہیں ہوتے۔ ان مستورات میں خصیۃ الرحم یا تو ہوتے ہی نہیں یا اگر ہوتے ہیں تو ان کی نشوونما یافتہ نہیں ہوتے وہ اسی طرح کے بنے اور چھوٹے بنے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے ایسے کیس بھی ہم کو ملتے ہیں جن کے مذکورہ آلات لڑکپن کے زمانہ میں کسی حادثہ یا چوٹ کی وجہ سے متضرر ہو کر ناکارہ ہو چکے ہیں۔ مریضہ کی باقی جسمانی کیفیتیں بالکل درست ہوتی ہیں جسم کا ہر دوسرا فعل اور نشوونما بالکل ٹھیک اور باقاعدہ ہوتی ہے۔ مگر صرف ایک ہی چیز میں کمی ہوتی ہے۔ اور وہ ہے آلاتِ تناسل کی نشوونما۔ چھاتیاں پورے طور پر نہیں ابھرتیں۔ نہ آلاتِ تناسل میں حس نہیں ہوتی آواز کسی قدر مردانہ ہوتی ہے اور اوپر کے ہونٹ پر مونچھوں کی طرح سے بال اگ آتے ہیں یہ زنانہ اور مردانہ ایک عجیب دھریب مکسچر۔ ایسے کیس ہمارے احاطہ علاج سے قطعی طور پر باہر ہیں کیونکہ ہم ان کے متعلق کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

کچھ کیس ہمیں ایسے بھی ملتے ہیں جن میں آلاتِ تناسل کی بناوٹ کا کچھ تھوڑا سا نقص ہوتا ہے اور وہ نقص علاج کے ذریعہ سے درست ہو سکتا ہے۔ ایسی مثالیں ہمیں ان مستورات میں ملتی ہیں جن میں پردۂ بکارت بالکل سخت اور شرمگاہ کا منہ روکے ہوئے ہوتا ہے یا شرمگاہ کے لب آپس میں مکمل طور پر ملے ہوئے ہوتے ہیں یا رحم کا منہ قطعی طور پر بند ہوتا ہے ان حالتوں میں حیض ہوتے ضرور ہیں۔ مگر صرف ایک ہی چیز نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملتا اس لیے وہ اندر ہی اندر جمع ہوتے رہتے ہیں ہر حیض کے وقت

مریضہ کو سخت ترین تکلیف ہوتی ہے۔ رحم کی دیواروں میں درد، آلاتِ تناسل میں درد کے شدید دورے ہوا کرتے ہیں اس وقت اگر اس تکلیف کا علاج نہ کیا گیا تو نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خونِ حیض شکم کی طرف راغب ہو کر پردہ باریطون کو ماؤف کر دیتا ہے اور اس کے اندر ورم پیدا ہو کر مہلک صورت اختیار کر لیتا ہے یا اس سے دن بدن شکم بڑھتا جاتا ہے اور درد کا موجب بنتا ہے یا مریضہ رکے ہوئے حیض کے زہر نظام کے اندر جذب ہوتے رہنے کی وجہ سے دن بدن کمزوری ہوتی جاتی ہے اور آخر کار سسک کر ختم ہو جاتی ہے۔

اس کیفیت کا نہایت سہل طریقہ یہ ہے کہ پردۂ بکارت، لب ہائے دہنِ شرمگاہ، یا رحم کے منہ کو کھول دیا جائے تو خونِ حیض راستہ مل جانے سے اپنے آپ قدرتی طور پر باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور مریضہ کی تمام تکلیفات رفع ہو جاتی ہیں۔

ایسی مستورات بھی دنیا میں موجود ہیں جن کو حیض ہوتا ہی نہیں تاہم ان کو کسی قسم کی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر اس قسم کی مستورات میں علاج کیا گیا اور دوائیں دی گئیں تو بجائے فائدے کے ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔ اس قسم کی مستورات میں خصیۃ الرحم ہوتے ہیں وہ اپنا فعل بھی کرتے ہیں لیکن تاہم کسی قسم کا حیض یا سیلانِ حیض نہیں ہوتا۔ آج تک دنیا کی سائنس یہ نہیں معلوم کر سکی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے مگر واقعات بتاتے ہیں کہ اس قسم کی مستورات موجود ہیں جو نہایت تندرست ہیں جنکے حمل ہوتے ہیں اور بچے بھی پیدا ہوتے ہیں ایسی عورتیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں جن کی نسل در نسل حیض نہیں ہوتا تاہم بچے ہوتے ہیں۔

ایسے بھی خاندان اور عورتیں موجود ہیں جن میں پہلا حیض بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے بعض وقت ۲۰ اور ۲۲ برس کی عمر میں جا کر پہلا حیض شروع ہوتا ہے۔ تاہم یہ عورتیں نہایت تندرست رہتی ہیں ان کے بچے بھی ہوتے ہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ ایسی عورتیں عموماً زیادہ عمر تک زندہ رہتی ہیں ان کا سن یاس (حیض کا بند ہونا) بہت بڑی عمر میں ہوتا ہے۔ ایسی عورتوں کا بھی حیض جاری ہونے کے لیے علاج کرنا بجائے فائدے کے نقصان دہ ہوتا ہے۔

میں نے مذکورہ بالا مستثنیات کا ذکر اس لیے کیا ہے تا کہ معالجین کو یہ سمجھ آ جائے کہ اس قسم کی عورتیں دنیا میں موجود ہیں۔ اور کبھی غلطی سے ان کا علاج والدین کے کہنے پر یا خود عورت کے کہنے پر شروع نہ کر دیں۔ علاج اس وقت تک شروع نہ کرنا چاہیے، جب تک اس علامت کے ساتھ ساتھ علامات تکلیف موجود نہ ہوں۔

اب ایسی عورتیں بھی دنیا میں موجود ہیں جنکو حقیقتاً علاج کی ضرورت ہوتی ہے میں نے ان عورتوں کا اوپر ذکر کیا ہے کہ کچھ عورتیں ایسی ہیں۔ جن کے اعضائے تناسل ہوتے ہی نہیں اور اگر ہوتے تو ان میں افعال کا اجراء نہیں ہو سکتا ایسی مستورات بھی موجود ہیں کہ جن کو حیض اپنی طبیعت کی وجہ سے ہوتا ہی نہیں، تاہم ان کے اولاد اور بچے ہوتے ہیں ایسی عورتوں کا ذکر بھی میں نے کیا ہے جنکو پہلا حیض بہت دیر میں ہوتا ہے۔ اور جن کے علاج کی کبھی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ لیکن موجودہ حالت میں ان عورتوں کا ذکر کرتا ہوں جن میں حیض رکا ہوا ہو ان کے اندر آلات تناسل کی نشوونما پورے طور پر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ یہ ایک غیر طبعی اور غیر تصدیقی حالت ہے جس کا علاج ہومیوپیتھک ادویہ سے نہایت آسانی اور کامیابی کیساتھ ہو سکتا ہے اس علاج میں ہومیوپیتھک نے دنیا کے اندر نام حاصل کیا ہے۔

پہلے حصہ میں میں نے بتایا تھا کہ خصیۃ الرحم میں پہلے انڈا پکتا ہے اور اس کے بعد خون حیض کا اجرا ہوتا ہے۔ ان مستورات میں جن میں خصیۃ الرحم غیر نشوونما یافتہ ہوتے ہیں۔ یا ہوتے ہی نہیں چونکہ ان میں انڈہ نہیں پکتا اس لیے حیض نہیں ہوتا جن مستورات میں خصیۃ الرحم کے ہوتے ہوئے بھی انڈہ نہیں پکتا یا حیض نہیں ہوتا ان کی علامات مفصلہ ذیل ہوتی ہے ان مستورات کا علاج کرنا اور علاج کر کے درست کرنا ہمارا فرض اولین ہے۔

علامات

نوجوان عورتوں میں جب حیض کی رکاوٹ کیساتھ کسی قسم کا کوئی درد یا دوسری تکلیفات نہیں ہوتیں، تو یہ رکاوٹ خصیۃ الرحم کی نامکمل نشوونما کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن جن حالتوں میں کہ حیض کی رکاوٹ کیساتھ درد ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دردوں کیساتھ حیض ہوگا، اور عام صحت خراب ہوجاتی ہے یا خراب رہتی ہے تو اس کی وجہ موٹاپا ہوتی ہے گو خصیۃ الرحم کافی نشوونما یافتہ ہوتے ہیں لیکن ان میں فعل کے اجراء کی طاقت نہیں ہوتی۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جب خصیۃ الرحم کی نشوونما بہت دیر میں ہوتی ہے اور اسی واسطے حیض دیر میں نمودار ہوتے ہیں تو ان حیضوں کے ساتھ کسی قسم کا درد وغیرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ طاقت اور پہلے صحت سے بھی زیادہ بہتر ہوتی ہے یہ حیض کی رکاوٹ دوسری شکل ہے جس میں علاج کی کبھی ضرورت نہیں پڑتی۔

مقدم الذکر حالتوں میں مریضہ کمزور، پیلی ہوتی ہے اور اس کی صحت بھی خراب ہوتی ہے یا مریضہ دبلی پتلی اور دموی مزاج ہوتی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دوران خون [illegible] ہے، یہ ان مریضاؤں میں سردی سے ذکی الحسی ہوتی ہے جاذبیت میں کمی، غذا سے نفرت یا بے پرواہی اس کے

برعکس ایسی بھی مریضائیں ہیں جنکی ظاہراً شکل وشباہت سے صحت اور موٹاپا ٹپکتا ہے ان کے رخسار سرخ ہوتے ہیں پہلی قسم کی مستورات میں حیض کی رکاوٹ ہمیشہ قریب قریب دیر سے ہوتی ہے، اور ان کے تمام نظام کو ماؤف کیے رہتی ہے، موخر الذکر حالت میں تکلیف حاد اور شدید ہوتی ہے اور ہمیشہ مقامی ہوتی ہے ان دونوں قسم کی مریضاؤں میں حیض کے نشان ہر ماہ ہوتے ہیں ان کے ساتھ لرزہ، کمر اور رانوں میں درد، شکم کے نچلے حصہ میں بوجھ، عام سستی بے آرامی ہوتی ہے یہ علامات چند گھنٹے یا ایک دو دن رہنے کے بعد بغیر حیض نمودار ہوئے ہی ختم ہوجاتی ہے یا حیض کے بجائے لیکوریا آتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ حیض کی نمود کی یہ قدرتی کوشش ہمیشہ عارضی نہیں ہوتی، بلکہ گاہے گاہے شدید درد سر ہوتا ہے روشنی اور آواز بعض اوقات ناقابل برداشت ہوتی ہیں سر میں بھاری پن اور تھکن کی شکایت معدہ اور آنتوں کے فعل میں بے قاعدگی چہرے پر پیلا پن اور طاقت میں نمایاں کمی وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ سانس میں رکاوٹ کے دورے، ہسٹریا کے دورے بھی ہوتے ہیں اور ظاہری طور پر مریضہ کی صحت بہت گری معلوم ہوتی ہے بخار سینہ میں درد، یا بعض وقت دق کی رغبت بھی ہو سکتی ہے۔

اس تکلیف کیلئے جو دوائیں آخر میں دی گئی ہیں ان میں سے کوئی ایک مریضہ کیلئے موافق حال ہو سکتی ہے۔

۲۔ حیض کا رک جانا:۔ یہ دوسری نمود ہے اس نمود میں پہلے حیض دکھائی دیتے ہیں مگر بعد میں رک جاتے ہیں۔

ان کی بندش یکایک ہو سکتی ہے یا آہستہ آہستہ ہوتی ہے مقدم الذکر حالت میں فوراً شدید اور خطرناک صورت بیماری اختیار کر سکتی ہے لیکن موخر الذکر میں یہ حالت طبعی خرابی کا پیش خیمہ ہوتی ہے مثلاً دق یا یہ رحم یا خصیۃ الرحم کی عضوی خرابیوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔

حیض کی یکایک بندش سردی لگ جانے جسم کے بھیگ جانے سے ہو سکتی ہے جب سیلان حیض شروع ہوتا ہے تو یکایک سردی لگ جانے سے حیض رک جاتا ہے نظام عصبی پر صدمہ مثلاً ڈر یا یکایک اور فوری دماغی پریشانی یا جسمانی یا دماغی ابتری سے حیض کا سیلان دوران حیض رک سکتا ہے۔

حیض کی دیر تک رکاوٹ کی مفصلہ ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔

جسم میں کمزور کرنے والے اور آہستہ آہستہ ظاہر ہونے والے اثرات، نوجوان لڑکیوں کا گھر میں بند رہنا اور سستی کی زندگی بسر کرنا، سخت دماغی محنت غذائیت کی کمی، لیکوریا یا کوئی طبعی خرابی مثلاً دق وغیرہ یا ورم خصیۃ الرحم

- یا رحم کی جھلی کی نشو و نما میں خرابی۔ بعض اوقات اس تکلیف کے ساتھ حادِ دوری کیفیتیں بخار بھی ہوتا ہے رکاوٹ یا بندشِ حیض جس قدر اچانک ہو گی اسی قدر اس کی علامات اور نتائج زیادہ شدید ہوں

علامات

گے۔ اس کے ساتھ زیادہ تر بخار، درد سر، غشی، تیزی، پیاس، متلی اور طبیعت ابتری کی دیگر علامات ہوتی ہیں۔ یا حیض کے یکایک بند ہو جانے سے مقامی ورم مثلاً پھیپھڑوں میں، رحم میں یا خصیۃ الرحم میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جہاں مریضہ میں اعصابی مزاج ہو وہاں دماغ میں ورم اور دیگر دماغی تکلیفات بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ دماغی علامات ہمیشہ اسی وقت کم ہوتی ہیں جب حیض خود کر آتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ جہاں حیض میں پہلے کا رواں تھا ہو اور مریضہ سخت بیمار ہو تو اس شدت کی بیماری میں حیض کا آنا خطرے کی علامت ہے۔

حیض کی رکاوٹ سے ہسٹریائی تکلیفات یا اعصابی دوروں کی نمود بھی بعض اوقات ہوتی ہے اور یہ تکلیف بڑھ کر سر پھیپھڑے اور معدے کو ماؤف کر سکتی ہے بعض وقت حیض کے بند ہونے سے سخت ترین نتائج اعصابی کمزوری، اعصابی تکلیفات مثلاً غشی، نابینائی، کانوں میں آوازیں، سکتہ اور فالج بھی ہو سکتے ہیں۔

(Vicarious Menstruation) یعنی حیض کا شرمگاہ کی نالی کی بجائے کسی دوسرے مخرج سے آنا یہ بھی ایک قسم کا سیلانِ خون ہے مگر اس کی کیفیت اتنی خطرناک اور مہلک نہیں ہوتی جتنی دوسرے سیلانِ خون کی مثلاً اس قسم کا خون اگر پھیپھڑوں سے آئے تو پھیپھڑوں میں کسی قسم کی دق یا سل کی علامات نہیں ہوتیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ مدت کے بعد اگر مندرجہ بالا کیفیت کا علاج نہ کیا جائے (دق یا سل کی نمود ہی ہو جائیں۔

حیض یا تو یکایک بند ہو جاتا ہے یا آہستہ آہستہ ماہ بماہ اس میں بے قاعدگی ہو کر بند ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ خون کی مقدار کم ہوتی جائے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خون کی مقدار رہے تو اتنی ہی مگر اس کی رنگت پھیکی پڑتی جائے اور آخر کار خروجِ حیض کی بجائے پانی کی سی بے رنگ کی رطوبت رہ جائے یا بے رنگ کی رطوبت ایک آدھ مہینہ آتی رہے اور اس کے بعد پھر ایک مہینہ اصل خونِ حیض ہو اور اس کے بعد پھر وہی رطوبت لیکوریا کی زیادتی ہمیشہ حیض کے رک جانے کی موجب ہوتی ہے۔

اسی قسم کی آہستہ آہستہ کی حیض کو قطعی طور پر روک بھی دیتی ہے ہو سکتا ہے کہ یہ وقت سن یاس کا جب حیض بند ہو جاتے ہیں کا ہو چند سال تک سن یاس کے زمانہ میں حیض بند ہو کر آلاتِ تناسل میں بھی جھریاں اور جالا کی آ سکتی ہے ادھیڑ عمر کے بعد ماہواری کچھ مدت کے لئے جاری ہو سکتے ہیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حیض میں کمی اور رکاوٹ

دراصل بذاتِ خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ یہ تمام نظامِ جسم کی خرابی کی ایک کیفیت ہے اور جب تک نظامِ جسم کی ان خرابیوں کو درست نہ کیا جائے یہ ظاہری خرابی درست نہیں ہو سکتی۔

معالجہ

معالجہ وجوہات جن کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہوئی ہے کی بنا پر کرنا چاہیے یا عام صحت جسمانی کو درست کرنا چاہیے وجوہات سے میرا مطلب فوری وجوہات میں مثلاً پاؤں بھیگنے، سردی لگنے وغیرہ سے حیض کا رک جانا یا بند ہو جانا اور جسمانی کیفیتوں سے میرا مطلب طبعی کمزوریاں اور طبعی تکلیفات میں یا اسباب کہ جب تکلیف فوری یا حادہ ہو تو اس کا علاج بالمثل دوا سے کرنا چاہیے اور علاج کے دوران میں دوا کو جلد جلد دہرانا چاہیے لیکن دیرینہ تکلیفات اور نظامِ جسم کی مزمن تکلیفات کو اونچی طاقتوں سے درست کرنا چاہیے مگر ان طاقتوں کو جلد جلد دہرانا چاہیے بعض وقت ان دواؤں کا اثر ہفتوں اور مہینوں تک رہتا ہے جب تک ان دواؤں کا اثر جاری ہے دوسری دوا نہ دینی چاہیے اس علاج سے نہ صرف حیض ہی جاری ہو جائے گا بلکہ باقی جسمانی خرابیاں بھی رفع ہو کر مریضہ مکمل تندرست اور صحت یاب ہو جائے گی اسی طرح سے مقامی اور آلاتِ تناسل کی عضوی تکلیفات میں مندرجہ بالا طریقے سے علاج کامیاب ہو سکتا ہے جہاں لیکوریا، خون کی قے اور دوسری شدید قسم کی تکلیفات حیض کے رک جانے کے ساتھ ساتھ موجود ہوں وہاں بھی اسی طریقے سے علاج کیا جاتا ہے۔

۲۔ جزوی حیض کی رکاوٹ Partial Amenorrhoea

اس میں حیض مسلسل مہینوں تک بند رہتے ہیں مگر کبھی کبھی اور بے قاعدگی سے ظاہر ہو آتے ہیں انکو بھی بے قاعدہ حیض کہا جا سکتا ہے کیونکہ ان میں بھی گو مکمل طور پر حیض بند نہیں ہوتے تاہم نہایت بیقاعدہ ہوتے ہیں اور خون کی مقدار بھی بالکل بے قاعدہ ہوتی ہے۔

بعض حالتوں میں اس بے قاعدگی کی وجہ سے عورتوں کے نظام میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہے تو بہت کم اور بعض حالتوں میں حیض کی اس بے قاعدگی کے ساتھ حیض کے ساتھ درد ہوتا ہے اس درد کی کمی یا زیادتی مختلف عورتوں میں مختلف ہوتی ہے۔

اس بیقاعدگی میں ہو سکتا ہے کہ حیض کا وقت کم ہو جائے یعنی دو حیضوں کے درمیان ایک اور حیض ہو جائے اس حیض میں خون زیادہ بھی ہو سکتا ہے یا اس بیقاعدگی کے زمانہ میں بہت مدت تک حیض نہ ہو یا اگر حیض ہو تو ہو جائے اٹھائیس دن کے بہت زیادہ وقفوں کے بعد ہو اور جب ہو خون حیض بالکل ٹھیک مقدار میں اور ٹھیک طریق پر ہو

اس جدول حیض کی رکاوٹ کے ترتیب قریب دی وجوہات ہیں جن کا بیان اوپر کیا گیا ہے
اس کے علاج کے لیے یہ ضروری ہے کہ مریضہ کے تمام علامات کو غور سے دیکھنا چاہیے تاکہ یہ معلوم کیا جائے

معالجہ کہ مرض کی بنیاد کہاں موجود ہے اور اس بنیاد کو بالمثل ہومیوپیتھک ادویہ سے درست کرنا چاہیے
ان سب قسم کی تکلیفات کا معالجہ پیچھے دیا جاتا ہے جس کو معالج خاصیت غور و خوض سے دیکھے اور وقت
ضرورت استعمال کرے یہ ضروری نہیں کہ یہی ادویہ ہر مریضہ کے لیے کافی ہوں ایسی صورت میں معالج کا فرض
ہے کہ وہ میٹریا میڈیکا میں سے بالمثل دوا منتخب کرے۔

احتباس الطمث یعنی حیض کے بند ہونے کی ادویہ

پہلے حیض میں دیری: ۱۔ کلکیریا کارب، کاسٹیکم، گریفائٹس، کالی کارب، پلساٹیلا، سلفر
کونیم، مگنیشیا کارب، نیٹرم میور، پٹرولیم، سپائنا۔ ۲۔ اگنس کاسٹس، اورم کارب، برائی اونیا، جیلسیمیم،
کروکس، ڈوبکی ٹیلیس، ڈلکامارا، لائیکوپوڈیم، سیلیشیا، وغیرہ ہائے۔

حیض کا بند ہونا: ۱۔ سمی سی فیوگا، کونیم، ڈلکامارا، جلسیمیم، گریفائٹس، کالی کارب، لائیکوپوڈیم
نکس موسکاٹا، پلساٹیلا، سلیشیا، سلفر۔ ۲۔ اکونائٹ، الٹرس فاری نوسا، اورم کارب، اپس ملیفیکا، برائٹا کارب
بیلاڈونا، کلکیریا کارب، کاسٹیکم، کیمومیلا، چائنا، کیوپرم، فیرم، نیٹرم میور، فاسفورس، پلاٹینا، سباڈیلا
سینی شیو، سیپیا، سٹافی سیگریا، وغیرہ ہائے۔ ۳۔ اسکولس ہپ، اگنس کاسٹس، الیومنا، ایپوسائنم، آرسنک
اسکلی پیاڈ، سارسیکا، اورم میٹیلیکم، بورکس، برائی اونیا، کاربوویج، کالوسنتھ، کروکس، ہیڈیوما، ہیلی بورس، ہیپر، مگنیشیا
امونیم، میکیسس، فاسفورک ایسڈ، فائٹولاکا، مگنیشیا کارب، مگنیشیا میور، مرک سال، نکس وامیکا، موڈوڈن
روٹا، سنگونیریا، سارساپریلا، سٹرامونیم، سلفر، آرسنک البم، اورم میٹیلیکم، زنتھاکسائلم۔

اکونائٹ: نوجوان لڑکیوں میں حیض کا بند ہو جانا، جو محنت کا کام کرنے کی عادی ہوں اور
جن میں خون کی افراط ہو خون سر یا چھاتی کو جائے لیٹی ہوئی حالت سے اٹھنے پر چکر اور غشی، ٹھنڈ لگ جانے
سے یا پاؤں بھیگ جانے یا خوف یا ڈر سے حیض رک جائے۔

اسکولس ہپ: عام کمزوری اور ناطاقتی کے ساتھ حیض کا بند ہو جانا، کمر میں جوڑوں کے
گرد چلتے وقت یا کھڑی ہوئی حالت میں بے حد کمزوری، یا اس کا احساس جیسے ٹوٹ جائے گی قبض پاخانہ کی

حاجت کے ساتھ، بواسیری نیلگوں سے، جن کے ساتھ بے حد جلن ہو۔

اگنس کاسٹس: حیض کا رک جانا، شکم میں کھنچنے والے درد کے ساتھ۔

الٹرس فاری نوسا: حیض کا رک جانا یا حیض کے جاری ہونے میں دیری، رحم یا خصیۃ الرحم کے
فعل میں کمی کی وجہ سے، دماغی اور جسمانی طور پر تھکاوٹ، شکم میں بھراؤ اور تناؤ نیچے دبانے کے احساسات
کے پیچھے کمزوری، بے حد سستی۔

الیومنا: حیض کا رک جانا جس کے ساتھ بجائے سیلان الرحم ہو جو صرف دن کے وقت بہے جبکہ کمزوری
نرم پاخانہ کیلئے بھی بہت زور لگانا پڑے، بے آرامی کی نیند ہمیشہ دل کی دھڑکن کیساتھ اٹھے۔

امونیا کارب: رکے ہوئے حیض کے درمیان درد اور شکم میں درد، کمر میں شدید درد، عموماً جسم کی ٹھنڈک کیساتھ۔

ایپوسائنم: نوجوان لڑکیوں میں حیض کا رک جانا جس کے ساتھ شکم اور اعضاء میں استسقائی پھولاوٹ ہو۔

ایپس: حیض کا رک جانا، عام استسقائی کیفیت کے ساتھ خصیۃ الرحم میں درد اور ذکی الحسی
خصوصاً جب درد ڈنگ لگنے کے سے ہوں دل کے مقام میں پریشانی۔

آرسنک البم: چہرہ سفید پیلا، بے حد کمزوری ذرا سی محنت تھکا دے، کھانے کھانے کے بعد دردناک دست
معدہ میں ٹھنڈا پانی بوجھ کی طرح پڑا ہوا معلوم ہو نیند تھکا دینے والی خوابوں کیساتھ، مریضہ کا نیچے زیادہ کپڑے پہننا چاہے
یا آگ کے نزدیک بیٹھنا چاہے پیاس زیادہ یا مریضہ تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پینا چاہے۔

اورم میٹیلیکم: حیض کا رک جانا جس کے ساتھ قوائے ذہنیہ جواب دے دیں، اور خودکشی کی رغبت
ہو مریضہ کھڑکیوں میں سے چھلانگ مارنا چاہے۔

بیلاڈونا: تپکن والا درد سر کنپٹیوں میں تپکن، آنکھیں اور چہرہ سرخ مریضہ روشنی اور شور برداشت
نہ کر سکے، سر میں بے حد حرارت، شکم میں خصوصاً رحم کے مقام میں بوجھ اور دباؤ کا احساس۔

بورکس: مریضہ نیچے کی طرف حرکت برداشت نہ کر سکے مثلاً جھولے کا نیچے آنا، سیڑھیوں سے نیچے اترنا
وغیرہ، سینہ میں دائیں جانب گوشت میں درد، مریضہ بے حد اعصابی ہو اچھی طرح سو نہ سکے۔

برائی اونیا: ناک سے بار بار خون، ہونٹ خشک بے حد پیاس، پانی کی بہت مقدار پینا چاہے
پاخانہ سخت خشک جیسے جلا ہوا ہو۔ مریضہ چپ چاپ رہنا چاہے کیونکہ حرکت تکلیف دہ ہوتی ہے اور مریضہ
برداشت نہیں کر سکتی۔

کلکیریا کارب :- دوہری مزاج مستورات، زینہ چڑھنے پر چکر، پاؤں ٹھنڈے اور چپچپے، فم معدہ میں بھاری پن یا ورم، اوپر چڑھنے سے تکلیفات بڑھیں۔

کاربوویج :- جب حیض ہونا چاہیے اس وقت پرانے کھیلی کے بچوں میں بے حد کجھلی ہو۔

کاسٹیکم :- چہرہ زردی مائل کمزور، خنازیری مزاج، ہم گیبی، مریضہ ہر چیز کا تاریک پہلو دیکھے، ہسٹریا کے دورے، رگڑ اور جبڑے کی ہڈی کی جانب اتصال پر مروڑنے والے درد، سیلان رحم صرف دن کے وقت یا رات کو زیادتی ہو، چلتے وقت یا کھانستے وقت پیشاب کا از خود نکل جانا۔

کیموملا :- حیض میں رکاوٹ اگر پسینہ کے دب جانے یا غصہ کے دورے کی وجہ سے ہوئی ہو، مریضہ بیحد چڑچڑی لڑنے کیطرف راغب، اپنے مزاج کو قابو میں نہ رکھ سکے، ایک رخسار لال دوسرا پیلا، آلات تناسل کیطرف دبانیوالے درد، سفید پیشاب بہت زیادہ مقدار میں آئے۔

چیلیڈونیم :- دا ہنے کندھے کی ہڈی کے نیچے اور اندرونی زاویہ میں مسلسل درد، حیض کی رکاوٹ کے ساتھ صفراوی تکلیفات۔

چائنا :- شکم میں پھولاؤ اور تناؤ کا احساس خصوصاً کھانے کے بعد، ڈکار لینے کی خواہش جس سے آرام نہ ہو۔

سمی سی فوگا :- اٹی والے درد اور اعصابی مستورات میں حیض کا رک جانا، اعصابی اکساہٹ جو حشی یا ہسٹریا کے درجہ تک پہنچے، سر میں بھاری پن اور چکر۔

کوکولس انڈیکا :- کمر میں بے حد تکلیفی درد، حیض کے بجائے سیلان رحم چند قطرے سیاہ خون کے آئیں، حیض کے اجرا سے قبل مریضہ اتنی کمزور ہو کہ وہ بول بھی نہ سکے، ہسٹریا کی علامات نہایت نمایاں درد و مروڑ کے ساتھ۔

کالوسنتھ :- جہاں غصہ اور جذبات کا دبائے جانا حیض کے رکنے کی وجہ ہو تو انتہی درد، جن سے مریضہ کو دوہرا ہونا پڑے، بیحد پریشانی اور حیرانی کے ساتھ۔

کونیم میکولیٹم :- ہر حیض پر چھاتیاں بڑی ہو جائیں پھوڑے کا سا درد، بیحد چکر خصوصاً لیٹی ہوئی حالت میں کروٹ بدلنے پر، پیشاب رک رک کر ہو، حیض کی رکاوٹ کے ساتھ ورم اور سختیٔ الرحم کی دیگر تکلیفات اور سبز بجس۔

کروکس :- شکم میں کسی زندہ چیز کی سی حرکت کا احساس، ایسا ہی احساس بعض اوقات معدہ میں پایا

جاتا ہے، سیاہ تار دار خون کی تکثیر، حیض سیاہ تاروں کا پست ہو گی۔

کیوپرم :- خصوصاً جب کہ تکلیف پاؤں کے پسینہ دبنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو، سر کی چوٹی پر عجیب سرسراہٹ کا درد، مسلسل متلی اور قے، تشنجی درد سے دوہری ہو کر جھکوں کے ساتھ، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں اینٹھن رہے۔

ڈلکامارہ :- جب یہ رکاوٹ مرطوب ٹھنڈ کی وجہ سے ہو، ہر بار جب ٹھنڈ لگے مریضہ کو قے یا کوئی اور دوسری جلدی تکلیف ہو جایا کرے، ہاتھوں پر سے چھاتیاں بھری ہوئی اور سخت۔

یوفریشیا :- آشوب چشم، آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی، ناک کی جڑ میں داہنی آنکھ کے قریب خشک درد ناک گلٹی، جو حیض کی رکاوٹ کے وقت سے پیدا ہوا ہو۔

فیرم :- کمزور سبز بجس والی مریضائیں چہرے پر سرخی کے ساتھ۔

جلسی میم :- حیض میں رکاوٹ، سر اور چہرے میں تیز کاٹنے والے اعصابی دردوں کیساتھ، درد جس سے سر میں بیحد بھاری پن اور چکر پیدا ہو اور بینائی متاثر ہو، سفید سیلان الرحم۔

گریفائٹس :- حیض کا سیلان پیلا، مقدار میں بہت ہی کم، جو کبھی کبھی ظاہر ہو۔ جس سے شکم میں اور اعضاء میں درد ہو، ہاتھ اور پاؤں میں ورم، جسم کے مختلف حصص میں یہاں اور وہاں کھجانے والے پتے جن سے گاڑھا شہد کا سا مواد رسے۔

ہیمڈی اوما :- حیض میں رکاوٹ جس کیساتھ آنتوں کی خرابیاں متلی ابکائیاں اور قے ہوں۔

ہیلی بورس :- حیض میں رکاوٹ جس کے ساتھ شکم میں استسقائی کیفیت ہو، پیشاب مقدار میں کم، سیاہ رسوب رسے۔

ہیوسمس :- ہر حیض پر اونچی آواز سے قہقہے، بستر پر چلتے مریضہ اپنے آپکو ننگا کرنا چاہے۔

اگنیشیا :- از خود ٹھنڈی آہیں اور سسکیاں دبے ہوئے غم میں ڈوبی ہوئی، حیض کی رکاوٹ کی وجہ عموماً دبا ہوا غم ہوتا ہے، فم معدہ میں کمزوری اور بیٹھنے کا احساس۔

آئیوڈیم :- سیڑھیاں چڑھنے پر بے حد ہانپے، چہرے میں سرخی اور پیلا پن باری باری ہو، بار بار دھڑکن کے دورے، غذا سے مریضہ میں کوئی طاقت نہ آئے۔

کالی کارب :- ہر حیض پر کھٹی ڈکاریں اور رخساروں میں پھلاوٹ، بعض اوقات تمام جسم پر

گولی لگنے کے سے درد ہو حیض میں دل کی عضلاتی خرابیاں، زیریاف کے دائیں آنکھ کے اوپری پپوٹوں میں ورم ہڈیوں میں سوجن کی رغبت۔

لیکیسس :۔ ہر حیض پر دل میں درد سینہ میں تنگی اور ڈکاریں، چکر درد سر کے ساتھ، ناک سے چند قطرے خون کا سیلان، پست حوصلگی۔

لیلیم ٹگ :۔ حیض میں رکاوٹ دل میں پریشانی کیساتھ یا خصیۃ الرحم میں جلد زخم لگنے کے سے دردوں کیساتھ، رحم میں گراوٹ یا رحم کے آگے گرنے کا احساس کیساتھ حیض میں رکاوٹ چلتے پھرتے ہوئے اگر غیر لالہ سیلان الرحم ہو کپڑے پر بھورا دھبہ چھوڑے حیض کا خیر مکمل طور پر بند ہو جانا کبھی حیض ہو اور پھر کچھ عرصہ کے لیے غائب ہو جائے اس امر کا احساس جیسے شکم کے لیے کچھ سہارا ضروری ہے۔

لائیکوپوڈیم :۔ ڈر کی وجہ سے حیض کا بند ہونا، وقفہ کھٹا، کھٹے ڈکار، کھٹی قے، سیری کا مسلسل احساس یہاں تک کہ ایک دو لقمہ کھانے سے ہی حلق تک بھری ہوئی محسوس کرے، پیڑو یا خصوصاً دائیں پسلیوں کے نیچے، فرج میں خشکی کا احساس، فرج سے ہوا نکلے۔

میگنیشیا کارب :۔ ہر حیض پر گلا متورم ہو جائے جو صرف حیض کے ظاہر ہونے پر یا دوسری علامات کے پیدا ہو جانے پر ٹھیک ہو جائے۔

میگنیشیا میور :۔ ہر حیض پر مریضہ میں اکساہٹ پیدا ہو جائے ناف کے قریب کھینچاؤ میں ہر حیض کے وقت پر نیچے دبانے کا احساس، مریضہ سخت گیر قبض، پاخانہ لبالب اور مشکل جو مقعد سے باہر آنے پر ٹوٹ جائے، بعد بے خوابی۔

مرکیوریس :۔ ہر حیض پر شرمگاہ کی نالی اپنی جگہ سے گر جائے، ہر حیض کے وقت پر سر کو خون کا دوران یا سر میں اجتماع خون خشک حدت کیساتھ، ہر حیض پر پستانوں میں درد، جیسے ان میں گانٹھ پڑ جائیں گے ہاتھ پاؤں اور چہرے میں استسقائی ورم۔

نیٹرم میور :۔ ہر حیض کے وقت ہر صبح چند گھنٹے کیلئے مریضہ پریشان، متفکر، غمگین اور چڑچڑی محسوس کرے، درد سے مچھلی طرح حلق تک آئے اور کھوک کے ساتھ کبھی کبھی خون بھی ہو، ہر روز صبح سویرے درد سر کے ساتھ جاگے جو دوپہر زیادہ دیر تک رہے، قبض، پاخانہ بڑا اور مشکل سے ہو، قبض کی وجہ سے مقعد سکڑ جائے اس میں شگاف پڑ جائیں اور خون آئے۔

نکس موسکاٹا :۔ ہر حیض کے وقت منہ زبان اور حلق حد سے زیادہ خشک ہو جائیں خصوصاً جب سوئے ہو

بھیگ جانے سے حیض کا رک جانا ان مستورات کا حیض رک جائے جن میں ہسٹیریا یا بیہوشی ہو جانے کی عادت یا رغبت ہو، ناقابلِ ضبط غنودگی ہر وقت نیند محسوس کرے بائی کے درد، ہر کھانے کے بعد شکم پھول جائے۔

فاسفورس :۔ خصوصاً لمبی پتلی اور دق کے مزاج والی مستورات کیلئے ہر وقت حیض کے زمانہ میں خون کی قے، یا خون کا تھوکنا، بعض اوقات خون کی قے زیادہ ہو یا بعض وقت مقعد سے یا پیشاب کی نالی سے خون کا سیلان ہو پاخانہ بھوسا خشک اور مشکل سے ہو شکم میں بے حد کمزوری کا احساس، پاؤں اور ٹانگیں ٹھنڈی ہوں اور بعض اوقات مفلوج۔

فاسفورک ایسڈ :۔ ان مستورات کیلئے جن میں حیض سے شکم میں ابھار ہو جاتا ہے۔

فائی ٹولاکا :۔ خصیۃ الرحم میں تحریک یا تخیف کی وجہ سے حیض رک جائے بائی کے عضلاتی درد یا درد پیٹ بائی کا درد، قبض، حلق میں حدت کا احساس۔

پلاٹینا :۔ نیچے دبانے کا درد بھرا ہوا احساس ایسا معلوم ہو کہ حیض ہو گا، پاخانہ کی حاجت، کمر میں درد کے ساتھ قبض پاخانہ مقدار میں کم اور دقت سے ہو پاخانہ اکثر بیرزا اور مقعد کو مٹی کی طرح چمٹ جائے خوفناک خیالات، یہ دوا خصوصاً ان مستورات کے لیے ہے جو مغرور مزاج ہوں یا ایک ملک سے دوسرے میں جا کر بسی ہوں۔

پلساٹیلا :۔ خصوصاً متحمل منکسر المزاج عورتوں کے لیے جو جلد آنسو ڈبڈبا آئیں چہرہ پیلا والے جذبات کی اکساہٹ سے تنفس میں تنگی مسلسل جاڑے کا احساس گرمی میں بھی یا جب گرم کپڑے پہنے ہوئے ہوں لیکوریا چکنی پن والے درد سر، معدے میں بوجھ، رحم میں درد اور پیشاب میں درد، ان مستورات کیلئے بھیگے پاؤں بھیگنے سے حیض بند ہو گئے ہوں حیض کی بندش آشوب چشم کے ساتھ، حیض کی بندش اعصابی کمزوری سے حیض کی بندش، صبح کے وقت متلی اور منہ میں کچے ذائقہ کیساتھ، بھوک ندارد، منہ کا مزہ اچھا نہ ہو۔

روڈوڈنڈرن :۔ مریضہ کی تکلیفات خصوصاً آندھی طوفانی موسم میں یا طوفانی آندھی کے آنے سے قبل بڑھ جائیں، ہر حیض کے زمانہ میں بخار اور درد سر ہو۔

رسٹاکس :۔ مینہ یا بارش میں بھیگنے کی وجہ سے حیض بند ہو جائے۔

روٹا :۔ حیض کے بند ہو جانے کی وجہ سے تیز سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا جاری ہو جائے یا کچے خون کے ساتھ سند جیسا بالا قسم کا لیکوریا ہو۔

سباڈیلا :- حیض ظاہر ہونے کے فوراً ہی بعد رک جائیں پھر تھوڑے یا زیادہ وقت تک بعد جاری ہوں اور بند ہو جائیں اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا ہے۔

سیبامنٹا :- حیض کے رک جانے کے بعد گاڑھا متعفن لیکوریا شروع ہو جائے۔

سنگوئنیریا :- پھیپھڑے کی تکلیفات کی وجہ سے حیض بند ہو جائے چہرے پر برق کی سی تمتماہٹ شرمگاہ کی نالی سے اونچی آواز کیساتھ ریاح خارج ہو، ان مستورات میں جو عادتاً سر درد والے درد سر میں مبتلا رہتی ہوں گردن میں اکڑن کیساتھ۔ یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے درد گردن سے سر تک جائے۔

سیکیل کار :- دبلی پتلی سوداوی المزاج شادی شدہ مستورات میں جنکو حیض کے زمانہ میں مسلسل زیادہ وقت تک رہنے والے رحم میں درد رہتے ہیں کہ حیض بند ہو جائے۔

سینی شیو :- نظام میں کمزوری اعصابی تحریک اور بے خوابی کیساتھ سستی ہاضمہ کی خرابیاں اور بھوک نہ ہو، علامات سے ایسا معلوم ہو کہ حیض ہو گا لیکن حیض نہ ہو۔

سیپیا :- کمزور طبیعتوں میں جن کی جلد بہت نازک ہو لیکوریا تیز سوزش پیدا کرنے والا شرمگاہ میں درد کیساتھ، ناک پر ایک زرد زین نما چتہ ظاہر ہو جائے، پس اسکا احساس کہ جیسے رحم باہر نکل پڑے گا ہے حیض کے زمانہ شکم میں بوجھ سیون میں پھٹنے کا سا درد، اور شرمگاہ میں ورم حیض کے زمانہ میں تمام دن بھر بار بار جسم کانپ اٹھے جیسے جاڑے یا لرزہ سے ہوتا ہے ہاتھوں اور پاؤں میں سردی، سر میں اور چہرے میں بار بار حدت کے دورے کیساتھ قبض اور مقعد میں بوجھ کا احساس، فم معدہ میں خالی پن کا اور دھبرا احساس۔

سلیشیا :- حیض کے زمانہ کے نزدیک شدید قبض، لیکوریا تیز پیدا کرنے والا سوزش پیدا کرنے والا حیض کے بند ہونے کے ساتھ حیض کی بجائے سفید پانی رحم میں سے نکلے عارضی نابینائی کے اکثر دورے۔

سٹرامونیم :- حیض کے زمانہ میں مریضہ بہت باتونی ہو جائے ہر وقت آنسو بہائے دعائیں مانگے اور خدا سے التجائیں کرے چہرہ خون سے ابھرا ہوا معلوم ہو گا پر مریضہ مختلف چیزوں کو دیکھ کر ڈرے، اور گھبرائے ڈر اور خوف روشنی اور سوسائٹی کی خواہش۔

سٹافی سیگریا :- جب حیض کے بند ہونے کی وجہ سے ہتک عزت، ہتک آمیز الفاظ یا واقعات ہوں جنکو مریضہ اپنی ہتک عزت سمجھے، حیض کے زمانہ میں دانتوں میں شدید درد، مریضہ دماغی اور جسمانی تصورات اور خیالوں سے بے حد ذکی الحس ہو۔

سلفر :- سوئیاں چبھنے والے درد سر، چہرے میں نمایاں سرخی، رحم کے مقام میں شدید درد اور حیض کے زمانے میں جیسے پر خارش کرنیوالے دانے، بواسیر بواسیری مسے، گرمی کی تمتماہٹ سر کی چوٹی میں حدت پاؤں ٹھنڈے یا رات کو وقت بستر میں تلوؤں میں جلن گرمی کے دورے رات کو یا تو نیند کم آئے یا تمام رات گہری نیند سویا کرے ۱۱ سے ۱۲ بجے دن کو کچھ بیٹھنے کا احساس، مریضہ کھانے کے وقت کا انتظار نہ کر سکے۔

ویلیریانا :- یہ دوا خصوصاً ان مستورات کیلئے مفید ہے جنکو ہسٹریا کے دورے ہوتے ہیں متلی کی خواہش کیساتھ ایسا معلوم ہو کہ کوئی تاگا یا کوئی چیز حلق میں ہے جو شکم میں سے حلق میں پہنچ رہی ہے۔

ویریٹرم البم :- اعصابی درد سر جنکو وقت پر پیشانی پر ٹھنڈے پسینے کیساتھ چہرے کا رنگ پیلے کی طرح سے سیاہ متلی اور قے کیساتھ حیض کے زمانہ میں دست۔

زنکم :- حیض بند ہونے کیلئے ان کیسوں میں جہاں بچے کے بعد دیگرے چہرے پر چھائیاں اور سرخی نہایت نمایاں ہو

عسر الطمث حیض کا تکلیف (درد) سے ہونا

DYSMENORRHOEA

درد والے حیض میں خون کی مقدار حد سے زیادہ یا حد سے کم ہو سکتی ہے لیکن بحر الاکثر حالت عموماً ہوتی ہے جب اس قسم کی تکلیف ہوتی ہے تو وہ عموماً حیض کی تمام عمر رہتی ہے یعنی یہ نہیں کہ صرف ایک یا دو حیضوں پر یہ تکلیف ہو اس کی شدت چند گھنٹے بھی ہو سکتی ہے اور یہ شدت حیض کے کھل کر جاری ہونے سے رفع ہو جاتی ہے یا دوسری حالتوں میں یہ شدت سخت ترین ہوتی ہے، اور یہ حیض کا دورہ کئی کئی دن تک رہتا ہے۔ اس حالت میں حیض کا سیلان بہت کم ہوتا ہے۔

حیض کی اس تکلیف کو کئی حصص میں منقسم کیا جا سکتا ہے اعصابی، مقامی اجتماع خون وری مصلاق (جھلی دغیرہ کے پیدا ہونے سے) اور رکاوٹی۔

اعصابی

اعصابی درد والا حیض عموماً اعصابی مزاج مستورات میں پایا جاتا ہے خیال ہے کہ یہ تکلیف محض رحم کی اکساہٹ اور تحریک سے ہوتی ہے فرج، سیون، عبرز اور پیڑو کے مقام پر بھاری پن، اپھار، بوجھ اور نیچے دبانیوالا احساس ہوتا ہے بار بار پیشاب کی رغبت ہوتی ہے شکم کا نچلا حصہ بھرا معلوم ہوتا ہے کمر میں، ٹانگوں میں بجوڑوں میں شکم کے نچلے حصہ میں درد ہوتا ہے حیض کے دنوں میں

اور تکلیف کی یہ علامتیں بہت بڑھ جاتی ہیں اور شدت کر پہنچ جاتی ہیں اعصاب سے اکساہٹ عضلات میں جاتی ہے اس واسطے تشنجی درد، رحم میں شدید اینٹھن شرمگاہ میں اینٹھن اور بر عرق کی نالی میں اینٹھن ہوتی ہے۔ یہ اینٹھن والے درد نہایت شدید ہوتے ہیں عموماً دورے کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کئی کئی گھنٹے یا کئی کئی دنوں تک رہتے ہیں اور بعض اوقات یہ درد ہلکے ہلکے مہینہ بھر قائم رہتے ہیں بعض وقت ان دردوں کی کیفیت ؟ ل دردِ زہ یعنی وضع حمل کے دردوں کی سی ہوتی ہے عموماً پہلے بارہ یا چوبیس گھنٹے کے بعد جب حیض کا سیلان اچھی طرح شروع ہو جاتا ہے تو یہ درد یا تشنجی کیفیت یا تو کم ہو جاتی ہے یا بالکل ختم ہو جاتی ہے دو یا تین دن کے بعد عموماً مریضہ ان دردوں کے پنجہ سے نکل سکتی ہے یہ درد بعض وقت اتنے شدید اور اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ مریضہ بالکل نحیف اور کمزور ہو جاتی ہے اگر ان دردوں کا علاج نہ کیا جائے تو مریضہ ساری عمر ہی ان کے چنگل میں گرفتار رہتی ہے۔

بیماری کی یہ کیفیت عموماً ان مریضاؤں میں ہوتی ہے جن میں طبیعت میں اعصابیت یا اعصابی دردوں کی بائی کے دردوں کی یا گٹھیاوی دردوں کی خو ہوتی ہے یا وہ مستورات جو عیش پسند ہوں یا حد سے زیادہ جماع میں لپٹے ہوں یا جنکو انگشت زنی کی بھیانک عادت ہو اس تکلیف میں مبتلا ہوتی ہیں۔

مقامی اجتماع خون کی وجہ سے حیض میں درد

یہ تکلیف ان عورتوں میں ہوتی ہے جنکے بدن میں خون کی زیادتی ہوتی ہے چاہے وہ کنواری ہوں یا کسی بچوں کی ماں ہوں نوجوان لڑکیاں جن میں خون کی زیادتی ہو اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں اور سخت ترین تکلیف پاتی ہیں اور یہ تکلیف اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک کہ حیض مکمل طور پر باقاعدہ شروع نہیں ہو جاتے مگر اس کے بعد بھی وہ عمر بھر کم و بیش اس تکلیف میں مبتلا رہتی ہیں۔

حیض کے کچھ وقت پہلے اور بعد تکلیف نہایت شدید ہوتی ہے مریضہ کمر میں درد اعضاء میں درد، دھڑکن، روشنی اور آواز کو برداشت کر سکنے کی شکایت کرتی ہے چہرے پر تمتماہٹ ہوتی ہے جسم گرم ہوتا ہے نبض بھری ہوئی اور تیز ہوتی ہے اور عموماً نبض کی رفتار ایک سو فی منٹ سے زیادہ ہوتی ہے یہ تکلیف حیض کے اچھی طرح جاری ہو جانے پر کم ہو جاتی ہے حیض ان حالات میں کم بھی ہو سکتے ہیں اور زیادہ بھی۔

اس تکلیف کی وجہ یا تو مذکورہ بالا طبیعت اور مزاج ہوتا ہے یا سردی لگ جانے سے یا بھیگ جانے یا دماغی جذبات سے پیدا ہوتی ہیں رحم کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے یا رحم اور اس کے متعلقات کی بیماریاں

سے یا وضع حمل کے بعد رحم کے اپنی اصلی جگہ پر نہ پہنچنے سے یا ریشہ والے گومڑوں کی موجودگی سے بھی یہ تکلیف ہو سکتی ہے۔

ورمی

حیض میں تکلیف کی یہ صورت رحم کی بطنی جھلی میں ورم کی وجہ سے ہوتی ہے چاہے یہ ورم رحم کے اندر ہی رحم کے جسم میں یا باہر ہو، اگر خصیۃ الرحم میں ورم ہو یا رحم کے گرد و نواحی ریشوں میں ورم ہو تو بھی یہ تکلیف ہو سکتی ہے بعض ورمی کیفیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جنکی وجہ سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی لیکن ان ورمی کیفیتوں کی موجودگی میں عموماً تکلیف ہوا کرتی ہے درد عموماً زیادہ تیز نہیں ہوتے بلکہ ہلکے ہوتے ہیں یہ درد حیض سے ہو جیسے ایک یا دو دن بعد جاری رہتے ہیں۔

ورمی کیفیت اور عام درد والے حیض کی تشخیص یہ ہے کہ مقدم الذکر صورت میں حیض نہ ہونے پر بھی گاہے گاہے درد رہتا ہے جبکہ مؤخر الذکر میں حیض کے وقت ہی درد ہوتا ہے۔

عضلاتی (جھلی وغیرہ کے پیدا ہونے سے) MEMBRANOUS

یہ درد اعصابی یا اجتماع خون کے ساتھ ہو سکتا ہے اس کیفیت میں ایک عجیب بات یہ ہوتی ہے کہ رحم کی اندرونی بطنی جھلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے حیض کے زمانہ میں نکلا کرتے ہیں اگرچہ اس قسم کے کیس عام نہیں ہیں تاہم جب یہ کیفیت کسی مریضہ میں پائی جاتی ہے تو درد نہایت شدید ہوتے ہیں خصوصاً اس وقت جبکہ جھلی ایک لوتھڑے کی صورت میں خارج ہوتی اس وقت قدرتی طور پر یہ خیال ہوتا ہے کہ نطفہ قرار ہو چکنے کے بعد نطفہ کا اخراج ہوتا ہے وقت دقت پیش آتی ہے جب ایسے واقعات ایک کنواری عورت کے در پیش آتے ہیں بعض حالتوں میں یہ لوتھڑا شرمگاہ کی نالی میں اٹک رک جاتا ہے اور خون حیض آہستہ آہستہ رستا رہتا ہے، دو حیضوں کے درمیان کسی وقت یہ ٹکڑا نکل جاتا ہے۔

اگر جھلی کا یہ سارا ٹکڑا ہی ایک دفعہ میں مکمل طور پر نکل جائے تو اس کی شکل مثلث ہوتی ہے جو رحم کی شکل کے مشابہ ہوتی ہے لیکن عموماً جھلی کے یہ ٹکڑے، ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلتے ہیں ان ٹکڑوں کو دیکھ کر بعض وقت تشخیص خصوصاً ایسی عورتوں میں بہت مشکل ہوتی ہے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ابتدائی حمل ساقط ہوا ہے یا رحم کی جھلی نکلی ہے لیکن واقعات اور مریضہ کی اپنی ہسٹری تشخیص میں کافی مددگار ہوا کرتی ہے۔

رکاوٹی

رکاوٹی حیض کی وجہ سے حیض میں درد کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رحم کے منہ میں تنگی یا کوئی اور رکاوٹ پیدا ہو جانے کی وجہ سے سیلان حیض رک رک کر اور تکلیف سے ہوتا ہے رحم کے منہ کی تنگی اس قسم کے

حیض کی سب سے بڑی وجہ ہے ۔ جب الیوپیتھک لیڈی ڈاکٹر رحم کی خرابیوں کو سلوز انسٹرومنٹ یا کاسنگ سے درست کرتی ہے تو یہ تکلیف پیدا ہوتی ہے یہ تکلیف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب رحم کی نسکی نالی میں حقیقتاً رکاوٹ موجود ہو مثلاً سدہ شریانی یا منجمد خون کا ٹکڑا یا نالی کا موٹا اور تنگ ہو جانا یا نالی میں جھلی کا جنس جانا یا پیدا ہو جانا یا رحم کے اندر گوشت کا پیدا ہو جانا ۔ یا رشتہ دار گوشت یا رحم کا آگے کی طرف گر کر رحم کی گردن کی نالی میں رکاوٹ پیدا کر دینا

جب حیض کا زمانہ آتا ہے اور کچھ وقت تک جاری رہتا ہے تو خون کی مقدار رحم کے خلا میں جمع ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ خون کو نکلنے کے لیے رکاوٹ کی وجہ سے کوئی جگہ نہیں ہوتی ۔ اسوقت شدید تشنجی درد یا سکیڑ نے والے درد پیدا ہو جاتے ہیں تاکہ مجتمع خون کو باہر نکال سکیں یہ درد ٹھیک اسی قسم کے ہوتے ہیں جو وضع حمل یا اسقاط حمل کے وقت ہوا کرتے ہیں کیونکہ ان دردوں میں سکیڑ کر باہر نکالنے کی طاقت ہوتی ہے ۔ ان سکڑنے والے اور تشنجی دردوں کی وجہ سے حیض کی رطوبت کم و بیش نکل جاتی ہے اور اس سے مریضہ کی تکلیف میں کسی قدر کمی واقع ہو جاتی ہے اس قسم کے دردوں کو (Menstrual Colic) بھی کہتے ہیں اور انکی صورت ظاہر طور پر بجنسہ عضلاتی رکاوٹ کی سی ہوتی ہے ۔ یہ کیفیت ہر حیض کے زمانہ میں بار بار ہو سکتی ہے اور ہوتی رہتی ہے ۔

اس قسم کی تکلیف کا معالجہ بھی مریضہ کی کیفیت اور علامات سے ہی کرنا چاہیے ۔ اور اگر رکاوٹ کی وجہ مکمل طور پر درست کر دی جائے تو تکلیف قطعی طور پر جاتی رہتی ہے ۔

رحم کی گراوٹ سے پیدا شدہ حیض میں درد کیلئے وہ دوائیں استعمال ہو سکتی ہیں جنکا ذکر ہم نے رحم کی گراوٹ کے باب میں کیا ہے اور رحم کی گردن یا رحم کے منہ میں تنگی یا رکاوٹ وغیرہ مریضہ کی طبعی اور مقامی علامات سے درست ہو سکتی ہیں یہ یاد رہے کہ تمام قسم کا بیرونی علاج ہمیشہ بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہوتا ہے ۔

حیض میں درد کا علاج مریضہ اور لواحقین کیلئے سوہان روح ثابت ہوتا ہے یاد رہے کہ یہ علاج ہومیوپیتھک معالجین کیلئے نہایت آسان ہے اور اس قسم کے علاج میں ناکام ہونا ہومیوپیتھی کے نام پر ایک بدنما دھبہ ہے خیال رہے کہ جو مریضائیں اس تکلیف میں مبتلا ہوں ان کی عام صحت ، حفظان صحت ، غذا کا خاص خیال رکھنا چاہیے ۔ تاکہ جہاں ایک طرف وہ ہومیوپیتھک ادویہ سے مفاد حاصل کریں وہاں دوسری طرف ان کی جسمانی صحت بھی بڑھتی چلی جائے ۔

مندرجہ ذیل ادویہ حیض میں درد کے لیے اکثر مفید ثابت ہوں گی ۔

الیومنا :- حیض کا اجرا ہو تو لیکن بہت درد سے ، سیلان بہت جلد اور مقدار میں بہت کم حیض سے

قبل مریضہ کو بہت خواب آتے ہیں ، جن سے مریضہ کے چہرہ میں حدت ، درد سر اور دل کی دھڑکن کیساتھ جاگتی ہے حیض سے قبل پاخانہ کے دوران مروڑ اور نیچے دبانے والے درد زہ کے سے درد ہوتے ہیں پاخانے پر زور لگانے سے مریضہ کی علامات میں بہتری ہوتی ہے حیض کے دوران ہچکیاں پیدا کر نے والے چیتاب حیض کے بعد مریضہ مستقل جسمانی اور دماغی طور پر کمزور ہو جاتی ہے کہ ذرا سی محنت اسے بالکل چور کر دیتی ہے

امونیم کارب :- حیض وقت سے پہلے اور مقدار میں بہت زیادہ جس سے قبل شکم میں درد بھوک کی کمی اور شکم میں تشنج ہو یا سیلان سیاہی مائل اور ٹکڑوں میں ہو جو شکم میں درد کیساتھ خارج ہو قبض ، سرد چہرہ پر پیلا پن ، تھکن اور درد دانت شکم اور کندھوں کے درمیان درد ، حیض کے دوران بے خوابی ۔

امونیم میور :- حیض وقت سے قبل جس کے ساتھ شکم اور کمر میں درد ہو یا سیلان حیض رات کو زیادہ ہو ۔ حیض کے ایام میں پاخانہ پر بیٹھے ہوئے بہت سا خون خارج ہو ۔

انٹم ٹارٹ :- حیض کے ٹھیک قبل گھٹنوں میں درد اور سردی کی دھڑکیں متلی اور قے ۔

ایپس ملفیکا :- جب حیض میں درد کی وجہ سے خصیۃ الرحم میں اکساہٹ یا ورم ہو جس کے ساتھ خصیۃ الرحم کے مقام پر ذکی الحس ہو ، مگر دبانے پر شدید درد ، پیشاب کی بار بار حاجت صرف چند قطرے پیشاب کے بہت درد کیساتھ نکلیں ۔

اسارم :- حیض کے ظاہر ہونے پر کمر میں شدید درد جس سے مریضہ کیلئے سانس لینا بھی مشکل ہو جائے ۔

اسکلی پیاز ساٹریکا :- درد زہ کے سے تشنجی درد ، جس کے ساتھ پیشاب مقدار میں زیادہ اور بے رنگ کا ہو ۔ درد سر بھر چکر اور متلی ۔

بریٹا کارب :- حیض مقدار میں بہت کم ، حیض کے قبل درد دانت سوڑھوں میں سوجن کے ساتھ یا درد شکم اعضاء میں سوجن کے ساتھ ، حیض کے دوران ہر دفعہ میں ارتفاع العانی کے اوپر ایک تکلیف دہ بوجھ کا احساس ۔

بیلاڈونا :- نیچے دبانے والا بوجھ جیسے شکم کے تمام اعضاء شرمگاہ کے راستہ باہر نکل جائیں گے شدید درد جو یکایک آئیں اور کچھ وقت رہ کر یکایک غائب ہو جائیں دردوں کی وجہ سے چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جائیں کنپٹیوں میں ٹیکیں اور سر میں درد و ٹیکیں ہو ۔

بربرس ولگرس :- حیض مقدار میں بہت کم اور سفید رنگ ، سیلان بھورے پانی کا سا ،

درد خصوصاً گردوں میں، پاؤں اور پنڈلیوں میں، سر میں اور بعض اوقات تمام جسم میں۔

بورکس :۔ حیض کے قبل سینے کے داہنی جانب کے گوشت میں سوئیاں لگنے کے سے درد، حیض سے قبل معدہ سے کمر کو درد، حیض کے دوران گھری میں بھالا لگنے کے سے درد۔

بوروسٹا :۔ حیض کے ایام کے قبل دست اور درد ناک نیچے آلاتِ تناسل کی طرف دبانے والے احساس، دست متعفن بین کے ساتھ۔

برومیم :۔ حیض کے دوران شدید سکیڑنے والی اینٹھن جو ہوسے ہو گھگھ جنگ دب جاوے اور جو اعضاء میں بچوڑے کا سا درد جیسے پھوڑے، حیض کے دوران بہت مقدار میں ریاح کے اخراج شکم میں خفیف درد کے اخراج کے ساتھ جھلی کے ٹکڑوں کی وجہ سے جمع شدہ درد والا حیض۔

برائی اونیا :۔ حیض کے دوران اعضاء میں پھاڑنے والے درد، مریضہ کی تمام تکلیفات حرکت سے بڑھتی ہیں، بستر سے اٹھنے پر غشی اور جھلی کی رکاوٹ سے پیدا شدہ درد۔

کلکیریا کارب :۔ دموی مزاج مستورات سیڑھیاں چڑھنے پر جبکہ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ، ورزش کرنے پر از خود پیشاب نکل جائے، پاؤں ٹھنڈے اور چپچپے، مریضہ ٹھنڈی ہوا سے بہت جلد متاثر ہوتی ہے۔ حیض کے دوران مختلف قسم کی دردیں مندرجہ علامات کیساتھ، حیض کے بعد درد دانت بری طرح کا جھلی کے ٹکڑے کی وجہ سے پیدا شدہ درد۔

کینتھرس :۔ دردبھرے حیض جس کے ساتھ اس دوا کی پیشاب کی عجیب و غریب علامات موجود ہوتی ہیں، جھلی کی رکاوٹ کی وجہ سے حیض میں درد۔

کاربو انیملس :۔ حیض کے دوران کمر میں اور گھٹنوں میں اور رانوں میں شدید دبانے والے احساسات جس کے ساتھ ڈکار لینے کی ناکامیاب خواہش ہو، حیض کے اجرا کے بعد مریضہ اتنی تھکاوٹ محسوس کرتی ہے کہ وہ بول نہیں سکتی، جمائیوں اور انگڑائیوں کے ساتھ۔

کاربو وج :۔ حیض کے قبل شرمگاہ کے ارد گرد شدید کھجلی، کندھوں اور گردن کے گرد جلد پر یا کھجلی کے پرانے چکتوں میں کھجلی، حیض کے دوران میں شکم میں کاٹنے والے درد، پیٹھ میں درد اور ہڈیوں میں درد، جیسے چوٹ کی وجہ سے ہوں۔

کسٹوریم :۔ حیض کے دوران رانوں کے درمیان میں درد شروع ہو، جو تمام ٹانگوں میں

پھیل جائے اور کمزوری جو تمام جسم کو ماؤف کرنے، نیند کے دوران خفقہ سے چلانا۔

کاسٹیکم :۔ حیض کے دوران شکم میں درد جیسے اعضاء دبے گئے ہیں جس کے ساتھ کمر میں چوٹ کا سا درد، اور خون کے منجمد شدہ ٹکڑوں کا اخراج ہو، بائیں پستان کے نیچے چبھن کا سا درد، چھینکنے، چلنا، کھانسی کے دوران از خود پیشاب نکل جائے۔

کیمومِلا :۔ بے حد وضع حمل کے سے درد ٹانگوں کی وریدوں میں کشش، سیاہ منجمد شدہ خون کے سیلان کے ساتھ بار بار پیشاب کی حاجت، پیشاب مقدار میں زیادہ اور پیلا، مزاج بگڑا ہوا لڑاکی، جھلی کی ٹکڑوں کی رکاوٹ سے درد۔

چائنا :۔ شکم میں بھراؤ اور تناؤ جس کو ڈکار یا پادنے سے آرام نہ ہو، کمزور مریضہ جس کا خون ضائع ہو چکا ہو کانوں میں گھنگرو بجنے کی آوازیں، غشی کے دورے، تشنجی دورے جس کیساتھ سر اور سینہ میں خون کا دوران بڑھ جائے، کنپٹیوں میں درد، درد شکم بعد دوپہر بے حد ریاح کیساتھ جن کے اخراج سے کوئی آرام نہ ہو۔

چائنم سلف :۔ حیض کے دوران شکم میں اینٹھن اور کشش جو سینے کو جائے جس کے ساتھ گھٹنوں میں دبانے والے احساسات ہوں۔

سائی کوٹا :۔ دمہ میں جھٹکے اور اینٹھن حیض کے دوران۔

سمی سی فوگا :۔ اعصابی درد حیض، اعصابی اکساہٹ، حد پریشانی، بے چینی اور معدہ کی تکلیف، تشنجی درد حیض جس کے ساتھ وضع حمل کے سے اور قولنجی حیض کے سے درد ہوں، شکم میں بھاری پن، بوجھ اور نیچے دبانے والے احساسات عمر الطمث پانے والی مریضاؤں میں خصوصاً۔

سنابیرس :۔ حیض سے چند روز قبل اور حیض کے دوران پیشانی میں پھاڑنے والے درد، آنکھوں میں کمزوری کا احساس، ریڑھ میں درد، آنتوں میں کشش اور اینٹھن دستوں کے ساتھ اور بے حد کمزوری۔

کوکولس :۔ بواسیری مسّوں سے پیدا شدہ درد ناک حیض، شکم میں تناؤ اور اس امر کا احساس جیسے ہر حرکت پر شکم میں تیز نوکیلے پتھر آپس میں ٹکراتے ہیں، مریضہ ان تکلیفات سے بیہوش ہو جاتی ہے، سیلان مقدار میں کم اور بے قاعدہ، پیٹھ میں فالجی درد اور ٹانگوں میں کمزوری۔

کافیا :۔ بے حد درد ناک قولنج، اتنا درد ناک کہ مریضہ بالکل مایوس ہو جائے، ناک کے گرد لگاتار بھینچن، مقدار میں بہت زیادہ۔

کالوسنتھ :۔ اینٹھن والے درد جس سے مریضہ کو ٹانگیں اٹھا کر شکم کے ساتھ لگانا پڑیں، بے چینی کراہنے اور جلانے کے ساتھ یہ درد عموماً کھانے یا پینے سے بڑھ جاتے ہیں۔

کونیم میکولیٹم :۔ درد والے حیض سینہ کی بائیں جانب گولی لگنے کے سے درد کیساتھ پستانوں میں درد جو عموماً پھول جائیں اور سخت ہو جائیں، حیض کے دوران اوپر سے نیچے کو دباؤ اور ٹانگوں میں کھنچن حیض کے دوران بلکہ خصوصاً جب لیٹی ہوئی ہو، پیشاب کرتے کرتے رک رک جائے، حیض کے دوران شکم میں دردناک اینٹھن۔

کروکس :۔ درد والا حیض خون سیاہ اور تاردار شکم میں بندھنے اور تڑپنے کے احساسات معدے میں اوپر کو اور نیچے کو یہاں اور وہاں عجیب سی ہلچل، دردناک حیض کے دوران۔

یوجینیا :۔ دردناک کیل (دانے) جو کیل سے کچھ دوری تک جائے حیض کے دوران یہ جلدی تکلیف اور بڑھ جائے۔

یوفریشیا :۔ حیض کا وقفہ ٹھیک لیکن حیض صرف ایک گھنٹہ رہے۔

فیرم ایسی ٹیٹ :۔ چہرہ اور ہونٹ زرد یا چہرہ پر تمتماہٹ، سیلان مقدار میں کم اور پتلے خون کا جس کے ساتھ بے حد درد ہو، حیض رک جائے اور پھر ظاہر ہو۔

جلسی میم :۔ حیض مشکل، ایام سے قبل درد سر متلی سے چکر، سر کی طرف اجتماع خون چہرے میں گہری سرخی کے ساتھ۔

گریفائٹس :۔ حیض دیر سے آئیں مقدار میں کم گاڑھے سیاہ یا پانی کے سے اور پتلے خون کے شکم میں اینٹھن اور مروڑ، درد سر، متلی اور سینہ میں درد کیساتھ ایام میں صبح کے وقت متلی اور دستے حیض کے قبل قبض اور حیض کے بعد دست، گریفائٹس کی مریضائیں عموماً موٹی ہوتی ہیں اور کھجلی کی شکار ہوتی ہیں۔

گرلشی اولا :۔ حیض کے دوران داہنے پستان میں چبھنے پر درد جس کی زیادتی اٹھنے پر ہو۔

ہیلوناس :۔ نازک مزاج ڈھیلی ڈھالی یا سبز جس کی مریضاؤں کے دردناک حیض میں مفید ہے حیض کے دوران تیز کاٹنے والے اور کھینچنے والے درد جو پیٹھ سے رحم میں آئیں پستانوں میں سوجن، پستانوں کی گھنڈیوں میں ذکی الحسی کیساتھ خفیہ الرحم کے مقام پر پھوڑے کا سا درد۔

ہیموسمس :۔ حیض کے دوران ہاتھ اور پاؤں میں شدید دردوں کے سے تیکھے حیض کے

اجابت پر شدید درد، درد سر بے حد پسینہ اور متلی۔

ہائپریکم :۔ حیض دیر میں ہوں رحم کے مقام پر تناؤ، جیسے کسی پٹی سے ہو۔

اگنیشیا :۔ درد سر متلی میں بھاری پن اور حدت کے ساتھ، حیض کے دوران دھوپ سے ذکی الحسی، بھڑکنے والے درد پریشانی، دل میں دھڑکن کمزوری جو غشی تک جائے، تہ معدہ میں کمزوری اور خالی پن کا احساس ہسکیوں اور سرد آہوں کے ساتھ۔

انڈیگو :۔ حیض کے دوران پستانوں میں جلن۔

اپیکاک :۔ ناف کے گرد درد جو رحم کی طرف جائے داہنی سے بائیں جانب تیز کاٹنے والے مسلسل درد مسلسل متلی کے ساتھ۔

آئیوڈیم :۔ ہر پاخانہ پر سیلان خون شکم میں کٹن اور پیٹھ اور گلٹیوں میں درد کیساتھ، غذا سے مریضہ میں کوئی نشوونما نہیں ہوتی۔

کالی بائیکرام :۔ حیض بہت جلد چکر، متلی درد سر اور حرارت کے ساتھ، پیشاب کا رکنا یا مقدار میں کم سرخ پیشاب۔

کالی کارب :۔ حیض کے دوران کانٹے سوئیاں لگنے کے سے کاٹنے والے ترتیبی درد، مریضہ حیض سے ایک ہفتہ قبل ہی سے بہت ناسازی محسوس کرتی ہے، عموماً قبض ہوتا ہے مریضہ پاخانے سے ایک یا دو گھنٹے قبل عجیب پریشانی محسوس کرتی ہے خون حیض سے نہایت بدبودار اور تیزی ہوئی بو آتی ہے سیلان چھیلن پیدا کرنے والا درد ہوتا ہے رانوں کو چھیل دیتا ہے اور ان پر دانے ڈال دیتا ہے حیض کے دوران صرف صبح کے وقت درد سر بے حد بھاری پن کے ساتھ۔

کالی آئیوڈائڈ :۔ پیشاب کی یکایک شدید حاجت جو حیض کے آجانے پر ختم ہو جاتی ہے حیض کے دوران اس امر کا احساس جیسے کہ رانیں کس کر کھینچ دی گئی ہیں شکم کی علامات رانوں اور گلٹیوں کو جائیں ٹھنڈا دودھ پینے سے مریضہ کی تکلیف بڑھ جائے۔

کالی نائٹ :۔ خون حیض سیاہی کی طرح سے جس کے ساتھ بے حد تکلیفات ہوں۔

کالمیا :۔ ایام کے دوران اعضاء میں پیٹھ میں اور رانوں کی اندرونی جانب درد حیض بہت مدھم۔

کریازوٹ :۔ حیض کے قبل اور دوران سننے میں دقت سر میں جھنجھناہٹ کے ساتھ حیض عموماً

باربار اور مقدار میں زیادہ جیسے بعد تیز بو والا خون خارج ہو۔ سیلان ہو۔ اعضاء میں کھجلی اور کاٹنے کے سے احساسات سیلان کے دوران کم و بیش درد لیکن سیلان کے خاتمہ پر درد بڑھ جائے۔

لیکیسس: ۔ حیض سے قبل کچھ درد سر اور چند قطروں کی شکل میں حیض کے پہلے دن شکم میں کھنچاؤ سر میں جھٹکے لگیں کمر میں درد چوتڑوں میں بھینچنے کا سا درد جن سب کو حیض کے کھل کر ہونے سے آرام ہو۔ بعد دوپہر قولنجی درد اور رات کو کاٹنے والے درد چاند میں، دل کے قریب دم گھٹنے کے درد سے جس کی وجہ سے مریضہ سانس کے لیے ہانپے۔

لیڈم: ۔ حرارت غریزی کی کمی اور دردناک حیض۔

لیلیم ٹگ: ۔ سیلان حیض صرف اس وقت جاری رہے جب مریضہ چلتی پھرتی ہو لیکن جب مریضہ بیٹھ یا لیٹ جائے تو سیلان بند ہو جائے رحم میں اعصابی درد خصیۃ الرحم میں درد جو رانوں کی اندرونی جانب جائیں رحم اپنی جگہ سے ٹوٹا ہوا نیچے کی طرف جھکا ہوا دل کی تکلیفات اس امر کا احساس جیسے شکم کو سہارے کی ضرورت ہے۔

مگنیشیا کارب: ۔ سیلان صرف درد نہ ہونے کی حالت میں خون حیض سیاہ چھیچھڑے پیدا کرنے والا گاڑھا جس کے بعد داغ بہت مشکل سے چھوٹیں، سر درد بائیں کندھے میں شدید درد مریضہ بازو نہ اٹھا سکے چلتے وقت گھٹنے درد کریں اور بستر میں لیٹنے پر پاؤں درد کریں۔

مگنیشیا میور: ۔ حیض کے دوران کمر اور رانوں میں درد کمر کے درد چلنے میں شدید ہو جائیں اور رانوں کے بیٹھنے پر حیض کے دوران ناف کے گرد دبانے والے احساسات۔

مگنیشیا سلف: ۔ حیض دو دن کے لیے رک جائیں پھر جاری ہوں کمر میں چوٹ کا سا درد گھرانی درد کیساتھ جو بیٹھی یا کھڑی ہوئی حالت میں ہو اور چلنے پر کم ہو جائے چلتے وقت رانوں میں درد ہو۔

مینگنم: ۔ دو حیضوں کے درمیان خون کا سیلان اور آلاتِ تناسل میں دباؤ۔

مرکیوریس سال: ۔ حیض سے قبل سر کی طرف خون کے دوران میں تیزی اور خشک حدت، حیض کے دوران پریشانی زبان سرخ سیاہ، مسوڑھوں کیساتھ ذائقہ نمکین مسوڑھوں میں زخم اور خون بہے دانت تیز معلوم ہوں سانس میں بو اور تھوک کی زیادتی، دانتوں میں درد اور ڈھیلے اور لمبے محسوس ہوں۔

مشک: ۔ آلات تناسل کی طرف شدید کھینچنے والے اور دبانے والے درد جب تک حیض جاری نہ ہو۔

میورکس: ۔ رحم میں گھاؤ کا سا درد، یا رحم کی داہنی جانب شدید درد جو سینہ کو جائیں۔

میوریٹک ایسڈ: ۔ حیض کے دوران غشی اور خاموشی جیسے مر جائیگی۔ مقعد کے مسے اتنے درد کے کہ ذرا سا چھونا برداشت نہ ہو سکے۔

نیٹرم کارب: ۔ پسلیوں سے نیچے دبانے والے درد جو آلاتِ تناسل کو جائیں جیسا معلوم ہو جیسے شکم سے سب کچھ نکل جائیگا حیض سے قبل گردن میں کھنچاؤ اور درد سر حیض کے دوران پھاڑنے والے درد سر جیسے کہ پیٹ شکم میں دردناک تناؤ جس کو دستوں سے آرام ہو، داہنے کولہے میں کاٹنے والے اور چوٹ لگے سے درد۔

نیٹرم میور: ۔ صبح کو درد سر کے ساتھ جاگے، حیض کے دوران بے حد غمگینی۔

نیٹرم سلف: ۔ حیض مقدار میں کم، پاخانے سخت گانٹھ دار، خون کی دھاریاں لیے ہوئے جن کے ساتھ اور بعد میں مقعد میں ٹیسیں ہوں۔

نکولم: ۔ حیض مقدار میں بہت کم اور بہت تھوڑا وقت رہیں، جن کے ساتھ کمر میں درد ہو۔

نائٹرک ایسڈ: ۔ حیض کے دوران پسلیوں سے نیچے بے حد تشنج والا درد جیسے دم گھٹ جائیگی اور لگاتار ڈکاریں شکم میں شدید دباؤ جیسے سب کچھ فرج گاہ کے رستہ باہر آ جائیگا جس کیساتھ کمر میں درد ہو، جو چوتڑوں اور نیچے رانوں میں جائے۔ عموماً مقعد میں چیر۔

نکس جگلنس: ۔ حیض سے قبل شکم میں شدید دبانے والے اور کھینچنے والے درد، حیض میں مقدار میں زیادہ سیاہی مائل خون کا سیلان جو عموماً منجمد شدہ ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

نکس موسکاٹا: ۔ حیض سے قبل کمر میں درد، جیسے اس کے آر پار لکڑی کا ٹکڑا پھیلایا گیا ہو اندر سے باہر کی طرف دبانے والے احساسات، درد سر، معدہ میں بوجھ، منہ میں پانی آنا، جگر میں درد اور گاڑھے سیاہ خون کے سیلان کے ساتھ۔

نکس وامیکا: ۔ گاڑھے منجمد شدہ خون کے سیلان کیساتھ رحم میں مروڑ اور کھال لگنے کے سے احساسات حیض کے اجرا پر صبح کے وقت متلی ہونا اور غشی جس کے ساتھ شکم میں اینٹھن والے درد ہوں شدید درد بعض اوقات کھوپڑی میں جیسے دماغ میں گھاؤ سے ہو، بعض اوقات پیشانی میں جیسے آنکھ باہر نکل آئیگی، بغلیں بازو اور دانتیں کونے میں اینٹھن۔

اولیم انیمل: ۔ حیض کے قبل اور حیض کے ساتھ شکم اور کمر میں کھنچاؤ ہوں سر اور چاند کے بائیں جانب، حیض مقدار میں کم، خون سیاہ، ہاتھ اور پاؤں میں تھکن۔

پٹرولیم: حیض سے آلاتِ تناسل میں کھجلی پیدا ہو، پاؤں کے تلووں اور ران کی جھلیوں میں جلن، کانوں میں گرجن اور گانے کی آوازیں، رانوں میں کھنچاؤ، انگلیوں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں جو کھجانے سے درد کریں۔

فاسفورس: حیض کے دوران سونے کی شدید رغبت، مریضہ نہ سو سکے نہ جاگ سکے، قبض، پاخانہ سخت باریک اور مشکل سے نکلے، بہت اونچی سسکیاں، جیسے کھٹی ڈکاریں اور کھٹی رطوبت کی قے، آنکھوں کے گرد نیلے حلقے، شکم میں کٹن، جاڑا، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے، یہ دوا خصوصاً دبلی پتلی اور خوبصورت مستورات کے لیے مفید ہے۔

فاسفورک ایسڈ: رحم میں ریاح کے اجتماع سے، خصوصاً حیض کے دوران جگر میں درد۔

فائی ٹولاکا: بانجھ مستورات میں جو تکلیف دہ حیض خصوصاً حیض بانجھ کی وجہ، مریضہ میں پرسیلان، حیض کے ساتھ جھلی کے ریشے خارج ہوں، حیض میں درد جب رحم کی گردن میں گھاؤ یا خراش کی وجہ سے ہو۔

پلاٹینا: آلاتِ تناسل کے بالوں والے حصص اور فرج میں درد کرنے والی ذکی الحسی، حیض اکثر شدید زیادہ خرابیاں، آخر میں جب حیض ظاہر ہوں تو شکم میں زچگی کی گھڑیوں میں اینٹھن یکے بعد دیگرے، فرج میں جاذب بوجھ کے ساتھ ذلالت خیالات۔

پلمبم: درد شکم کی وجہ سے حیض رک جائیں اور درد شکم کے ختم ہونے پر وہ پھر نمودار ہو جائیں یا دورے حیض کے زمانے تنگ نمودار ہوں، شکم سے پیٹھ تک کھنچاوٹ کا احساس خصوصاً ناف پست ہو تنگی کے ساتھ۔

پاڈوفائلم: حیض کے زمانہ میں شکم میں یا درد کمر میں یا مقعد میں نیچے دبانے والا بوجھ یا احساس، رانوں میں نیچے کی طرف دوڑنے والے سن ہونے اور پیٹ کے درد کے احساس کے ساتھ مقعد یا خارج ہو وقت باہر نکل آئے۔

پلساٹیلا: خصوصاً حلیم الطبع منکسر المزاج مستورات کے لیے جو ہر وقت آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے رہیں، درد اس شدت کا ہو کر مریضہ آنکھوں میں آنسو اور درد کے ساتھ بستر پر ادھر ادھر لوٹتی ہو، خون حیض گاڑھا اور سیاہ یا پیلا اور پانی کا سا پتلا، خون حیض کبھی بند ہو اور کبھی جاری ہو، مریضہ بند مکان میں یا گرم مکان میں بے چینی محسوس کرے۔

رسٹاکس: درد والا حیض جس کے ساتھ جسم کے ٹوٹنے کی تکلیف، ان حالات میں پانی کے درد کی علامات، درد بالکل ہڈی کی طرف دوڑتے جاتے ہیں، اعضا میں کھنچن جس کو چلنے سے آرام ہو، مرطوب موسم میں یا طوفانی موسم میں یا طوفان سے قبل اعضا میں کھنچن جس کا ذمہ آنے سے آرام ہو، مستورات کو بے چینی، مریضہ کچھ دیر ایک کروٹ رہے مگر پھر کروٹ بدلنی پڑے یعنی مریضہ کو راحت پھر آرام حاصل کرنے کی خاطر کروٹیں بدلنا ہی پڑیں۔

سباٹنا: درد والے حیض، شدید درد پیٹھ میں سے ہوتے ہوئے پیڑو میں جائیں۔

سنگوئیریا: درد والے حیض، درد گردن کی پشت سے شروع ہو کر سر میں جائیں اور آخرکار پیشانی میں آکر مجتمع ہو جائیں اور ایسا معلوم ہو کہ آنکھیں باہر نکل پڑیں گی، حیض کی مقدار بہت کم۔

سارساپریلا: حیض کے قبل پیشانی پر خارش کرنے والے دانے، حیض کے شروع ہونے پر دائیں گردے میں پھوڑے کا سا درد، پیشاب کی حاجت کے ساتھ حیض کے زمانہ میں قلم مثانہ میں مروڑ جو گردے کی طرف راغب ہو، پیشاب کرتے وقت درد بھری اینٹھن۔

سیکیل کار: حیض جلد جلد اور دیر تک، درد میں پھاڑنے اور کاٹنے والے درد شکم، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہو جانے، ٹھنڈے پسینے، بے حد کمزوری اور جسم نحیف ہونے کے ساتھ، یہ دوا خصوصاً پتلی دبلی اور سوداوی المزاج عورتوں کے لیے مفید ہے۔

سینی شیو: کمزوری اور ناطاقتی کی وجہ سے درد والا حیض، مریضہ پیلی اور کمزور، دن کے وقت غنودگی میں پڑی رہے، نہ کوئی کام کرنا چاہے نہ کچھ سوچنا، چڑچڑاپن۔

سیپیا: حیض کے قبل شدید درد، تمام جسم بھر میں لرزہ، تیزابی سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا، اس امر کا احساس جیسے فرج بڑی ہو گئی ہو، سیون میں پھوڑے کے سے درد کے ساتھ، دوران حیض پنڈلیوں میں پھٹن، درد دانت اور بینائی میں دھندلاپن، پیشانی میں شدید بوجھ، ناک سے جمی ہوئی رطوبت کے ساتھ قبض، پاخانہ سخت گانٹھ دار، ناکافی اور مشکل سے ہو، اور بعض وقت اس کے ساتھ آنوں ہو۔

سلیشیا: حیض کے قبل اور دوران قبض، فرج میں جلن اور پھوڑے کا سا درد اور دوران حیض ٹانگوں کی اندرونی طرف اچھار، حیض کے شروع ہونے پر تمام جسم برف کی مانند ٹھنڈا اور حیض کے دوران پاؤں ٹھنڈے۔

سپنجیا: دوران حیض بازوؤں اور ٹانگوں میں شدید کھچاوٹ اور سینہ میں جلن خشک کھانسی کے ساتھ۔

سٹانم: حیض کے قبل چہرے کی ہڈی ہونے سے درد کے اور دوران حیض اس میں اس قدر درد ہو کہ چہرے کے عضلات بھی ہل جائیں، جب کبھی درد والا حیض شدید درد شکم کے ساتھ، یہ درد آہستہ آہستہ اپنی شدت تک بڑھ جائے اور پھر آہستہ آہستہ کم ہو جائے، بہتے وقت مریضہ سینہ میں کمزوری محسوس کرے۔

سٹرامونیم: حیض کے دوران جبریاتی شکم میں بازوؤں اور ٹانگوں میں کھینچنے والے درد۔

سلفر: حیض گاڑھا اور سیاہ اور اس قدر تیز سوزش پیدا کرنے والا کہ رانوں پر لگنے سے رانیں بھی پھوڑے کا سا درد کریں، حیض سے قبل ایک دن شام کے وقت بے جا کھانسی ہو جائے، دوران حیض شکم میں درد

ایسا معلوم ہو کہ وہ آنتوں میں گانٹھیں پڑ گئی ہیں مریضہ کو آرام حاصل کرنے کی خاطر بیٹھنا ہی پڑے ۔ ۱۰ سے ۱۲ بجے دن تک تکلیف بڑھ جائے ۔

سلفیورک ایسڈ :۔ حیض کے قبل رات کو وقت پریشان کن خوف اور ڈر ہر کام جو مریضہ کرے اس میں جلد بازی ہو مریضہ آہستہ بھی نہ چل سکے کلیجہ میں جلن لرزہ کا احساس بغیر حقیقی لرزے کے ۔

مقوجا :۔ شدید پریشان کن درد بائیں خصیۃ الرحم میں حیض کی مقدار میں کمی کے ساتھ مریضہ کو تکلیف کی زیادتی کی وجہ سے لیٹ ہی جانا پڑے ۔

اسٹیلیگو :۔ بائیں خصیۃ الرحم میں شدید درد حیض بہت جلد جلد اور زیادہ مقدار میں منجمد ٹکڑوں کے ساتھ سیلان حیض نیچے دبانے والا درد ایسا معلوم ہو کہ سب کچھ باہر نکل جائے گا ۔

ویریٹرم البم :۔ بحالت حیض تکلیفات کے ساتھ ٹھنڈے برف کے پانی کی پیاس ہو حتی کہ قے اور اسہال یا صرف دست حیض کے دوران ۔ درد کی وجہ سے پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ ۔ بے حد کمزوری ۔

زنکم :۔ دوران حیض اعضاء میں بھاری پن گھٹنوں کے گرد شدید کھچاوٹ کے ساتھ ایسا معلوم ہو کہ وہ مروڑے جا رہے ہیں ، آنکھوں میں درد حصے میں یکایک تنگی کا احساس ہو ۔ جس کی وجہ سے مریضہ کو اپنے کپڑے ڈھیلے کرنے پڑیں ۔

غزارۃ الطمث ، حیض کے خون کی زیادتی

MENORRHAGIA

حیض کی زیادتی کو عموماً مندرجہ ذیل حصص میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔ ۱۔ انفعالی زیادتی حیض جس میں حیض کے سیلان کی زیادتی مقدار میں ہوتی ہے یا حیض جلد جلد ہوتا ہے یا دونوں ۔ ۲۔ عضوی زیادتی جس میں خونِ حیض کی زیادتی آلات تناسل کی کسی یقینی خرابی سے ہوتی ہے ۔ ۳۔ جسمانی زیادتی جو کسی شدید بیماری کی وجہ ہوتی ہے ۔

انفعالی زیادتی حیض

اس زیادتی میں بعض وقت مقدار خون بڑھ جاتی ہے اور بعض وقت حیض جلد جلد ہوتا ہے یا اس کے ساتھ خون کے منجمد ٹکڑے ملے ہوتے ہیں اس کی وجہ عموماً مریضہ کی عادات مریضہ کے جسم میں خون کی زیادتی یا بجائے خود خون میں خرابی ہوتی ہے ۔ یا اس قسم کے اثرات بعض وقت طبیعت میں اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ ان سے ہر حیض میں حصے سے زیادہ خون کا اخراج ہو سکتا ہے یا بغیر کسی ظاہر

وجہ کے خون مقدار میں زیادہ اور جلد جلد آتا ہے میں حیض کی زیادتی کو اس ضمن میں لیتا ہوں اور وہ حیض جو درحقیقت کسی بیماری کی وجہ سے یا عضوی تکلیف کی وجہ سے زیادہ ہو گئے ہوں ان کو اس ضمن میں شامل نہیں کر سکتا ہے کہ حیض کی معمولی زیادتی بڑھ کر کسی قدر خطرناک صورت اختیار کرے مگر اس وقت اس کی تقسیم ضمن نمبر ۲ یعنی عضوی زیادتی میں شمار ہوگی اس ضمن میں یعنی زیادتی حیض میں وہ سب کیفیتیں شامل ہیں جو بغیر کسی یقینی بیماری کے عام کمزوری کی وجہ سے یا زیادہ مدت تک دودھ پلاتے رہنے کی وجہ سے (تاکہ آئندہ حمل نہ ہوں) یا جماع کی زیادتی سے یا بھاری بوجھ اٹھانے سے پیدا ہوتی ہوں یا بڑھ گئی ہوں شامل ہیں ۔

عضوی حیض کی زیادتی

عضوی حیض کی زیادتی میں حیض کا سیلان آلات تناسل کے کسی عضو کی یقینی خرابی سے ہوتا ہے خون کی یہ زیادتی کسی عضوی بیماری کی نمود کے قبل یا بعد میں ہو سکتی ہے بعض حالتوں میں کسی عضوی تکلیف کے قبل یا عضوی تکلیف کے خدشے کے قبل آلات تناسل کے کسی عضو میں اجتماعِ خون ہو کر ورم آ جاتا ہے ۔ اور اس ورم میں حیض کے زمانہ میں زیادتی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خونِ مقدار میں زیادہ اور قبل از وقت ہوتا ہے ۔ جب کسی عضو کی بناوٹ میں اس قسم کا فرق پڑ جاتا ہے تو چاہے خصیۃ الرحم کی نشو و نما دو عضوی ہی کیوں نہ ہو خونِ حیض زیادتی کے ساتھ جاری ہو جاتا ہے اس عضوی تبدیلی سے حیض کی زیادتی چاہے وہ جلد جلد آنے کی صورت میں ہو یا بروقت حیض خون کی زیادتی کے ساتھ ہو مسلسل قائم رہ سکتی ہے تاوقتیکہ وہ عضوی تبدیلی یا خرابی درست نہ ہو جائے ۔ بہت سی صورتیں ایسی ہیں جو اس زیادتی کو پیدا کرتی ہیں معمولی اجتماعِ خون سے گرفتار اور کینسر تک ہم سب کی سب تکلیفات کو اس زیادتی کی وجوہات میں شامل کر سکتے ہیں لیکن سن یاس کے زمانے میں جو خون حیض کی زیادتی ہوتی ہے اس زیادتی کو وجوہات عضوی خرابی سے پیدا شدہ نہیں سمجھا جا سکتا ۔

رحم کی خرابیوں کے قبل خون حیض کی کمی ہوتی ہے یا رحم کی خرابیوں سے شروع شروع میں حیض کا سیلان کم ہو جاتا ہے مگر اس کے تھوڑے وقت کے بعد ہی عضوی خرابیاں نمودار ہوتی ہیں جن کی پہلی نمود ورم ہوتا ہے جس کی وجہ سے حیض کے زمانہ میں یہ خرابی بڑھ کر خونِ حیض کی زیادتی کا موجب بنتی ہے یہ یاد رہے کہ عضوی خرابیاں ہمیشہ حیض کے زمانہ میں ترقی پذیر ہوتی ہیں ۔

ان حالات میں بناوٹ کی خرابیاں پہلے سے موجود ہوتی ہیں گو ظاہرا طور پر وہ درست ہو چکی ہیں ، تاہم ان اعضاء میں دیرینہ ورم رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ خون حیض کی زیادتی پیدا کر سکتی ہے عام طور پر خون کی زیادتی

ہمیشہ شدید قسم کی ہوتی ہے کیونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان دیرینہ اور پرانے قدروں کی وجہ سے حیض بند ہو چکنے کے بعد بھی بعض مرتبہ شدت سے خون کا سیلان ہوتا ہے۔ اس مرض کی مختلف صورتیں خون حیض کی زیادہ پیدا کر سکتی ہیں جن کو بعض وقت مقامی خرابیاں بھی کہا جا سکتا ہے ان مقامی خرابیوں میں رحم کی گردن اور منہ پر دانوں کا پیدا ہو جانا کینسر رحم کی جھلی میں ورم، وضع حمل کے بعد آنول کے کسی ٹکڑے کا رک جانا خصیۃ الرحم اور رحم میں رسولی کیفیتیں وغیرہ اور گوشہ رحم میں اور وضع حمل کے بعد شکم کا سکڑ کر اپنی جگہ پر واپس نہ آنا بھی شامل ہیں مندرجہ بالا خرابیوں میں سے کوئی ایک حیض کے خون کو زیادہ کرنے میں یا حیض کو جلد جلد لانے میں کافی ہوتی ہے۔

ہمدردانہ زیادتی حیض یہ تکلیف جسم میں کسی عام بیماری کی ہمدردی میں یا تعلق میں ہوتی ہے جیسے کہ سرخ بخار، زہرباد، تپ محرقہ، ہیضہ اور پھیپھڑے کی حاد تکلیفات میں خون حیض میں زیادتی ہو سکتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جس وقت کسی بیماری کی وجہ سے جسم کے اندر سے کافی خون نکل چکا ہو حیض بند ہو جاتے ہیں تاوقتیکہ مریضہ دوبارہ پوری قوت یا طاقت حاصل نہ کرلے لیکن تجربہ یہ بھی بتاتا ہے کہ جب ان حالتوں میں ایک دفعہ حیض شروع ہو جاتا ہے یا خون کا سیلان ظاہر ہوتا ہے تو وہ اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ مریضہ کی جان ہی لے لیتا ہے یہ بات ہمیں خصوصاً چیچک، سرخ بخار اور زہرباد میں نظر آتی ہے۔

یہ خطرناک پیچیدگیاں چاہے وہ ظاہر طور پر دوسرے طریقہ ہائے حکمت کے لئے کتنی ہی مہلک کیوں نہ ہوں، مگر ہومیوپیتھی میں ہم لوگ بالکل مایوس نہیں ہوتے بلکہ انہی تکلیفات میں ہومیوپیتھی نے دنیا میں شہرت حاصل کی ہے، آرسنک کاربوویج، ہماما میلس، رسٹاکس، سیکیل کار اور دیگر ادویہ ایسی ہیں جو نہ صرف خون کو ہی آنا فاناً روک دیتی ہیں بلکہ خون کے زہر کو بھی صاف کر دیتی ہیں اور مریضہ کو موت کے پنجہ سے چھڑا دیتی ہیں ہومیوپیتھک ٹھیک دوا کا انتخاب معالج اور مریضہ ہر دو کو خوشی اور شادمانی دیتا ہے۔

سن یاس کے زمانے کے نزدیک عموماً حیض کے خون کی زیادتی ہوتی ہے کئی کئی مہینے تک حیض بھی بند رہتا ہے اور پھر بہت شدت کیساتھ خون کا سیلان ہوتا ہے اور اس کیساتھ درد کا بھی ان دنوں اور سیلان خون سے کئی دفعہ سقاوہ چل کا شک ہوتا ہے خون حیض کی زیادتی سے دل کی تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں ان حالات میں خون کا زیادہ سیلان سکون دیتا معلوم ہوتا ہے جگر کی تکلیفات یا جگر کے ورم سے خون حیض کی زیادتی ہو سکتی ہے اسی طرح ورم گردہ سے بھی۔

مفصلہ ذیل ادویہ حیض کی زیادتی میں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

اکونائٹ: خصوصاً ایسی مستورات میں جن میں خون کی زیادتی ہو مفید ہے لیٹی ہوئی حالتیں چکر

جس کی وجہ سے پھر لیٹ جانا پڑے مریضہ گھبرائی ہوئی اور پریشان سی، اسے اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ وہ مر جائے گی حالانکہ ظاہرا طور پر کوئی ایسا خطرہ موجود نہیں ہوتا مریضہ کو مسلسل ڈر لگتا ہے۔ کہ اس کی حالت خراب ہو جائے گی۔

اگنیکس مسکرلیس: حیض مقدار میں زیادہ، آلات تناسل میں سرسراہٹ کیساتھ پاؤں کی انگلیوں میں جلن کھجلی اور سرخی جیسے سردی سے پھٹے ہوئے ہوں جلن اگنیکس کا مخصوص نشان ہے۔

الٹری فاری نوسا: حیض کے خون میں زیادتی خصیۃ الرحم اور رحم میں اجتماع خون کی وجہ سے سیلان سیاہ خون کا مقدار میں زیادہ منجمد شدہ ٹکڑوں کیساتھ رحم کے ساتھ ورم کے مقام میں بوجھ اور بھراؤ۔

امبرا گریسیا: دو حیضوں کے درمیان ذرا سے صدمہ پر خون کا سیلان، جیسا سخت پاخانہ کے بعد یا معمول سے زیادہ چلنے پر لب ہائے فرج میں کھجلی سوجن اور پھوڑے کا سا درد۔

امونیم کارب: ٹھنڈی ہوا میں لمبی سواری کے بعد مقدار میں زیادہ سیلان خون۔

امونیم میور: سیلان کی زیادتی رات کے وقت۔ حیض کے دوران ہر پاخانہ پر خون کی کافی مقدار خارج ہو۔

انٹم کروڈ: خون حیض مقدار میں زیادہ رحم پر عجیب دباؤ کے احساس کیساتھ جیسے سب کچھ باہر نکل آئیگا۔

ایپس ملفیکا: زیادتی سیلان حیض کیساتھ شکم میں بھاری پن، غشی، عجیب بے چینی پریشانی اور انگڑائیاں

ایپوسائنم: ماہک یادو دن قدرتی مقدار کے بعد سیلان حیض میں زیادتی، رقیق خون کے ساتھ جھلی کے ٹکڑے اور ریشے خارج ہوں۔

ارجنٹم نائٹریکم: زیادتی حیض کے ساتھ کمر اور کولہوں میں کاٹنے والے درد، مریضہ بہت بڑا محسوس ہو اور ٹانگیں بہت کمزور، بے صبری سے جسم سے سکون ہو۔

آرنیکا مانٹ: خصوصاً چوٹوں کے بعد جیسے گرنے سے، دھکے سے، گھونسے سے یا ناہموار سڑکوں پر سواری کرنے سے سیلان سرخ چمکدار منجمد شدہ ٹکڑوں کیساتھ سر کے قریب حدت ہاتھ پاؤں ٹھنڈے، زیادتی حیض کمر میں درد کے ساتھ، جو کولہوں کو جاتے اور وہاں سے رانوں اور ٹانگوں کی اندرونی جانب ہوتا ہوا گھٹنے تک جائے۔

آرسنک: کمزور سوء المزاج مستورات میں زیادتی حیض جو باقی ہیں اور خصیۃ الرحم اور رحم کے

صفراوی مزاج میں جو اعضاء تناسلی کے تعارض میں جب نظام کی کیفیت بہت بگڑ گئی ہو خفیف سی محنت مریضہ کو تھکا دے۔

بیلاڈونا: سیلان سرخ چمکدار جو گرم محسوس ہو، بار بار نیچے کی طرف دبانے والے احساسات کیساتھ، بعض اوقات بدبودار اور لوتھڑوں کے اخراج کے ساتھ، بعض اوقات سر میں اجتماع خون، کنپٹیوں میں ٹپکن کے ساتھ۔

بورکس: حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ جس کے ساتھ درد شکم، متلی اور درد جو معدے سے کمر کو جائیں حیض مقدار میں بہت زیادہ، مریضہ بے حد اعصابی خفیف سی آواز پر چونکے، نیچے کی حرکت سے متاثر نیچا اترنے کی جھولے کی یا ڈولنے والی کرسی کی، سے مریضہ ڈرے۔

بووسٹا: حیض بار بار مقدار میں زیادہ جو صبح کے وقت زیادہ ہیں اور رات کو کم ہو جائیں، دو حیضوں کے درمیان سیلان خون، بعض اوقات سیلان رات کو جبکہ لیٹی ہوئی حالت میں زیادہ ہوتا ہے۔

برومیم: حیض بار بار مقدار میں زیادہ چمکدار سرخ خون کا خصوصاً ان مستورات میں جنہیں سینہ دل یا آنکھوں کی تکلیفات ہوں، سیلان مسلسل، مریضہ بے حد تھکاوٹ اور کمزوری محسوس کرے۔

برائی اونیا: حیض بہت جلد اور مقدار میں بہت زیادہ سیاہی مائل خون کے بچے ساتھ پیٹھ اور سر میں درد ہو، جیسے پھٹ جائیں گے خفیف سی حرکت پر زیادتی، اٹھ کر بیٹھنے پر اور کھانے پر بعد متلی۔

کیکٹس: حیض قبل از وقت اور مقدار میں بہت زیادہ سیلان لیٹ جانے پر رک جائے، دل کی تکلیفات، حیض سیاہی مائل یا سیاہ اور گاڑھا۔

کلکیریا کارب: حیض بار بار مقدار میں بہت زیادہ دیر تک قائم رہیں، مجھے پریشانی جس کی زیادتی کھڑے ہونے پر یا زینہ چڑھنے پر ہو یا پاؤں ٹھنڈے، مرطوب خصوصاً دموی مزاج مستورات میں مفید ہے، دودھ پلانے کے زمانہ میں مقدار میں زیادہ حیض۔

کنابس سٹائیوا: حیض مقدار میں زیادہ، جب پیشاب میں جلن موجود ہو اور پیشاب کی تمام نالی میں پھوڑے کے سے درد کا احساس ہو۔

کینتھرس: حیض جلد اور مقدار میں زیادہ سیاہ خون کا، دردناک پیشاب جلن اور کاٹنے والے دردوں کیساتھ پیشاب کرنے کی بار بار حاجت، یہ دوا خصوصاً بانجھ مستورات میں مفید ہے۔

کاربوانی ملس: حیض جلد اگرچہ مقدار میں زیادہ نہ ہوں تاہم بہت وقت تک جاری رہیں، رانوں میں بے حد کمزوری، حیض کی اور اس کے بعد مریضہ بہت تھکی ہوئی محسوس کرے یہاں تک کہ شاذ و نادر بول سکے

کاربوویج: حیض مقدار میں زیادہ اور جلد جلد جس کے بعد کھجلی کے پہلے چھلکوں میں خارش ہو یا گردن اور کندھوں کے درمیان کھجلی پیدا ہو جائے شکم سے کمر کی طرف کھینچنے والے درد، مریضہ زور سے پنکھا کروانا چاہے۔

کالوفائلم: رحم ڈھیلا اور لٹکا ہوا خون مقدار میں بہت زیادہ، یہ دوا خصوصاً ان مستورات میں جن کے چہرے اور پیشانی سے زردی جھلکے، ہوں مفید ہے کمزوری کا احساس۔

کاسٹیکم: چہرہ پیلا، حیض جلد اور مقدار میں زیادہ اور حیض کے بند ہو جانے کے بعد کئی روز تک وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا اخراج خون ہوتا ہے، سیلان بدبودار شرمگاہ میں کھجلی پیدا کرے، مریضہ بے حد غمگین ہر چیز کے تاریک پہلو کو دیکھے، سیلان فقط دن کے وقت لیٹنے پر رک جائے۔

کیموملا: زیادتی حیض سیاہ منجمد شدہ خون کی جو عموماً دردوں میں خارج ہو، مزاج میں بے حد اکتاہٹ، یہاں تک کہ مریضہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے، پیشاب کی بار بار حاجت، پیشاب پیلا اور مقدار میں زیادہ۔

چیلیڈونیم: حیض دیر میں لیکن بہت عرصہ تک جاری رہیں جن کے ساتھ دائیں کندھے کی ہڈی کے نچلے اور اندرونی زاویے کے نیچے درد۔

چائنا: حیض مقدار میں زیادہ شکم میں بے حد تناؤ کے احساس کیساتھ جیسے ڈکاروں یا پادنے سے آرام نہ ہو کانوں میں گھنٹیاں بجنے کی آوازیں اور غشی کے دورے، قوت باصرہ اور دیگر حسیات جلتے رہیں، کیموملا کی چائے کے کثرت استعمال کے بعد منجمد شدہ خون کا سیلان اور بار بار پیشاب کی حاجت، پیشاب پیلا اور خون کے ضائع ہو جانے سے کمزور ہوئی ہوئی مریضاؤں میں مفید ہے، جنین مدھم۔

چائنا سلف: حیض بہت جلد اور مقدار میں زیادہ۔

سمی سی فوگا: سیلان مقدار میں زیادہ سیاہ اور منجمد شدہ، بے حد اعصابیت پیٹھ اور اعضاء میں بائی کے سے درد، سیلان کے دوران شکم میں نیچے دبانے والے احساسات۔

رسنا: حیض مقدار میں زیادہ اور قبل از وقت خصوصاً ان مستورات میں جن میں زور کی بینی اور ناک میں کھجلی کی شکایت رہتی ہو، مریضہ مسلسل کروٹیں بدلتی ہے، خواہ سوتی ہوئی ہو دست جو ہر کھانے پینے کے بعد زور سے آئیں۔

کوکولس: حاملہ مستورات میں رحم سے خون کا سیلان، حیض مقدار میں زیادہ شکم میں مروڑ کے

تیز نکیلے چٹکیوں کے احساس کے ساتھ۔

کوکس کیکٹائی :۔ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ، سیاہ گاڑھے خون کے شکم کے گرد تناؤ، اور تنگی کے احساس کے ساتھ اور اس احساس کے ساتھ جیسے کچھ معدے کی طرف چڑھ رہا ہے جس سے مریضہ یہ سوچ کر اسے پانی کی قے ہوگی۔

کافیا :۔ حیض مقدار میں زیادہ اوقات میں بے حد ذکی الحس، اور اکساہٹ پیدا کرنے والی کھجلی کے ساتھ۔

کالن سونیا :۔ رحم کی گردن میں اجتماع خون، دردناک بواسیری مسوں اور شدید قبض کے ساتھ۔

کروکس :۔ زیادتی حیض سیاہ تار دار خون کا جیسے خون نکلے لمبی لمبی تاریں بن جائیں اس امر کا احساس جیسے شکم میں کوئی زندہ چیز گھوم پھر رہی ہے ٹھیک یہی احساس بعض اوقات معدے میں بھی پایا جاتا ہے سر میں شدید ٹیکیں۔

سائیکلمن :۔ زیادتی حیض سر میں بھاری پن اور بینائی میں خرابی جیسے آنکھوں کے سامنے کہر ہو کیساتھ

اری جیرن :۔ سیلان اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے سیلان سرخ چمکدار خون کا مریضہ کی ہر حرکت سیلان کو بڑھا دیتی ہے سیلان کی زیادتی کی وجہ سے کمزوری اور مردنی۔

فیرم میٹیلیکم :۔ کمزور مریضاؤں میں چہرے کی تمتماہٹ کیساتھ زیادتی حیض، حیض بار بار ہو۔ مقدار میں زیادہ، بہت عرصہ تک رہے۔

فلورک ایسڈ :۔ حیض جلد جلد، مقدار میں زیادہ گاڑھے اور منجمد شدہ مریضہ ایک غیر معمولی روحانی خوشی سے کسی چیز سے نہیں ڈرتی اور اپنے آپ سے بالکل مطمئن ہوتی ہے۔

ہمے میلس :۔ سیاہی مائل خون کا مقدار میں زیادہ سیلان سیلان رات کو وقت رک جائے صرف دن کو جاری رہے۔

ہیلونائس :۔ ہر حیض پر مقدار میں زیادہ خون کا سیلان جس سے مریضہ کی طاقت زائل ہو جائے اور مریضہ کمزور ہو جائے چہرہ پیلا، مرجھایا ہوا اور اس پر شکی اڑتے زیادتی حیض، رحم کے منہ یا گردن میں گھاؤ کی وجہ سے خون سیاہ، بدبودار اور بہت عرصہ تک جاری رہے ذرا سی محنت پر سیلان بڑھ جائے۔

ہیپر سلفر :۔ زیادتی حیض ان مستورات میں جن کی جلد چھپی ہوئی ہو، اور ہاتھوں اور پاؤں میں پسینہ ہو۔ ذرا سا جریک کر گھاؤ بن جائے۔

ہیوسمس :۔ زیادتی حیض ہذیان کے ساتھ، مریضہ میں غیر معمولی بیوقوفانہ عادات بیوقوفانہ ہنسی اپنے آپ کو ننگا کرنے کی رغبت۔

اگنیشیا :۔ زیادتی حیض سسکیوں اور ٹھنڈی آہوں کے ساتھ، فم معدہ میں بیٹھنے کا احساس مریضہ دبے ہوئے غم کا شکار ہوتی ہے۔

آئیوڈیم :۔ قبل از وقت اور مقدار میں زیادہ حیض بے حد کمزوری کے ساتھ خصوصاً ان مستورات میں مفید ہے جنہیں گھیگھا، پستانوں کا سوکھ جانا کی شکایت ہو یا جس کی چھاتیوں میں عادہ درد ہیں غذا سے کچھ نشو و نما نہ ہو۔

اپیکاک :۔ مقدار میں زیادہ سیلان حیض مسلسل متلی کیساتھ جسے قے کے بعد بھی لمحہ بھر کیلئے سکون نہ ہو

کریازوٹ :۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ بہت عرصہ تک قائم رہیں لیکن ان میں نوبت کی رغبت ہو، مریضہ اپنے آپ کو بالکل ٹھیک سمجھے جب تک سیلان پھر جاری نہ ہو جائے۔

لیکیسس :۔ زیادتی حیض رات کو جاڑے اور دن کو گرمی کی تمتماہٹ کے ساتھ، صبح کے وقت بے حد غمگینی اور گری ہوئی محسوس کرے۔

لارو سریسس :۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ رات کے وقت چاند میں پھاڑنے والے دردوں کے ساتھ، دل کے گرد عجیب دم گھٹنے کے دورے۔

لیڈم :۔ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ حرارت غریزی میں کمی کے ساتھ مریضہ اپنے آپ کو گرم نہ رکھ سکے۔

لائیکو پوڈیم :۔ حیض بہت وقت رہیں اور مقدار میں بہت زیادہ ہوں ریاح کے اجتماع خصوصاً بائیں پسلیوں کے نیچے کے ساتھ، یا چند نوالے غذا کے کھانے پر سیری، اور حلق تک بھرے ہونے کے احساس، ۴ بجے شام کو زیادتی کے ساتھ۔

مگنیشیا کارب :۔ حیض جلد جلد، مقدار میں زیادہ، بجر رات کو زیادہ ہیں، رحم میں دردوں کے دوران بند ہو جائیں۔

مرکیوریس سال :۔ حیض مقدار میں زیادہ پھیلے ہوئے اور زخم والے مسوڑھوں کیساتھ تھوک کی زیادتی، دانتوں میں پھوڑے کا سا درد اور ڈھیلے معلوم ہوں تکان سے دست مروڑ کیساتھ پیشاب گاڑھے رنگ کا۔

مشک :۔ حیض بہت جلد مقدار میں زیادہ آلات تناسل میں ناقابل برداشت سرسراہٹ کے ساتھ۔

میوریٹک ایسڈ :۔ حیض بہت جلد اور مقدار میں زیادہ، پستوں میں بے حد پھوڑے کے سے درد کے ساتھ جن میں بعض اوقات شدید کھجلی ہو۔

نیٹرم کارب :۔ حیض بہت جلد اور بہت عرصہ تک رہیں، جن کی زیادتی بادل گرجنے سے ہو یا بادل کی گرج سے پیدا ہو جائیں۔

نیٹرم میور :۔ حیض جلد جلد مقدار میں بہت زیادہ آنکھوں میں جید جاری ہیں ناقابل برداشت تنگی کیساتھ نمک کی بہت خواہش، اداسی سے نفرت کے ساتھ خواب مکان میں ڈاکوؤں کے۔

نائٹرک ایسڈ :۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ پیشاب میں ناقابل برداشت سخت بو کے ساتھ خون سیاہ اور گاڑھا۔

نکس جگلنس :۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ، لوتھڑے اور سیاہی مائل لوتھڑے نکلیں

نکس موسکاٹا :۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ منہ، زبان اور حلق میں ناقابل برداشت خشکی کے ساتھ بیٹھنے کی حد سے زیادہ رغبت خصوصاً کھلی ہوا میں۔

نکس وامیکا :۔ حیض بہت جلد جلد مقدار میں زیادہ خصوصاً جب حیض رکنے کے زمانہ کے شروعات میں ہوں یا حیض کے دوران کمزوری اور غشی کے دورے سست اور بیٹھ کر کام کرنے کی زندگی گزارنے کی وجہ سے یا شراب، قہوہ یا دیگر گرم قسم اشیاء کے استعمال سے قبض پاخانہ لبا اور مشکل سے ہو، یا بار بار حاجت اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا اخراج حیض کے دوران مریضہ ۳ یا ۴ بجے صبح کے بعد سے سو نہیں سکتی۔

اوپیم :۔ زیادتی حیض بے حد غنید کے ساتھ لیکن مریضہ سو نہ سکے بستر کے کپڑے لگتے گرم محسوس ہوں کہ تھوڑی دیر بعد مریضہ کو ٹھنڈی جگہ کی تلاش کے لیے کروٹ بدلنی پڑے قبض پاخانے سیاہ سخت اور گول

فاسفورس :۔ حیض بار بار مقدار میں زیادہ بہت عرصہ تک جاری رہیں خصوصاً دبلی پتلی لمبی اور خوبصورت مستورات کے لیے مفید ہیں قبض پاخانہ پتلا خشک سخت اور مشکل سے نکلے شکم میں خالی پن کا احساس ہو [illegible] اور اطراف [illegible]۔

فاسفورک ایسڈ :۔ وقت سے قبل بہت عرصہ رہنے والے حیض، جگر میں درد کے ساتھ یا مریضہ کو رات کے وقت بار بار مقدار میں زیادہ سفید پیشاب کرنے کے لیے اٹھنا پڑے، رحم میں ریاحی تناؤ۔

فائٹو لاکا :۔ حیض بار بار مقدار میں زیادہ جس کے ساتھ پیشاب بکثرت بھوک اور آنسو بڑھ جائیں، حلق میں گرمی۔

پلاٹینا :۔ بہت وقت رہنے والے اور مقدار میں زیادہ حیض، اگھڑیوں سے آلات تناسل کو دبانے کے ساتھ خون سیاہ جو رقیق اور منجمد شدہ ملا جلا خارج ہو، ڈراؤنے خیالات۔

پلمبم :۔ زیادتی حیض اس امر کے ساتھ جیسے شکم ایک رسی سے پیٹھ کی طرف کھینچ رہا ہے قبض پاخانہ گانٹھ دار جو بھیڑ کے پاخانہ کی طرح آپس میں جڑا ہوا ہو۔

پلساٹیلا :۔ حلیم الطبع اور نازک اندام مستورات میں زیادتی حیض، ہر خفیف خوشی یا غمی مریضہ کو رلا دے مریضہ کھلی ہوا میں بہتر محسوس کرے اور شام کو بدتر، صبح کے وقت منہ میں بدذائقہ بھوک ندارد کوئی چیز خوش ذائقہ معلوم نہ ہو۔

رسٹاکس :۔ چوٹ یا موچ سے پیدا شدہ زیادتی حیض یا ان مستورات میں جو پانی کے دوروں کی شکار ہوں عضلات کو ٹوٹ جائیں جن کی وجہ سے مسلسل وضع بدلنی پڑے۔

سبائنا :۔ مقدار میں زیادہ کمزور کرنے والے حیض، شکم میں اینٹھن کیساتھ خون جزوی رقیق اور جزوی منجمد شدہ اور درد پشت سے ہو کر ارتفاع العانی میں آئیں۔

سمبوکس :۔ زیادتی حیض، ناک کی گاڑھی، لیسدار رطوبت کے بند ہو جانے کے ساتھ، ناک کے ذریعہ سے سانس نہ لے سکے۔

سیکیل کار :۔ حیض مقدار میں زیادہ جو بہت عرصہ تک جاری رہے شدید اینٹھن کیساتھ مریضہ کی تمام علامات حیض سے قبل بڑھ جائیں خصوصاً دبلی پتلی سوء المزاج مستورات میں مفید ہے۔

سیپیا :۔ زیادتی حیض فم معدہ میں درد ناک خالی پن کے احساس کے ساتھ یا بدبودار پیشاب کے ساتھ یا پیشاب میں ایسا رسوب جیسا برتن کے پیندے میں مٹی جمی ہوئی ہے مریضہ کے چہرے پر زردی جیسے ناک کے آر پار زرد کاٹھی۔

سلیشیا :۔ زیادتی حیض تمام جسم پر برف کی سی ٹھنڈک کے دوروں کے ساتھ، حیض میں تیز بو، حیض سے قبل اور دوران حیض گانٹھ دار قبض، سخت گانٹھ دار پاخانے بہت عرصہ تک مبرز میں رہیں ایسا معلوم ہو کہ مبرز میں ان کو نکالنے کی طاقت ہی نہیں ہے، بعض اوقات بہت زور لگانے کے بعد تھوڑا سا پاخانہ نکلے تو پھر یکدم مبرز میں واپس چلا جائے وہ دودھ پلانے کے زمانہ میں مقدار میں زیادہ حیض۔

سپنجیا :۔ حیض بہت جلد مقدار میں بہت زیادہ جس کے بعد چوتڑوں کے مقام میں ریڑھ والی ہڈی میں پھوڑے کا سا درد ہو، مرض گھبراہٹ اور کھانسی، بولتے یا گاتے وقت آواز بیٹھ جائے۔

سٹانم :۔ زیادتی حیض ان مستورات میں جن کا جسم کمزور ہو وہ زیادہ بول نہیں سکتیں اور نہ اونچی پڑھ پا سکتی ہیں کیونکہ ان کے سینے میں درد ہونے لگتا ہے گھبراہٹ آ جاتا ہے وہ آگے نہیں چل سکتیں۔ یہی احساس بعض اوقات سینہ میں بھی موجود ہوتا ہے۔

سٹرامونیم :۔ زیادتی حیض اعضاء، رانوں اور شکم میں کھینچنے والے دردوں کے ساتھ مریضہ بے حد باتونی عجیب و غریب اور واہیات خیالات ہر چیز سے ڈرے۔

سلفر :۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ بہت عرصہ قائم رہیں گرمی کی تمتماہٹ جس کے بعد کمزوری کے دورے ہوں چاندی میں حدت پاؤں ٹھنڈے ۱۱-۱۲ بجے دوپہر کو معدہ بیٹھنے کا احساس مریضہ کھانے کا انتظار نہ کر سکے خونی بواسیر، مریضہ گہری نیند نہ سو سکے، بار بار جاگ جائے یا مریضہ تمام رات اتنی گہری نیند سوئے جیسے مردہ پڑا ہو۔

سلفیورک ایسڈ :۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ جس کے ایک رات قبل نہایت پریشان کن اور ڈراؤنے خواب، تمام جسم میں اندرونی رعشہ بغیر ظاہرا کپکپی کے، بے حد کمزوری۔

ٹریلیم :۔ حیض مقدار میں زیادہ جو ہر دو ہفتے کے بعد ہوں اور ایک ہفتہ یا اس سے زیادہ قائم رہیں، دو حیضوں کے درمیان وقفہ میں پیلا اور گاڑھا سیلان رحم۔ سن یاس کے وقت زیادتی حیض گاڑھے سیاہ اور منجمد شدہ خون کی۔

اسٹیلیگو :۔ سن یاس کے وقت زیادتی حیض سر کی چوٹی اور جانب میں شدید درد کے ساتھ، حیض بار بار مقدار میں زیادہ اور بہت وقت رہنے والے ہوں ایک حیض قریب قریب دوسرے کے شروع ہونے تک ختم ہو سیلان دو دو یا تین ہفتے رہیں سیاہی مائل خون کا لوتھڑوں کے ساتھ بکثرت جیسا

سن یاس کے وقت زیادتی حیض کے ساتھ۔

ویریٹرم البم :۔ زیادتی حیض دستوں یا متلی قے اور پیشانی پر ٹھنڈے پسینے کے ساتھ کمزور حیض

زنکم :۔ حیض جلد اور مقدار میں زیادہ، منجمد شدہ خون کے ٹکڑے چلتی ہوئی حالت میں نکلیں ٹانگوں اور پاؤں میں کپکپی۔

استحاضہ، نزیف رحمی، حیض کے سوا رحم سے سیلانِ خون

رحم سے سیلانِ خون

METRORRHAGIA

استحاضہ سے میرا مطلب وہ سیلانِ خون ہے جس کا تعلق حیض سے نہیں ہوتا بلکہ یہ بالکل جداگانہ ہوتا ہے جو رحم سے ہوا کرتا ہے۔

یہ سیلان تیز یعنی (Active) ہو سکتا ہے جس میں چمکدار سرخ شریانی خون ہوتا ہے یا (Passive) جس میں خون سیاہ رنگ کا وریدی (Venous) ہوتا ہے
اس کی وجوہات حادثات، تشدد، سخت جسمانی، محنت، یکایک جسمانی یا دماغی صدمات اور جذبات، آنتوں میں کیڑے، رحم میں بد گوشت یا دوسرے قسم کے گوشت کے چھوٹے غول میں گوشت یا بد گوشت کی موجودگی، رحم میں زخم یا کینسر وہ سب وجوہات جن سے اسقاط حمل پیدا ہو سکے، یا خود اسقاط حمل وضع حمل کے بعد آنول کا رک جانا، بذاتِ خود وضع حمل سن یاس یعنی حیض بند ہو چکنے کے بعد یا کوئی دوسری وجہ مقامی یا انقطاعی جن کا ذکر گذشتہ اوراق میں کیا گیا ہے۔

استحاضہ کی وجوہات کو ذرا واضح طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے اس کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مریضہ کی عام جسمانی کیفیت اور طبعی کیفیت کو نظر انداز نہ کیا جائے طبعی کیفیت سے میری مراد یہ ہے کہ جو طبعی خاصہ اس وقت نظر سے اوجھل ہو رہا ہے مگر اوائل عمر میں یا اب بھی موجود ہے، اور جس کی طرف مریضہ یا تیمارداروں کا کوئی قیاس اور گمان نہیں ہے۔ مثلاً ایک لڑکی کو اوائل عمر سے یہ تکلیف ہے کہ ذرا سی سوئی چبھنے سے یا ذرا سے زخم سے کافی خون کا سیلان ہو جاتا ہو، تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اگر بچپن میں ہی اس کا علاج نہ کیا گیا تو جوانی میں پہنچ کر اس کو رحم سے

سیلان خون طبیعت کے خاصہ کے مطابق ہونا چاہیے اور ہوتا ہے۔ طبیعت کے اس خاصہ کا تعلق ہمیشہ "سورا" کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اور اسی لیے ان کا علاج اینٹی سورک ادویہ سے ہونا ضروری ہے۔

دوسری مثال اس طرح پیش کی جا سکتی ہے کہ ایک لڑکی اوائل عمر سے ناک کریدتی ہے۔ یا ہونٹ نوچتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لڑکی کی آنتوں میں کیڑے موجود ہیں جب یہ لڑکیاں جوان ہو کر سیلانِ خون کا شکار ہوتی ہیں تو ان کو سینا کی مختلف طاقتوں سے فائدہ ہوتا ہے۔ جوانی میں پہنچ کر ان لڑکیوں کو رحم سے سیلان خون کی وجہ آنتوں میں کیڑوں کی تحریک ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قسم کی وجوہات کو تلاش کرنا بعض اوقات اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔ تاہم مریضہ کو جلد از جلد فائدہ پہنچانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسباب کو تلاش کیا جائے یہ نظر سے اوجھل طبعی خاصہ (اسباب) کسی حالت میں بھی رحم اور اس کے متعلقات کو ملاحظہ کرنے سے معلوم نہیں ہو سکتے۔

تشدد، حادثات جسمانی اور دماغی تحریک والی اکساہٹ اور دماغی اور جسمانی وجوہات جس سے کمزوری پیدا ہوتی ہے اسی طرح سے رحم سے سیلان خون کو جاری کر سکتے ہیں جس طرح یہ اسباب حیض کی زیادتی کرتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ تشدد اور سخت جسمانی اور دماغی اکساہٹ و تحریک سے جو سیلان خون پیدا ہوتا ہے وہ شریانی یعنی چمکدار سرخ ہوتا ہے جبکہ تھکانے اور کمزور کرنے والے اثرات کی وجہ سے جو سیلان خون ہوتا ہے وہ ہمیشہ وریدی یعنی سیاہ خون ہوتا ہے مقدم الذکر حالت میں سیلان شدید قسم کا ہوتا ہے اور مؤخر الذکر حالت میں سیلان کا خون بہت تھوڑا تھوڑا مگر مسلسل ہوتا ہے جس میں کبھی کبھی خون کے منجمد ٹکڑے اور تاریں موجود ہوتی ہیں۔ ہر دو حالت میں نتیجہ ہمیشہ کمزوری اور ناطاقتی ہوتا ہے۔

خاص پرانی بیماریاں یا تحقیقات میں خون کی بناوٹ میں فرق پایا جاتا ہے مثلاً کمی خون یعنی (Anaemia) یا سکروی (Scurvy) نمک کے حد سے زیادہ کھانے میں زیادتی پوٹاش یا برومائیڈ وغیرہ کا زیادہ استعمال ان سے خون پتلا پڑ جاتا ہے خون کے ریشے یعنی (Fibtrin) تحلیل ہو جاتے ہیں اور سیاہ رنگ کے خون کا سیلان شروع ہوتا ہے نظام کی یہ کیفیت سیپٹیک یا "سورک" (Psoric) ہوتی ہے جس کا اشارہ میں نے اوپر کیا ہے ان ہر دو حالتوں میں خون پتلا ہونے کی وجہ سے خون کا نکاس زیادہ ہو جاتا ہے اور خون کے اس

نکاس کی زیادتی کی وجہ سے پیاس بہت بڑھ جاتی ہے جس قدر زیادہ پیاس بڑھتی جاتی ہے اسی قدر زیادہ خون پتلا پڑتا جاتا ہے اور سیلان خون بڑھتا ہے۔

بعض طبیعتوں کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ ہر حیض کے ساتھ خون کا سیلان شدید ہو۔ اور بعض طبیعتوں میں سیلان خون کی زیادتی بغیر حیض کے ہوتی ہے۔ ان طبیعتوں میں خون کا دورہ رحم کی طرف ہوتا ہے اور اس وجہ سے خون کے سیلان کی زیادتی ہوتی ہے۔ یا خون کے دورے کی رحم میں زیادتی کی وجہ سے پھیپھڑوں میں تحریک ہوتی ہے اور اس تحریک سے خون کی قے آتی ہے۔ اس قسم کی طبیعتوں میں ہمیشہ جسم میں خون زیادہ ہوتا ہے اور اس سیلان کی وجہ محض یہی ہے کہ مریضہ کے جسم میں خون معمول سے زیادہ ہوتا ہے۔

مہلک اور خطرناک سیلان خون بعض اوقات رحم میں نہایت چھوٹے گومڑ کی وجہ سے بھی ہو سکتے ہیں جن کا ذکر "رحم میں گومڑ" کے باب میں کیا گیا ہے۔ رحم میں اگر کینسر ہو تو خون کا سیلان ہو سکتا ہے مگر یہ تدریجی ہوتا ہے اسی طرح سے سن یاس کے زمانے میں بھی خون کا سیلان بڑی شدت کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

خون کے سیلان کی زیادتی معمولی مقدار میں بھی ہوتی ہے اور اس کے بار بار آنے میں بھی ہر دو حالات ہمیشہ مہلک اور خطرناک ہوتے ہیں بعض وقت خون یکایک شروع ہو جاتا ہے اور بعض وقت اس خون کی زیادتی سے کینسر یا گومڑ میں تحریک پیدا ہو کر خطرناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

خون کی زیادتی جو آنول کے اپنی جگہ سے ہٹنے کی وجہ سے آنول کا کچھ حصہ رحم میں رہ جانے کی وجہ سے اور وضع حمل کے بعد ہوتی ہیں اس کا بیان پہلے آ چکا ہے۔

سن یاس یعنی حیض بند ہونے کے بعد سیلان خون ہوتا ہے اس کی نہایت ضروری وجہ یہ ہے کہ رحم بذات خود کے ریشہ جات مڑ جاتے ہیں اور ان ریشوں کے مڑنے کی وجہ سے سیلان خون ہوتا ہے یا وہ اثرات ہوتے ہیں جو اوائل عمر سے مریضہ کی طبیعت میں موجود رہتے ہیں اور اس عمر میں آ کر سر اٹھاتے ہیں۔

مفصلہ ذیل ادویہ استحاضہ کے لیے بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

(۱) آرنیکا مانٹ۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کالوفائلم۔ کیمومیلا۔ چائنا۔ سناموم۔ کروکس۔ اری جیرون۔ فیرم۔ ہیلونائس۔ ہیمیمیلس۔ [illegible]۔ ایپیکاک۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ سبائنا۔ سیکیل کار۔ سیپیا۔ ٹریلیم (۲) اکونائٹ

الٹرس فاری نوسا، کلکیریا کارب، کاربو ینیلیس، سمی سی فوگا، ارکمٹائی ٹس، اگنیشیا، مگنیشیا میوڈ، نیٹرم میور، نکس وامیکا، فاسفورس، سنگوئنیریا، سبینا، سیکیل، سیپیا، سلفر، وبرنم ایم (۱) بریاسائنم، انگلی جاز، بپٹیشیا، کناسی سٹافیسا، اجلیسی میم، انجوڈیم، ورتھیا روٹا، ایپس ملفیکا، بیلی اومار، الٹرس نودس، فاقی ڈلکامل، ریٹا کس، ارجنٹم نائٹ، جبرنیم سلیکٹیم، لاکیسیس، پاپولس، اسٹیلیگو۔

چمکدار سرخ شریانی خون کا تیز سیلان ACTIVE HAMORRHAGE

(۱) اکونائٹ، بیلاڈونا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کیموملا، فیرم، نکس وامیکا، پلاٹینا، سبائنا، سلفر (۲) ارنیکا، کروکس، ہیمیس، اگنیشیا، اپیکاک، فاسفورس، سیکیل، وبرنم ایم (۳) ٹرلیم۔

کمزور سوء المزاج مستورات میں آہستہ آہستہ وریدی سیلان

PASSIVE HAMORRHAGE

(۱) چائنا، کروکس، پلساٹیلا، سیکیل، سیپیا، سلفر، کاربو ویج، نکس وامیکا، اپیکاک، فاسفورس، ہیمی، وبرنم ایم (۲) الٹرس فاری نوسا، کالوفائلم، سمی سی فوگا، ٹرلیم، اسٹیلیگو۔

اکالیفا انڈیکا: سیلان خون صبح کے وقت چمکدار سرخ اگرچہ مقدار میں زیادہ نہ ہو بعد دوپہر سیاہ اور منجمد شدہ، نبض مدھم، اور ہلکی، مریضہ صبح کے وقت بالکل مردہ سی محسوس کرے لیکن جوں جوں دن بڑھتا جائے اس میں طاقت آتی جائے۔

اکونائٹ: تیز شریانی سیلان، موت کا ڈر، حرکت سے ڈر کیونکہ اس سے سیلان بڑھ جاتا ہے بے حد اکساہٹ، لیٹی ہوئی حالت سے اٹھنے پر چکر جس کی وجہ سے مریضہ کو دوبارہ لیٹ جانا پڑے بے چینی، پیاس، سیلان مسلسل جو جم کر ایک لوتھڑا بن جائے۔

الٹرس فاری نوسا: رحم اور خصیۃ الرحم میں اجتماع خون کی وجہ سے سیلان، سیلان مقدار میں زیادہ، سیاہی مائل خون اور لوتھڑوں کا، رحم کی ناطاقتی کی وجہ سے آہستہ آہستہ بہنے والا مسلسل سیلان، عام کمزوری۔

امبرا گریسیا: رحم پھیلا ہوا، حیضوں کے دوران ذرا سے صدمے جیسے زیادہ چلنے سے یا سخت پاخانہ

وغیرہ سے سیلان خون، لب ہائے فرج میں سوجن، کھجلی اور عجز ٹے کا سا درد۔

امونیم کارب: سیلان خون مقداری جو کہ زیادہ سواری کے بعد خون سیاہی مائل ہو یا منجمد شدہ گٹھوں کا، شکم میں اینٹھن کے ساتھ خارج جس خون سوزش پیدا کر دیا ہے، کھجلی اور جلن پیدا ہو۔

ایپس: حیض کے ایک ہفتہ بعد رحم سے سیلان خون، شکم میں بھاری پن، غشی، بے چینی، پریشانی اور انگڑائیوں کے ساتھ، عموماً خصیۃ الرحم میں حاد اجتماع خون کی وجہ سے ڈنک لگنے کے سے درد، سیلان خون جاری ہو جائے۔

ایپوسائنم: بچکاری حیض کے بعد جوں ہی مریضہ میں طاقت آئے سیلان خون جاری ہو جائے۔

ارینیا ڈیڈیما: سیلان خون چمکدار سرخ۔

ارجنٹم نائٹریکم: رحم میں رسولی وغیرہ کی وجہ سے سیلان خون، ہر بیت لیا معلوم ہوا ہر وہ کام جو مریضہ کے لیے کیا جائے اسے ایسا معلوم ہو کہ وہ بہت آہستہ آہستہ کیا جا رہا ہے، خواہ کتنی ہی جلد کیا جائے۔

آرنیکا مانٹ: جماع کے بعد سیلان، حمل کے دوران بیلا رحم کے گر جانے کی وجہ سے سیلان چوٹوں، گرنے یا ناہموار سڑکوں پر سواری کرنے کے بعد سیلان خون، خون چمکدار سرخ یا منجمد شدہ لوتھڑوں کے ساتھ، سر میں حدت، اعضاء ٹھنڈے، فم معدہ میں متلی۔

آرسنک: کمزور سوء المزاج پانی والی مستورات میں لیا تکلیف دہ سیلان خون، رحم اور خصیۃ الرحم میں عضوی خرابی کی وجہ سے بے حد کمزوری، بے چینی، جلانے ڈنگ کے سے جلن دار درد، رحم معمول سے بڑا اور ورم، شریانیں پھیلی ہوئی، رحم کی اندرونی جھلی میں پرانا ورم۔

بیلاڈونا: سرخ چمکدار خون کا مقدار میں زیادہ سیلان جو شرمگاہ سے نکلتے وقت گرم محسوس ہو، وضع حمل کے بعد دوروں کے درمیان سیلان خون بڑھ جائے، دوران خون میں اکساہٹ کنپٹیوں میں ٹپکن، چہرے پر تمتماہٹ، آنکھیں سرخ بھری ہوئی، مضبوط نبض، حتی شکم میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ اور اوپر سے نیچے کی طرف بوجھ کے ساتھ، رحم پر خفیف سا دبانے سے متلی پیدا ہو، آلات تناسل پر دردناک دباؤ۔ ایسا معلوم ہو جیسے سب کچھ شرمگاہ کے راستہ باہر آ جائے گا، یا پیٹھ میں درد ایسا معلوم ہو جیسے ٹوٹ جائے گی۔ بعض اوقات سیلان خون میں بو ہوتی ہے۔ دو حیضوں کے درمیان سیلان جس کے

ساتھ آنکھوں کے سامنے اندھیرا، انگڑائیاں جھٹکے اسپاسموڈک اور آنکھوں میں تشنجی اینٹھن ہو، بدبودار سیلانِ خون، خصوصاً وضعِ حمل کے بعد کے سیلان میں مفید ہے۔

بوویسٹا :۔ رحم پھولا ہوا اور حیضوں کے درمیان ذرا سی محنت سے سیلان جاری ہو جائے۔

برومیم :۔ آہستہ آہستہ بہنے والا سفیدی کا سیلان بے حد کمزوری کے ساتھ، سیلان میں جھلی کے ساتھ ریشے بھی خارج ہو سکتے ہیں، خصوصاً ان مستورات میں مفید ہے جن کو سینہ، دل اور آنکھوں کی تکلیفات عموماً رہتی ہوں۔

برائی اونیا :۔ سیلانِ خون سیاہی مائل خون کا کمر میں درد اور سر میں درد جیسے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ منہ اور ہونٹ خشک، بستر میں بیٹھنے پر یا کھانے کے بعد متلی اور غشی۔

کیکٹس :۔ سیلانِ خون منجمد شدہ ٹکڑوں کا نیچے دبانے والے دردوں کے ساتھ ہر درد کی شدت کے ساتھ منجمد شدہ خون کے لوتھڑے نکلیں، دل کی تکلیفات۔

کلکیریا کارب :۔ دموی مزاج مستورات، سر پر پسینے، پاؤں ٹھنڈے اور جیسے مرطوب ٹھنڈا جانا چاہیے، سیڑھی چڑھنے پر یا جھکنے پر، بگڑ زیادہ محنت سے یا جذبات سے سیلانِ خون پیدا ہو جائے، دودھ پلانے کے زمانہ میں اور سن یاس کے زمانہ میں سیلانِ خون۔

کنابس سٹائیوا :۔ سیلانِ خون، دردناک پیشاب اور پیشاب کی نالی میں مروڑے کے درد کے ساتھ، ولادت کے بعد کے سیلانِ خون کے سے پیدا شدہ ہیں، اس امر کے احساس کے ساتھ جیسے مریضہ اپنے تمام قویٰ کو کھو بیٹھے گی۔ یا جیسے سر کسی جانب گر جائے گا آنکھوں کے آگے دھند، گوشت سے نفرت، منہ میں برا سا مزہ۔

کینتھرس :۔ رحم سے سیلانِ خون مثانہ کی گردن میں بے حد اکساہٹ کے ساتھ، بار بار پیشاب کی حاجت، بے حد جلن، ٹیس اور کھنچن کے ساتھ، صرف چند قطرے نکلیں، خصوصاً بانجھ مستورات کے لیے مفید ہے۔

کاربو وانی ملس :۔ رحم میں پرانی سختی کی وجہ سے سیلانِ خون، سوداوی مزاج مستورات جن دردوں کی تکلیفات، اور کینسر وغیرہ کی شکایت ہو، خون سیاہ منجمد شدہ اور بدبودار بے حد کمزوری کے ساتھ۔

کاربو وِج :۔ آہستہ آہستہ مسلسل جاری رہنے والا سیلانِ خون، عموماً آلات تناسل کی بیماری کی وجہ سے، ریڑھ کے نچلے حصہ کے آر پار جلن اور دردوں کے ساتھ، سینہ میں جلن اور درد اور دقتِ طلب تنفس کے ساتھ، مریضہ پنکھا کروانا چاہتی ہے، جلد ٹھنڈی اور نیلگوں، نبض تیز اور دھیمی، بے حد کمزوری، شرمگاہ اور مقعد میں خارش، بغیر بے چینی اور پریشانی کے۔

کارڈس :۔ سیلانِ خون سن یاس کے زمانہ میں خصوصاً ان مستورات میں جن کو تلی یا جگر کی خرابیاں رہتی ہوں، سر میں بھاری پن، معدہ کی خرابی کے ساتھ۔

کالو فائلم :۔ آہستہ آہستہ بہنے والا سفیدی کا سیلان ڈھیلے ہوتے ہوئے رحم سے مسلسل خون کا رستا خصوصاً قبل از وقت وضعِ حمل یا جلد جلد ہوتے ہوئے وضعِ حمل کے بعد سیلان کے ساتھ تمام جسم میں اندرونی کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے۔ جس کے ساتھ بے حد تھکاوٹ کا احساس ہو۔ رحم نرم اور ڈھیلا اس میں سکڑن بہت کم ہو، زیادہ وقت قائم رہنے والا نفاس، اسقاطِ حمل کا خدشہ، تشنجی کھینچے جانے والے دردوں کے ساتھ، سیاہ منجمد شدہ خون کا سیلان، جس کے دوران سرخ چمکدار خون کے دورے ہوں۔ ٹانگوں میں کاٹنے والے دردوں اور رحم میں درد زہ کے سے شدید دردوں کے ساتھ سیلانِ خون سیاہ خون کا۔ رحم کا ورم، بار بار سفید پیشاب کے اخراج کے ساتھ، سیلان دردوں کی صورت میں ہو، ٹھنڈی ہوا کی خواہش، رحم کی گردن لمبی اور سخت ہو جائے اور رحم کا خلا بڑا ہو جائے۔

چائنا :۔ رحم کی ناطاقتی سے پیدا شدہ سیلانِ خون سیاہ خون کے منجمد شدہ ٹکڑوں کے نوبتی سیلان کے ساتھ، پیشاب کی بار بار حاجت، شکم میں بے حد تناؤ، خصوصاً ایسی مریضاؤں میں مفید ہے جن کا بہت سا خون ضائع ہو چکا ہو، خواہ حالت کتنی ہی خراب کیوں نہ ہو چکی ہو۔ سر میں بھاری پن کانوں میں گھنٹی بجنے کی آوازیں، غشی، غنودگی، اعضاء ٹھنڈے، چہرہ پیلا اور نیلگوں، شکم میں تشنجی جھٹکے۔

سمی سی فوگا :۔ سیلانِ خون مقدار میں زیادہ، سیاہ منجمد شدہ مسلسل بہنے والا خصوصاً اعصابی ہسٹریکل اور بائی والی مریضاؤں میں۔

سبینا :۔ حیض کے زمانہ سے قبل رحم سے سیلانِ خون، سیلانِ خون پیٹ میں کیڑوں کی وجہ سے، مریضہ ناک کھجلایا کرے۔

ستاموکم :۔ وضعِ حمل کے بعد رحم کے اپنی جگہ پر واپس نہ آ کر بڑے رہ جانے کی وجہ سے

پرانے سیلانِ خون حمل کے دوران سیلانِ خون، اسقاطِ حمل کا خدشہ، وضعِ حمل سے قبل پہلی چند دردوں کے ساتھ شدید سیلانِ خون وضعِ حمل کے چند دن بعد سیلانِ خون بے حد وریدی سیلان درد کے ساتھ یا بغیر درد کے سیلانِ خون موچ کے بعد غلط قدم پڑنے سے یا کسی دوسری محنت کے بعد سیلانِ خون جیسی یا سبز جھیس والی مریضائیں ہیں۔

کافیا :۔ سیلانِ خون بہت لوتھڑے لوتھڑے سیاہ لوتھڑوں کا اخراج جس کی زیادتی ہر حرکت سے ہو گھبراہٹ میں بیجد درد، پریشانی اور موت کے ڈر کے ساتھ بے حد اعصابیت، بے خوابی۔

کروکس سٹائیوا :۔ رحم میں بے حد خون کے اجتماع کی وجہ سے پیدا شدہ سیلان خون سیاہ تار دار جو رحم کے منہ سے نیچے تک تاریں بناتی ہیں یا سیاہ لوتھڑے اسقاطِ حمل کے بعد، سیلان رحم زیادہ گرم ہوجانے پر ہو۔ یا بوجھ اٹھانے کے بعد جس میں ذرا سی حرکت سے زیادتی ہو شکم میں نیچے اوپر کی طرف حرکت کے احساسات۔

ڈیجی ٹیلس :۔ دل کی خرابیوں کی وجہ سے خون میں خرابی جس سے سیلان پیدا ہو بے کمزوری، بے چینی اور موت کا ڈر۔

ارِی جیرن :۔ مقدار میں زیادہ اور پُر از خطر چمکدار سرخ خون کا سیلان خصوصاً سن یاس کے زمانہ میں جو دردوں کی صورت میں ہے، اکدم زور سے نکلے اور پھر بند ہو جائے ہر حرکت سے سیلان میں زیادتی پیشاب میں تکلیف خون کے ضائع ہو جانے سے کمزوری اور مردنی۔ وضعِ حمل سے قبل اور بعد سیلان مثانہ اور مبرز میں بے حد اکساہٹ کے ساتھ۔

فیرم :۔ بے حد سیلان کی رغبت، سیلان خون خصوصاً جبکہ چہرہ بہت سرخ ہو جاتا ہو مریضہ جس کی ہو اسقاطِ حمل، بانجھ پن۔

فلورک ایسڈ :۔ سیلان خون تنفس میں ہر وقت کے ساتھ بار بار دو تکلیفات باری باری ہوں جس کی زیادتی چند دوپہر اور شام کو ہو۔ مریضہ کے دل میں ایک عجیب قسم کی خوشی ہو جس کی وجہ سے مریضہ میں ڈر کا کوئی مادہ نہ ہو۔ وہ اپنی حالت میں ہر وقت خوش رہے۔

گلونائن :۔ مقدار میں زیادہ سیلان خون کے بعد درد سر۔

ہیمے میلس :۔ جس کے ساتھ آہستہ آہستہ وریدی سیلان، سیلان خون آہستہ آہستہ لیکن مسلسل خون

سیاہ، رحم میں دردوں کے بغیر کنپٹیوں کے قریب ہتھوڑے لگنے کے سے درد، بے حد تکسیر جس سے درد سر کو آرام ہو۔

ہیلونائس :۔ رحم میں بے طاقتی کی وجہ سے سیلان خون جو آہستہ آہستہ رسنے والا وریدی ہو اور ذراسی حرکت سے بڑھ جائے خون سیاہی مائل منجمد شدہ، بدبودار چہرہ پیلا مٹی اڑے، بے حد چڑچڑاپن اور بہت تھکن، رحم کے منہ میں یا گردن میں گھاؤ کی وجہ سے سیلان خون، خون سیاہ بدبودار بہت عرصہ قائم رہے جس کی زیادتی بوجھ اٹھانے سے یا محنت سے ہو۔

ہائیڈراسٹس :۔ سیلان خون شریانوں یا وریدوں میں سکڑن کی کمی کی وجہ سے رحم ڈھیلا اور خون سے بھرا ہوا سیلان خون وضعِ حمل کے بعد رحم کے نہ سکڑنے کی وجہ سے رسولی دار گوشت کے زخموں سے یا سن یاس کے زمانہ میں۔

ہیوسمس :۔ وضعِ حمل کے بعد اسقاطِ حمل کے بعد یا کسی دوسرے وقت سیلان خون جب تمام جسم میں تشنج ہو جس کے دوران کبھی کبھی کسی عضو میں جھٹکے پڑیں، بجائے اس کے بے وقوفانہ طور طور ہو قہقہے اور اپنے آپ کو ننگا کرنے کی خواہش، خون سرخ چمکدار یا جما ہوا، تشنجی دردوں کے ساتھ جس میں ہر جھٹکے سے زیادتی ہو۔

اگنیشیا :۔ سیلان خون بے حد سرد آہوں اور سسکیوں کے ساتھ۔ مریضہ دبے ہوئے غم کا شکار معلوم ہو۔

آئیوڈیم :۔ دبلی پتلی خوبصورت مستورات جن میں تیز لیکوریا کی شکایت رہتی ہو۔ رحم اور خصیۃ الرحم میں اجتماعِ خون، ہر پاخانہ پر رحم سے سیلان خون۔

اپیکاک :۔ سیلان خون سرخ چمکدار خون کا مسلسل متلی کے ساتھ، قے کی ہر کوشش پر بڑھ جائے یکا یک حصوں میں جاری ہو۔ وضعِ حمل کے بعد آنول نکلنے کے بعد یا اسقاطِ حمل کے بعد جس کی زیادتی بستر سے نکلنے پر ہو سرخ چمکدار خون کا مسلسل سیلان جو بستر میں سے ہوتا ہوا فرش پر لگے ناف کے گرد درد جو رحم میں جائے جلد ٹھنڈی اور ٹھنڈا پسینہ۔

کالی کارب :۔ خصوصاً وضعِ حمل کے بعد یا اسقاطِ حمل کے خدشوں کے وقت کے سیلان جب وہ دوسرے اور تیسرے مہینے کے درمیان ہوں کے لیے مفید ہے پیٹھ سے درد چوتڑوں میں جائے

سیلان ، سوئیاں لگنے کے سے دردوں کے ساتھ حیض کی رفع کے بعد ، اگر گرم ہو جانے کے بعد یا کسی کروٹ لیٹنے سے زیادتی ہو گرمی سے اور ڈکاروں سے آرام ہو ۔

کریازوٹ :۔ زچگی سیلان خون مریضہ محسوس کرے کہ اسے سیلان سے چھٹکارا ہو گیا ہے لیکن اسی وقت پھر سیلان جاری ہو جائے سیلان خون سیاہ بدبودار ، غشی اور ضعف کے دورے کے ساتھ جڑے لوتھڑوں میں سے بدبو ، ہر بڑی میں بوجھ او نیچے دبانے کے احساسات شکم سے شرمگاہ کی نالی میں چبھن ، وضع حمل کے بعد درد سکڑے ہوئے رحم کے خلاء میں رکا ہوا خون رحم کو آہستہ آہستہ اور ڈھیلا ہونے رحم کی گردن اور شرمگاہ میں کینسر ، تیز سوزش پیدا کرنے والے خونی سیلان کے ساتھ جس کی زیادتی چلنے سے ہو ۔

لیک کینینیم :۔ خون چمکدار سرخ ، تار دار آگ کی طرح گرم جلتا ہوا آئے اور آسانی سے منجمد ہو جائے مسلسل دبانے والے درد جیسے شرمگاہ کے راستہ سب کچھ باہر نکل آئے گا ۔

لیکیسس :۔ سیلان خون خصوصاً سن یاس کے زمانہ میں خون سیاہ سیلان سے تکلیفات میں کمی ہو ۔

لارو سریسس :۔ رحم میں چربی آجائے یا سخت ہو جائے خون کے ضائع ہو جانے سے قریب قریب مردنی مریضہ ٹھنڈی پیلی ، بینائی میں دھندلا پن ، اعضاء ٹھنڈے دل کے قریب دم گھٹنے کے دورے سانس کے لیے جھپٹے ، کھوپڑی میں چبھن ، غنودگی یا غشی ۔

لیڈم :۔ بے حد سیلان خون جو رحم میں بدگوشت کی وجہ سے پیدا ہو حرارت غریزی میں کمی ۔

لائیکوپوڈیم :۔ سن یاس کے زمانہ میں سیلان خون ، آلات شکم کا پرانا نزلہ پرانے لیوکوریا کیساتھ شکم اور اعضاء میں دردی ابھار اس امر کا احساس جیسے حلق تک بھری ہوئی ہے شکم میں گڑگڑاہٹ جیسے پاد نے کے ساتھ سیلان خون مقدار میں زیادہ اور بہت عرصہ تک سب سیاہ منجمد شدہ اور جزوی چمکدار سرخ پانی کا سا ، درد زہ کے سے دردوں کے ساتھ ۔ ہر سخت یا نرم پاخانہ کے اخراج کے دوران شرمگاہ کی نالی سے سیلان خون میں تیزی ۔

مگنیشیا میور :۔ بوڑھی عورتوں میں سیلان خون ، خون منجمد شدہ ، عورت کیوقت بستر میں نہ چلنے اور جس سے سبز یا پیدا ہو ۔ پارے کے ناجائز استعمال کے بعد رحم کی تکلیفات بڑھ جانے کیساتھ ۔

مرکیورلیس :۔ سیلان خون بوڑھی مستورات میں جنہوں نے سن یاس کا زمانہ بھی گذار لیا ہو سیلان مقدار میں زیادہ سیاہ اور منجمد خون کا خون شرمگاہ کی نالی سے تاروں کی صورت میں بہے ، دماغی پریشانی مسوڑھوں سے خون بہے تھوک کی زیادتی منہ اور زبان تر ، پیاس کے ساتھ ۔

ملی فولیم :۔ سیلان خون چمکدار سرخ اور رقیق خون کا ، شدید محنت کے بعد سیلان مقدار میں زیادہ بہت عرصہ قائم رہے بغیر درد کے یا تشنجی دردوں کے ساتھ ۔

نائٹرک ایسڈ :۔ بے حد جسمانی محنت کے بعد رحم سے سیلان خون خصوصاً سوء اخراج مستورات میں سیلان خون کی زیادتی اور رحم کے منہ میں زخموں کی وجہ سے ہو ۔ خون رقیق ، وضع حمل یا اسقاط کے بعد سیلان خون شدید دباؤ کے ساتھ جیسے شرمگاہ کی نالی سے سب کچھ باہر نکل آئے گا کمر میں درد جو کولہوں سے ہوتا ہوا رانوں میں جائے ۔

نکس موسکاٹا :۔ وضع حمل کے بعد سیلان خون ، شکم میں ریاحی تناؤ اور گڑگڑاہٹ کیساتھ شرمگاہ اور رحم سے ریاح کا اخراج منہ اور زبان میں ناقابل برداشت خشکی ۔

نکس وامیکا :۔ سیلان خون جو سن یاس کا پیش خیمہ ہو وضع حمل کے بعد سیلان خون خصوصاً جب قبض اور پاخانہ کی بار بار حاجت ہو پاخانہ چھوٹا اور درد سے ہو ۔

فاسفورس :۔ دودھ پلانے والی مستورات میں سیلان خون مقدار میں زیادہ اور بار بار کافی عرصہ تک جاری رہے اور پھر تھوڑے وقت کے لیے رک جائیں کمر میں درد اور دل میں دھڑکن کیساتھ شکم میں خالی پن کا احساس ، ٹانگیں اور پاؤں ٹھنڈے ۔

پلاٹینا :۔ سیلان خون سیاہ گاڑھے تارکول کے سے خون کا ، کمر میں درد کے ساتھ جو دونوں گھریوں میں جائے اور آلات تناسل میں بے حد ذکی الحسی ہو سیلان خون اس امر کے احساس کیساتھ جیسے جسم ہر جانب میں بڑھ رہا ہے خواہش نفسانی کی حد سے زیادہ تحریک ۔ حمل کے دوران سیلان خون ڈراؤنے خیالات ۔

پلمبم :۔ سیلان خون اس امر کے احساس کیساتھ جیسے شکم کو پیٹھ کی جانب کھینچا جا رہا ہے قبض پاخانہ کے ٹکڑے بھیڑ کے پاخانہ کی طرح آپس میں جڑے ہوئے ہوں ۔ دل کے مقام پر پریشانی منجمد شدہ سیاہ ٹکڑوں اور رقیق خون کا جاری سیلان

پاڈوفائلم: سیلان خون زور لگانے سے یا بوجھ اٹھانے سے رحم کا گر جانا، کا پرچ نکلنا، قبض۔

پلساٹیلا: سیلان خون تھوڑی دیر کے لیے رک جائے، اور پھر دوگنی طاقت سے جاری ہو۔ خون سیاہ جس میں منجمد شدہ خون کے لوتھڑے ملے ہوتے ہوں۔ سن یاس کے زمانہ میں سیلان خون کی مکمل بحالی میں کمی۔

رسٹاکس: زور لگانے سے سیلان خون خون چمکدار سرخ خصوصاً جب بالی کی مستورات میں جو جنگلی تکلیفات دلت کو بڑھ جاتی ہیں جس کی وجہ سے بار بار وضع بدلنی پڑے اور موسم کی ہر تبدیلی میں زیادتی۔

سباثنا: درد اور بے آرامی کا احساس جو کمر اور پیڑو میں جائے۔ سیلان خون مقدار میں زیادہ جن کے اندر منجمد لوتھڑے ہوں۔ خون کا رنگ چمکدار سرخ، بعض اوقات سیاہی مائل سرخ۔ سیلان خون جس کے ساتھ عموماً جوڑوں میں درد ہوں۔ ذرا سی حرکت سیلان کو تازہ کرے یا مسلسل چلنے سے کم ہو جائے۔ بے حد کمزور کر دینے والے حیض اسقم میں اینٹھن اور تشنج کے ساتھ۔ اسقاط حمل کے بعد یا وضع حمل کے فوراً بعد بے حد کے سیاہی مائل خون کا اخراج۔ یہ دوا ان عورتوں کے لیے مفید ہے جن کے جسم میں خون کی زیادتی ہو۔ اور جن کو عادتاً حیض مقدار میں زیادہ ہوتا ہو۔ اور اوائل عمر سے ہی حائضہ ہونا شروع ہو چکی ہوں۔ اور جن میں کم و بیش اسقاط حمل کی عادت ہو۔ سر میں اور ٹانگوں اور بازوؤں میں بے حد کمزوری اور اعصابیت۔

سنگونیریا: سن یاس میں سیلان خون۔ خون چمکدار سرخ، جس میں لوتھڑے ہوں اور اکثر متعفن ہو۔ درد سر، چہرے میں تمتماہٹ اور جسم میں تمتماہٹ کے دوروں کے ساتھ چہرہ عنابی سرخ جس پر سے سرخی تھوڑی سی کمی آجائے اور مریضہ کمزور اور نڈھال ہو جائے۔ بعد میں خون سیاہ ہو جائے اور تعفن بھی اس میں کم ہو جائے۔

سیکیل کار: بے درد کا سیلان خون سوء المزاج مستورات میں یا ان مستورات میں جو زیادہ تر گرم آب و ہوا میں رہی ہوں۔ جسم عموماً ٹھنڈا ہو۔ لیکن مریضہ زیادہ گرمی محسوس کرے۔ اور کپڑا اوڑھنا نہ چاہے۔ نبض میں بخار کی سی کیفیت، سیلان خون سیاہ رنگ کے مسلسل جاری رہیں شاذ و نادر ہی اس میں لوتھڑے ہوں۔ بعض وقت متعفن ہوں اور ذرا سی حرکت سے سیلان بڑھ جائے خصوصاً جہاں کمزوری کی وجہ خون کا ضائع ہونا ہو۔ سیلان خون رحم میں تشنجی سکڑن کے ساتھ، سیلان کے قبل نیچے دبانے والے

تیز درد ہوں۔ رحم کی کمزوری خصوصاً اسقاط حمل یا زیادہ دیر تک رہنے والے وضع حمل کے بعد جس میں ذرا سی حرکت سے زیادتی ہو جائے۔ حیض مقدار میں عموماً بہت زیادہ اور زیادہ وقت تک رہیں۔ اینٹھن، دماغی پریشانی اور پست حوصلگی کے ساتھ۔

سیپیا: سیلان خون فم معدہ میں خالی پن کے دور کرنے والے احساس کے ساتھ، پیشاب میں تعفن کے ساتھ، یا پیشاب میں مٹی کی مانند رسوب کے ساتھ، قبض، پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے اور جسم میں گرمی کی تمتماہٹ کے دورے، مریضہ کے چہرے پر زردہ چٹے ناک پر زین دار سی شکل، احساس رحم میں بوجھ و ورم کے احساس کے ساتھ ایسا معلوم ہو جیسے سب کچھ شرمگاہ سے باہر آجائے گا۔

سلیشیا: سیلان خون پاؤں میں حد درجہ کے متعفن پسینے کے ساتھ، قبض۔

سٹرامونیم: سیلان خون بے حد مالیخولیا گانا اور دعائیں مانگنے کے ساتھ عجیب و غریب خیالات سے پُر۔ شہوانی تحریک حد سے زیادہ۔

سلفر: دیرینہ سیلان خون جب جب سیلان خون بند ہو گیا ہو تو مریضہ اپنے آپ کو بہتر سمجھے، مریضہ کمزور اور نڈھال ہو۔ اور جسم میں حدت کی تمتماہٹ ہو، سر کی چوٹی پر گرمی پاؤں ٹھنڈے نیند بہت ہلکی دن کے کھانے کے وقت معدے میں خالی پن کا احساس جس کی وجہ سے مریضہ کھانے میں صبر نہ کر سکے۔

سلفیورک ایسڈ: حیض کی زیادتی کے دوران، تمام جسم میں لرزنے کا احساس، گو ظاہراً لرزہ نہ ہو۔

تھلیسپی برسا: سیلان خون رحم میں شدید درد کے ساتھ، خون کے منجمد ٹکڑے، اسقاط حمل کے بعد، سیلان خون سن یاس کے زمانہ میں یا جب رحم کے منہ میں کینسر ہو۔

ٹریلیم: سیلان خون بہت تیز، سیاہ گاڑھے منجمد خون کا کئی دن تک رہے جس کے بعد یکدم سیلان ہو۔ اور بے حد کمزوری ہو جائے۔ خصوصاً ان مستورات میں جن کو وضع حمل یا اسقاط کے بعد خون زیادہ آتا ہو۔ نیز سیلان خون گاڑھا، سیاہ منجمد، دوران سن یاس ادویوں کے تنگ ہو جانے کا احساس، خصوصاً ٹانگوں اور پٹھوں کی۔ رحم سے ذرا سی حرکت پر چمکدار سرخ خون بڑے زور سے پرنالے کی طرح بہے۔ اور کچھ وقت کے بعد کبھی خون کی وجہ سے خون پتلا ہو جائے۔

اسٹیلیگو: مسلسل سیلان خون آنول کے یا اسقاط حمل کے کسی ٹکڑے کے رحم میں رہ جانے

کے بعد اسقاط حمل کے بعد، سیلان خون خبیثہ الرحم میں تحریک سے سیلان خون سن یاس میں، خون چمکدار سرخ، جزوی جما اور جزوی منجمد، شرمگاہ کی نالی کو ذرا سا عاصر کرنے سے جھٹ پٹ خون رسنے لگے اور چھوٹے چھوٹے سیاہ ٹکڑے نکلنے شروع ہو جائیں ایسا معلوم ہو کہ خون کسی قدر جھٹ گیا ہے حیض کے خون کی زیادتی جیسے جھپکی اور درد کے ساتھ، رحم ڈھیلا اور رحم کی گردن پر ورم، رحم میں مکمل کمزوری۔

وشکا ماشٹر: حیض بہت زیادہ نہر کی طرح سے بہے، بے حد کمزوری کے ساتھ، ریشہ دار گومڑ کی وجہ سے مسلسل ہلکے ہلکے سیلان خون۔

ٹرلیم (وونڈنگم ویٹیر بانہ): حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ جب مریضہ چلے تو منجمد خون کے ٹکڑے نکلیں، ٹانگیں کھنچتی رہیں۔

نیز دیکھو ادویہ مندرجہ عنوان سیلان خون اور حیض کی زیادتی۔

(نوٹ: جب مریضہ کو سیلان خون ہو رہا ہو تو بالکل آرام سے چپ چاپ لیٹ جانا چاہیے ہر قسم کی حرکت سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے غذا میں نہایت ہلکی مگر طاقتور دینا چاہیے۔

سن یاس، حیض کے بند ہو جانے کا زمانہ

MENOPAUSE CHANGE OF LIFE CLIMACTERIC CRITICAL AGE

سن یاس وہ زمانہ ہے جس میں آلات تناسل بشدہ تکان اور خروج حیض کا اجرا کرنا بند کر دیتے ہیں یہ وقت ہر ایک کے لیے مقرر نہیں ہوتا اور اس وقت میں آلات تناسل کے یہ فعل یکایک بند نہیں ہو جاتے بلکہ حیض کے بند ہونے میں کئی مہینے یا دو سال کے قریب صرف ہوتے ہیں اس سارے زمانے میں حیض کبھی کبھی نمودار ہوتے ہیں ان میں یا تو وقت کی بے قاعدگی ہوتی ہے یا مقدار کی بہت شاذ و نادر ہی حیض یکایک بند ہوتے دیکھے گئے ہیں۔

بعض مستورات کے حیض بند ہونے پر بھی بچے ہوا کرتے ہیں اور بعض مستورات کے حیض بتیس ۳۲ ہی برس کی عمر میں بند ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو بہتر محسوس نہیں کرتیں تاہم ان کے بچے ہوتے رہتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہر دو قسم کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ تاہم یہ بیان عموماً عام قاعدہ یہ ہے کہ چالیس سال کے قریب حیض جاری رہتا ہے یعنی جس عورت کے حیض ۱۴ برس کی

عمر میں شروع ہوتے ہوں، اس کو ۴۴ ۔ ۴۸ کی عمر میں بند ہوں گے اسی طرح سے جتنا وقت دیر میں حیض شروع ہوتے ہیں اسی نسبت سے دیر میں بند ہوتے ہیں مگر یہ بالکل کلیہ قاعدہ نہیں ہے کیونکہ طبعی اور خاندانی اثرات کی وجہ سے اس قاعدے میں فرق آجاتا ہے۔ جو مستورات جلد جلد زیادہ بچے ہو جانے کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہیں اور نظام تھک جاتا ہے۔ ان کے حیض جلد بند ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے انفعالی یا جادوئی ابتریاں یا تکلیفات سن یاس کو نزدیک لانے اور چھپکنے میں مددگار ہوتی ہیں۔

برخلاف اس کے جو مستورات دیر میں حائضہ ہوتی ہیں وہ زیادہ عمر تک زندہ بھی رہتی ہیں اور ان کے حیض دیر میں بند بھی ہوتے ہیں مثلاً ایک عورت اگر ۲۰ سال کی سال میں حائضہ ہوتی ہے تو اس کے حیض ۵۰ سال یا اس سے زیادہ عمر تک جاری رہتے ہیں۔

جن مستورات کی نسبتاً صحت اچھی رہتی ہے۔ اور جن کے حیض باقاعدہ ہوا کرتے ہیں۔ وہ سن یاس کے زمانہ میں بہت کم تکلیفات میں مبتلا ہوتی ہیں لیکن جن مستورات کی صحت خراب رہی ہو یا جن کے حیض بے قاعدہ رہے ہوں۔ ان کی سن یاس کا زمانہ عموماً تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور جب سن یاس کا زمانہ ایک دفعہ اچھی طرح سے گزر جاتا ہے۔ تو زندگی بھر عورت کو کوئی خاص تکلیف در پیش نہیں ہوتی۔ لیکن اگر سن یاس کا زمانہ اچھی طرح نہیں گزرتا تو عورتوں میں مسلسل تکلیفیں دیکھنے میں آتی ہیں جو یا تو ان کی زندگی کو ختم کر دیں گی۔ یا ان کی باقی ماندہ زندگی کو قابل رحم بنا دیتی ہیں۔ اس سے عضوی خرابیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

ڈاکٹر لڈلم کا اقتباس قابل ذکر ہے۔ ایک اور عجیب بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سن یاس سے بہت سی بیماریوں کا خود بخود علاج ہو جاتا ہے یا ہمیشہ کے لیے تشریف لے جاتی ہیں کیونکہ حیض کا دورہ اور اس سے پیدا شدہ اعصابی تحریک اور غدودوں کی تحریک ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد ایک سکون کا زمانہ آجاتا ہے جس سے بگڑی ہوئی صحت پھر بن جاتی ہے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ سن یاس کا دور ختم ہونے کے بعد مریضہ حیض کے کھیڑے کی قربانی دے کر ایک دفعہ پھر دنیا میں زندہ رہنے کے لیے مٹی کٹی بن جاتی ہیں کمزور اور نحیف عورتیں ممکن ہے کہ موٹی اور تگڑی ہو جائیں اور چلنے پھرنے کے بھی ناقابل ہو جائیں اور سن یاس کے زمانہ کی خرابیاں مجتمع ہو کر ان کے اعضاء کو

تباہ وخستہ کر دیں اور باقی ماندہ زندگی ان کے لیے وبالِ جان بن جائے۔

بہت سی مستورات میں سن یاس کا زمانہ بہت آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور اس لیے انکے نظامِ عصبی پر کوئی زیادہ بوجھ نہیں پڑتا، اور نہ ہی ان کے دورانِ خون پر۔ ان حالتوں میں حیض زیادہ اور زیادہ دیر کے بعد ہوتے ہیں۔ اور حیض کی مقدار آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ ڈاکٹر جہار لکھتے ہیں نہایت عام اور کم خطرناک علامت کے بعد یا ہر دو مہینوں کے بعد یا ہر تین ہفتہ کے بعد یا ہر دو، تین یا چار یا چھ مہینے کے بعد ہوں اور ہر دفعہ خونِ حیض اور زمانہ حیض کم ہوتا جائے۔ لیکن نہایت خطرناک سیلانِ خون بعض وقت شروع ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً ان مستورات میں جن کے جسم میں خون کی زیادتی ہوتی ہے یا جو اعصابی ہوتی ہیں۔ یا جنہوں نے حد سے زیادہ جماع کیا ہوتا ہے۔ بعض وقت اس سیلانِ خون کے ساتھ یکے بعد دیگرے سفیدی مائل یا زردی مائل لیکوریا ہوتا ہے۔ جس میں تعفن ہوتا ہے اور جو تیز سوزش پیدا کرنے والا اور حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ لیکوریا حیض کے قطعی بند ہو جانے کے بعد مدت تک قائم رہتا ہے۔ اس زمانہ میں بعض مستورات میں درد شکم رحم میں یا بعض اطراف میں درد، رانوں میں بوجھ یا آلاتِ تناسل اور رانوں میں پریشان کن کھجلی ملتی ہے۔ بعض عورتوں میں شکم حمل کی طرف بڑھ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمدردی میں پستان بھی بڑھ جاتے ہیں لیکن یہ ورم اچانک مزاج کے زیادہ اخراج یا کسی لوتھڑے کے نکل جانے کے بعد یا سیلانِ خون یا پانی نکل جانے کے بعد غائب ہو جاتا ہے۔

سن یاس کی علامات

مختلف مستورات میں ان کے مزاج اور طبعی کیفیت کے مطابق سن یاس میں علامات اور تکلیفات کی نمود مختلف ہوا کرتی ہے خون کی زیادتی، خون کی کمی، یا اعصابی تکلیفات یہ ہیں تین قسمیں تکلیفات کی۔

ان عورتوں میں جن میں خون کی زیادتی زیادہ ہوتی ہے مقامی ورم گرمی کے دورے اور تمتماہٹ سر چہرہ اور رحم میں دورانِ خون، سیلانِ خون لیکوریا اور دست ہوتے ہیں۔

خون کی کمی جن عورتوں میں ہوتی ہے ان میں سن یاس کے وقت چہرے پر پیلا پن یا سبزی نبض میں کمزوری اور دیگر تمام کمزوری کی علامات نمودار ہوتی ہے اور جن عورتوں میں اعصابیت ہوتی ہے ان کے سن یاس کے نزدیک اعصابی نظام میں غیر توازن ہوتا ہے اس لیے انکے چہرہ سے پریشانی

اور خوف ٹپکتا ہے۔ چہرے پر پسینہ ہوتا ہے ہسٹریا کی رغبت ہوتی ہے۔

اوپر کے ہونٹوں پر اور ٹھوڑی پر کسی کسی کو حیض کے مکمل طور پر رک جانے سے بال اُگ آتے ہیں اور کسی کسی کو حدت بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے مریضہ کپڑے نہیں پہن سکتی اور دروازے اور کھڑکیاں کھلی رکھتی ہے بہت سی پریشان کن علامات اور بیماری کی نمود ہیں سن یاس کا نتیجہ ہو سکتی ہیں اور جب یہ بیماریاں نمودار ہوتی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عورت سن یاس کے زمانہ سے گزر رہی ہے اور اگر گزر چکی ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ نظام میں ایسی تکلیف پیدا ہو رہی ہے۔ جس کو اگر روکا نہ گیا تو مہلک ثابت ہوگی ڈاکٹر جہار ان تکلیفات کو اس طرح سے تنبیہ کرتے ہیں "خون کی قے، خون کا تھوک، خون کا پیشاب، بواسیر، بواسیر سے خون، ناک سے نکسیر اور دیگر قسم کے سیلانِ خون پھیپھڑے کا دق بھی اس عمر میں پیدا ہو سکتا ہے جو ہمیشہ مہلک ثابت ہوتا ہے دوسری حالتوں میں بھی دست، معدہ میں کمزوری ریاح قے وغیرہ ملتی ہیں۔ جس میں ہاضمہ کی نالی کے اندر خرابیاں ہوتی ہیں۔ اور ان خرابیوں کے ساتھ ساتھ دق کی نمود بھی ہو سکتی ہے بعض عورتیں کندھوں اور رانوں میں جائی کے دردوں کی شکایت کرتی ہیں یا ان کے جوڑوں میں ورم آجاتا ہے۔ دوسری عورتوں میں ہسٹریا کے دورے، مالیخولیا کے دورے یا خواہش نفسانی کی زیادتی کے دورے ہوتے ہیں ایسی عورتیں بھی ملتی ہیں جنکو اعضائے تناسل پر یا جسم کے دوسرے حصوں میں مختلف قسم کے ابھار یا زہرباد نکل آتے ہیں لیکن ان سب سے زیادہ تکلیف دہ اور خطرناک مرض رحم کا بدگوشت اور رحم کے زخم اور رحم کا یا پستانوں کا کینسر ہوتا ہے۔

جب حیض عارضی طور پر بند ہو جاتا ہے یا اس میں بے قاعدگی آجاتی ہے اور اس حالت میں کمی خون رحم کی گردن کا ورم، رحم کا بدگوشت، رحم میں ریشے دار گومڑ، رحم میں مسے، رحم میں کینسر یا حمل ہو جاتا ہے تو یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ حیض مستقل طور پر بند ہو چکے ہیں حالانکہ ایسا ہوتا نہیں۔

زمانہ شباب کے بعد حمل، وضع حمل، بچہ کا دودھ پلانا وغیرہ وغیرہ مرحلوں میں سے کئی بار عورت کو نکلنا پڑتا ہے۔ اور یہ کیفیت ۳۰، ۳۲ برس تک جاری رہتی ہے۔ جس کے بعد قدرت کی طرف سے آلاتِ تناسل کے افعال کا یہ بوجھ عورت کے سر پر سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ اور وہ مستورات جن کی صحت درست ہوتی ہے اس سن یاس کا مرحلہ سے بھی عافیت کیساتھ پار ہو جاتی ہے۔ اور باقی زندگی ان کی نہایت صحت اور تندرستی کی ہوتی ہے۔ لیکن جن مستورات کی صحت زمانہ شباب اور حیض کے

زمانہ میں خراب رہی ہو۔ ان کی صحت سن یاس کے گزرنے پر یا تو تباہ و خستہ ہوجاتی ہے یا ایک دفعہ پھر سدھر جاتی ہے۔

میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ مستورات کا حیض سن یاس میں یکدم بند نہیں ہوتا۔ بلکہ رفتہ رفتہ ہوتا ہے حیض کے مکمل طور پر بند ہوجانے کے لیے ۶ ماہ سے، سال کا عرصہ چاہیے اس عرصہ میں اگر عورت کا علاج ہومیوپیتھک بالمثل ادویہ سے کیا جائے تو نہ صرف عورت نہایت آسانی سے سن یاس کا زمانہ کاٹ لیتی ہے بلکہ اس کی آئندہ زندگی بھی نہایت خوش گوار اور صحتمند ہوجاتی ہے

معالجہ یقیناً اس زمانہ کی ادویہ نہیں بتائی جاسکتیں معلوم نہیں کہ کس وقت کس دوا کی ضرورت پڑے لیکن عموماً ان دواؤں کی ضرورت ہوا کرتی ہے جن کا ذکر میں نے سیلان خون وسعت، کینسر وغیرہ میں کیا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ وقت وقت پر ٹھیک بالمثل دوا کا انتخاب ہی ہومیوپیتھک علاج کی کامیابی ہوتی ہے۔

اسی باب میں حیض کی خرابیوں کے تحت میں جس قدر ادویہ کا ذکر ہوا ہے وہ سب کی سب یا ان میں سے کوئی دوا اس زمانہ میں مفید مطلب ہوگی۔ لیکن تاہم جو ادویہ بہت زیادہ استعمال ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔

لیکیسس، کوکولس انڈیکا، پلساٹیلا، سلفر، امیل نائٹریٹ، کروکس سٹائیوا، کونیم میکولیٹم، سیپیا، اگنیشیا، اور سنگوئنیریا وغیرہ۔

جب گومڑ، کینسر یا دوسری عضوی بیماریاں پیدا ہوچکی ہوں ان کا بیان آپ ان کے متعلق بیانوں میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

باب سوم

خواہش نفسانی کی حد سے زیادہ زیادتی

NYMPHOMANIA

یہ تکلیف دہ مرض بیرونی آلات تناسل کی نمود ہے کیونکہ اس کی پیدائش کا مقام زنج کب فرج

اور شاید ہی ہوسکتا ہے کہ یہ بیرونی مقام اندرونی ابتری کی وجہ سے ماؤف ہوئے ہوں تاہم اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ظاہرا طور پر ان مقاموں میں تحریک ہوتی ہے۔ یہ ایک مرض ہے جس میں مریضہ کو جماع کی نہ مٹنے والی خواہش ہوتی ہے اور اس وقت مریضہ کو نیکی بدی اور عصمت کا کچھ بھی خیال نہیں رہتا۔ عورت کی پاکدامنی اور عصمت بالائے طاق رہ جاتی ہے اور عورت مجبور ہوتی ہے کہ وہ جماع کرے کسی سے ہو؟ اس کی تمیز دماغی طور پر ہی اسے نہیں ہوتی بعض وقت عورت اس قدر بے شرم اور بے حیا ہوجاتی ہے کہ ایک شریف آدمی اس کی حرکات کو دیکھنے سے شرماتا ہے اگر اس تکلیف کو نہ روکا جائے تو عورت اپنے آپ کو جماع سے اس قدر کمزور کردیتی ہے کہ اس کا آخری نتیجہ موت ہوتی ہے۔

نفسانی خواہش کی زیادتی دوسری قسم کی بھی ہے اس میں عموماً بیوہ عورتیں، کنواری لڑکیاں اور وہ عورتیں جو رواجاً شادی کرنے سے مجبور ہیں مبتلا ہوجاتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ عورتیں کوئی فعل نہیں کرتیں تاہم ان کے دل و دماغ میں خیالات جماع اور شہوانی خیالات بھرے رہتے ہیں ان کو اسی قسم کے تصورات ہوتے ہیں اور اسی قسم کے خواب اس کیفیت کو انگریزی میں (Erotomania) کہتے ہیں۔

خواہش جماع کی حد سے زیادہ زیادتی ان طبیعتوں میں دیکھی جاتی ہے جن میں جلدی تکلیفات کا اثر زیادہ ہوتا ہے حیرت ہے کہ ہمارا ہومیوپیتھی کا اصول "سورا" اس حالت میں کس قدر حرف بحرف سچ دکھائی دیتا ہے کیونکہ جب اس عارضہ کا علاج اینٹی سورک ادویہ سے کیا جاتا ہے تو مریضہ ایک دفعہ پھر عصمت مآب دیوی کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

مجھے اس کی وجوہات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ انتڑیوں کے کیڑوں یا دوسرے قسم کے دبے ہوئے ابھاروں سے تحریک ہوتی ہے۔ اور اس تحریک کا اثر بیرونی آلات تناسل پر ہوتا ہے۔ اور بیرونی آلات تناسل کے ماؤف ہونے سے عورت مغلوب الشہوت ہوجاتی ہے۔

مغلوب الشہوت ہونے کی عموماً وجوہات حسب ذیل ہوتی ہیں۔ بیرونی آلات تناسل میں خارش حد سے زیادہ شہوت انگیز خیالات۔ آلات تناسل میں بعید تحریک یا ورم۔ ہمارا سانس میں تعلق کیساتھ لیکوریا ت کی بے چینی خواب جو آلات تناسل میں تحریک پیدا کردیں غذا کی نالی میں ذہنی تشنج اور سکڑن ہتھکا دینے والے تشنجی دورے، انگشت زنی یا انگشت زنی کی خواہش۔

یہ تکلیف حیض کے زمانہ میں یا حیض کے نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وقت میں یا سخت بیماری کی حالت میں نمودار ہوتی ہے لیکن عموماً حمل کی حالت میں بیکم ہو جاتی ہے۔

مفصلہ ذیل دوائیں اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے نہایت کامیابی سے استعمال ہو سکتی ہیں۔

(۱) بیلاڈونا، کینتھرس، چائنا، مشک، نکس وامیکا، فاسفورس، پلاٹینا، پلساٹیلا، ویریٹرم البم (۲) انم کروڈ، کلکیریا کارب، کاربوویج، کافیا، گریفائٹس، لیکیسس، مرک، نیٹرم کارب، نیٹرم میور، پلمبم، سیلیشیا، سباڈیلا، سٹرامونیم، زنکم (۳) اگنکس، آرسنک، اورم، بوویسٹا، کناپس سٹاڈیگرا، کوکولس، کالوسنتھ، کونیم، ڈیجی ٹیلس، ڈلکامارہ، ہیرسس، اگنیشیا، اٹجوڈیم، لائیکوپوڈیم، پلیم، روٹا، سٹانی، سپیجیا، سلفر، تھوجا۔

اگنکس:- آلات تناسل میں خارش اور تحریک جماع کی حد سے زیادہ خواہش کیساتھ خود غرضی مریضہ کے ہاتھ اور پاؤں پھٹ جایا کریں ان میں سرخی اور خارش ہو۔

انم کروڈم:- خصیۃ الرحم کے مقام پر ذکی الحسی شکی اور سے اور زبان پر سفیدی کیساتھ شہوت میں تحریک۔

آرسنک البم:- خواہش نفسانی جس کے ساتھ رطوبت کا اخراج از خود ہو جائے (یہ ایک عجیب نشان ہے) ناخوشگوار تھکا دینے والے خواب مریضہ گرم مکان میں رہنا چاہے۔ یا گرم کپڑے پہننا چاہے۔ ٹھنڈی ہوا کی برداشت نہ ہو۔ علامات آدھی رات کے بعد زیادہ ہو جائیں۔

اورم میٹیلیکم:- مایوسی کا احساس، ہسٹریکل کیفیت ایک منٹ میں رو دے دوسرے میں چلائے، کھڑکی سے پھاندنے کی رغبت۔

بوویسٹا:- آلات تناسل میں جلن اور شہوانی احساس، شہوت انگیز خواب، سیلان الرحم انڈے کی سفیدی کا سا۔

کلکیریا کارب:- دموی مزاج مستورات دردِ سر کی زیادتی، فم معدہ پر ورم ایک اوندھے مجھے پیالے کا سا، حیض بہت جلد جلد اور مقدار میں زیادہ چکر یا دبانے والے درد سر یا ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز سر میں دبائی جا رہی ہے یا چڑھ رہی ہے رات کے پہلے حصہ میں بے خوابی، مریضہ کئی گھنٹے تک جاگا کرے۔

کناپس سٹاڈیگا:- شہوت میں برانگیختگی خصوصاً ان مستورات میں جو ... آدھی رات کے بعد

علامات کی زیادتی جو قبل دوپہر اور بھی زیادہ ہو جائیں آدھی رات کے بعد شہوت انگیز خواب۔

کینتھرس:- شرمگاہ میں کھجلی، شہوت کی زیادتی کے ساتھ، مریضہ کو بار بار پیشاب کرنا پڑے جس میں کاٹنے والے اور جلن دار درد ہوں۔

کاربوویج:- شرمگاہ میں ورم یا پھول جائیں شرمگاہ اور مقعد میں کھجلی بار بار ڈکار آئیں جن سے سکون ہو۔

چائنا:- کھانے کے بعد شکم بھرا ہونے کا احساس ڈکار کی خواہش کے ساتھ جس سے کوئی آرام نہ ہو۔ اندرونی حصص میں تکلیف وہ کھجلی اور تشنجی سکڑن، وضع حمل کے بعد زچگی کے زمانہ میں خواہش نفسانی کی زیادتی۔

کوکولس انڈیکا:- ان مستورات کے لیے جن کے خون میں کمی ہو پستانوں میں کھچاؤ ٹانگوں میں کمزوری، خون آمیز سیلان رحم۔

کافیا:- آلات تناسل میں شہوت انگیز کھجلی، اس کھجلی سے مریضہ کو بہت لطف آئے ناجائز خوشی کا احساس، بے خوابی۔

کونیم:- پستانوں کا چھوٹے ہو جانا، شہوت کی زیادتی کیساتھ چکر کی عجیب تکلیف خصوصاً جب لیٹی ہو یا جب بستر میں کروٹ بدلے پیشاب رک رک کر نکلے۔

ڈیجی ٹیلس:- رات اور دن دماغ میں شہوانی خیالات کا اجتماع نبض دھیمی، پاخانے ہلکے رنگ کے۔

ڈلکامارا:- آلات تناسل میں حدت اور کھجلی جماع کی خواہش کیساتھ تکلیفات مرطوب اور ٹھنڈے موسم میں بڑھ جائیں موسم کی اس تبدیلی میں خواہش نفسانی بھی بڑھ جائے۔

گریفائٹس:- موٹاپے کی رغبت خصیۃ الرحم بڑے ہو جائیں اور ورم سردی لگنے یا پاؤں بھیگنے سے اور بھی بڑے ہو جائیں حیض دیر سے ہو تمام سطح جسم پر بکھرے ہوئے کھجلی کے چھالے جن میں سے شہد کی سی رطوبت نکلے، شدید درد سر سے مریضہ تکلیف پائے۔

گریشیولا:- ناف کے گرد درد جیسے کیڑوں سے ہو ناف کے گرد اور شکم کے نچلے حصہ میں سرسراہٹ، فم معدہ میں کھانے کے بعد درد جیسے بھوک سے ہو۔ جوں جوں دوسری علامات

کم ہوں۔ غنودگی کی نہ رکنے والی خواہش بڑھتی جائے۔

ہیوسمس :۔ خیالات کی تحریک کے بغیر شہوت کی زیادتی، شہوت کی زیادتی عصمت اور اخلاق کا بھی خیال نہ رہے، اپنے آپ کو ننگا کرے، تشنجی لرزہ، نامناسب قہقہہ۔

اگنیشیا :۔ تنہائی کی خواہش اور ہر قسم کی برائی کی رغبت، غمگین، سرد آہیں لینا، فم معدہ میں خالی پن کے احساس کے ساتھ۔

آئیوڈیم :۔ پستان سکڑتے جائیں اور چھوٹے ہوتے جائیں، ڈھلک جائیں اور بدنما ہو جائیں، پستانوں میں بھاری پن ایسا معلوم ہو کہ وہ گر جائیں گے، تمام علامات کھانے سے کم ہو جائیں۔

لیکیسس :۔ سرسراہٹ اور جھٹکے جوڑوں سے آلات تناسل میں جائیں، شہوانی تحریک کے ساتھ سونے کے بعد تکلیفات بڑھ جائیں، مریضہ حد درجہ کی غمگینی، ناخوشی، پریشانی اور مایوسی صبح کے وقت جاگنے پر محسوس کرے۔

لائیکوپوڈیم :۔ شکم میں ریاح کی زیادتی یا شکم کے نچلے حصہ میں گڑگڑاہٹ، شرمگاہ سے ریاح کا اخراج، شرمگاہ میں خشکی کا احساس، پیشاب میں سرخ ریت، پیشاب نکلنے سے پہلے کمر میں شدید درد، پیشاب بیٹھنے پر پیشاب ذرا دیر سے جاری ہو۔ بعد دوپہر تکلیفات بڑھیں۔

مرکیوریس :۔ علامات زیادہ تر طبعی ہوا کرتی ہیں بہ نسبت ذہنی کے اس دوا کو مریضہ کی طبعی علامات پر دینا چاہیے، تکلیفات عموماً رات کو وقت بڑھتی ہیں اور بستر میں اور بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہیں۔

مشک :۔ خواہش جماع کی زیادتی آلات تناسل میں ناقابل برداشت سرسراہٹ کے ساتھ جماع کے بعد متلی اور قے۔

نیٹرم کارب :۔ رحم میں بچے کی سی حرکات، مریضہ کی تکلیفات عموماً بادل کی گرج کے دوران بڑھ جاتی ہیں۔

نیٹرم میور :۔ آلات تناسل کے بال گر جائیں، شرمگاہ میں بے حد کھجلی، مریضہ ہر روز صبح کے وقت درد سر کے ساتھ اٹھا کرے، نمکین چیزوں کی خواہش۔

نکس وامیکا :۔ شرمگاہ میں جلن جماع کی خواہش کے ساتھ، مریضہ تین چار بجے پچھلی رات جاگے اور خواہش جماع ہو۔ قبض۔

اوپیم :۔ نیند کا غلبہ مگر نیند نہ آئے، قبض، پاخانہ گول، سخت، سیاہ سدوں والا۔

فاسفورس :۔ زبردستی کنواری یا محروم رہنے سے شہوانی خیالات کی زیادتی جس کی وجہ سے مریضہ انگشت زنی پر اتر آئے اور اس کے بعد بے شرمی کے ساتھ اپنی شرمگاہ کو ننگا کرے، انگشت زنی سے پیدا شدہ آلات تناسل میں کمزوری، حیض دیر میں اور مقدار میں زیادہ۔

میورکس :۔ خواہش جماع کی زیادتی اور نہ رک سکنے والی خواہش ہر بار جب شرمگاہ کو چھوا جائے۔

اوریجینم :۔ یہ دوا ان مستورات کے لیے مفید ہے جنہوں نے اعصابی تحریک کی وجہ سے مدت تک انگشت زنی کی ہو۔

لیلیم ٹگ :۔ شہوانی کھجلی شرمگاہ پر، شرمگاہ میں ابھار ہونے کے احساس کے ساتھ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی مگر مریضہ اس کو روک سکے۔

پلاٹینا :۔ خواہش جماع کی زیادتی کنواری مستورات میں، شرمگاہ اور شکم پر شہوانی سرسراہٹ آلات تناسل میں حد درجہ کی ذکی الحسی، مریضہ ہر شخص کو تحقیر سے دیکھتی ہے۔ ذکی الحسی شرمگاہ میں رحم کے اپنی جگہ سے گرے ہونے اور رحم میں سختی کے ساتھ، آلات تناسل کے بالوں کے مقام پر آلات تناسل پر مسلسل بوجھ، پریشانی اور دھڑکن کے ساتھ۔

پلمبم :۔ شکم سے ریڑھ تک کھچاوٹ کا احساس۔

پلساٹیلا :۔ جن مستورات کی آنکھیں نیلی ہوں، جلد تحریک میں آجاتی ہوں، تمام تکلیفات شام کے وقت بڑھ جائیں، کھلی ہوا میں کم ہوں۔

سباٹنا :۔ قریب قریب نہ رکنے والی خواہش جماع، کمر سے پیڑو تک کھچاوٹ کا احساس۔

سلیشیا :۔ بحالت جماع متلی، ریڑھ کی تکلیفات اور قبض، خواہش نفسانی کے بڑھ جانے کے ساتھ۔

سٹافی سیگیریا :۔ دماغی اور جسمانی خیالات میں بے حد ذکی الحسی، چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بہت بڑی محسوس ہوں، دانت کالے ہو جائیں۔

سٹرامونیم :۔ حیض کے ٹھیک قبل خواہش جماع کی زیادتی، عصمت مآب ہونے کے باوجود بھی مریضہ شہوانی ہو جائے، شہوت انگیز گیت گائے اور حرکات کرے، حیض زیادہ، حیض

سسکیاں حیض کے دوران باقی ہیں۔

سلفر:۔ آلات تناسل میں کمزوری کا احساس، جماع کے وقت شرمگاہ کی نالی میں پھوڑے کا سا درد یا جلن ہو۔

ٹیرنٹولا:۔ شرمگاہ میں خارش جس کی زیادتی رات کے وقت ہو، آلات تنفس میں خشکی کے ساتھ اعضاء کو بار بار حرکت دینا پڑے۔

تھوجا:۔ آلات تناسل پر یا ان کے گرد انجیر نما جا بجا کنڈائی لوماٹا، اور گانٹھیں پیدا ہو جائیں۔

ویریٹرم البم:۔ زچاؤں میں خواہش جماع کی زیادتی، حیض کے قبل یا دوران قے اور دست یا صرف دست، بستر میں تمام تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔

زنکم میٹیلیکم:۔ رات کو وقت کئی بار جماع کی خواہش، انگشت زنی کی نہ رکنے والی خواہش، مریضہ حیض کے دوران بہتر محسوس کرے، بائیں خصیۃ الرحم میں درد جس کو دبانے سے جزوی طور پر آرام ہو۔

اس تکلیف میں غذا کا خاص خیال رکھنا چاہیے، غذا نہایت ہلکی اور غیر محرک ہونی چاہیے، نیز اوپر مندرجہ باب ہسٹریا بھی ملاحظہ ہوں۔

باب چہارم

ہسٹریا، باؤگولہ، اختناق الرحم

HYSTERIA

ہسٹریا ایک اعصابی تکلیف ہے جو آلات تناسل زنانہ کی کسی عضوی یا انفعالی ابتری کے بغیر پیدا ہو سکتی ہے اور قائم رہ سکتی ہے۔ اس بیماری سے یہ ضروری نہیں کہ نظام جسم میں بذات خود کوئی تکلیف پیدا ہو۔ ہسٹریا کا آلات تولید کے نظام عصبی سے بالکل وہی تعلق ہے جو تعلق کہ کمی خون (Chlorosis) کا آلات ہضم اور آلات جاذبہ سے۔ اس کے علاوہ ہسٹریا کا کوئی عضوی تعلق رحم یا معدہ وغیرہ سے نہیں ہے۔

ہسٹریا چونکہ ایک اعصابی تکلیف ہے اور اس میں عام طور پر کوئی درد وغیرہ نہیں ہوتا اس لیے

تشخیص کی خاطر ہسٹریا کو رحم کی تحریک اور رحم میں اعصابی درد سے تفریق کرنا چاہیے۔ رحم کی تحریک میں (اس میں کوئی عضوی تبدیلی یا بناوٹ میں خرابی نہیں ہوتی صرف کسی قدر رحم اپنی جگہ سے گرا ہوتا ہے اور رحم کا گرنا ہی رحم کی تحریک کی سب سے بڑی وجہ ہوتی ہے) رحم کی اس تحریک سے رحم میں بوجھ اور چھونے سے صدمہ کی ذکی الحسی ہوتی ہے یعنی مریضہ نہ تو بوجھ سہار سکتی ہے اور نہ رحم کو چھونے دیتی ہے۔ رحم کے اعصابی درد (Hysteralgia) میں بعض وقت درد بہت ہلکے اور کسی قدر پریشان کن ہوتے ہیں اور بعض وقت درد نہایت تیز اور شدید قسم کے ہوتے ہیں۔ مگر ہوتے ضرور ہیں جبکہ اس قسم کے درد اور رحم کی تحریک ہسٹریا میں نہیں ہوتی۔

رحم کی تحریک اور رحم میں اعصابی درد چاہے وہ کسی وجہ سے ہوں رحم بذات خود میں ہوتے ہیں اور تکلیف کا مقام ہمیشہ رحم ہی ہوا کرتا ہے لیکن ہسٹریا میں یہ بات نہیں ہوتی۔ خصیۃ الرحم چونکہ آلات تناسل کے نظام عصبی کا مرکز ہے اس لیے یہ ہو سکتا ہے کہ خصیۃ الرحم میں تحریک ہو کر ہسٹریا ہو۔ خصیۃ الرحم پر ذرا سا بوجھ پڑنے سے ہسٹریا کے دورے ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ دورے ان مستورات میں ہوتے ہیں جن کے اندر ہسٹریا کا تاثر (Predisposition) پہلے سے موجود ہو۔ ہسٹریا کا اثر تمام آلات تولید پر ہوتا ہے۔ اور اس اثر کی ہمدردی سے خود بخود فعل کرنے والے اعضاء (Involuntary Organs) مثلاً معدہ، دل، جگر، انتڑیاں وغیرہ بھی ماؤف ہو جاتے ہیں اور ان کے ماؤف ہونے سے دماغ اور ریڑھ کے اعصاب پر بھی اثر ہو کر تمام تابع مرضی عضلات (Voluntary Muscles) متاثر ہو جاتے ہیں۔

ہسٹریا ان حالات میں بھی مستورات میں پایا جاتا ہے۔ جن میں آلات تناسل اور ان کے متعلقات کا فعل بالکل ٹھیک ہو مثلاً حیض، حمل، حمل کا کورس، وضع حمل، دودھ پلانا وغیرہ وغیرہ مگر ان کیفیتوں میں ہسٹریا کے جو دورے ہوتے ہیں وہ بہت ہلکے ہوتے ہیں چونکہ ہسٹریا میں اعضاء کے افعال میں ابتری نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کی بناوٹ میں کسی قسم کی تبدیلی آتی ہے اس لیے ہسٹریا کو محض بیماری کہنا بے جا نہیں ہوتا۔ ہسپتالوں میں ان عورتوں کو بھی ہسٹریا کے دورے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو دوسری ہسٹریا کے دورے دیکھتی ہیں اس سے یہ اور بھی یقینی بات ہو جاتی ہے کہ ہسٹریا محض ایک عصبی بیماری ہے۔ اسی طرح سے ہسٹریا کے خوف اور ڈر سے بھی عموماً ہسٹریا کے دورے ہوا کرتے ہیں جب ہسٹریا میں تشنجی دورے ہوتے ہیں

اور دورے مرگی کے دوروں سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔

ہسٹریا کی دو مختلف قسمیں (Neuralgic یعنی اعصابی اور Convulsive) یعنی تشنجی ہوتے ہیں مقدم الذکر میں علامات زیادہ تر اعصابی ہوتی ہیں اور اس میں اعصابی ذکی الحسی زیادہ ہوتی ہے مؤخر الذکر تشنجی دورے زیادہ شدید مستقل باقاعدہ اور نوبتی ہوتے ہیں۔

علامات

یہ ناممکن ہے کہ ہسٹریا کی وہ تمام علامات لکھی جا سکیں جو دیکھنے میں آتی ہیں میں صرف ان علامات پر اکتفا کروں گا جو نہایت نمایاں ہوتی ہیں یا ان کیفیتوں کا ذکر کروں گا جن کے ضمن میں اس قسم کی سب علامات جو ہسٹریا میں مل سکتی ہیں، آسکتی ہیں۔

پہلی تقسیم ہسٹریا کی علامات کی وہ ہے جس کا تعلق دماغ اور اخلاق سے ہے یا جن کو جسمانی احساسات کہا جا سکتا ہے اخلاقی علامات میں پست حوصلگی، از خود آنسو بہانے کے ساتھ یا بہت جلد حوصلگی اور بے معنی ہنسنا اور قہقہہ لگانا۔ یہ ہر دو پست حوصلگی اور بے جا خوشی کا اظہار بغیر کسی ظاہری وجہ کے ہوا کرتے ہیں۔ مزاج میں یکایک تبدیلیاں ایک یا دوسری حد تک ہوتی ہیں۔ اور اسی لیے مزاج اور چلن میں ان مریضوں کا کوئی تعین نہیں ہو سکتا یہی غم اور خوشی کی بے جا کیفیتیں صرف بذات خود ہسٹریا کے مریض ہی تک محدود نہیں ہوتیں بلکہ اپنے کنبہ اور خاندان کے ممبروں اور دوسرے آدمیوں تک بھی جاتی ہیں یعنی ہسٹریا کی مریضہ کا برتاؤ دوسروں کے ساتھ ہر وقت تبدیل ہوا کرتا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ گھڑی میں مریضہ ماشا ہوتی ہے اور گھڑی میں تولہ، مزاج میں تبدیلی کی اس کیفیت کی کوئی ظاہرا وجہ نہیں ہوا کرتی اس کے علاوہ مریضہ ہر قسم کے خیالات اور تصورات سے متاثر ہو جاتی ہے چاہے وہ کسی قدر معمولی کیوں نہ ہو۔ یہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ ہسٹریا کی مریضہ میں محبت اور نفرت کے جذبات بغیر کسی وجہ کے مشتعل ہو جاتے ہیں ایک وقت میں وہ اپنے شوہر یا بچوں کی محبت کرتی ہے اور ان کے لیے جان تک دیتی ہے جب کہ دوسرے وقتوں میں اس کو ان سے نہ صرف لاپرواہی ہو جاتی ہے بلکہ نفرت بھی غرضیکہ اس مریضہ کے احسا ۔ سات اور جذبات میں توازن ہوتا ہی نہیں اور وہ ہمیشہ معمولی سے معمولی خیالات اور تصورات کے تابع رہتی ہے۔

دیوانگی اور پاگل پن میں مریضہ کو ہمیشہ اپنی ذات کا کوئی بھی فکر اور کوئی بھی خیال نہیں ہوتا دیوانگی میں مریضہ ہر کام اپنی زندگی اور اپنی جان سے بے فکر ہو کرتی ہے۔ لیکن ہسٹریا کی مریضہ میں اپنی

ذات کے متعلق بہت احساس اور فکر ہوتی ہے۔ مریضہ کا مزاج چاہے کس قدر ہی دوسروں کے لیے تکلیف دہ کیوں نہ ہو لیکن وہ اپنی ذاتی تکلیف برداشت کرنا تو بجائے خود خیال میں بھی نہیں لا سکتی۔ اپنی بڑائی اور خود داری عموماً نئی بیانی ہسٹریا کی مریضاؤں میں بہت نمایاں ہوتی ہے وہ اس قدر بے سر پاؤں کی ہانکتی ہیں کہ گو سننے والے کو اس کی سچائی میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہوتا۔ تاہم مریضہ کا ایک لفظ بھی سچا نہیں ہوا کرتا۔

علامات کا دوسرا حصہ وہ ہے جس میں ہسٹریا کی سب جسمانی علامات شامل ہیں۔ اس حصہ کو ہم مکرر دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک حصہ میں احساسات اور دوسرے حصہ میں تشنجی کیفیات کو لیا جا سکتا ہے۔ مقدم الذکر یعنی احساسات کی علامات ہیں۔ وہ سب اور مختلف قسم کی تکلیف دہ احساسات شامل ہیں جو مختلف وقتوں میں جسم کے مختلف حصص میں ہوتی ہے۔ اور جن کو مریضہ بذات خود محسوس کرتی ہے مثلاً شکم میں، قم معدہ میں، اور حلق میں وغیرہ وغیرہ احساسات جو گو تکلیف دہ اور درد والے نہیں ہوتے ہیں اور اگر یہ بڑھ جائیں تو ان سے ان حصص میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے، ان احساسات سے عضوی افعال میں کوئی اثر پیدا ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔ تاہم ان کی وجہ سے بھوک میں ابتری، بدہضمی، عام سستی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے جو بلا شک و شبہ نظام عصبی کی ابتری کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ یہ احساسات بہت قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو کبھی ہوتے ہیں، کبھی رفع ہو جاتے ہیں۔ بعض مسلسل، بعض ذرا سی بات سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض محض چھونے سے ہی۔

میں نے اوپر بتایا ہے کہ مزاج میں ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور مریضہ کا مزاج لمحہ بہ لمحہ بدلتا رہتا ہے کیونکہ ہسٹریا کی مریضاؤں میں دل کی مضبوطی اور خیالات کی یکسوئی نہیں ہوتی اسی طرح سے نظام جسم میں دماغی مضبوطی نہ ہونے کی وجہ سے لمحہ لمحہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور یہی الفاظ دماغی اور اخلاقی کیفیتوں پر بھی حاوی ہوتے ہیں۔ ذرا سا خیال ہی مریضہ کے اندر حسد، غم، خوشی اور نفرت کے دورے پیدا کر سکتا ہے اور اسی طرح ذرا سا مریضہ کو چھو دینا، یا اعضاء کے افعال کا اثر اس میں ایک ہسٹریکل احساسات کا سلسلہ پیدا کر دیتا ہے اور اس سے تشنجی کیفیتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ نظام جسم کے

بیرونی اثرات و تصورات کی یہ ذکی الحسی ہسٹریا کی مریضاؤں میں رہنما کن علامت ہے۔

تشنجی علامت ہسٹریا میں شکم کے نچلے حصے سے شروع ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ دھویں کی ایک لہر کی طرح سے، شکم میں سے گزرتی ہوئی سینہ، حنجرہ، اور خرخرہ تک پہنچتی ہے پہلے شکم کے نچلے حصے اور خصیۃ الرحم کے مقاموں میں درد کا سا ایک عجیب احساس ہوتا ہے۔ اس کے بعد فم معدہ میں دم گھٹنے کا احساس اور اس کے بعد حلق میں اگر ایک گولہ پھنس جاتا ہے۔ ہسٹریا کے دھویں کی سی اس لہر کا احساس ٹھیک مرگی کی سی جھجک کا سا ہوتا ہے۔ ہسٹریا کا یہ دورہ شروع شروع میں بہت ہلکی قسم کا نیم تشنجی اور نیم بے ہوشی کی کیفیت کے ساتھ ہوتا ہے اور بعد میں یہ دورے شدت کو پہنچ جاتے ہیں یہاں تک کہ دانت بیٹھ جاتے ہیں اور مریضہ گھنٹوں بیہوشی اور تشنجی کیفیت میں پڑی رہتی ہے چونکہ ہسٹریا کے دورے نظام عصبی کی کئی شاخوں کو متاثر کر دیتے ہیں، اس لیے مختلف قسم کی نمودیں ہوتی ہیں۔ مثلاً زخرے کے اعصاب کے متاثر ہونے سے صرف دم گھٹنے کا احساس ہوتا ہے اور حنجرے کے متاثر ہونے سے دم گھٹنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں کی نالیوں کے متاثر ہونے سے سانس میں تنگی اور کھانسی، دل سے دھڑکن معدہ سے ہچکی، ابکائیاں اور قے، مثانہ سے پیشاب کی زیادتی، پیشاب کا رکنا، یا پیشاب میں درد۔ اور جب ہسٹریا کی نمود آگے بڑھ کر ارادی اور غیر ارادی عضلات Voluntary And Involuntary Muscles کو متاثر کرتی ہے تو شدید قسم کے تشنجی دورے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دورے محض لرزہ کی کیفیت سے لے کر شدید تشنجی ہذیانی دوروں تک ہو سکتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ہسٹریا کے دوروں میں دانتوں کا بجنا، منہ کا ٹیڑھا ہونا، آنکھوں کا اوپر کی طرف چڑھ جانا، مسلسل ڈھیلوں کا آنکھوں کے حلقوں میں گھومتے رہنا۔ ہاتھوں اور پاؤں میں کھنچاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، مٹھیوں کا بند ہو جانا، جسم کا اکڑ جانا دیکھا جاتا ہے۔ یہ کیفیت چند منٹ سے کئی گھنٹوں تک رہ سکتی ہے اور اس کے بعد یکایک آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور یہ تشنجی کیفیت اپنے آپ رفع ہو کر دورہ ختم ہو جاتا ہے۔

باؤ گولہ (ہسٹریا کی وہ قسم جس میں ایک گولہ شکم کے نچلے حصے سے اٹھ کر حلق میں جا کر پھنستا ہے) ایک عام قسم کا ہسٹریا ہے جس میں بہت سی مریضائیں مبتلا ہوتی ہیں اس کے اندر

ایک قسم کا گولہ (خیالی) پیڑو کے مقام سے یا شکم کے نچلے حصے سے اٹھ کر گلے میں جاتا ہے جہاں پر پھنس جاتا ہے اور گلے کے اندر سکڑن کا احساس، یا دم گھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔ اس احساس کے ساتھ مریضہ عموماً سسکیاں لیتی ہے۔ یہ تکلیف صرف مستورات ہی میں نہیں پائی جاتی بلکہ بعض اوقات مردوں میں بھی ہوتی ہے۔ اس کیفیت کا دوبارہ ذکر اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ ہومیوپیتھک علاج میں اس کیفیت کا ایک درجہ ہے۔

وجوہات

ہسٹریا کی وجوہات بہت سی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہسٹریا کی تشنجی کیفیتیں آلات تناسل کی افعالی ابتریوں، رحم کے گر جانے یا رحم کی بناوٹ میں خرابیوں یا آلات تناسل کے معلقات کی خرابیوں سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ خرابیاں کسی ابتدائی ابتری کی نمودیں ہوتی ہیں۔ اس لیے ان خرابیوں کی تفصیل میں جانا ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر ادویہ میں نے ہسٹریا کے علاج میں دی ہیں۔ ان ادویہ کی کیفیتوں اور علامتوں کو سمجھنا از بس ضروری ہے تاکہ مریضہ کو اس تکلیف دہ مرض سے افاقہ ہو جائے۔

خاندانی اثر ہسٹریا پیدا کرنے کے لیے ایک بہت بڑی وجہ سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر جارج بعث لکھتے ہیں کہ "خاندانی دماغی یا جسمانی اثر بچوں میں عود کرتا ہے"۔ چنانچہ مرگی، دماغی تکلیفات اعصابی تکلیفات اور دیوانگی میں مبتلا والدین کے بچوں کو ہسٹریا کا مرض اکثر آ کر ملا کرتا ہے۔ ہسٹریا کی مریضاؤں کے والدین کو عموماً درد سر، اعصابیت، اعصابی کمزوری، مالیخولیا، مراق ہوا کرتا ہے۔ خاندانی اثرات کے ساتھ جب ذاتی تکلیفات مل جاتی ہیں تو حالت اور بھی زیادہ ابتر ہو جاتی ہے۔

نظام آلات تناسل بذات خود بھی بہت کچھ ہسٹریا پیدا کرنے کے لیے اثر پذیر ہوتا ہے جب تک اعضاء تناسل میں مکمل طور پر نشوونما نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہسٹریا کی نمود نہیں ہوا کرتی، تاوقتیکہ کوئی خاندانی اثر ایسا موجود نہ ہو جس سے اعضاء تناسل کی نشوونما میں رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے۔ مؤخر الذکر حالتوں میں آلات تناسل کے نشوونما پائے بغیر ہی ہسٹریا کی نمود ہو جایا کرتی ہے۔ اس طرح سے حیض کے بند ہو جانے کے بعد اعضائے تناسل کے نظام کی حالت بجنسہ وہی ہو جاتی ہے جو عالم شباب کے شروع میں ہوتی ہے۔ اس حالت میں بھی ہسٹریا کا دورہ عموماً

نہیں ہوتا ہوا سمجھتا ان حالتوں کے جب عضوی خرابی رحم یا خصیۃ الرحم میں موجود ہو عالم شباب میں حیض میں رکاوٹ، حیض میں کمی، اور حیض کی خرابیاں، جماع، حمل، اسقاط اور وضع حمل ہسٹریا کا تاثر پیدا کرنے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ کچھ طبیعتیں ایسی نازک اور ذکی الحس بھی واقع ہوئی ہیں کہ اگر وہ زیادہ مدت تک کنواری رہیں یا جماع میں ان کی تشفی نہ ہو یا بیوائیں ہو جائیں اور یکدم جماع سے احتراز کرنا پڑے، ہسٹریا میں مبتلا ہو جاتی ہیں، یا وہ مستورات جن کی شادیاں ان کے حسبِ منشا نہ ہوں یا عاشق مزاج عورتیں اس مرض کا شکار ہو سکتی ہیں۔

آلات تولید کا اثر بھی چونکہ عورت کے نظام پر بہت زیادہ ہوتا ہے اس لیے خصیۃ الرحم میں ورم آجانے کی وجہ سے یا رشتوں میں ورم آجانے کی وجہ سے ایک قسم کی نظام تناسل میں اکساہٹ اور تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے ہسٹریا پیدا ہو جاتا ہے غرضیکہ مقامی یا طبعی اثرات تکلیفات اور اتریاں ہسٹریا کے پیدا کرنے میں کافی مددگار ہوا کرتی ہیں۔

میں نے عمداً اس مضمون کو مختصر کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ ہسٹریا کی مرض سے ہم لوگ کافی سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں جنہوں نے صرف اشاروں پر ہی اکتفا کیا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مرض کی کیفیتوں کو لکھنے اور سمجھنے کے بجائے معالجہ کو سمجھنا اور اپنی ادویہ سے مریضاؤں کو شفایاب کرنا کس قدر زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

معالجہ

چونکہ یہ مرض جذباتی ہے اور اس میں جذبات اور اخلاق کے تمام پہلو موجود ہیں۔ اس لیے معالج کا یہ اولین فرض ہے کہ اپنی مریضہ کے جذبات، احساسات اور اخلاق کا خیال رکھتے ہوئے اور اس کے دل کو ٹھکرائے بغیر نہ صرف علاج ہی کرے بلکہ دماغی کیفیت اور اخلاقی کیفیت کو اٹھانے کی کوشش کرے۔ بعض وقت مریضہ کی مرضی کے برخلاف چلنا مقصد تکلیف دہ ہو جاتا ہے کہ معالج علاج کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ جہاں ایک طرف مریضہ کے ساتھ ہمدردانہ برتاؤ کرتے ہوئے اور مریضہ کی خواہشات اور جذبات کی قدر کرتے ہوئے علاج کرنا پڑتا ہے۔ وہاں دوسری طرف اس بات کو نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا کہ مریضہ کو تمام ان باتوں سے روکا جائے جو باتیں اس کے نظام عصبی پہ اثر پذیر ہو کر ہسٹریا میں تحریک پیدا کر سکتی ہیں۔

جب ہسٹریا کا دورہ پڑے تو تمام تنگ کپڑے ڈھیلے کر دینے چاہییں اور مریضہ کو چت لٹا دینا چاہیے۔ ٹھنڈے پانی کے زبردست چھینٹے منہ پہ دینے سے مریضہ کے دورے ختم کرنے میں اکثر کامیابی ہوتی ہے۔

جہاں تک ممکن ہو سکے ان اسباب کو روکنا چاہیے یا روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جن اسباب کی وجہ سے ہسٹریا میں تحریک ہوتی ہو یا ہسٹریا پیدا ہوتا ہو۔

میٹریا میڈیکا کی ہر دوا میں قریب قریب ہسٹریکل کیفیت ملتی ہے اس لیے ہسٹریا کے علاج میں اس امر کا خاص دھیان دینا چاہیے کہ دوا نہایت بالمثل ہو اور قیاس پر قطعی طور پر دوا کا انتخاب نہ ہونا چاہیے۔ ہسٹریا ایک ایسا مرض ہے کہ جس میں اگر دوا ابتدا میں غلط دی گئی تو وہ مختلف کیفیتوں میں اور شاخوں میں بٹ جاتی ہے اور اس کے اندر اس قدر پیچیدگی واقع ہو جاتی ہے کہ بعد میں اس کا علاج کرنا قریب قریب ناممکن ہو جاتا ہے اس لیے پہلا نسخہ نہایت سوچ سمجھ کر دینا چاہیے اور جب تک دوا سے سکون ہوتا رہے تب تک دوا کو دہرانا بھی نہ چاہیے۔

میں نے چند دوائیں ذیل میں دی ہیں جو قریب قریب ہسٹریا کی ہر قسم میں بالمثل ہو سکتی ہیں ان کے علاوہ ہمارا میٹیریا میڈیکا بھرا ہوا ہے۔ ناظرین اس میں سے منتخب کر سکتے ہیں۔

عام طور پر بڑھی ہوئی ذکی الحسی :۔ اگنیشیا، سائی پریڈیم، سٹرامونیم، اکوناٹ، کوکلس انڈیکا، پلاٹینا، پلساٹیلا، نکس وامیکا، سٹانی سیگیریا۔

چڑچڑاپن اور بے صبری :۔ جلسی میم، پلساٹیلا، سیپیا، نکس وامیکا، ہیوسس، کوکولس، سائی پریڈیم، سیپی شیو اور س۔

مزاج بدلا کرے :۔ اگنیشیا، پلساٹیلا، سٹرامونیم، مشک، پلاٹینا، سیپیا۔

بے حد اعصابی کمزوری :۔ پلاٹینا، فاسفورک ایسڈ، الٹرین فاری نوسا، سیپیا، سیپی شیو۔

مسلسل ایک ہی خیال کے تاریک پہلو کو بیٹھ کر سوچتے رہنا :۔ اگنیشیا، نکس امیکا، سیپیا۔

مسلسل یا حد سے زیادہ خوف :۔ اکوناٹ، پلاٹینا، پلساٹیلا۔

بے حد پریشانی :۔ نکس وامیکا، پلساٹیلا، پلاٹینا۔
کپکپی :۔ ویلیریانہ
توہمات :۔ سمی سی فوگا، ویلیریانہ۔
غمگینی :۔ اورم، پلساٹیلا، سٹانی سیگریا۔
مسلسل کراہنا، تاسّف کرنا، یا بالکل چپ رہنا :۔ نکس وامیکا۔
مسلسل تکلیف دہ معدہ میں بیٹھنے کا احساس :۔ سمی سی فوگا، جلسی میم، ہائیڈراسٹس، اگنیشیا، سیپیا۔
ہاتھوں اور پاؤں میں سردی یا ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے :۔ بیلاڈونا، ہیڈی اوما۔
تنفس چھوٹی :۔ کلکیریا کارب اور ہیڈی اوما۔
سینہ میں تنگی :۔ اگنیشیا، مشک۔
دل میں کمزوری :۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ، فاسفورس۔
نیند کا غلبہ :۔ کالوفائلم، جلسی میم، مشک، نکس موسکاٹا۔
نشہ کا سا احساس :۔ جلسی میم۔
بے خوابی :۔ سائی پریڈیم، ہیڈی اوما، جلسی میم، اگنیشیا، نکس وامیکا، سیپی شیو۔
اعضاء میں اینٹھن لرزہ :۔ کالوفائلم، سمی سی فوگا، سائی پریڈیم، ہیڈی اوما، اگنیشیا، مشک، پلاٹینا۔

عام تشنجی کیفیت

(۱) بیلاڈونا، سائی کوٹا، کوکولس، اگنیشیا، اپیکاک، مشک، سٹرامونیم، ویریٹرم، ویریٹرم ورائیڈ۔ (۲) اورم، کیموملا، جلسی میم، سٹانم (۳) برائی اونیا، کلکیریا کارب، کاسٹیکم، کاؤنیا، کونیم، لیکیسیم، میگنیشیا کارب، میگنیشیا میور، پلاٹینا، پلساٹیلا، ایکیل کار، سیپیا، سلفر، کالوفائلم، زیزنشولا۔

دماغی تکلیفات اور جذبات میں ابتری

(۱) اورم، کلکیریا کارب، کونیم میکولیٹم، اگنیشیا، نکس موسکاٹا، نکس وامیکا، فاسفورس، پلاٹینا، سلفر۔ (۲) اناکارڈیم، اسافوٹیڈا، کاسٹیکم، گریشیولا، اپیپا، سلیشیا، سلفر،

وائی ایلا ڈراٹا (۳) لیکیس، جلسی میم، سیپی شیو۔

درد سر

(۱) اورم، اگنیشیا، آئرس ورس، پلاٹینا، مشک، سیپیا، (۲) بیلاڈونا، کوکولس، ہیپر سلفر، میگنیشیا کارب، میگنیشیا میور، ویلیریانہ، ویریٹرم البم (۳) برائی اونیا، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، الٹرس فاری نوسا، لیکیس، جلسی میم، تھریڈین، زیزنشولا۔

حلق میں تشنج :۔ کونیم میکولیٹم، لائیکوپوڈیم، میگنیشیا میور، پلمبم، سلفر (۲) اسافوٹیڈا، کاسٹیکم، جلسی میم، سیپی شیو اور مس
معدے کی تکلیفات :۔ (۱) اگنیشیا (۲) کیموملا، کوکولس، میگنیشیا کارب، نکس وامیکا۔

شکم میں تشنج یا اینٹھن

(۱) اگنیشیا، (۲) کیموملا، کوکولس، اپیکاک، نکس وامیکا (۳) میگنیشیا میور، مشک، سٹانم، ویلیریانہ، آرسنک، بیلاڈونا، سٹرامونیم، سلفر، ویریٹرم البم۔

خلا والے عضووں (خلا شانہ، مبرز وغیرہ) میں اینٹھن :۔ اسافوٹیڈا، پلساٹیلا، سیپیا۔

حیض کی اور رحم کی تکلیفات

(۱) کوکولس، اگنیشیا (۲) سائی کوٹا، کونیم میکولیٹم، میگنیشیا میور، نکس وامیکا، پلساٹیلا (۳) ایپرسس، نیٹرم میور، پلاٹینا، سیپیا، سٹانم، الٹرس فاری نوسا، اورم، لیکیس، کالوفائلم، مشک، سیپی شیو اور مس، ویریٹرم ورائیڈ، وائی برنم اوپولس۔

سینہ میں تشنجی کیفیت اور تنفس میں دقت

(۱) اگنیشیا، نکس وامیکا، مشک (۲) ایکوناٹ، آرسنک البم، بیلاڈونا، کاؤنیا، نکس موسکاٹا، پلساٹیلا، سٹرامونیم (۳) اورم، کونیم، کیوپرم، اپیکاک، فاسفورس، سٹانم، اور زیزنشولا۔

اکوناٹ :۔ لیٹی ہوئی حالت سے اٹھنے پر چکر، مریضہ مجمع میں جانے سے ڈرے اور اپنے متعلق خوف وہراس، سر میں تکلیف کی شکایت کرے، عہدِ شباب خون حیض رک جائے۔ آلات تناسل میں تیز گرمی لگنے کے سے درد، شکم میں ذکی الحسی۔

اگنس کاسٹس :- دیوانہ وار باتونی پن اور شہوانی خیالات کے ساتھ ہسٹریا۔ مایوسی اور غمی۔ چڑچڑاہٹ، غصہ میں آنے کی رغبت۔ بعض وقت اپنے بانجھ پن کے خیال سے دلی تکلیف اعصابی کمزوری، سستی، بے خوابی یا نیند میں سے ڈر کر چونکے۔

الٹرس فارینوسا چکر آنے کے ساتھ۔ دماغ اور جسم میں تھکاوٹ۔ بانجھ پن، حیض رک جائے۔ یا رحم کی کمزوری سے حیض دیر میں ہو۔ شکم میں ابھار اور نیچے جانے والے درد۔

امبرا گریسیا :- چہرے کے عضلات میں اینٹھن اور جھٹکے۔ جب علم ہونے لگے تو تڑپتے ہو جائے۔ بار بار پیشاب ہو جانا۔ پانی کے سے رنگ کا۔ آلات تناسل میں تحریک اور کسا ہٹ۔ دو حیضوں کے درمیان ذرا سی اکساہٹ یا تحریک سے پانی کی سی رطوبت آجائے۔ شکم میں ٹھنڈے ہونے کا احساس (یعنی سستی، پیٹرولیم)۔ یا بار بار شکم میں مروڑ۔ خواہش نفسانی کی حد سے زیادہ زیادتی۔ اکثر ٹانگوں کی بے ہیئت کے ساتھ تشنج اور اینٹھن جسم کے عضلات میں تکلیفات کی زیادتی شام کے وقت اور رات کے وقت ہو۔ اور اس کے ساتھ جسم میں تناؤ ہٹ ہو۔

اموئیم کارب :- آلات تناسل میں بے حد تحریک، حیض کے آغاز پر ہیضہ کی سی کیفیت لیکوریا۔ تیز سوزش پیدا کرنے والا۔ ایسا محسوس ہو کہ فرج میں زخم ہو گئے ہیں۔ شرمگاہ کے مقام پر ورم، کھجلی اور جلن۔ اور درد سر، سر پھٹتا معلوم ہو۔ دل میں شدید دھڑکن۔ اور بے حد فوق پریشانی، جس کے بعد کمزوری کا احساس ہو۔ اور مریضہ انگڑائیاں لینا چاہے۔ عضوی تکلیفات سے پیدا شدہ ہسٹریا۔

انا کارڈیم :- بے چینی، مریضہ کو مسلسل حرکت میں رہنا پڑے ایسا محسوس ہو کر مریضہ دو احکام کے تابع ہے ایک حکم ایک کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے جبکہ دوسرا اس سے روکنے کی بے حد دماغی کمزوری، ہر بات بھول جائے۔ شرمگاہ پر کھجلی اور پھوڑے کا سا درد، مسلسل پیشاب کی خواہش۔ پیشاب صاف پانی کا سا۔

اینپس ملیفکا :- بے چینی، اکساہٹ، چڑچڑاپن، نامناسب موقعوں پر ہنسے۔ لڑکیاں چیزیں ہاتھ سے گرا دیں اور پھر ہنسیں تو خاندان والے جھنجھلائیں، خواہش نفسانی بڑھ جائے اور اس کی وجہ سے

حسد پیدا ہو جائے رحم میں سوزش، خفیۃ الرحم میں دوران جماع درد۔ عالم شباب میں حیض بند ہو جانے کی وجہ سے یا رک جانے سے حیض کے دنوں پر ہسٹریا کے دورے، چہرے میں تناؤ ہٹ۔

آرسینک البم :- ہر ذرا سی تحریک پر ہسٹریکل دورہ۔ آدھی رات کے بعد تکلیفات بڑھ جائیں۔ دم گھٹنے کے ڈر سے مریضہ لیٹ نہ سکے۔ ہر چند منٹ کے بعد ذرا سے پانی کی حرکت ہو۔

اسافوٹیڈا :- عادتاً رطوبت کے رک جانے سے ہسٹریا۔ پارے کے بیجا استعمال کے بعد یا ان طوبتوں کے جو عام مریضہ کو آ رہی ہوں کے رک جانے کے بعد ہسٹریا کا دورہ۔ سینہ میں سکڑن اور تنگی کے ساتھ۔ باد گولہ۔ ریاح شکم میں جمع ہو جائیں اور پھیپھڑوں کو دبائیں جس کی وجہ سے سینہ میں تنگی پیدا ہو کر باد گولہ کا احساس پیدا ہو پیٹ، شکم یا انتڑیوں سے یا معدے سے ایک گولہ سا اٹھ کر گلے میں آ کر پھنس جائے اور اس سے دم گھٹنے کا احساس ہو۔ یہ کیفیت حرکت سے کسی ایسی چیز سے جس سے اعصاب میں تحریک ہو سکتی ہو پیدا ہو یا بڑھ جائے۔ بدبودار ریاح کا اخراج۔ غذا جب جزوی طور پر نگلی جا چکی ہو تو وہ منہ میں واپس آ جائے۔ ریاح میں زیادہ تر اوپر کو جائیں۔ اور خارج ہوں۔ بہ نسبت نیچے جانے کے۔ اعصابی دھڑکن، نبض چھوٹی مگر سانس میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو مریضہ کھلی ہوا میں بہتر محسوس کرے۔

اسٹریاز ریولیس :- مرگی نما ہسٹریا، مریضہ میں توہمات کی زیادتی، بے حد جذباتی کسی قسم کی تردید برداشت نہ کر سکے۔ معدہ میں عدد درجہ کی ذکی الحسی، کمزوری، اعضاء میں تشنجی حرکات۔ منہ پر جھاگ، بازوؤں اور ٹانگوں میں جھٹکے۔ جماع کی حد سے زیادہ خواہش کسی آنے والی مصیبت سے ڈر کر آنسو نکلنے سے آرام ہو۔

اوریم میٹیلیکم :- مزاج میں یکایک تبدیلی، کبھی خوشی، کبھی غصہ، کبھی پریشانی اور کبھی موت کی خواہش۔ آنکھوں میں بوجھ۔ جیسے کسی چیز کے پڑ جانے سے ہو، ہونٹوں پر، چہرے اور پیشانی پر باریک دانے دھڑکن۔

بیلاڈونا :- ہسٹریا، رنگین مزاج کے ساتھ، دوسروں کے نزدیک آنے پر ہی چونکے۔ رونا اور چڑچڑاہٹ۔ بے حد اعصابی تحریک، بڑھی ہوئی ذکی الحسی کے ساتھ ذرا سا شور و غل یا معمولی تکلیف کو بڑھا دے۔ درد سر چکر کے ساتھ جس کی زیادتی آگے کی طرف جھکنے سے ہو۔ اور کبھی

پیچھے کی طرف جھکنے سے خواہش جماع کی زیادتی۔ کام سے نفرت۔

برومیم :۔ سینہ میں سکڑاؤ۔ دل کے گرد پریشانی کا احساس۔ بے حد مایوسی۔ سر اور سینہ میں بھرے ہونے کا احساس، تنفس میں دقت کے ساتھ۔

کیکٹس :۔ رحم میں درد، غمگینی اور رونا بغیر وجہ کے۔ تسلی و تشفی دینے سے تکلیفات میں اضافہ ہو۔ تنہائی کی خواہش، موت کا خوف۔ رحم میں سکڑاؤ۔ تمام جسم لوہے کی گرفت میں جکڑا معلوم ہو۔ حیض شدید دردوں کے ساتھ جس سے مریضہ اونچی اونچی آواز سے چیخے اور روئے۔ دل اور رحم کے مقام پر سکڑاؤ کا احساس جس کی زیادتی ذرا سے چھونے سے ہو۔ رحم اور خصیۃ الرحم میں تپکن والے درد۔

کلکیریا کارب :۔ دن میں کئی مرتبہ تشنج جوں جوں شام نزدیک آتی جائے کمزوری اور غمگینی، دھڑکن اور پریشانی کے ساتھ بڑھتی جائے۔ سر میں سر کے اوپر برف کی مانند ٹھنڈک۔ پاگل بنا دینے والے درد سر۔ جسم میں اینٹھن اور لرزہ۔ پاؤں تر اور ٹھنڈے۔ اعصابی تحریک سے ہسٹریکل دورے جب باد مخالف میں مریضہ چل رہی ہو تو یکایک سانس رکتا معلوم ہو۔ جماع کی حد سے زیادہ خواہش۔ شرمگاہ پر غضبناک کھجلی اور پھوڑے کا سا درد۔ بانجھ پن۔

کینتھرس :۔ جاگنے پر حلق میں پھوڑے کا سا درد جس میں کمی ذرا سے سرخی مائل بلغم کے نکلنے سے ہو۔ ہسٹریا کے دورے سے قبل جزوی یا مکمل طور پر پیشاب رک جاتا ہو اور اس کے بعد پیشاب کی زیادتی ہو۔

کالو فائلم :۔ حیض کے وقت تشنجی درد ہے۔ درد والے حیض کے دوران ہسٹریا کے دورے، کمزوری، کمی خون، رحم میں تشنجی درد نیز معدہ اور گلبریوں میں بھی۔ لیکوریا چپچپا مقدار میں زیادہ۔

کاسٹیکم :۔ اوپر کے پوٹے کھلے نہ رکھ سکے۔ رات کے وقت بستر میں ازخود پیشاب نکل جائے، شام کے وقت ناقابل برداشت اعضاء میں بے چینی۔ رات کو ایک کروٹ میں ایک منٹ بھی نہ لیٹ سکے۔ جسم کے دائیں جانب جھٹکے۔

سیڈرن :۔ دورے بالکل ٹھیک وقت پر دن میں دو مرتبہ ہوں۔ شام اور صبح ٹھیک ایک ہی وقت پر جماع کے بعد دہشت کے دورے۔ دوروں کی حالت میں چکر، مریضہ گر جائے،

تنفس میں دقت، نبض اور دل کے فعل میں بے قاعدگی۔ دورہ چھ سے آٹھ منٹ تک رہے اور دورہ رفع ہونے پر مریضہ بہت کمزوری محسوس کرے اور بہت مقدار میں پیشاب آئے۔ حیض کے دوران دورہ۔

کیموملا :۔ مریضہ چڑچڑی، تنگ مزاج۔ بحالت نیند جھٹکے اور اینٹھن۔ حیض مقدار میں زیادہ متعفن اور حیض کے قبل اور دوران وضع حمل کے سے درد۔

کلوریم :۔ ہسٹریا کے شدید دورے۔ مریضہ بے حس و حرکت پڑی رہے۔ نظام عصبی میں غیر معمولی کمزوری۔ قلب کے فعل میں کمزوری، نبض کمزور۔ فم معدہ میں بیٹھنے کا اور سکڑنے کا احساس۔ اعضاء ٹھنڈے، بے خوابی۔ رحم کے اندر اور رحم کے گرد شدید تشنجی درد۔

کلوروفارم :۔ اعضائے تناسل کے اعصاب میں ابتری کی وجہ سے ہسٹریا کے دورے۔ رحم کی گردن میں تحریک سے تشنجی کیفیت۔ یکایک جسم کے تمام عضلات میں جھٹکے اور لرزہ شروع ہو جائے اور مریضہ نیند سے نہ جاگے۔

سائی کوٹا :۔ ہسٹریا کا دورہ جس میں مریضہ محسوس کرے کہ فم معدہ کی گہرائی میں ایک گولا ہے جو فوراً بجلی کی طرح حلق میں پہنچ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے مریضہ نہایت شدید درد کی حالت میں پیچھے کی طرف گر جاتی ہے۔ جب ہسٹریا کے دورے نہ ہوں تو سر پیچھے کی طرف گر پڑتا ہے۔ اگر سر کو اٹھانے کی کوشش کرے۔ جسم، بازو اور ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو جائیں۔ دورے کے بعد بے حد کمزوری، مکمل بے خوابی، اگر نیند آ جائے تو اس میں جھٹکے لگیں، چڑچڑا پن ہو اور مریض اس میں زبان کاٹے۔ دوران حیض دمچی میں درد۔

سمی سی فوگا :۔ بستر میں جانے کے بعد جھٹکے اس جانب جس جانب مریضہ لیٹی ہو جس کی وجہ سے مریضہ کروٹیں بدلنے پر مجبور ہو، اعصابی لرزہ، ایسا معلوم ہو جیسے سر کی چوٹی اڑ جائے گی۔ ہذیان، مریضہ ایک مضمون سے جھٹ دوسرے مضمون پر پہنچ جائے۔ عجیب و غریب چیزیں دیکھے۔ بے حد غصے تیر کے سے درد، آنکھوں کے ڈھیلوں میں سے گدی کو۔ بے خوابی اور بے چینی۔ موت کا خوف، رحم میں اعصابی درد، حیض بے قاعدہ، دیر سے ہوں، رک جائیں۔

سنا موم :۔ دل کے مقام میں پریشانی اور سکڑاؤ۔ بے حد غنودگی خصوصاً جب بول رہی ہو ہر دورہ ڈکاروں یا قے سے دب جائے مگر جلد ہی پھر شروع ہو جائے۔ ہسٹریا کے دورے کے ساتھ بے حد نیند اور بے ہوشی رحم سے دیر دیر سیلانِ خون کیوجہ سے کمی خون۔

کوکولس :۔ تمام قوائے حس میں ذکی الحس، ذرا سا جھٹکا بھی دردناک ثابت ہو۔ شور اور روشنی ناقابل برداشت ہوں۔ حلق کے اوپر والے حصہ میں سکڑاؤ اور دم گھٹنے کا احساس، تنفس میں دقت اور کھانسنے کی رغبت کے ساتھ حیض رکے ہوئے۔ کانوں میں گونج، تمام جسم میں بے حد سستی۔ ہسٹریا کے دورے یا ہسٹریا کی سی کیفیت غمگینی کے ساتھ حیض یکایک رک جانے سے یکایک ہسٹریا کا تشنج۔ تشنجی کیفیت آدھی رات کے بعد بڑھ جائے۔

کونیم میکولیٹم :۔ باؤ گولہ۔ گولہ شکم سے اٹھ کر حلق میں پھنس جائے۔ لیٹی ہوئی حالت میں چکر۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی دھار رک رک کر نکلے۔ پستانوں میں سوجن، سخت ہو جائیں اور حیض سے پہلے درد کریں۔ جب ہسٹریا بڑھ جائے تو مریضہ اکیلی رہنے سے بھی ڈرے اور سوتے میں جانے سے بھی۔ قہوہ، نمک اور نمکین چیزوں کی خواہش۔ روٹی سے نفرت۔

کروکس سٹائیوا :۔ ہسٹریا میں بے حد خوشی اور بے حد غمی کے یکے بعد دیگرے دورے بچوں کا سا مزاج۔ خوشگوار پاگل پن اور درد سر کے ساتھ یکے بعد دیگرے غصہ اور محبت۔ واحد عضلات میں تشنجی جھٹکے۔ مکان کے اندر چکر جس میں کہ کھلی ہوا میں آنے سے بہتر۔ راگ اور گانے سے متاثر ہو جائے (ٹیرنٹولا)

جلسی میم :۔ ہسٹریا کے دورے حلق میں تشنج اور دم گھٹنے کے ساتھ ہسٹریکل مرگی۔ دل و دماغ اور جسم میں بے حد تحریک۔ اعصابی درد جو گردن سے شروع ہوں اور تمام سر میں پھیلیں۔ درد والے حیض اعصابی یا تشنجی قسم کے۔

ہیوسمس :۔ جھٹکے اور اینٹھن یکے بعد دیگرے ٹانگوں اور بازوؤں میں تشنجی دورے واحد عضلات یا تمام عضلات میں جھٹکے۔ مریضہ ننگی ہو جانا چاہے۔ بے وقوفانہ قہقہے اور پاگلانہ حرکات، رحم میں تحریک حیض بے قاعدہ۔ مریضہ میں شکوک اور حسد بہت زیادہ ہوں۔ غذا اور دوا لینے سے انکار کرے۔

انڈروسیانک ایسڈ :۔ پریشانی اور پراگندگی کا احساس، ہسٹریا کے دورے جس میں نیم بے ہوشی ہو۔ اعضاء اور جبڑے سخت ہو جائیں۔ آنکھیں گڑ جائیں۔ قلب کی حرکات بہت بے قاعدہ اور کمزور۔

اگنیشیا :۔ جسم کے افعال میں توازن نہ رہے۔ سر میں پیچ لگنے کا احساس۔ غم کی تنہائی کی رغبت۔ حقیقی یا خیالی غم کی وجہ سے غمگینی۔ پریشان ذہنوں کے ساتھ، یا حلق میں گولہ پھنس جانے حلق میں سکڑاؤ کے ساتھ نگلنے میں دقت۔ قم معدہ میں بیٹھنے کا احساس بے حد مایوسی، غم اور آہ سرد لینے کے ساتھ۔ دماغی علامات بروقت بدلا کریں۔ کبھی خوشی اور کبھی غمگینی احساس اس امر کا جیسے معدہ تاگے کے ساتھ لٹک رہا ہے۔ دو طیریاتہ میں احساس یہ ہوتا ہے جیسے حلق میں تاگا لٹک رہا ہے ایسا محسوس کرے جیسے اسے ہر وقت جلدی میں رہنا چاہیے۔ چڑچڑاپن۔ بے صبری اور لڑاکا پن یکے بعد دیگرے بے جا خوشی یا چپ چاپ غم کے ساتھ۔ مریضہ گھڑی میں ماشہ اور گھڑی میں تولہ ہو۔ کسی قسم کی تردید برداشت نہ کر سکے۔

آئیوڈیم :۔ زینہ چڑھتے وقت کمزوری اور دم پھولنے کا احساس (بغیر کسی ظاہری وجہ کے) غذا سے طاقت نہ بڑھے۔ مریضہ چڑچڑی ہو اور جسم کے کسی حصہ کو چھونے نہ دے۔

کالی فاس :۔ اچانک یا شدید جذبات سے یکایک اعصابی دورے۔ خواہش نفسانی کے پورا نہ ہونے سے اعصابی دورے۔ گولہ حلق میں آکر پھنس جائے۔ جمائیوں، ہنسنے یا چیخنے کے دورے۔

لیکیسس :۔ اس امر کا احساس جیسے حلق میں گولہ اٹھ رہا ہے۔ بیرونی حلق پر یا پیٹ پر کسی قسم کا بوجھ یا وزن برداشت نہ کر سکے۔ نیند کے فوراً بعد ہی پریشانی محسوس کرتی ہے۔

لیکٹک ایسڈ :۔ نوبتی ہسٹریا۔ صبح کے وقت کوئی چیز نگلنے پر متلی جو ۹ بجے صبح تک بڑھ جائے اور اس کے بعد ایک بڑی مقدار کی قے ہو جس کے ساتھ چپچپا بلغم ہو اور قے کے بعد بھی کوئی چیز حلق میں پھنسی معلوم ہو جس کو مریضہ انگلی ڈال کر نکالنے کی کوشش کرے۔

لیلیم ٹگ :۔ اعصابی کمزوری۔ دل اور دماغ کی کوئی محنت نہ کر سکے۔ غذا سے نفرت۔ یا کتوں کی سی بھوک۔ شکم کے نچلے حصہ میں نیچے دبانے والے درد۔ دل کے مقام میں پھڑپھڑاہٹ حیض کی بے قاعدگی کے ساتھ۔

لائیکوپوڈیم:۔ ہر وقت سیری کا احساس۔ حلق تک بھرے ہونے کا احساس۔ ریاح کا اجتماع خصوصاً بائیں پسلی سے نیچے، کاٹنے والے درد شکم میں داہنی طرف سے بائیں طرف تک۔ پیشاب بار بار اور مقدار میں زیادہ پیشاب پیلا۔ خصوصاً رات کے وقت۔ جماع کے دوران اور بعد شرمگاہ میں شدید جلن آلات تناسل میں سرسراہٹ۔ شرمگاہ پر کھجلی۔ دودھ کے سے لیکوریا کی بے حد زیادتی۔

میگنیشیا میور:۔ کھانے کے بعد متلی۔ لرزہ اور کمزوری۔ دماغی محنت سے پریشانی اور بے چینی۔ دردِ سر اس احساس کے ساتھ جیسے دماغ میں ابلتا ہوا پانی بھرا ہے خصوصاً کنپٹیوں کے پاس جس میں کمی دبانے سے اور گرم کپڑے میں لپیٹنے سے ہو۔ بادِ گولہ حلق میں گولہ پھنسا معلوم ہو جس میں کمی ڈکاروں سے ہو۔ رحم کے مقام میں نیچے دبانے والے درد اور رحم میں تشنج جیسے سیاہ، کولتار کے سے اکڑتی درد کے ساتھ جب چلتی ہو اور رانوں میں درد کے ساتھ جب بیٹھتی ہو۔ پاخانے اور رحم کے تشنج کے بعد لیکوریا ہو۔ قبض، پاخانہ مشکل سے ہو۔ اس قدر سخت اور خشک ہو کہ وہ مقعد سے گزرتے وقت ٹوٹ جائے۔ بغیر شکم کی دیواروں کے دبائے پیشاب نہ آئے، بیٹھی ہوئی حالت میں حرکت سے اور ورزش سے دھڑکن۔

مشک:۔ ہسٹریا کے دوروں کے لیے خصوصاً دورے کی حالت میں، چاہے مریضہ بیہوش ہی کیوں نہ ہو۔ ایک منٹ میں چیخے اور دوسرے منٹ میں قہقہے لگائے۔ دھڑکن، اعصابی کمزوری چیزیں ہاتھ سے گرا دے۔ کانپنے والی اعصابیت۔ کمزوری کے دورے، چہرہ میں پیلاپن اور ٹھنڈے پن کے ساتھ۔ دن کے وقت نیند کا غلبہ۔ سر میں درد ان خون آنکھیں گر جانے کے ساتھ چکر چلتے وقت جسم قابو میں نہ ہو۔ ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز نیچے اوپر دوڑ رہی ہے تشنجی دورے شکم میں ابھار کمزوری کے ساتھ۔ حلق میں گولے کا پھنسنا۔ ایسا معلوم ہو کہ دم بالکل رک جائے گا۔ سینہ میں سکڑن کے ساتھ دم گھٹنے کے دورے۔ پیشاب پیلا مقدار میں زیادہ۔ موت کا خوف، چہرہ پر پیلاپن اور کمزوری کے ساتھ دوسروں کو لعنت ملامت کرنے کی رغبت، اس وقت تک ملامت کرتی جائے جب تک اس کے ہونٹ نیلے نہ پڑ جائیں، آنکھیں گھور نہ جائیں، اور بے ہوش نہ ہو جائے۔ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ، جس کے قبل آلات تناسل میں کھنچن ہو۔ مقامی سرسراہٹ۔ خواہش جماع بڑھ جائے۔

نیٹرم میور:۔ حیض دیر میں ہوں اور ماہ بماہ کم ہوتے ہیں۔ سبات سحری۔ کمزوری۔ پیاس کی زیادتی۔ رونے کی رغبت۔ پیشاب میں آنوں کی زیادتی تمام علامات پسینہ آنے سے کم ہو جائیں۔ مسلسل اس امر کا خیال کہ کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ تسلی و تشفی دینے سے سب تکلیفات بڑھیں۔

نکس موسکاٹا:۔ بدلتا مزاج میں ابھار تبدیلیوں کے ساتھ اور ذرا سا کھانے کے بعد شکم میں بیحد ابھار۔ منہ اور حلق میں بیحد خشکی۔ ایسا معلوم ہو جیسے مریضہ کو بہت لمبی غشی معلوم ہو۔ خوشی اور قہقہے جو غمگینی اور رونے کے ساتھ بار بار بدلے۔ جن کی کوئی وجہ نہ ہو۔ کمزوری بے ہوشی کی رغبت، تنفس اور سانس محسوس نہ ہو سکے۔ دماغی اور جسمانی پریشانی۔ سر آگے کی طرف جھٹکے کھائے دانت بھنچے ہوئے۔ دل کے مقام میں تنگی، دم گھٹنے کے احساس کے ساتھ۔ بے ہوشی۔

نکس وامیکا:۔ مریضہ ۳ بجے صبح جاگ جائے اور بعد میں ۵ بجے یا اس کے بعد اسے پھر نیند سی آئے جو سکون بخش نہ ہو۔ قبض یا لمبے مشکل پاخانے، بدہضمی، مریضہ کوئی طاقتور یا سخت غذا برداشت نہ کر سکے۔ سادہ اور زود ہضم غذا پر بہتر محسوس کرے۔ حیض بے قاعدہ ٹھیک وقت پر کبھی نہ ہو۔ پسلیوں سے نیچے سکڑن کا احساس۔

پیلیڈیم:۔ مریضہ خیال کرے کہ اس کا دنیا میں کسی کو خیال نہیں ہے۔ خفگی ہوئی۔ لعنت و ملامت اور مغرور ہونے کی رغبت (مشک) اکسائی ہوئی اور بے صبر۔ شکم میں ریاحی تناؤ، پاخانہ سخت مٹی کا سا۔ کمزوری اور درد جیسے رحم بیٹھ جائے گا، ہر حرکت دردناک ہو، بے حد نیند، اور مریضہ نیند کے بعد بہتر محسوس کرے۔

فاسفورس:۔ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی۔ شکم میں بے حد کمزوری کا احساس جس سے تمام تکلیفات بڑھیں۔ کھانے کے بعد یا پیٹ بھر کھانے کے بعد نیند محسوس کرے۔ شہوانی دیوانگی، ہسٹریکل قہقہے۔

پلاٹینا:۔ مریضہ اپنے آپ کو بہت بڑا اور دوسروں کو چھوٹا سمجھے۔ پیشانی میں اینٹھن والا درد جیسے پیچوں کے پیچ میں ہو۔ پیشانی کے درمیان میں شدید چھید کرنے والا درد جو آہستہ آہستہ کم ہوتا ہوتا ختم ہو جائے۔ سینہ کی کمزوری کی وجہ سے تنفس میں دقت، ہسٹریکل دمہ، بھاری اور

آہستہ آہستہ سانس کے ساتھ سر میں بیچ بجنے کا سا درد۔ دوروں کے بعد یا قبل غذا کی نالی میں سکڑن جیسے ہوا کے خلاف مریضہ چل رہی ہو تو اچانک سانس رک جائے۔ عجیب رینگن کا احساس جو آلات تناسل سے شکم میں اوپر کو جائے۔ گدگدی اور خارش باری باری۔ معدے سے شدید ہچکیوں کے ساتھ موت کا ڈر روغنی رغبت کے ساتھ۔ بے حد ڈری ہوئی اور چڑچڑی۔ حیض مقدار میں زیادہ سیاہ اور گاڑھے دماغی اور جسمانی طور پر نفسانی خواہش بڑھی ہوئی۔

بالی گونم:۔ خفیف چکر۔ اعضاء میں اس امر کے ساتھ جیسے ان میں بجلی کی سی سوئیں دوڑ رہی ہیں۔ پیشاب کی مسلسل حاجت۔ حیض کا بند ہو جانا۔ تمام جسم میں گرمی اور سرسراہٹ کا عجیب احساس۔

پوتھوز:۔ ہسٹریا والی مرگی۔ شکم اور سر میں نوکیلے درد کبھی یہاں اور کبھی وہاں۔ شکم میں تناؤ اور پھیلاؤ۔ شکم میں پھولن کے درد اور دم گھٹنے کا احساس جو شکم سے سینہ کو جائے اور جس کے بعد دورہ ہو۔

پلساٹیلا:۔ رحم میں کھینچنے والے درد جو چھونے سے اور جماع کے دوران ذکی الحس ہوتا ہے۔ شرمگاہ کی نالی میں تشنجی کیفیت۔ حلق میں سکڑن ایسا محسوس ہو جیسے اس میں کچھ پھنسا ہے۔ جس کی وجہ سے بولنے میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ خصوصاً رات کو بستر میں۔ تھکے ہوئے اور گرے ہوئے احساسات۔ مریضہ کے احساسات اور علامات متواتر بدلتے رہیں۔ برا سا چپچپا ذائقہ خصوصاً صبح کے وقت۔ آنوں کی قے۔ مرغن چربیلی غذاؤں سے معدہ کی تکلیفات۔ حلیم الطبع اور منکسر المزاج لڑکیوں میں جو موٹاپے کی طرف راغب ہوں اور حیض کی مقدار میں کم ہو۔ بیں شدید دل کے مقام پر درد آنوں کے دست مقدار میں زیادہ پانی کا سا پیشاب۔ پیاس غائب۔

سبائنا:۔ بے حد اعصابی اور ہسٹریکل۔ تیسرے مہینے میں ساقط ہو جانے کی رغبت۔ گانا بجانا برداشت نہ ہو سکے۔ تھکی ہوئی اور سست۔ چہرہ میں گرمی کی تمتماہٹ۔ تمام جسم پر جاڑے کے احساس اور ہاتھوں اور پاؤں میں ٹھنڈک کے ساتھ۔ آنکھوں میں قدرتی چمک نہ ہو۔

سنگونیریا:۔ ہسٹریکل درد سر۔ بوؤں سے بے حد ذکی الحس۔ جن سے مریضہ پر غشی طاری ہو جائے۔ مریضہ آوازیں برداشت نہیں کر سکتی۔ خفیف سا جھٹکا اسے پریشان کر دیتا ہے۔ مریضہ آرام کے لیے اندھیرا ڈھونڈتی ہے۔ نیند سے آرام ملتا ہے۔

سینی شیو اورس:۔ بے خوابی۔ مریضہ کے قویٰ جواب دے جائیں۔ باوجود حیض نہ ہوں یا درد بھرے حیض۔

سیپیا:۔ شکم میں کسی چیز کے مروڑے جانے کے درد۔ جو حلق کو اٹھ کر آئے۔ زبان اکڑی ہوئی۔ مریضہ کو نیند نہ آئے۔ جسم میں اکڑن جیسے پتھر کا بت ہو۔ فم معدہ میں درد بھرے خالی پن کا احساس۔ پیشاب میں بو۔ ہاتھ اور پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے۔ اچانک غشی حس کے ساتھ بے حد پسینے ہوں۔ مریضہ ہوش و حواس نہ کھوئے۔ لیکن بولنے یا حرکت کے قابل نہ ہو۔ رونے اور قہقہوں کے ناقابل ضبط دورے۔ کندھوں کے درمیان ٹھنڈک کا احساس اور وہاں سے تمام جسم میں پھیل جائے۔ داہنی جانب میں تشنجی جھٹکے اور تنفس میں دقت۔ سوراخ کرنے والے ٹیکن والے اور بجانے بجنے والے درد سر۔

سٹانم:۔ زینہ اترنے سے غشی کا سا احساس اگرچہ مریضہ زینہ اچھی طرح چڑھ سکتی ہے مریضہ بیٹھ نہیں سکتی بلکہ اپنے آپ کو اچانک نیچے پٹک دیتی ہے اگرچہ آسانی سے اٹھ سکتی ہے بولنے سے، یا اونچی آواز سے پڑھنے سے بے حد کمزوری۔ دردیں آہستہ آہستہ کمال کو پہنچتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ غائب ہوتی ہیں۔

سٹافی سیگریا:۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بے حد ذکی الحس۔ مریضہ جلد غصہ میں آ جائے بے عزتی سے چیزیں لڑھکا دے۔ اچھے بھلے اور سڑے ہوئے دانتوں میں کھانے اور پینے کی چیزیں لگنے سے درد۔ دانت سیاہ دھاریوں کے ساتھ۔

سنکٹا:۔ خون کے ضائع ہو جانے کے بعد ہسٹریا۔ قلب میں عجیب سا احساس جس کے بعد مریضہ محسوس کرے جیسے ہوا میں تیر رہی ہے۔ اپنی ٹانگیں ایک جگہ پر قائم نہ رکھ سکے۔ ہسٹریکل رعشہ۔ ہسٹریکل درد سر۔ مریضہ کو لیٹ جانا پڑے۔ روشنی اور شور و غل سے درد سر بڑھے۔ متلی اور قے غشی کے ساتھ۔

سٹرامونیم:۔ عجیب و غریب اور بیہودہ خیالات سے بھری ہوئی۔ بے حد ڈرپوک کہ چونکے اور جانی بوجھی چیزوں پر وحشیانہ گھورے۔ مریضہ اکیلا رہنا نہیں چاہتی۔ بے حد بکواس۔ چہرہ میں چہلاوٹ دعائیں مانگے اور التجائیں کرے۔

سلفر:۔ مریضہ دورے ختم ہونے پر بے حد خوشی محسوس کرے اور ہر چیز اسے خوبصورت معلوم ہو۔ اپنے آپ کو بہت امیر سمجھے۔ اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ وغیرہ وغیرہ یا بے حد غمگینی اور گری گری سی محسوس کرے۔ کسی کام کو نہ کرنے کی رغبت، مذہبی پریشانی، اپنے آپ کو بچانے کے لیے لیکن دوسروں سے لاپرواہی۔ دورے کے اختتام پر پانی کے سے پیشاب کا مقدار میں زیادہ اخراج۔ چاند میں حدت گرمی کے دورے۔ پاؤں ٹھنڈے۔ مریضہ دوپہر کے کھانے کا انتظام نہ کر سکے۔ بیحد بھوک اور کلیجہ بیٹھنے کا احساس ہو۔

ٹیرنٹولا:۔ مریضہ جب اکیلی ہو تو اسے ہسٹیریا کا دورہ نہ ہو لیکن جونہی اس کی طرف توجہ کی جائے مریضہ میں جھٹکے شروع ہو جائیں۔ ملنے، حرکت یا ماؤف حصص کے استعمال سے کمی ہو ہسٹیریا اور مرگی کے ملے جلے دورے۔ سینہ میں سکڑاؤ اور پریشانی کے ساتھ جو دم گھٹنے تک ہو بے حد ریڑھ کے اعصاب کی الکساہٹ۔ مریضہ اس تحریک کو کم کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو مسلسل حرکت میں رکھے۔ گانا بجانا مریضہ کو پاگل کر دے۔ درد سر جس کو بکیٔ ... رے سے آرام ہو۔ آلات تناسل کے مقام میں درد سکڑاؤ والے درد سر پسلیوں کے نیچے اور چوتڑوں کے مقام میں جلندار درد، پیڑو میں شدید بوجھ کے احساس کے ساتھ حیض مقدار میں زیادہ، جس کے بعد شرمگاہ میں کھجلی ہو۔ مریضہ کے تمام جسم میں کوٹے پیٹے جانے اور پھوڑے کا سا احساس ہو جس کو چلنے پھرنے سے زیادتی ہو۔ نیند کا غلبہ لیکن مریضہ کی اعصابیت اسے سونے نہ دے۔

تھریڈین کیورا سیویکم:۔ دوشیزگی اور سن یاس کے زمانہ میں ہسٹریکل تکلیفات، سر میں شدید درد۔ ذرا سے شور وغل درد سر کو بڑھا دیں۔ وقت بہت جلد گزرے، کمزوری، کپکپی، ٹھنڈک اور پریشانی۔ بیحد خوشی اور باتیں بنائے۔ مریضہ محسوس کرے کہ سر اس کا اپنا نہیں ہے، اور مریضہ سر کو اوپر اٹھا سکتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے تارے اڑیں۔ ہر چیز کو دور دیکھے۔ روشنی سے ذکی الحسی ہر محنت کے بعد غشی۔ دل کے مقام پر پریشانی سینہ کے بائیں جانب سے بائیں کندھے کو تیز درد ہو کے ساتھ۔ نیند کے دوران مریضہ زبان کی نوک کو کاٹے۔ متلی اور خیالات کے جاتے رہنے میں آنکھیں بند کرنے سے زیادتی ہو۔

ویلیریانا:۔ معمولی سی محنت شدید درد سر پیدا کرتی ہے اس امر کا احساس جیسے حلق میں

کوئی تاگا لٹک رہا ہے، یا جیسے کوئی گرم چیز معدے سے اٹھ رہی ہے اور تنفس میں رکاوٹ پیدا کر رہی ہے۔ حلق میں سرسراہٹ اور کھانسی کے ساتھ معمولی سا درد وغشی پیدا کرتا ہے۔ ڈر، کپکپی اور دھڑکن۔ دردیں اعضاء میں بائی کے سے دردوں کی سی ہوں۔ جن میں بیٹھی ہوئی حالت میں زیادتی ہو اور چلنے وقت کمی ہو۔ مریضہ اپنے آپ کو ہلکی محسوس کرے جیسے ہوا میں اڑ رہی ہے (سسٹکٹا)

زنکم میٹیلیکم:۔ دور کنے والی اور زبردست کپکپی کا احساس پاؤں اور ٹانگوں میں (سسٹکٹا، ٹیرنٹولا) مریضہ کو ان کو مسلسل حرکت میں رکھنا پڑے، مزاج بدلا کرے۔ دماغی یا جسمانی محنت سے نفرت۔ سیات سہری چلتے وقت، کھانستے وقت یا چھینکتے وقت از خود پیشاب نکل جائے۔ مریضہ ہر بات میں حیض کے دوران بہتر محسوس کرتی ہے (زنکم، ویلیریانا)

باب پنجم

بیرونی آلات تناسل کی تکلیفات

شرمگاہ پر ورم

VULVITIS

اعضاء تناسل کے تمام بیرونی حصص میں ورم ہو سکتا ہے۔ یہ ورم عموماً شرمگاہ میں ہوتا ہے۔ یا شرمگاہ کے مختلف حصص مثلاً لبہائے فرج، البہائے فرج کی اندرونی جھلی، شنا وغیرہ وغیرہ میں اور یہ ورم ... پھیل کر جوڑنے والے ریشوں تک پھیل جاتا ہے۔ حاد ورم کا ایک سردی لگ جانے سے حادثات سے، چوٹوں سے یا تشدد سے، زور سے ٹانگیں پھیلانے سے، یا رحم کی تیز رطوبتوں کے لگنے سے یا تیز سوزش پیدا کرنے والے پیشاب کے لگنے سے ہوتا ہے۔

چونکہ آلات تناسل بذات خود اور ان کے، ریشے بہت نازک اور نرم ہوتے ہیں اس لیے اس قسم کی بیماریاں ان میں جلد تر پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قدرت نے ان حصص کو

ایسی جگہ پر لگایا ہے اور مختلف قسم کے جوڑ بندوں اور ریشوں سے اس کو محفوظ کیا ہے تاہم بناوٹ کی نزاکت ہی ایسی ہے جس سے ان ورموں کا ہو جانا کوئی تعجب نہیں اور اگر ان ورموں کا علاج نہ کیا جائے، یا بڑھ جائیں تو ان سے دبل پیدا ہو سکتے ہیں اور دبلوں کے علاوہ یہ سب حصص پک بھی سکتے ہیں۔

بیرونی آلاتِ تناسل کا حاد ورم چاہے وہ کسی وجہ سے کیوں نہ ہو۔ بڑی تیزی سے بڑھتا ہے اس سے خواہش نفسانی میں تحریک پیدا ہوتی ہے خصوصاً اس وقت جب ٹشا ماؤف ہوتا ہے۔ ورم کم سرخی بہت زیادہ ہو سکتی ہے اور درد بھی بے حد ہوتا ہے۔

جب اس تکلیف کا انجام اچھا ہوتا ہے تو مریضہ کو آخیر پر بخار آ جاتا ہے۔ اس سے کم بہتر حالتوں میں جبکہ تشدد یا چوٹ کافی ہوتی ہے تو ایک یا دو حصص پر دبل پیدا ہو کر درست ہو جاتی ہے لیکن خطرناک حالات میں خصوصاً جبکہ مریضہ کی طبعی حالت کمزور ہوتی ہے اور تشدد یا چوٹ سخت ترین ہوتی ہے تو جا کے ورم نیلی پڑ جاتی ہے اور فاسد ہو جاتی ہے۔

ان حالات میں جبکہ دوسری تکلیفیں نتائج کا انتظار کرتی ہیں۔ ہومیو پیتھی نتائج کا انتظار کیے بغیر محض ورم، درد اور مریضہ کی طبعی علامات کے مطابق علاج کرتی ہے۔ اس علاج سے مریضہ جلد تر اچھی ہو جاتی ہے اور گنگرین یا فاسد ورم کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔

مفصلہ ذیل ادویہ اس تکلیف میں بہت حد تک کامیاب ہوتی ہیں۔

(۱) امبرا گریسیا، سیپیا، تھوجا، (۲) کلکیریا کارب، کاربو ویج، کونیم میکولیٹم، کریازوٹ، فیرم فیلیکم، کالی کارب، مرک سال، نائٹرک ایسڈ، سٹافی سیگریا، سلفر (۳) آرنیکا، آرسنک، بیلاڈونا، کینتھرس، گریفائٹس، لائیکوپوڈیم، نیٹرم میور، نکس وامیکا، پٹرولیم، رسٹاکس، سکیل، سلیشیا، کیلنڈولا، لیڈم۔

آرنیکا:۔ جب ورم چوٹوں یا ضربوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔

امبرا:۔ پھوڑے کا سا درد اور شرمگاہ پر شدید خارش ورم کے ساتھ۔

بیلاڈونا:۔ متورم جگہ میں گرمی، خشکی کا احساس، چبکن۔ تکلیف تین بجے بعد دوپہر زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

کلکیریا کارب:۔ ورم، سرخی اور سوجن۔ شرمگاہ پر پیپ کی سی رطوبت کے ساتھ۔

شرمگاہ کے لب کے کنارے پر سخت گلٹی یا دانہ جس میں ڈنک لگنے والے اور جلندار درد ہوں۔ شرمگاہ اور رانوں کے درمیان رطوبت، کاٹنے والے درد کے ساتھ۔

کیلنڈولا:۔ ان ورموں کے لیے مفید ہے جو حصص کے کٹنے یا پھٹنے کی وجہ سے ہوئے ہوں۔

کینتھرس:۔ بار بار پیشاب کی حاجت جس کے ساتھ کٹن اور جلن ہو یا پیشاب بالکل رُک جائے شرمگاہ میں جلن بار بار پیشاب کی حاجت اور پیشاب کی نالی میں کٹن اور جلن کے ساتھ۔

کاربو ویج:۔ شرمگاہ اور مقعد میں خارش۔ شرمگاہ پر صبح اور سرخی شام کے وقت شرمگاہ میں بے حد پھوڑے کا سا درد۔ شرمگاہ میں دانے۔ شرمگاہ کے گرد پھوڑے کا سا درد کرنے والی جگہیں، جہاں خارش ہو۔

کونیم میکولیٹم:۔ چوٹوں سے اگر جگہ سخت ہو جائے۔ اعضائے تناسل کے بالوں والی جگہ میں بڑے دانے جن کو چھونے سے درد ہو۔ پیشاب کرتے وقت لبہائے شرمگاہ میں کاٹنے والا درد۔ شرمگاہ میں شدید سوئیوں کا چبھنا۔ شرمگاہ پر شدید خارش۔

فیرم:۔ کمزور مستورات جن کے چہرے انگارے کی طرح ہوں۔

گریفائٹس:۔ کھجلی اور ٹیس۔ لب ہائے شرمگاہ پر درد کرنے والے دانے۔ شرمگاہ اور رانوں کے درمیان پھوڑے کا سا درد۔ اس جگہ پر چھوٹے چھوٹے دانے اور زخم ہوں۔ درد کی زیادتی۔

کالی کارب:۔ بائیں لب شرمگاہ میں پھاڑنے والا درد۔ جو شکم میں سے ہوتا ہوا سینہ میں جائے فرج میں نوچن کا سا درد۔ شرمگاہ میں سے سوئیاں چبھنے والے درد پھوڑے کا سا درد۔ سرور جلن اور کھجلی شرمگاہ میں۔

لائیکوپوڈیم:۔ لیٹ جانے پر لب ہائے شرمگاہ میں تیز لگنے کے سے درد جا کثر اردگرد کے حصص میں جائیں۔ حیض کے بعد حصص پر بے حد خارش۔ رات کو بے چینی۔

مرکیوریس:۔ زخم کا سا احساس۔ فرج پر بہت دیر تک رہنے والی کھجلی۔ شدید کھجلی جس میں زیادتی پیشاب کر چکنے کے بعد پیشاب کا قطرہ لگا رہنے سے ہو۔ اسی لیے مریضہ کو پیشاب کر چکنے کے بعد حصص دھونا پڑیں۔ رات کے وقت زیادتی۔ پسینہ سے آرام نہ ہو۔ منہ میں

خشکی کی زیادتی۔

نیٹرم میور: ۔ آلات تناسل کے بالوں میں چھوٹے دانے، شرمگاہ میں کھجلی اور بالوں کا گرنا۔

نائٹرک ایسڈ: ۔ شام کے وقت تمام بیرونی شرمگاہ پر شدید خارش۔ شرمگاہ میں جلن اور خشک گرمی۔

نکس وامیکا: ۔ لب ہائے فرج میں ورم بار بار پیشاب اور پاخانہ کی حاجت کے ساتھ مگر پیشاب اور پاخانہ بہت کم ہو یا نہ ہو۔

پٹرولیم: ۔ لب ہائے فرج میں پسینہ آئے اور اس میں بے حد خارش ہو۔

فاسفورس: ۔ کھلی ہوا میں چلنے کے بعد لب ہائے شرمگاہ میں ہلکا پھاڑ نیوالا درد، حدت شرمگاہ سے پیٹ تک جائے، شکم کے آرپار کمزوری کا احساس۔

رسٹاکس: ۔ بیرونی آلات تناسل پر ورم، خارش، جلن اور بے حد بے چینی کے ساتھ۔

سیکیل: ۔ یہ دوا سوداوی المزاج اور دبلی پتلی عورتوں کے لیے مفید ہے۔

سیپیا: ۔ شدید سوئیاں چبھنے کا درد جو بعض اوقات ناف تک پہنچے، شرمگاہ پر شدید خارش لب ہائے شرمگاہ کے اندرونی طرف ورم اور خارش والے دانے، متعفن پیشاب جس میں کمہار کی مٹی کے رنگ کا رسوب ہو، جو برتن کے ساتھ چپٹ جائے اور آسانی سے نہ اترے، شرمگاہ پر شدید خارش چھوٹے چھوٹے دانوں کے ساتھ، فرج کے بیرونی حصص پر بے درد کے دانے،

سٹافی سیگریا: ۔ اس دوا کے ورم سے ڈنگ لگنے کا سا خارش کا سا احساس پیدا کر نیوالا احساس پیدا ہوتا ہے لب ہائے فرج کی اندرونی سطحوں میں چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں جن کو چھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔

سلفر: ۔ اس دوا کو وہاں استعمال کرنا چاہیے جہاں سلفر کی علامات موجود ہوں مثلاً گرمی کی تمتماہٹ، تلووں میں جلن، ۱۱۔۱۲ بجے دن کے کمزوری کا احساس، سر پر گرمی وغیرہ وغیرہ۔

سلفیورک ایسڈ: ۔ بے حد کمزوری تمام جسم میں کپکپی کا احساس بغیر حقیقی لرزہ کے

تھوجا: ۔ دونوں لب ہائے فرج میں ورم، تمام قسم کی خارش جلن اور درد چلتے وقت

یا چلنے کے بعد یا چھونے سے بڑھ جاتے ہیں شرمگاہ اور سیون میں اینٹھن والے درد، جب بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھایا جائے۔

شرمگاہ پر زہرباد یا زہرباد والا ورم

ERYSIPELATOUS INFLAMMATION OF VULVA

زہرباد کا ورم شرمگاہ پر عموماً ان مستورات میں ہوتا ہے جن کے اندر زہرباد کا پہلے تاثر موجود ہو۔ جن وجوہات سے عام عورتوں کو شرمگاہ پر ورم یا دنبل بنتے ہیں، وہاں ان زہرباد کے تاثر والی مستورات کو زہرباد نمودار ہوتا ہے ورم واحد حصے سے بھر کر تمام حصص کی جگہ جگہ گھیر لیتا ہے اور زہرباد نمودار ہو جاتا ہے۔

جلد اور جلد کاذب دونوں ہی کے ریشہ جات اس سے ماؤف ہوتے ہیں اور جب کبھی بیرونی حصص پر اس مرض کی نمود ہوتی ہے تو در حقیقت یہ مرض تمام ریشوں کو ماؤف کر دیتا ہے۔ بلکہ گرد کے غدودوں کو بھی، جو حصص فوراً اس کی زد میں آتے ہیں وہ گرم متورم اور سرخ ہوتے ہیں ان میں شدید ٹیکن والا درد ہوتا ہے خصوصاً اس وقت جبکہ ریشوں میں سے یہ حصص پکنے شروع ہوتے ہیں تمام گرد و نواح کے اعضاء میں کم و بیش ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور درد اس وقت شدید ہوتا ہے، کہ مریضہ کسی حالت میں بھی چپ نہیں رہ سکتی تاہم ذرا سی حرکت سے تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔ سخت ترین حالات میں ورم کی یہ کیفیت بڑھ کر ۲۴ سے ۴۰ گھنٹے کے اندر پک جاتی ہے۔

مفصلہ ذیل ادویہ اس حالت میں مفید ہو سکتی ہیں۔

(۱) اکونائٹ، اپیس، بیلاڈونا، کروٹن ٹگ، گریفائٹس، مرک سال، رسٹاکس (۲) آرنیکا امونیا کارب، آرسنک، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کیمفر، کاربوانیمالس، ہیپر سلفر، آئیوڈیم، لائیکو، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، سلفر، تھوجا، (۳) انٹم کروڈم، بیریٹا کارب، بورکس، کینتھرس، کاربوویج، ہیومس، لیکیسس، میگنیشیا میور، نیٹرم کارب، پٹرولیم، ہیم، پلساٹیلا، رنین کولس بلب، رہوکس، سلیشیا، سپیجیا، سٹرامونیم۔

اکونائٹ: ۔ جب سخت بخار شروع ہو بے چینی، پریشانی اور خوف گولی لگنے کے سے

ضد اور ماؤفہ حصص میں بے حد حدت۔

امونیا کارب :۔ جب گنگرین یا فاسد ورم کی رغبت ہو اور ماؤفہ حصص میں گنگرین جلد پھیلتا جا رہا ہو۔

ایپس ملفیکا :۔ ڈنگ لگنے کے سے درد، پیاس ندارد، پیاس کم، بے حد بے چینی اور بے خوابی۔

بیلاڈونا :۔ ماؤفہ حصص میں بے حد سرخی، ماؤفہ حصص سے چاروں طرف دھاریوں کی طرح پھیلے، گرمی اور جلن۔

کلکیریا کارب :۔ ماؤفہ حصص میں سختی اور ورم جو ہر دو ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں اور جن میں پھوڑے کا سا درد ہو۔

کیمفر :۔ جسم ٹھنڈا، جسم پر نیلا پن، اور طاقت کا سلب ہوتے جانا، لیکن اس کے باوجود بھی مریضہ کپڑا نہ اوڑھنا چاہے۔

کاربو انی ملس :۔ ماؤفہ حصص میں سختی کے ساتھ بے حد جلن۔

کروٹن ٹگ :۔ دانے بہت چھوٹے جن میں غضب کی کھجلی ہو خارش میں سہلانے سے جزوی طور پر آرام محسوس ہو چھوٹے چھوٹے دانے بہت دور تک پھیلیں۔

گریفائٹس :۔ دانے دار ابھار جس میں بہت درد ہو۔ خارش ہو اور اس میں سے شہد کی سی رطوبت رسے۔

ہیپر سلفر :۔ دمبل بننے کی رغبت۔

لیکیسس :۔ ماؤفہ حصص میں سرسراہٹ اور جاگنے نیند کے بعد تکلیفات بڑھ جائیں، ماؤفہ حصص میں نیلا پن۔

مرکیوریس :۔ حصص بہت متورم جس میں پھوڑے کا سا درد ہو۔ پچھلے پہر کا احساس ہو، رات کے وقت تکلیفات بڑھ جائیں۔

پلساٹیلا :۔ زہریلی کیفیتیں ایک حصے سے دوسرے حصے میں منتقل ہو جائیں اور چھوٹا اور ادھر ادھر پھیلنے کی رغبت ہو۔

رسٹاکس :۔ آلاتِ تناسل میں بالوں والی جگہ زیادہ متاؤف ہوتی ہے ورم نیچے کو جاتا ہے، بے حد خارش اور جلن، بڑے بڑے دانے جو خاص طور پر تکلیف دہ ہوتے ہیں۔

نزلاوی ورم

CATARRHAL INFLAMMATION

نزلاوی ورم بھی بیرونی آلاتِ تناسل کی بلغمی جھلی کے اندرونی حصص پر ہوسکتا ہے یہ تکلیف عموماً بچوں کو ہوتی ہے اور اس کی وجہ سردی لگ جانا ہوتی ہے یا صفائی کا ٹھیک طور پر نہ رکھنا، یہ ورم بہت ہلکے قسم کا ہوتا ہے اور بعض وقت یہ ورم شرمگاہ تک جاتا ہے اور شرمگاہ کی نالی سے رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔

اس کے علاج کے لیے وہی دوائیں عموماً کارگر ہوا کرتی ہیں۔ جن کا ذکر میں نے لیکوریا کے تحت کیا ہے۔

بیرونی آلاتِ تناسل کی جلدی تکلیفات

اگزیما، اکوتہ، کھجلی ECZEMA PRURITIS

مستورات کے آلاتِ تولید پر بہت سی تکلیفات دہ جلدی بیماریاں اپنے آپ پیدا ہو جاتی ہے یا تو طبعی اثر کی وجہ سے مقامی ہوتی ہیں جن میں حد درجہ کی تکلیفات اور رنگی احسی ہوتی ہے ان میں تیز سوزش پیدا کرنے والی مختلف طرح تیں ہوتی ہیں یا یہ تکلیفات [illegible] آلاتِ تناسل کی [illegible] تحریک سے ظاہر ہوتی ہیں مقدم الذکر میں اگزیما یعنی اکوتہ اور کچھ ٹیومر یا کی کیفیتیں شامل ہیں جو زیادہ تشوں اور مرطن خلاقوں کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں مؤخر الذکر کو عموماً یعنی کھجلی کہا جاتا ہے۔ اس میں ناقابلِ برداشت خارش ہوتی ہے جس پر یا تو ابھار بہت ہلکے ہوتے ہیں۔ یا قطعی ہوتے ہی نہیں اور جب کبھی ابھار پیدا ہوتے ہیں وہ کھجلانے کی وجہ سے ہوتے ہیں اس شدید کھجلی کے علاوہ ناقابلِ برداشت جلن اور [illegible] لگنے کے سے درد موجود ہوتے ہیں مریضان حصص کو کھجلائے بغیر نہیں رہ

سکتی۔ حالانکہ اکثر اوقات کھجلانے سے کھجلی اور بھی تیز ہو جاتی ہے یہ یاد رہے کہ اس قسم کی کھجلی عموماً اندرونی گہری تکلیفات کی مظہر ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ رحم میں کینسر کا یہ پہلا نشان ہوتا ہے یہ ضروری ہے کہ اس قسم کی تکلیف کے لیے خاص طور پر دھیان دیا جائے اور ادویہ سے درست کیا جائے تاکہ مرض آگے نہ بڑھنے پائے۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس قسم کی کھجلی سے خواہشِ جماع بہت بڑھ جاتی ہے۔

چونکہ کوڑھ اور کھجلی ایک طبعی بیماری ہے۔ اس لیے اس کا علاج بیرونی ادویہ سے کرنا ہمیشہ نقصان دہ ہوتا ہے مفصلہ ذیل اقسام بہت تکلیف دہ اور شدید ہوا کرتی ہیں جو عموماً لب ملے فرج، شرمگاہ اور ملحقات پر نمودار ہوتی ہیں۔

۱۔ ERYTHEMA احمرار، ارتفاع الجلد، جلد کی سرخی

اس میں مختلف جگہ پر سرخی کے چٹے ہوتے ہیں زہر باد کی طرح سے گہرے نہیں بلکہ محض سطحی ہوتے ہیں اس جن کی وجہ عموماً ایک یا دوسری قسم کی تیز سوزشی رطوبت ہوتی ہے۔

۲۔ HERPES نملہ چھوٹے چھوٹے صفراوی دانے

جس میں دانوں کے سوکھ جانے کے بعد جلد پر سطحی چھیلن رہتی ہے اور اس پر کھرنڈ جم جاتا ہے۔ اور اس کھرنڈ کے نیچے اور ورم ہوتا ہے

۳۔ LICHEN چھوٹے چھوٹے دانے جن سے بھوسی اترے

اس میں سرخ چٹے دار دانے ہوا کرتے ہیں جن میں حد درجہ کی کھجلی ہوتی ہے یہ کھجلی شام کے وقت اور رات کے وقت بڑھ جاتی ہے۔ اور کھجلانے کے بعد چھیلن پیدا ہو جاتی ہے جس میں سے خون ملا پانی نکلتا ہے اور اس کے بعد اس پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ مفصلہ ذیل ادویات جلدی تکلیفات میں مفید ہو سکتی ہیں:

ایپس ملیفیکا: ۔ ابھار دانے جن میں ڈنگ لگنے کے سے درد ہوں۔

برائی اونیا: ۔ فرج کے متورم لبوں پر سخت سیاہ آبلہ

کالمیریا کارب: ۔ خارش اور سوئیاں چبھنے کے سے درد فرج کے اندر یا باہر دو۔

دوا اس وقت مفید ہوتی ہے جبکہ مریضہ کی طبعی وجسمانی کیفیت کلکیریا کارب کی ہو۔

کینتھرس: ۔ جلن اور شدید خارش خصوصاً جب پیشاب میں جلن ہو۔ بار بار پیشاب جلن اور کٹن کے ساتھ۔

کاربوویج: ۔ شرمگاہ اور مقعد پر ایک ہی وقت میں خارش، شرمگاہ کے گرد سرخ اور درد کرنے والی جگہیں خارش اور لیکوریا کے ساتھ۔

کافیا: ۔ شرمگاہ کے گرد بے حد ذکی الحسی شہوانی خارش کے ساتھ مریضہ ماؤف حصص کو سہلانا چاہے لیکن حد سے زیادہ تکلیف اور ذکی الحسی ہو۔

کونیم میکولیٹم: ۔ شرمگاہ پر شدید خارش جس کے بعد رحم میں نیچے دبانے والے درد ہوں شدید خارش ہو پیشاب کرنے پر پیشاب کی دھار رک کر چلے حیض کے بعد شدید خارش ہو۔

کریازوٹ: ۔ شرمگاہ پر تیز سوزش پیدا کرنے والی خارش۔ کھجلانے کے بعد چھوڑے کا سا درد اور جلن۔

کروٹن ٹگ: ۔ شدید خارش جس کو آہستہ آہستہ سہلانے سے آرام ہو۔

ڈلکامارہ: ۔ شرمگاہ پر پتلے کے دانے (چھوٹے چھوٹے سرخ دانے) جس میں زیادتی بر موسم کی تبدیلی پر یا سردی لگ جانے پر یا مرطوب جگہوں میں رہنے سے ہو۔

فیرم میٹیلیکم: ۔ نازک اندام مستورات جن کے چہرے سرخ ہوں کو شرمگاہ پر شدید خارش ہو۔

فیگو پائرم: ۔ شرم گاہ پر کھجلی زرد لیکوریا کے ساتھ جس کی زیادتی آرام کرنے کی حالت میں ہو۔

گریفائٹس: ۔ شرمگاہ کے لبوں پر خارش کرنے والے چھوٹے چھوٹے دانے جن میں ٹیس اور درد ہو شرمگاہ کے لبوں کے اندر بے درد کے دانے شرمگاہ پر خارش کرنے والے ٹیس پیدا کرنے والے اور درد بھرے دانے شرمگاہ پر کھجلی جو ہمیشہ حیض کے قبل بڑھ جائے۔

کالی کارب: ۔ شرمگاہ پر پھوڑے کا سا درد، نوچن، کھجلی اور جلن۔

لائیکوپوڈیم: ۔ آلاتِ تناسل میں حد درجہ کی خشکی کا احساس اور شدید کھجلی حیض کے

قبل اور دوران کھجلی۔

مرکیوریس:۔ حیض کے عین قبل بہت دنوں تک رہنے والی کھجلی، شرمگاہ کی کھجلی محض ایک قطرہ پیشاب سے بھی بڑھ جائے۔ اور اسی لیے مریضہ کو پیشاب کے فوراً بعد آلات تناسل کو پانی سے دھونا چاہیے۔ لب ہائے شرمگاہ پر چھوٹے چھوٹے یا سخت دانے جن میں تکلیف رات کے وقت بڑھ جائے۔

نیٹرم میور:۔ شرمگاہ پر کھجلی کے لیے یہ دوا اس وقت استعمال ہوتی ہے جب آلاتِ تناسل کے بال گر جائیں، آلات تناسل کے بالوں میں خارش کرنے والے دانے۔

نائٹرک ایسڈ:۔ شرمگاہ پر شدید کھجلی جو شام کے وقت بڑھ جائے شرمگاہ پر کھجلی جب چلتی ہو پھوڑے کے سے درد کے ساتھ۔ شرمگاہ کے ایک جانب اور شرمگاہ کی اندرونی جھلی میں جلندار کھجلی۔

تکس وامیکا:۔ شرمگاہ پر تیز سوزش پیدا کرنے والی کھجلی۔

پٹرولیم:۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی کے مخرج میں کھجلی پیشاب کی حاجت یکایک ہو۔

پلاٹینا:۔ شرمگاہ اور شکم میں شہوانی سرسراہٹ پریشانی اور دھڑکن کے ساتھ۔

سیپیا:۔ لب ہائے فرج کے اندر کی طرف ورم اور تر کھجلی، شرمگاہ پر بے حد کھجلی مقعد میں بوجھ۔

سلیسیا:۔ شرمگاہ میں کھجلی خصوصاً جب تیز سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا ساتھ ہو۔ قبض پاخانہ تھوڑا سا نکل کر پھر واپس اندر چلا جائے۔

سٹافی سیگیریا:۔ شرمگاہ پر ڈنگ لگنے کی سی کھجلی۔

سلفر:۔ شرمگاہ میں تکلیف دہ کھجلی شرمگاہ کے گرد دانوں کے ساتھ شام میں شدید کھجلی۔

انٹم ٹارٹ:۔ شرمگاہ پر چیچک نما آبلے۔

تھوجا:۔ شرمگاہ پر کھجلی جب مریضہ چلتی ہو۔

زنکم:۔ حیض کے دوران شرمگاہ پر کھجلی ہو۔

نیز ملاحظہ کیجیے:۔

بپٹیشیا، کالوفائلم، کالن سونیا، کارنس، کیلیڈیم، جے میلیس، اور ہائیڈراسٹس وغیرہ

آتشکی زخم

CHANCRES-SYPHILITIC ULCERS

میں اس تکلیف کے لیے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ اس مرض کی تشریح مکمل طور پر میں نے اپنی کتاب "امراض خبیثہ یعنی وینریل ڈزیزیز" میں کر دی ہے۔ ناظرین وہاں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اس تکلیف کے لیے طبعی اور ظاہر علامات کو مدِنظر رکھ کر علاج کرنا چاہیے مگر یہ یاد رہے کہ اس مرض میں ہومیوپیتھک ادویہ بہ نسبت کسی دیگر طریقہ علاج کے زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

ذیل میں چند بڑی بڑی دوائیں دی گئی ہیں جو اس تکلیف میں کارآمد ہیں۔

مرکیوریس سال، مرکیوریس آئیوڈائیڈس فلیوس، مرکیوریس ویو، مرکیوریس کارسیوس، مرکیوریس پریسی پی ٹیٹس، سنابیرس، ہیپر سلفر، نائٹرک ایسڈ، جیکارنڈا، کالی بائیکرام، کالی ہائیڈروآئیوڈیکم، نکس جگلنس، تھوجا، فاسفورس، سلیسیا، سفلینم وغیرہ۔

کنڈائی لوماٹا، گومڑ اور مہاسے

یہ مرض بھی سفلس اور سوزاک سے تعلق رکھتا ہے اس کا بھی ذکر میں نے "امراض خبیثہ" میں پورے طور پر کر دیا ہے ناظرین اس کی تفصیل وہاں پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

یہ تکلیف ہمیشہ طبعی ہوتی ہے۔ مقامی نہیں، اس لیے اس کا علاج بھی طبعی علامات کے مطابق ہونا چاہیے۔ مگر میں صرف اتنا بتا دوں کہ آتشک یا سوزاک کے اثر مابعد سے جسم کے اندر زیادہ تر مخارج کے کناروں پر ایک قسم کے سخت گومڑ پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہیں گومڑوں کو کنڈائی لوماٹا کہتے ہیں۔

مختصراً ذیل چند ادویہ دی جاتی ہیں جو عموماً کنڈائی لوماٹا میں مفید ہو سکتی ہیں۔

یوفریشیا: کنڈائی لوماٹا میں سوئیوں کا چبھنا اور خارش خصوصاً جب مریضہ چلتی ہو۔

فاسفورک ایسڈ: کنڈائی لوماٹا میں گرمی اور جلن۔

سبائنا: کنڈائی لوماٹا میں پھوڑے کا سا درد اور جلن۔

تھوجا: کنڈائی لوماٹا پھٹنے لگیں یا ان پر گیلی ہو خارش کریں۔ یا ان میں ڈنگ لگیں یا خون آئے۔

نیز ملاحظہ ہوں۔ کلکیریا کارب، سنابیرس، لائیکوپوڈیم، نائٹرک ایسڈ، فائی ٹولاکا، لیک ڈیفلوریٹم، کرومک ایسڈ، سٹافی سیگریا اور سلفیم۔

چھیلن

اس تکلیف میں بھی انہی دواؤں کا استعمال ہوتا ہے جن کا ذکر میں نے انگزیما اور کھجلی کے بیان میں کیا ہے۔

شرمگاہ کی پھُلاوٹ (استسقائی)

شرمگاہ کی پھلاوٹ (استسقائی) کی ادویہ کے لیے:۔ "شرمگاہ میں ورم" کا بیان ملاحظہ ہو۔

شرمگاہ میں دُنبل

اس مرض کے علاج کا ذکر میں نے "شرمگاہ میں ورم" کے بیان میں مفصل دے دیا ہے۔

شرمگاہ کے گومڑ

TUMORS OF THE VULVA

جھلی میں لپٹا ہوا گومڑ ENCYSTED TUMOR ان گومڑوں میں کوئی صد نہیں ہو

لیکن یہ عام بھی نہیں ہوتے یہ گومڑ نیم شفاف ہوتے ہیں اور پھیلے بھی اس لیے یہ اکثر محسوس نہیں ہوتے تاہم یہ مٹھی کے برابر ہو سکتے ہیں ان میں چمک دار بے رنگ کی یا گاڑھی سندوری مائل رطوبت ہوتی ہے یا بعض حالتوں میں ان کے اندر پتلی سی رطوبت یا سیاہ رنگ کا مواد ہوتا ہے جبکہ یہ قد میں بہت بڑے نہ ہوں ان میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بذات خود یہ اتنے ہلاکت خیز تکلیف دہ یا خطرناک نہیں ہوتے تاہم آلات تناسل کی اندرونی خرابی کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

فتق (ہرنیا) اور ان گومڑوں میں صرف فرق یہ ہے کہ یہ گومڑ اپنے آپ کم نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی یہ اپنے آپ خالی جگہ میں جا کر بیٹھ سکتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی قسم کی گڑگڑاہٹ آنتوں میں ہو سکتی ہے۔ جب کبھی یہ گومڑ چھوٹے ہیں تو یہ مندمل نہیں ہوتے، اور ان میں سے تحریک پیدا کرنے والی رطوبت رسا کرتی ہے۔

بیرونی آلات تناسل میں اگر یہ گومڑ موجود ہوں تو کبھی عمل جراحی کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ ہومیو پیتھک ادویہ سے یہ بہت جلد جذب ہو جاتے ہیں اور گھل جاتے ہیں۔ اور اگر بد قسمتی سے ہومیو پیتھک ادویہ سے یہ تحلیل نہ ہوں تو ان پر عمل جراحی ہی کرانا پڑتا ہے۔

مفصلہ ذیل دوائیں ان گومڑوں کو تحلیل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہیں۔

برٹیا کارب: خصوصاً بوڑھی عورتوں کے لیے جن کے جسم اور دماغ عام مستورات کی طرح ٹھیک نشوونما یافتہ نہ ہوں، شرمگاہ میں یا ماؤف حصص میں چیرنے والے درد، بعض وقت اتنے شدید ہوں کہ ان دردوں کی وجہ سے مریضہ چیخ اٹھے۔

کلکیریا کارب: دموی مزاج مستورات جن کو حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ، ماؤف حصص میں مسلسل درد جس میں دبانے سے زیادتی ہو، ماؤف حصص پر ٹھنڈی ہوا کے چلنے کا احساس۔

گریفائٹس: رب لگائے شرمگاہ پر کھجلی کے دانے جسم کے مختلف حصص میں کھجلی کے چٹے بعض پلنا ہوا، گاڑھا اور شکل سے جو کھجلی کے دانے میں سے شہد کی سی رطوبت رسے۔

ہیپر سلفر: جہاں ماؤف حصص پک رہے ہوں۔

کالی کارب: گومڑ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ گومڑ کے نزدیک کی جگہ میں سوئیاں چبھنے کے سے درد۔

کاٹنے اور چبھنے کے سے دردوں کے ساتھ۔

کریازوٹ:۔ گومڑ میں تیز سوزش پیدا کرنے والی جلن اور خارش، تشنجی درد جو اوپر سے نیچے کی طرف آئیں۔

لائیکوپوڈیم:۔ پھاڑنے والے اور سوئیاں چبھنے کے سے درد ماؤف حصص میں خشکی کا احساس، تکلیف کی زیادتی ۴ سے ۸ بجے شام تک مزاج بائیں پسلی سے نیچے شکم میں۔

نائٹرک ایسڈ:۔ گومڑ میں بے حد کھجلی، چبھنے والے دردوں کے ساتھ۔

فاسفورس:۔ گومڑ میں ڈنگ لگنے کے سے اور جلنے دار درد، چلتے وقت یا چل چکنے کے بعد زیادتی، یہ دوا پتلی، دبلی اور لمبی مریضاؤں کے لیے مفید ہے۔

پلاٹینا:۔ درد کرنے والی ذکی الحسی، شرمگاہ میں اندرونی سردی کے ساتھ۔

سیپیا:۔ گومڑ میں جلن، خارش، ٹیکن یا جھٹکے، پیشاب میں سرخی مائل رسوب جو برتن کے کنارے کے ساتھ چپک جائے۔

سلیسیا:۔ ماؤف حصص میں شدید جلن، اور پھوڑے کا سا درد، ران کے اندرونی طرف ابھار کے ساتھ۔

سلفر:۔ ماؤف حصص میں تکلیف دہ خارش، جلدوں طرف چھوٹے چھوٹے دانوں کے ساتھ، سلفر کی عام علامات مریضہ میں پائی جاتی ہیں۔

تھوجا:۔ تکلیفات حرکت کے دوران اور اس کے فوراً بعد بڑھ جاتی ہیں بعض اوقات تکلیف اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریضہ کو لیٹ جانا پڑتا ہے۔

مندرجہ صدر گومڑ میں سے سیلان خون کا علاج

آرنیکا مانٹ:۔ اگر سیلان خون جماع سے یا چوٹ سے یا صدمہ سے ہوا ہو ان حالات میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ دوا نہ صرف سیلان خون کو ہی روک دے گی بلکہ گومڑ کو بھی بہت حد تک تحلیل کر دے گی بشرطیکہ دوا کو کافی وقت تک اثر کرنے کا موقع دیا گیا۔

کاربوویج:۔ اگر خون سیاہی مائل ہو یا پیلا ہو۔

نائٹرک ایسڈ:۔ جب سفلس (آتشک) کی ہسٹری ہو ماؤف حصے میں کھجلی جس وقت مریضہ چلتی ہو یا بغیر چلنے کے اس میں تحریک اور پھوڑے کا سا درد، کاٹنے چبھنے کا درد ہر وقت موجود رہتا ہے۔

سباٹینا:۔ گومڑ متورم، سرخ اور چھونے سے درد کریں یا آرام کرنے کی حالت میں اس میں پھاڑنے والا درد ہو۔

سیپیا:۔ ماؤف حصص میں ٹیکن جلن اور خارش، پیشاب میں کمہار کی مٹی کا سا یا سرخ رسوب جو برتن کے کنارے پر مٹی کی طرح چپک جائے قبض۔

سلیسیا:۔ حرکت سے ماؤف حصص اور بھی پک جائیں چھونے سے ذکی الحس سب علامات نئے چاند میں بڑھ جائیں۔

سلفر:۔ ماؤف حصص میں پھوڑے کا سا درد اور اس میں چھیلن پیدا ہو جانے کی رغبت، پیشاب اور پاخانہ جہاں جہاں لگے وہیں جلن اور درد پیدا ہو جائے۔

بیرونی آلات تناسل کے وریدی ٹشونکا بڑھ جانا یا پھول جانا

تنے ہوئے گومڑ

ERECTILE TUMORS

اس قسم کے گومڑوں میں ہمیشہ مزاجی اور طبعی علاج کی ضرورت ہوتی ہے جہاں تک ممکن ہو سکے تحریک دینے والے اسباب کو رفع کر دینا چاہیے۔ اور اس کے بعد مریضہ کو مکمل آرام کیلئے لٹا دینا چاہیے اور پھر مریضہ کی طبعی ظاہرا علامات کے مطابق دوا کا انتخاب کرنا چاہیے۔

مفصلہ ذیل ادویہ اس مرض کے لیے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

آرسنک:۔ گومڑ میں جلن جیسے آگ لگی ہو۔ یا بجلی لگنے کے سے درد یا بالکل درد دار جب آرسنک کی علامات مریضہ کے مزاج کے موافق ہوں تو یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔

کاربو اینی ملس:۔ گومڑ میں سختی ہو جانے کی رغبت یا گومڑ پتھر کی طرح سخت ہو جائے جلن کے احساس کے ساتھ اس دوا کو طبعی علامات پر استعمال کرنا چاہیے۔

کاربوویج:۔ گومڑ میں نیلگوں رنگ گومڑ پتھر کی طرح سخت گولی لگنے کے سے اور

کوکس کیکٹائی: شرمگاہ میں درد بستر میں جانے پر اس قدر تیز ہو جائے کہ مریضہ بستر میں اٹھ کر بیٹھ جائے اور بیٹھے بیٹھے ہی سو جائے شرمگاہ کا گومڑ بڑھ جائے سخت ہو جائے، اور چھوا نہ جا سکے شرمگاہ کے گومڑ میں چبھن اور جلن اور چلنے پر چھیلن کا احساس۔

کریازوٹ: اگر سیلانِ خون مسلسل ہو کبھی رک جائے اور کبھی جاری ہو۔

لیکیسس: سیلانِ خون کے جاری ہونے سے درد رک جائے اور جب سیلانِ خون بند ہو جائے تو درد جاری ہو جائے۔

فاسفورس: خون بہت بڑی مقدار میں بہے بھر رکے پھر بہے اور اسی طرح سے سلسلہ جاری رہے۔

پلساٹیلا: خون کی شکل و شباہت میں ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہے خون کا سیلان زیادہ تر دن کے وقت، چلنے کی حالت میں ہو خون کبھی بند ہو اور کبھی بہے۔

سلفر: گرمی کی تمتماہٹ، کمزوری کے دورے پاؤں ٹھنڈے سر کی چوٹ میں حدت ۱۱-۱۲ بجے بھوک کی زیادتی کھانے کا انتظار نہ کر سکے۔

نیز ان دواؤں کو ملاحظہ کریں جو دوائیں "شرمگاہ کے ورم" کے تحت میں دی گئی ہیں۔

خونی گومڑ، یا جن گومڑوں سے رطوبت رستی ہو

BLOODY TUMORS

یہ گومڑ اکثر درمیانی عمر کے بعد ہوتے ہیں اور ان مستورات میں ہوتے ہیں جن کے آلاتِ تناسل پر بار بار بچے پیدا ہونے کی وجہ سے یا اسی قسم کے دیگر اسباب سے بوجھ پڑ چکا ہو۔ یہ گومڑ حقیقتاً گومڑ نہیں ہوتے۔ بلکہ لب ہائے فرج یا فرج کا کوئی حصہ بڑھ جاتا ہے اس قسم کے گومڑ کنواری لڑکیوں میں بھی چوٹوں کی وجہ سے ہو سکتے ہیں ان سے بعض وقت کافی تکلیف اور درد ہو سکتا ہے۔ اور ان میں سے پانی کی سی یا خون ملی رطوبت بھی آ سکتی ہے، جو چلنے سے بڑھتی ہے۔

[illegible] حبن کا بیان آئندہ صفحات میں

دیا گیا ہے۔

بیرونی آلاتِ تناسل کا فتق

HERNIA OF THE EXTERNAL GENITALS

فرج، سیون یا مثانہ کا فتق عموماً حمل کے دوران دیکھا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ ان مستورات میں ہوتا ہے جو حاملہ نہیں ہوتیں اس قسم کے فتق میں آنت کا ایک حصہ نیچے اترتا ہے اور فرج سیون یا مثانہ میں اگر دباؤ ڈالتا ہے جس کی وجہ سے ماؤف حصص باہر نکل آتا ہے۔

اس قسم کا فتق شرمگاہ کی نالی یا فرج میں ملتا ہے جب شرمگاہ کی نالی میں انگلی ڈال کر معائنہ کیا جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحم کے منہ کے آگے کوئی گومڑ پڑا ہوا ہے جو شرمگاہ کی نالی کے سرے پر پھنسا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے مریضہ کو چت لٹا دینا چاہیے۔ اور کبھی بھی مثانہ میں پیشاب جمع نہ ہونے دینا چاہیے۔ اور فتق کو اندر دبا کر اپنی جگہ پر بٹھا دینا چاہیے۔

اس مرض کے علاج کے لیے ملاحظہ ہو۔ "شرمگاہ اور رحم کا گر جانا" جو آئندہ اوراق میں دیا گیا ہے۔

شرمگاہ میں اعصابی درد

NEURALGIA OF THE VULVA

بیرونی آلاتِ تناسل میں درد پیدا ہو سکتا ہے اسی طرح سے اس کا علاج کرنا چاہیے جس طرح "شرمگاہ کی نالی میں درد" کا علاج ہوتا ہے۔

شرمگاہ میں کیڑے

ASCARIDES OF THE VULVA

بیرونی آلاتِ تناسل میں دو قسم کے کیڑے ہو سکتے ہیں (۱) جوئیں (۲) سوتی کیڑے،

منہ خراطِ کرمیز سے نکل کر شرمگاہ کی تہوں میں جمع ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور بہت سخت کھجلی یا حدسے زیادہ خواہشِ جماع پیدا کرتے ہیں یہ ممکن ہے کہ شرمگاہ میں سوتی کیڑے دکھائی نہ دیں اور شرمگاہ کی بلغمی جھلیوں میں چھپے رہیں تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ مقعد اور شرمگاہ کی تعلق اس قدر نزدیکی ہے کہ مقعد میں تحریک ہونے سے بھی شرمگاہ میں اس قسم کی تحریک ہو سکتی ہے ان کیڑوں کی موجودگی سے چھوٹی لڑکیوں میں نہایت تکلیف دہ اور پریشان کن سیلان الرحم یا لیوکوریا شروع ہو جاتا ہے۔ یا بعض وقت یہ لڑکیاں مجبور ہو جاتی ہیں کہ ہر وقت شرمگاہ کی نالی میں انگلی ڈالے رکھیں یا ان کیڑوں کی وجہ سے لڑکیوں کے اندر انگشت زنی کی عادت پڑ جاتی ہے۔

جوئیں ہمیشہ آلاتِ تناسل کی بالوں کی جڑوں میں اور فرج کے بڑے لبوں میں ہوتی ہیں۔

مفصلہ ذیل ادویہ ان تکلیفوں کو رفع کرنے کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

کلکیریا کارب:۔ دموی مزاج لڑکیوں یا مستورات کے لیے شرمگاہ کے حصص میں شدید کھجلی شام کے وقت یا رات کو بستر میں لیٹ جانے کے بعد۔

سینا:۔ مقعد اور شرمگاہ میں خارش شام کے وقت کیڑے۔

فیرم میٹیلیکم:۔ شدید خارش، چہرے میں انگارے کی سی سرخی کے ساتھ۔

اگنیشیا:۔ کھجلی بار بار سرد آہیں لینا معدہ میں خالی پن اور کمزوری کا احساس۔

نکس وامیکا:۔ جو مرغن غذاؤں کا استعمال زیادہ کرتی ہوں قبض، بار بار پیشاب کی حاجت کے ساتھ بار بار پیشاب جس سے چھیلن ہوتی ہے ۳ بجے شام کے بعد زیادتی۔

سلیشیا:۔ کم حیض کھجلی اور بخار رات بھر مسلسل لاغر ہوتے جانا۔

سلفر:۔ بے حد خارش اور دردِ رنگین، گرمی کی تمتماہٹ پاؤں ٹھنڈے رات کے وقت بار بار نیند اچاٹ ہو جانے صبح کے وقت کمزوری کا احساس۔

سٹافی سیگریا:۔ آلاتِ تناسل میں بے حد ذکی الحسی خصوصاً جب بیٹھی ہو، خارش آلاتِ تناسل کے بالوں میں جوئیں۔

ونکا مائنر:۔ جوؤں کے لیے یہ خصوصاً بہت مفید دوا ہے۔

نیز ملاحظہ ہو: مجموعہ کریم، سبا ڈیلا، سٹیفا لیو، مزیرم خاص اور گذشتہ ابواب " کھجلی "۔

"خواہشِ جماع کی زیادتی"

شرمگاہ اور مقعد وسیون پر محض پائیل کافی مقدار میں لگانا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

باب ششم

شرمگاہ کی نالی کی تکلیفات اور خرابیاں

DISEASES AND DERANGEMENTS OF THE YAGINA

شرمگاہ کی نالی کا اپنی جگہ سے گر جانا

Prolapse of the Vagina

شرمگاہ کی نالی کا اپنی جگہ سے گر جانے کا سبب شرمگاہ کی نالی کی دیواروں میں کمزوری یا ڈھیلے پن کا آجانا ہے جب شرمگاہ کی نالی اپنی جگہ سے گرتی ہے تو رحم کے گر جانے کا شک ہوتا ہے لیکن مریضہ کی ہسٹری اور احتیاط سے معائنہ یہ ثابت کرتا ہے کہ حقیقتاً مرض کیا اور کہاں ہے؟ ہو سکتا ہے کہ شرمگاہ کی نالی جزوی یا پورے طور پر گری ہوئی ہو۔ اس کی ماہیت اور کیفیت کو سمجھنے کے لیے میں اس تکلیف کو تین حصص میں تقسیم کرتا ہوں (۱) مکمل نالی کا اپنے اندر گر جانا (۲) نالی کا آگے کی طرف گر جانا (۳) شرمگاہ کی نالی کا پیچھے کی طرف گر جانا۔

Complete Prolapse or Total Inversion of Vagina شرمگاہ

کی نالی کا مکمل طور پر گر جانا یا ساری نالی کا اپنے اندر گر جانا شاذ و نادر ہوتا ہے اور اگر ہو تو یہ بدترین قسم ہوتی ہے خصوصاً جبکہ شرمگاہ کی نالی کی دیواریں حقیقتاً باہر نکل آتی ہیں اس قسم کی گراوٹ وضع حمل کے وقت شرمگاہ کی نالی کے کمزور یا ڈھیلے ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے، یا جب بچہ کا سر بہت بڑا ہوتا ہے اور جلد جلد نیچے کی طرف گرتا ہے یا جب بچہ کو ہاتھ سے رحم کے اندر گھما یا جاتا ہے یا اسی قسم کی دیگر وجوہات سے ہوتا ہے خصوصاً ان عورتوں میں جن کے بہت

پیچھے ہو چکے ہوں اور جن کے اعضا بہت ڈھیلے ہو چکے ہوں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گراوٹ کی حالت کو ذرا واضح طور پر سمجھا دیا جائے۔ فرض کرو کہ ایک آدمی نے ریشم کی جرابیں پہنی ہوئی ہیں اس کی جرابوں میں جہاں پر انگوٹھا ہے ذرا جرابیں ڈھیلی کر کے ایک سیر کا بوجھ باندھ دو، تو جرابیں آہستہ آہستہ نیچے کھسک جائیں گی، اور بوجھ سے جرابیں لٹک جائیں گی۔ اور جرابوں کا منہ بوجھ کی وجہ سے بند ہو جائیگا ٹھیک اسی طرح سے اس گراوٹ میں نالی کا منہ بالکل نالی کے محاذ میں لٹک جاتا ہے اور اگر انگلی ڈال کر دیکھا جائے تو رحم کا منہ انگلی کے سامنے نہیں آتا، بلکہ لٹکی ہوئی نالی کی وجہ سے بالکل بند ہوا ہوتا ہے۔ شرمگاہ کی نالی کی اس گراوٹ میں کسی قدر رحم کی گراوٹ بھی شامل ہوتی ہے شرمگاہ کی نالی میں سے رطوبت کا سیلان بڑھ جاتا ہے۔ جو گراوٹ کی وجہ سے ہوتا ہے یا جس کی وجہ سے شرمگاہ کی نالی اپنی جگہ سے گرتی ہے۔

(۲) Prolapse of the Anterior Portion of Vagina شرمگاہ کی نالی

کا آگے کی طرف گر جانا یہ عموماً مثانہ کے ملحق ہوتا ہے۔ مثانہ کے اپنی جگہ سے نیچے گرنے کے ساتھ ساتھ شرمگاہ کی نالی بھی نیچے گر جاتی ہے۔ اس کے اسباب بھی وہی شرمگاہ کی نالی کی اندرونی دیواروں میں کمزوری اور ڈھیلا پن ہوتے ہیں اس کمزوری اور ڈھیلے پن کا اثر مثانہ پر ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مثانہ بھی کسی قدر نیچے جھک جاتا ہے۔ اور جب مثانہ میں پیشاب بھرا ہوتا ہے تو حالت اور بھی زیادہ بری ہو جاتی ہے۔

اس تکلیف میں شرمگاہ کی نالی کے اندر بوجھ کا احساس ہوتا ہے جس کے بعد حقیقی بوجھ کی وجہ سے شرمگاہ کے اگلے حصہ میں اندرونی طرف ورم آ جاتا ہے اسی کے ساتھ ساتھ شکم کے نچلے حصہ میں نیچے دبانیوالا اور کھینچنے والا درد بھرا احساس ہوتا ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے مگر پیشاب کا نکلنا بھی بند ہو جاتا ہے۔ شرمگاہ کی نالی میں انگلی ڈال کر اس گراوٹ کو کچھ حد تک درست کیا جا سکتا ہے مگر کچھ وقت کے بعد پیشاب کے جمع ہو جانے سے پھر وہی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے مگر یاد رہے کہ اس تکلیف میں ہمیشہ پیشاب کرنے میں دقت کا سامنا مریضہ کو کرنا پڑتا ہے۔

(۳) Prolapse of the Posterior Wall of Vagina شرمگاہ کی نالی کا

پیچھے کی طرف گر جانا اس قسم کی گراوٹ میں عموماً پاخانہ کی نالی یعنی مبرز ماؤف ہوتی ہے اس میں نالی

بالکل پاخانے کی نالی پر پڑتی ہے جس کے بوجھ کی وجہ سے پاخانہ کی نالی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ پاخانہ کی حاجت ہونے پر بھی پاخانہ نہیں آتا۔ اور مریضہ کو ہر وقت پاخانہ کی حاجت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ اس حالت میں اینما بھی کام نہیں دیتا سوائے اس کے کہ شرمگاہ کی نالی میں انگلی ڈال کر شرمگاہ کی نالی کی گراوٹ کو اپنی جگہ پہنچایا جائے اور پاخانہ کی نالی پر سے بوجھ رفع کیا جائے۔

شرمگاہ کی نالی کی اس تکلیف کا سہل علاج یہ ہے کہ انگلی سے اس گراوٹ کو ٹھیک کر دیا جائے اور اس کے بعد مریضہ کو چارپائی پر چت لٹا دیا جائے تاکہ وہ حرکت نہ کرے اور جب تک یہ تکلیف مکمل طور پر رفع نہ ہو جائے مریضہ کو چت ہی لیٹا رہنا چاہیے۔

مفصلہ ذیل ادویہ اس حالت کو بہت حد تک درست کرنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔

آرنیکا:۔ جب تکلیف کی وجہ تشدد، جھٹکا یا بوجھ ہو

مرکیورس:۔ جب تکلیفات مثلاً درد، خارش، ٹیس وغیرہ رات کے وقت زیادہ ہوں

سیپیا:۔ جب ماؤف حصص میں تیر گولی لگنے کے سے درد اور جلن موجود ہو گراوٹ کا احساس اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب قبل دوپہر یا شام کے وقت مریضہ چپ چاپ بیٹھی ہو مقعد میں بوجھ کا احساس مریضہ کو ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر اور شرمگاہ کو سکیڑ کر یا اس کے ساتھ پاؤں کی ایڑی لگا کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ تاکہ اندرونی حصص باہر نہ نکل پڑیں۔ سب کچھ باہر نکلنے کا احساس اور کھٹکا مریضہ کو ہر وقت رہتا ہے۔

سٹانم:۔ سخت پاخانہ کے وقت بے حد تکلیف کا احساس چلتے وقت بے حد سستی اور کمزوری کا احساس، حیض سے ایک ہفتہ قبل بے حد پریشانی اور غمگینی لیکن جونہی حیض شروع ہو جائے یہ پریشانی اور غمگینی جاتی رہے۔ حیض کے دوران جبڑے کی ہڈی میں چوٹ کا سا درد۔

سلفر:۔ شرمگاہ کی نالی کا پیچھے کی طرف گر جانا، پاخانے نکلنے، سلفر کی دوسری علامات مریضہ میں پائی جاتی ہیں۔

ویریٹرم البم:۔ فیتے کی طرح سے پاخانہ چپٹا اور پتلا۔

نیز دیکھو ان ادویہ کو جن کا بیان "رحم کے گر جانے" کے باب میں دیا گیا ہے۔

شرمگاہ کی گری ہوئی جگہ کا مثانہ یا مبرز کی نالی میں پھنس جانا

جب یہ پیچیدگی واقع ہوتی ہے تو یہ اصل تکلیف سے زیادہ تکلیف دہ ہوا کرتی ہے جس طرح فتق پیشاب یا مبرز کی نالی میں اگر پھنستا ہے اور پریشان کن تکلیف اگر پیدا ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے یہاں اس میں تکلیف نمودار ہوتی ہے اس تکلیف میں ہومیو پیتھک ادویہ سے نہایت جلد آرام اور سکون ہوتا ہے بشرطیکہ ہومیو پیتھک ادویہ بالکل بالمثل منتخب کرکے دی جائیں ان بالمثل ادویہ سے ماؤف حصص کی تشنجی سکڑن، ورم رفع ہو جاتا ہے۔ اور عضو باقاعدہ طور پر اپنے فعل کے اجراء میں لگ جاتے ہیں۔ مفصلہ ذیل ادویہ اس تکلیف کو آرام دینے کے لیے مفید ثابت ہوا کرتی ہیں۔

اکونائٹ:۔ جب ورمی کیفیتیں بہت زیادہ موجود ہوں ماؤف حصص گرم ہوں جلد میں گرمی، خشکی اور شدید پیاس اور بے چینی، بیحد دماغی پریشانی، مریضہ خیال کرتی ہے کہ وہ اچھی نہیں ہو سکتی اور وہ ضرور ہی مر جائے گی۔

ایپس ملفیکا:۔ ماؤف حصص میں شہد کی مکھیوں کے سے ڈنگ لگیں ڈنگ لگنے کا احساس بہت نمایاں ہوتا ہے۔

آرسنک:۔ ماؤف حصص سیاہی مائل معلوم ہوتے ہیں اور آگ کی طرح جلتے ہیں مریضہ کو ٹھنڈے پانی کی پیاس ہوتی ہے لیکن ایک وقت میں بہت ذرا سا لیکن بار بار پیتی ہے۔ بیحد پریشانی اور بے چینی۔

بیلاڈونا:۔ بوجھ اور وزن کا مسلسل احساس ایسا معلوم ہو کہ جیسے حصص باہر گر رہے ہیں ماؤف حصص عناب کی طرح سرخ ہوتے ہیں

لیکیسس:۔ ماؤف حصص کا رنگ نیلگوں ارغوانی، نیند کے بعد سب تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔

نکس وامیکا:۔ بار بار پیشاب اور پاخانہ کی خواہش لیکن بہت ہی کم مقدار میں آئے۔

اوپیم:۔ مریضہ ہر وقت سوتی رہے۔ یا نیند میں متوالی ہو جنودگی۔

پلسٹیلا:۔ یہ دوا پھنسے ہوئے فتق کے لیے نہایت مفید سمجھی جاتی ہے اس دوا میں شدید درد ہوتے ہیں اور اس کی اپنی دیگر علامات موجود ہوتی ہیں۔

سلفر:۔ بار بار تمتماہٹ اور کمزوری کے دورے تلوؤں میں گرمی اور جلن۔

سلفیورک ایسڈ:۔ ماؤف حصص سبزی مائل دکھائی دیں ان میں سے بہت بری بو آئے اور مریضہ بہت کمزور ہو۔

ویریٹرم البم:۔ کمزور کر دینے والے دست، پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ۔

شرمگاہ کی نالی میں تشنج، اینٹھن اور سکڑن

SPASMS-CRAMPS AND CONSTRICTION OF VAGINA

شرمگاہ کی نالی کے بیرونی عضلات میں تشنج ہو سکتا ہے جو بذات خود شرمگاہ کی نالی میں تحریک یا گردونواحی حصص میں تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ تحریک چاہے مقامی یا اعصابی ہو۔ یا ہسٹیریا کی یا گردونواحی کے اعضاء میں عضوی بیماری یا ان کا اپنی جگہ سے گر جانے کی وجہ سے۔

وہ مستورات جن کی طبیعت میں اعصابی یا مندرجہ صدر قسم کی تحریک واقع ہوتی ہے۔ ان میں مقامی تحریک مثلاً جماع سے یا گھوڑے کی سواری یا چلنے پھرنے سے شرمگاہ میں تشنج پیدا ہوتا ہے ہسٹریا کی طبیعت والی مریضاؤں میں یہ تشنجی کیفیت دماغ کی تحریک سے یا اخلاقی احساسات کی ابتری سے اور حیض کے دنوں میں ذہنی تحریک سے پیدا ہوتی ہے۔ ہسٹریائی تشنجی کیفیتوں میں شرمگاہ کی نالی میں تشنجی نمود بہت عام ملتی ہے علامات بیماری کی وجوہات اور جسمانی نمودوں پر غور کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ٹھیک بالمثل دوا کا انتخاب ہو سکے اس بالمثل انتخاب سے نہ صرف ظاہر تکلیفات یعنی تشنجی کیفیتیں ہی درست ہوتی ہیں بلکہ مریضہ کی تمام جسمانی صحت بھی درست ہو جاتی ہے۔

یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شرمگاہ کی نالی کے تشنج یا رحم کے تشنج کی فوری وجوہات رحم یا شرمگاہ کی نالی کی گراوٹ، زخم، تحریک اور درد والے حیض ہوتی ہیں اور یہ تمام تکلیفات عموماً خصیۃ الرحم میں عضوی یا فعلی ابتریوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اس لیے یہ ضروری ہے کہ طبعی اور ظاہرا علامات چاہے وہ شرمگاہ کی نالی سے رحم سے یا خصیۃ الرحم سے وابستہ ہوں کو نظر انداز نہ کیا جائے

تاکہ مرض جلد از جلد رفع ہو سکے۔ شروع شروع میں جب تک مرض کو ظاہراً تحریک دینے والی وجوہات درست نہ کی جائیں علاج سے قطعی فائدہ نہیں ہوا کرتا یہ بھی یاد رہے کہ مقامی تحریک بھی شرمگاہ کی نالی میں نہیں ہونی چاہیے میرا مطلب جماع گھوڑے کی سواری چلنے اور دوڑنے سے ہے کیونکہ ان مقامی تکلیفوں سے تشنجی کیفیت پھر دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے۔

مفصلہ ذیل ادویہ اس قسم کی سکڑن اور تشنجی کیفیتوں میں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

بیلاڈونا:۔ ان مریضاؤں کے لیے جن کا خون کا دورہ تیز ہوتا ہے عموماً سر اور چہرے پر گرمی کی زیادتی ہوا کرتی ہے علامات بہت تیزی کے ساتھ آتی ہیں اور اسی تیزی کیساتھ رفع ہو جاتی ہیں آلات تناسل میں گرمی اور خشکی کا احساس۔

کوکولس انڈیکا:۔ ہر حیض کے زمانہ میں تکلیف بڑھ جائے خصوصاً جب حیض کے زمانہ میں مریضہ کو کمزوری آجاتی ہے۔

اگنیشیا:۔ فم معدہ میں بیٹھنے کا احساس جس کو کھانے سے آرام نہ ہو۔ مریضہ غم کے خیالات کو سوچ کر غم میں گھلتی رہے حد سے زیادہ غمگین۔

مرکیورئیس:۔ اعضائے تناسل میں کھجلی کی رغبت۔ اعضاء متورم ہو جائیں اعضاء میں پھٹنے کا احساس۔

نکس وامیکا:۔ عیاش طبع مستورات۔ وہ مستورات جو زیادہ مرغن غذائیں کھانے کی عادی ہوں۔ یا جن کو منشیات کا شوق ہو۔ عادتاً قبض پاخانہ بڑا اور مشکل سے ہو بار بار پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہو۔

پلاٹینا:۔ اعصابی مزاج مستورات، شرمگاہ ذکی الحس، مغرور مزاج مستورات

پلساٹیلا:۔ حلیم الطبع، منکسر المزاج مستورات جن میں آنسو ڈبڈبانے کی رغبت ہو۔

شرمگاہ کی نالی کا اعصابی درد

NEURALGIA OF THE VAGINA

اس مرض میں شرمگاہ کی نالی حد سے زیادہ ذکی الحس ہوتی ہے شرمگاہ کی نالی کے اعصابی درد کثرت جماع یا دیگر ایسے ہی کام جن سے اعضاء تناسل کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان اسباب سے شرمگاہ کی نالی میں تحریک اور ذکی الحسی پیدا ہو جاتی ہے یا بیرونی آلات تناسل پر یکایک کھجلی کے دانے یا ابھاروں کے دب جانے کی وجہ سے یا شرمگاہ کی نالی کی رطوبتوں کے رک جانے سے یا جماع کے بعد ٹھنڈے پانی کی پچکاریوں (حمل قرار نہ ہونے کے لیے لینے سے) شرمگاہ کی نالی میں اعصابی درد ہوتے ہیں۔

چاہے یہ اعصابی درد کسی بھی وجہ سے کیوں نہ ہوں۔ سب سے پہلے پیدا کرنے والی وجہ کو روکنا چاہیے اور پھر علاج کی طرف قدم بڑھانا چاہیے یہ اعصابی درد اندرونی آلات تناسل کی کسی اندرونی تکلیف کی وجہ سے بھی پیدا ہو سکتے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ اعصابی درد مریضہ کے طاقت ور ہونے سے نمودار نہ ہوں مگر جہاں کہیں ذرا سی کمزوری یا ناتوانی آئی یا کسی وجہ سے مریضہ تھک گئی تو یہ درد نمودار ہو جاتے ہیں۔ ان دردوں کی نوعیت عجیب ہوتی ہے بجائے لگنے کے سے یا جلد از اوران میں زیادتی حرکت سے بھرنے سے اور ٹھنڈی ہوائیں نکلنے سے ہوتی ہے اور کبھی بہت زور سے دبانے سے یا سہلانے سے ہوتی ہے۔

جو مستورات حد سے زیادہ ذکی الحسی یا اعصابی ذکی الحسی میں مبتلا ہوں ان کے کھانے پینے اور غذا کی طرف خاص طور پر دھیان دینا چاہیے کیونکہ یہ باتیں عموماً اس مرض کو پیدا کرنے میں مددگار ہوتی ہیں چائے اور قہوہ کا استعمال قطعی طور پر بند کر دینا چاہیے۔

مفصلہ ذیل دوائیں بہت حد تک مفید ثابت ہوں گی۔

(۱) کلکیریا کارب، کالی کارب، سیپیا (۲) بیلاڈونا، کینتھرس، اگنیشیا، کریازوٹ، فیرم فاسفوریکم، مرک سال، نکس وامیکا، پلساٹیلا، رسٹاکس، سلفر، بھوجاد (۳) آرسنک، اورم، کاربوویج، کاسٹیکم، کوکولس، کونیم، سائیکلا، گریفائٹس، کالی فاس، کونیم، سابائنا، بربیریس، جلسی میم،

گریفائٹس، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، پٹرولیم، ناسفورس، پلاٹینا، سباٹنا، سیکیل، سٹافی سیگریا۔

الیومنا:۔ شرمگاہ کی بائیں جانب سوئیاں چبھنے کے سے درد جو سینہ تک جائیں شرمگاہ کی نالی میں چبکن دار درد

آرسنک:۔ شکم میں شرمگاہ کی نالی میں بھالے لگنے کے سے درد۔

بیلاڈونا:۔ شرمگاہ کی نالی میں سوئیاں چبھنے کے سے درد بے حد گرمی اور خشکی کے احساس کے ساتھ، درد یکایک شروع ہوں شدت سے کچھ وقت کے لیے جاری ہوں اور پھر یکایک رفع ہو جائیں۔

بربرس ولگرس:۔ شرمگاہ کی نالی میں شدید درد جلن اور پھوڑے کا سا درد، ایسا معلوم ہو کہ شرمگاہ کی نالی چھل گئی ہے شرمگاہ کی نالی میں یکایک بھالے لگنے کے سے درد، جس کی وجہ سے مریضہ چونک اٹھے، فرج کی دیواریں چھونے سے پھوڑے کے سے درد کیساتھ

برومیم:۔ شرمگاہ کی نالی سے اونچی آواز کے ساتھ ریاح نکلے، نالی میں پھوڑے کا سا درد ہو۔

کلکیریا کارب:۔ شرمگاہ کی نالی میں درد موٹی مزاج مستورات کے لیے۔

کینتھرس:۔ شرمگاہ کی نالی میں جلن جیسے چھلی ہو بہت بے صبر، پیشاب کرتے وقت تیز کاٹنے والے درد چند ہی قطرے نکلیں اور مسلسل پیشاب کی خواہش۔

کالوفائلم:۔ شرمگاہ کی نالی میں بے حد تحریک اور درد اور تشنج شدید اور مسلسل۔

کیموملا:۔ شرمگاہ کی نالی میں جلن جیسے چھلی ہو، بہت بے صبر کسی سوال کا جواب بھی تہذیب سے نہ دے۔

سمی سی فیوگا:۔ ان مستورات میں اعصابی درد جن کا مزاج بائی کے دردوں کا ہو درد شدید لیکن رک رک کر ہوں اور ان کے ساتھ ٹانگوں میں اینٹھن ہو، ہسٹریا۔

کالوسنتھ:۔ لب لٹکے فرج میں ورم، شرمگاہ کی نالی میں گرمی اور کھینچنے والے دردوں کے ساتھ۔

کونیم:۔ شرمگاہ کی نالی میں سوئیاں چبھنے کا درد اور اوپر سے نیچے دبانے والا درد

پیشاب کرتے وقت پیشاب کبھی رک کبھی بہے۔

کریازوٹ:۔ شرمگاہ کی نالی میں سوئیاں چبھنے کے سے درد جو شکم سے آئیں جن کی وجہ سے مریضہ اچھل پڑے، شرمگاہ کی نالی کی گہرائی میں شہوانی خارش۔

سائی پریپیڈیم:۔ ہسٹریکل علامات، بے خوابی اور گھبراہٹ شرمگاہ کی نالی میں تحریک۔

گریفائٹس:۔ شرمگاہ کی نالی میں ٹیس۔

کالی کارب:۔ جماع کے دوران شرمگاہ کی نالی میں نوچن کا سا درد، جماع کے دوران شرمگاہ کی نالی میں پھوڑے کا سا درد۔

لائیکوپوڈیم:۔ جماع کے دوران شرمگاہ کی نالی میں شدید جلن، شرمگاہ کی نالی میں خشکی کا احساس، نالی میں خارش جلن اور نوچن۔

مرکیورئیس:۔ شرمگاہ کی اندرونی سطح میں ورم۔

میوریٹک ایسڈ:۔ شرمگاہ کی نالی میں کانٹے چبھنے کے سے درد۔

نیٹرم میور:۔ دوران جماع شرمگاہ کی نالی میں خشکی اور درد۔

نائٹرک ایسڈ:۔ جب کھلی ہوا میں چلتی ہو تو باہر سے اندر کی جانب شرمگاہ کی نالی میں سوئیاں چبھنے والے درد۔

نکس وامیکا:۔ شرمگاہ کی نالی میں اندرونی طرف ورم جلن دار درد کے ساتھ چھونا ناممکن ہو۔

رسٹاکس:۔ شرمگاہ کی نالی میں چبھنے والے درد چھونے سے نرم جس میں جماع کے تھوڑی دیر کے بعد شرمگاہ کی نالی میں پھوڑے کا سا درد جس سے جماع ناممکن ہو جائے۔

سباٹنا:۔ شرمگاہ کی نالی میں گہری آگے سے پیچھے کی طرف شدید سوئیاں چبھنے کے سے درد ہوں۔

سیپیا:۔ یہ دوا جماع کے وقت درد کے لیے اکثر استعمال ہوتی ہے صبح کے وقت جاگنے پر نیچے سے اوپر کی طرف جھٹکے والے درد، شرمگاہ کی نالی میں سکیڑنے والے درد، قریب قریب مسلسل شرمگاہ کی نالی میں درد۔

سلیسیا:۔ شرمگاہ کی نالی میں حد درجہ کے درد، شرمگاہ کی نالی چھونے سے بہت درد کرے۔

سلفر:۔ شرمگاہ کی نالی میں جلن اور درد، مریضہ نچلی نہ بیٹھ سکے۔ جماع کے وقت پھوڑے کا سا درد۔

تھوجا:۔ شرمگاہ کی نالی میں جلن اور ٹیس جب مریضہ چلتی ہو یا بیٹھتی ہو۔ شرمگاہ میں اس قدر ذکی الحسی ہو کہ مریضہ جماع کا خیال بھی نہ لا سکے۔

شرمگاہ کی نالی کے مخرج پر حد درجہ کی ذکی الحسی

VAGINISMUS

پردہ بکارت والی جگہ کے نزدیک شرمگاہ کی جلدی جھلیوں میں یعنی شرمگاہ کی نالی کے منہ میں حد درجہ کی ذکی الحسی بعض حالات میں پیدا ہو جاتی ہے یہ اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ مریضہ کسی حالت میں بھی اس حصے کو چھو نہیں سکتی یا چھونے نہیں دیتی۔ خوش قسمتی سے ایسے کیس عام نہیں ملتے اور جو بھی ملتے ہیں وہ ہلکی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور ان میں اس قدر شدت دکھائی نہیں دیتی۔ بدقسمت ہیں وہ بیاہی ہوئی عورتیں جن کو اس قسم کا مرض آن دباتا ہے اور وہ اگر بچے کے لیے نہیں تو شوہر کے لیے ضرور ہی بلائے جان ہو جاتی ہیں۔

اس کی وجوہات نظام عصبی میں حد درجہ کی ذکی الحسی ہوتی ہے جو عموماً ہسٹریکل مزاج مستورات میں پائی جاتی ہے یا کسی مقامی ابتری کی وجہ سے بھی خرابی ہو سکتی ہے۔ مگر بڑی وجوہات ہسٹریا، چھلیں اور شگاف، مقعد یا شرمگاہ میں، بیرونی آلات تولید پر دانے، رحم کی بیرونی جھلی میں ورم یا شرمگاہ کی نالی میں ورم، پیشاب کی نالی کے مخرج میں تحریک پیدا کرنے والے گومڑ ہیں۔ یاد رہے کہ اس مرض میں مبتلا مستورات عموماً بانجھ ہوتی ہیں۔

علاج سے قبل یہ ضروری ہے کہ مریضہ کو شوہر سے جدا کر دیا جائے یا تمام ان اثرات کو رفع کر دیا جائے جن کی وجہ سے شرمگاہ کی نالی یا بیرونی آلات تناسل میں تحریک ہوتی ہے۔

معالجہ کے لیے ملاحظہ ہو شرمگاہ کی نالی کا اعصابی درد، شرمگاہ کی نالی کی اکڑن میں مندرجہ دوائیں

قسم کی منشیات قہوہ، چائے، شراب، گرم مصالحے نہایت سختی کے ساتھ بند کر دینے چاہئیں۔

شرمگاہ کی نالی میں ورم

VAGINITIS

شرمگاہ کی نالی میں آلات تناسل کے باقی حصص سے اور مقامی اور دیگر اعضائے جسم کی ہمدردی سے اس قدر اثرات ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں جن سے شرمگاہ کی نالی خصوصاً اس کی جلدی جھلی کے ریشوں میں ورم ہو سکتا ہے یہ ورم یعنی حاد Acute بہت ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ اس ورم کو ٹھیک یا شل دواؤں سے یکایک روک نہ دیا جائے حاد تکلیف کے بعد ہمیشہ یہ تکلیف دیرینہ اور مزمن ہو جاتی ہے۔ بہت سے حالات میں شرمگاہ کی نالی کا ورم آہستہ آہستہ پیدا ہوتا رہتا ہے اور اس وقت تک اس کا پتہ نہیں چلتا جب تک ورم مزمن صورت اختیار کر لے بیاہی ہوئی عورتیں خصوصاً جن کے بہت سے بچے ہو چکے ہوتے ہیں حاد ورم میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں جبکہ کنواری عورتیں یا جن کے بچے نہ ہوتے ہوں مزمن ورم کی شکار ہوتی ہیں۔

شرمگاہ کی نالی میں ورم فرج کے بیرونی حصے سے شروع ہوتا ہے اور یہ آہستہ آہستہ اندر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ رحم کی گردن اور رحم کا منہ بھی ماؤف ہو جایا کرتا ہے۔ بشرطیکہ یہ ورم بہت دیرینہ ہو۔

زہر باد کی سی کیفیت اس ورم میں بعض وقت ملتی ہے۔ شرمگاہ کی نالی میں حد درجہ کی سرخی ہو جاتی ہے جس میں درد ہوتا ہے اور گرم دانے اٹھتے ہوتے درد کرنے والے سرخی کے چھوٹے شرمگاہ کی نالی میں پڑ جاتے ہیں۔ دانے دار ورم اس وقت ہوتا ہے جب شرمگاہ کے منہ سے اکوتہ یعنی "اگزیما" (Eczema) اندر چلا جاتا ہے اور یہ اکوتہ بعض وقت رحم کے منہ تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح سے اپنے بھی شرمگاہ کے منہ سے شرمگاہ کی نالی میں جا سکتے ہیں مگر یہ حالت زیادہ تر حاملہ مستورات میں دیکھی جاتی ہے چھوٹے چھوٹے دانے شرمگاہ کی تمام نالی بھر میں پھیل جاتے ہیں اور ان پر بعض اوقات کھرنڈ بھی آ جاتے ہیں۔

اس تکلیف کی وجہ زیادہ تر مقامی ہوتی ہے جو اندرونی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے

نمودار ہوتی ہے لیکن بعض اوقات رحم میں سے تیز سوزش پیدا کرنے والی رطوبتیں یکایک شروع ہو جاتی ہیں جن کے لگنے سے شرمگاہ کی نالی میں اس قسم کی تکلیفیں ظاہر ہو سکتی ہیں علاج کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان ہر دو میں تفریق کی جائے۔ اور اصل بنیاد کا علاج کیا جائے۔

علامات شرمگاہ کی نالی کے حاد ورم میں مفصلۂ ذیل کیفیتیں ہوتی ہیں شرمگاہ کے منہ میں نالی میں جلن اور گرمی کا احساس اگر دمی کیفیت ہو تو جلن زیادہ ہوا کرتی ہے سیون میں بوجھ اور درد کا احساس، پیشاب کی بار بار حاجت، شکم کے پیڑو والے حصے میں درد اور چکن حد سے زیادہ لیکوریا جس میں تعفن ہوتا ہے۔ اور جو مواد خارج ہوتا ہے تیز سوزشی ہوتا ہے شرمگاہ کے منہ پر اور بیرونی حصہ میں چھیلن مزمن ورم میں مندرجہ بالا سب علامتیں موجود ہوتی ہیں مگر اتنی تکلیف دہ اور تیز نہیں ہوتیں اور جہاں ورمی کیفیت بہت ہلکی ہو تو کم و بیش جلن، خارش اور لیکوریا ہوتا ہے۔

شرمگاہ کی نالی میں ورم اور سوزاک کی کیفیت قریب قریب ایک ہی ہوتی ہے لیکن سرسری معائنہ کے بعد موخر الذکر حالت کی تشخیص نہایت آسان ہو جاتی ہے اسی طرح سے رحم کی اوپری جھلی کے ورم سے بھی مندرجہ صدر علامتیں پیدا ہو سکتی ہیں جن کی تشخیص چھونے سے، یا بتی کی روشنی نالی میں ڈال کر دیکھنے سے ہو سکتی ہے۔

شرمگاہ کی نالی میں ورم کی نمایاں علامات لیکوریا ہوتی ہے بعض مصنفین نے اس مرض کو ..... یعنی شرمگاہ کی نالی کا سیلان (لیوکوریا) لکھا ہے اس لیے میں ادویات اور اس کی مفصل تشریح اگلے بیان "شرمگاہ کی نالی کا لیکوریا" میں دوں گا۔

شرمگاہ کی نالی کا سیلان (لیکوریا)

VAGINAL LEUCORRHOEA

شرمگاہ کے لیکوریا کی مقدار اور ماہیت شرمگاہ کی نالی کے ورم کے مطابق ہوتی ہے جس قدر ورم زیادہ ہو گا اسی قدر سیلان کی زیادتی ہو گی۔ اور اگر ورم بہت کم ہو گا تو معمولی رطوبت ہو گی جو شاید شرمگاہ کے اندر کو تر رکھ سکے گی۔ رنگ بھی اس سیلان کا ورم کی نسبت کے مطابق مختلف

ہوتا ہے سفید رطوبت سے لے کر زردی مائل، سبزی مائل یا ہر دو مخلوط ماہیت میں یا تو محض معمولی رطوبت ہوتی ہے یا گاڑھی یا چپچپی، یہ رطوبت چپچپی لیس دار تار دار یا پانی کی سی ہو سکتی ہے یاد رہے کہ یہ رطوبت ہمیشہ تیزابی ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ قدرتی رطوبت کا ذرا سا سیلان ہو لیکن بعض وقت اس رطوبت میں مواد اور پیپ بھی ملا ہو سکتا ہے۔

اس کا اثر بیرونی آلات تناسل پر سیلان کی شدت کے مطابق ہوا کرتا ہے۔ اگر سیلان کم ہو تو بیرونی حصص میں ذکی الحسی ہوتی ہے۔ اور سیلان کی زیادتی سے جب کہ اس میں تیزی اور سوزش ہو تو کبھی خارش یا آبلے وغیرہ ہو جاتے ہیں جہاں جہاں یہ سیلان لگتا ہے اس قسم کا سیلان ہمیشہ متعدی ہوتا ہے۔ اور جماع کے وقت مردوں کے آلات تناسل میں بھی تحریک پیدا کر کے مرد کی پیشاب کی نالی میں ورم اور سوزش پیدا کرتا ہے۔ وہ معصوم مستورات جن کو بد قسمتی سے اس قسم کی تیز رطوبتیں جاری ہو جاتی ہیں اکثر شوہر کی جانب سے مشکوک نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں اور ان کے چال چلن پر شک کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان عورتوں کے چال چلن میں کسی قسم کا نامناسب حصہ نہیں ہوتا۔ مردوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ بیوی کے سوزاک (گنوریا) سے شوہر کو کبھی سوزاک نہیں ہو سکتا یہ قدرت کی ایک عجیب و غریب رحمت ہے)۔

اس سیلان کی مقدار بعض وقت اس قدر کم ہوتی ہے کہ ظاہر بھی نہیں ہوتی۔ اور بعض وقت شرمگاہ کی نالی سے نکل کر بیرونی آلات پر لگ کر خارش اور چھیلن پیدا کرتی ہے۔ اور بعض وقت بارش کے قطروں کی طرح گرتی رہتی ہے۔ مریضہ اس رطوبت کے سیلان سے اکثر کمزور ہو جاتی ہے۔

علامات جب شرمگاہ کی نالی کا لیکوریا شروع میں نمودار ہوتا ہے تو عموماً شرمگاہ کی نالی حاد ورمی کیفیتیں ہوتی ہیں۔ جلن اور گرمی اور ماؤف حصص میں سرخی یہ علامات لیکوریا کے اچھی طرح جاری ہو جانے پر دب جاتی ہیں۔ اس سیلان سے چاہے ورم ہو یا زیادہ حاد یا دیرینہ، اکثر یوں شکم کے نچلے حصہ اور کمر میں کم و بیش درد ہوتا ہے۔ پیشاب کی نالی اکثر ماؤف ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پیشاب کرتے وقت درد ہوتا ہے۔ یا پیشاب رک جاتا ہے اور نہایت تکلیف سے ہوتا ہے۔

اس سیلان کا نتیجہ عموماً تکلیف دہ تکلیفات ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ دیرینہ لیکوریا

بذاتِ خود رحم، رحم کی گردن شرمگاہ کی تکلیفات کا نتیجہ ہوتا ہے تاہم دیرینہ لیوکوریا کے کچھ مدت تک قائم رہنے کے بعد۔۔ بو متذکرہ اعضاء میں لیوکوریا کی وجہ سے تکلیفات پیدا ہوجاتی ہیں حیض کی بے قاعدگی آلاتِ ہضم کی کمزوری، کمر اور رانوں میں درد اور عام جسمانی کمزوری عام نمودیں ہیں۔ مریضہ دن بدن کمزور ہوتی ہے اس کے چہرے پر خوشی اور شادمانی بالکل نابود ہوجاتی ہے۔ اس کی بجائے چڑچڑاپن، غصہ اور غم آلیتے ہیں۔

یہ تمام تکلیفات کچھ تو لیوکوریا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور ان وجوہات سے جو لیوکوریا کی پیدائش کا موجب ہوتی ہیں اس لیے علاج میں یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ان تمام باتوں کو مدنظر رکھیں۔ اور محض یہ نہ سمجھ لیں کہ سیلان کے روک دینے پر بیماریوں کی نمو بھی رک جاتی ہے۔

بعض طبیعتوں میں سیلان کا تاثر یعنی رغبت ابتدائے زندگی سے ہی ہوتی ہے۔ ان طبیعتوں میں "سودا" کا اثر زیادہ ہوتا ہے یا ان کا مزاج خنازیری ہوتا ہے۔ یہ حالت اور بھی زیادہ ہوجاتی ہے اگر اس طبیعت کی عورت کی والدہ یا دادی اس میں مبتلا رہی ہو یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ اگر اس کے خاندان میں قبل ازیں لیوکوریا کی سرگزشت رہی ہو۔ ایک نوجوان لڑکی جس کا مزاج خنازیری ہو یا جس کی والدہ کو لیوکوریا ہو یقیناً اس مرض میں مبتلا ہوجائے گی ان طبیعتوں میں جب شرم گاہ کی نالی میں ورم اور لیوکوریا کی شکایات پیدا ہوتی ہیں چاہے وہ شکایات کم ہوں یا زیادہ تو ان کا علاج ذرا مشکل ہوا کرتا ہے۔

"سودا" کے تاثر سے یا تو بیرونی جلد پر یا نظامِ غدودی میں شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ جلد پر مختلف قسم کی کھجلی کے دانے اور ابھار ہوتے ہیں اور غدودوں میں ورم ہوتا ہے یا غدود بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہوجاتے ہیں "سودا" کی یہ تکلیفات عالمِ شباب کے قبل عورتوں میں نمودار ہوتی ہیں لیکن عالمِ شباب میں گو ان نمودوں میں کسی قدر سکون ہوجاتا ہے۔ تاہم ان کے آلاتِ تناسل ماؤف ہوجاتے ہیں۔ یعنی یا تو آلاتِ تناسل کے بیرونی حصص پر مختلف قسم کے ابھار اور خارش شروع ہوجاتے ہیں یا ذرا سی خارش کے ساتھ شرمگاہ کی نالی میں ورم آجاتا ہے۔ اور اس ورم کا نتیجہ لیوکوریا ہوتا ہے۔

لیوکوریا کی دوسری وجوہات وہ ہیں جو کسی طرح سے بھی آلاتِ تناسل میں تکلیف کا موجب

ہو سکتے ہیں لیوکوریا کے قبل شرمگاہ کی نالی میں ورم پیدا ہو سکتا ہے اور اس ورم سے لیوکوریا چنانچہ سردی لگنا، ہر قسم کا تشدد یا چوٹیں، جماع کی کثرت، آلاتِ تناسل کے بیرونی حصص اور ان کے ملحقات میں ورم لیوکوریا کے اسباب ہو سکتے ہیں۔

وضعِ حمل کے بعد، اسقاطِ حمل کے بعد شرمگاہ کی طبعی جھلیوں میں ورم کے ساتھ لیوکوریا بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ بھی اسقاطِ حمل یا حمل سے چوٹیں ہیں، پسینہ کا، بواسیر کے خون کا، دستوں کا، دودھ کا، نزلہ کا، مسلسل قے کا، باتی کے دردوں کا، اور جلدی ابھاروں کا یکدم دب جانا یا رک جانا بھی لیوکوریا پیدا کرتا ہے۔ مرطوب جگہوں میں مسلسل رہنا یا گندے پانی کے جوہڑوں یا تالاب کے نزدیک مکان کا ہونا، لیوکوریا کی پیدائش میں تحریک پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ عیش پسندی کی زندگی بسر کرنا، مرغن اور مشتی غذاؤں اور گرم مصالحوں وغیرہ کا استعمال بھی شرمگاہ کی نالی سے سیلان پیدا کرتا ہے۔

معالجہ

شرمگاہ کی نالی کے حاد ورم کے لیے اکونائٹ، اپیس، بیلاڈونا، کینتھرس، رسٹاکس، سیپیا، پلساٹیلا، اور ورٹرم وغیرہ ادویہ ہیں۔ اس سیلان کے لیے ان مختلف دواؤں کو مطالعہ کرنا چاہیے جن کا ذکر شرمگاہ کے ورم اور رحم کے مختلف ورموں کے بیان میں کیا گیا ہے۔ شرمگاہ کی نالی کے لیوکوریا میں ان دواؤں کا مطالعہ کیجیے، جو رحم میں ورم کے باب میں دی گئی ہیں نیز ان دواؤں کو دیکھو جن کا ذکر رحم کی طبعی جھلی میں ورم اور لیوکوریا میں کیا گیا ہے۔

شرمگاہ کی نالی کا سخت ہوجانا یا شرمگاہ کی نالی میں سخت گانٹھوں کا پڑجانا

INDURATIONS OF THE VAGINA

لب ہائے شرمگاہ، شرمگاہ یا آلاتِ تولید کے دوسرے حصص کے ورم میں سختی پیدا ہو سکتی ہے چاہے یہ حصص پھٹ نہ بھی ہوجائیں اس سختی کی وجہ سے شرمگاہ کی نالی میں سکڑن

پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے جماع میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ شرمگاہ کی دیواروں میں بعض وقت انہیں کیفیتوں سے سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن کیفیتوں سے رحم کے منہ میں پیدا ہوتی ہے یا رحم کے منہ سے سختی بڑھ کر شرمگاہ کی نالی کی دیواروں میں آ جاتی ہے۔ شرمگاہ کی بلغمی جھلی کا معمولی طور پر موٹا ہو جانا بھی آہستہ آہستہ بڑھ کر تمام کی تمام نالی کو سخت کر دیتا ہے۔ کئی حالتوں میں یہ سختی گہرے ریشوں کی تباہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بعض میں طبیعت کے اندر سفلس کی وجہ سے یہ سختی اور تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ انگلی ڈالنے سے دیواروں میں کھردرا پن معلوم ہوتا ہے یا زخم مریضہ قریب قریب ہمیشہ ٹیس لگنے والے درد خارش اور بے حد گرمی کی شکایت کرتی ہے اور جس قدر یہ تکلیفیں بڑھتی ہیں اسی قدر سکڑن اور سختی بھی بڑھتی جاتی ہے۔

اس قسم کی سکڑن اور سختی کا بہترین علاج یہ ہے کہ مریضہ کی طبعی حالت اور ان اسباب کو جن کی وجہ سے یہ سکڑن اور سختی پیدا ہوتی ہے مدنظر رکھ کر بالمثل ادویہ کا استعمال کیا جائے۔

مفصلہ ذیل ادویہ اس کیفیت کو شفا دینے میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

بیلاڈونا:۔ آلات تناسل میں بھاری بوجھ اور نیچے دبانے کا احساس، ماؤفہ حصص میں گرمی اور خشکی کا احساس، اندرونی حصص میں باہر کی طرف دبانے کا احساس، تشنج کا احساس۔

کلکیریا کارب:۔ دموی مزاج مستورات کلکیریا کی عام طبعی علامات مریضہ کے پاؤں ایسے معلوم ہوں جیسے بھیگے موزے پہنے ہوئے ہوں۔

چائنا:۔ ذرا سے چھونے سے تیر کے سے اور پھاڑنے والے درد ہوں رطوبات زندگی خصوصاً خون کے ضائع ہو جانے سے تمام نظام میں کمزوری۔

کلیمیٹس:۔ نظام غدودی میں ورم اور سختی، نظام میں سفلس کا اثر۔

کونیم:۔ پتھر کی طرح سخت سختی پیشاب نکلتے وقت کبھی رکے اور کبھی چلے۔

لائیکوپوڈیم:۔ شکم کے نچلے حصے میں بائیں جانب ریاح کا اجتماع پیشاب سے قبل بہت درد ہو پیشاب بیٹھنے پر پیشاب دیر کے بعد شروع ہو پیشاب میں سرخ ریت۔

مگنیشیا میور:۔ جب ہسٹریا کی علامات اور تشنجی کیفیتیں موجود ہوں قبض، پاخانہ بڑا

سخت جو مقعد کے منہ پر آ کر ٹوٹ جائے۔

مرکیورلیس:۔ جب مریضہ کے اندر اس دوا کی عام علامات موجود ہوں کم و بیش عرق کی زیادتی مستورات اکثر کپکپایا کریں، جلد میں تری، حلق میں پھوڑے کا سا درد، گلٹیوں کے غدودوں میں پھوڑے کا سا درد، سختی کے مقام میں پھوڑے کے سے درد، اور چھیلن کا احساس، تمام علامات رات کے وقت بڑھ جائیں پسینہ جس سے تکلیفات میں کمی نہ ہو۔

پٹرولیم:۔ متورم حصص میں ذکی الحسی۔ لب ہائے شرمگاہ میں پسینہ اور شدید خارش بچھوٹے چھوٹے زخم بھی پک جائیں۔ اور چھیل جائیں۔

پلساٹیلا:۔ حلیم الطبع مستورات، مریضہ جب اپنی بیماری کے متعلق بیان کر رہی ہو تو اس کی آنکھوں میں آنسو ہوں۔

سیپیا:۔ حصص میں چھوٹے چھوٹے سوئیاں لگنے کے سے اور جلن دار درد، ماؤفہ حصص میں بے حد ذکی الحسی پیشاب میں تعفن پیشاب میں بہت بدبو، پیشاب میں مٹی کا سا رسوب جو برتن کے کناروں کو چپک جائے۔ اور جلد نہ اترے۔

سلفر:۔ گرمی کی تمتماہٹ بازوؤں اور ٹانگوں کا ٹھنڈا ہونا خصوصاً پاؤں کا، رات کے وقت تلوؤں میں جلن، کمزوری کے دورے سلفر کی عام طبعی علامات۔

شرمگاہ کی نالی کی حد سے زیادہ تنگی

اس کا علاج جہاں طبعی ہوتا ہے وہاں یہ ضروری ہے کہ نالی کے سوراخ کو بڑھا دیا جائے اس کے کئی ایک طریقے ہیں جن کو اس کتاب میں دینے سے عمداً احتراز کرتا ہوں کیونکہ ان طریقوں کو استعمال کرنے کے لیے بہت تجربہ اور ہنر کی ضرورت ہے۔

شرمگاہ کی نالی کا ناسور

VAGINAL FISTULA

شرمگاہ کی نالی میں ورم، دنبل، حادثات سے پیدا شدہ زخموں یا عمل جراحی کے آلات کے

استعمال سے شرمگاہ کی نالی کی دیواروں میں ناسور پیدا ہو سکتے ہیں اس قسم کے ناسور کا منہ شرمگاہ کی نالی سے پیشاب کی نالی میں Urethro-Vaginal Fistula شرمگاہ کی نالی سے سیدھا مثانہ میں Vesico-Vaginal Fistula شرمگاہ کی نالی سے آنتوں کے کسی حصہ میں Intestino-Vaginal-Fistula یا شرمگاہ کی نالی سے پردۂ بار یطون کے خول میں Peritoneo-Vaginal-Fistula ہوا کرتا ہے۔

شرمگاہ کی نالی سے مبرز میں ناسور Recto-Vaginal Fistula عموماً حمل کے دوران وضع حمل میں دقت کی وجہ سے سیون کے پھٹ جانے سے یا عمل جراحی کے آلات سے ہو جاتا ہے اس حالت کی تشخیص بہت آسان ہوتی ہے کیونکہ مریضہ کا پتلا پاخانہ، یا ہوا یا دونوں شرمگاہ کی نالی سے اپنے آپ نکل جاتے ہیں۔

عمل جراحی کے علاوہ ان حالتوں میں پیشاب کی نالی یا مثانہ کا ناسور، مثانہ میں کینسر یا زخم کی وجہ سے ہوتا ہے یا وضع حمل کے وقت جب بچہ بہت دیر تک ان اعضا پر سر کا بوجھ ڈالتا ہے تو بھی ہو جاتا ہے مسلسل پیشاب کا شرمگاہ کی نالی سے نکلنا اس قسم کے ناسور کا ثبوت ہوا کرتا ہے۔ یا شرمگاہ کی نالی سے ہمیشہ پیشاب کی تعفن آتی ہے۔

اس قسم کی تکلیف دہ تکلیفیں بہت سی مریضاؤں میں ملتی ہیں جو جلد اچھی نہیں ہوتیں لیکن یہ یاد رہے کہ یہ تکلیفیں عمل جراحی کی حد سے باہر ہیں اور اگر عمل جراحی کیا جائے اور خدانخواستہ عمل جراحی ناکام ہو تو اس قسم کے زخم ہو جاتے ہیں جو جلد مندمل نہیں ہوتے لیکن ہومیوپیتھک ادویہ سے یہ زخم نسبتاً بہت کم عرصہ میں شفایاب ہو جاتے ہیں ایسی مایوس اور ناامید مریضائیں دیکھی گئی ہیں، جن کو ہومیوپیتھک علاج سے جلد تر کامیابی ہوئی ہے۔

ہومیوپیتھک ادویہ کے انتخاب کے لیے مریضہ کی طبعی اور موجودہ علامات و تکلیف کی کمی و بیشی کی حالت کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

مفصلہ ذیل ادویہ اس تکلیف کے لیے مفید ہیں۔

(۱) کلکیریا کارب، لائیکوپوڈیم، پلساٹیلا، سلیسیا، (۲) اسافوئیڈا، بیلاڈونا، کاربوویج، کونیم نائٹرک ایسڈ، سلفر، ڈاگیکس، اثم کروڈم، اودرم، کاسٹیکم، کریازوٹ، ہیپر سلفر، لیکیسس

پٹرولیم، روٹا، سیپیا، تھوجا۔

اسارم:۔ مریضہ میں حرارت غریزی کی بہت کمی، مریضہ ہر وقت مسلسل سردی محسوس کرے۔

بیلاڈونا:۔ وہ مریضائیں جن کی جلد بہت نرم اور نازک ہو۔ اور چہرے پر سرخی ہو تکلیفات کی زیادتی بہت ۳ بجے بعد دوپہر

کلکیریا کارب:۔ دموی مزاج کی مستورات، پاؤں مسلسل ٹھنڈے اور تر، ایسا معلوم ہو جیسے مریضہ بھیگے موزے پہنے ہوئی ہے۔ ذرا سی ٹھنڈی ہوا مریضہ کے اندر جاڑا اور سردی کا احساس پیدا کر دے۔ مریضہ کو ۳ بجے پچھلی رات کے بعد نیند نہ آئے۔

کاربوویج:۔ ناسور کے زخم میں جلن، بے حد ریاح کے اخراج کے ساتھ، ریاح کے اخراج سے کچھ دیر کے لیے سکون ہو جاتا ہے۔

کونیم:۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کبھی بہے اور رکے۔

لیڈم:۔ جسمانی حرارت میں کمی، حرارت میں کمی ہونے کے باوجود بھی مریضہ گرم بستر میں تکلیف محسوس کرے، یا آگ کے نزدیک یا گرم جگہوں میں بدتر محسوس کرے۔

لائیکوپوڈیم:۔ زخم میں سے اکثر خون نکلے، ریاح کی زیادتی خصوصاً شکم کے نچلے بائیں حصہ میں پیشاب میں سرخ ریت، ۴ بجے شام سے رات کے آٹھ بجے تک تکلیفات کی زیادتی۔

نائٹرک ایسڈ:۔ پیشاب میں بہت تیز تعفن یہ دوا اس وقت زیادہ تر مستعمل ہوتی ہے جب ایلوپیتھک طریقہ حکمت میں پارہ کا استعمال زیادہ کیا گیا ہو۔

پلساٹیلا:۔ مریضہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے رہے، رونے کی رغبت، پیشاب مقدار میں کم، اور پیاس ندارد، صبح کے وقت مریضہ کے منہ میں بہت برا ذائقہ، مریضہ تازہ اور ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرے۔ رات کے ۱۲ بجے تک نیند نہ آئے۔ اور اس کے بعد صبح دیر تک سوتی رہے۔

سیپیا:۔ پیشاب میں اس قدر تعفن ہو کہ اس کا کمرے میں رکھا جانا بھی ناقابل برداشت ہو، پیشاب میں سرخی مائل مٹیالا رسوب، جو رکھنے سے برتن کے کناروں میں چمٹ جائے۔

سلیسیا:۔ زخم میں یا زخم کے نزدیک بے حد ذکی الحسی، مریضہ کا عام طور پر مزاج

خنازیری۔ یہ دوا عموماً ناسوروں کے لیے بہترین ثابت ہوتی ہے۔

سلفر:۔ سر کی چوٹی میں مسلسل گرمی، گرمی کی لتناہٹ، جس کے بعد کمزوری ہو۔ رات کے وقت پاؤں میں جلن، رات کے بعد تھوڑی نیند آنے کے بعد نیند اچاٹ ہو جائے ۱۱-۱۲ بجے دن کے قریب معدہ میں بیٹھنے کا احساس اور کمزوری۔

تھوجا، کالسیکم، انٹی مونیم کروڈم، کو نہایت غور سے دیکھنا چاہیے۔ کیونکہ یہ دوائیں بعض وقت بہت مفید ثابت ہوتی ہیں اور اگر ناسور کے ساتھ پریشان کن علامات موجود ہوں۔ تو مفصّلہ ذیل ادویہ ملاحظہ ہوں۔

اورم:۔ جب دن و رات ہڈیوں میں بہت درد ہو، خودکشی کی خواہش تمام جسم بھر میں اندرونی خالی پن اور کمزوری کا احساس۔

لیکیسس:۔ جب صرف رخسار کی ہڈیوں میں بہت درد ہو۔ مریضہ نیند کے بعد بہت پریشانی محسوس کرے۔

پیٹرولیم:۔ اگر دست بار بار ہوتے ہوں اور صرف دن کے وقت ہوتے ہوں۔

شرمگاہ کی نالی میں فاسد زخم

GANGRENE OF THE VULVA

شرمگاہ کی نالی میں زخم فاسد۔ وضع حمل میں مسلسل دباؤ اور زخموں کی وجہ سے یا وضع حمل کا کورس بہت لمبا ہونے یا غلطی سے بے جا چھلا لگا دینے سے ہوا کرتا ہے یا فتق کے پھنس جانے یا شرمگاہ کی نالی کے کسی حصّہ کے گر جانے سے واقع ہو سکتا ہے۔

حیرت ہے کہ اس خطرناک کیفیت میں جس قدر ہومیوپیتھک ادویہ مؤثر ہیں وہ کسی دوسرے طریقہ حکمت کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتیں۔ مفصّلہ ذیل ادویات زخم فاسد کو رد کرنے اور مندمل کرنے کے لیے بہترین ہو سکتی ہیں۔

آرسنک:۔ ماؤف حصص میں آگ کی سی جلن، پیاس کی بہت زیادتی، مریضہ بار بار پانی پئے لیکن بہت کم مقدار میں متعفن بو۔

ایپس:۔ ماؤف حصص اور اس کے گرد ڈنگ لگنے .... کے سے درد پیاس ندارد۔

بیلاڈونا:۔ ماؤف حصص کے گرد چبھن والے درد اور بوجھ کا احساس۔

کلکیریا کارب:۔ دموی مزاج کی مستورات، ٹھنڈی ہوا برداشت نہ ہو سکے پاؤں ایسے معلوم ہوں جیسے تر موزے پہنے ہوئے ہیں۔

چائنا اور سیکیل کار:۔ کا بھی غور سے مطالعہ کرو۔

کریازوٹ:۔ ماؤف حصص میں سے رطوبتیں متعفن ہوں۔ اور تیز سوزش پیدا کرنے والی۔

لیکیسس:۔ سونے کے بعد بے حد پریشانی۔

سلفیورک ایسڈ:۔ بے حد کمزوری، تمام جسم میں کپکپی کے احساس کے ساتھ۔

جب مندرجہ بالا قسم کی علامتیں بالکل ادویہ سے رفع ہو جائیں تو شفا کی پوری امید رکھنی چاہیے اس قسم کی مریضاؤں کو نہایت غور سے دیکھتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ یکایک علامات تبدیل ہو سکتی ہیں۔ یا علامات کی ردوبدل ہو سکتی ہے۔ اگر علامات کے مطابق ٹھیک ٹھیک دوائیں دی گئیں تو مریضائیں سو فیصدی بغیر کسی تکلیف یا حالت خراب ہونے کے درست ہو جاتی ہیں۔

شرمگاہ کی نالی میں پیدائشیں

MORBID GROWTHS OF THE VAGINA

شرمگاہ کی نالی میں پیدائشیں (رسولیاں، مسّے، گومڑ وغیرہ) عام نہیں ہوتیں لیکن جب کبھی یہ ہوتی ہیں تو رحم کے اندر بھی اس قسم کی پیدائشیں موجود ہوا کرتی ہیں۔ ...... یہ پیدائشیں عموماً طبیعت کی اندرونی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ طبعی خرابی تمام نظام کے اندر موجود ہوتی ہے لیکن چونکہ آلاتِ تناسل کی بلغمی جھلیاں بہت نرم اور نازک ہوتی ہیں اس لیے ان جگہوں میں یہ پیدائشیں جلد تر نمودار ہو جاتی ہیں طبیعت میں ان پیدائشوں کا تاثر موجود ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ان پیدائشوں کا اثر کینسر کا تاثر ہو۔

یہ پیدائشیں درحقیقت یا تو بلغمی جھلی میں سختی ہوتی ہے۔ یا بلغمی جھلی کے اوپر بذات خود ایک گومڑ کی سی پیدائش ہوتی ہے۔ یعنی بذات خود بلغمی جھلی بڑی ہو کر ایک گومڑ نما پیدائش کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہ پیدائشیں نظام کے قدرتی فعل کے اجزاء میں رکاوٹ کی وجہ سے نمودار ہوتی ہیں یا قدرتی فعل کے اجزاء میں ایک تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ جس تبدیلی کی نمو یہ گومڑ ہوتے ہیں مثال کے طور پر ایک خنازیری گومڑ محض ایک بڑھا ہوا غدود معلوم ہوتا ہے اور اس بڑھے ہوئے غدود کی اصل وجہ خنازیری مزاج ہوتا ہے اسی طرح سے ایک ریشہ دار گومڑ جاہے وہ سخت ہو یا نرم اوپر اٹھا ہوا ہو یا چپکا ہوا بعض ریشوں کے فعل میں رکاوٹ یا تبدیلی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اور اس سے جو رطوبت رستی ہے وہ محض نظام کی خرابی سے پیدا شدہ رطوبت ہوتی ہے جو ریشہ دار گومڑ سے خارج ہوتی ہے ان غدودوں میں کینسر کا تاثر ہوتا ہے۔ جس قدر آلاتِ تناسل میں دانے دار ابھار پیدا ہوتے ہیں ان ابھاروں کی وجہ بھی قریب قریب وہی ہوتی ہے جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ان پیدائشوں کو بعض تقسیم سمجھانے کے لیے میں نے مندرجہ ذیل طریقہ پر کر دی ہے۔

۱۔ نرم قسم کی پیدائشیں Apherent Tumors جو بلغمی جھلی پر پیدا ہوتی ہیں کے اندر چھٹنے والے ریشوں کا مجموعہ یعنی اجتماع ہوتا ہے۔ اور اس اجتماع کے اندر ایک پتلی لیٹی کی سی رطوبت ہوتی ہے جو ریشوں کے گل جانے سے پیدا ہوتی ہے ان ریشوں کو Gelatinous کہتے ہیں ان پیدائشوں یا گومڑوں میں کینسر کا کوئی اثر نہیں ہوتا یہ گومڑ Sarcoma۔ ایسی جگہ پر پیدا ہو سکتے ہیں جو جگہ بلغمی جھلی سے ڈھکی ہو۔ ان گومڑوں کو جائے نمو زیادہ تر لب ہائے شرمگاہ اور شرمگاہ کی نالی ہوتی ہے۔

۲۔ ریشہ دار گومڑ۔ یہ گومڑ بلغمی جھلی سے چپٹے ہوئے نہیں ہوتے۔ بلکہ دنبل کی طرح سے باہر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر رحم میں ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات شرمگاہ کی نالی میں اور کبھی کبھی شرمگاہ کے بیرونی حصہ کے اوپر پڑے ہوتے ہیں۔ جب یہ موخر الذکر جگہ پر واقع ہوتے ہیں۔ تو یہ گوشت کے گومڑ ہوتے ہیں۔ جو شرمگاہ کی نالی کی بلغمی جھلی کے پیچھے سے پیدا ہوتے ہیں یا یہ پیڑو کی کسی ہڈی سے لگے ہوئے ہوتے ہیں چاہے ہڈی ان سے ماؤف ہو یا نہ ہو۔ ان گومڑوں کی ہستی کا بعض وقت پتہ نہیں چلتا تاوقتیکہ ان کے بوجھ یا ان کے اندر سے

پاخانہ کی نالی یا مثانہ پر بوجھ پڑے یا رکاوٹ شروع نہ ہو جائے۔ بعض وقت یہ گومڑ وضع حمل کے وقت بہت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وضع حمل میں ان سے رکاوٹ اور تکلیف واقع ہو جاتی ہے یہ گومڑ کینسر کے بھی ہو سکتے ہیں۔

لیکن عموماً ریشہ دار گومڑ جو شرمگاہ کی نالی میں پیدا ہو جاتے ہیں یا جن کی نمو خاص طور پر رحم میں ہوتی ہے۔ ان کی وجہ سے اردگرد کی پانی کی جھلیوں میں ورم آجاتا ہے۔ اس لیے نزدیک کے ریشے ماؤف ہو جاتے ہیں۔ اس ورمی کیفیت کی وجہ سے مقامی اور عام جسمانی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان گومڑوں سے ایسی حالت میں سیلان خون ہوتا ہے ان گومڑوں کو عملِ جراحی سے نکالنا ایک فاش غلطی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے نکالنے کے بعد اس قدر سیلان خون ہوتا ہے کہ اس کا روکنا ہی قریب قریب ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور اگر سیلان خون نہ بھی ہو تو بھی یہ گومڑ دوبارہ پیدا ہو آتے ہیں۔

شرمگاہ کی نالی کی بتوڑیاں

VAGINAL POLYPI

شرمگاہ کی نالی میں پیدائشوں کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے وہ پیدائشیں بلغمی جھلی کے ساتھ چپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ بلغمی جھلی کا کوئی حصہ ذرا سخت اور بڑھا ہوا ہوتا ہے مگر شرمگاہ کی نالی میں گومڑ چپکے ہوئے نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ نالی کے اندر دنبل کی طرح باہر ابھرے ہوئے گومڑ ہوتے ہیں۔ یہ گومڑ زیادہ تر رحم سے اٹھتے ہیں یا ان گومڑوں کو رحم سے نشوونما ملتی ہے۔ یا رحم کے اندر سے نکل کر باہر شرمگاہ کی نالی میں آجاتے ہیں اور شرمگاہ کی نالی میں موجود رہتے ہیں۔ میں ان کی پوری تشریح "رحم میں گومڑ" کے باب میں دوں گا۔

میں کچھ خاص خاص علامات ذیل میں دیتا ہوں۔ جو ان گومڑوں میں پائی جاتی ہیں اور جن کی بنا پر ان گومڑوں کا ہومیوپیتھک علاج ہو سکتا ہے۔ یہ علاج ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔

معالجہ شرمگاہ کی نالی کی پیدائشوں کا

(۱) کلکیریا کارب، کلکیریا فاس، کونیم، فاسفورس، سٹافی سیگریا (۲) اورم، ہیپر سلفر، لائیکو، مرک سال، مزریم، سلیشیا، مقوجا (۳) بیلاڈونا، گریفائٹس، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ، پیٹرولیم، سلفر، پلساٹیلا، سیپیا۔

اورم :۔ خودکشی کی زبردست خواہش، ہر وقت مریضہ خودکشی کے متعلق سوچا کرے چاہے وہ خودکشی نہ کرے۔

کلکیریا کارب :۔ ردّی مزاج مستورات، مریضہ ۳ بجے پچھلی رات کے بعد سو نہ سکے، نیم معدہ اٹھے ہوئے کی طرح سے باہر کو ابھرا ہوا، مریضہ مسلسل سردی کا احساس کرے اور پاؤں پر ایسا معلوم ہو جیسے بھیگے ہوئے موزے پہنے ہوئے ہیں حیض جلد جلد مقدار میں بہت زیادہ زینہ چڑھنے پر چکر۔

کونیم :۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کبھی رکے اور کبھی بہے حیض کے قبل پستانوں میں پھوڑے کا سا درد، اور ورم، چکر، بستر میں کروٹ بدلتے وقت، یا لیٹی ہوئی حالت میں سر گھمانے پر، یا زینہ اترتے وقت۔

لائیکوپوڈیم :۔ پیشاب میں سرخ ریت، شکم کے بائیں نچلے حصہ میں خصوصاً ریاح کا اجتماع، تکلیفات ۴ بجے شام سے ۸ بجے شام تک بڑھ جائیں، ٹانگوں کی وریدیں موٹی ہو جائیں نیز اس دوا کو ان حالات میں دینا چاہیے جہاں کبھی کبھی تیز درد لپ لپے شرمگاہ میں ہوتے ہیں۔

مرکیوریس :۔ جہاں اس دوا کی عام علامتیں نظام جسم میں موجود ہوں منہ میں تھوک کی زیادتی دانتوں کے گرد مسوڑھوں کا خراب ہو جانا، نظامِ غددی پیشاب اور جلد میں اس دوا کی علامتیں، علامات رات کے وقت بڑھ جائیں، علامات مرطوب ٹھنڈے موسم میں بڑھ جائیں۔

مزریم :۔ (مقابلہ کرو مرکیوریس کے ساتھ) تمام جوڑوں میں چوٹ کا سا احساس۔ تمام جوڑوں میں تھکاوٹ کا احساس ایسا معلوم ہو کہ چلتے وقت وہ کام نہیں دیں گے۔ رات کو وقت اکثر شدید درد دانت، شدید جلن اور درد، بائیں جبڑے کی ہڈی میں داہنے سے بائیں کو جائے۔

نائٹرک ایسڈ :۔ پیشاب میں تیز بو گھوڑے کے پیشاب کی سی۔ رات کے پچھلے

حصہ میں مریضہ اچھی طرح سو نہ سکے، اڈس کا سا لیوکوریا جو باہر کھینچا جا سکے، گوشت کے رنگ کا سبز لیوکوریا، شکم میں دباؤ یا بوجھ ایسا معلوم ہو کہ ہر چیز شرمگاہ میں سے نکل آئے گی پیچھے میں درد جو چوتڑوں سے ہوتا ہوا رانوں میں جائے، کے ساتھ۔

پیٹرولیم :۔ دن کے وقت دست مگر رات کو نہ ہوں، شرمگاہ کی بالوں والی سطح میں نمی اور خارش، خون حیض سے آلاتِ تناسل میں خارش پیدا ہو۔

فاسفورس :۔ دبلی پتلی لمبی، مریضائیں کبھی کبھی شدید سیلانِ خون کے دورے شکم میں خالی پن کا اور کمزوری کا احساس، قبض پاخانہ لمبا خشک اور مشکل سے ہو، کھٹے ڈکار اور ریاح کی بڑی مقدار کا اخراج کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔

فاسفورک ایسڈ :۔ عجیب قسم کی لاپرواہی کی حالت جس سے مریضہ کو بتایا نہ جا سکے، کمزوری کا بے حد احساس، (نیز مقابلہ کرو، فاسفورس، پلساٹیلا، سیپیا)

پلاٹینا :۔ قبض، بعید پاخانے ہمیشہ مشکل ہوں کیونکہ یہ معقد میں کمہار کی مٹی کی طرح چپک جائیں شرمگاہ کے بیرونی حصہ میں بعید ذکی الحس، ہسٹریا شتنجی جب جسمانی تکلیفات ظاہر ہوں تو دماغی علامات رفع ہو جائیں اور جب دماغی علامات کی مؤثر ہو تو جسمانی رفع ہوں۔

پلساٹیلا :۔ حد سے زیادہ رونے والی مریضہ، بات بات پر آنسو بھر آئے حیض کی بے قاعدگیاں نیز پلساٹیلا کی دیگر علامات کا موجود ہونا۔

سلیشیا :۔ ہر نئے چاند پر مریضہ بدتر معلوم کرے، نیز دیکھو سلیشیا کی علامات لیوکوریا اور حیض کی بے قاعدگیوں میں۔

سٹافی سیگریا :۔ مریضہ ذرا سی دماغی فتور سے بہت ذکی الحس ہو، دانت کالے پڑ جائیں، اور دانت یا منجن سے سیاہی نہ اترے، دانتوں کے درمیان سیاہی کی ایک لکیر، دانتوں میں تکلیف کی ہمیشہ شکایت کرے۔

ٹیوکریم میرم ویرم :۔ تمام جسم بھر میں تحریک اور کپکپی کا احساس، جسم کے مختلف حصص میں بار بار کھجلی، ایسا معلوم ہو کہ کیڑے کا شب ہے میں گوشت کے مقام میں رینگنے کا احساس۔

مقوجا :۔ مریضہ اکثر اوقات یہ محسوس کرے کہ وہ زیادہ وقت تک اب زندہ نہیں رہ سکتی

احساس، جیسے تمام جسم نازک اور چپٹا ہو گیا ہے اور ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جائے گا۔ یا ایسا معلوم ہو کر تمام جسم تحلیل ہو کر گھل جائے گا اور بہہ جائے گا۔

شرمگاہ کی نالی میں پانی کی سی تھیلی کے گومڑ

SEROUS CYSTS OF THE VAGINA

شرمگاہ کی نالی میں ان کی نمود بہت شاذ و نادر ہوتی ہے لیکن یہ شرمگاہ کی نالی کے باہر ریشوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اندر شہد کی سی یا زرد، بھوری سبز یا دیگر کسی رنگ کی چپچپی رطوبت ہوتی ہے۔ یہ اکثر شرمگاہ کی نالی کے منہ کے قریب واقع ہوتے ہیں۔ چاہے ان میں کوئی رطوبت بھی ہو۔ یہ رطوبت ان کو بلغمی جھلیوں سے تراوش ہو کر ملتی ہے۔ جس طرح پستانوں میں گومڑ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح سے یہ گومڑ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اور جہاں یہ گومڑ کینسر کی قسم کے ہوتے ہیں۔ وہاں چھوٹے چھوٹے غدودوں میں کینسر کے اثر سے ان کی پیدائش ہوتی ہے۔ دوسرے گومڑوں کی طرح ان کا قد بھی چھوٹا یا بڑا ہو سکتا ہے۔

مفصلہ ذیل ادویہ ان کو درست کرنے کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے جن ادویہ کا پچھلے بیان میں ذکر ہوا ہے۔ ان ادویہ کو بھی ان کے ساتھ نظر میں رکھنا چاہیے۔ گریفائٹس، لائیکوپوڈیم، روڈو ڈینڈرن، سلیشیا، سلفر۔

چونکہ یہ گومڑ نظام جسم کی اندرونی ابتریوں کا نتیجہ ہوتے ہیں اسی لیے ان کا علاج بھی مریضہ کی طبعی حالت کے مطابق ہونا چاہیے۔

دانے دار پیدائشیں، کنڈائی لوماٹا

ریشوں میں یہ دانے دار پیدائشیں شرمگاہ میں یا شرمگاہ کی نالی کی بلغمی جھلی پر یا شرمگاہ کی نالی کے منہ کی بلغمی جھلی پر نمودار ہوتی ہیں بعض سخت دانے ہوتے ہیں اور بعض انجیر نما ہوتا ہے اور بعض میں آتشک کا تاثر ہوتا ہے جو ان کی بڑی دوا تھوجا ہوتی، لیکن نائٹرک ایسڈ، سٹافی سیگریا کلکیریا کارب، لائیکوپوڈیم، مرکیوریس اور انٹم کروڈ بھی کارآمد ہو سکتی ہیں۔

باب ہفتم

رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا، یا ہٹ جانا

DISPLACEMENT OF THE UTERUS

رحم کی زیادہ تر تکلیفات رحم کے اپنی جگہ سے گرنے کی نمود میں مختلف قسم کی گراوٹوں کو ہم آٹھ حصص میں تقسیم کر سکتے ہیں (۱) Prolapsus (رحم کا نیچے گر جانا) جس میں رحم مکمل طور پر نیچے آ جاتا ہے اور بعض اوقات رحم کی تمام تھیلی شرمگاہ کے مخرج سے باہر نکل آتی ہے (۲) رحم کا پیچھے کی طرف گر جانا Retroversion اس میں تمام کا تمام رحم پیچھے کی طرف گر جاتا ہے اور قعر رحم کمر کے خلاء میں پڑا ہوتا ہے۔ جب کہ رحم کا منہ موئے زہار والی جگہ کے نیچے اوپر کو چڑھ جاتا ہے مگر رحم بذات خود جھکتا نہیں (۳) Retroflexion رحم کا پیچھے کی طرف مڑ کر دوہرا ہو جانا اس میں رحم کا جسم پیچھے کی طرف جھک جاتا ہے جبکہ رحم کا منہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے یہ جھکاؤ رحم کے جسم اور رحم کے منہ کے جائے اتصال پر واقع ہوتا ہے۔ (۴) Antiversion (رحم کا آگے کی طرف گرنا) اس میں رحم آگے کی طرف گر جاتا ہے (۵) Antiflexion (رحم کا آگے کی طرف مڑ کر دوہرا ہو جانا) (۶) Retroversion رحم کا بائیں یا دائیں جانب گر جانا) (۷) Retroflexion (رحم کا دائیں یا بائیں طرف مڑ کر دوہرا ہو جانا) (۸) Inversion رحم کا الٹ جانا، قعر رحم کا نیچے اور دہن رحم کا اوپر ہو جانا۔

ا۔ رحم کا نیچے گر جانا

رحم کے اپنی جگہ سے گرنے کی یہ ایک نہایت عام نمود ہے اس کے تین درجے ہوتے ہیں (ا) Relaxation اس میں رحم بہت کم نیچے کی طرف جھکتا ہے اور اس میں صرف نیچے دبانے والے معمولی سے احساس ہوتے ہیں (ب) Prolapsus Uteri اس میں رحم اس قدر نیچے آ جاتا ہے

اور شرمگاہ کے مخرج تک بعض وقت پہنچ جاتا ہے Procedentia Uteri اس میں رحم اس قدر نیچے آجاتا ہے کہ شرمگاہ کی نالی میں سے ہوتا ہوا شرمگاہ کی نالی سے باہر آجاتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ مندرجہ بالا سب حالات میں رحم کم و بیش اپنی جگہ سے نیچے گرا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی سخت کام یا ورزش کرنے کے بعد رحم زیادہ نیچے آجاتا ہے۔ جبکہ چپ چاپ لیٹے رہنے سے کسی قدر اونچا ہوتا ہے۔

علامات رحم کے اپنی جگہ سے گرنے کی پہلی اور بڑی علامات یہ ہیں کمر میں کھنچاوٹ اور درد شکم کے نچلے حصہ میں کھنچاوٹ اور نیچے دبانے والے درد، احساس جیسے کوئی چیز شرمگاہ سے باہر نکل رہی ہے۔ چلنے سے، ورزش کرنے سے یہ تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے درد اکثر کسی سخت محنت کرنے کے بعد فوراً شروع ہو جاتی ہے۔ اور پیشاب کی حاجت بار بار شروع ہو جاتی ہے پیشاب میں کمی یا پیشاب کا بار بار رک جانا یا پیشاب کی بار بار حاجت۔ مریضہ کے رحم کے گرنے کی تشخیص اس کی ہسٹری سے، رحم کی گردن کی ظاہر شکل سے۔ رحم کے منہ سے یا رحم کے سلجے جسم سے ہو سکتی ہے اور اس میں کبھی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور اگر اس قسم کا کوئی شک و شبہ ہو تو شرمگاہ کی نالی کے معائنہ سے اس کی تشخیص ہو سکتی ہے۔

اسباب رحم کے اپنی جگہ سے گرنے کی دو بڑی وجوہات میں ایک وجہ کو فوری کہا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے رحم کے جوڑ بند ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور ان کے ڈھیلے ہو جانے سے رحم نیچے اتر جاتا ہے جبکہ دوسری وجہ طبعی خرابیاں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے رحم کے جوڑ بندوں میں ڈھیلا پن آجاتا ہے۔

شکم میں ایک آبدار جھلی کے اندر ہر عضو اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے اسی جھلی کے ساتھ رحم جوڑ بندوں سے بندھا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی جھلی کے سہارے رحم لٹکا رہتا ہے باقی جوڑ بند جو کمر کی خلا سے رحم میں پہنچتے ہیں ان کا کام رحم کو سیدھا رکھنا ہوتا ہے۔ تاکہ رحم اپنی اصلی جگہ سے ہٹنے نہ پائے۔ پردۂ بار یطون یعنی Peritoneum رحم کی اگلی سطح کو آگے کی طرف مثانہ سے اور رحم کی پچھلی سطح کو پیچھے کی طرف مبرز سے اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں (جس سے رحم اپنی اصلی وضع پر قائم رہتا ہے) اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رحم اتنا ہی پیٹرو کے خلا میں گر سکتا ہے

جتنا پردۂ باریطون اس کو اجازت دیتا ہے۔ پردۂ باریطون میں ڈھیلا پن، یا کمزوری آجانے کی وجہ سے رحم نیچے کو لٹک کر گر جاتا ہے یا رحم کے اپنے بوجھ سے یا رحم کے جوڑ بندوں کے کمزور ہونے کی وجہ سے ڈھیلا پن آجاتا ہے۔

اسی طرح سے نیچے کے جوڑ بند جو مثانہ اور مبرز سے رحم کو سہارا دے کر سیدھا رکھتے ہیں ان کو بھی پردۂ باریطون کے کمزور ہونے سے ہمدردانہ کمزوری آجاتی ہے۔ اور وہ پوری طاقت سے رحم کو سہارا نہیں دے سکتے اس کمزوری کی ہمدردی میں دوسرے طبقہ اعضاء میں بھی کمزوری آجاتی ہے۔ رحم کا وضع حمل کے بعد اپنی جگہ سے نہ پہنچنے سے یا رحم کے اندر دوسرے قسم کی پیدائشوں سے رحم کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے شکم کے اندر گومڑ بھی رحم کو کسی نہ کسی طور پر نیچے کی طرف دباتے ہیں اور اس لیے رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے۔

بعض مصنفین لکھتے ہیں کہ دیرینہ سیلان الرحم یا لیکوریا کی وجہ سے اپنی جگہ سے گر جاتا ہے لیکن یہ غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ سیلان الرحم کے شروع ہونے کے بعد ہی رحم کے اندر کم و بیش گراوٹ آتی ہے۔ خنازیری بلغمی مزاج کی مستورات پر اپنے ہی مزاج کا کمزور کرنے والا اثر لگاتار ہوتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے سیلان الرحم شروع ہو جاتا ہے اور سیلان الرحم سے رحم کی گراوٹ تعلق سے بھی رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے کیونکہ مزاج اور طبعی کیفیت آنتوں میں سے پاخانہ نہیں نکالتی اور آنتوں میں اور پاخانے کی نالی میں بوجھ پڑتا رہتا ہے۔ اور اس بوجھ کی وجہ سے رحم کے جوڑ بندوں میں کھنچاوٹ ہوتی ہے اور کھنچاوٹ سے رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے۔

شکم کے اعضاء بھی رحم کو اپنی جگہ سے گرانے کا موجب بنتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ پردۂ باریطون قدرت کی طرف سے اس لیے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ شکم کے اوپر والے اعضاء کے بوجھ کو برداشت کرے لیکن جب کوئی شدت یا شدید بوجھ یعنی حادثہ وغیرہ شکم پر پڑتا ہے۔ تو اس چوٹ یا حادثے کے بوجھ کو پردۂ باریطون برداشت نہیں کر سکتا اور اس لیے رحم نیچے گر جاتا ہے خصیۃ الرحم کی استسقائی کیفیت بھی رحم کو اپنی جگہ سے ہلا دیتی ہے۔

ان حالات میں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ رحم کو اپنی اصلی جگہ پر رکھ کر مریضہ کو چپ چاپ چارپائی پر لٹا دیا جائے اور کسی حالت میں بھی اس کو اٹھنے کی اجازت نہ دیں۔ اس کے بعد

بالمثل ہومیو پیتھک ادویہ مریضہ کو استعمال کرائی جائیں، تو تھوڑے ہی عرصہ میں ان ادویہ کے اثر سے مریضہ کا رحم بالکل اپنی اصلی حالت پر جم جائے گا۔ اور پھر رحم کے گرنے کا کوئی خدشہ باقی نہ رہے گا تمام قسم کی Pessaries یعنی چھلّے وغیرہ محض بے کار اور بے سود ہی نہیں بلکہ بعض حالات میں یہ بذاتِ خود تکلیف پیدا کر دیتے ہیں۔

ایک ڈاکٹر اپنا تجربہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کو گزشتہ دس برس سے یہ شکایت تھی کہ اس کا رحم شرمگاہ کے منہ سے باہر نکل آتا تھا ہر چند ایلوپیتھک علاج کیا اور چھلّے وغیرہ بھی چڑھائے گئے مگر سب بے سود۔ مریضہ میرے پاس آئی۔ میں نے اس کی رحم کی تھیلی کو صاف کر کے اپنی اصلی جگہ پر بیٹھا دیا اور مریضہ کو چارپائی پر لیٹے رہنے کی ہدایت کی، کونیم دیا گیا اور اس کے ایک ہفتہ کے بعد پلاٹینا تین ہفتہ میں رحم اپنی اصلی جگہ پر جم گیا اور اس کے بعد اس کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی بلکہ میرے علاج کے بعد اس کے تین بچے بھی ہوئے۔

۲۔ رحم کا پیچھے کی طرف گر جانا

یہ کیفیت بذاتِ خود بہت شاذ و نادر ہوتی ہے لیکن رحم کی ورمی بیماریوں یا رحم کے قد اور وزن کے بڑھنے کے ساتھ اکثر نمودار ہوتی ہے اس سے بہت سی ایسی علامات پیدا ہوتی ہیں جو تکلیف دہ اور درد بھری ہوتی ہیں رحم کی قدرتی پوزیشن یہ ہے کہ رحم کا جسم مثانہ اور موٹے زنار کے پیچھے کی طرف اوپر کو اٹھا ہوا ہوتا ہے بلکہ اس حالت میں یہ پوزیشن بالکل الٹی جانب ہوتی ہے۔ اگر رحم کا معائنہ کیا جائے تو رحم کا جسم پیچھے کی طرف کمر کی جانب جھکا ہوتا ہے۔ اور رحم کا منہ موٹے زنار کی طرف اٹھا ہوا ہوتا ہے اس قسم کی گراوٹ اوزاروں سے اٹھائے بغیر درست نہیں ہوتی۔ اس لیے سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ اس قسم کی گراوٹ کو اوزاروں کے ذریعہ درست کر کے مریضہ کو لٹا دیا جائے اور اس کے بعد ہومیوپیتھک ادویہ کا استعمال کیا جائے۔

علامات

پیشاب کرتے وقت مروڑ اور درد کم و بیش موجود ہوتا ہے مثانہ کے خالی کرنے میں ہمیشہ دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے پاخانہ کی نالی پر بوجھ ہونے کی وجہ سے کم و بیش پاخانے کی بے سود حاجت۔ بعض وقت تو پاخانہ دقت سے ہوتا ہے اور بعض [illegible] بالا تکلیفات اور خصوصاً پیشاب کی

تکلیف نہ صرف پریشان کن ہی ہوتی ہے بلکہ خطرناک بھی۔ لیکن پاخانہ کا مبرز میں بار بار اجتماع بعض وقت اس گراوٹ کو درست کرنے کا بھی موجب ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ کمر میں ٹوٹن کا سا درد، چلنے میں دقت، کچھ وقت کے لیے کھڑا نہ رہ سکنا اس گراوٹ کی دائم علامات ہیں اگر متلی اور قے شروع ہو جائیں اور اس متلی اور قے کو فوراً نہ روکا جائے تو مریضہ جاں بحق بھی ہو سکتی ہے۔

جب رحم کی یہ گراوٹ کسی چوٹ یا گرنے کی وجہ سے یکایک ہو جائے تو علامتیں نہایت شدید ہوتی ہیں کیونکہ مریضہ جب گرتی ہے تو اٹھ نہیں سکتی پیڑو میں نہایت شدید درد ہوتا ہے، پیشاب اور پاخانہ بالکل رک جاتا ہے مریضہ پسینے میں شرابور ہو جاتی ہے۔ اور نبض کمزور ہو جاتی ہے

اسباب

جب رحم کا جسم حمل کی وجہ سے یا رحم بڑھ جانے کی وجہ سے یا شکم کے نچلے حصہ کے بڑھ جانے سے یا کسی عضو کے بڑھ جانے سے بھاری ہو جاتا ہے۔ تو وہ آگے کی طرف یا پیچھے کی طرف گرنا شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ گرتا جاتا ہے۔ حمل کے ابتدائی مہینوں میں مثانہ کے بے جا ابھار سے آہستہ آہستہ رحم کا جسم اپنی قدرتی پوزیشن سے آگے کی طرف اٹھ کر بالکل سیدھی پوزیشن اختیار کر لیتا ہے اور جب مثانہ کے اندر پیشاب کا اجتماع ہوتا ہے یا کھانسنے اور چھینکنے یا کسی اسی قسم کے دیگر بوجھ سے رحم کا جسم اور پیچھے اور نیچے کی طرف گر کر کمر میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ حالت یکایک پیدا ہو سکتی ہے۔ اور شدید خطرناک اور دردناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں یا یہ حالت آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہے بعض وقت مستورات حمل کو چھپانے کے لیے رحم پر کھینچ کر پٹی باندھ دیتی ہیں جس کی وجہ سے رحم نیچے اور پیچھے کی طرف ایک ہی وقت میں دبتا ہے اور پردۂ بیطون کی آبدار جھلی کمزور پڑ کر ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔

شرمگاہ کی نالی کے معائنہ سے اس کا فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ کیونکہ جب شرمگاہ کی نالی میں انگلی ڈالی جاتی ہے تو رحم کے منہ کا پتہ نہیں چلتا اور ٹٹولنے سے رحم کا منہ موٹے زنار کے نزدیک چپا ہوا ملتا ہے اور اگر انگلی پیچھے کی طرف یعنی کمر کی طرف گھمائی جائے تو ایک ابھری ہوئی سخت جگہ اور گول قسم کی پاخانہ کی نالی کے اوپر ملتی ہے۔ یہ سختی اور گولائی پاخانہ کی نالی کے اوپر اس گراوٹ کا ثبوت ہوتی ہے۔ اگر تشخیص میں کوئی شک ہو تو پاخانہ کی نالی میں انگلی ڈال کر دیکھئے

تشخیص اور بھی مکمل ہو جاتی ہے۔

۲۔ رحم کا پیچھے کی طرف مڑ کر دہرا ہو جانا

اس گراوٹ میں رحم کا جسم کمر کی خلا کی طرف گر جاتا ہے رحم اپنے ہی اوپر جھک کر دہرا ہو جاتا ہے رحم کا منہ اپنی قدرتی پوزیشن پر رہتا ہے اگر اس میں کسی قسم کی تبدیلی ہوتی ہے تو بہت ہی کم، یہ عموماً رحم کے ریشوں کی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے اور اسی کمزوری کی وجہ سے ریشے رحم کا ذاتی بوجھ برداشت نہیں کر سکتے اس قسم کی گراوٹ عموماً ان عورتوں میں ہوتی ہے جن کے بہت بچے ہوچکے ہوں کنواری عورتوں میں یہ خرابی بہت شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔

اسباب
اس کے اسباب بھی وہی ہیں جو رحم کے پیچھے کی طرف گر جانے کے ہیں مثلاً حمل وضع حمل، رحم کی بیرونی جھلی کا ورم، رحم کا بڑھ جانا، شکم یا رحم کے اندر گومڑ مثانے کا ابھار، بہت دیر تک پیشاب کو روکے رکھنا، پاخانے کی نالی کے رحم سے اوپری حصہ میں پاخانہ کا اجتماع۔

علامات
پاخانہ کی نالی کی تحریک سب سے بڑی علامت ہے اور اگر رحم کا بوجھ پاخانہ کی نالی پر زیادہ ہو تو پاخانہ رک جاتا ہے رحم میں اعصابی درد، اس گراوٹ کی وجہ سے رحم کی بیرونی جھلی میں ورم اور رحم کا درد قولنج، اگر اس کا علاج جلد نہ کیا جائے تو عموماً حیض میں درد اور بانجھ پن ہو جاتا ہے شرمگاہ کی نالی اور پاخانے کی نالی کے معائنہ سے اس گراوٹ کا ٹھیک ٹھیک اندازہ ہوسکتا ہے۔

علاج
رحم کو اپنی اصلی حالت میں پہنچا کر ہومیوپیتھک ادویہ کا استعمال کرنا چاہیے ہر قسم کی گراوٹ کا علاج اس کے آخر میں درج کیا گیا ہے۔

رحم کا آگے کی طرف گرنا

رحم کی یہ گراوٹ حمل نہ ہونے کی صورت میں بہت کم و بیش ہوتی ہے تاہم یہ گراوٹ کئی دفعہ بانجھ عورتوں میں دیکھی گئی ہے رحم کی قدرتی پوزیشن ذرا سی آگے جھکی ہوتی ہے۔ اور حمل کے شروع مہینوں میں یہ جھکاؤ کچھ بڑھ جاتا ہے۔ مگر بعض اوقات یہ اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ تکلیف کی صورت پیدا کر کے ناخوشگوار اور درد والی علامات پیدا کر دیتا ہے جب رحم غیر قدرتی طریقہ پر آگے کی طرف جھک جاتا ہے تو وہ

پیڑو کے آر پار ہو جاتا ہے اور رحم کا منہ کمر کے خلاء میں پہنچ جاتا ہے۔ اور رحم کا جسم موئے زہار کی پچھلی طرف تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کا بوجھ کم و بیش مثانہ پر بھی پڑ جاتا ہے۔ اس گراوٹ کے ساتھ بعض وقت رحم کی گردن کے مقام پر رحم دوہرا بھی ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے رحم کا جسم اور زیادہ آگے اور نیچے کی طرف جھک جاتا ہے لیکن رحم کا منہ پیچھے کی طرف نہیں اٹھتا۔

علامات
گراوٹ کی یہ کیفیت بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اس گراوٹ کی تشخیص محض انگلی سے معائنہ کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔ جب انگلی شرمگاہ کی نالی میں دور تک پہنچائی جاتی ہے۔ تو رحم کا منہ اپنی اصلی حالت پر معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ کمر کے خلا میں پیچھے کی طرف بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور کسی قدر اپنے اصلی مقام سے اونچا بھی اٹھا ہوتا ہے۔ اسی مقام سے انگلی کے ذریعہ ہم رحم کے جسم کو معلوم کر سکتے ہیں جو پیڑو کے آر پار پڑا ہوتا ہے اور رحم کا جسم موئے زہار کے نزدیک ہوتا ہے۔

رحم کی یہ گراوٹ یکایک بھی واقع ہو سکتی ہے اور اس حالت میں علامات قریب وہی ہوتی ہیں جو رحم کے گرنے یعنی Prolapsus Uteri میں دیکھی جاتی ہے۔ رحم کی گردن شرمگاہ کی نالی کے پچھلے حصہ پر دباؤ ڈالتی ہے اسی وجہ سے بعض اوقات حیض میں درد اور بانجھ پن بھی پیدا ہو سکتا ہے مثانہ پر رحم کے جسم کا بوجھ پڑنے سے پیشاب کی تکلیف والی علامتیں پیدا ہو سکتی ہیں اور بعض ذکی الحس عورتوں میں اس کی وجہ سے مثانہ میں ورم بھی آجاتا ہے۔ مبرز کی نالی پر بوجھ کی وجہ سے مبرز کی نالی میں تحریک پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے قبض اور بواسیر ہو سکتی ہے ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات خون کے دوران میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔ لیکن اس قسم کے کیس بہت شاذ و نادر دیکھنے میں آتے ہیں۔ سب سے زیادہ ابتری آلات بول میں واقع ہوتی ہے۔

اسباب
پردہ بار الطین اور رحم کے جوڑ بندوں میں ڈھیلا پن آنے کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہو سکتی ہے لیکن وضع حمل کے بعد عیش پسندی کی عادت، کسے ہوئے کپڑوں کا پہننا وغیرہ ایسے اسباب ہیں جس سے رحم کی اس گراوٹ میں تحریک اور مدد ملتی ہے چوٹ یا سخت جماع سے یا جماع کی زیادتی سے جوڑ بندوں میں ڈھیلا پن آجاتا ہے یا حمل کے بوجھ سے

بھی رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شکم کا بڑا ہونا، شکم میں گومڑ، رحم میں گومڑ بھی رحم کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں، سخت ترین قبض کی وجہ سے مبرز کی نالی میں پاخانے کا جمع ہوتے رہنا بھی گراوٹ کی وجہ ہو سکتی ہے۔

۵۔ رحم کا آگے کی طرف مڑ کر دوہرا ہو جانا

اس قسم کی گراوٹ بہت عام ہے۔ رحم کا جسم اور پیندا غیر قدرتی طور پر نیچے اور آگے کی طرف جھک جاتا ہے۔ جب کہ رحم کا منہ اپنی اصلی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ اور رحم کی گردن میں خم سا آ جاتا ہے۔

علامات اس کی علامات بھی وہی ہیں جو رحم کے آگے کی طرف گرنے کے بیان میں لکھی ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ مبرز اور مثانہ میں اس قدر تحریک نہیں ہوتی لیکن حیض میں درد اس گراوٹ کے ساتھ ہمیشہ موجود ہوتا ہے رحم میں ورم اور دوسری تکلیفیں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ رحم کی بیرونی جھلی میں ورم، رحم کی گردن اور منہ میں ورم یا پردہ باریطون میں ورم پیدا ہو سکتے ہیں

اسباب اس کے اسباب بھی وہی ہیں جن کا ذکر رحم کے آگے کی طرف گرنے کے بیان میں کیا جا چکا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ رحم جوڑ بندوں میں کمزوری قبل ازیں موجود ہوا کرتی ہے۔

رحم کے آگے کی طرف گرنے اور آگے کی طرف مڑ کر دوہرا ہو جانے کا بیان

مریضہ کو چپ چاپ لٹا دو اور تکلیف زیادہ ہو تو کئی دنوں تک اسے چت لیٹے رہنا چاہیے اور ہومیوپیتھک بائشل ادویہ علامات کے مطابق دینی چاہئیں اگر پیشاب یا پاخانہ کی تکلیف زیادہ ہو تو مریضہ کا رحم اپنی اصلی جگہ پر اٹھا دینا چاہیے۔

۶، ۷۔ رحم کا دائیں یا بائیں جانب گر جانا اور رحم کا دائیں یا بائیں جانب مڑ کر دوہرا ہو جانا۔ رحم کی گراوٹ کی یہ صورتیں بہت کم ہیں۔ یہ کیفیتیں رحم میں ورمی کیفیتوں کی وجہ سے

رحم کے نا واجب اور غیر قدرتی بوجھ سے پیدا ہوتی ہیں۔

مُعالجہ ان ادویہ کو ملاحظہ فرمائیے جو اس بیان کے آخر میں دی گئی ہیں اور ان میں سے بائشل دوا منتخب کر کے دینی چاہیے تھوڑے ہی عرصہ میں مریضہ صحت یاب ہو جائے گی۔

۸۔ رحم کا الٹ جانا

یہ کیفیت بہت شاذ و نادر ہوتی ہے۔ لیکن جب کبھی ہوتی ہے تو رحم کی گراوٹوں میں سے یہ گراوٹ سخت خطرناک اور تکلیف دہ ہوتی ہے عموماً یہ گراوٹ وضع حمل کے دوران کسی حادثہ کے پیش آ جانے سے واقع ہوتی ہے جب کسی عورت کا پیڑو غیر قدرتی طور پر بڑا ہوتا ہے۔ تو یکایک ہی وضع حمل کے نزدیکی وقت میں پاخانہ پیشاب کے وقت بچہ یکایک نیچے اترتا ہے۔ یا وضع حمل کے وقت جب بچہ کی نال پر شدید زور پڑتا ہے تو رحم کا جسم الٹ جاتا ہے۔ آنول کے ساتھ باہر نکل آتا ہے۔ رحم کی اس گراوٹ کا یہاں ذکر کرنا بالکل بے سود معلوم ہوتا ہے لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ حمل نہ ہونے کی صورت میں رحم کے اندر گومڑ یا بدگوشت کی موجودگی میں گومڑ اور بدگوشت کی وجہ سے رحم باہر آ جاویں۔

رحم کی گراوٹ کی یہ کیفیت بالکل رحم کے نیچے گر جانے" مندرجہ ضمن نمبر ا کی طرح ہوتی ہے ہر دو ہی حالتوں میں گراوٹ اوپر سے شروع ہوتی ہے۔ رحم میں رحم کا پیندا پہلے معمولی سا جھکتا ہے۔ اور اس کے بعد نیچے آ جاتا ہے۔ آخری کیفیت میں رحم بالکل اپنی ہی خلا میں اندر کی طرف گر جاتا ہے اور شرمگاہ کے مخرج سے باہر آ جاتا ہے۔ اس حالت میں رحم بالکل الٹ ہو کر شرمگاہ کے مخرج سے باہر نکل آتا ہے۔ یہ حالت اور پیچیدگی آلاتِ تناسل کی تکلیفات میں سب سے زیادہ مہلک اور خطرناک ہے۔ کیونکہ اس حالت میں رحم کی نالیاں، خصیۃ الرحم، مثانہ اور مبرز کی نالی اپنی اپنی جگہ سے کھنچ کر ہٹ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے تمام نظام بھر میں ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔ اعضا اپنے اپنے فعل چھوڑ دیتے ہیں۔ اور مریضہ کی طاقت لمحہ بہ لمحہ سلب ہوتی جاتی ہے۔

علاج الٹے ہوئے رحم کو نہایت احتیاط کے ساتھ سیدھا کر کے پیڑو میں پہنچا دینا چاہیے اور مریضہ کو اس وقت تک بستر میں پڑا رہنا چاہیے جب تک کہ حالت بالکل سدھر نہ جائے۔ مریضہ کو اس وضع میں لیٹنا چاہیے۔ جو وضع نہایت آرام دہ معلوم ہوتی ہو اور اس کے بعد

ہومیوپیتھک ادویہ استعمال کرنی چاہئیں۔

رحم کی مختلف گراوٹوں کا مُعالجہ

رحم کی مختلف گراوٹوں کا علاج زیادہ تر ہومیوپیتھک بالشل دواؤں کے ٹھیک انتخاب پر منحصر ہے اس انتخاب میں ہمیشہ مریضہ کی طبعی کیفیت، مزاجی کیفیت اور ظاہر علامات کو مدنظر رکھنا چاہیے چونکہ ہر قسم کی گراوٹ میں مختلف ادویہ ایک ہی قسم میں سے استعمال ہو سکتی ہیں۔ اس لیے میں نے سب قسم کی گراوٹ کا معالجہ ایک ہی جگہ دے دیا ہے۔

رحم کی گراوٹ چونکہ ایک بیماری ہے یا رحم اور پردۂ بارطیون کے جوڑ بندوں کے ڈھیلا پن یا کمزوری کا نتیجہ ہے۔ اس لیے اگر ان جوڑ بندوں میں تقویت آجائے تو قدرتی طور پر رحم اپنی پوزیشن میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ اس کا علاج دواؤں سے نہیں ہو سکتا یا دوائیں اس کیفیت کو درست کرنے کے نااہل ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان ادویہ سے نہ صرف مریضہ کے رحم کی گراوٹ ہی درست ہوتی ہے بلکہ اس کی عام جسمانی کیفیت بھی۔

چھلے وغیرہ لگانے یا رحم کو باندھنا بے سود ہی نہیں بلکہ نقصان دہ بھی ہے اس کے علاوہ یہ حرکت مریضہ کو ہمیشہ پریشان کرتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو سکے ہومیوپیتھک بالشل دوا کا انتخاب کرنا چاہیے۔

ہمارے میٹیریا میڈیکا میں صرف چند ایک ہی ایسی دوائیں ہوں گی جو رحم کی اس قسم کی گراوٹوں میں مفید نہ ہوں لیکن ذیل میں چند ادویہ ایسی دی گئی ہیں جو ایسی گراوٹ میں بہت مفید ہیں۔

(۱) بیلاڈونا، کیموملا، کالی کارب، نکس وامیکا، پلاٹینا، پلسٹیلا، سباٹنا، سیپیا (۲) اورم، کاربو اینیملس، کینتھرس، کونیم، کروکس، فیرم، لیلیم ٹگ، اوپیم، پاڈوفائیلم، سیکیل کار، سلفر (۳) الومنا، آرنیکا، انٹم کروڈ، اسافوٹیڈا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، چائنا، کوکولس، کافیا، گریفائٹس، ہیوجس، اگنیشیا، اپیکاک، مرکیاروٹ، میگنیشیا میور، مشک، نیٹرم کارب، نیٹرم میور، فاسفورک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ، تھوجا، زنکم، ٹیلیلیم۔

الومنا:۔ اگر گراوٹ اچانک ظہور میں آئی ہو اعضاء میں بے حد ورم اور شدید جلن ہو

ذرا سا چھوئے جانے سے بے حد ذکی الحسی، کمزوری، صفراوی قے، پریشانی اور ٹھنڈے پسینے یا گرم خشک جلد، موت کا ڈر، حیض بہت دیر سے ہوں، یا قریب قریب بند ہوں۔

امونیم میور:۔ نہایت نمایاں علامت ہر حیض کے وقت پاخانوں سے خون کا سیلان ہوتا ہے حیض کے دوران سیلان رات کے وقت بڑھ جاتا ہے۔

آرنیکا:۔ جب گراوٹ کسی چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو اور چوٹ دکھ جانے کے سے درد موجود ہوں، مریضہ رحم کے مقام پر چوٹ اور پھوڑے کے سے درد کی وجہ سے سیدھی نہ چل سکے، سیلان حیض کا رنگ ہلکا۔

آسٹریا زریوینس:۔ شکم کے نچلے اعضاء میں بوجھ کا احساس رحم میں پریشان کن احساس، جیسے کوئی چیز باہر دھکیلی جا رہی ہے۔

اورم:۔ شکم میں بوجھ، ہاتھ اور پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے، موئے زہار کے مقام پر کھینچنے والے درد، اداسی، غمگین، ہمیشہ خودکشی کے متعلق سوچا کرے۔

بیلاڈونا:۔ دبانے کے احساس، ایسا معلوم ہو جیسے شکم کے تمام اعضاء شرمگاہ کی نالی کے راستہ باہر آجائیں گے، یہ احساس خصوصاً صبح کے وقت ہوتا ہے شرمگاہ کی نالی میں گرمی اور خشکی کا احساس، تمام پیڑو میں کھینچنے والے درد، پیڑو کے مقام میں درد، جو یکایک ظاہر ہوں اور کچھ دیر رہ کر یکایک غائب ہو جائیں۔ یا پیٹھ میں اس امر کا احساس جیسے ٹوٹ جائے گی جس کی وجہ سے مریضہ چل نہ سکے، پاخانہ اور پیشاب رک جائیں۔

برائی اونیا:۔ تنے ہوئے شکم میں بے آرامی اور سوئیاں سی چبھیں، جیسے حیض ہونے والا ہو، عموماً حیض کے وقت پر سیلان کے بجائے نکسیر آیا کرے، قبض پاخانہ سخت، خشک جیسے جلا ہوا ہو، ہونٹ پھٹے ہوئے شدید پیاس، مریضہ چپ چاپ پڑی رہنا چاہے کیونکہ حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے حیض مقدار میں زیادہ اور بھورے رنگ کا۔

کلکیریا کارب:۔ بلغمی دموی مزاج مستورات مریضہ اندرونی طور پر ٹھنڈک محسوس کرے، ٹھنڈی ہوا کا خفیف سا جھونکا بھی مریضہ کے رگ و ریشہ میں پیوست ہو جائے مریضہ محسوس کرے جیسے اس نے بھیگے ہوئے موزے پہنے ہوئے ہیں۔ سیڑھیاں چڑھنے پر چکر، زینہ

ختم کرنے سے قبل ہی مریضہ کو بیٹھ کر سانس لینا چاہیے، حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ، خفیف سی اکساہٹ حیض کو پھر جاری کر دیتی ہے۔ اعضا میں بھاری پن اور دردناک بوجھ کا احساس اور چلنے پر بے حد تھکاوٹ، شرمگاہ کی نالی میں مسلسل ہلکا ہلکا درد۔

کلکیریا فاس:۔ ہر سردی سے جسم کے مختلف حصص اور جوڑوں میں بائی کے درد کلکیریا فاس کا ایک نہایت نمایاں نشان ہے اور جہاں یہ موجود ہو کلکیریا فاس نہ صرف رحم کی گراوٹ ہی کو روکتی ہے بلکہ بائی کے دردوں کی بھی بیخ کنی کر دیتی ہے بغم، پاخانہ یا پیشاب کی تکلیفات سے پیدا شدہ رحمی گراوٹیں۔

کینتھرس:۔ شرمگاہ میں جلن، اور فرج میں کھجلی، پیشاب کی مسلسل حاجت، بجد کش جلن کے ساتھ صرف چند قطرے خارج ہوں جو بعض اوقات خونی ہو یا بعض اوقات پیشاب کے اخراج کے بعد خونی آنوں آئے، خواہش نفسانی بے حد بڑھی ہوئی۔

کاربوانیملس:۔ رانوں میں بجد تھکاوٹ، خصوصاً حیض کے قبل اور دوران حیض سے مریضہ بے حد تھک جائے، یہاں تک کہ مریضہ حیض کے دوران بول بھی نہ سکے۔

کیموملا:۔ رحم کی طرف دردِ زہ کی طرح مسلسل دباؤ، پیشاب کی بار بار حاجت کیساتھ بار بار سفید پانی کا سا مقدار میں زیادہ پیشاب ہو، منجمد شدہ خون کا سیلان، ٹانگوں کی وریدوں میں کاٹنے والے دردوں اور رحم میں دردِ زہ کے سے دردوں کے ساتھ، تکلیف کی نسبت مریضہ مزاج میں زیادہ چڑچڑی ہوتی ہے، خصوصاً حیض کے وقتوں پر جبکہ مریضہ از حد لڑاکی ہو جاتی ہے مریضہ شاذ و نادر ہی تہذیب یافتہ گفتگو کر سکتی ہے۔ حیض قبل از وقت خون سیاہ، منجمد شدہ۔

چائنا:۔ جہاں گراوٹ وغیرہ رطوباتِ زندگی کے اور خصوصاً خون کے ضائع ہونے سے پیدا ہوئی ہو، کانوں میں گھنٹہ بجنے کی آوازیں بغیر درد کے دست اور لیکوریا، شکم میں تناؤ کا احساس جس کو ڈکار اور باد سے آرام نہ ہو، حیض مقدار میں زیادہ، استحاضہ۔

کوکولس:۔ کمر میں فالجی درد جس کی وجہ سے چلنا نہایت تکلیف دہ یا ناممکن ہو جائے حیض میں بے قاعدگیاں اور حیض کے اجراء پر متلی اور غشی سی۔

کنوسنتھ:۔ شرمگاہ کی نالی میں مسلسل حدت اور کھینچنے والے درد، مزمن اور بار بار

درد شکم کے دھبے جس سے مریضہ کو دوہرا ہونا پڑے، بے حد پریشانی کے ساتھ۔

کونیم:۔ رحم میں گراوٹ اور سختی آ جائے، بے حد متلی اور قے، سر میں چکر جس کی زیادتی لیٹی ہوئی حالت میں اور خصوصاً کروٹ بدلنے پر ہو، پیشاب کرتے وقت پیشاب رک رک کر ہو، ہر حیض کے وقت چھاتیاں بڑی ہو جائیں، پھوڑے کا سا درد کریں، رحم کی گراوٹ خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ رحم میں سخت گھاؤ اور شدید لیکوریا ہو۔

ڈلکامارہ:۔ مریضہ کو ہر حیض سے قبل جلد پر ایک قسم کے دانے نکل آتے ہیں، مریضہ کی تمام تکلیفات موسم کی تبدیلی کے ساتھ بڑھیں خصوصاً جب کہ موسم سرد و مرطوب ہو جائے۔

فیرم:۔ مریضہ بے حد کمزور، تاہم مریضہ کے چہرے پر سرخی ہوتی ہے، حیض دو یا تین دن بند رہ کر پھر ظاہر ہو جائیں، حیض کے قبل ڈنک لگنے کے سے درد، سر، کانوں میں گھنٹہ بجنے کی آوازیں اور رحم سے آنوں کے ٹکڑوں کا اخراج۔

گریفائٹس:۔ حیض ہمیشہ دیر سے ہوں، رنگ ہلکا اور مقدار بہت کم، حیض کے قبل اور دوران صرف دن کے وقت بجد کھانسی جس سے سینہ میں درد ہو لیکن رات کے وقت کھانسی بالکل نہ ہو، قبض، پاخانہ لمبا، مشکل، گانٹھ دار، جسم کے مختلف حصص میں کھجلی کے چٹے، جن میں سے چپکنے والی شہد کی سی رطوبت سے، حیض کے دوران صبح کی متلی اور قے، حیض کے دوران فم معدہ میں درد جیسے سب کچھ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، بجد درد کرے۔

اگنیشیا:۔ حیض مقدار میں کم، سیاہ اور بدبودار، رحم میں اینٹھن والے درد جس کے ساتھ بجانے لگیں، فم معدہ میں کمزوری اور خالی پن کا احساس، ٹھنڈی سانس لے، مریضہ دبے ہوئے غم کا شکار ہوتی ہے، جس سے مریضہ بالکل تباہ ہوتی معلوم ہو۔

کالی کارب:۔ کمر میں بے حد درد اور بوجھ، حیض کے دوران کمر میں درد جیسے بوجھ رکھا ہے، حیض کے دوران تمام جسم پر بے حد کھجلی، رحم اور اس کے متعلقات میں سوئیاں چبھنے کے سے درد ہوں، پاخانے کے وقتوں سے ایک یا دو گھنٹے قبل شکم میں بے حد پریشانی، رحم کی گراوٹیں جو وضع حمل سے پیدا ہوتی ہوں۔

کالی بائیکرام:۔ یہ دوا خصوصاً سیاہ بالوں والی موٹی عورتوں کیلئے مفید ہے

جب رحم کی گراوٹ گرم موسم سے پیدا ہوئی ہوئی معلوم ہو، خصوصاً اس وقت زیادہ مفید ہے جب گاڑھا سخت لیوکیوریا کا سیلان بھی ساتھ ہو جو تاروں میں کھینچا جا سکے۔

لیکیسس :۔ رحم کے مقام میں درد جیسے متورم ہے رحم چھوا جانا برداشت نہیں کر سکتا اور مریضہ چاہتی ہے کہ رحم پر سے ہر قسم کا بوجھ ہٹا دیا جائے مریضہ اپنے شکم پر سے کپڑے ہٹا دینا چاہتی ہے۔ خصوصاً جب گراوٹیں سن یاس کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہوں داہنی گلٹی میں شدید درد جو وہاں سے آلاتِ تناسل زنانہ کو یا اوپر کو، جگر یا سینہ کو جائے۔ داہنے خصیۃ الرحم کے مقام میں ورم اور سختی جس میں جذبات جلد جلد جوش میں آنے والی حرکات لمبی سیروں یا زیادہ محنت سے زیادتی ہو۔

لیڈم :۔ بعد سیلان الرحم، چہرہ پیلا، بار بار پیشاب جو رات کو بھی ہو، لیڈم خصوصاً وہاں زیادہ مفید ہوتا ہے۔ جہاں تکلیفات گرمی سے (خصوصاً بستر کی) بڑھیں، تمام جسم میں ٹھنڈک کا احساس مریضہ اپنے آپ کو گرم نہیں کر سکتی، حرارتِ غریزی میں کمی۔

لیلیم ٹگ :۔ کمزوری، اس امر کا احساس جیسے وہ نیچے کی طرف شکم میں کھینچ رہی ہے سینہ اور کندھوں میں کھچاوٹ، شکم میں بوجھ اور نیچے کی طرف دباؤ کا احساس، رحم کے مقام میں نیچے دبانے والا درد، جیسے شکم کے تمام اعضاء شرمگاہ کی نالی کے راستے باہر نکل آئیں گے۔ اگر ان کو سہارا نہ دیا جائے، رحم کا آگے کی طرف گر جانا، پیچھے کی طرف گر جانا یا نیچے کی طرف گر جانا، سر کی چوٹی میں پھٹنے کا احساس۔

لائیکو پوڈیم :۔ مجلنے میں شرمگاہ کی نالی میں دباؤ کا احساس، شرمگاہ میں بے حد خشکی کا احساس، بے حد ریاح کا اجتماع خصوصاً بائیں پسلیوں سے نیچے پیشاب میں سرخ ریت ہو فوراً پیشاب کرنے سے قبل پیٹھ میں شدید درد جو پیشاب کے جاری ہوتے ہی ختم ہو جائے تھکانا انداز۔

مگنیشیا میور :۔ ہسٹیریکل تکلیفات اور تشنجی علامات اعضاء میں، بعد کمزوری قبض، پاخانہ لمبا اور دقت سے ہو جو مقعد کے کنارے پر ٹوٹ جائے، نیند ٹھیک نہ آئے۔

مرکیوریس :۔ ہر حیض کے دوران پریشانی، زبان سرخ جس پر سیاہ چھٹے پڑ جائیں منہ میں نمکین ذائقہ، مسوڑھوں کا قدرتی رنگ جاتا رہے۔ دانت کھٹے ہو جائیں یہ تمام قسم کی گراوٹوں

میں نہایت مفید ہے جب اس کی طبعی علامات موجود ہوں۔ ہر رات کو رانوں پر ٹھنڈا چپچپا پسینہ مریضہ کو تسلی نہ ہو سکے، ہر رات میں نقص نکالا کرے۔

میورکس :۔ رحم میں گراوٹ اس امر کا احساس جیسے سب کچھ شرمگاہ کے راستہ باہر نکل آئے گا، مریضہ کو پالتھی مار کر بیٹھنا پڑے لیکن آلاتِ تناسل کا ذرا سا چھوا جانا بھی شدید خواہش نفسانی پیدا کر دے۔

نیٹرم میور :۔ ہر صبح آلاتِ تناسل کی طرف دباؤ اور بوجھ کا احساس، مریضہ کو رحم کے گرنے کو روکنے کے لیے بیٹھنا پڑے، ہر روز صبح کو درد سر کے ساتھ اٹھے جو کافی عرصہ تک ہے، قبض جس کے ساتھ تنگی کا احساس ہو، پاخانہ کا اخراج نہایت مشکل ہو جس سے مقعد پھٹ جائے اور خون بہے اور جس کے بعد مقعد میں بہت دیر تک پھٹنے کا سا درد رہے آنسو ڈبڈبائے رہیں ذرا ذرا سی بات پر روئے۔

نائٹرک ایسڈ :۔ شدید دباؤ جیسے شرمگاہ سے سب کچھ باہر آ جائے گا جس کے ساتھ کمر میں درد ہو جو چوتڑوں اور رانوں میں جائے، بے حد دبھرے پاخانے جن کے ساتھ بعد خون کا اخراج ہو، درد پاخانہ کے بعد بہت دیر تک رہیں جو مریضہ کو تھکا دیں۔

نکس موسکاٹا :۔ ہر کھانے کے بعد شکم میں بے حد تناؤ نیند کے دوران منہ اور حلق میں بے حد خشکی جس کی وجہ سے مریضہ کو بے حد تکلیف ہو، حیض کے دوران پیٹھ میں بے حد دباؤ جو اندر سے باہر کو ہو، حیض مقدار میں زیادہ اور سیاہ رنگ کے۔

نکس وامیکا :۔ بوجھ اٹھانے کی وجہ سے رحم میں گراوٹ پیدا ہو جائے صبح کو وقت بستر میں یا چلتے وقت آلاتِ تناسل کی طرف دباؤ شکم میں تنگی کے احساس کے ساتھ، قبض پاخانے لیے سخت اور مشکل یا چھوٹے پاخانے مسلسل حاجت کے ساتھ، عیش پسندی کی زندگی سے پیدا شدہ بد ہضمی ۳ بجے صبح کے بعد مریضہ سو نہ سکے کمر میں درد جس کی وجہ سے مریضہ بستر میں کروٹ نہ بدل سکے، پیشاب بار بار مریضہ جلد جلد اور مقدار میں زیادہ پیشاب کرے جس کے ساتھ جلن دار درد ہو، دیرینہ رحم کی گراوٹ، جس کے ساتھ خشک کھانسی ہو، پسلیوں کے نچلے حصہ میں سکڑن کا احساس ہو۔

اوپیم :۔ اوپیم میں رحم کی گراوٹ سے زیادہ دیر تک کھڑے ہونے اور ڈر سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ جس کو بہت بڑی طاقت میں دینے سے درست کرتا ہے تیز ساہا سال کی قبض جس میں سخت سیاہ سدے رحم کی گراوٹ کے ساتھ موجود ہو بہت مفید ہے بشرطیکہ اوپیم بہت اونچی طاقت میں دی جائے، خوش مزاجی کی رغبت۔

پٹرولیم :۔ شکم میں بے حد کمزوری اور خالی پن کا احساس، پیٹھ میں بہت گری کے درد سے کا احساس پاخانہ کم ہونا، سخت خشک جس کو نکالنے میں تکلیف ہو معدے میں کھٹاس، کھانے کے بعد بے حد پیاز کا ڈکاروں کی صورت میں نکلنا، مریضہ بہت لا پرواہ۔

پلاٹینا :۔ موٹے زہار کے پیچھے اور اندرونی اعضا میں مسلسل بوجھ اور دباؤ، درد کرنے والی ذکی الحس، اندرونی جاڑے اور سردی کے ساتھ، پاخانہ مقدار میں کم اور مشکل سے نکلے، کیونکہ کمہار کی مٹی کی طرح مقعد اور مبرز میں چمٹ جائے، مریضہ کو اپنے ہی خیالات مریضہ کو ڈرائیں۔

پاڈوفائلم :۔ وضع حمل کے بعد رحم اپنی جگہ سے گر جائے رحم کی اس گراوٹ کے ساتھ مقعد بھی باہر نکل آئے، پاخانہ بار بار دن میں کئی بار، بالکل قدرتی مگر کمزور کر دینے والے صبح سویرے درد سر چہرے میں تمتماہٹ کے ساتھ۔

پلساٹیلا :۔ شکم اور کمر میں بوجھ اور دباؤ جیسے پتھر سے ہو بیٹھنے پر ٹانگیں سو جائیں اور بے سود پاخانے کی حاجت کے ساتھ ہو حیض کے وقت درد، بے خوابی کے ساتھ جس سے مریضہ ہر طرف کروٹیں بدلے حلیم الطبع آنسو ڈبڈبا آنے والی، اور منکسر المزاج مریضائیں ہر بات پر چلائے غمگین اور مایوس رہے، صبح کے وقت منہ میں بہت بد ذائقہ، کوئی چیز اچھی نہ معلوم ہو مریضہ پیلی اور کمزور، حیض دیر سے ہوں۔

رسٹاکس :۔ خصوصاً بائی کی طبیعت والی مریضاؤں کے لیے مفید ہے جو آندھی کے قبل اور مرطوب موسم میں بدتر ہو جاتی ہوں، مریضہ ایک ہی وضع میں زیادہ دیر تک لیٹ نہیں سکتی، کیونکہ اُسے آرام حاصل کرنے کی خاطر کروٹیں بدلنی ہی پڑتی ہیں ایک کروٹ کچھ دیر لیٹتی ہے اور پھر اس کو کروٹ بدلنی پڑتی ہے حرکت کے آغاز پر تکلیف جب مریضہ کچھ دور چل لے

تو آرام محسوس کرے ایسی صورتوں میں رسٹاکس بائی اور رحم کی گراوٹ ہر دو کو دور کرتا ہے۔

سیپیا :۔ درد کرنے والی اکڑن رحم میں محسوس ہو رحم میں نیچے دبانے کا بوجھ سانس میں دقت، ایسا معلوم ہو کہ ہر چیز شرمگاہ کی نالی سے باہر نکل آئے گی۔ مریضہ کو رحم کے اعضاء کو باہر نکلنے سے روکنے کے لیے ٹانگیں ایک دوسرے پر چڑھا کر (پالتھی مار کر) بیٹھنا پڑے شرمگاہ کی نالی اور رحم کا گر جانا، مقعد میں بوجھ کا احساس جس میں پاخانہ آجانے سے بھی آرام نہ ہو، معدے میں خالی پن کا احساس، پیشاب میں کمہار کی مٹی کا سا رسوب جس کو برتن کے کناروں سے دھونا مشکل ہو جائے، حیض بہت دیر میں ہوں۔

سیکیل کار :۔ رحم میں نیچے دبانے والے اور نکال دینے والے لمبے درد، مریضہ پتلی دبلی اور سوء المزاج حیض مقدار میں زیادہ۔

سلیسیا :۔ شرمگاہ کی نالی میں نیچے دبانے کا احساس، حیض کے قبل اور دوران بے حد قبض، ریڑھ کے ستون میں ورم کی وجہ سے رحم کا گر جانا، سلیسیا کی رحمی گراوٹ کے ساتھ پاخانے کی ہمیشہ دقت ہوتی ہے

سٹانم :۔ حیض ظاہر ہونے سے ایک ہفتہ قبل بے حد پریشانی اور غمگینی لیکن جوں ہی حیض نمودار ہو جائیں یہ تکلیفات جاتی رہیں، دیگر نیا اعصابی درد سر رحم کی گراوٹ کے ساتھ موجود ہوتے ہیں ہر تکلیف بہت ہلکی شروع ہو آہستہ آہستہ بڑھ کر سخت ترین ہو جائے، اور اس کے بعد اسی طرح سے آہستہ آہستہ کم ہو بولنے سے گانے سے یا اونچی آواز سے پڑھنے سے، جبڑے اور سینہ میں کمزوری آجائے ورزش سے یا سخت کام سے اس قدر کمزوری پیدا ہو جائے، کہ مریضہ کو اسے بند کر دینا پڑے، دماغی چڑچڑا پن۔

سٹافی سیگریا :۔ شکم میں کمزوری کا احساس، ایسا معلوم ہو کہ شکم گر جائیگا مریضہ کمزور اور بیمار نما ہر خیال اور بات کی ذکی الحس، دانتوں میں شدید درد اور دانتوں پر سیاہ لکیریں۔

سلفر :۔ آلات تناسل میں کمزوری کا احساس، شرمگاہ کی نالی میں جلن مریضہ نچلی نہ بیٹھ سکے، مریضہ سیدھی ہو کر نہ چل سکے، کمزوری کی وجہ سے ذرا سی جھکی رہے نیند بھاری جس سے مریضہ کو تھکاوٹ پیدا ہو یا نیند بہت ہلکی بار بار مریضہ جاگ جائے ۱۱ بجے قبل دوپہر سے ۱۲ بجے دوپہر تک

مریضہ بہت کمزوری محسوس کرے ، اور کھانے کا انتظار نہ کر سکے ، سر کی چوٹی پر گرمی ، پاؤں ٹھنڈے ، تتماہٹ کے دورے شدید درد سر جس سے مریضہ جاگ جائے ۔

سلفیورک ایسڈ :۔ بے حد کمزوری ، عام کپکپی کے ساتھ لیکن لرزہ حقیقتاً نہ ہو مریضہ ہر کام بہت جلدی میں کرنا چاہے اس لیے وہ اپنے آپ بھی خوش نہ ہو سکے کیونکہ کام اس کی مرضی کے مطابق جلد ختم نہیں ہوا ، معدے میں بے حد تیزابیت حیض بہت جلد جلد اور مقدار میں بہت زیادہ ۔

تھوجا :۔ ایک نہایت پریشان کن درد ، کولہے کی ہڈی میں چلتے وقت یا گھوڑے کی سواری کرتے وقت ، مریضہ کو آرام حاصل کرنے کی لیٹ جانا پڑے ، اسی قسم کا درد دورانِ حیض ہو ، جو بائیں گلہری تک جائے ۔

وریٹرم البم :۔ حیض والے درد جن کے ساتھ قے اور دست ہوں یا صرف کمزور کر دینے والے دست ہوں ٹھنڈے پسینے کے ساتھ ، رحم کی گراوٹ بھی رفع ہو جاتی ہے مریضہ دماغی طور پر بہت مغرور اور تحکمانہ مزاج کی ہو ۔

زنکم :۔ حیض کے دوران اعضاء میں بھاری پن ، گھٹنوں کے گرد شدید کھچاوٹ کے ساتھ ، ایسا معلوم ہو کہ ان کو مروڑ کر الگ کیا جا رہا ہے مریضہ صرف اسی وقت بہتر محسوس کرے جب خون حیض جاری ہو ۔ حیض کے وقت علاوہ بائیں خصیۃ الرحم کے مقام میں چھیدنے والا درد جس کو دبانے سے جزوی آرام ہو ۔ حیض دیر سے مزاج بدلا کرے ۔

مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ دیکھیے :۔

سمی سی فیوگا ، کالو فائلم ، ہیلونائس وغیرہ ۔

باب ہشتم

رحم میں ورم

INFLAMATION OF THE UTERUS

رحم میں جس قدر ورمی بیماریاں ہوتی ہیں ان کو ہم دو قسم میں تقسیم کرسکتے ہیں اول حاد یعنی Acute اور دوسری مزمن Chronic ماہرین آلات تناسل زنانہ نے ان کی اور بھی قسمیں لکھی ہیں ۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ حاد اور مزمن سے ہمارا مطلب بالکل حل ہو جاتا ہے ۔

رحم کی بیرونی جھلی یعنی وہ غلاف جس میں تمام رحم لپٹا ہوتا ہے کے ورم کو Endometritis کہتے ہیں اس ورم میں بلغمی جھلی اور نزدیکی ریشے اور رحم کی گردن اور رحم کا جسم ماؤف ہوتا ہے جب ورم رحم کی اندرونی جھلی میں ہوتا ہے تو اس کو Metritis کہا جاتا ہے ۔

رحم کی بیرونی جھلی کا حاد ورم (لیوکوریا)

ACUTE ENDOMETRITIS

رحم کی بیرونی جھلی کے ورم کو مختلف مصنفین نے مختلف نام دیے ہیں مثلاً Acute Uterine یعنی حاد سیلان الرحم Internal Metritis یعنی اندرونی ورم رحم Acute Uterine Eattarh رحم کا حاد نزلہ وغیرہ ۔ Acute Uterine Cattarh رحم کا حاد نزلہ وغیرہ عموماً اس تکلیف کے آغاز میں کسی قدر بخار ہوتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقامی ورم کا آغاز ہو رہا ہے اس مقامی ورم کی وجہ سے

عام جسمانی کمزوری، درد سر، بخار کی حدت اور جاڑا ہوتا ہے اور اس کے بعد پیڑو کے مقام میں شدید درد شروع ہو جاتے ہیں جو گرد و نواحی حصص میں جاتے ہیں پیٹھ میں بوجھ، درد، کھینچاوٹ اور نیچے دبانے کے احساس مریضہ محسوس کرتی ہے اور لیکوریا شروع ہونے سے خصوصاً قبل پاخانے کی نالی اور مثانہ میں مروڑ ہوتا ہے جب حالات زیادہ شدید ہوں تو شرمگاہ کی نالی میں ورم آجاتا ہے۔ اور بعض وقت اعضائے تناسل کے بیرونی حصص میں بھی ورم اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ رحم کا سیلان یعنی لیکوریا چند گھنٹوں کے بعد شروع ہوتا ہے جو ورمی علامات کی پہلی نمود ہے۔

یہ سیلان آغاز میں پانی کا سا اور خون کا سا ہوتا ہے لیکن جلد ہی گاڑھا زردی مائل یا سبزی مائل تار دار یا پیپ سا ہو جاتا ہے۔ سوکھنے پر زردی یا سبزی مائل دھبے کپڑے پر رہ جاتے ہیں اور جہاں کپڑے پر لگتا ہے وہ جگہ ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے اس پر لئی لگا کر سکھا دی گئی ہے اس کے کچھ دن بعد یہ سیلان سفیدی مائل دودھ کا سا ہو جاتا ہے جس میں گاڑھی رطوبت کے شفاف ٹکڑے ملے ہوتے ہیں۔ سیلان میں اگر تبدیلی واقع ہو جائے تو ورمی کیفیت تحلیل ہو جاتی ہے اس حالت تک پہنچنے کے لیے ۳۶ سے ۴۰ دن لگتے ہیں۔ یا اس سے بھی جلد جب سیلان مزمن ہو جاتا ہے یا حیض کے زمانہ میں کثرت جماع کے بعد زیادہ کھانے پینے سے یا بغیر کسی وجہ کے دوبارہ ظاہر ہوتا ہے یہ عام قاعدہ ہے کہ جس قدر ورم حاد یعنی Acute ہو گا اسی قدر سیلان گاڑھا اور گہری رنگت کا ہو گا۔

اس تکلیف کے کورس کے چار مرحلے ہیں پہلے مرحلے میں شرمگاہ پر شرمگاہ کی نالی اور رحم میں خارش، رحم میں گرمی، کمر میں درد، پیٹھ میں درد، خواہش جماع کی زیادتی اور پیشاب کی بار بار حاجت کے ساتھ ہوتی ہے۔ دوسرا مرحلہ تیسرے یا چوتھے دن شروع ہوتا ہے اس میں پانی کا سا سیلان شروع ہو جاتا ہے جو آغاز میں کم ہوتا ہے۔ مگر جلد ہی زیادہ ہو کر سبزی مائل، یا زردی مائل کچھ گہری رنگت کا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ پیشاب میں زیادتی اور جلن ہوتی ہے تیسرا مرحلہ تقریباً نویں دن شروع ہوتا ہے ورم کم ہو جاتا ہے مگر سیلان کی زیادتی بدستور قائم رہتی ہے سیلان زیادہ گاڑھا، زیادہ سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب کی مقدار کم

ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ سیلان میں بھی کمی آجاتی ہے چوتھے مرحلہ میں ورم مزمن . . . Chronic ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو سیلان ختم ہو جاتا ہے مگر بار بار بغیر کسی ظاہری وجہ سے نمودار ہوتا ہے اور غائب ہوتا رہتا ہے۔

میں نے شرمگاہ کے لیکوریا کے بیان میں بتایا ہے کہ کچھ طبیعتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے اندر ایک یادوسری قسم کے نزلہ کا تاثر موجود ہوتا ہے ایسی طبیعتوں میں ذرا سی تحریک سے نزلاوی کیفیتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکوریا کی مریضائیں یہ تاثر عموماً والداؤں اور دادیوں یا نانیوں سے حاصل کرتی ہیں گویا لیکوریا کا مرض خاندانوں میں پشت بہ پشت اور نسل بہ نسل چلتا ہے۔ ان نزلاوی تاثروں کی وجہ سے رحم کی بلغمی جھلی میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس ورم کی تحریک سے رحم کی یہ نزلاوی کیفیت یعنی سیلان شروع ہوتا ہے رحم کا سیلان شرمگاہ کی نالی کے ورم کی تحریک سے بھی ہو سکتا ہے یا یوں کہنا چاہیے کہ رحم کی بیرونی جھلی کا ورم شرمگاہ کی نالی سے پھیل گیا ہے۔

لیکن بہت سی کیفیتیں ایسی موجود ہیں کہ جن کے اثر سے ورم بہت آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے جو مریضہ کو اس ورم کی ہستی یا تو لید کا پتہ نہیں چلتا۔ تاہم یہ ورمی کیفیت مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے اور اس مزمن کیفیت کی وجہ سے لیکوریا شروع ہو جاتا ہے حالانکہ مریضہ کو ابتدائی علامات اور تکلیفات کا کچھ علم یا احساس نہیں ہوتا۔

ورم جس کی وجہ سے لیکوریا پیدا ہوتا ہے عموماً رحم کی بلغمی جھلی میں ہوتا ہے لیکن بعض وقت یہ ورم رحم کی گردن میں اور رحم کے جنیدے میں بھی پہنچ جاتا ہے۔ اور شرمگاہ کی نالی کو بھی ماؤف کر لیتا ہے۔ ان حالتوں میں لیکوریا کا سیلان نہ صرف رحم سے بلکہ شرمگاہ کی نالی سے ملا جلا ہوتا ہے۔ رطوبتیں بہت قسم کی ہوتی ہیں مگر جو رطوبتیں تیز ہوتی ہیں وہ جہاں لگتی ہیں وہیں خارش پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی لیے اس خارش کی وجہ سے خواہش جماع بہت زوروں سے پیدا ہو جاتی ہے خواہش جماع کی زیادتی کے علاوہ بار بار ماؤف حصص کو کھجلانے سے مختلف قسم کی کھجلی کے دانے اور ابھار بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

اسباب

میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ لیکوریا کے اسباب زیادہ تر خاندانی ہوتے ہیں ان کے علاوہ چوٹ یا صدمہ بھی ہو سکتے ہیں۔ شرمگاہ کی نالی سے ورم بڑھ کر رحم تک

پہنچتا ہے چاہے یہ ورم سوزاک کا ہو یا نہ، حیض کے دوران میں یکایک سردی کا لگ جانا، حیض کے دوران میں حیض کا یکایک رک جانا، کثرت جماع وغیرہ وغیرہ۔

رحم کی بیرونی جھلی کا مزمن ورم (لیوکوریا)

CHRONIC ENDOMETRITIS

رحم کی بیرونی جھلی کا ورم اگرچہ بہت زیادہ مہلک یا خطرناک نہیں ہوتا تاہم اس سے کئی قسم کی تکلیف دہ اور خطرناک تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں جس سے مریضاؤں کی زندگیاں مصیبت زدہ بن جاتی ہیں۔ یہ ورم عموماً حاد ورم کے بعد شروع ہوتا ہے جبکہ موخرالذکر ورم کم ہو کر گھٹ جاتا ہے لیکن بعض وقت یہ بغیر حاد تکلیف کے شروع ہو جاتا ہے اور تمام علامات اور تکلیفیں بغیر کسی ظاہری وجہ کے شروع ہو جاتی ہیں۔ ابتدائی علامات جس سے اس ورم کا پتہ چلتا ہے لیوکوریا، کمر اور پیڑو میں شدید کھینچنے والے درد ہوتے ہیں جو چلنے سے کھڑے ہونے سے، یا دونوں سے ہی بڑھ جاتے ہیں۔ ایک یا دوسرے قسم کی حیض کی بے قاعدگی نمودار ہو جاتی ہے دماغی پست حوصلگی، دردِ سر اور ہسٹریا اکثر اسی کے ساتھ ہوتے ہیں یا تمام تکلیفات اور علامتیں اور ان کے ساتھ کئی دوسری بھی مریضہ کے اندر موجود ہو جاتی ہے۔

رحم کا سیلان اکثر مختلف مستورات میں اور مختلف وقتوں میں مختلف ہوتا ہے شرمگاہ کے نالی کے لیوکوریا کی طرح اس [illegible] قدر کم بھی ہو سکتا ہے کہ باہر بالکل معلوم ہی نہ ہو یا اس قدر زیادہ کہ کئی تولیے دن بھر میں بھیگ جائیں۔ سیلان کا رنگ، نوعیت اور ظاہری شکل و شباہت اور اثرات مختلف ہوتے ہیں یہ سیلان بے رنگ کا، نیم شفاف، سبزی مائل، گہرا یا سیاہی مائل یا شدید حالتوں میں خون ملا ہوتا ہے یا گاڑھا لیسدار جو شکل سے طبعی جھلی سے علیحدہ ہوتا ہے اس کی نوعیت معمولی نرم گاڑھی، بے تحریک نہ پیدا کرنے والی یا تیز سوزش پیدا کرنے والی اور لب ہائے فرج کو چھیل دینے والی یا گرد و نواحی حصص کو چھیل دینے والی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کے اثرات بھی مختلف ہوتے ہیں اس سیلان سے مریضہ بہت جلد جلد کمزور ہوتی جاتی ہے اس میں شک نہیں کہ طبیعت میں پہلے ہی بیماری کا تاثر موجود ہوتا ہے لیکن اس کیفیت سے یعنی سیلان سے

اور بھی بیماری ابھر آتی ہے اور افعالی ابتریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

رحم کی بیرونی جھلی کے مزمن ورم کے اسباب کو دو حصص میں تقسیم کیا جا سکتا ہے پہلے حصہ میں طبعی تاثرات اور وہ سب اثرات ہیں جن کی وجہ سے طبعی اور افعالی ابتری پیدا ہوتی ہے مثال کے طور پر حیض کی بے قاعدگیاں یا عضوی گڑبڑیں انہی وجوہات سے بہت سی نوجوان اور ذرا عمر رسیدہ کنواریاں عورتوں میں رحم کا سیلان شروع ہو جاتا ہے۔

دوسری قسم میں تحریک دینے والے اسباب کو شامل کیا جا سکتا ہے یہ اسباب ازدواجی زندگی میں بہت عام پائے جاتے ہیں مثلاً اعضائے تناسل میں بےجا تحریک اور یکایک عضوی تبدیلیاں جس کا مقابلہ رحم اور اس کے متعلقات کو کرنا پڑتا ہے۔

طبعی تاثر اور مزاجی کیفیت رحم کے لیوکوریا کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اس کا ذکر میں شرمگاہ کی نالی کے لیوکوریا میں کافی کر چکا ہوں۔ تاہم میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ بلغمی جھلی مزاج اور خنازیری مزاج لڑکیاں اس مرض کی اکثر شکار ہوا کرتی ہیں۔ اس ضمن میں جو طبیعتیں آتی ہیں وہ دبلی پتلی بھی ہو سکتی ہیں اور موٹی تازی بھی۔ یہ طبیعتیں ذرا سی سردی لگ جانے سے مرطوب موسم میں تکلیف حاصل کر لیتی ہیں۔ سردی اور مرطوبیت کی یہ ذکی الحسی سیلان الرحم اور شرمگاہ کی نالی کے سیلان ہر دو کا پیش خیمہ ہیں۔ عالم شباب میں پہنچنے پر یہ مزاجی اثرات مسلسل لیوکوریا اور آلاتِ تناسل کو تحریک دیتے رہتے ہیں۔

رحم کے لیوکوریا کی کئی ایک قسمیں حیض کی بے قاعدگی کی وجہ سے خیال کی جاتی ہیں ایک نوجوان عورت جو نازک مزاج ہے کو حیض کے قبل مسلسل دو تین مہینے سیلان الرحم رہتا ہے۔ یہ سیلان الرحم حیض کا پیش خیمہ خیال کیا جاتا ہے۔ دوسرے حالات میں حیض رک جاتا ہے۔ اور اس کے بجائے سیلان الرحم شروع ہو جاتا ہے یہ سیلان ٹھیک ایک مہینہ کے وقفہ کے بعد شروع ہو کر اتنے ہی دن رہتا ہے جتنے دن کہ حیض کو رہنا چاہیے۔ اور حیض کے دنوں میں اس قسم کا سیلان، حیض کی مقدار کے برابر کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ ایسی بھی مریضائیں ہیں جن کے حیض بالکل درست اور باقاعدہ ہوتے ہیں ان میں لیوکوریا ٹھیک وقفہ پر شروع ہوتا ہے جس کی مقدار حیض کی نمود کے قبل زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یا حیض بند ہونے کے بعد

بڑھتی ہے اس قسم کا سیلان ماہ بماہ حیض پر جاری ہوتا جاتا ہے اور وقت آتا ہے جب حیض کے بجائے صرف سیلان الرحم ہی ہوتا ہے۔ سخت تر حالات میں اس قسم کا لیوکیوریا رحم سے سیلانِ خون کا باعث ہوتا ہے۔

جس طرح حیض کے جاری ہونے کے قبل لیوکیوریا کا آغاز ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سے حیض بند ہونے کے زمانہ یعنی سن یاس میں آخری مہینوں میں بجائے خون حیض کے لیوکیوریا کا سیلان ہوتا ہے ایسی بھی مریضائیں بھی ملتی ہیں جن کو ہمیشہ حیض کے بجائے سیلان الرحم ہوتا ہے اور وضع حمل یا اسقاط کے بعد کئی کئی مہینے تک جاری رہتا ہے۔ اسقاط کے بعد جب لیوکیوریا شروع ہو کر کئی کئی مہینے جاری رہتا ہے تو یہ لیوکیوریا آئندہ کے لیے عورت کو بالکل بانجھ کر دیتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بانجھ پن لیوکیوریا کی وجہ سے نہیں ہوتا، بلکہ آلات تناسل کی اندرونی خرابیوں کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ تاہم ظاہرا طور پر یہی کہنا پڑتا ہے کہ لیوکیوریا ہی بانجھ پن کا باعث ہے۔

رحم کی بیرونی جھلی کا مزمن ورم یا رحم کا سیلان بیاہی ہوئی مستورات میں مقامی تحریک کی وجہ سے بھی ہوتا ہے مثلاً جماع کی زیادتی جماع کے ٹھنڈے پانی کی پچکاریاں حمل اسقاط اور تمام دوسری وجوہات جن سے آلات تناسل کی بلغمی جھلی میں ورم پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کا باعث ہو سکتی ہیں اسی طرح سے چوٹیں، صدمات اور ڈنبل وغیرہ کی موجودگی لیوکیوریا پیدا کرنے کا باعث ہو سکتے ہیں۔

رحم کی بیرونی بلغمی جھلی کے ورم اور لیکوریا (سیلان الرحم) کا معالجہ

مفصلہ ذیل ادویہ مختلف قسم کے لیوکیوریا کے لیے مفید ہیں علاج بالمثل ہونا چاہیے اور دوا کا انتخاب بالکل درست ہونا چاہیے تاکہ جلد تر فائدہ ہو سکے۔

کمی خون کی وجہ سے لیوکیوریا: کلکیریا کارب، چائنا، فیرم، نیٹرم میور فاسفورس، پلساٹیلا، سیپیا۔

لیوکوریا: تحریک، چھوٹی چھوٹی خراشوں اور دانہ دار ابھاروں کی وجہ سے
انٹم ٹارٹ، ارجنٹم نائٹریکم، بیلاڈونا، کیلنڈولا، ہائیڈراسٹس، آئیوڈیم، مرک، سباٹنا تھوجا۔

لیوکوریا: دبلی پتلی، سوء المزاج مستورات میں رحم اور اس کے گرد و نواحی مقامات میں عضوی تکلیف سے: آرسنک، آرسنک آئیوڈائڈ، کاربوویج، گریفائٹس کریازوٹ، مرک سال۔

لیوکوریا ہاضمہ کی خرابیوں کے ساتھ: کلکیریا کارب، کوکولس، کافیا، لائیکوپوڈیم نکس وامیکا، فاسفورس، پلساٹیلا۔

لیوکوریا شہوانی تحریک کے ساتھ: چائنا، پلاٹینا۔

لیوکوریا جماع سے بے پروائی یا نفرت کے ساتھ: کاسٹیکم، نیٹرم میور۔

لیوکوریا تیز سوزش پیدا کرنے والا: اسکولس ہپ، الیومنا، امونیم کارب، امونیم میور، انٹم کروڈم، ایپس، ارجیا ریسی موسا، آرسنک، اورم، بیپٹیشیا، بربرس ولگرس، بوریکس، بووسٹا، کلکیریا کارب، کینتھرس، کاربوویج، کالوفائلم، کیمولا، کونیم، فیرم، گریفائٹس، ہیپر سلفر، کالی آئیوڈائڈ، کریازوٹ، لیکیسس، لیلیم ٹگ، لائیکوپوڈیم، میگنیشیا کارب، میگنیشیا سلف، مرک، نیٹرم میور، نیٹرم سلف، نائٹرک ایسڈ، نکس موسکاٹا، فاسفورک ایسڈ، پلساٹیلا، روبینا، رس ٹاکس، سباٹنا، سنگونیریا، سیپیا، سلیشیا، سلفیورک ایسڈ، سلفر، زنکم میٹیلیکم۔

لیوکوریا خون آمیز: الومنا، امونیم میور، ارجنٹم نائٹریکم، آرسنک، برائٹا کارب، کلکیریا کارب، کاربوویج، سنابیرس، چائنا، کوکولس، کافیا، کونیم، کروکس، ہیجے ملیس، ہیپر سلفر، آئیوڈیم، کریازوٹ، لائیکوپوڈیم، میورکس، نائٹرک ایسڈ، پاڈوفائلم، سیپیا، سلیشیا، سلفیورک ایسڈ، ٹرلیم، زنکم۔

لیوکوریا نیلگوں رنگ کا: امبرا۔

لیوکوریا بھورے رنگ کا: امونیم میور، لیلیم ٹگ، نائٹرک ایسڈ، سنگونیریا، سیکیل کار۔

لیوکوریا گہرے رنگ کا یعنی کسی قدر بھورے رنگ کا :۔ امونیم میور، ملکوکس، لیلیم ٹگ، نائٹرک ایسڈ، سیکیل، سلیشیا۔

لیوکوریا جلن دار :۔ ایلومنا، امونیا کارب، آرسنک، بورکس، کلکیریا کارب، کینتھرس، کاربوانیمیلس، کسٹوریم، کوکولس، کونیم، کالی کارب، کریازوٹ، مگنیشیا سلف، نائٹرک ایسڈ، سلفر، پلساٹیلا۔

لیوکوریا رحم کی گردن میں ورم کی وجہ سے :۔ ایلومنا، کلکیریا کارب، سمی سی فوگا، یوکلپٹس، ہائیڈراسٹس۔

لیوکوریا دیرینہ یعنی مزمن :۔ ایلومنا، بورکس، کلکیریا کارب، ارجنٹم، اگنیشیا، آئیوڈیم، مزیریم، سیکیل، سلیشیا، سلفر۔

لیوکوریا صاف :۔ ایلومنا، اورم، باؤڈوفائلم۔

لیوکوریا منجمد ٹکڑوں میں :۔ امبرا، بووسٹا، چائنا، مرک، اسٹیلیگو۔

لیوکوریا مسلسل :۔ برومیم، ہےپلس، مگنیشیا میور، بھوجا۔

لیوکوریا چھیل دینے والا :۔ اسکولس ہپ، ایلومنا، امونیا کارب، ارجنٹم نائٹریکم، آرسنک، اورم، بورکس، بووسٹا، کلکیریا کارب، کاربوویج، کیموملا، کونیم، یوکلپٹس، فیرم فلورک ایسڈ، گریفائیٹس، ہیپر سلفر، اگنیشیا، آئیوڈیم، کالی آئیوڈائڈ، کریازوٹ، لیلیم ٹگ، لائیکوپوڈیم، مرک، مزیریم، نیٹرم میور، نیٹرم سلف، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، پروفس، سپائی نوسا، پلساٹیلا، رنین کولس بلب، روٹا، سبائنا، سنگونیریا، سیپیا، سلیشیا، سلفر، وائی برنم اوپولس، زنکم۔

لیوکوریا موتیا رنگ کا :۔ ایلومنا، کلکیریا کارب، کلکیریا فاس، پلساٹیلا، سیکیل کار، سیپیا، ٹریلیم۔

لیوکوریا سیاہ رنگ کا :۔ اسکولس ہپ، اگنس کیسٹس، کروکس، کریازوٹ، مکس موسکاٹا، سیکیل کار۔

لیوکوریا کمزور کر دینے والا :۔ الٹرس فاری نوسا، الیٹارس ہوسا، آرسنک، چائنا، کلکیریا کارب، کونیم، ہیلونیاس، آئیوڈیم، کریازوٹ، بسٹاگم، ٹریلیم۔

لیوکوریا تیز سوزش پیدا کرنیوالا اور چھیل دینے والا :۔ اسکولس ہپ، ایلومنا، ارجنٹم نائٹریکم، آرسنک، اورم، بورکس، بووسٹا، کلکیریا کارب، کاربوویج، کیموملا، کونیم، گریفائیٹس، اگنیشیا، آئیوڈیم، کالی کارب، کریازوٹ، لائیکوپوڈیم، مرک، نیٹرم میور، نیٹرم سلف، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، پروفس، سپائی نوسا، پلساٹیلا، سبائنا، سنگونیریا، سلیشیا، سلفر، وائی برنم اوپولس۔

لیوکوریا سیون پر سوزش اور چھیلن پیدا کرنیوالا :۔ لیلیم ٹگ

لیوکوریا رانوں پر سوزش اور چھیلن پیدا کرنیوالا :۔ انتھم کروڈم، اورم، بریٹیا کارب، کاسٹیکم، گریفائیٹس، آئیوڈیم، کریازوٹ، سبائنا، سیپیا، سلفر، زنکم۔

لیوکوریا سبزی مائل :۔ انتھیرم، ایپس، اسافوٹیڈا، بووسٹا، کاربوویج، کالی بائیکرام، بلکیس، مرک، میورکس، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، سیپیا۔

لیوکوریا پرنالے کی طرح بہے :۔ کلکیریا کارب، کوکولس، گریفائیٹس، لائیکوپوڈیم، سبائنا، سلیشیا۔

لیوکوریا پرنالے کی طرح بہے اور خارش پیدا کرے :۔ سنابرس، کوکولس، کریازوٹ، سبائنا، سلفر۔

لیوکوریا پرنالے کی طرح بہے بند ہو اور پھر بہے :۔ کلکیریا کارب، کونیم، کریازوٹ، مگنیشیا میور۔

لیوکوریا انڈے کی سفیدی کی طرح :۔ ایلومنا، امونیم میور، بربرس ولگ، بورکس، بووسٹا، کلکیریا فاس، کلکیریا کارب، ڈفنی انڈیکا، ہائیڈراسٹس، مزیریم، پیٹرولیم، پلاٹینا، سلفر، اسٹیلیگو۔

لیوکوریا کپڑے میں سوراخ کر دے :۔ آئیوڈیم۔

لیوکوریا جس سے بھورے رنگ کے داغ پڑجائیں :۔ لیلیم ٹگ۔

لیوکوریا جس سے کپڑے پر سبز داغ پڑجائیں :۔ بووسٹا، بلکیس، بھوجا۔

لیوکوریا جس سے کپڑے پر زرد داغ پڑجائیں :۔ اگنس کاسٹس، آرسنک، کاربوانیملس، سینکس، جیلیڈونیم، گریفائیٹس، کریازوٹ، نکس وامیکا، پروفس، سیپیا، سلفر۔

لیوکوریا جس سے کپڑا اکڑ جائے :- الیومنا ، کالی بائی کرام ، کریازوٹ ، لیکیسس ۔

لیوکوریا جو حیض کی طرح ہے :- کالسیکم ، کریازوٹ ، مگنیشیا سلف ۔

لیوکوریا بے درد کا ، گاڑھا ، ناک کی رطوبت کا سا :- الیومنا ، امونیم میور ، بورکس ، کالو فائم ، کریازوٹ ، لیتھیم ، مرک ، نکس وامیکا ، پلاٹینا ، فاسفورک ایسڈ ، روٹا ، زنجن ، کولس بلب ، سیپیا ، بھتوجا ۔

لیوکوریا دودھ کا سا :- انتھیرم ، کلکیریا کارب ، کاربوویج ، کافیا ، کونیم ، فیرم میٹیلیکم ، کالی آئیوڈائڈ ، کریازوٹ ، لائیکوپوڈیم ، نیٹرم میور ، فاسفورس ، پلساٹیلا ، سباٹنا ، سیپیا ، سلیشیا ، سلفر ، سلفیورک ایسڈ ۔

لیوکوریا آنوں کا سا :- الیومنا ، امبرا ، امونیا میور ، ایپس ، ارجنٹم نائٹریکم ، آرسنک ، البم ، بریٹا کارب ، بیلاڈونا ، بربرس ولگرس ، بورکس ، بووسٹا ، برائی اونیا ، کلکیریا کارب ، کلکیریا فاس ، کینتھرس ، کاربوویج ، کالوفائم ، چائنا ، کوکولس ، کافیا ، کونیم ، کروکس ، فیرم ، گریفائٹس ، ہائیڈراسٹس ، کالی کارب ، کالی آئیوڈائڈ ، کریازوٹ ، لیکیسس ، مگنیشیا کارب ، مزریم ، نیٹرم میور ، نائٹرک ایسڈ ، نکس وامیکا ، فاسفورس ، پلمبم ، پاڈوفائم ، پلساٹیلا ، سباٹنا ، سارساپریلا ، سینیگا ، سیپیا ، سلیشیا ، سٹانم ، سٹیفز ، بھتوجا ، زنکم ۔

لیوکوریا بغیر بو کے :- ہیپر ، پلساٹیلا ، وائی برنم ۔

لیوکوریا متعفن :- امونیم میور ، ارلیاریسی موسا ، ارجنٹم نائٹریکم ، آرسنک ، اسافوٹیڈا ، بپٹیشیا ، ہیپر ، کلکیریا کارب ، کاربالک ایسڈ ، چائنا ، کیوراری ، ہائیڈراسٹس ، کریازوٹ ، نیٹرم میور ، نائٹرک ایسڈ ، نکس وامیکا ، سورینم ، سباٹنا ، سنگونیریا ، سیکیل ، سیپیا ، ٹریلیم ، اسٹیلیگو ۔

لیوکوریا مقدار میں بہت زیادہ :- اکوناٹ ، اگنس کسٹس ، الیومنا ، انٹم کروڈ ، امونیم کارب ، ایپس ، ارجنٹم نائٹریکم ، اسافوٹیڈا ، اورم ، بیلاڈونا ، بورکس ، بووسٹا ، ہیپر ، کلکیریا کارب ، کاربوویج ، کالوفائم ، کاسٹیکم ، چائنا ، سنابیرس ، کوکولس ، کافیا ، کونیم ، اری جیرن ، گریفائٹس ، یوکلپٹس ، میجے ملیس ، ہیلونائس ، ہائیڈراسٹس ، کریازوٹ ، حبس ، لیڈم

لیڈ نک ، لائیکوپوڈیم ، مگنیشیا میور ، مگنیشیا کارب ، مگنیشیا سلف ، نیٹرم کارب ، نیٹرم میور ، فاسفورک ایسڈ ، سباٹنا ، سیپیا ، سلفر ، اسٹیلیگو ۔

لیوکوریا مواد (پیپ ملا) :- الیومنا ، انتھیرم ، ارجنٹم نائٹریکم ، ہیپر ، چائنا ، سنابیرس ، کوکولس ، اگنیشیا ، کریازوٹ ، مرک ، نائٹرک ایسڈ ، سباٹنا ، سیپیا

لیوکوریا تار دار :- کروکس ، ہائیڈراسٹس ، فیرم آئیوڈائڈ ، کالی بائی کرام ، نائٹرک ایسڈ ، سباٹنا ۔

لیوکوریا مقدار میں کم :- کیوراری ، گریفائٹس ، مگنیشیا کارب ، پلساٹیلا ، سلفر ، سارساپریلا ۔

لیوکوریا پانی کا سا :- چائنا ، کوکولس ، گریفائٹس ، ہیلونائس ، کریازوٹ ۔

لیوکوریا لیسدار :- اکوناٹ ، بورکس ، بووسٹا ، ہائیڈراسٹس ، کالی بائیکرام ، فائی ٹولاکا

لیوکوریا گاڑھا :- اسکولس ہیپ ، الیومنا ، امبرا ، آرسنک ، اورم ، بورکس ، بووسٹا ، ہیپر ، کاربوویج ، کونیم ، ہائیڈراسٹس ، آئیوڈیم ، کالی بائیکرام ، لیکیسس ، مگنیشیا میور ، مگنیشیا سلف ، مزریم ، نیٹرم کارب ، نیٹرم میور ، فائی ٹولاکا ، پاڈوفائم ، پلساٹیلا ، سباٹنا ، سیپیا ، سلفر ، وائی برنم ، زنکم ۔

لیوکوریا پتلا :- الیومنا ، امونیم کارب ، انٹم کروڈ ، اینٹم ٹارٹ ، آرسنک ، اسافوٹیڈا ، ہیپر ، کیموملا ، چائنا ، فیرم ، گریفائٹس ، ہیلونائس ، آئیوڈیم ، کالی آئیوڈائڈ ، کریازوٹ ، مگنیشیا کارب ، بیلم ، مگنیشیا میور ، گس ، نائٹرک ایسڈ ، فاسفورس ، پلساٹیلا ، سباٹنا ، سیپیا ، سٹانم ، سلفر ، وائی برنم اوپولس ۔

لیوکوریا شفاف :- اگنس کاسٹس ، الیومنا ، نیٹرم میور ، بیلیڈیم ، پاڈوفائم ، سٹانم ، سٹرامونیم ۔

لیوکوریا رحم میں سے :- امونیم کارب ، ارلیاریسی موسا ، اورم ، ہیپٹیشیا ، کلکیریا کارب ، کونیم ، کاربالک ایسڈ ، کوکولس ، اری جیرن ، ہائیڈراسٹس ، آئیوڈیم ، لائیکوپوڈیم ، مرک ، نیٹرم میور ، فائی ٹولاکا ، پلمبم ، سیپیا ، سلیشیا ، ٹریلیم ۔

لیوکوریا شرمگاہ کی نالی سے :- امونیم کارب ، انٹم کروڈم ، بپٹیشیا ، بورکس ، کلکیریا کارب ، کینتھرس ، کاربوویج ، کالوفائم ، کیموملا ، سمی سی فوگا ، اری جیرن ، گریفائٹس ، ہائیڈراسٹس

لائیکوپوڈیم، مگنیشیا میور، مرک، سیپیا، سلیشیا، سٹانم، سلفیورک ایسڈ۔

لیوکوریا شرمگاہ کی نالی کا چپکنے والا

اسکولس ہیپ، انٹم ٹارٹ، بووسٹا، سبائنا، ہائیڈراسٹس، کالی بائی کرام، فاسفورس، سٹانم۔

لیوکوریا سفید :۔ امبرا، امونیم میور، انٹم ٹارٹ، اورم، بووسٹا، بورکس، بیوفو، کلکیریا کارب، کینتھرس، کاربوویج، کونیم، فیرم، جلسی میم، گریفائٹس، کریازوٹ، مرک، نیٹرم میور، فاسفورس، پلساٹیلا، سبائنا، سارساپریلا، سیپیا، سلیشیا، سلفیورک ایسڈ، سلفر، وائی برنم۔

لیوکوریا زرد :۔ اگنوناٹ، اسکولس، ایلومنا، ارجنٹم نائٹریکم، آرسنک، اورم، ایپس، بووسٹا، کاربوویج، کیموملا، گریفائٹس، کریازوٹ، لیک کنینیم، بیکیسس، لائیکوپوڈیم، لیلیم ٹگ، مرک، نیٹرم میور، فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، سیپیا، سلفر۔

لیوکوریا صرف دن کے وقت :۔ ایلومنا، کلکیریا فاس، لیک کنینیم، پٹرولیم، پلاٹینا، سیپیا،

لیوکوریا شام کے وقت یا رات کے وقت :۔ ایلومنا، امبرا، بیوفو، کاسٹیکم، مرک، نائٹرک ایسڈ۔

لیوکوریا صرف رات کے وقت :۔ امبرا، کاسٹیکم، لیک کنینیم۔

لیوکوریا صبح کے وقت :۔ اورم، بیلاڈونا، کلکیریا فاس، کاربوویج، کریازوٹ، کالیا، مگنیشیا کارب، مگنیشیا میور، فاسفورس، سیپیا، زنکم۔

لیوکوریا اٹھنے پر :۔ کلکیریا فاس، کاربوویج، گریفائٹس، کریازوٹ، سلفر۔

لیکوریا بیٹھی ہوئی حالت میں یا چلتے وقت :۔ مگنیشیا کارب۔

لیوکوریا چلتے وقت :۔ مگنیشیا کارب، نیٹرم میور، فاسفورس۔

لیوکوریا حیض کے قبل :۔ ایلومنا، بریٹا کارب، بربرس، بووسٹا، کلکیریا کارب

کلکیریا فاس، کاربوویج، چائنا، کوکولس، فیرم، کریازوٹ، بیکیسس، نیٹرم میور، پیلیڈیم، فاسفورک ایسڈ، فاسفورس، پلاٹینا، پلساٹیلا، روٹا، سبائنا، سیپیا، سلفر، تھوجا، زنکم۔

لیوکوریا حیض کے بعد :۔ اسکولس، ایلومنا، آرسنک، بورکس، بووسٹا، کلکیریا کارب، کلکیریا فاس، کوکولس، کونیم، گریفائٹس، ہائیڈراسٹس، آئیوڈیم، کریازوٹ، لیلیم ٹگ، مگنیشیا کارب، مرک، نیٹرم سلف، نائٹرک ایسڈ، پیلیڈیم، فاسفورک ایسڈ، فاسفورس، پلاٹینا، پلساٹیلا، رھس کولس جب، روٹا، سبائنا، سلیشیا، سلفر، ٹوبکیم، ٹریلیم، وائی برنم، زنکم۔

لیوکوریا دو حیضوں کے درمیان :۔ الٹرس فاری نوسا، ایلومنا، بورکس، بووسٹا، کلکیریا، کیموملا، کوکولس، کونیم، ہمے میلس، سبائنا، تھوجا، ٹریلیم۔

لیوکوریا بجائے حیض کے :۔ آرسنک البم، چائنا، کوکولس انڈیکا، کونیم میکیولیٹم، ڈلکامارہ، گریفائٹس، کالی کارب، بیکیسس، مگنیشیا کارب، مکس موسکاٹا، فاسفورس، سبائنا، روٹا، سیپیا، سلیشیا، سلفر، زنکم۔

لیوکوریا حیض کے رک جانے سے :۔ آرسنک البم، کلکیریا کارب، کاسٹیکم، کوکولس، کونیم، ڈروسرا، ڈلکامارہ، روٹا، سبائنا، سلفر، زنکم۔

لیوکوریا، کمر، شکم میں تشنج یا درد کے ساتھ :۔ کاسٹیکم، کوکولس، ڈروسرا، اگنیشیا، لائیکوپوڈیم، مگنیشیا کارب، مگنیشیا میور، مگنیشیا فاس، پلساٹیلا، سیپیا، سلیشیا، سلفر، زنکم۔

لیوکوریا کمر کے درد کے ساتھ :۔ بریٹا کارب، کاسٹیکم، کونیم، گریفائٹس، نیٹرم میور، کریازوٹ، اوانسٹا۔

لیوکوریا فرج پر خارش کے دانوں کے ساتھ :۔ کیلیڈیم، کالن سونیا، کیموملا، ہائیڈراسٹس، نیٹرم میور، نائٹرک ایسڈ، پلساٹیلا، سبائنا۔

لیوکوریا شرمگاہ کے مخرج پر خارش کے ساتھ :۔ کونیم، سیپیا۔

لیوکوریا لب ہائے فرج کے اندرونی طرف خارش کرنے والے دانوں کے ساتھ :۔ سیپیا۔

لیوکوریا شرمگاہ کی نالی میں سوئیاں چبھنے کے ساتھ :۔ امبرا۔

لیوکوریا سن یاس میں :۔ کلکیریا کارب، ہیلو ناس، کریازوٹ، لیکیسس، پلساٹیلا، سنگونیریا، سیپیا۔

لیوکوریا سن یاس کے بعد :۔ سنگونیریا۔

لیوکوریا جماع کے بعد :۔ نیٹرم کارب، سیپیا۔

لیوکوریا دورانِ جماع :۔ کلکیریا فاس۔

لیوکوریا جو ایڑیوں تک بہے :۔ الیومنا، سلفینم، یورین۔

الومنائٹ :۔ جہاں تک تمام نظام میں تحریک ہو چکی ہو۔ بخار، موت کا ڈر، پیاس اور اٹھنے یا لاٹر بیٹھنے سے چکر ہو۔ حیض مقدار میں کم اور دیر سے ہوں، سیلان الرحم اندرونی اعضاء میں حدت، بھراؤ اور کھنچاوٹ کے ساتھ، مسلسل سرسراہٹ جس کی وجہ سے مریضہ کو کھجلانا پڑے سیلان الرحم مقدار میں زیادہ، لسدار اور زرد۔

اسکولس ہپ :۔ سیلان الرحم کمر میں لنگڑے پن کے ساتھ، چلنے سے بعد تھکاوٹ محسوس ہو، سیلان گاڑھا، گہرا زرد، چھیلن پیدا کرنے والا حیض کے بعد زیادتی۔

اگریکس مسکریس :۔ جہاں اندرونی اور بیرونی کھجلی کی شکایت ہو سیلان مقدار میں زیادہ گہرے رنگ کا۔

الٹرس فاری نوسا :۔ کسی پرانی بیماری، رطوباتِ زندگی کے ضائع ہو جانے یا غذا کے جزو بدن نہ ہو جیسے سیلان الرحم جو ٹانگوں کے گرد کھنچنے والے درد، اسقاط کی رغبت

اگنس کاسٹس :۔ شفاف سیلان الرحم، جو مریضہ کو نکلتا محسوس نہ ہو اگرچہ مقدار میں زیادہ نہ ہو۔ کپڑوں پر پیلا دھبہ ڈالے حیض رکے ہوئے۔

الیومنا :۔ سیلان الرحم حیض سے قبل یا حیض کے بعد مقدار میں زیادہ سوزش پیدا کرنیوالا ٹھنڈے پانی سے دھونے یا ٹھنڈے پانی کے ڈوش وغیرہ کرنے سے کمی ہو، سیلان الرحم شفاف اور آنوں کا سا جو بڑی مقدار میں ایڑیوں تک بہے، لیوکوریا جو صرف دن کے وقت بہے۔

امبرا :۔ لیوکوریا صرف رات کے وقت بہاؤ سے قبل شرمگاہ کی نالی میں سوئیاں چبھیں

سیلان الرحم نیلگوں رنگ کا، آنوں کا لیوکوریا جو دن بدن بڑھتا جائے۔ لب ہائے فرج میں پھوڑے کے سے درد کھجلی اور ورم کے ساتھ۔

امونیم کارب :۔ شدید سوزشی لیوکوریا، بعض اوقات رحم سے جلندار پانی کی سی رطوبت آئے حیض چھوٹے، مقدار میں کم، اور گہرے رنگ کے یہ دوا عموماً نازک طبع، کمزور اور بیمار مستورات کے لیے مفید ہے۔

امونیم میور :۔ سیلان الرحم شکم میں تناؤ کے ساتھ، لیوکوریا انڈے کی سفیدی کا سا، ناف کے گرد مروڑنے والے دردوں کے بعد بھورا، چپچپا، لیوکوریا ہر پیشاب کے اخراج کے بعد، کندھوں کے درمیان ٹھنڈک کا احساس۔

انا کارڈیم :۔ حافظہ جاتا رہے، سیلان الرحم کھجلی اور پھوڑے کے سے درد کے ساتھ۔

انتھم کروڈم :۔ شرمگاہ کی نالی میں سے سوزشی پانی کا سیلان، جھانوں کے ساتھ ساتھ گٹن سی پیدا کرے۔ خواہشِ نفسانی بڑھی ہوئی۔

انتھم ٹارٹ :۔ رحم کی گردن کا مزمن ورم، رحم کی گردن بڑھی ہوئی جس کے ساتھ رحم منہ پر گٹھا ڈسا ہو۔ پانی کے سے خون کا سیلان، جس کی زیادتی بیٹھی ہوئی حالت میں اور جو دردوں کی صورت میں رک رک کر بہے۔

ایپس :۔ سوزشی مقدار میں زیادہ، سبز یا زردی مائل سیلان الرحم، لب ہائے فرج میں ورم، درد، حدت، اور ڈنگ لگنے کے سے درد، بے قاعدہ حیض یا بار بار، پیشاب کی دردناک حاجت۔

ارطیا ریسی موسا :۔ سوزش پیدا کرنیوالا سیلان الرحم جس میں سے بدبو آئے۔

ارجنٹم نائٹریکم :۔ سیلان الرحم آنوں کا خون ملا چھیلن پیدا کرنیوالا، پیلا اور مقدار میں زیادہ جماع دردبھرا جس کے بعد شرمگاہ کی نالی سے خون بہے۔

آرسنک :۔ سیلان الرحم جب کھڑی ہو یا رحم کا اخراج ہو رہا ہو سیلان الرحم گاڑھا پیلا، ان حصص کو چھیل دے جن پر سے گذرے بعد پریشانی حیض مقدار میں زیادہ۔

آرسنک آئیوڈائڈ :- شدید سوزش اور چھیلن پیدا کرنے والا سیلان الرحم جو عموماً پانی کا سا پتلا ہو۔

اودم مٹیلیکم :- خنازیری یا آتشکی مزاج مستورات میں سیلان الرحم مقدار میں زیادہ، زرد چھیلن پیدا کرنیوالا، یا گاڑھا سفید، رحم کے گر جانے کے ساتھ، زیادتی چلنے سے ہو۔

اسافوٹیڈا :- سیلان الرحم مقدار میں زیادہ، سبزی مائل، پتلا اور بدبودار رحم کے مقام میں دردِ زہ کے سے درد، کٹن اور نیچے دبانے والے احساسات کے ساتھ، جس کی زیادتی گاڑی کی سواری سے ہو۔ رحم کا زخم نہایت ذکی الحس اور دردناک بدبودار سیلان کے ساتھ۔

بڈیاگا :- سیلان الرحم رات کے وقت زیادہ ہو۔ سر میں بھراؤ یا بڑے ہونے کے احساس کے ساتھ۔

برٹیا کارب :- لیوکوریا حیض کے فوراً قبل خون ملا، آنوں ملا، قلب میں دھڑکن پیٹھ میں درد اور کمزوری کے ساتھ۔

بیلاڈونا :- لیوکوریا، دردِ شکم کے ساتھ، درد یکایک آئیں کچھ دن رہ کر یکایک غائب ہو جائیں، حیض مقدار میں زیادہ اور بُری سی بو والے، سیلان الرحم جو صبح کے وقت بہت زیادہ ہے۔ نیچے دبانے والے احساسات ایسا معلوم ہو جیسے سب کچھ باہر نکل آئے گا، جس کی زیادتی جُھک کر بیٹھنے اور چلنے سے ہو اور کمی کھڑے ہونے یا سیدھا بیٹھنے سے۔

بربرس ولگرس :- انڈے کی سفیدی کا سا سیلان الرحم حیض کے قبل، پیشاب کے بعد، شدید جلن کیساتھ، سوزشی لیوکوریا جو بے حد کمزوری اور غشی پیدا کرے۔

بورکس :- سفید انڈے کی سفیدی کا سا سیلان الرحم اس امر کے احساس کے ساتھ، جیسے گرم پانی نیچے بہہ رہا ہے۔ نیچے کی حرکت برداشت نہ ہو۔ دو حیضوں کے ٹھیک درمیان لیوکوریا، بانجھ پن۔

بووسٹا :- سیلان الرحم حیض سے چند دن پہلے یا حیض سے چند دن بعد گاڑھا چپکنے والا، انڈے کی سفیدی کا سا سیلان الرحم خصوصاً جب مریضہ چل رہی ہو جو منجمد شدہ

ٹکڑوں کی صورت میں باہر آئے۔ لیوکوریا زردی مائل سبز، سوزشی، چھیلن پیدا کرنے والا جو کپڑے پر سبز دھبے چھوڑے۔

کلکیریا کارب :- سیلان الرحم آنوں یا دودھ کا سا جو پیشاب کرتے وقت زیادہ ہے۔ شرمگاہ میں کھجلی اور حدت، پیشاب سے قبل چھوٹی لڑکیوں کا لیوکوریا۔ زیادتی دن کے وقت پیشاب کرتے وقت اور ورزش کے بعد ہو۔

کلکیریا فاس :- سیلان الرحم حیض کے بعد جوں ہی سیلان حیض ختم ہو لیوکوریا شروع ہو جائے جو انڈے کی سفیدی کا سا ہو، زیادتی صبح کے وقت اٹھنے کے بعد ہو، سیلان الرحم جس میں سے میٹھی بو آئے۔ آلاتِ تناسل میں بے حد کمزوری کا احساس جس کی زیادتی پیشاب اور پاخانہ کے بعد ہو۔ خواہشِ نفسانی کی زیادتی۔ اسکول کی لڑکیوں یا ان چھوٹی عمر کی لڑکیوں کے لیے مفید ہے جو عشق میں ٹھکرائی گئی ہوں۔

کنابس سٹائیوا :- چھوٹی لڑکیوں کا لیوکوریا، پیشاب کی نالی کا مخرج آنوں سے بند ہو جائے، سوزاک، لیوکوریا پیشاب کرتے وقت لب ہائے فرج کے درمیان کٹن، شرمگاہ میں ورم، پیشاب فوارہ کی طرح نکلے۔

کینتھرس :- پیشاب کرنے کے بعد خون ملی آنوں کا اخراج خصوصاً ان مستورات کیلیے مفید ہے، جن میں خواہشِ نفسانی حد سے بڑھی ہو، پیشاب کی بار بار حاجت، جلن اور کٹن کے ساتھ چند قطرے خارج ہوں۔

کاربوانیملس :- پانی کا سا سیلان الرحم خصوصاً چلتے وقت یا کھڑی ہوئی حالت میں سیلان جلدار اور چھیلن پیدا کرنے والا جس سے کپڑے پر دھبے پڑیں، بدبودار سیلان الرحم سے معدے میں کمزوری کا احساس پیدا ہو۔

کاربوویج :- مقدار میں زیادہ سیلان الرحم صبح کو جب مریضہ اٹھے، دودھ کے رنگ کا مقعد کو چھیل دے، سیلان الرحم گاڑھا، زردی مائل یا سفید ہو سکتا ہے لیوکوریا کے دوران شرمگاہ میں چھیلن اور پھوڑے کا سا درد۔

کاربالک ایسڈ :- شرمگاہ کی نالی میں سے سوزشی سبزی مائل بدبودار

مقدار میں زیادہ سیلان، رحم کے نزلے کے ساتھ، سیلان الرحم جس کی زیادتی مقدار میں زیادہ حیض کے بعد ہو۔

کالوفائلم:۔ چھوٹی لڑکیوں کا مقدار میں زیادہ سیلان الرحم، آنوں کا سا یا انڈے کی سفیدی کا سا جس سے لڑکیاں دُبلی ہوتی جائیں۔ آنکھ کے اوپری پپوٹوں میں بھاری پن جن کو انگلیوں سے اٹھانا پڑے، اعصابی، کمزور، مستورات جن کے رحم ڈھیلے اور اپنی جگہ سے گرے ہوئے ہوں۔

کاسٹیکم:۔ سیلان الرحم خصوصاً رات کے وقت لیوکوریا مقدار میں زیادہ جو حیض کی طرح بہے، اور حیض کی سی بو والا ہو۔ تار دار صاف سیلان، چھیلن پیدا کرنے والا، جو شرمگاہ میں کھجلی اور پھوڑے کا سا درد پیدا کرے۔

سیپتھس:۔ زرد لیوکوریا بائیں پسلیوں کے نیچے درد کے ساتھ تلی کی تکلیفات۔

سٹڈران:۔ لیوکوریا ٹھیک ایک مہینے کے بعد ہر حیض سے ۵ یا ۶ دن قبل واقع ہو جس کے ساتھ شرمگاہ میں ورم اور درد ہو رحم میں۔ حیض کے بجائے لیوکوریا۔

کلیمو ملا:۔ ٹیس پیدا کرنے والا، زردی مائل لیوکوریا، خصوصاً کھانے کے بعد، چڑچڑی مستورات میں۔

چائنا:۔ حیض کے قبل لیوکوریا جس کے ساتھ گلٹیوں اور مقعد میں دردناک دباؤ ہو خون ملا ہوا سیلان الرحم جس کے ساتھ بعض بعض وقت منجمد شدہ کالے ٹکڑے یا پیپ ملی بدبودار رطوبت کا اخراج ہو، اندرونی اعضاء میں تشنجی سکڑن اور کھجلی کے ساتھ۔

سی می سی فوگا:۔ شرمگاہ کی نالی کا سیلان، رحم میں بوجھ کے احساس کے ساتھ، بائی کی اور ہسٹریکل مریضاؤں میں لیوکوریا۔

سنا بیرس:۔ لیوکوریا جس کے اخراج کے ساتھ شرمگاہ کی دبانے والے درد ہوں۔

کوکولس انڈیکا:۔ مقدار میں کم، بے قاعدہ حیض کے درمیان لیوکوریا یا حیض کے بجائے لیوکوریا، پانی کا سا سیلان الرحم جو پیپ دار اور کھجلی پیدا کرنے والی رطوبت کے ساتھ ملا ہو

گوشت، دھوئے ہوئے پانی کا سا سیلان الرحم۔

کافیا:۔ آنوں کا مقدار میں زیادہ اخراج، بعض اوقات خون کا، آلات تناسل نہایت ذکی الحس ہوں اور ان میں مزے دار کھجلی ہو۔

کونیم:۔ سیلان الرحم سفید سوزشی آنوں کا جو جلن اور ٹیس کا احساس پیدا کرے سیلان الرحم دودھ کا سا اور دردناک چھیلن پیدا کرنے والا، لیوکوریا خصوصاً رحم میں جب سختی آ چکی ہو یا رحم اپنی جگہ سے گرا ہوا ہو، حمل کے دوران لیوکوریا۔

کروکس:۔ لیوکوریا جس کے ساتھ کبھی کبھی شرمگاہ سے دائیں ران کو تیز چبھن سی ہو جیسے کبھی کبھی ان حصص میں چاقو بھونکا جا رہا ہے۔

کیوبے با:۔ لیوکوریا مقدار میں زیادہ، زرد سبزی مائل، بحد سوزشی اور بدبودار، رانوں کی اندرونی جانب اور شرمگاہ میں کھجلی، جماع کی بے حد خواہش کے ساتھ۔

کیوراری:۔ مقدار میں کم گاڑھا پیپ ملا بدبودار لیوکوریا منجمد ٹکڑوں میں۔

ڈفنی انڈیکا:۔ لیکوریا انڈے کی سفیدی کا سا، مزمن، شرمگاہ کی نالی سے آنوں کا اخراج، قبض۔

ڈرو سرا:۔ سیلان الرحم درد زہ کے سے دردوں کے ساتھ۔

ڈلکا مارا:۔ یہ دوا خصوصاً ٹھنڈی مرطوب موسم کی نزلاوی کیفیتوں کے لیے مفید ہے اسی لیے آلات تناسل کے حاد نزلہ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

اری جیرن:۔ سیلان الرحم مقدار میں زیادہ سبز اور مثانہ میں تحریک اور تشنجی دردوں کے ساتھ حیض عموماً مقدار میں کم، مزمن سیلان الرحم۔

یوکلپٹس:۔ چھیلن پیدا کرنے والا، اور اکساہٹ پیدا کرنے والا لیوکوریا مقدار میں زیادہ نزلاوی زرد سیلان کا اخراج۔

یو پیٹوریم پرپ:۔ رحم کی اندرونی جھلی کے مزمن ورم کی وجہ سے سیلان الرحم، مقدار میں بہت زیادہ، لیکن کپڑے پر کوئی نشان نہ چھوڑے، مریضہ بیرونی آلات تناسل بھیگے ہوئے محسوس کرے (جو صرف ایک وہم ہو)

فیرم: پتلے دودھ کا سا سیلان رحم، جس کی شروعات جھلن اور ٹیس سے ہو دبلی پتلی کمزور مستورات جن کے چہروں پر مہاسے ہو، حیض پانی کے سے مقدار میں کم حیض کی مریضائیں.

فیرم آئیوڈائڈ: سیلان الرحم ابلے ہوئے نشاستہ کا سا، پاخانہ کے دوران تاردار سیلان کا اخراج، شرمگاہ کی نالی اور شرمگاہ میں کھجلی اور پھوڑے کا سا درد، اعضاء بعید متورم، رحم پیچھے کی طرف گرا ہوا.

جلسی میم: سفید سیلان خون، رحم کے مقام میں بھاری پن اور بوجھ، کمر کے مقام میں درد، حیض دن رات پرنالے کی طرح بہے.

گریفائیٹس: مقدار میں زیادہ سیلان الرحم، کمر میں بے حد کمزوری، رحم کی گردن میں مہاسوں کے سے ابھار، جھلن پیدا کرنے والا سیلان الرحم، پتلی سفید آنوں کا، صبح بستر پر اٹھنے سے زیادتی.

گوائیکو: مقدار میں زیادہ، سوزشی، بدبودار سیلان الرحم جو بے حد کمزوری پیدا کرے، احساس جیسے اعضاء میں سے آگ نکل رہی ہے، کپڑے پر زرد دھبے ڈالے، بے حد کھجلی اور ٹیس حوائج کے وقت بڑھ جائے. مقدار میں زیادہ سیلان الرحم جس سے خون کے ضائع ہونے کی سی کمزوری پیدا ہو جائے.

ہیڈی اوما: زرد لیکوریا جس سے کھجلی، جلن اور چھیلن پیدا ہو.

ہیلونائس: لیکوریا، کمر میں درد، چھاتیوں اور پستانوں کی گھنڈیوں میں پھوڑے کے سے درد، اور ذکی الحسی کے ساتھ خصوصاً حیض کے وقت، مریضہ کمزور، رحم کی گراوٹ، لیکوریا مقدار میں زیادہ، پانی کا سا، رحم کی گردن پر زخم یا چھیلن، لیکوریا دیرینہ بغیر ورم کے، لیکوریا بری سی بو کا، ہر ذرا سی محنت سے خون کا سیلان شروع ہو جائے، رحم میں پھوڑے کے سے درد، اور بوجھ کا احساس، غدود ماؤف ہو جائیں کبھی خون البیومن کے ساتھ آلات تناسل پر بے حد کھجلی.

ہیپر سلفر: لیکوریا، آلات تناسل میں ٹیس کے ساتھ، دوران حیض خارش.

ہائیڈراسٹس: [illegible] لیکوریا میں لمبے لمبے لچھے سے یا لگے

بعض وقت متعفن، لیکوریا لمبے تاگوں کی طرح لٹکا رہے، کمزور کرنے والا، مقدار میں زیادہ البیومن سا، لیکوریا جس کے ساتھ بے حد خواہش جماع، اور شدید خارش جو حیض کے فوراً بعد لیکوریا، تپ دق کی حالت میں یا بحالت قبض، لسدار سیلان، فم معدہ میں بعید کمزوری اور دھڑکن کے ساتھ شرمگاہ پر خارش اور بواسیر.

ہائپریکیم: لیکوریا، حیض دیر میں ہوں، دھڑکن، کمر میں بوجھ اور شکم کے نچلے حصہ میں بھاری پن کے ساتھ.

اگنیشیا: شدید دردِ زہ کے سے درد جن کے بعد مواد ملا چھیل دینے والا لیکوریا ہو، چڑچڑی مستورات جو سرد آہیں لیا کریں، فم معدہ میں کمزوری کا احساس.

آئیوڈیم: لیکوریا چھیل دینے والا رانوں پر بھی زخم ڈال دے اور کپڑے میں بھی سوراخ کر دیں، یہ لیکوریا حیض کے وقت بڑھ جائے، دبلی پتلی نازک اندام عورتوں میں دو حیضوں کے درمیان چھیل دینے والا لیکوریا خصوصاً ان مستورات میں جن کو رحم اور خصیۃ الرحم میں ورم دیرینہ ہو، رحم سخت ہو جائے، رحم کی گردن میں کینسر.

کالی آرس: مقدار میں زیادہ پتلا بھورے رنگ کا، بعید متعفن اور تیز سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا، رحم میں منتقل ہونے والے درد، بعید کمزوری، چلنے سے پسینہ آئے.

کالی بائی کروم: لیکوریا جس کی تاریں کھنچ سکیں، یہ اکثر زرد سخت اور رسی کا سا ہوتا ہے، زرد گاڑھا، لیکوریا کمر میں شدید درد اور کمزوری، فم معدہ میں ہلکے درد کے ساتھ شرمگاہ کے گرد لسدار لیکوریا جمع ہو جائے، شرمگاہ کی نالی میں پھوڑے کا سا اور چھیلن کا سا درد، موسم گرما میں رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا، شرمگاہ پر خارش، ہاضمہ کی کمزوری عادتاً قبض، یہ دوا خصوصاً ان عورتوں کیلئے مفید ہے جو موٹا ہونے کی طرف راغب ہوں اور جن کے بال ہلکے رنگ کے ہوں.

کالی کارب: زردی مائل سیلان، شرمگاہ کے مخرج میں خارش اور جلن کے ساتھ سیلان تیز سوزش پیدا کرنے والا اور چھیلنے والا، آنوں کا سا سیلان، کمر میں درد ایسا معلوم ہو کہ ٹوٹ جائے گی، کمر کے مقام میں تیز کاٹنے والے درد جو ٹانگوں میں جائیں، حیض کے خون میں کھٹی بو اور بعید تیزی، رانوں کو چھیل ڈالے، شدید کمر میں درد، اور شکم میں چبھنے والے دردوں کے ساتھ

مریضہ بہتر محسوس کرے، جب گرم کپڑوں میں لپٹی ہو۔

کالی فیروسائی نیٹم: لیکوریا پیپ جیسی مواد کی طرح، زردی مائل، موتیا رنگ کا سا، مقدار میں زیادہ، رحم کو انگلی سے چھوا نہ جا سکے۔

کالی آئیوڈائڈ: سیلان پتلا، تیز سوزش پیدا کرنے والا، چھیل دینے والا۔ شرمگاہ کے مخرج پر خارش اور مَسّے میں کٹن کے ساتھ۔ سیلان دودھ کا سا سفید یا گوشت کے دھوون کا سا، زرد یا سبز لیکوریا، شری سرنی ہو گا، شرمگاہ کی نالی سے آنوں کا سیلان۔ تمام تکلیفات آرام سے بڑھ جائیں اور حرکت سے کم ہوں۔ آتشک کے تاثر سے یا لاگ سے پیدا شدہ لیکوریا۔

کریازوٹ: لیکوریا حیض کی طرح، جس میں نوبت کی رغبت ہو، سیلان قریب قریب رک جائے بغیر کسی وجہ کے، پھر پہلے سے بھی زیادہ جاری ہو جائے۔ سیلان زرد، ناک کا سا گاڑھا یا تیز سوزش پیدا کرنے والا۔ حیض کے قبل اور بعد خصوصاً جب مریضہ کھڑی ہو لیکن جب مریضہ بیٹھ یا لیٹ جائے تو سیلان نادارد ہو جائے۔ اور خون اور آنوں کا سیلان صبح کے وقت جب مریضہ اٹھ کر کھڑی ہو جائے۔ تیز سوزش پیدا کرنے والا زردی مائل سفید، شرمگاہ پر بے حد خارش کے ساتھ، دودھ کا سا لیکوریا، تیز سوزش پیدا کرنے والا سیلان جس سے کپڑے پر زرد دھبے پڑ جائیں۔ اور کپڑا اعادہ لگے کپڑے کی طرح سخت ہو جائے۔ سیلان گوشت کے رنگ کا جس میں گندی بو آئے۔ زرد متعفن تیز سوزش پیدا کرنے والا سیلان، آلاتِ تناسل اور رانوں میں کٹن، ٹیس، خارش اور جلن کے ساتھ، شرمگاہ کی نالی میں اوپر سے نیچے کی طرف سوئیاں چبھنے کا درد، جس سے مریضہ کو ہر بار چونکن ہو۔ پیشاب کی بار بار حاجت۔ پیشاب کے قبل شرمگاہ کی نالی سے سفید سیلان جس کے لگنے سے کپڑے پر پیلا داغ پڑ جائے۔ پیشاب کی بے سود حاجت لیکن جب پیشاب آ جائے تو سردی کا احساس ہو اور دودھ کا سا لیکوریا، بے حد کمزوری، ہر ذرا سی محنت سے مریضہ پسینہ میں شرابور ہو جائے۔ سفید بے درد کا سیلان جس سے ہرے تازے غلہ کی دانوں کی بو آئے۔ حیض کی طرح سے بہے، کمر میں درد اور چہرے میں تمتماہٹ کے ساتھ۔ یہ دوا خصوصاً سنِ یاس کے زمانہ میں اور سنِ یاس کے بعد استعمال ہوتی ہے اس کی مریضائیں سوداالمزاج ہوتی ہیں یا وہ لڑکیاں جو موٹی اور ڈھیلی ہو جائیں۔

لیک کینینم: سیلان تمام دن رہے مگر رات کو نادارد ہو، سیلان کی زیادتی کھڑے ہونے سے یا چلنے سے، سیلان سفیدی مائل اور پانی کا سا، حیض کے زمانہ کے قریب زیادتی۔

لیکیسس: حیض کے قبل ۲ یا ۳ دن لیکوریا، مقدار میں زیادہ، ٹیس پیدا کرنے والا، چپچپا، کپڑے کو اکڑا دینے والا اور کپڑے پر سبز داغ ڈال دینے والا، خزان حالات میں اس دوا کا استعمال ہونا چاہیے۔ جہاں حیض بہت تھوڑے وقت رہتے ہوں اور خون کم آتا ہو چاہے وہ باقاعدہ ہی کیوں نہ ہو۔ سیلان بیرونی آلات میں ورم اور سرخی کے ساتھ، شرمگاہ کے مخرج پر ٹیس، لیکوریا بے قاعدہ اور مقدار میں کم ہو حیض کے ساتھ سنِ یاس کے زمانہ میں مریضہ کوئی بوجھ نہ برداشت کر سکے۔ یہاں تک کہ رحم کے مقام سینہ اور گردن پر وبالِ جان ہو۔ رحم میں ورم، رحم کے گر جانے کے ساتھ، رحم کے منہ پر خراش، رحم کی گردن چھونے سے زکی الحسی جس میں سے جلد خون نکلے، شکم بھر میں چھونے کے سے درد کا احساس۔

لیلیم ٹگ: مقدار میں زیادہ چھیل دینے والا سیلان، سیلان پتلا، بھورے سے چمک دار زرد رنگ کا، جس کا داغ کپڑے پر بھورا ہو جائے، جس سے تمام سیون پر سوزش یا چھیلن پیدا ہو جائے۔ سیلان الرحم کے مقام میں شدید نیچے دبانے والے بوجھ یا درد کے ساتھ، جس کی زیادتی بعد دوپہر سے آدھی رات تک ہو اور کبھی دوسرے دن بعد دوپہر کو ہو لیکن تکلیف پھر عود کر آئے۔ بیٹھنے سے یا لیٹ جانے سے یا شرمگاہ کو ہاتھوں سے دبانے سے کمی ہو، حیض کا خون بند ہونے کے بعد مقدار میں زیادہ تیز سوزش پیدا کرنے والا سیلان مقدار میں کم، گاڑھا گہرے رنگ کا اور متعفن حیض صرف، اسی وقت تک جاری رہے۔ جب تک مریضہ چلتی رہے یا حرکت کرتی رہے۔

لائیکو پوڈیم: سیلان مقدار میں زیادہ، کبھی جاری ہو اور کبھی بند ہو اس کے قبل شکم کے نچلے حصہ میں تیز کاٹنے والے درد، لیکوریا، دودھ کا سا لیکوریا یا خون کی طرح سرخ خصوصاً پورے چاند کے قبل، اس دوا کی رہنما کن علامت کاٹنے والے درد ہیں۔ جو لیکوریا کے ساتھ شکم کے نچلے حصہ میں دائیں سے بائیں کو جاتے ہیں۔ شرمگاہ کی نالی سے ریاح کا اخراج۔

مگنیشیا کارب: حیض کے بعد لیکوریا، پتلا، مقدار میں کم، ناف کے گرد نوچنے کے

ساتھ، صبح کے وقت چلنے یا بیٹھ جانے پر تیز آنوں کا سا سیلان جس سے قبل شکم میں درد ہو۔ شرمگاہ میں خارش، لیکوریا کی زیادتی، رات کے وقت جب مریضہ لیٹی ہو، مریضہ کو مجبور ہو کر اٹھنا پڑے اور ٹہلنا پڑے۔

مگنیشیا میور:- شکم میں اور رحم میں ہسٹریکل اینٹھن جو رانوں میں جائے اور جس کے بعد لیکوریا کا سیلان ہو، بے خوابی، ہر قبض کے ساتھ پاخانے کے بعد گاڑھے لیکوریا کا سیلان، صبح کے وقت پیشاب کرنے کے بعد شدید محنت سے لیکوریا، لیکوریا حیض کے دو ہفتے کے بعد جو چند دن تک جاری رہے مقدار میں زیادہ، پانی سی گاڑھی رطوبت کا شرمگاہ کی نالی سے سیلان۔

مگنیشیا سلف:- خصوصاً حرکت کرتے وقت جب دار لیکوریا حیض کی طرح کمر میں اور رانوں میں چوٹ کے سے درد کے ساتھ مقدار میں زیادہ گاڑھا لیکوریا۔

مرک سال:- لیکوریا رات کے وقت بہت زیادہ تکلیف دہ، خارش، جلن، ٹیس اور پھوڑے کے سے درد کے ساتھ، لیکوریا پیپ ملا، بیرونی اور اندرونی آلات تناسل میں سطحی زخموں کے ساتھ جس کے ساتھ حدت، ذکی الحس اور درد ہو، لب ہائے فرج پھنسیاں یا سخت گانٹھیں۔ شرمگاہ کی نالی کا اپنی جگہ سے گر جانا، مواد ملا، چھیل دینے والا، اور سبز لیکوریا، مواد، پیپ اور آنوں کے سپاری کے برابر ٹکڑے شرمگاہ کی نالی سے نکلیں (مرک آئیوڈائڈ، نیز لیکوریا خصوصاً بچوں میں)۔

مرک کار:- ہلکا زرد سیلان، جلن پیدا کرنے والی ہیٹی بو کا۔ یہ دوا اس وقت کام آتی ہے جب آتشک کے سطحی زخم شرمگاہ کے بیرونی حصص پر موجود ہوں۔

مزریم:- شرمگاہ کی نالی میں شدید تحریک اور اکساہٹ، دیر تک چھیل دینے والا لیکوریا انڈے کی سفیدی کا سا، پیشاب کی نالی سے سفید رنگ کی رطوبت شدید خارش، جلن اور ٹیس، کے ساتھ خصوصاً جب مریضہ پیشاب کر رہی ہو۔

ملی فولیم:- بچوں میں شرمگاہ کی بلغمی جھلی کی کمزوری سے لیکوریا۔

میورکس:- پانی کا سا، سبزی مائل یا گاڑھا خون ملا سیلان صرف دن کے وقت

پاخانے کے دوران خون ملا، سبزی مائل چھیل دینے والا، اور سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا رحم کی گردن میں پھوڑے کا سا درد ہو ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز درد والے مقام کو باہر کی طرف دبا رہی ہے، شرمگاہ کی نالی اور شرمگاہ کے لبوں میں بھاری پن اور بڑھ جانے کے احساس، شدید خواہشِ جماع، رانوں اور چوتڑوں میں درد، خصوصاً جب مریضہ بستر پر لیٹی ہو (برعکس سیپیا)۔

میوریٹک ایسڈ:- مقعد میں شدید پھوڑے کے سے درد، بواسیر یا شگاف کی وجہ سے کے ساتھ لیکوریا، مریضہ مقعد کو چھونے نہ دے۔ کیونکہ اس میں شدید خارش ہو، مریضہ آلات تناسل پر نہ تو کپڑا برداشت کر سکے اور نہ کھجانا، آلات تناسل پر زخم متعفن سیلان کے ساتھ۔

نیٹرم کارب:- گاڑھا زردی مائل، بعض وقت متعفن سیلان جس کے قبل شکم کے نچلے حصہ میں درد ہو اور سیلان پیشاب کی زیادہ مقدار آجانے سے رفع ہو جائے جماع کے بعد شرمگاہ کی نالی سے آنوں کا سیلان جس کی وجہ سے عمل قرار نہ پا سکے، شکم کے نچلے حصہ میں آلاتِ تناسل کی طرف کھنچے، دبانے والے احساس، ایسا معلوم ہو کہ شکم کی ہر چیز باہر نکل جائے گی مریضہ کو آدمیوں سے نفرت ہو، ہاضمہ کی کمزوری۔

نیٹرم میور:- مقدار میں زیادہ، گاڑھا، سفید شفاف سیلان، سیلان تیز سوزش پیدا کرنے والا، فرج میں خارش اور ٹیس، اور شکم میں مروڑنے والے درد کے ساتھ، زردی مائل یا سبزی مائل سیلان خصوصاً جب مریضہ صبح کے وقت چلتی ہو، لیکوریا درد سر، شکم میں درد، اور دستوں کے ساتھ آلات تناسل میں نیچے دبانے والے درد ایسا معلوم ہو کہ رحم اپنی جگہ سے گر جائے گا۔ پیشاب کر چکنے کے بعد پیشاب کی نالی میں کاٹنے والے درد، فرج میں خارش، آلاتِ تناسل پر خارش کے دانے اور بالوں کا گرنا، جماع سے نفرت، جماع کے بعد مریضہ چڑچڑی ہو جائے۔

نیٹرم سلف:- حیض کے ختم ہونے پر لیکوریا جس کے ساتھ جسم بھر میں بھاری پن کا احساس ہو۔ شرمگاہ کی نالی اور فرج میں چبھنے والے درد، جب مریضہ بعد

دو پہر چھٹی ہو، شرمگاہ کی نالی سے تیز سوزش پیدا کرنے والا اور چھیل دینے والا، آنوں کا سیلان بچے جنتے وقت چوٹ لگنے سے درد کا احساس اور سانس پھولنی، دوران حیض تکسیر۔

نکولم :۔ مقدار میں زیادہ پانی کا سیلان خصوصاً پیشاب کر چکنے کے بعد

نائٹرک ایسڈ :۔ سیلان حیض کے بعد، گوشت کے رنگ کا سبز اور متعفن جب کپڑے پر داغ پڑے تو داغ کے گرد سیاہ لکیر پڑ جائے۔ شام کے وقت بعض اوقات جب چلتی ہو تو شرمگاہ میں کھجلی، شرمگاہ کی نالی میں سوئیوں کا چبھنا، جس کا درد اوپر کی طرف جائے۔ بھورے رنگ کا پیشاب بہت تیز بو کے ساتھ، تکسیر رات کے وقت، سردی سے لیوکوریا بڑھ جائے۔ لیوکوریا میں آنوں جو تاروں کی صورت میں کھینچی جائے۔ (کالی بائیکرام، ہائیڈراسٹس) آلات تناسل میں شدید بوجھ ایسا معلوم ہو کہ ہر چیز فرج سے باہر نکل آئے گی۔ کمر میں درد، جو چوتڑوں میں سے ہوتا ہوا رانوں میں جائے کے ساتھ۔ گلٹیوں کے غدودوں کا ورم، پارہ یا آتشک سے پیدا شدہ ورم اور گنڈا تی ہو مانا۔

نکس موسکاٹا :۔ لیوکوریاں مستورات کا جن کا منہ صبح اٹھنے پر بالکل خشک رہتا ہے۔ بجائے حیض کے لیوکوریا جس دن حیض نمودار ہوتا ہو اس دن چپچپی رطوبت کا اخراج، شرمگاہ کی نالی اور رحم کے اپنی جگہ سے گر جانے سے لیوکوریا۔

نکس موسکاٹا :۔ متعفن لیوکوریا جس سے کپڑے پر زرد داغ پڑ جائیں۔ رحم کی گردن میں بوجھ اور بھاری پن کا احساس، رحم اور شرمگاہ کی نالی کا اپنی جگہ سے گر جانا، خصوصاً بھاری بوجھ اٹھانے سے رحم کے منہ پر ورم، اور سختی کے ساتھ قبض، بار بار پیشاب اینٹھ کے سے رسوب کے ساتھ۔

پیلیڈیم :۔ شفاف لعاب کا سا سیلان جس کی زیادتی حیض کے قبل اور بعد ہو پیڑو میں بوجھ اور وزن، رحم میں کمزوری اور درد، جیسے رحم گرا جا رہا ہو جب سوسائٹی میں ہو تو ہر درد کو مریضہ بھول جائے مگر دوسری ہی صبح درد اور زیادہ شدت سے نمودار ہوں۔ مریضہ خوشامد پسند ہو۔ پیٹھ، رحم چوتڑوں میں درد، ٹانگوں میں سردی کے ساتھ ساتھ، مریا خانے اور پیشاب کے بعد تیر چاقو لگنے کے سے درد رحم میں ہوں۔

پٹرولیم :۔ حد سے زیادہ لیوکوریا، ہر روز، لیوکوریا رات کے وقت شہوانی خوابوں کے ساتھ آلات تناسل میں جلن کسی قدر خون کے سیلان کے ساتھ لیوکوریا البیومن کا سا۔

فاسفورس :۔ ٹیس پیدا کرنے والا لیوکوریا، یا آبلے ڈال دینے والا لیوکوریا شکم میں بے حد کمزوری کے احساس کے ساتھ، زیادہ مقدار میں لیوکوریا، لیوکوریا اکثر جگہ چھیل دے، انگشت زنی کی وجہ سے لیوکوریا صبح سویرے چلتے وقت دودھ کا سا یا چپچپا لیکوریا حیض کی بجائے لیسدار اور تاردار سیلان الرحم، یہ دوا خصوصاً ان مریضاؤں کے لیے مفید ہے جو لمبی دبلی پتلی ہوں اور جن کے مزاج میں دق کا تاثر ہو۔ قبض گرمی کا احساس پیٹھ میں اوپر کی طرف جانے، صبح کے وقت اٹھنے پر چکر۔

فاسفورک ایسڈ :۔ مقدار میں زیادہ زردی مائل لیوکوریا، خارش کے ساتھ حیض کے چند دن کے بعد، لیوکوریا حیض کے بعد، انگشت زنی اور دیگر بد عنوانیوں سے پیدا شدہ لیوکوریا، مریضہ کو رات میں کئی بار پیشاب کے لیے اٹھنا پڑے۔ پیشاب بالکل پانی کا سا ہو۔ رحم کے زخم۔

فائی ٹولاکا :۔ رحم کی گردن پر دانے دار ابھاروں کی وجہ سے سیلان الرحم گاڑھا لیسدار تحریک پیدا کرنے والا سیلان، رحم کی گردن میں زخم، یا چھیلن کی وجہ سے درد کرنے والے حیض۔

پلاٹینا :۔ ان مستورات کا لیوکوریا جن کو قبض رہتی ہو۔ پاخانہ اس قدر چپچپا اور لئی کی مانند ہو کر نکلے کہ شرمگاہ کی نالی اور مقعد میں کمہار کی مٹی کی طرح چپک جائے۔ البیومن کا لیوکوریا جو صرف دن کے وقت ہو، بغیر درد کے بغیر کسی احساس کے۔ پیشاب کرنے کے بعد یا اٹھنے کے بعد حیض کے قبل یا بعد لیوکوریا، شکم میں نوچنے والے درد، گھمریوں یا آلات تناسل میں شہوانی سرسراہٹ، شدید پریشانی اور دھڑکن کے ساتھ، سخت شدہ رحم میں اینٹھن اور سوئیاں چبھنے والے درد، دوران جماع فرج حد سے زیادہ ذکی الحس ہو اور درد کرے۔

پاڈوفائلم :۔ گاڑھی سفید آنوں کا سیلان، قبض اور آلات تناسل میں نیچے دبانے والے دردوں کے ساتھ۔ رحم اور مقعد کا نیچے گرنا، سیلان سرخی مائل، میلا، چپکا، زنگ کا سا۔

پلمبم: ۔ لیوکوریا مسلسل شکم اور پیڑو میں کھچاوٹ کے احساس کے ساتھ۔

پرونس سپائی نوسا: ۔ لیوکوریا جس کی وجہ سے آلاتِ تناسل میں پھوڑے کا سا درد اور سرسراہٹ ہو اور کپڑے پر زرد دھبے ڈالے۔

پلساٹیلا: ۔ بغیر درد کے لیوکوریا، گاڑھی، سفید دودھ کے رنگ کی سی آنوں جس کی زیادتی لیٹ جانے سے ہو۔ جلندار پتلا، تیز سوزش پیدا کرنے والا، دودھ کے رنگ کا لیوکوریا یا زرد گاڑھا اور سفید لیوکوریا، حیض کے دوران اور حیض کے بعد شکم میں کاٹنے والے دردوں اور آنتوں میں اینٹھن کے ساتھ، دودھ کا سا لیوکوریا یا لب ہائے فرج میں ورم کے ساتھ خصوصاً حیض کے بعد انگشت زنی سے لیوکوریا۔ اور ہسٹیریکل علامات پیدا ہوں، خواہش نفسانی کی زیادتی کے ساتھ، نوجوان لڑکیوں میں شباب آنے کے زمانے کے وقت یا ذرا سی سردی لگ جانے سے یا بھیگ جانے سے حیض کے رک جانے کے بعد لیوکوریا، لیوکوریا جاڑا، غم گینی اور چڑچڑاہٹ کے ساتھ جس کی زیادتی شام کے وقت ہو اور کھلی ہوا میں ہو۔

سورینم: ۔ بڑے بڑے ٹکڑے بہت سخت بو والے، کمر میں اور داہنی ران میں شدید درد، سائیکوسس اور پستانوں کے کینسر وغیرہ۔

رینن کولس بلب: ۔ لیوکوریا پہلے معمولی بعد ازاں تیز سوزشی اور چھیل دینے والا گھر میں بیٹھ کر کام کرنے والی مستورات کے کندھے کے آگے جوڑ میں شدید درد۔ جس میں زیادتی زیادہ دیر سینے پرونے یا لکھنے سے ہو۔

سبائنا: ۔ زردی مائل خارش پیدا کرنے والا، متعفن لیوکوریا ہر دو ہفتے کے بعد دور کرنے والا متعفن خون کا سیلان حیض کے رک جانے کے بعد لیوکوریا جو چھیلنے والا ہو جائے لیوکوریا بیرونی آلات میں خارش کے ساتھ چھیل دینے والا لیوکوریا جس سے رانوں میں کپک جانے کا سا درد ہو۔ چھیلنے والا لیوکوریا جس سے حمل اور منع حمل کے بعد بے حد خارش پیدا ہو جائے متعفن دودھ کا سا لیوکوریا، جس سے خارش پیدا ہو۔ مقدار میں زیادہ نشاستہ کا سا سیلان کمر میں سے ہوتا ہوا پیڑو میں کھینچنے والے درد کے ساتھ خواہش نفسانی بہت بڑھی ہوئی۔

سنگونیریا: ۔ سن یاس کے زمانہ میں لیوکوریا، حیضوں کے رک جانے کے بعد یا

لیوکوریا جاری رہے۔

سینی کولا: ۔ لیوکوریا مچھلی کی سی بُو کا، پیڑو میں درد جس میں کمی کسی سخت چیز کے ساتھ پیٹھ کو دبانے سے ہو، صبح کے وقت اٹھنے کے بعد تھکاوٹ اور کمزوری کا احساس جو دوپہر تک بڑھتا جائے۔ اور جس میں کمی شام کے وقت ہو۔ متعفن لیوکوریا جو پہلے کی طرح یکدم آئے۔

سیرا سپینا: ۔ پانی کا سا یا دودھ کا سا لیوکوریا، گاڑھا، سفیدی مائل متعفن، رحم میں تشنجی دردوں کے ساتھ رحم میں پھکن والا درد، ورم کے ساتھ ایسا معلوم ہو کہ گومڑ یا استسقاء ہے، رحم متورم ایسا معلوم ہو جیسے چھوٹے چھوٹے گومڑوں سے بھرا ہوا ہے۔ خصوصاً داہنی جانب، رحم کی گردن میں ورم اور گرمی فرج میں ہا جبے کے سے دانے اور گرمی، حیض کے علاوہ کبھی کبھی خون کا سیلان۔

سارساپریلا: ۔ چلنے پر لیوکوریا، خصوصاً ان عورتوں میں جن کے پیشاب کی نالی میں پیشاب کے ختم ہونے پر تیز درد ہوتا ہے۔

سیکیل کار: ۔ لیوکوریا بھورے مائل رنگ کا، متعفن، موتیا رنگ کا، کمزوری اور وریدوں میں اجتماع خون کی وجہ سے رحم کے اندر پیدائش کی وجہ سے رحم سے پتلا سیاہی مائل، پانی کا سیلان، رحم کے منہ گردن اور بذاتِ خود رحم میں مختلف اینٹھنوں کی وجہ سے سیاہ رطوبت کا سیلان، رحم میں زخم، ایسا معلوم ہو جیسے جگہ جل گئی ہے اور اس میں سے متعفن خون کا سیلان ہو۔ لیوکوریا لعاب کا سا یکے بعد دیگرے استحاضہ کے ساتھ خصوصاً دبلی پتلی سوء المزاج مستورات میں جن کو حیض کی زیادتی اور رحم کی گراوٹ سے اکثر تکلیف رہتی ہے۔ رحم میں جلندار درد، رحم بھرا معلوم ہو اور چھونے سے درد ہو۔

سیپنی شیو: ۔ چھوٹے بچوں میں لیوکوریا جس کے قبل درد سر بے خوابی اور پیشاب میں دقت ہو۔

سیپیا: ۔ رحم کی گردن میں سوئیاں چبھنے کے سے درد کے ساتھ لیوکوریا، شرمگاہ کی نالی میں بے حد خارش کے ساتھ لیوکوریا، پانی کا سا، آنوں ملا، زردی مائل

چپلا یا آنوں کا سیلان، دوران حمل سبزی مائل رطوبت کا اخراج پیشاب کرنے کے بعد لیوکوریا کی زیادتی۔ لیوکوریا پیپ کا سا، دودھ کا سا، جو صرف دن کے وقت آئے اور جس سے رانوں میں چھیلن اور سوزش پیدا ہو۔ مقدار میں زیادہ آنوں کا سا لیوکوریا جس میں متعفن بو ہو۔ شکم میں کھینچنے والے دردوں کے ساتھ، یہ دوا بچوں اور نازک اندام سانولے رنگ والی مستورات کے لیے مفید ہے۔ جن کے دل پر ہر بات کا اثر جلد ہو جاتا ہے۔ ایک عجیب قسم کی بُو کا پسینہ خصوصاً آلات تناسل، بغل اور گھٹنوں سے بغل اور تلوؤں سے۔ پیشاب متعفن جس میں سرخ رسوب ہو اور جو پیشاب کے برتن کے کناروں پر چپک جائے اس امر کا احساس کہ ہر چیز شرمگاہ سے باہر نکل جائے گی۔ اس لیے مریضہ کو ٹانگیں سکوڑ کر (چوکڑی مار کر) بیٹھنا پڑے، جماع ناقابل برداشت ہو کیونکہ جماع کے وقت درد ہو، سوزاک کا سیلان جبکہ سوزاک کی حاد علامات رفع ہو چکی ہوں، ہر جماع کے بعد لیوکوریا۔

سلیسیا: آلات تناسل پر دانے دار ابھار جس میں شدید کھجلی اور جلن ہو اور جس کی زیادتی سردی سے اور بھیگنے سے ہو۔ اور کمی گرم کپڑا لپیٹنے سے ہو۔ دورہ کرنے والا اور ٹیس پیدا کرنے والا، لیوکوریا پیشاب کرتے وقت یا کھٹی چیزیں کھانے کے بعد حیض کے بجائے سفید پانی کی بڑی مقدار کا رحم سے اخراج، شرمگاہ میں شدید خارش کیساتھ، دودھ کا سا سیلان دردوں کی صورت میں جس کے قبل ناف کے مقام میں کاٹنے والا درد ہو۔

سٹانم: لیوکوریا بے حد کمزوری کے ساتھ اس میں شفاف آنوں ہو سکتی ہے یا زردی مائل لیوکوریا، بولتے وقت سینہ میں کمزوری شرمگاہ کی نالی سے شفاف آنوں کا سیلان شرمگاہ کی نالی کا اپنی جگہ سے گر جانا، خصوصاً سخت پاخانے کے دوران بڑی بے آرامی محسوس ہو۔

سٹرونشیا: لیوکوریا صرف چلتے وقت۔

سلفر: لیوکوریا نمک کی طرح سے ٹیس پیدا کرے، سیلان الرحم سے قبل شکم میں درد جلن دار اور درد کرنے والا لیوکوریا جس سے خرج میں پھوڑے کا سا درد ہو جائے لیکوریا سے قبل ناف کے گرد نوچن والے درد، آنوں کا سا لیوکوریا، حیض کے قبل، مریضہ

جب پاؤں پر کھڑی ہو، تو نیچے دبانے والے درد بڑھ جائیں۔ شرمگاہ پر جلن دار خارش مریضہ اس قدر کھجلائے کہ اس میں سے خون نکل آئے، جس کی زیادتی رات کے وقت ہو، تلووں میں اور سر کی چوٹی میں جلن، معدے میں کمزوری کا احساس خصوصاً دوپہر کو، دیرینہ لیوکوریا مختلف قسموں اور رنگوں کا۔

سلفیورک ایسڈ: پانی کا سا سیلان الرحم اور اس احساس کے ساتھ جیسے حیض ہو رہا ہے۔ دودھ کا سا یا شفاف لیوکوریا بغیر کسی احساس کے بے حد کمزوری تمام جسم پر کپکپی کے احساس کے ساتھ، جس قدر مریضہ زیادہ کمزور ہو گی اسی قدر زیادہ کانپتی ہے

سفلینم: تیز سوزش پیدا کرنے والا سیلان، جس سے بیرونی آلات تناسل پر شدید خارش اور ورم ہو جس کی زیادتی رات کے وقت اور بستر کی گرمی سے ہو، آلات تناسل میں حد سے زیادہ ذکی الحسی، لیوکوریا ایڑیوں تک بہے۔

ٹوبیکم: حیض کے بعد پانی کا سا پتلا لیوکوریا۔

ٹیرنٹولا ہسپانیکا: شدید رحم کا اعصابی درد، سوزش پیدا کرنیوالا اور مسلسل قائم رہنے والا لیوکوریا، ٹانگوں اور کمر میں درد، لاغری اور چہرے پر پیلا پن تھکاوٹ کا مسلسل احساس موت کا خوف، بے خوابی، اعصابی لرزہ اور کمی خون۔

ٹریلیم: لیوکوریا متعفن، زردی مائل، ملائی کا سا، اکثر مقدار میں زیادہ جس کی وجہ سے مریضہ کمزور ہو جائے۔

تھوجا: ایک حیض کے زمانہ سے دوسرے حیض کے زمانہ تک لیوکوریا، لیوکوریا جس سے کپڑے پر زرد داغ پڑ جائے اور جس کے ساتھ بائیں خصیۃ الرحم میں حد درجہ کا درد ہو جس کی زیادتی چلنے سے اور گھوڑے کی سواری سے ہو، پیشاب کی نالی سے آنوں کا سیلان، شرمگاہ پر ورم، جلن دار درد کے ساتھ جب چھو جائے یا جب مریضہ چلتی ہو، شرمگاہ کی اندرونی سطح پر زخم، ڈنگ لگنے والے جلن دار درد کرنے والے مہاسے۔

اسٹیلیگو: مقدار میں زیادہ، زرد متعفن لیوکوریا، سیاہ، پتلا سیلان جس میں چھوٹے چھوٹے سیاہ ٹکڑے ہوں البیومن ملا، چھیل دینے والا لیوکوریا۔

وائٹ برنم :- گاڑھا سفید اور مقدار میں زیادہ لیوکوریا جسکی وجہ سے آلات تناسل پر سرخی ، ٹیس اور چھیلن پیدا ہو ، شکم کے نچلے حصہ میں درد جو یکایک شدت کے ساتھ نمودار ہو۔

زنتھا کسائلم :- جب حیض نمودار ہونا چاہیئے اس وقت لیوکوریا بہت زیادہ مقدار میں نمودار ہونا چاہیے۔

زنکم :- حیض کے بعد خون ملی آنوں کا لیوکوریا ، لیوکوریا کے بعد کاٹنے والے درد حیض کے تین دن قبل اور بعد لیوکوریا ، جس میں گاڑھی آنوں ہو۔

زیزیا :- حیض کے رک جانے سے یا دیر میں آنے کی وجہ سے لیوکوریا ، یہ لیوکوریا تیز سوزش پیدا کرنے والا ، ناک کی طرح گاڑھا اور زیادہ مقدار میں ہو سکتا ہے حیض ایک ہی دن کے لیے ظاہر ہو ، پھر بند ہو جائے ، اور اس کے بعد لیوکوریا شروع ہو جائے ، جو پہلے سوزشی ہو اور بعد میں ناک کی طرح گاڑھا ، اور مقدار میں زیادہ ہو جائے ، دیرینہ لیوکوریا جس کے ساتھ دماغ میں تحریک ہو۔

رحم کی اندرونی بلغمی جھلّی کا ورم

METRITIS

رحم کا ورم حاد یا مزمن ہو سکتا ہے اور دونوں ہی حالتوں میں یہ رحم اور اس کے ملحقات پر قبضہ جما سکتا ہے یہ ورم رحم کی گردن میں یا رحم کے چندے میں جا سکتا ہے یا ریشوں تک محدود رہ سکتا ہے۔ یا رحم کے مادہ کو یا رحم کی اندرونی بلغمی جھلی کو ماؤف کر سکتا ہے۔

رحم کا حاد ورم عالم شباب کے قبل شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے لیکن چوٹوں کی حالتیں زمانہ شباب کے قبل ہو سکتا ہے۔ بہت کم حالتوں میں کنواری لڑکیوں کے رحم میں ، حمل کے دوران یا سن یاس کے بعد جو شاذ دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ ورم ازدواجی زندگی سے وضع حمل کے تعلق میں خصوصاً عام ہوتا ہے۔

کنواری یا نا بیاہی لڑکیوں میں حیض کے دوران سردی لگ جانے سے ... گ ... حیض کے رک جانے سے یا حیض کے

فوراً بعد جب کہ کسی قدر رحم اور اس کے ملحقات میں ابھی کچھ اجتماع خون باقی ہوتا ہے ، مہیجانہ ہے یہ وجوہات بیاہی ہوئی عورتوں میں ورم پیدا کرنے کے لیے کافی ہیں مگر ان کے علاوہ حیض کے دوران میں شدید جسمانی محنت ، جماع کی زیادتی یا شدید جماع ، جماع کے بعد ٹھنڈے پانی کے استعمال اور اس کی پچکاریاں ، شرمگاہ کی نالی یا خصیۃ الرحم سے ورم کا بڑھ کر رحم میں پہنچنا ، زخم ، چوٹیں ، رحم کے اندر غیر جسمانی چیزیں ، بدگوشت ، گومڑ یا دیگر پیدائشیں ورم کو پیدا کرنے کا سبب ہو سکتی ہیں۔

وضع حمل کے فوراً بعد سردی لگ جانا حاد یا ورم کی عام وجہ ہے اور اس ورم کے ساتھ اگر دودھ اور نفاس کا سیلان رک جائے ، تو یہ ورم مہلک ثابت ہوتا ہے یہ یاد رہے کہ پیچیدگی حیض کی رکاوٹ سے کہیں زیادہ خطرناک ہوا کرتی ہے۔

دوسری خطرناک وجہ یہ ہے کہ حمل کے ابتدائی مہینوں میں حمل کو ادویہ کے ذریعہ گرا دیا جائے حمل گر چکنے کے بعد ذرا سی سردی لگنے سے یا ذرا سی محنت سے فوراً حاد ورم شروع ہو جاتا ہے۔ جس میں شدید جاڑا ہوتا ہے ، شکم میں حد درجہ کی ذکی الحسی ہوتی ہے۔ کمزوری بڑھ جاتی ہے اور اس کے بعد موت واقع ہوتی ہے۔ اس حالت میں ورم پہلے پہلے رحم کی بلغمی جھلی کو ماؤف کرتا ہے اور اس کے بعد پردہ بار یطون کو جہاں سے یہ زہر تمام نظام میں پھیل کر مریضہ کی موت کا باعث ہوتا ہے یہ سب مریضہ کے لیے سزا ہو قانون قدرت کو توڑنے سے قدرت کی طرف سے مریضہ پر نازل ہوتی ہے۔

علامات جھلی کے ورم Endometritis

پہلی علامتیں جو حاد ورم کا الارم دیتی ہیں وہی ہیں جن کا بیان رحم کی بیرونی میں کیا جا چکا ہے

لیکن رحم کے ورم کی علامتیں بہ نسبت مؤخر الذکر کے زیادہ شدید ہوتی ہیں۔ جاڑا ، اس کے بعد بخار ، پیڑو کے مقام میں حدت ، آلات تناسل کی گہرائی میں درد ، پیٹھ میں درد کے دورے جو پیڑو میں ہوتے ہوئے گھریوں اور بعض وقت رانوں کو جاتے۔ جب درد مسلسل ہوتے ہیں تو اس قدر شدید نہیں ہوتے لیکن کھانسنے اور چھینکنے سے یہ درد بہت بڑھ جاتے ہیں اور ان کے ساتھ نیچے دبانے کا احساس بھی ہوتا ہے۔ اور پیڑو میں ہر وقت درد کرنے والا بوجھ

رہتا ہے ۔ پیڑو میں درد کے ساتھ ساتھ مثانہ اور مبرز میں ہوتا ہے ۔ یہ ہیں رہنما کن علامات اس حالت کی جب رحم کے ورم میں صرف رحم کی گردن ماؤف ہوتی ہے ۔

لیکن جہاں ورم رحم کے پیندے میں جاتا ہے تو شکم کے نچلے حصہ میں بھی درد ہوتا ہے اور اس میں چھونے سے ذکی الحسی ہوتی ہے اس حالت میں رحم کے مادہ (بناوٹ) میں ورم ہوتا ہے اور یہ دو بار یطون کی بیرونی جھلی میں بھی ۔ بشکم کے نچلے حصہ میں اس قدر ذکی الحسی ہوتی ہے کہ ذرا سی حرکت یا بوجھ برداشت نہیں ہوسکتا ۔ بخار بھی شدت کا ہوتا ہے اس ورم کی عمدردی سے گرد و نواحی اعضاء بھی ماؤف ہوجاتے ہیں اور پاخانہ کی نالی سے مروڑا اور پیشاب میں دقت ہوتی ہے ۔ درد تیز بھالے لگنے کے سے ہوتے ہیں اور ان میں زیادتی ذرا سی حرکت سے ہوتی ہے نبض تیز بھری ہوئی اور سخت ہوتی ہے ۔ جلد پر گرمی اور خشکی ، پیاس ، بے حد ، قبض معدے میں تحریک زبان خشک اور کھوکھری اور بیٹھے پر مریضہ عموماً نڈھال اور کمزور ہوجاتی ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ درد سر بھی ساتھ ہو اور ان کے ساتھ رخساروں میں سرخی اور چہرے پر تمتماہٹ ہذیانی کیفیت جوڑ بندوں میں اینٹھن ہو ۔ اس حالت میں مریضہ کی قوت حیات جلد جلد سلب ہوجاتی ہے بعض وقت تپ محرقہ کی سی حالت ہوجاتی ہے ۔ جس میں یکا یک حیض بند ہوجاتا ہے یا تمام قسم کے سیلان رک جاتے ہیں ایسی حالتوں میں اگر حیض کا سیلان شروع ہوجائے تو مریضہ بچ جاتی ہے ۔

انجام

حاد رحم کے ورم میں ہومیوپیتھک ادویا و معالجہ سے علامات اور تکلیفات بہت جلد کم ہوجاتی ہیں ۔ اور ورم تحلیل ہوجاتا ہے اس میں شک نہیں کہ شدید حالتوں میں بخار بہت تیز ہوتا ہے ۔ اور اگر اس بخار کو بالمثل دواؤں سے روکا نہ جائے تو مریضہ کی زندگی دو تین دن میں ختم ہوجاتی ہے ۔ یا زیادہ سے زیادہ مریضہ ہفتہ بھر زندہ رہتی ہے ۔ یا رحم میں دنبل بن جاتے ہیں جو اگر درست نہ ہوئے تو ان کا زہر نظام جسم میں پھیل کر جسم کو زہر آلود بنا دیتا ہے اور مریضہ کے خاتمہ کا باعث ہوتا ہے ۔

رحم کا بڑھ کر سخت ہوجانا

Hypertrophy

رحم کے حاد ورم کا نتیجہ ہمیں بعض وقت رحم کے بڑھ جانے میں دکھائی دیتا [illegible] رحم قدرتی قدر سے دوگنا یا بعض وقت

اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے ۔ جس کی وجہ سے رحم کا وزن بڑھ جاتا ہے اور رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے یا رحم کے اندر ابھار پیدا ہوجاتا ہے ۔

رحم کے بڑھ جانے میں کم و بیش سختی بھی عموماً پائی جاتی ہے ۔ رحم کی گردن کے ورم کا یہ عام انجام ہے خصوصاً جب کہ رحم کی گردن میں کئی بار ورم ہوچکا ہو ۔ جہاں رحم میں سختی ہوجاتی ہے وہاں یہ سختی رحم میں بناوٹ میں ورم کی وجہ سے آجاتی ہے ۔

یہ یاد رہے کہ یہ حالت نوجوان لڑکیوں میں بہت شاذ و نادر پائی جاتی ہے ۔ لیکن جن مستورات نے بہت بچے جنے ہیں ان کے اندر یہ کیفیت عام ہوتی ہے ۔

رحم کی دیواروں کا نرم پڑ جانا

Softening of the Walls of the Womb

رحم کے ورم کا یہ ایک دوسرا نتیجہ ہے رحم کے ریشے ان حالات میں سیاہی مائل سرخ ، متورم اور نرم ہوجاتے ہیں اور بعض وقت ان کے اندر نرمی آنے کی وجہ سے سڑاند پیدا ہوجاتی ہے ۔ جس سے یہ ورم ، ورم فاسد بن جاتا ہے ۔

رحم کا فاسد ورم

Gangrene of the Womb

یہ ایک بہت شاذ نمود ہے لیکن جب یہ نمود ہوتی ہے تو اس کا انجام ہمیشہ مہلک ہوتا ہے ۔ ورم فاسد شاید رحم کے ورم کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ فاسد کیفیت تیسرے یا چوتھے یا ساتویں یا آٹھویں دن وقوع میں آتی ہے ۔ رحم کے ریشوں میں خون کا دوران بند ہوجانے کی وجہ سے ریشوں میں سڑاند پیدا ہوجاتی ہے یا بچے کے رحم میں مر جانے سے ریشوں میں سڑاند پیدا ہوکر رحم کے ورم میں فاسد کیفیت پیدا ہوجاتی ہے ۔ یہ فاسد کیفیت عموماً رحم کی گردن میں شروع ہوتی ہے ۔ اور وہاں تک ہی محدود رہتی ہے ۔ ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ موت سے قبل اس فاسد ورم کا پتہ نہیں چلتا ۔ لیکن علامات کو نہایت غور سے دیکھنے سے اور ہومیوپیتھک علامات کے مطابق بالمثل دوائیں دینے سے یہ فاسدانہ کیفیت جلد تر رفع ہوکر مریضہ کی زندگی کا جلد تر باعث بنتی ہے ۔ اس حالت میں نبض ہمیشہ کمزور ، تیز ہوتی ہے ۔ اور نبض کی رفتار ایک سو بیس سے ایک سو پچاس تک پہنچ جاتی ہے ۔ جاڑا شدت کا ہوتا ہے ۔ مریضہ چونکتی ہے اور بعض وقت بغیر کسی ظاہری

وجہ سے مریضہ کے جسم میں تشنجی دورے ہوتے ہیں ایسی حالات میں مریضہ کو رحم میں درد کا احساس نہیں ہوتا مریضہ کم و بیش ایک عجیب بے چینی کی حالت میں آجاتی ہے۔ ٹانگیں اور بازو ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اور کسی قسم کی گرمی ان میں محسوس نہیں ہوتی جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے اور زیادہ خطرناک علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً شرمگاہ کی نالی سے بھورا مائل، پتلا سیلان جاری ہو جاتا ہے۔ جو حد سے زیادہ متعفن ہو جاتا ہے مردے کی سی سڑاند کے دست شروع ہو جاتے ہیں اور تمام جسم پر ٹھنڈے چپچپے پسینے آجاتے ہیں۔ مریضہ کی آنکھیں کھنچ جاتی ہیں، چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اور آخر کار مریضہ کی زندگی کا ڈراپ سین ہو جاتا ہے۔ ان علامات کی موجودگی میں کوئی بھی ہومیوپیتھ بالمثل دوا کے انتخاب میں غلطی نہیں کر سکتا اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کو ہم لوگ ببانگ دہل یہ سناتے ہیں کہ ان حالتوں میں بھی ہومیوپیتھی مسیحائی کا کام کرتی ہے۔

رحم کے ریشوں میں پیپ یعنی مواد کا آجانا — Pus Infiltration

جب رحم میں شدید ورم ہو جاتا ہے خصوصاً عفونتی ورموں میں تو رحم کے ریشوں میں مواد آجاتا ہے اس مواد کے مجتمع ہونے سے رحم کے مختلف حصص میں دبل پیدا ہو سکتے ہیں۔

منجمد ہونے والی رطوبت طلیہ کا اجتماع

Effusion of coagulable Lymph

دلف یعنی رطوبت طلیہ جسم کی قدرتی تری کا دوسرا نام ہے۔ یہ رطوبت طلیہ کا رحم کی پانی والی جھلی میں جمع ہو جانا حاد ورم رحم کی ایک نمود ہے۔ یہ رطوبت رحم کی پانی کی جھلیوں میں جمع ہو کر رحم اور رحم کی نالیوں کو ماؤف کر دیتی ہے۔ اور بانجھ پن کی ایک وجہ بنتی ہے یا اس سے ایک قسم کی نمو یعنی جھوٹے حمل کی نمود ہوتی ہے۔

رحم کا حاد ورم چاہے کسی وجہ سے کیوں نہ ہو جب حمل کی حالت میں ہوتا ہے تو اس سے بچہ کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ ورم نہایت آہستہ آہستہ بڑھتا ہے تو جنین کو

گھیر لیتا ہے جنین رحم کے اندر ہی رہ جاتا ہے۔ اور کچھ وقت کے بعد والدہ کی موت کا باعث بنتا ہے۔ جب حاملہ عورت بغیر کسی وجہ کے دن بدن کمزور ہوتی جائے، آنکھیں اور چہرہ کھنچ جائے پپوٹوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جائیں اور مریضہ ہر وقت سست پڑی رہے تو بچہ کا پیٹ میں مرنا سمجھنا چاہیے۔ لیکن بعض وقت یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مردہ بچہ رحم کے ورم میں لپٹ جاتا ہے۔ اور پورے نو مہینے رحم کے اندر پڑا رہتا ہے۔ اور ٹھیک وضع حمل کے وقت مردہ بچہ کی ولادت ہوتی ہے۔ بعض حالتوں میں حمل کے پہلے یا دوسرے مہینے کے بعد جب حاد ورم رحم کے اندر شروع ہو جاتا ہے۔ تو بچہ اسی ورم کے اندر تحلیل ہو جاتا ہے یاد رہے کہ مریضہ کی عام طبعی کیفیت اور ظاہری علامات علاج میں کافی مدد دیتے ہیں۔

رحم کی اندرونی جھلی کا مزمن ورم

AREOLAR HYPERPLASIA-CHRONIC METRITIS

یہ ورم عام طور پر وضع حمل یا اسقاط کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اور ان مستورات میں زیادہ عام ہوتا ہے جن کے بہت بچے ہو چکے ہوتے ہیں۔ بانجھ عورتوں میں اس قسم کا ورم نہیں ہوتا۔

مزمن ورم رحم کے اسباب، طبعی خرابیاں، وریدیا اعصابی یا جسمانی کمزوری یا عام کمزوری بار بار بچے ہونا یا بچے ہونے کے جلد بعد جماع اور عفونتی ورم پردہ باریطون ہیں۔ مگر ان اسباب کو تحریک وضع حمل یا اسقاط سے ہوتی ہے یہ بیماری رحم کے حاد ورم کے تحلیل ہو جانے سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

علامات

اس کیفیت کی علامات مفصلہ ذیل ہوتی ہیں مگر یہ ضروری نہیں کہ سب کی سب علامات ایک ہی مریضہ میں پائی جائیں اگر رحم کی گردن ماؤف ہو تو پیڑو اور رانوں میں درد مثانہ یا پاخانے کی نالی پر بوجھ، حیض میں ابتریاں، ہاضمہ میں خرابیاں درد سر اور سستی، لیکوریا۔ اگر ورم تمام رحم بھر میں ہو۔ تو علامات مفصلہ ذیل ہوتی ہیں پیڑو میں سے ہوتا ہوا کھینچنے والا درد، یہ درد چلنے پھرنے سے بہت بڑھ جاتا ہے، پیشاب پاخانہ اور جماع سے درد، حیض کے قبل کئی دن پہلے ہلکا درد، جو حیض کے دوران بھی جاری رہے

حیض کے قبل اور دوران پستانوں میں درد، پستانوں کے سیاہ حلقے اور زیادہ سیاہ ہو جائیں۔ متلی اور قے، بے حد اعصابی اکساہٹ، پاخانے کی نالی پر بوجھ، مروڑ اور بواسیر، مثانہ میں بوجھ پیشاب کے وقت مروڑ اور اینٹھن کے ساتھ۔

یہ علامات اور تکلیف بہت جلد پیدا ہوتی ہے۔ اس میں رحم اپنی جگہ سے گر جاتا ہے، کیونکہ رحم کا قد اور رحم کا وزن اس ورمی کیفیت سے بہت زیادہ بڑھ چکا ہوتا ہے۔ رحم کے بوجھ سے پاخانہ کی نالی اور مثانہ پر بوجھ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر دو کے افعال میں بری واقع ہو جاتی ہے۔

یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رحم کے اس دیرینہ ورم کی حالت میں حیض میں عموماً کمی اور تاخیر ہوتی ہے۔ جب کہ رحم کے کینسر میں رحم سے سیلانِ خون کی ہمیشہ زیادتی ہوا کرتی ہے۔ حیض کے دنوں کے علاوہ بھی کینسر کی حالت میں شرمگاہ کی نالی سے خون کا سیلان ہو سکتا ہے۔ رحم کے دیرینہ ورم میں رحم کی گردن عموماً سخت معلوم ہوتی ہے جب کہ کینسر کی حالت میں رحم کی گردن ککڑی کی طرح ہے۔

اس مرض کا انجام یہ ہے کہ یہ مرض سالہاسال تک جاری رہ سکتا ہے اور حیض کے بند ہو چکنے کے بعد اس ورم میں کمی ہو جاتی ہے یا اپنے آپ ہی سنِ یاس کے زمانہ سے قبل یہ ورم رفع ہو جاتا ہے لیکن برخلاف اس کے سنِ یاس کے زمانہ کے قریب اس ورم کی وجہ سے کوئی عضوی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے اس سے قلبی، پھیپھڑے کی یا کوئی دیگر تکلیف پیدا ہو سکتی ہے۔ مریضہ کی غذا کی طرف خاص طور پر دھیان دینا چاہیے اور حفظانِ صحت کے تمام قوانین پر مریضہ کو عمل پیرا ہونا چاہیے بالشل ادویہ عموماً اس ورم کو جڑ سے کھو دینے کے لیے کافی ہوتی ہیں۔

حاد اور مزمن ورم (رحم کی اندرونی جھلّی) کا علاج

جہاں ورم حاد ہو تو مریضہ کو چت بستر پر لٹا دینا چاہیے اور اس کو قطعی طور پر چلنے پھرنے سے منع کر دینا چاہیے۔ اگر ممکن ہو سکے تو پاخانہ اور پیشاب بھی بستر پر کرانا چاہیے۔ مزمن ورم کی حالت میں [illegible] خدشہ کے چل پھر سکتی ہے مفصلہ ذیل

ادویہ بہت حد تک اس قسم کے ورم کو شفا دینے کے لیے کافی ہوتی ہیں۔

(۱) اکونائٹ، ایپس، بیلاڈونا، برائی اونیا، کینتھرس، کیموملا، کالوسنتھ، کالی کارب، لیکیسس، نکس وامیکا، پلساٹیلا، سباینا، سیپیا (۲) آرسنک، کاربوانیملس، کونیم، ہیوسس، مرک سال، لائیکوپوڈیم، رسٹاکس، سلفر (۳) آرنیکا، کلکیریا کارب، کاربوویج، چائنا، کوکلس کاکیولا، کریازوٹ، کروکس، فیرم، گریفائٹس، ہیپر، اگنیشیا، ایپکاک، آئیوڈیم، میگنیشیا میور، فاسفورک ایسڈ، سیکیل کار، سٹرامونیم۔

اکونائٹ: یہ خصوصاً ان کیسوں میں مفید ہے جہاں بخار مسلسل ہو نبض تیز اور سخت، جلد خشک اور گرم، شدید پیاس، تمام شکم میں تیر گولی لگنے کے سے درد، شکم چھونے سے ذکی الحس۔

ایپس: ڈنگ لگنے کے سے درد جیسے مکھی کے ڈنگ لگنے سے ہوں پیاس نادارد پیشاب مقدار میں کم۔

آرنیکا: جہاں ورم کسی چوٹ یا ورم کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔

آرسنک: جلدار تپکن والے اور جلانے لگنے کے سے درد، آگ کی سی جلن، شدید بے چینی اور پریشانی موت کے ڈر کے ساتھ، مریضہ کو یقین ہوتا ہے کہ وہ مر جائیگی ٹھنڈے پانی سے علامات بڑھتی ہیں، مریضہ اپنے اوپر زیادہ کپڑے سے گرمی کے ساتھ لپٹنا چاہتی ہے۔

بیلاڈونا: درد یکایک ظاہر ہوں اور کچھ دیر رہنے کے بعد یکایک غائب ہوں، یا چٹکیاں کاٹنے کے سے درد، نیچے دبانے کا احساس، جیسے سب کچھ شرمگاہ کے راستہ باہر آ جائیگا ٹپکن والا درد سر، حدت، چہرے پر تمتماہٹ آنکھوں میں سرخی اور کنپٹیوں میں ٹپکن کے ساتھ پیشاب کا از خود نکل جانا، ڈراؤنا ہذیان، حیض یا نفاس رکے ہوئے، یا بے حد متعفن، ماؤفہ حصص بے حد ذکی الحس ہوتے ہیں۔ مریضہ ذرا سا چھوا جانا یا بستر کا خفیف سا جھٹکا بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

برائی اونیا: خفیف سی حرکت مریضہ کی تکلیفات کو بڑھا دے، درد سر ایسا معلوم ہو جیسے سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، بستر پر اٹھ کر بیٹھنا متلی اور غشی پیدا کرے، ہونٹ پھٹے ہوئے اور خشک، منہ خشک، بے حد پیاس، قبض، پاخانہ سخت، اور خشک جیسے جلا ہوا ہو۔

کلکیریا کارب:۔ یہ دوا خصوصاً دموی مزاج مستورات کے لیے مفید ہے پاؤں ٹھنڈے اور چپچپے۔ سر اور جسم کے اوپری حصہ پر پسینہ، فرجگاہ کی نالی میں مسلسل درد، ٹھنڈے پانی کی پیاس جس کی زیادتی رات کے وقت ہو، نبض بے قاعدہ اور بھری ہوئی، رحم کی گردن میں سوئیاں چبھنا، مریضہ کی ہسٹری ظاہر کرتی ہے کہ اس کے حیض مقدار میں زیادہ، بار بار اور قبل از وقت ہوتے رہتے ہیں۔

کینتھرس:۔ بار بار قریب قریب مسلسل پیشاب کی بے سود حاجت یا کاٹنے والے جلن دار دردوں کے ساتھ، فقط چند قطرے ایک وقت میں خارج ہوں جن کے ساتھ خون ملا ہو، رحم کے مقام میں جلن، اس دوا کے انتخاب کے لیے پیشاب کی علامات ہونی ضروری ہیں۔

کاربوانیملس:۔ مزمن یا دیرینہ رحم کی اندرونی جھلی کا ورم، پیشاب کی بیہودہ حاجت، رانوں، گلٹیوں اور جوڑوں میں دردناک دباؤ کے ساتھ، فم معدہ میں پھوڑے کے سے درد کا احساس، عام سستی کا احساس لیکوریا جس سے کپڑا زرد ہو جائے۔

کاربوویج:۔ فرجگاہ میں پھوڑے کا سا درد، منہ آنے کے ساتھ، چوڑے والی ہڈی کے اوپری حصہ کے قریب شکم میں درد اور نوچن، دوپہر کے قریب سستی، پریشانی اور جسمانی کمزوری، غشی اور بھوک کے ساتھ ریاح جس کو ڈکاروں سے عارضی سکون ہو، مریضہ پنکھا کروانا چاہے۔

کیموملا:۔ ایسی مریضاؤں میں جن کے رحم میں ورم کسی غصہ کے دورے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ بخار، پیاس، اور چہرے میں سرخی کے ساتھ، چہرے کی ایک جانب سرخ اور دوسری پیلی یا فق، بے حد بے صبر، مریضہ شاذ و نادر ہی صابر رہ سکے، یا لوگوں کے ساتھ مہذبانہ سلوک کر سکے، پیشاب مقدار میں زیادہ اور ہلکے رنگ کا۔

چائنا:۔ جب ورم خون کے ضائع ہو جانے سے پیدا ہوا ہو، مریضہ کے شکم میں تناؤ اور بوجھ سے تکلیف پاتی ہے، جسے ڈکاروں سے کوئی سکون نہیں ہوتا کانوں میں گھنٹہ بجنے [illegible] بغیر درد کے دست۔

کوکولس:۔ کمر میں فالجی درد، اور ٹانگوں کا فالج، حرکت پر اس امر کا احساس جیسے شکم میں تیز پتھر ہیں۔ چہرہ اور سر گرم پاؤں ٹھنڈے، نبض سخت اور چھوٹی، منہ میں دھات کا مزہ (کسیلا) بعد بیاری یا پینے سے نفرت، پستانوں پر جاڑا۔

کافیا:۔ ان مستورات کے لیے مفید ہے جن کا ورم زیادہ خوشی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو مریضہ بے حد خوش ہوتی ہے اور جذبات کو برداشت نہیں کر پاتی۔

کالوسنتھ:۔ جہاں ورم ہتک عزت سے پیدا ہوا ہو، شدید قولنجی درد جس سے مریضہ کو دوہرا ہونا پڑے، بے حد بے چینی کے ساتھ آنتوں میں کٹن جیسے چاقوؤں سے ہو بے حد پریشانی اور شکم میں تناؤ کے ساتھ۔ دست جو ہر کھانے پینے کے بعد بڑھ جائیں۔ تمام شکم میں اس امر کا احساس جیسے آنتوں کو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچلا یا نچوڑا جا رہا ہے۔ بھری ہوئی تیز نبض بے حد پیاس ذائقہ کڑوا۔

کونیم:۔ رحم کے مقام میں جلن۔ درد اور پھوڑے کا سا احساس، پیشاب کرتے وقت پیشاب رک رک کر ہو، بعد چکر، خصوصاً بستر میں لیٹی ہوئی حالت میں کروٹ بدلنے پر عموماً ذائقہ کڑوا، اور پیاس۔ نبض بے قاعدہ۔ نبض کی چند ضربات چھوٹی ہوتی ہیں بعض اوقات نبض کی ضربات آہستہ ہوتی ہیں اور بعض اوقات تیز۔

کروکس:۔ رحم سے سیاہ تاردار سیلان، شکم میں دھڑکن اور پھڑکنے کا احساس جیسے جنین سے ہو، شکم میں سوئیاں چبھیں، جس سے تنفس رک جائے۔

فیرم:۔ چہرہ دہکتا ہوا، سرخ، آنتوں کو چھونے سے پھوڑے کا درد، جیسے دھلائے اور کمزور کر دی گئی ہیں پانی ملے دودھ کا سا لیکوریا۔

گریفائٹیس:۔ خصوصاً جب خصیۃ الرحم ماؤف ہوں، جسم کے مختلف حصص میں کھجلی، چھالے اور ابھار، موٹاپے کی رغبت۔

ہیپر سلفر:۔ خصوصاً جب پکنے کی رغبت ہو [illegible] چبھن والے درد، جاڑا۔

ہیوسمس:۔ خصوصاً جہاں ورم جذباتی خرابیوں سے پیدا ہوا ہو، اگر تشنجی علامات مثلاً اعضاء، چہرے، ہونٹوں وغیرہ میں جھٹکے ظاہر ہوں۔ ایسی مریضائیں جن میں تپ محرقہ کی سی

کیفیت ہذیان کے ساتھ ظاہر ہو، مریضہ بستر کے کپڑے اتار دے اور ننگی ہونا چاہے۔

اگنیشیا:۔ اینٹھن ہجانے لگنے کے ساتھ، ماؤف حصص کو چھونے سے درد پیدا ہوتی ہیں۔ یا بڑھ جاتی ہیں۔ مریضہ غم سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ہچکیاں اور سرد آہیں لے رہی ہے۔ معدہ میں خالی پن کا احساس۔

اپیکاک:۔ مسلسل متلی، ہر حرکت کے ساتھ بائیں سے دائیں جانب جانے والا کاٹنے والا درد ہو، ناف کے گرد درد جو رحم کو جائے رحم سے مسلسل چمک دار سرخ خون کا سیلان، تیز نبض، پیاس کے ساتھ یا بغیر پیاس کے۔

آئیوڈیم:۔ رحم میں ورم سے پیدا شدہ پستانوں میں حاد درد، پستانوں میں پھوڑے کا سا درد پیدا ہو جاتا ہے مریضہ کمزور اور سوء المزاج ہو جاتی ہے۔ نبض مدھم۔

کالی کارب:۔ صبح دو پہر اور رات کو مسلسل شدید پیاس اور بہت تیز نبض پریشان کن کاٹنے والے گولی لگنے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے درد تمام شکم میں پائے جاتے ہیں سوئیاں چبھنے کے سے درد جتنے زیادہ ہوں اتنی ہی کالی کارب زیادہ مفید ہوتی ہے۔

کریازوٹ:۔ شرمگاہ کی نالی میں سوئیاں چبھیں، جو شکم سے وہاں تک جائیں ہر درد کے ساتھ مریضہ چونک اٹھے، بدبودار، سوزشی تیز لیکوریا، زہریلا بخار۔

لیکیسس:۔ مریضہ کوئی بوجھ برداشت نہ کر سکے، یہاں تک کہ رحم کے مقام پر کپڑوں کا بوجھ بھی برداشت نہ ہو سکے۔ مریضہ بار بار ان کو اٹھا دینا چاہتی ہے۔ اس لیے نہیں کہ شکم اتنا ذکی الحس ہوتا ہے۔ بلکہ اس لیے کہ کپڑوں کا بوجھ ایک بے چینی سی پیدا کرتا ہے۔ احساس جیسے ورم اور پسینہ کو چڑھ رہی ہیں۔ یہ دوا خصوصاً ایسی مریضاؤں میں مفید ہے جن میں ورم کی علامت سن یاس کے زمانہ میں پائی جائے۔ رحم کے مقام میں درد بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ خون کے سیلان سے کم نہ ہو، اور سیلان کے فوراً بعد درد پھر پیدا ہو جائے۔ سونے کے بعد رات یا دن کے تکلیفات بڑھ جائیں۔

لائیکوپوڈیم:۔ شکم کے آرپار دائنی طرف سے بائیں جانب کو کاٹنے والے درد۔ شکم میں بے حد گڑگڑاہٹ، خصوصاً بائیں پسلیوں سے نیچے، پیشاب میں سرخ ریت، پیشاب کے اخراج سے

قبل کمر میں شدید درد، شرمگاہ کی نالی میں خشکی، شرمگاہ کی نالی سے ریاح کا اخراج۔

مگنیشیا میور:۔ تکلیفات ہسٹریکل اور دوروں کی صورت میں رحم میں تشنج جو رانوں کو جائے قبض، پاخانہ لب اور مشکل سے ہو، جو نکلتے وقت مقعد پر ٹوٹ جائے۔

مرکیوریس:۔ ہجانے لگنے کے سے چھید کرنے کے سے یا دبانے والے درد، شدید پسینہ جس سے کوئی آرام نہ ہو، زبان پر تری، شدید پیاس کے ساتھ مریضہ تمام رات بدتر رہے۔

نکس وامیکا:۔ اس دوا کا اکثر استعمال ہوتا ہے رحم کی گردن میں چوٹ کا سا درد پیشاب کی بار بار خواہش، درد کے ساتھ، چھیلن اور جلن، پاخانہ کی بار بار بے سود حاجت، ایک وقت میں تھوڑا پاخانہ آئے، کمر میں درد جس کی وجہ سے مریضہ بستر میں کروٹ نہ لے سکے، یا کروٹ لینے میں تکلیف ہو، شکم میں بھاری پن اور جلن، آنکھوں کے اوپر پیشانی میں درد کی زیادتی اور مریضہ بار بار تند حال ہو جائے، تکلیفات ۳ بجے صبح کے بعد بڑھ جائیں، مریضہ مایوس، بے خوابی یا خوفناک خواب۔

اوپیم:۔ ان حالات میں اس دوا کا استعمال ہوتا ہے جب تکلیف ڈر اور خوف سے پیدا ہو ڈر اور خوف کی علامات اب بھی باقی ہوں چہرے پر تمتماہٹ، ہذیان، خراٹے دار سانس، جب مریضہ ہوش میں ہو تو اس کو بستر کے کپڑے بہت گرم معلوم ہوں، نیند کا غلبہ مگر نیند نہ آئے، ٹانگوں اور بازوؤں کا ٹھنڈا رہنا، رحم سے متعفن مواد کا سیلان۔

فاسفورک ایسڈ:۔ کمزوری کے حالات میں جب پیشاب بار بار اور سفید رنگ کا ہوتا ہو، رحم کا ابھار، ہلکا بخار رہتا رہے۔

پلاٹینا:۔ خصوصاً وضع حمل کے بعد اگر شہوانی اکساہٹ اور تحریک کا غلبہ ہو، آلات تناسل اور موئے زہار کے مقام پر درد کرنے والا بوجھ، فرج اور شکم میں شہوانی سرسراہٹ، سیاہ گاڑھے خون کا سیلان، زیادہ مقدار میں، قبض، پاخانے مقعد اور مبرز میں چمٹ جائیں۔

پلساٹیلا:۔ حلیم الطبع اور منکسر المزاج اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے رہنے والی، مستورات کے لیے، شکم میں سکڑن اور کھچاوٹ ایسا معلوم ہو کہ حیض نمودار ہوں گے متلی اور

بعض اوقات قے کے ساتھ، سر کے آدھے حصّہ میں درد، منہ میں بُرا ذائقہ، کوئی چیز اچھی معلوم نہ ہو، پیاس ندارد، رات کے وقت دست، اور پیشاب مقدار میں کم۔

رسٹاکس: یہ خصوصاً وضع حمل کے بعد، رات کے وقت مریضہ بد تر محسوس کرے۔ خصوصاً آدھی رات کے بعد، بے چینی، مریضہ ایک وضع میں نہ رہ سکے۔ اکثر چند لمحے کے لیے آرام حاصل کرنے کی خاطر کروٹیں بدلا کرے۔ بخار زبان خشک، ٹانگوں میں نا طاقتی، مریضہ مشکل سے پاؤں کھینچ سکے۔

سبائنا: ورم، وضع حمل یا اسقاط کے بعد سیلان خون منجمد اور پتلے خون کا درد کے ساتھ جو کمر سے پیڑو کو جائے، شرمگاہ کی نالی میں شدید سوئیوں کا چبھنا آگے سے پیچھے کی طرف، بار بار پاخانہ کی حاجت، پاخانہ پہلے ڈھیلا ہو اور اس کے بعد سخت حصّہ نکلے۔

سیکیل کار: جب ورم میں تعفن پیدا ہونے کی رغبت ہو، ورم نفاس یا حیض کے رُک جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ پتلے سیاہ خون کا سیلان، ٹانگوں میں سرسراہٹ اور بے حد کمزوری کے ساتھ۔

سیپیا: رحم کی گردن میں جلن دار گولی لگنے کے سے اور سوئیاں چبھنے والے درد، شرمگاہ کی نالی میں مسلسل دبانے کا احساس، مریضہ کو ٹانگیں سکیڑ کر یا ایک دوسرے پر رکھ کر بیٹھنا پڑے۔ تاکہ اندرونی آلات شرمگاہ کے راستہ باہر نہ نکل پڑیں، رحم کے مقام میں درد کرنے والی اکڑن اور سختی، مقعد میں بوجھ کا احساس، پیشاب متعفن، پیشاب میں کمہار کی مٹی کا سا رسوب جو پیشاب کے برتن کے کناروں پر لگ جائے۔ اور چھوٹ نہ سکے پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے، معدے کے مقام میں خالی پن کا تکلیف دہ احساس۔

سٹرامونیم: چہرہ خون سے پھولا ہوا، مریضہ جب جاگے تو ایسا معلوم ہو کہ ڈری ہوئی ہے، ہر چیز کو دیکھ کر ڈر محسوس کرے۔ مریضہ روشنی اور سنگت کی خواہش کرے مسلسل بولنے کی رغبت، عجیب و غریب توہمات۔ مر تکیہ سے کھسک کر نیچے کی طرف گر جائے۔

سلفر: آغاز تکلیف میں فرج چھلی معلوم ہو۔ حدت کے بار بار دورے جن کے بعد ذرا سی نمی چہرے پر آجائے۔ اور مریضہ کمزوری محسوس کرے۔ پاؤں ٹھنڈے یا تلووں میں جلن اسی لیے مریضہ تلووں کو ٹھنڈی جگہ یا بستر کے باہر رکھنے کی کوشش کرے سر کی چوٹی میں گرمی کا احساس، مریضہ محسوس کرے کہ دم گھٹ رہا ہے۔ اس لیے دروازے اور کھڑکیاں کھول دینا چاہے۔ نیند بہت ہلکی، بار بار جاگ جائے، کمزوری کے دورے اکثر اوقات دن کو محسوس کرے۔

ان دواؤں کے علاوہ ان ادویہ کو بھی نظر میں رکھنا چاہیے جو لیکوریا کے بیان میں دی گئی ہیں۔ دوا کا انتخاب نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے، اور دوا کو مسلسل کئی دنوں یا ہفتوں تک جاری رکھنا چاہیے۔ کیونکہ دیرینہ ورم کی حالت میں دواؤں کے استعمال سے جلد نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔

رحم میں اعصابی درد۔ رحم کی اعصابی خرابیاں

IRRITABLE UTERUS — HYSTERALGIA

رحم کی اعصابی ابتریاں جن کے مختلف نام مختلف مصنفین نے دیے ہیں اگرچہ نہ تو فعلی ہیں اور نہ عضوی تاہم ان کی تکلیفات نہایت شدید ہوتی ہیں۔ اور ان تکلیفات سے مختلف قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ہسٹریا کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ اب میں باقی تکلیفات کا ذکر کرتا ہوں۔ تاکہ وقت ضرورت ان کی تشخیص اور علاج ہو سکے۔

اعصابی تحریک NERVOUS IRRITATION

انسان کے جسم میں دو قسم کے اعصاب موجود ہیں جو ہر عضو کی بناوٹ میں عضوی اور بناوٹی طور پر پھیلے ہوئے ہیں ان ہر دو کے احساسات اور افعال بالکل ایک دوسرے سے جداگانہ ہیں۔

ایک قسم کے اعصاب وہ ہیں جو عضوی بناوٹ میں پھیلے ہوئے ہیں اور اعضاء کے افعال کے اجزاء میں غیر ارادی طور پر مدد دیتے ہیں۔ اور دوسری قسم کے اعصاب وہ ہیں جن کا تعلق دماغ اور ریڑھ سے ہے۔ یہ اعصاب کچھ تو غیر ارادی ہیں اور کچھ ارادی، غیر ارادی سے احساسات، قوتیں کا ظہور ہوتا ہے۔ جبکہ ارادی اعصاب سے انسان اپنی مرضی کے مطابق

اخال کرتا ہے، مقدم الذکر (بناوٹی) اعصاب سے جسم کی نشو و نما اور تولید ہوتی ہے اسی لیے یہ اعصاب جسم کے ہر ریشہ تک پہنچتے ہیں اور موخر الذکر کا تعلق احساسات، قوت سامعہ قوت باصرہ، قوت ذائقہ، قوت ناطقہ وغیرہ وغیرہ سے ہے اس کے علاوہ یہ اعصاب انسان کے اندر حس پیدا کر کے انسان کے دماغی خیالات اور سوچ بچار کی طاقت کو قائم رکھتے ہیں اسی لیے ان ہر دو قسم کے اعصاب کا فعل بالکل جداگانہ ہوتا ہے۔ مقدم الذکر اعصاب میں ورم اجتماع خون، ان کا بڑھ جانا پایا جاتا ہے۔ جس کا اثر جسم میں دوران خون پر ہوتا ہے یا دوسرے معنوں میں غیر ارادی اعصاب جسم کی تولید اور تباہی میں ایک بہت بڑا حصہ لیتے ہیں ان کا ورم جلد ہو سکتا ہے لہٰذا اعصاب کے ورم سے شریانی خون کے دورے میں ابتری آتی ہے یا اس کا ورم آہستہ آہستہ اور مسلسل ہوتا ہے۔ جس سے وریدوں کے خون کے دورے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور نظام جسم میں ابتری واقع ہو جاتی ہے۔

برخلاف اس کے دماغی اور دریعہ کے اعصاب کی تحریک سے خالص اعصابی ورم ہوتا ہے اور اس ورم سے اعضاء میں اکساہٹ، تحریک اور ذکی الحسی پیدا ہوتی ہے۔

رحم کا اعصابی درد

رحم کے اعصابی درد کی وضاحت سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رحم کی ذکی الحسی کو ذرا واضح کر دیا جائے۔ رحم کی ذکی الحسی سے مراد ہے کہ ذرا سے چھونے یا بوجھ سے یا دبانے سے رحم کے اندر حد درجہ کا درد پیدا ہوتا ہے حالانکہ ظاہرا طور پر کوئی ورم اجتماع خون یا سختی دکھائی نہیں دیتی۔

بڑی بڑی علامات جو اس کیفیت کو ظاہر کرتی ہیں یہ ہیں، شکم کے نچلے حصہ میں (ایسا معلوم ہو کہ پیڑو میں) درد پیٹھ اور رانوں میں کم و بیش درد ہر وقت رہتا ہے۔ بعض وقت زیادہ اور بعض وقت کم، لیکن اس کی ذکی الحسی کے رہتے ہوئے بھی جب شکم یا پیڑو کو باہر سے یا اندر سے معائنہ کیا جاتا ہے۔ تو کسی قسم کی تکلیف دکھائی نہیں دیتی ماسوائے اس کے کہ چھونے سے درد ہوتا ہے۔

بعض مصنفین کا خیال ہے کہ اس قسم کی ذکی الحسی بغیر اندرونی تکلیف کے دکھائی نہیں دیتی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جا ملے ذکی الحسی پر کسی قسم کی کوئی تبدیلی یا جسمانی کیفیت ظاہرا موجود نہ ہو۔ لیکن بلاشبہ چونکہ بذات خود یہ ذکی الحسی ایک بیماری ہے اس لیے طبیعت کی کسی خرابی کا نتیجہ ہونی چاہیے۔

جس درد کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے یہ محض پیڑو تک محدود نہیں ہوتا، بلکہ پیٹ شکم کے کناروں میں چوتڑوں میں یا جسم کے کسی دیگر حصص میں یا پیٹھ سے چل کر گھبریوں میں ہوتا ہوا رانوں میں ہو سکتا ہے۔

رحم کا اعصابی درد ایک درد بھری کیفیت ہے جو مندرجہ بالا ذکی الحسی کی کیفیتوں سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہے۔ ذکی الحسی میں مریضہ کو ظاہرا طور پر کوئی تکلیف نہیں ہوتی جب تک کہ وہ آرام کرتی رہے لیکن کسی محنت سے مثلاً بستر پر اٹھنے یا چلنے سے یا جماع یا حیض سے ذکی الحسی کی یہ درد بھری کیفیت پیدا ہو سکتی ہے برخلاف اس کے اعصابی دردوں کی حالت میں مریضہ چاہے آرام کرتی ہو یا کام درد موجود ہی رہتے ہیں۔

علامات

جب رحم کی گردن میں اعصابی درد ہوتا ہے تو مریضہ شرمگاہ کی نالی میں اوپر کی طرف دردوں کی شکایت کرتی ہے۔ ہاتھ سے چھونا ناقابل برداشت ہوتا ہے اور اگر مریضہ جماع کرے تو جانکنی کا سا درد ہوتا ہے۔ رحم کے اعصابی درد میں درد بذات خود رحم میں ہوتا ہے یا رحم اور خصیۃ الرحم ہر دو میں یہ درد عموماً یکایک شروع ہوتا ہے۔ حالانکہ مریضہ اس درد کے شروع ہونے سے چند لمحہ قبل بالکل اچھی معلوم ہوتی ہے۔ درد کی حالت میں مریضہ بستر پر یا زمین پر درد سے بیتاب ہو کر لوٹتی ہے۔ یہ درد نوبتی ہوتا ہے۔ ۲۴ گھنٹوں میں اس کے رہ رہ کر کئی بار دورے ہوتے ہیں۔ وہ ایک گھنٹہ سے بارہ گھنٹہ تک رہ سکتے ہیں ہر دورہ میں کئی چھوٹے چھوٹے درد ہوتے ہیں جو رہ رہ کر ہوا کرتے ہیں درد کی حالت میں کمر میں، رحم میں رحم کے دوسرے متعلقات میں اور شکم بھر میں درد محسوس ہوتے ہیں جب ان دردوں کا خاتمہ ہوتا ہے تو مریضہ کو اپنا جسم سن ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

بعض اوقات شادی کے فوراً بعد یہ اعصابی درد نمودار ہوتے ہیں یہ درد ان حالتوں میں جلندار نوچنے والے اور شکم کے نچلے حصہ میں اور پیڑو میں دبانے والے درد ہوتے ہیں کئی دفعہ یہ درد گھبریوں تک جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر رحم کے درد کے دورے جا کسی خاص درجہ کے

اور یا کسی ورم کے ہوتے ہیں۔

اسباب یہ درد عموماً ان مستورات میں ہوتے ہیں جن کے مزاج اعصابی ہوں تھکاوٹ مسلسل محنت، حد سے زیادہ جماع، رحم اور اس کے متعلقات کا اپنی جگہ سے گر جانا، رحم یا شکم کے نچلے حصّہ میں چوٹیں وغیرہ وغیرہ ان اعصابی دردوں کو پیدا کرنے کی موجب ہو سکتی ہیں مگر یاد رہے کہ انہی مریضاؤں میں ان دردوں کی نمود ہوتی ہے جن میں اعصابیت زیادہ ہو۔

علاج

مندرجہ ذیل ادویہ اس کیفیت پر حاوی ہو سکتی ہیں۔

(۱) بیلاڈونا، کیموملا، کالی کارب، پلاٹینا، پلساٹیلا، سباٹنا، سیپیا (۲) کاربوانیمیلس، کونیم، کروکس، فیرم، جلسی میم، اگنس وامیکا، اوپیم، رسٹاکس، سیکیل، سلفر (۳) اسافوٹیڈا، اسٹریا زریونبس، برائی اونیا، کلکیریا کارب، چائنا، کوکولس، کافیا، کریازوٹ، سائی پیڈیم، گریفائٹس، ہیوسس، ایپکاک، اگنیشیا، لیلیم ٹگ، مگنیشیا میور، مشک، نیٹرم کارب، نیٹرم میور، نکس موسکاٹا، فاسفورک ایسڈ، تھوجا، ویریٹرم البم۔

اسافوٹیڈا:- یہ دوا اعصابی طبیعتوں کی مریضاؤں کے لیے مفید ہے۔ درد زہ کے سے درد کٹن اور نیچے دبانے والے دردوں کے ساتھ، حیض بہت جلد جلد اور مقدار میں بہت کم، ہسٹریا، غمگین، متفکر اور پر از اندیشہ جات، مرنے کا خدشہ، یکا یک خوشی کے دورے بے موقع و محل قہقہوں کے ساتھ۔

اسٹریا زریونبس:- رحم میں پریشانی کا عام احساس ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز باہر کو دبائی جا رہی ہے۔ رحم میں اینٹھن، بے حد پریشانی کا احساس۔ ایسا معلوم ہو کہ کوئی مصیبت آ رہی ہے یا کوئی بری خبر آنے والی ہے، حیض دیر میں۔

اورم:- خودکشی کے کم و بیش مسلسل خیالات۔

برائی اونیا:- ذرا سی حرکت سے رحم کی تکلیفات بڑھ جائیں۔ ان اشیاء کی خواہش جو مل نہ سکیں۔ یا جب وہ اشیاء مریضہ کے سامنے پیش کی جائیں تو مریضہ لینے سے

انکار کر دے۔ اکثر شیر۔

کلکیریا کارب:- دموی مزاج کی پیلے رنگ والی مستورات، پاگل ہو جانے کا خدشہ زینہ چڑھنے پر چکر، بار بار تشنجی دورے، رحم میں بوجھ اور پھوڑے کے سے درد کا احساس۔

کاسٹیکم:- شکم میں درد، جس سے مریضہ دہری ہو جائے، شکم میں بوجھ اور بھاری پن ایسا معلوم ہو کہ شکم پھٹ جائے گا، مسلسل بے سود ڈکار کی خواہش، ذرا سا کھانا کھانے یا دھوتی کس کر باندھنے کے فوراً بعد درد میں زیادتی۔

کیموملا:- مریضہ کی دماغی کیفیت اس دوا کی طرف دلالت کرتی ہے مریضہ چڑچڑی بد مزاج کوئی بھی بات تہذیب سے نہ بولے، ہر کسی کو سخت ملامت کرنے پر تیار ہو جائے۔

چائنا:- کانوں میں آوازیں، شکم میں احساس جیسے کہ یہ بالکل بھرا ہوا ہے، شکم کا اپھار ریاح کے اخراج یا ڈکاروں سے کم نہ ہو، ہر تیسرے دن مریضہ بدتر ہو جائے۔

کوکولس:- رحم میں درد کرنے والا بوجھ، سینہ میں اینٹھن اور متلی کے ساتھ حیض یا ہو کر یا کا رک جانا، مریضہ اونچی نہ بولے، کیونکہ تھکاوٹ محسوس کرے۔

کافیا:- حد سے زیادہ خوشی، خیالات کی دماغ میں بے حد روانی، جلد کام کرنے پر تُل جائے۔ خیالات کے اجتماع سے نیند نہ آئے، مریضہ کو تھوڑی سی تکلیف بھی بہت زیادہ معلوم ہوا کرے۔

کونیم:- شکم میں سوئیاں چبھنے کے سے درد، سینہ کے دائیں طرف جائیں، لیٹنے یا کروٹ بدلنے پر چکر، پیشاب کی دھار بہے۔ اور رکے اور پھر بہے۔

کروکس:- شکم میں گڑگڑاہٹ کا احساس، بے حد دماغی مایوسی، حیض کے ہوتے یا سیاہ تار دار۔

فیرم:- مریضہ کمزور، زرد رنگ، باوجود تکلیف کے مریضہ کے گالوں پر سرخی رہے۔

گریفائٹس:- جسم پر جا بجا پھنسیوں کے چھتے، حیض دیر میں ہوں یا رکے ہوتے، مریضہ موٹے ہونے کی جانب راغب ہو۔ مریضہ کمزور اور چڑچڑی۔

ہیوسمس:- مریضہ کو ننگے ہونے کی زبردست خواہش، حیض کے نزدیک مریضہ اندھا دھند

ہنسے اور قہقہے لگائے۔ رحم میں اینٹھن، رانوں اور کمر میں کھنچاوٹ کے ساتھ۔

اگنیشیا: رحم میں اینٹھن، گھٹن اور سوئیاں چبھنا۔ فمِ معدہ میں بے حد پھوڑے کے سے درد کا احساس۔ ہر وقت آہ بھرے اور غمگین رہے۔ خیالی تکلیفات پر غمگین رہے۔

اپیکاک: ناف کے گرد بے حد درد جو رحم کی طرف جائے۔ ناف کے گرد زیادہ پریشانی لیکن یہ پریشانی رحم کی طرف عود کر جائے۔ مسلسل متلی۔

کالی کارب: رحم میں سوئیاں چبھنے کے سے درد یا تمام شکم پر اور رحم میں ایک ہی وقت میں سوئیاں چبھنے کے درد۔ ہمیشہ پاخانہ سے ایک گھنٹہ قبل شکم میں پریشانی۔

مگنیشیا میور: بے خوابی، پاخانہ مشکل سے ہو، کیونکہ پاخانہ مقعد کے کناروں پر آکر ٹوٹ جائے، بار بار ہسٹیریا کے تشنجی دورے، رحم میں اینٹھن اور درد جو رانوں کے نیچے تک جائے۔

نیٹرم میور: دورانِ حیض بے حد غمگینی، حد سے زیادہ دھڑکن اور صبح کے درد، اکثر مکان میں چوروں کے ہونے کے خواب، جاگنے پر تمام گھر کو دیکھنا پڑے، ہمدردی سے نفرت، رحم میں اینٹھن، گھڑیوں میں جلن اور گھٹن کے ساتھ۔

نکس وامیکا: رحم کی گردن میں اٹھنے پر اور اٹھ کر بیٹھنے پر پھوڑے کے سے درد کا احساس، بار بار پیشاب اور پاخانہ جانا چاہے، لیکن ایک دفعہ میں بہت کم مقدار میں ہو، اور اس کے ساتھ درد ہو، تین بجے صبح کے بعد نیند نہ آئے، بھوک ندارد، مریضہ مرغن غذائیں کھانے کی عادی ہو، اور عیش پسند ہو۔

اوپیم: مریضہ اعصابی اور چڑچڑی، پاخانے سیاہ، سخت گُدے، بستر بہت گرم معلوم ہو، اس لیے بستر میں لیٹ نہ سکے، نیند کا غلبہ لیکن سو نہ سکے۔

فاسفورس: شکم میں بے حد کمزوری اور خالی پن کا احساس، پیٹھ میں بے حد گرمی کا احساس، جو دمچی سے پیٹھ تک جائے، شکم میں شدید کاٹنے والے درد، خواہش نفسانی کو نہ روک سکے، ریاح کی زیادتی۔

فاسفورک ایسڈ: رحم میں ہوا سے ابھار، دورانِ حیض جگر میں درد، رات کے وقت

مریضہ کو پیشاب کرنے کے لیے اٹھنا پڑے، پیشاب مقدار میں زیادہ پانی کا سا۔

پلاٹینا: آلاتِ تناسل اور شکم میں شہوانی سرسراہٹ، دھڑکن اور سینہ میں تنگی پیدا کرنے والی پریشانی کے ساتھ، بار بار احساس جیسے حیض ہوگا، پیڑو اور فرج حد سے زیادہ ذکی الحس، ایک ہی وقت میں ان کے اندر سردی کا احساس، حیض مقدار میں زیادہ، سیاہ منجمد خون کے، بے حد پریشانی مریضہ محسوس کرے، جیسے اس کے قویٰ جاتے رہیں گے اور مریضہ مر جائے گی۔

پلساٹیلا: ہر تکلیف کے ساتھ مریضہ آنسو بہائے، اور چلائے، مریضہ بہت جلد رونے اور اپنی علامات اور تکلیفات نہ بتا سکے، حیض رکا ہوا یا رک رک کر بہے، منہ میں صبح کے وقت بُرا سا ذائقہ، کوئی چیز بھی اچھی معلوم نہ ہو۔

رسٹاکس: وضعِ حمل کے بعد پیدا شدہ اعصابی درد، شرمگاہ کی نالی سے مسلسل سیلان جاری رہے، جس کے ساتھ گولی لگنے کے سے درد اوپر کی طرف جائیں اور سر میں جلن کا احساس، داہنے اعضاء میں مسلسل درد جو جوڑوں میں سن ہونے کے احساس کے ساتھ جو پاؤں تک جائے، اور وضعِ حمل کے بعد جنون قائم رہے۔

سباٹینا: درد جو کمر سے ارتفاع العانی تک جائیں، شکم میں حرکت کا احساس جیسے کوئی زندہ جانور موجود ہے، چڑچڑاپن، راگ یا گانا برداشت نہ ہو۔

سیکیل کار: یہ دوا اکثر دبلی، پتلی، سوء المزاج اور کمزور شدہ مستورات میں مستعمل ہوتی ہے یا جن کے اندر غمگینی یا موت کی سی پریشانی موجود ہو، رحم میں مسلسل نیچے دبانے والے احساس ہوں۔

سیپیا: فمِ معدہ میں بے حد خالی پن کا احساس، رحم کے مقام میں چھونے سے ذکی الحسی، رحم کی گردن میں گولی لگنے اور جلن کے سے درد، مقعد میں بوجھ کا احساس، مریضہ کو ایک دوسری ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھنا پڑے، تاکہ اندرونی آلات شرمگاہ سے باہر نہ نکل جائیں، اپنی صحت کے متعلق بہت غمگین اور فکرمند، اکثر صحت کا خیال کر کے روئے۔

سلفر: گرمی کے بار بار دورے جو پسینہ آنے پر ختم ہو جائیں، سر کی چوٹی میں

حدت، ہضم معدہ میں ۱۱ بجے دن کے بیٹھنے کا احساس مریضہ اس وقت کھانے کا انتظار نہ کر سکے، گہری نیند نہ سو سکے، اور کئی بار رات کو جاگے، درد زیادہ تر بائیں جانب ہوں۔

تھوجا: ۔ چلنے یا گھوڑے کی سواری سے بائیں جانب یا بائیں گھری میں اس قدر شدت کا درد کہ مریضہ تڑپ اٹھے۔

زنکم: ۔ حیض کے جاری ہونے سے مریضہ کی سب تکلیفیں کم ہو جائیں لیکن حیض کے بند ہوتے ہی پھر عود کر آئیں۔ بائیں خصیۃ الرحم میں مسلسل، پریشان کن، چھیدنے کا سا درد، بعض دبانے سے یا حیض کے دوران جزوی آرام ہو، لیکن پھر جلدی تکلیفات عود کریں۔

باب نہم

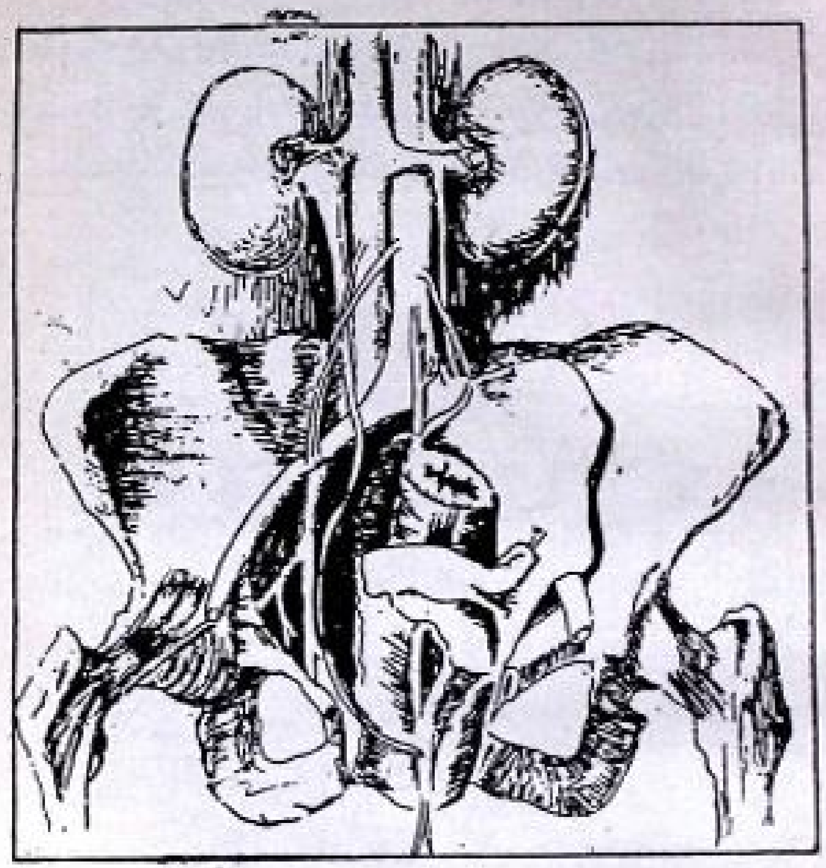
رحم کے زخم۔ اور کینسر (آکلہ) گنگرین

ULCERATION, CANCER AND GANGRENE OF THE UTERUS

رحم کے زخم Ulceration رحم کے زخم کی تعریف مختلف مصنفین نے مختلف کی ہے لیکن سچ تو یہ ہے کہ زخم ایک قسم کا گھاؤ ہے جس میں سے مسلسل پیپ یا سڑی ہوئی پانی کی سی رطوبت رستی ہے اس تعریف میں معمولی سے معمولی سطحی چھیلن سے لے کر گہرے فاسد زخم سب ہی قسم کے شامل ہو سکتے ہیں۔

رحم کے زخم کو کئی حصص میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) دانے دار Granular
(۲) غدود وطلیہ Follicular (۳) ورمی زخم سے پیدا شدہ زخم Inflammatory
(۴) آتشکی Syphilitic (۵) چھیل دینے والا یا فاسد زخم Corroding
(۶) کینسر والا (آکلہ) Cancerous

ان زخموں کی نوعیت اور تشخیص کے لیے ہمارے پاس دو طریقے ہیں ایک تو ہم آلات اور



رحم کا کینسر (آکلہ)

بجلی کی روشنی کے ذریعہ شرمگاہ کی نالی کے اندر دیکھیں اور زخم کی نوعیت کو دریافت کریں، دوسرا طریقہ انگلی ڈال کر چھونے کا ہے۔ لیکن یہ ہر دو طریقے اس موجودہ زمانے میں خصوصاً ہندوستان میں مہذب نہیں کہلائے جا سکتے۔ ان طریقوں سے صرف ہم یہ دیکھ یا محسوس کر سکتے ہیں کہ زخم کی حالت کیا ہے؟ اور اس کی ظاہرا شکل و شباہت کیا ہے؟ اس کے علاوہ ہمیں اور بات نہیں ملتی۔ مجھے ناظرین کی خدمت میں یہ عرض کرنا ہے کہ ہومیوپیتھی کا فرض اولین مریض کو نہایت آرام دہ اور بلا تکلیف طریقوں سے کم سے کم وقت میں شفا دینا ہے۔ چونکہ مرض کی ابتداء مقامی نہیں، بیرونی نہیں بلکہ اندرونی طبعی خرابیوں کی وجہ سے ہوتی ہے اس لیے بیرونی زخم کی شکل و شباہت ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں اور تشخیص میں کوئی زیادہ معنی اور وقعت نہیں رکھتی۔ ہمیں دیکھنا ہوتا ہے مریضہ کی طبعی کیفیت، اس کے احساسات اس کے علامات اور اس کے خیالات کو اگر ہم ان ہر سہ باتوں پر غالب آ کر صحیح نتیجہ اخذ کر لیں تو نہ صرف بیماری کا بلکہ مریضہ کا علاج ہم کم سے کم وقت میں بغیر کسی تکلیف کے اور زحمت کے کر سکتے ہیں۔ یہی طریقہ ہے جو مہاتما ہنی مین نے اور ان کے پیروؤں نے اختیار کر کے تڑپتی ہوئی خلق خدا کو شفا، اور آرام بخشا ہے۔

سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ماؤف جگہ کو شکم اور پیڑو سے چھو کر دیکھا جائے اور ٹھیک اندازہ لگایا جائے کہ تکلیف کی نوعیت کیا ہے۔؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے لیے کافی مہارت اور تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر یہ بتا سکتا ہوں کہ پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ امراض کی شکم اور پیڑو کے چھونے اور دبانے سے بالکل ٹھیک اور یقینی تشخیص بتا سکتا ہوں۔ اور اپنی مریضاؤں کو بتایا کرتا ہوں یہ طریقہ نہایت سادہ ہے جو صرف مہارت سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ زخموں کی تشخیص کے لیے میں ذیل میں کچھ عرض کرتا ہوں جس کو سمجھنے سے ناظرین کو ایسی امراض کی تشخیص میں کسی دقت اور مشکل کا سامنا کرنا پڑیگا۔

دانے دار زخم :۔ یہ زخم یا چھلن عموماً رحم کی گردن کی سطح میں رحم کے منہ کے بالکل نزدیک ہوتی ہے یہ ایک عام تکلیف ہے اور اس سے بہت کم طبیعت میں ابتری واقع ہوتے دیکھی گئی ہے۔ لیکن نظام جسم کی مختلف خرابیوں اور ابتریوں کی وجہ سے اس میں پیچیدگی واقع

ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ لیکوریا زیادہ مقدار میں عموماً ہوتا ہے۔ جو خون آمیز اور مواد آمیز ہوتا ہے پیڑو اور چوتڑوں کے جوڑ میں ایک مقامی درد ہوتا ہے جس کی مریضہ اکثر شکایت کرتی ہے خصوصاً یہ تکلیف چلتے وقت بڑھتی ہے حیض میں ابتری، حیض عموماً مقدار میں زیادہ ہوتے ہیں دورانِ جماع درد اور جماع کے بعد چھوڑنے کے سے درد کا احساس، اس کے علاوہ کئی قسم کے اعصابی خرابیاں اور ہسٹریا کی سی علامات۔

اس قسم کے زخموں کی عام وجوہات رحم کی گراوٹ ہوتی ہے جس کی وجہ سے رحم شرمگاہ کی نالی کی دیواروں کے ساتھ رگڑ کھاتا ہے۔ یا جماع سے رحم کی گردن میں ضرب پہنچتی ہے یا رحم کی گراوٹ کے لیے چھلے استعمال کرنے سے زخم ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات یہ زخم بہت بڑھ جاتے ہیں اور ان کی شکل شہد کی مکھیوں کے چھتے کی سی ہو جاتی ہے یہ حالت عموماً رحم کے منہ میں زیادہ تر واقع ہو جاتی ہے اس حالت میں مقدار میں زیادہ پیپ ملی رطوبت کا اخراج ہوتا ہے اور بعض اوقات اس قسم کے زخموں کو چھو دینے سے سیلان خون کا بہت بڑا خدشہ پیش آ جاتا ہے۔

غدود طلیہ سے پیدا شدہ زخم :۔ اس قسم کے زخموں میں رحم کی گردن کے مخفی غدود ماؤف ہوتے ہیں ان میں ورم اور زخم پیدا ہو جاتے ہیں ان زخموں میں چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ نمود بہت شاذ و نادر دیکھنے میں آتی ہے۔

ورمی زخم :۔ جب رحم کی گراوٹ اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ رحم کی ہتھیلی شرمگاہ کی نالی کے مخرج سے بالکل باہر آ جاتی ہے تو رحم کی ہتھیلی کو جسم کے باہر چوٹ یا زخم لگنے کی وجہ سے یہ زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ یا یہ زخم اس وقت پیدا ہوتا ہے جب رحم میں ورم بہت زیادہ ہوتا ہے اور جماع سے ضرب پہنچتی ہے۔

آتشکی زخم :۔ آتشک کے متعلق میں کافی سے زیادہ "امراض خبیثہ" میں بحث کر چکا ہوں یہاں مجھے زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن میں صرف اتنا بتا دوں کہ آتشک پہلے اور دوسرے درجہ میں رحم پر اثر کرتی ہے آتشک کے زخم عموماً سطحی یا گوشت خورے ہوتے ہیں ان کی تشخیص کے بعد آتشک ہی کا علاج کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

پھیل دینے والا یا فاسد زخم :۔ خوش قسمتی سے اس قسم کے زخموں کا وجود دنیا میں بہت ہی کم ہے ۔ اور جہاں اس قسم کا زخم ہوتا ہے وہاں کینسر کا وجود سمجھا جاتا ہے کینسر کے بغیر فاسد زخم درمیانی عمر کی عورتوں میں یا ادھیڑ عمر کی عورتوں میں دیکھا ہے لیکن بعض اوقات جوان عورتوں میں بھی ہو سکتا ہے یہ زخم عموماً رحم کی گردن سے شروع ہوتا ہے اس زخم کے شروع ہونے سے قبل رحم زیادہ بڑا اور زیادہ سخت ہوا ہوا ہوتا ہے یہ زخم رحم کی گردن سے رحم کے چینیے میں جاتا ہے اور رحم کی تمام گردن اس وقت قریب قریب تباہ ہو چکی ہوتی ہے ۔ رحم کی گردن بھر میں ایک زخم ہی زخم ہوتا ہے ۔ یہ زخم محض رحم کے اندر ہی محدود نہیں رہتا بلکہ گرد و نواحی حصص مثلاً شرمگاہ کی نالی ، مثانہ اور پاخانہ کی نالی میں پھیل جاتا ہے جہاں بڑی سخت ابتری اور تکالیف پیدا ہو جاتی ہے ۔ ایک مصنف لکھتے ہیں کہ یہ مرض بلغمی مزاج کی مستورات میں حیض بند ہوتے وقت یا حیض بند ہو چکنے کے بعد فوراً نمودار ہوتا ہے

رحم کے فاسد زخم کے ساتھ پیڑو میں حدت اور درد ہوتا ہے پہلی علامت سیلانِ خون کی زیادتی ہوتی ہے جس کو مریضہ عام طور پر حیض زیادہ مقدار میں سمجھتی ہے ۔ متعفن رطوبت بھوسے کی رنگ کی یا سیاہی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے ۔ یہ یاد رہے کہ رحم کا وہ حصہ جہاں یہ زخم نہیں ہوتا ہے نہ تو بڑا ہوتا ہے اور نہ ہی سخت ۔ اور یہی ایک فرق کینسر اور فاسد زخم میں ہے ۔ رحم کے کینسر میں رحم کی نالی ، مثانہ اور مبرز کی نالی تمام کے تمام کینسر کے اثر سے سخت ہو جاتے ہیں اور یہ سب حصص پتھر کا ایک ڈھیلا معلوم ہوتے ہیں ۔

فاسد زخم میں سے جو رطوبت رستی ہے وہ سخت متعفن ہوتی ہے اور اس زخم میں بذاتِ خود اور گرد و نواحی حصص میں سخت ترین درد ہوتا ہے ۔ یہ ہے فرق ایک معمولی زخم کا اور فاسد زخم کا ۔ رحم کی گردن کا فاسد زخم جب رحم کے چینیے میں پہنچتا ہے تو رحم کی دیوار کو بالکل کھا جاتا ہے ۔ ایلوپیتھی میں اس کا کوئی علاج نہیں ہے ۔ لیکن ہومیوپیتھک پریکٹس میں نہ صرف اندرونی ادویہ سے یہ زخم ہی اچھا ہوتا ہے بلکہ رحم کی دیواریں اور رحم کی گردن کے ریشے از سرِ نو پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اور مریضہ کو عمر بھر کے لیے بہتر حالت میں رکھتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ اس قسم کے علاج میں مریضہ کی طبعی حالت کو دیکھنا اور درست کرنا پڑتا ہے ۔

جس طبعی حالت کی وجہ سے یہ فاسد زخم پیدا ہوتے ہیں ۔

معالجہ ان مختلف زخموں کا معالجہ بہت آسان ہے ۔ میں نے ذیل میں کچھ دوائیں دی ہیں ۔ جو ان زخموں کے لیے مفید ترین ہیں ۔ لیکن یہ یاد رہے کہ دوسرے امراض کی طرح اس میں کھانے پینے کی احتیاط اور حفظانِ صحت کے اصولوں کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے ۔ مقوی اور زود ہضم غذائیں استعمال کرنی چاہئیں ۔ لیکن منشیات اور مصالحہ جات کو بکلی بند کر دینا چاہیئے ۔ ہاضمہ کی خرابیوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے ۔ مریضہ کے لیے تازہ ہوا اور دھوپ رحمت ثابت ہوتی ہے ۔ سخت قسم کے کام اور ورزش ، لمبے سفر اور تھکا دینے والے اور محنت کے دوسرے کام بکلی بند کر دینے چاہئیں

(۱) آرسنک ، ارجنٹم نائٹریکم ، اسافوئیٹا ، ایکیس ، لاچیکو ، مرک سال ، نکس وامیکا ، پلساٹیلا ، سیپیا ، سفلنم ، سلیشیا ، سلفر ، تھوجا (۲) بیلاڈونا ، برائی اونیا ، کلکیریا کارب ، کاربو ویج ، کونیم ، ہیپر سلفر ، فاسفورس ، فاسفورک ایسڈ ، رسٹاکس ، سٹافی سیگریا (۳) انٹم کروڈم ، آرنیکا ، اورم ، کاربوانیملس ، کاسٹیکم ، کیموملا ، چائنا ، کریازوٹ ، گریفائٹیس ، ہائیڈراسٹس ، میوریٹک ایسڈ ، نیٹرم کارب ، روٹا ، سبائنا ، سکیل کار ، سٹانم ۔

انٹم کروڈم :۔ تیز سوزشی رطوبت جس میں پیپ کے اجزاء ہوں کا حد سے زیادہ سیلان آلاتِ ہضم کی خرابیاں ، زبان پر سفیدی کے ساتھ پاخانہ اکثر پتلا ، پانی کا سا جس میں سدے ہوں ۔

ارجنٹم نائٹریکم :۔ زخم جن میں سے خون آئے ، سیلانِ خون تھوڑے وقفہ کے لیے ہو ، مریضہ کو ہر وقت دماغ میں پراگندگی معلوم ہو ، درد سر پلکے ، مسلسل ، مگر شدید نہ ہوں ۔ ہر رات کو ، صبح کے وقت ، یا دوپہر کو خصوصاً کھانا کھانے کے بعد اعصابی ابتریاں اور دماغی پراگندگیاں ٹھیک وقفہ پر ہوں بے حد کمزوری خصوصاً ٹانگوں میں ایسی حالتوں میں جاڑا اور متلی ساتھ ہوتی ہے یہ دوا اکثر نمبر ۲۰۰ میں زیادہ بہتر ثابت ہوتی ہے ۔ ایلوپیتھی میں اس دوا ہی کا سٹک یا سلور نائٹریٹ کا خارجی طور زخموں میں استعمال ہوتا

ہے جس سے عموماً سطحی طور پر زخم درست ہو جاتے ہیں مگر نظام کے اندر اور خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسافوٹیڈا:۔ حیض بہت کم جو اکثر جلد جلد ہوتے ہیں لیکن تھوڑے وقت تک رہتے ہیں۔ زخم رحم کی گردن میں بہت اونچے کنارے سخت اور ان میں سے جلد خون آئے رحم میں ذکی الحسی اور درد۔ شرمگاہ کی نالی سے رطوبت، مقدار میں زیادہ، سبزی مائل، پتلی اور متعفن۔ ان حالتوں میں ہسٹریکل کیفیت عموماً ساتھ ہوتی ہے۔

ہیپر سلفر:۔ زخم پکے ہوئے یا ان میں پکنے کی رغبت۔ زخم میں سے سڑے ہوئے پنیر کی سی بو۔ زخم کے کناروں میں ذکی الحسی اور چبکن کا احساس۔ رطوبت چھیلن پیدا کرنے والی زخم کی حد درجہ کی خارش۔

ہائڈراسٹس:۔ یہ ہر قسم کے زخموں کے لیے عجیب وغریب دوا ہے۔ ہاضمہ کی خرابیاں، ریاح اور قبض فم معدہ میں خالی پن اور کمزوری کا احساس۔

لائیکوپوڈیم:۔ پیشاب میں سرخ ریت۔ شکم میں بے حد گڑگڑاہٹ، پیٹھ میں درد حوصلہ کی کمزوری۔

موریٹک ایسڈ:۔ زخم میں سے متعفن رطوبت، زخم میں ذکی الحسی اور کمزوری کا احساس۔ اگر مقعد میں حد سے زیادہ ذکی الحسی ہو چکا ہے یا اسیر ہو یا نہ ہو۔ تو یہ ایک عجیب غریب دوا ہے۔

فاسفورک ایسڈ:۔ زخم میں سے مقدار میں زیادہ، متعفن، خون ملی رطوبت۔ زخم میں حد درجہ کی خارش اور چھیلن والا درد یا زخم میں بالکل کسی قسم کی کوئی حس نہ ہو۔ مریضہ ہر چیز سے لاپروا۔

سیکیل کار:۔ زخم میں یہ احساس ہو جیسے جل گیا ہے۔ زخم میں سے متعفن خون ملی رطوبت اور بعض اوقات زخم بالکل فاسد اور اس میں قطعی درد نہ ہو۔ یہ دوا، اکثر پتلی دبلی، سوء المزاج مستورات کے لیے مفید ہے۔

زنکم:۔ زخم میں سے خون ملا تیز متعفن سیلان، لیکن زخم میں بذاتِ خود کوئی درد

نہ ہو مریضہ کی مختلف تکلیفات یعنی درد سر وغیرہ حیض کے دوران کم ہو جائیں یا نہ رہیں زخم کے ساتھ اکثر شدید درد دماغ میں۔ یہ درد کئی دفعہ نوبتی بھی بن جائیں۔

نیز ان دواؤں کو دیکھئے جن کا ذکر میں نے کینسر کے بیان میں کیا ہے۔ چاہے وہ زخم کینسر والے ہوں یا نہ ہوں۔ اگر علامات ان ادویہ کی موجود ہوں تو وہ ادویہ یقیناً فائدہ کرتی ہیں۔

کینسر۔ آکلہ

CANCER AND CANCROID-

پچھلی ایک صدی سے دنیا بھر میں کینسر کی تفتیش ہو رہی ہے اور ابھی تک ماہرین کینسر کسی خاص نتیجہ پر نہیں پہنچے مگر سب کے سب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ یہ ایک پشتینی، مزاجی اور طبعی بیماری ہے، جو نسل در نسل چلتی ہے اور جس کی نمود نسل کے مختلف افراد میں ان کے اپنے تاثر کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔

کینسر کی کئی ایک قسمیں ہیں مگر یہ یاد رہے کہ کینسر اپنی خاص اور عجیب نمودوں کے لحاظ سے دیگر تمام قسم کی عضوی بیماریوں سے بالکل مختلف ہے۔ کینسر کی نمودوں کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں (۱) سخت گانٹھ (کینسر) Scirrus, Hard or Fibrous (۲) نرم گانٹھ (کینسر یعنی Encephaloid, Soft or Medullary اور (۳) لیسلی گانٹھ (کینسر) Colliod or Gelatinous

اس تقسیم کے علاوہ جب کینسر کا اثر رحم کی بلغمی جھلی پر سطحی طور پر ہوتا ہے تو اس کا نام Canceroid or Epithelial Cancer ہوتا ہے حالانکہ اس کی فاسدانہ کیفیت بالکل ویسی ہوتی ہے جیسی مندرجہ صدر اقسام کی۔

کینسر کی مختلف قسموں کے متعلق، بعض مصنفین کا خیال ہے کہ یہ کینسر کے

مختلف مرحلے ہیں۔ لیکن در اصل واقعہ یہ ہے کہ کینسر آہستہ آہستہ بڑھ کر کسی دوسری قسم کی شکل کو اختیار کر سکتا ہے یا طبعی خرابیوں کی وجہ سے کینسر کی مختلف نمودیں مختلف طبیعتوں میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ایسی نمودیں بھی دیکھی گئی ہیں جن میں محض مہاسوں کی سی پیدائشیں نظر آتی ہیں اور بعض اوقات کینسر کی نمودوں میں سے سیلان خون ہوتا ہے موجودہ سائنسدان چاہے کچھ ہی کیوں نہ کہیں مگر اس میں شک نہیں کہ کینسر کی تمام نمودیں ایک ہی وجہ یعنی پشتینی طبیعت کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے۔

کینسر کی تمام قسم کی نمودیں بعض اوقات ایک ہی مریض میں یکے بعد دیگرے دیکھنے میں آتی ہیں کینسر کی سخت گانٹھ نرم ہو جاتی ہے لیکن یہ یاد رہے کہ نرم گانٹھ کبھی سخت نہیں ہوتی۔ کینسر کی تولید (بڑھنا) بہت آہستہ آہستہ ہو سکتی ہے ممکن ہے کہ اس میں سالوں خرچ ہو جائیں اور کچھ مدت تک یہ بالکل ایک گلٹی (نہ گھٹنے بڑھنے والی) بنی رہے۔ لیکن اس کے اندر تولید ضرور ہوتی رہتی ہے چاہے وہ کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رحم کے کینسر میں تولید اور نشوونما کبھی نہیں رکتا بلکہ رحم کا کینسر بڑھتا ہی رہتا ہے۔

یہ مرض اکثر اوقات رحم کی گردن میں شروع ہوتا ہے اور اس کا اثر رحم کے منہ کے اندر پہنچ کر آہستہ آہستہ رحم کے جسم اور پیندے کی دیواروں کو ماؤف کرتا جاتا ہے۔ رحم کی دیواروں سے تاثر اندر سے باہر کی طرف پہنچتا ہے۔ کینسر کی یہ لاگ صرف رحم تک محدود نہیں رہتی ہے بلکہ دوسرے اعضاء پردہ باریطون۔ مثانہ، مبرز کی نالی سے ہوتی ہوتی رحم کے لمحقات اور خصیۃ الرحم میں جا پہنچتی ہے اور سب کے سب کو ماؤف کر دیتی ہے۔ بعض اوقات اس سے شرمگاہ کی نالی اور مبرز کی نالی میں ناسور پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس سے مریضہ کی حالت نہایت بدتر ہو جاتی ہے اس قسم کی تکلیفات اس وقت تک بڑھتی رہتی ہیں جب تک کہ ٹھیک ادویات سے ان تکلیفات کو روک نہ لیا جائے یا موت مریضہ کو دائمی راحت عطا نہ کر دے۔

کینسر کے شدید درد اپنی قسم کے عجیب ہوتے ہیں۔ یہ درد تیز بھالے لگنے

کے سے، تیر لگنے کے سے اور پھاڑنے والے ہوتے ہیں۔ یہ درد اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ جیسے بستر مرگ میں دیکھے جاتے ہیں۔ خوش قسمتی سے یہ درد مسلسل نہیں ہوتے اور نہ ان دردوں کی وجہ سے مریضہ زندہ ہی نہیں رہ سکتی لیکن یہ درد یکایک بغیر کسی خاص وقفے کے مریضہ کو آدبوچتے ہیں۔ اس وقت مریضہ کے لیے موت زندگی سے کہیں بہتر معلوم ہوتی ہے مریضہ تکلیف اور درد کی وجہ سے تڑپتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی کینسر کے مقام میں خنجر مار رہا ہے ان خنجر مارنے والے دردوں کی موجودگی میں ہم یقینی طور پر کینسر کی تشخیص کر سکتے ہیں خصوصاً اس وقت جب یہ درد دوروں کی صورت میں آتے ہیں اس قسم کے درد عموماً یا تو کینسر میں ہوتے ہیں یا پستانوں میں غدودوں میں ورم آجانے سے ہوتے ہیں۔

کینسر کا انجام ہم سب جانتے ہیں اگر کینسر پستان میں یا جسم کے کسی کھلے ہوئے حصہ میں ہو تو اس کی تشخیص فوراً ہو جاتی ہے اور بہت کچھ علاج اس کھلی ہوئی تشخیص میں ممکن ہو سکتے ہیں۔ لیکن جہاں کینسر آلات تناسل زنانہ کے اندر ہوتے ہیں۔ ان کی تشخیص بہت مشکل ہوتی ہے اور نتیجہ عموماً موت ہوتا ہے۔

اسباب

میں پہلے بتا چکا ہوں کہ کینسر کے اسباب پشتینی طبعی ہوتے ہیں مگر کسی تحریک دینے والی وجہ سے ان کی نمود شروع ہو جاتی ہے۔ تحریک دینے والی وجوہات کو اس طرح مختصراً بیان کیا جا سکتا ہے۔

میں صرف آلات تناسل زنانہ پر لکھ رہا ہوں۔ اس لیے اس کی تحریک میں بہت حد تک آلات تناسل زنانہ کی ذمہ داری ہے۔ رحم کے کینسر میں تحریک خواہش نفسانی کی حد سے زیادتی یا حد سے زیادہ جماع کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن یہ بھی بتا دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ جماع کی حد سے زیادہ خواہش اور زیادتی بھی ایک طبعی خرابی ہے۔ جو مریضہ کے اندر چھپی ہوئی ہوتی ہے اور جسے کینسر کا تاثر کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سے حیض کی خرابیاں، لیکوریا بھی کینسر کے تاثر کا پیش خیمہ ہو سکتی ہیں۔ غم جذبات کی مایوسی وغیرہ ایسی تحریکیں ہیں۔ جن سے جسم کے اندر کمزوری واقع ہوتی ہے۔ اور اس کمزوری سے کینسر کے تاثر کی بشرطیکہ وہ طبیعت میں موجود ہو نمود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہم دنیا

بھر کے ریکارڈ کو کھنگال کے ان عمروں کو دیکھیں جن میں کینسر کی نمود ہوتی ہے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہی عمر آلات تناسل کے افعال کے اجراء کا وقت ہے ۴۸ برس کی عمر میں یا اس کے قریب عموماً کینسر کی نمود شروع ہوتی ہے یہی عمر ہے جس وقت سن یاس کا زمانہ گذر چکا ہوتا ہے۔ یا قریب الاختتام ہوتا ہے اسی لیے عام مصنفین نے یہ بتایا ہے کہ سن یاس کا زمانہ کینسر کی پیدائش کا زمانہ ہے اس زمانہ میں جسم کے تمام اثرات یک جا مجتمع ہوتے ہیں اور ان کا رخ صرف ایک ہی جانب ہوتا ہے اور وہ ہیں۔ آلات تناسل۔ سن یاس کے زمانہ کی اس تحریک سے رحم میں پستانوں میں یا آلات تناسل کے کسی دیگر حصص میں کینسر کی نمود ہوتی ہے۔

مجھے ایک دفعہ پھر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ کینسر صرف ان ہی مستورات میں ہوتا ہے۔ جن مستورات کے اندر خاندانی طور پر کینسر کا اثر موجود ہوتا ہے۔

رحم کا کینسر

CANCER OF THE UTERUS

ہم نے پچھلے ایک دو ورقوں میں کینسر کا عام بیان دیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ کینسر پشتینی اور چھپے ہوئے طبعی اثرات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور نشوونما پاتا ہے۔ رحم کے کینسر کی سب سے زیادہ اور عام نمود زخم والا Scirrhus کینسر ہے۔

زخم والا کینسر:۔ یہ قسم رحم کے کینسر کی بہت عام ہے۔ اس کی تولید اور نشوونما بہت تیزی کے ساتھ ہوتی ہے اور اس کا علاج بہت مشکل ہے۔ تا وقتیکہ پہلے ہی مرحلوں میں اس کی تشخیص نہ ہو جائے اور اس کا علاج باقاعدہ نہ ہو اس وقت تک یہ کینسر درست نہیں ہوتا۔

رحم کا سخت اور بے زخم والا کینسر INDURATED AND NON-ULCERATED CANCER

اس کی پہلی نمود

رحم کے منہ کے قریب رحم کی گردن میں ہوتی ہے۔ لیکن کسی کسی حالت میں رحم کے جسم یا رحم بذات خود میں اس کی ابتدائی نمود دیکھی گئی ہے۔ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ کینسر بذات خود کسی ورم یا درمی تکلیف کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ کینسر کا اثر طبیعت میں موجود ہوتا ہے اور جب اس طبعی اثر کو بیرونی اثرات سے تحریک ملتی ہے تو کینسر کی نمود ہوتی ہے۔ جب یہ سختی والا کینسر ادھیڑ عمر کی عورت کو سن یاس کے زمانہ میں یا اس کے بعد حملہ آور ہوتا ہے تو اس کی نشوونما بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے لیکن نوجوان عورتوں میں یکا یک شروع ہو جاتا ہے اور اس کی تکالیف اور علامتیں سخت ترین ہوتی ہیں۔ کینسر کی نمود سے قبل مقام ماؤف کے معائنہ سے کینسر کے وجود کا کچھ بھی علم نہیں ہو سکتا ہے۔

تجربہ یہ بتاتا ہے کہ رحم کے اندر کینسر کے گومڑ یا نمود یں جب بغیر کسی زخم کے ہوتی ہیں تو مریضہ کو کسی قسم کا احساس یا تکالیف نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کی موجودگی کا علم اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ یہ کافی طور پر بڑھ جائے ماؤف جگہ میں ورم، ورم میں سختی درد کا نہ ہونا سن یاس کے زمانہ میں اس سختی کا نمودار ہونا۔ یہ کینسر کے آغاز کی علامات ہیں وہ مستورات جن کا حیض ابھی بند نہیں ہوا ہوتا یعنی جن کے حیض ابھی قائم ہوتے ہیں۔ ان کے اندر کینسر کی نشوونما اور تولید بہت تیزی کے ساتھ ہوتی ہے اور اس وقت تک اس کا پتہ نہیں چلتا جبکہ کینسر کافی طور پر بڑھ نہ جائے اور گرد و نواحی حصص کو ماؤف نہ کر دے شرمگاہ کی نالی میں معائنہ کرنے سے بھی اس کینسر کا بعض وقت پتہ نہیں چلتا۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ مریضہ کی عام طبیعی کیفیت اور علامات سے کینسر کی موجودگی کو سمجھا جائے کینسر کی نمود کے وقت عموماً حسب ذیل علامات ہوتی ہیں۔ محض لیوکوریا یا لیوکوریا کے ساتھ حیض کی زیادتی، پیٹھ میں ہلکا درد اور شکم کے نچلے حصہ میں بوجھ۔ رانوں کے اوپری حصہ میں ہلکا درد۔ نیچے دبانے والے دردوں یا احساسات کے ساتھ اس کے بعد کمر اور پیڑو کے درمیان بجلی لگنے والے درد یا شرمگاہ کی نالی کے ساتھ بھالے لگنے والے درد۔ کم و بیش دہکتی ہوئی گرمی اور حدت کے احساس کے ساتھ اور اس سب تکلیف کے ساتھ پیشاب کرتے وقت درد، پیشاب میں کمی، یا پیشاب میں آنوں کا رسوب،

شرمگاہ کی نالی میں خارش کسی قدر ورم یا پھیلاوٹ کے ساتھ، زہربادی ورم کے ساتھ جماع کے وقت درد، ہاضمہ کی خرابیاں مثلاً ریاح کا اجتماع، کلیجہ میں جلن، بعض اوقات قے اور جلدی اُبھار۔ اس کے علاوہ بھوک شروع شروع میں نہایت اچھی ہو سکتی ہے یا زیادہ کھانے سے بدہضمی کے دورے۔ یہ یاد رہے کہ مرض کے دوران میں اکثر پیشاب رُک جاتا ہے جس کی وجہ سے سلاقی پاس کرانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے یا برعکس اس کے پیشاب از خود نکلتا رہتا ہے۔

یہ تو تھیں علامات جو کینسر کے آغاز پر نمودار ہوتی ہے لیکن عموماً پہلی علامتیں یہ ہوتی ہیں۔ حیض کی بے قاعدگیاں۔ عارضی طور پر حیض کی مقدار کا بڑھ جانا۔ لیوکیوریا جو یا تو مسلسل ہوتا ہے یا تھوڑے وقت کے لیے سفید یا زردی مائل بعض اوقات سرخی مائل ہو جائے خصوصاً جماع کے بعد یا کسی مقامی تحریک کے بعد شکم کے نچلے حصّہ میں بوجھ کا احساس، پیشاب کی نالی یا مثانہ میں بوجھ اور دباؤ کے ساتھ۔ پاخانہ اور پیشاب نکلنے میں بعض اوقات درد یا عموماً کم و بیش تکلیف۔ دوران جماع ایک ناخوشگوار سا احساس، حیض کے وقت یا جسمانی محنت کے بعد گولی لگنے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے عارضی درد۔ رانوں یا گھریوں میں عارضی کھنچاوٹ اور ہسٹریا کی علامات، بواسیری تکلیفات۔ شکم میں یکے بعد دیگرے اپھارہ یا گڑھا پڑنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بعض وقت معمولی ورم یا سختی رحم کی گردن میں معلوم ہوتی ہے اور گردن کی شکل میں کسی قدر بدوضعی آتی معلوم ہوتی ہے ان علامات میں بہت مدت تک تبدیلی نہیں ہوتی۔ لیکن جونہی کینسر رحم کی گردن یا رحم کے جسم میں یا رحم کے منہ میں شروع ہو کر نمودار ہوتا ہے تو سخت گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ جن کو دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے اور اس درد کا اثر خصیۃ الرحم میں بھی جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں گومڑ صرف ایک ہوتا ہے اور بعض میں کئی ایک۔

نرم گانٹھ والا کینسر اس کی نمود بہت عام ہے یہ عموماً رحم میں یا آلات تناسل کے کسی حصّہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا کورس بہت تیز ہوتا

ہے۔ مگر علاج بہت آسان۔ اس کے اندر نرم، سفید پلپلا مادہ ہوتا ہے اس مادہ کی شکل بالکل دماغ کے مادہ کی سی ہوتی ہے جب اس میں زخم پیدا ہو جاتا ہے تو یہ زخم سرخ ہو جاتا ہے اور اس میں سے خون بہت جلد بہتا ہے یہ کینسر گرد و نواحی حصص میں بہت تیزی کے ساتھ پھیلتا ہے۔

پلپلا گانٹھ دار کینسر یہ بہت کم دیکھنے میں آتا ہے اس میں لیچی کی سی تھیلیاں سپاری کے قد کے برابر ہوتی ہیں۔ جن میں پتلی پانی کی سی رطوبت ہوتی ہے۔ یہ کینسر عموماً شکم میں ہوتا ہے۔ یہ بہت جلد بڑھتا ہے۔ اور اس کا انجام اکثر موت ہوتا ہے لیکن باقاعدہ علاج سے مریضہ کی زندگی کو لمبا کیا جا سکتا ہے۔

رحم کی بلغمی جھلی کا کینسر یہ کینسر عموماً سطحی ہوتا ہے اور اس کا بھی وہی کورس ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

گوبھی کے پھول کی سی پیدائشیں اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ان طبیعتوں میں جن میں اس قسم کی پیدائشیں ہوتی ہیں ان کے اندر کینسر کا تاثر ہوا کرتا ہے یا ہو سکتا ہے۔ جب ان پیدائشوں میں سے مقدار میں زیادہ اور پانی کی سی رطوبتیں بہیں اور ان رطوبتوں میں سخت تعفن ہو۔ تو یہ عموماً کینسر کی پیدائش ہوا کرتی ہے۔

علاج

مفصلہ ذیل ادویہ عموماً کینسر میں مفید ہوتی ہیں۔

(۱) آرسنک، بیلاڈونا، کاربوانیملس، کونیم میکولیٹم، گریفائٹیس، ہائڈراسٹس، کریازوٹ، سیپیا۔ (۲) اورم چائنا، کلکیریٹس، مگنیشیا میور، مرک سال، نائٹرک ایسڈ، سلفر، سلیشیا، شانی سگیریا، سلفر۔ (۳) ایپس، کلکیریا کارب۔

مندرجہ ذیل ادویہ سخت گانٹھ دار کینسر کے لیے خصوصاً مفید ہیں۔

(۱) بیلاڈونا۔ کاربوانیملس، کونیم میکولیٹم، سیپیا (۲) اورم، چائنا، اگنیشیا، میورسٹافی سیگریا۔ (۳) کلیمیٹس، لوکوکس، فاسفورس، رسٹاکس۔

آرسنک:۔ ماؤف مقام میں جھالے لگنے جیسے درد شدید، آگ کی سی جلن کے ساتھ جتنی زیادہ آگ کی سی جلن کا احساس مریضہ میں پایا جائے اتنی زیادہ یقینی دوا۔ آرسنک بن جاتی ہے۔ سوزش، چھیل دینے والے اور جلن دار رطوبت کے سیلان۔ رطوبت پیلی، گاڑھی بھوری، سیاہ ہو سکتی ہے۔ رطوبت بے حد متعفن۔ تکلیفات عموماً آدھی رات کو بارہ بجے کے بعد بڑھ جاتی ہیں۔ مریضہ بہت جلدی چلنا چور ہو جاتی ہے۔

اورم:۔ رحم اپنی جگہ سے گرا ہوا اور اس میں سختی۔ درد چوٹ کے سے اور اس کے ساتھ گولی لگنے کے سے اور کھینچنے والے احساسات۔ اور درد۔ خودکشی کے خیالات۔

بیلاڈونا:۔ مریضہ کے لیے کھڑا ہونا قریب قریب ناممکن ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے نیچے دبانے والے احساسات جیسے سب کچھ شرمگاہ کی نالی کے راستہ باہر آ جائے گا، نہایت پریشان کرتے ہیں۔ دردیں جو یکایک ظاہر ہوں اور کچھ دیر رہنے کے بعد یکایک غائب ہو جائیں۔ دو حیضوں کے درمیان خون کا سیلان۔ خون گرم معلوم ہو۔ بعض اوقات خون میں بدبو ہوتی ہے اور مقدار میں زیادہ بہتا ہے۔ پیٹھ میں شدید درد۔ اندرونی طور پر آلات بے حد خشک اور گرم محسوس ہوتے ہیں۔

کلکیریا کارب:۔ پتلی، دھوبی مزاج مستورات پاؤں ٹھنڈے اور چپچپے جیسے بھیگے ہوئے موزے پہن رکھے ہیں۔ زینہ چڑھنے پر چکر۔ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ اندرونی آلاتِ تناسل میں پھوڑے کا سا اور جلن کا احساس۔ فرج میں مسلسل ہلکا درد۔ مریضہ ٹھنڈی ہوا سے نہایت ذکی الحس ہوتی ہے جو اس کے رگ و ریشہ میں پیوست ہو جاتی ہے۔

کاربوانیملس:۔ حیض کے دوران رانوں اور کمر میں شدید دباؤ، ڈکار کی بیہودہ حاجت اور جاڑے اور جماہیوں کے ساتھ حیض کے قبل اور دوران رانوں میں تھکاوٹ حیض کے اجراء پر مریضہ اتنی تھکاوٹ محسوس کرتی ہے کہ اس کے لیے بولنا قریب قریب ناممکن ہو جاتا ہے اور جماہیاں اور انگڑائیاں لیتی ہے۔ معدہ میں کمزوری اور خالی پن کا احساس۔

چائنا:۔ یہ دوا خصوصاً اس وقت مفید ہو گی جب کہ تکلیف کسی لمبے سیلانِ خون سے پیدا ہوئی ہو۔ سوزش، کھجلی پیدا کرنے والا سیلان الرحم اور درد بھرے حیض۔ مریضہ ہر دوسرے دن بدتر ہوتی ہے۔ ریاح کا اجتماع جس کو پاد دینے یا ڈکاروں سے سکون نہیں ہوتا۔

کلیمیٹس:۔ زخم گانٹھ دار کینسر، سوزش لیوکوریا۔ اور جھالے لگنے کے سے دردوں کے ساتھ۔

کونیم میکولیٹم:۔ جلن دار سوئیوں کا چبھنا، ڈنگ لگنا، جلن، رستا اور غمگینی راستہ کی علامات ہیں، چھاتیاں تنگی ہوئیں۔ سوائے حیض کے ایام میں جب کہ وہ عموماً متورم ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے۔ پیشاب کی دھار رک رک کر ہو۔ کمزوری میں لیٹی ہوئی حالت میں کروٹ بدلنے پر چکر۔

گریفائٹس:۔ وہ مستورات جو مٹاپے کی طرف راغب ہوں اور جن کی ہسٹری سے پتہ چلتا ہو کہ انھیں حیض دیر سے ہوتے ہیں۔ پاؤں متورم رہتے ہیں اور جسم کے مختلف حصص میں کھجلی کے چھتے ہوں جن سے پانی کا سا، یا شہد کا سا مواد رستا ہو اور جب سے کینسر پیدا ہوا ہو۔ اس کی جلدی علامات ٹھیک ہو گئی ہوں۔ خصیۃ الرحم بھی ماؤف ہوتے ہیں۔ مریضہ کو شدید جھالے لگنے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے درد ہوں جو رحم میں ہوتے ہوتے نیچے ٹانگوں کو جائیں، شکم میں بھاری پن کھڑی ہوتی حالت میں دردوں کے ساتھ۔

آئیوڈیم:۔ ہر پاخانہ کے بعد رحم میں سے سیلانِ خون، شکم میں کٹن کمر اور چڈوں میں درد کے ساتھ حیض کے دوران بے حد کمزوری، خصوصاً زینہ چڑھنے پر۔ بہت دیر تک قائم رہنے والے رحم کے سیلانِ خون۔ یہ دوا خصوصاً خازیری مزاج مستورات میں مفید ہوتی ہے۔ پستانوں کا سوکھ جانا۔

کریازوٹ:۔ شرمگاہ کی نالی میں گولی لگنے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے احساسات لب ہائے فرج کی اندرونی اور بیرونی سطح پر ورم اور جلن، سیاہ منجمد شدہ خون کا مقدار میں زیادہ اخراج یا بدبودار خون ملی سوزشی رطوبت کا اخراج۔ دردوں کے وقت بڑھ جائیں بستر سے اٹھنے پر غشی، مریضہ ہمیشہ حیض کے ایام میں جاڑا محسوس کرے۔ چڑچڑاپن۔ غمگینی۔

اور چڑچڑاپن۔

لیکیسس:۔ یہ دوا خصوصاً کینسر کے اُن کیسوں میں مفید ہے۔ جب کینسر سن یاس کے زمانہ سے یا سن یاس کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ سن یاس میں حیض بار بار آنا کینسر کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے عموماً درد بڑھتا چلا جاتا ہے جب تک کہ خون کا سیلان نہ ہو۔ جس سے اُسے عارضی سکون ہوتا ہے لیکن چند گھنٹوں یا دنوں کے بعد پھر وہی درد کا دورہ پیدا ہو جاتا ہے بعض اوقات درد اتنا شدید ہوتا ہے جیسے ایک چاقو شکم میں بھونک دیا گیا ہے۔

لائیکوپوڈیم:۔ جھکنے پر شرمگاہ کی نالی میں درد۔ لبہائے فرج میں دھکن کے درد فرج سے ریاح کا اخراج۔ بائیں پسلیوں سے نیچے ریاح کا اجتماع اور گڑگڑاہٹ، مریضہ کی تمام تکلیفات ۴ بجے بعد دوپہر شروع ہوتی ہیں اور آٹھ بجے ختم ہو جاتی ہیں۔ پیشاب جھاگدار اور اس میں سرخ رسوب پیشاب کے اخراج سے قبل پیٹھ میں درد۔

مگنیشیا میور:۔ جب اس دواء کا عجیب و غریب قبض موجود ہو۔ پاخانہ لمبا، سخت اور مشکل جو نکلتے وقت مقعد کے کنارے پر ٹوٹ جائے۔ اس دوا کو کافی عرصہ تک استعمال کرنا چاہئے۔ پہلے پہل اس سے پاخانہ ٹھیک اور آرام دہ ہو جائے گا اس کا مسلسل استعمال کینسر کو بھی ٹھیک کرے گا۔

مرکیورلس:۔ یہ دوا خصوصاً اس وقت مفید ہوتی ہے۔ جب فرج اپنی جگہ سے گری ہوئی ہو۔ گلہریوں کے غدود بھی اس کینسر کی تکلیف کے ساتھ ماؤف ہو جاتے ہیں خصوصاً جبکہ مریضہ کے نظام میں آتشک کا زہر موجود ہو۔ نیز اس دواء کی علامات دیکھیں لیوکوریا۔ اور شرمگاہ کی نالی کے اپنی جگہ سے گر جاتے ہیں۔

میورکس:۔ رحم کے کینسر جہاں حیات مردہ ہو چکے ہوں۔ بے حد غمگینی۔

نائٹرک ایسڈ:۔ جہاں آتشک کا زہر مرض کی اصلی وجہ ہو۔ پیشاب بے حد بدبودار گلہریوں کے غدود ماؤف۔ مریضہ رات کے ۱۲ بجے کے بعد بدتر ہو جاتے۔ شدید اینٹھن کی سی دردیں جیسے شکم پھٹ جائے گا۔ بے حد ڈکاروں کے ساتھ شدید دبانے والے احساسات جیسے سب کچھ شرمگاہ کے راستے باہر آجائے گا۔ جس کے ساتھ کمر میں درد ہو جو جوڑوں میں

ہوتا ہوا رانوں کو جائے۔

فاسفورس:۔ لمبی، دبلی پتلی مستورات۔ شکم میں خالی پن کا احساس، پیٹھ میں سردی باریک۔ سخت خشک پاخانے گتے کے سے۔ شکم میں کاٹنے والے درد بعض اوقات قے کے ساتھ بے حد غنودگی خصوصاً پیٹ بھر کھانا کھانے کے بعد بے حد ریاح کا اخراج، مقدار میں زیادہ بار بار سیلانِ خون جو زور سے ہوتا ہے اور پھر کچھ گھنٹوں یا دنوں کے لیے رک جاتے۔

رسٹاکس:۔ خصوصاً وہاں مفید ہے جہاں بارش میں بار بار بھیگنے نے رحم کے افعال کو تباہ کر دیا ہو۔ حیض کا سیلان شرمگاہ میں شدید کٹی پیدا کرتا ہے۔ مقدار میں کم سیلان خون شرمگاہ کی نالی میں گولی لگنے کے سے دردوں کے ساتھ، باقی کے درد اور اکڑن جسے حرکت سے آرام ہو۔

سیپیا:۔ رحم سے ناف کو جانے لگنے والے درد شرمگاہ کی نالی سے بدبودار چھیلن پیدا کرنے والا سیلان نیچے دبانے والے اور بوجھ کا احساس۔ جس سے مریضہ کو ٹانگیں ایک دوسرے پر چڑھانی پڑیں۔ تاکہ آلات باہر نہ نکل آئیں۔ مقعد میں بوجھ کا احساس جیسے پاخانہ کے اخراج سے آرام نہ ہو۔ ہاتھ اور پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے۔ فم معدہ میں بے حد کمزوری اور خالی پن کا احساس۔ چہرے پر پیلا پن۔ خصوصاً ناک کے آرپار زین نما پیلا پن۔ رحم کی گردن میں سوئیاں چبھن جلن کے ساتھ۔

سلیشیا:۔ باقاعدہ حیضوں کے درمیان خون کا سیلان۔ حیض مقدار میں زیادہ جس کے ساتھ تمام جسم کے برف کے مانند ٹھنڈے ہو جانے کے دورے ہوں۔ غمگینی کے دورے فم معدہ میں پریشانی۔ مریضہ اپنے آپ کو دریا وغیرہ میں بہا دینا چاہتی ہے۔ بدبودار، بھورا پیپ ملا، اور کھجل پیدا کرنے والا۔ لیوکوریا حیض کے فوراً قبل اور دوران شدید قبض۔ اچانک اندھے پن کے دورے جو لمحہ لمحہ بھر قائم رہیں۔

سٹائی سیگریا:۔ خصوصاً جب آتشک یا پارے کا استعمال کینسر پیدا کرنے کا موجب ہو۔ آلات تناسل سے سیلان خون جو سن یاس کے بہت عرصہ بعد ظاہر ہو۔ شرمگاہ کی نالی

اور شرمگاہ میں تشنجی درد۔ دانت سیاہ ہو جائیں یا دانتوں کے اوپر سیاہ لکیریں۔

سلفر:۔ یہ دوا خصوصاً زیادہ مریضاؤں میں مفید ہو سکتی ہے۔ اگر کینسر کی شروعات ہوں اور ہم مندرجہ ذیل علامات میں سے چند علامتیں مریضہ میں پائیں۔ بدبودار، سوزشی خارش پیدا کرنے والا، تیزابی لیوکوریا، سر کی چوٹی میں حدت کا احساس، پاؤں میں ٹھنڈک یا پاؤں کے تلووں میں رات کے وقت جلن۔ حدت کے دورے جن سے پسینہ اور غشی پیدا ہو۔ فم معدہ میں خالی پن اور بھوک کا احساس خصوصاً ۱۱ بجے قبل دوپہر، مریضہ کھانے کا انتظار نہ کر سکے۔ نیند ہلکی اور بار بار جاگے۔ شرمگاہ کی نالی میں شدید جلن، جماع کے دوران درد جیسے پھوڑے کے سے احساس کے ساتھ۔

تھوجا:۔ یہ دوا خصوصاً اس وقت مفید ہے جہاں کینسر آتشک کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ گوبھی کے پھولوں کے سے ابھار جن سے آسانی سے خون بہے اور خون بدبودار، ترکی سی بو کا ہو۔ یہ دوا خصوصاً گوبھی نما ابھاروں میں مفید ہوتی ہے۔ اگر دوسری علامات حسب حال موجود ہوں، مثلاً، کنڈائی لوماٹا اور دیگر ابھار شرمگاہ، یا مقعد کے گرد، شرمگاہ کی اندرونی سطح پر زخم، شرمگاہ میں پھوڑے کے سے درد اور ٹیس کا احساس بیٹھی ہوئی حالت میں شرمگاہ میں دبانے والے اور سکیڑنے والے درد، بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھنے پر شرمگاہ اور سیون میں تشنجی درد۔ شرمگاہ کی تشنج جو شکم کو جاتے۔

نیز دیگر ادویہ اور علامات کے لیے دیکھو:۔ لیوکوریا، حیض کا بند ہو جانا، درد بھرے حیض، اور زیادتی حیض، مختلف اعضا میں ورم وغیرہ۔

گنگرین، فاسد ورم، رحم کا گلنا، سٹرنا یا زخم پڑ جانا

ENDOMETRITIS

رحم کی یہ فاسد تکلیفات دیگر خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کا اس جگہ ذکر

کرنا سوائے وقت ضائع کرنے اور کتاب کا حجم بڑھانے کے بالکل بیکار ہے۔ مندرجہ ذیل ادویہ ایسے حالات میں مفید ہیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ مریضہ کی طبعی علامات کو کبھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ بیماری کا نام ہومیوپیتھی میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ تکلیفات، بیماریاں طبعی خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

اکونائٹ:۔ جب ورم اور اجتماع خون بہت زیادہ ہو۔ بے حد پریشانی اور موت کا ڈر۔ جلد خشک گرم اور ٹھنڈے پانی کی بے حد پیاس۔ جب درد یکایک رک جائے اور رطوبت شروع ہو جائے۔ بخار اور دماغی علامات جاری رہیں۔ اکونائٹ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

ایپس:۔ پیاس ندارد۔ پیشاب مقدار میں کم۔ شدید ڈنگ لگنے کے سے اور چبھنے دینے کے سے درد، بیحد بے چینی۔

آرسنک:۔ ٹھنڈا پسینہ، بیحد بے چینی، موت کا ڈر اور طاقتیں سلب ہوتی معلوم ہوں۔ رات کو ۱۲ بجے کے بعد تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔ پیاس تھوڑے پانی کے لیے بار بار۔ غذا غیر منہضم پاخانہ کے راستہ نکل جاتی ہے۔ بے حد پریشانی اور کمزوری کا بڑھنا، دوا کو مسلسل بڑھانا چاہیے۔ جب تک مریضہ بہتر نہ ہو جائے۔

بیلاڈونا:۔ آنکھیں سرخ، سر کو اجتماع خون، مریضہ موت سے ڈرنے کے بجائے مرنا چاہتی ہے۔ شرمگاہ کی نالی کے قریب بے حد حدت کا احساس۔ پیشاب اور پاخانہ خود نکل جاتے۔ بدبودار رطوبت کا اخراج۔

کاربوویج:۔ مریضہ زیادہ ہوا چاہے۔ اس لیے ہر وقت پنکھا کرنا چاہیے۔ بار بار ڈکار جس سے عارضی سکون ہو۔

چائنا:۔ شکم میں بیحد اپھار کا احساس جس سے مریضہ پریشان رہے۔ بار بار ڈکار جس سے کوئی آرام نہ ہو۔ کانوں میں گھنٹے بجنے کی آوازیں۔

کریازوٹ:۔ بیحد بدبو، چھیلن اور کمزوری اس دوا کی مخصوص علامات ہیں۔

چھیلن والی رطوبت میں سڑی ہوئی بو۔

سکیل کار:۔ دبلی پتلی، سوء المزاج مستورات جن کو دیر تک آہستہ آہستہ بہنے

والے سیلان خون کی شکایت رہتی ہے۔

نیز مطالعہ کرو۔ اگنیشیا، انگیمفولیا ایلکیس، ٹیر نٹولا کیوبنس، انتھراکسین وغیرہ۔

باب دہم

رحم کا استسقاء

HYDROMETRA

رحم میں پانی کے جمع ہو جانے کی دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو رحم میں قدرتی رطوبتیں جمع ہو جائیں یا پانی کی رطوبتیں۔ مقدم الذکر حالت میں وہ محض رحم کے مخرج بند ہونے کی وجہ سے جمع ہوتی ہیں یعنی رحم کے منہ بند ہو جانے سے رحم کی قدرتی رطوبتیں رحم ہی میں جمع ہوتی رہتی ہیں۔ موخر الذکر میں رطوبتیں رحم میں بجنسہٖ جمع ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ رحم کا منہ بند نہیں ہوا ہوتا ہے اور اس لیے یہ استسقائی کیفیت ہوتی ہے۔

رحم کے اپنی جگہ سے گر جانے کی وجہ سے جب رحم کی گردن دوہری ہوتی ہے تو رحم کا منہ گردن کے دوہرے ہونے کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے اور اس لیے رطوبت رحم میں جمع ہو جاتی ہے اسی طرح سے رحم کے اندر گومڑ یا رسولی پیدا ہو جانے سے رحم کا منہ رک جاتا ہے اور رطوبتیں جمع ہوتی ہیں۔ چونکہ رحم کے استسقاء میں عموماً کمی حیض کی شکایت موجود ہوتی ہے۔ اس لیے مجتمع شدہ رطوبت بعض اوقات بجائے حیض کے ایام میں خارج ہوتی ہے۔ کئی ایک کیس ایسے دیکھے گئے ہیں جن میں حیض بند ہو جانے کی وجہ سے گا ہے گا ہے رحم میں مجتمع شدہ رطوبت کا اخراج ہوتا رہا ہے مگر جہاں حیض از سر نو ہو گئے یہ رطوبت بند ہو گئی۔ اس قسم کی رطوبت کا اخراج اور اجتماع بعض وقت بالکل ٹھیک وقفہ پہ

یہ رطوبت خارج ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بعد رحم میں مجتمع اور خارج ہوتی رہتی ہے۔

بہت سی مستورات میں حیض کے بند ہو جانے پر دس یاس کے زمانہ کے بعد رحم کی ورمی کیفیت رفع ہو جاتی ہے جو رحمی کیفیتیں حیض کی عمر میں موجود رہی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض مستورات میں حیض کے بند ہوتے ہی یہ ورمی کیفیت بڑھ جاتی ہے اور یہ ورم دیرینہ یا مزمن ہو جاتا ہے انہی حالتوں میں رحم بذات خود ایک آماجگاہ تکلیف ہو جاتا ہے اور رحم کی اپنی دیواروں میں سے رطوبت رس رس کر مجتمع ہوتی رہتی ہے اور رطوبت کے اس اجتماع سے رحم میں شدید قسم کے درد۔ دردِ زہ کی مانند باہر پھینکنے کے سے شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ مجتمع شدہ رطوبت باہر پھینکی جانی شروع ہو جاتی ہے اور مریضہ کو آرام ملتا ہے اس قسم کا اجتماع اور اخراج بار بار ہو سکتا ہے۔

لیکن ان حالات میں جہاں رحم کا استسقاء مسلسل یا زیادہ دیر تک ہو۔ تو رطوبت بالکل پانی کی سی پتلی ہوتی ہے اور یہ استسقائی کیفیت بالکل ٹھیک استسقاء کی طرح ہوتی ہے۔ جسم کے دوسرے حصے کے استسقاء کی طرح اس استسقائی کیفیت میں بھی یہ پانی کی سی پتلی رطوبت ریشوں میں سے نکلتی ہے اور رحم کی بلغمی جھلی میں جمع ہوتی رہتی ہے تاوقتیکہ اس کو ادویہ درست نہ کر دیا جائے یا مریضہ کی تکلیف کو موت شفا نہ دیدے۔

ہر دو قسم کی استسقائی کیفیت کے ساتھ ہسٹریا یا کمی خون ہوتا ہے اور جب رحم کا استسقاء عضو کی بناوٹ بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے تو رطوبت میں عموماً مواد یا خون ملا ہوتا ہے۔ اور جب رطوبت قدرتی کا اجتماع ہوتا ہے تو یہ رطوبت سڑنے لگتی ہے اور اس میں سے ہوا پیدا ہوتی ہے جو شرمگاہ کی نالی سے بہت بدبودار آواز کے ساتھ نکلتی ہے۔

رحم میں استسقاء کو بذات خود رحم کے بڑے ہو جانے سے معلوم کیا جاتا ہے یا اس تشخیص کی دوسری علامات تیز شدید درد حیض کا رکنا، رحم کا اپنی جگہ سے گرنا۔ شدید سیلان خون رحم سے مسلسل رطوبت کا رسنا یا یکدم پرنالے کی طرح بہنا یا جہاں رطوبت اس طرح نہ نکلے تو رحم کا بذات خود آہستہ آہستہ بڑے ہوتے جانا ہیں۔ عموماً رحم کے منہ میں ربڑ کی سلائی آہستہ آہستہ داخل کرنے سے اس رطوبت کا اخراج ہو جاتا ہے اور مریضہ کو بہت کچھ سکون ملتا ہے

جہاں رحم اپنی جگہ سے گر کر رحم کی گردن دوہری ہو جانے کی وجہ سے رحم کی رطوبتیں رک چکی ہوں وہاں رحم کو سیدھا کر کے مریضہ کو لٹا دینا چاہیے اور رحم کی گراوٹ کے بیان میں جن ادویہ کا ذکر کیا گیا ہے ان ادویہ کو استعمال کرنا چاہیے۔ حمل کی حالت میں رطوبت کے اجتماع کی زیادتی کا ذکر حمل کے بیان میں ہو چکا ہے ناظرین ان بیانوں کو بغور دیکھ لیں۔

یہ یاد رہے کہ رحم کی استسقائی کیفیت بھی باقی بیماریوں کی طرح طبیعت کی ابتری اور خرابی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس لیے علاج مریضہ کی طبعی حالت اور موجودہ علامات پر کرنا چاہیے۔

معالجہ:۔ مفصلہ ذیل ادویہ اس استسقائی کیفیت کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

ایپس:۔ پیاس بالکل ندارد، یہ ایپس کا سب سے بڑا رہنما کن نشان ہے۔ شہد کی مکھی کے سے ڈنگ والے درد، شکم چھونے سے ذکی الحس (نیز دیکھو اینو سائنم کین)۔

آرسنک البم:۔ پیاس بہت زیادہ تھوڑا تھوڑا بار بار پیے۔ پانی موافق نہ آئے کیونکہ پانی معدے میں جمع ہوتا معلوم ہو جس سے مریضہ کو پریشانی ہو۔ ٹانگیں مفلوج معلوم ہوں۔ مریضہ کے لیے چلنا مشکل ہو۔ مریضہ بہت کمزور اور جلد تر تھک جائے۔ مریضہ گرم کپڑوں میں لپٹی رہنا چاہے اور گرم جگہوں میں۔

بیلاڈونا:۔ صبح کے وقت آلات تناسل میں بوجھ اور وزن ایسا معلوم ہو کہ سب کچھ باہر نکل جائے گا۔ پیشاب سیاہ، مقدار میں کم، بعض وقت سونے کی طرح سے زرد۔ عموماً بعد دوپہر ۳ بجے کے بعد مریضہ بدتر محسوس کرے۔ شکم کی ذکی الحسی ذرا سے جھٹکے مثلاً بستر کو ہل جانے سے تکلیف بڑھ جائے۔ مریضہ سنبھل سنبھل کر قدم رکھے تاکہ جھٹکا نہ لگے۔

برائی اونیا:۔ ورم دن کو بڑھ جائے اور رات میں کم ہو جائے۔ ہونٹ خشک۔ مریضہ ہر وقت ان کو تر رکھنے کی خواہش کرے۔ ٹھنڈے پانی کی پیاس۔ پیشاب گہرا اور مقدار میں کم۔ باوجود بار بار ہو۔ ہر قسم کی تکلیفات حرکت سے بڑھ جاتی ہیں۔ پاخانہ سخت اور خشک جیسے جلا ہوا ہو۔

کلکیریا کارب:۔ دموی مزاج مستورات حیض مقدار میں زیادہ اور جلد جلد۔ اس حیض کے کم ہو جانے سے رحم میں استسقائی کیفیت ہو۔ سیڑھیاں چڑھنے سے چکر، قلب میں گھبراہٹ اور کمزوری۔

کیمفر:۔ پیشاب سرخ جس میں گاڑھا رسوب ہو۔ مریضہ کا جسم بیرونی طور پر ٹھنڈا ہو۔ پیشاب بہت آہستہ آہستہ آئے کیونکہ مثانہ قریب قریب مفلوج ہو۔ پیشاب بعض وقت سبز۔

کینتھرس:۔ پیشاب میں کم و بیش جلن اور کمی۔ پیشاب خون ملا۔ اعضاء میں درد۔ نزلہ رحم میں بیحد ورم۔ شکم میں درد۔ قے اور بخار۔

چائنا:۔ استسقائی کیفیت بوڑھی مستورات میں یا سیلان خون کی زیادتی سے پیدا شدہ استسقاء۔ شکم میں ناخوشگوار ابھار۔ مریضہ بار بار ریاح کے اخراج کی کوشش کرے مگر اس کے اخراج سے کوئی آرام نہ ہو۔ پیشاب سیاہ مقدار میں کم اور ریت ملا۔

کالی کیم:۔ پیشاب سخت گہرے رنگ کا اور سیاہی مائل مقدار میں بہت کم قطرہ قطرہ ہو اور اس میں سفید رسوب۔ پانی کے سے دست بغیر احساس کے۔ حیض کے یکدم رک جانے سے استسقائی کیفیت ریاح کی زیادتی۔

کونیم:۔ رحم کی استسقائی کیفیت کے ساتھ پستان بڑھ جاتی ہیں۔ سخت ہو جاتی ہیں اور درد کریں۔ پیشاب بہے۔ رکے اور پھر بہے یعنی ایک ہی دھار میں تمام مثانہ خالی نہ ہو سکے۔ لیٹی ہوئی حالت میں خصوصاً کروٹ بدلنے پر چکر۔

ڈیجی ٹیلس:۔ استسقائی کیفیت کے ساتھ دلی ہمدردی میں ماؤف ہو جائے۔ نبض تیز اور ضربات چھوڑ دینے والی۔ پاخانہ بہت ہلکے رنگ کا۔

ڈلکامارہ:۔ پسینہ کے یکایک ٹھنڈی یا مرطوب ہوا سے رک جانے سے استسقاء۔ موسم کی ہر تبدیلی سے مریضہ بدتر ہو جائے۔

فیرم:۔ رحم میں استسقاء بے حد کمزوری اور چہرے پر سرخی کے ساتھ۔

ہیلی بورس:۔ پیشاب کی تراوش دفعتاً قریب قریب بالکل رک جائے۔ پیشاب بہت گہرے رنگ کا جس میں سیاہ رسوب ہو۔ کمزوری۔ بے ہوشی۔ اعضاء میں چیرنے والے درد۔ پاخانہ پتلا لیسی کا سا۔

کالی کارب:۔ یہ دوا عموماً بوڑھی مستورات میں مفید ہوتی ہے۔

لکھوکا:۔ شکم، پاؤں اور ہاتھوں میں بے حد ورم۔

لیڈم:۔ تمام اعضاء میں درد۔ جلد میں خشکی۔ مریضہ حد سے زیادہ سردی محسوس کرے اور اپنے آپ کو گرم نہ رکھ سکے۔ گرمی سے تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔

لائیکوپوڈیم:۔ پیشاب میں سرخ ریت کی زیادتی۔ شکم کے نچلے حصّہ میں ریاح کا اجتماع خصوصاً بائیں جانب تھوڑی سی غذا کھانے کے بعد بھی مریضہ گلے تک بھری محسوس کرے مسلسل سیری کا احساس۔

مرکیورلیس:۔ پسینہ کی زیادتی مگر پسینہ سے آرام نہ ہو۔ مسلسل چھوٹی ورگھا گھونٹنے والی کھانسی۔ پریشانی۔

فاسفورس:۔ ہاتھوں پاؤں اور چہرے پر پھیلاوٹ کا سا ورم۔ کھانسی ہلا دینے والی، تھکا دینے والی۔ چھوٹی سانس کے ساتھ۔ پیشاب میں سلیٹی رنگ کی ریت زیادہ مقدار میں۔ پاخانے پتلے اور سفید۔ تھوڑا سا کھانے کے بعد بھی ریاح زیادہ مقدار میں نکلیں۔

رسٹاکس:۔ بارش میں بھیگنے کی وجہ سے حیض کے رک جانے یا کم ہو جانے سے پیدا شدہ استسقاء۔ بائی کی تکلیفات۔ رات کو بے چینی مریضہ کروٹیں بدلا کرے۔ شدید کھانسی ایسا معلوم ہو کہ سینہ چرا جا رہا ہے۔

سیپیا:۔ اسقاط کے بعد استسقائی کیفیت یا استسقائی کیفیت سے اسقاط۔ پیشاب سخت متعفن یا اس میں کمہار کی مٹی کا سا رسوب جو برتن کو چمٹ جاتے۔ مریضہ شرمگاہ سے ہر اعضاء کو باہر نکلنے سے روکنے کے لیے شرمگاہ کے مخرج پر ایڑی لگا کر بیٹھے۔

سلفر:۔ اُن مستورات کے لیے جن کی جلد پر دانے اور ابھار نکلتے ہوں۔ سر کی چوٹی پر حدت پاؤں سرد ہونے کے ساتھ بار بار گرمی کی تمتماہٹ کمزوری کے دوروں کے ساتھ مریضہ دوپہر کے وقت بہت بھوک محسوس کرے اور کھانے کا انتظار نہ کر سکے۔ تلوے گرم اس لیے مریضہ کو پاؤں بستر سے باہر رکھنے پڑیں۔ چلتے وقت مریضہ کے شانے جھکے رہیں۔

رحم میں ہوا کی وجہ سے ابھار

PHYSOMETRA

رحم میں ہوا سے ابھار کی وجہ عموماً کسی جسمانی مادہ کا سڑنا۔ مثلاً بلغمی جھلی کے چھوٹے چھوٹے ذرے، مردہ بچے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے یا منجمد خون۔ یہ مادے رحم کی تھیلی میں رہ جاتے ہیں۔ بعض وقت رحم کی اپنی خرابیوں سے بھی یہ تکلیف پیدا ہو جاتی ہے جن کی وجہ سے رحم کی تھیلی میں بلغمی جھلی میں سے ہوا پیدا ہوتی رہتی ہے ہوا کے اس اجتماع سے ابھار اور پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ بعض وقت ان حالات میں ہسٹریا کی نمود بھی ساتھ ہوتی ہے۔

رحم کی یہ تکلیف وضع حمل کے بعد آنول یا کسی بلغمی جھلی کے رحم میں رہ جانے کی وجہ سے یا حیض کے کسی ذرے کے اندر رہ جانے کی وجہ سے (جب سردی لگ جائے، یا کسی اور وجہ سے حیض یکایک بند ہو جائے) یا لیوکوریا یا کینسر کی رطوبت کے اندر رہ جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ چیزیں سڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں سے گیس یا ہوا بنتی ہے ان حالات سے شدید مزاجی تکلیفات یا عفونتی بخار پیدا ہو سکتا ہے۔

علامات جب رحم میں گیس یعنی ریاح کا اجتماع ہوتا ہے تو رحم ایک گول ڈھیلا سا بن جاتا ہے اور شکم کے نچلے حصّہ کو دبانے سے معلوم ہوتا ہے۔

جب یہ خرابی طبیعت کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے۔ تو رحم کے بڑے ہونے کے علاوہ ظاہرہ کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ مگر کبھی کبھی شرمگاہ کی نالی سے بہت زور کے ساتھ بہت اونچی آواز سے پاد کی طرح سے ہوا خارج ہوتی ہے اور جب اس ہوا کی اجتماع کی وجہ سے کسی مادہ کا سڑنا ہو تو جاڑا اور مسلسل ہلکا بخار شروع ہوتا ہے اور تکلیف کا کورس بہت جلد جلد بڑھتا ہے۔

معالجہ جب یہ تکلیف طبعی ہو۔ تو اس کا علاج مفصلہ ذیل دواؤں سے کرنا چاہیے۔

مگر جب تکلیف کی وجہ کسی فاسد مادہ کا رحم میں جمع ہونا ہو۔ تو رحم کے اندر گرم پانی کی پچکاریاں یا کیلنڈولا لوشن (۱۰ قطرے آدھ سیر گرم پانی میں) مفید ہوتی ہیں ان پچکاریوں کے ذریعے فاسد مادہ جلد از جلد خارج ہوتا ہے۔

بروميم: شرمگاہ کی نالی سے اونچی آواز کے ساتھ ریاح کا اخراج۔ علامات شام سے آدھی رات تک بڑھیں۔ آرام سے تکلیف بڑھے۔ حرکت سے تکلیف کم ہو۔ بائیں جانب زیادہ تر ماؤف ہو۔

لائیکوپوڈیم: شرمگاہ کی نالی سے ہوا کا اخراج۔ شرمگاہ کی نالی میں شدید خشکی کا احساس علامات شام کو ۴ سے ۸ بجے شروع ہو جائیں اور ۴-۵ گھنٹہ تک قائم رہیں شکم میں ریاح کا اجتماع خصوصاً شکم کے نچلے حصہ کے بائیں جانب پیشاب میں سرخ ریت۔ پیشاب سے قبل درد۔

فاسفورک ایسڈ: رحم میں بے حد ابھار دوران حیض مریضہ کو ہمیشہ جگر میں درد ہوا کرے رات کے وقت بالکل صاف بغیر رنگ کے پیشاب کی زیادتی اور گھر کے کاروبار سے مکمل لاپرواہی نیز دیکھو دوا ادویہ جن کا ذکر رحم کے کینسر اور گنگرین کے بیان میں کیا گیا ہے۔

جنین کاذب رحم میں گوشت کے ٹکڑے حمل کاذب جھوٹا حمل

MOLES-HYDATIDS

مختلف قسم کے بغیر شکل و شباہت کے لوتھڑے جن کو انگریزی میں Moles-Hydatids کہتے ہیں۔ اکثر اوقات رحم میں سے شرمگاہ کی نالی میں سے ہوتے ہوئے نکلتے ہیں۔ یہ گوشت کے ٹکڑے کیسے ہوتے ہیں؟ اس کی تشریح اس طرح کی جا سکتی ہے۔

(۱) جب رحم میں جنین یعنی بچہ حمل کی بالکل ابتدائی حالت میں مر جاتا ہے اور وہ رحم سے خارج نہیں ہوتا تو وہ بچہ حمل کی طرح سے بڑھتا نہیں بلکہ اسی طرح سے رحم کی جھلی کے اندر پڑا رہتا ہے اور بلغمی جھلی کے کسی مقام میں چمٹ جاتا ہے۔ اس پر پیچھے بعد دیگرے بلغمی جھلی کی یا رطوبت طلیہ یعنی

جسمانی رطوبت کی تہ بنتی جاتی ہے۔ تو اس کی شکل کچھ مدت کے بعد گوشت کے لوتھڑے کی سی یا بادام کی سی بن جاتی ہے ان حالتوں میں جنین کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ وہ رحم کی رطوبت میں تحلیل ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ یاد ہے کہ جب جنین رحم کے اندر مر کر رحم سے دو تین ماہ تک نہ نکلے۔ تو یہ جنین گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

(۲) بعض وقت رحم کی اپنی خرابیوں سے رحم کی بلغمی جھلی کے ٹکڑے رحم میں جمع ہو جاتے ہیں اور رحم کی رطوبت سے نشوونما پانے لگتے ہیں یہ لوتھڑے رحم میں حمل کی طرح سے بڑھتے رہتے ہیں اور چند ہی ماہ کے اندر شکم اور رحم کی بناوٹ اور ان کا ابھار اور کھنچاؤ بالکل حاملہ کا سا ہو جاتا ہے۔ چند ہی ماہ میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ اور کہ میعاد حمل قریب الاختتام ہے۔ عورتیں بذات خود ہی اس قسم کے جھوٹے حمل سے غلطی کھا جاتی ہیں اور اپنے آپ کو حاملہ سمجھنے لگتی ہیں لیکن یہ حقیقت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایسے حالات میں نہ تو حقیقتاً بچہ کی حرکات ہی ہوتی ہیں اور نہ اسٹیتھسکوپ کے ذریعہ بچہ کے قلب کی حرکت ہی سنائی دیتی ہے۔

ان حالات میں رحم کی پناکام کرنا ہوتا ہے یعنی رحم کم یا زیادہ وقت کے بعد گوشت کے لوتھڑے کو باہر پھینکتا ہے اس وقت درد زہ کے سے درد ہوتے ہیں۔ اور ان دردوں کے ساتھ یہ گوشت کے لوتھڑے بچہ کی طرح نکلتے ہیں۔

معالجہ علامات کو نہایت غور سے ملاحظہ کرنے پر مریضہ کی اصل کیفیت کا پتہ چلتا ہے یہ یاد ہے کہ ان گوشت کے لوتھڑوں سے نکلنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے وہ یہ کہ رحم کے اندر سکڑاؤ پیدا ہوتی ہے تو وضع حمل یا اسقاط کی طرح سیلان ہوتا ہے۔ رحم میں سے وضع حمل کی طرح پانی بھی کثرت سے نکلتا ہے اور کئی حالتوں میں یہ حالت خطرناک بھی ہو جاتی ہے لیکن ہومیوپیتھی کو اس امر کا ناز ہے کہ وہ ان حالتوں کو نہایت آسانی کے ساتھ درست کر دیتی ہے گوشت کے لوتھڑوں کو نکالنے میں مدد دینے کے لیے ہمارے پاس پلساٹیلا، سیکیل کار، کالو فائلم۔ ادویہ موجود ہیں۔ اور ان کے بعد اگر سیلان خون جاری ہو جائے تو علامات کے مطابق ان دواؤں کا استعمال کرنا چاہیے جن کا ذکر

رحم سے سیلان خون کے بارے میں ہو چکا ہے۔

کلکیریا کارب، اور سلیشیا ایسی دوائیں ہیں جو ان گوشت کے لوتھڑوں کی آئندہ پیدائش کو روک سکتی ہیں۔ نیٹرم کارب بھی اسی زمرہ میں آتا ہے۔ لیکن مفصلہ ذیل ادویہ کو بھی ان موقعوں پر یاد رکھنا چاہیے۔

کلکیریا کارب، سلفر، سلیشیا، مرک، اکنائٹ، آرسنک، اچا ئسنا، فیرم، گریفائیٹس، بیلاڈونا، ہیوسمس، کالی کارب، لائیکوپوڈیم، سبائنا، سیپیا۔

ان کے علاوہ ان تمام دواؤں کو نظرانداز نہ کرنا چاہیے جن کا بیان کینسر، گومڑ، بدگوشت، اور استسقاء میں کیا گیا ہے۔

رحم کا بدگوشت

UTERINE POLYPI

میں نے خرمگاہ کی نالی کی تکلیفات میں خرمگاہ کی نالی میں گومڑ اور بدگوشت کا ذکر کیا تھا۔ ناظرین بہت کچھ سمجھ چکے ہوں گے۔ اب رحم کی ان غیر قدرتی پیدائشوں کا ذکر کرتا ہوں جن کی ہستی مریضہ کے لیے بعض وقت خطرناک ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹروں نے رحم کے بدگوشت کی کئی قسمیں لکھی ہیں، مگر صرف اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ بدگوشت مٹر کے دانے سے لے کر بچے کے سر کے برابر تک ہو سکتا ہے۔ اس میں نرم اور سخت قسم ہر دو ہوتے ہیں۔ ان کی تولید رحم کے اندرونی بلغمی جھلی سے یا بیرونی بلغمی جھلی سے ہوتی ہے اور اس بدگوشت کے گرد رحم کی بلغمی جھلی لپٹی ہوتی ہے اور اس بلغمی جھلی کے سہارے یہ بدگوشت اس طرح بندھا ہوتا ہے جس طرح شاخ سے پھل۔

بعض وقت اس کی جڑ صرف ایک ٹہنی کی طرح ہوتی ہے اور

بعض وقت اس کی کئی جڑیں ہوتی ہیں جن کے ساتھ یہ لگا ہوتا ہے۔

اس کی بناوٹ کے اجزاء بھی مختلف حالتوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ بعض میں ریشے، بعض میں بلغمی جھلی، بعض غدودی ہوتے ہیں اور بعض ریشے دار۔ مختلف اجزاء اور بناوٹوں کی وجہ سے بعض سخت ہوتے ہیں، بعض نرم، بعض کیلے دار اور بعض پتھر کی طرح سخت، کینسر نما۔ یہ بدگوشت عموماً خرمگاہ کی نالی کی دیواروں سے اور زیادہ تر رحم کی گردن کے اندرونی حصے، یا رحم کے منہ کے اندر سے پیدا ہو کر رحم کے اندر رہتے ہیں۔

بدگوشت کی پیدائش کے اسباب کا ابھی تک کوئی علم نہیں ہے۔ لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ تمام اسباب اس کی پیدائش کا موجب ہو سکتے ہیں۔ جن اسباب سے رحم کے اندر ورم پیدا ہوتا ہے۔ بعض وقت وہی ورم مجتمع ہوتا ہوتا بدگوشت کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں سمجھنا چاہیے کہ بعض عورتوں کی طبعی کیفیت اس قسم کی ہوتی ہے کہ وہ اس بدگوشت کو پیدا کرنے کا تاثر رکھتی ہے۔ گو کینسر کی طرح یہ فاسد نہیں ہوتے۔ لیکن ان کا تاثر مریضہ کی طبیعت میں موجود ہوتا ہے۔

یہ گوشت کے گومڑ کنواری اور شادی شدہ ہر دو مستورات میں ہوتا ہے، مگر ہوتا ہے زیادہ تر درمیانی عمر میں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی موجودگی میں نطفہ قرار پاتا ہے، مگر کچھ وقت کے بعد گومڑ کے بوجھ کی وجہ سے نطفہ یا تو تحلیل ہو جاتا ہے یا گر جاتا ہے۔

علامات یہ پیدائشیں بذات خود نہ تو ذکی الحس ہوتی ہیں اور نہ ہی ان میں درد ہوتا ہے لیکن ان کے گرد و نواحی مقام میں ورم اور اجتماع خون کی زیادتی ہوتی ہے اسی ورم اور اجتماع خون کی وجہ سے یہ بدگوشت بذات خود پیدا ہوتے ہوتے ہیں۔ یا بدگوشت کی تحریک سے ورم پیدا ہوا ہوتا ہے کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ ان پیدائشوں کی وجہ سے رحم کے منہ میں، اور دوسرے حصص میں ایک قسم کے زخم ہوتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ نمایاں علامت ہوتی ہے سیلان خون کی۔ یہ سیلان خون لگا ہے گا ہے بغیر کسی خاص نوبت کے ہوتے ہیں اور جب سیلان خون ایک دفعہ شروع ہوتا ہے تو بار بار ہوتا رہتا ہے۔ خون کی مقدار ضروری نہیں کہ بدگوشت کے قد کی نسبت سے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ چھوٹے گومڑوں سے حد سے زیادہ سیلان ہو۔ اور بڑے گومڑوں سے بہت کم۔ درحقیقت واقعہ یہ ہے کہ گومڑوں سیلان خون

نہیں ہوتا۔ بلکہ گردو نواحی ورم اور اجتماع خون سے سیلان خون ہوتا ہے۔ اسی لیے عموماً قدر میں چھوٹے گومڑ یا بدگوشت کی گردو نواحی جگہ سے سیلان خون کا اندیشہ بہت زیادہ ہوا کرتا ہے۔

بدگوشت کے متعلق جو سیلان ہوتا ہے وہ عموماً رطوبت ملا یا رطوبت اور پیپ ملا ہوا ہوتا ہے۔ قریب قریب رطوبت اور خون کا سیلان اسی طرح سے ہوتا ہے جس طرح کینسر میں مگر فرق صرف یہ ہے کہ جلن دار درد اور شدید بھالے لگنے کے سے درد اس سیلان خون اور سیلان رطوبت کے ساتھ نہیں ہوتے جو کینسر کی حالت میں ہوتے ہیں نیز اخراج متعفن بھی نہیں ہوا کرتے۔ گومڑ یا بدگوشت کو فوراً رحم کو چھونے سے معلوم کیا جاتا ہے لیکن جہاں یہ بدگوشت اور گومڑ بہت چھوٹے ہوں تو ان کا باہر سے پتہ نہیں چلتا۔

علاج بعض دفعہ رحم اس بدگوشت اور گومڑ کو اپنے آپ باہر پھینک دیتے ہیں۔ کیونکہ رحم کی رطوبتوں سے بدگوشت کی ٹہنیاں آہستہ آہستہ ٹوٹتی جاتی ہیں لیکن اس انجام کی ہم ہمیشہ امید نہیں کر سکتے اور نہ اس خیال میں رہنا چاہیے کہ یہ بدگوشت اور گومڑ اپنے آپ رفع ہو جائیں گے۔ کیونکہ ہمیشہ سیلان خون کا خدشہ زیادہ ہوا کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سیلان خون کو مریضہ برداشت ہی نہ کر سکے۔

جب ان پیدائشوں سے کوئی خطرناک اور مہلک نتائج سامنے نہ ہوں تو ان پیدائشوں کو ادویہ کے ذریعہ تحلیل کر دینا چاہیے اور ان ادویہ کو نہایت کامیابی سے استعمال کیا جا سکتا ہے جن کا ذکر میں نے فرج یعنی شرمگاہ کی نالی کی تھوڑیاں کے بیان میں دیا ہے۔ لیکن جب سیلان خون کی وجہ سے زندگی کا خطرہ درپیش ہو۔ تو ہمیشہ اپریشن کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

رحم کے ریشے دار گومڑ

UTERINE FIBROID TUMORS

ویسے تو یہ گومڑ رحم کے کسی حصہ میں ہو سکتے ہیں لیکن عموماً رحم کا پیندا اور رحم کا جسم

اس کے خاص مقام ہیں۔ ان ریشہ دار گومڑوں میں رحم کے ریشے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان ریشوں کے بڑھنے سے ان گومڑوں کی تولید ہوتی ہے۔ ان ریشہ دار گومڑوں میں ریشوں کی لمبی لمبی تاریں بنڈل کی طرح جمع ہوتی ہوتی ہیں۔

یہ گومڑ قد میں مختلف ہوتے ہیں بعض وقت مٹر کے دانے کے برابر اور بعض وقت بہت بڑے ان گومڑوں کی پیدائش کے اسباب کے متعلق کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ حبشی قوم کی عورتوں کے اندر ان گومڑوں کی نمود بہت عام ہے۔ یہ گومڑ عموماً ان مستورات میں ہوتے ہیں جن کے مزاج خنازیری ہوتے ہیں۔ بعض وقت ان میں ورم ہو جاتا ہے۔ پک جاتے ہیں اور گوشت کو کھانے لگتے ہیں۔ جس وقت ان گومڑوں کے اندر استسقائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو بہت بڑے ہوئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور ان کی استسقائی کیفیت کم ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم ہو رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ کچھ مدت کے لیے بالکل غائب ہو جائیں۔ لیکن سن یاس کے زمانہ میں پھر ظاہر ہو آتے ہیں۔

ریشہ دار گومڑوں کی علامات بہت ہیں چنانچہ ان کی تحریک سے رحم کی گلاوٹ رحم کی بیرونی جھلی میں ورم مثانہ یا پیشاب کی خرابیاں۔ پردہ بار یطون میں ورم وغیرہ وغیرہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن مسلسل علامتیں حیض کی زیادتی یا سیلان خون کی زیادتی۔ بغیر حیض کے۔ لیکوریا کی زیادتی پیڑو کے مقام میں درد جو رانوں تک پہنچے حیض میں درد مثانہ اور پاخانے کی نالی میں تحریک ہیں۔

اگر گومڑ بڑا ہو تو اس کی تشخیص میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ لیکن چھوٹے گومڑ کی حالت میں تشخیص ذرا مشکل سے ہوتی ہے شکم کو دبانے سے۔ یا پاخانے اور شرمگاہ کی نالی میں انگلی ڈال کر دیکھنے سے ان گومڑوں کا پتہ چلتا ہے۔

علاج ان ادویہ کو مطالعہ کیجیے جن ادویہ کا ذکر میں نے شرمگاہ کی نالی اور رحم کے گومڑ کے بیان میں دیا ہے۔ مٹیریا میڈیکا کی کوئی بھی دوا ان گومڑوں کو درست کرنے کے لیے مفید ہو سکتی ہے بشرطیکہ دوا مریضہ کی طبعی کیفیت اور طبعی حالت کے بالکل مطابق ہو۔

باب یازدہم

خصیۃ الرحم کی تکلیفات

DISEASES OF THE OVARIES

مستورات کے آلات تناسل کے نظام میں خصیۃ الرحم کو نظام کے اعصاب کا مرکز سمجھنا چاہیئے رحم کی طرح اس میں بھی اعصابی اور ورمی کیفیتیں ہو سکتی ہیں اور بناوٹ میں ابتری بھی رحم کی طرح خصیۃ الرحم میں اعصابی تحریک، اعصابی درد، حاد اور مزمن ورم، اپنی جگہ سے گراوٹ، زخم معمولی، فاسد اور کینسر کی قسم کے، استسقاء، گومڑ وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کی یہ خرابیاں چاہے خصیۃ الرحم کے اندر بذات خود کوئی عضوی یعنی بناوٹی تبدیلی واقع نہ ہوتی ہو۔ تو بھی نظام تناسل پر اثر انداز ہو کر تمام نظام جسم کو متاثر کرتی ہیں۔ نہ صرف نظام جسم ہی بلکہ طبیعت میں بھی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں خصیۃ الرحم کی جائے وقوع ایسی ہے کہ بیرونی ضربوں اور چوٹوں سے یہ رحم اور دیگر معلقات کی بہ نسبت زیادہ محفوظ ہیں لیکن نظام تناسل کا مرکز ہونے کی وجہ سے نظام تناسل کی تمام خرابیاں چاہے وہ عضوی ہوں یا فعلی ہوں ان پر آ کر مرکوز ہوتی ہیں۔ اس لیے آلات تناسل کی تمام ابتریوں اور خرابیوں کا عکس خصیۃ الرحم پر پڑتا ہے اور اس لیے خصیۃ الرحم باقی نظام کی ہمدردی میں خود ماؤف ہو جاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم میں زندگی اور موت کا بیج بویا جاتا ہے زندگی اور موت کا بیج ہوتا ہے اور یہی موت کا بیج ہی ہے جو رحم کے اندر نطفہ کی موت کا باعث بنتا ہے اور اس موت کی وجہ سے رحم میں بدگوشت پیدا ہوتا ہے اور اسی کے سبب رحم کے اندر جھوٹا حمل یا جنین کاذب قرار پاتا ہے نہ صرف حاملہ ہیں

تک ختم ہوتا ہے بلکہ خصیۃ الرحم کی وجہ سے تین ماہ کا حمل ساقط ہوتا ہے اور حمل کی پوری میعاد کے بعد مردہ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یا ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں جو دس برس کی عمر سے قبل والدہ کی گود کو خالی کر کے راہی ملک عدم ہوتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کی کچھ تکلیفات عام بہت اور بہت ضروری ہیں اس لیے ان کا ذکر تفصیلی طور پر کیا جائے گا لیکن بعض ایسی ہیں جو بہت شاذ و نادر دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس لیے ان کا ذکر مختصراً کیا جائے گا۔ تاکہ جب کبھی وہ درپیش آئیں تو معالجہ میں آسانی ہو۔ لیکن ہر دو حالات میں یہ ضروری ہے کہ علامات کو نہایت غور سے سمجھا اور مدنظر رکھا جائے تاکہ دوا کے انتخاب اور علاج میں غلطی نہ ہو۔

رحم کی نالیوں میں تکلیفات کو سمجھا نہیں جا سکتا علاوہ ازیں رحم کی نالیوں کی تکلیفات عموماً خصیۃ الرحم اور رحم کی تکلیفات کی ہمدردی میں نمودار ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کا علیحدہ ذکر فضول معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی تکلیفات کے علاج کے لیے رحم، یا خصیۃ الرحم کا علاج کرنا ضروری ہوتا ہے۔

خصیۃ الرحم میں اعصابی درد

OVARIAN IRRITATION

خصیۃ الرحم میں اعصابی درد بالکل رحم کے اعصابی درد کی طرح ہے یہ درد مکمل اعصابی ہوتا ہے اور یہ درد بذات خود نظام تناسل کی کسی شدید ابتری کا باعث ہوتا ہے یا نتیجہ۔ یہ درد حیض شروع ہونے کے زمانہ سے لے کر حیض کے بند ہونے تک کے زمانے میں ہوتا ہے۔ یہ درد عموماً غیر حاملہ مستورات میں جن کے اندر اعصابیت زیادہ ہو ہوتا ہے مگر اس کے معنی یہ نہیں کہ دوسری مستورات اس درد سے بچ سکتی ہیں۔

علامات اس تکلیف کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ گھڑیوں میں ایک قسم کی بے آرامی سی محسوس ہوتی ہے۔ اور یہ بے آرامی بڑھ کر شدید درد کی حالت تک پہنچ جاتی ہے۔ شدید درد ہر دو گھڑیوں میں ہو سکتا ہے مگر اس کی زیادہ تر

نمو بائیں میں ہوتی ۔ درد ہلکا اور تیز دونوں قسم کا ہوسکتا ہے تھکاوٹ یا محنت کے بعد درد دورے کی صورت میں اٹھتا ہے معمولی سے چھونے سے درد بڑھ سکتا ہے ۔ لیکن بعض حالتوں میں زور سے دبانے سے اس درد میں کمی ہوتی ہے ۔ جب مریضہ کچھ وقت کے لیے آرام سے لیٹی رہے ۔ تو درد قطعی طور پر غائب ہوجاتا ہے ۔ یہ درد گھٹنوں سے آگے اور رانوں کے اندر جاسکتا ہے اور بعض وقت اس کا تعلق کمر کے درد کے ساتھ ہوتا ہے ۔ یہ ضروری نہیں کہ مریضہ میں خون کی کمی ہو ۔ کیونکہ یہ درد عموماً ان مستورات میں دیکھا جاتا ہے جن کے اندر خون کی کافی زیادتی ہوتی ہے ۔ اور توانا ہوتی ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ درد اور تحریک مثانہ تک پہنچ سکتی ہے ۔ جس کی وجہ سے مریضہ کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے ۔ اور پیشاب کرتے وقت سخت ترین درد بھی ، ہسٹریکل دورے بھی ہوسکتے ہیں ۔

اسباب خصیۃ الرحم کا درد شاذ و نادر ہی اکیلا ہوتا ہے عموماً اس کے ساتھ رحم میں تحریک یا درد یا رحم کی دوسری خرابیاں موجود ہوتی ہیں جو خصیۃ الرحم کے درد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں یا جن کا نتیجہ خصیۃ الرحم کا درد ہوتا ہے ۔ بہت سے حالات میں اس امر کا پتہ لگانا ہی مشکل ہوتا ہے ۔ کہ درد یا تکلیف کی ابتدا لو کہاں سے ہوتی ہے لیکن ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں اس کے پتہ لگانے کی چنداں ضرورت ہی نہیں ہوتی کیونکہ ہمیں تو صرف علامات کے بموجب علاج کرنا ہوتا ہے ۔

حیض کا رک جانا یا حیض میں کمی خصیۃ الرحم کے درد کی عموماً ایک وجہ ہوتی ہے ۔ یا خصیۃ الرحم کی خرابی کی وجہ سے حیض میں رکاوٹ ہوتی ہے یا حیض کے رک جانے سے خصیۃ الرحم میں تحریک اور درد ہوتا ہے ۔ حیض کا سردی لگ جانے سے یکایک رک جانا ، خصیۃ الرحم میں درد اور ورم کی ایک وجہ ہے ۔ کیونکہ اس سے خصیۃ الرحم اپنا فعل نہیں کرسکتا یا خصیۃ الرحم کے مکمل نشو و نما پانے سے حیض مکمل اور پورے طور پر نہیں ہوتا ۔ اس لیے لازم و ملزوم بن کر ایک دوسرے کی تکلیف میں رحم اور خصیۃ الرحم شریک ہوجاتے ہیں ۔

جب حیض کے ساتھ شدید قسم کے درد ہوں یا درد والا حیض ہو تو عام طور پر اس حیض کی ہمدردی میں خصیۃ الرحم میں درد ہوتا ہے ۔ یہ درد خصوصاً حیض کے زمانہ میں بہت

بڑھ جاتا ہے ڈاکٹر ڈنکن لکھتے ہیں کہ جب خون کی نالیوں میں خرابی کی وجہ سے خصیۃ الرحم میں اجتماع خون ہوجاتا ہے اور اس اجتماعِ خون سے خصیۃ الرحم میں درد اور ذکی الحسی پیدا ہوجاتی ہے ۔ تو مریضہ کمزوری ہونے کے قریب قریب ناقابل ہوتی ہے اس حالت کو بہت جلد درست کردینا چاہیے ۔ کیونکہ اس سے تکلیف دہ نتائج پیدا ہوسکتے ہیں ۔

حیض کی زیادتی سے خصیۃ الرحم میں اکساہٹ پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ خون کے ضائع ہوجانے سے مریضہ کے اعصابی نظام میں ایک قسم کی کمزوری واقع ہونے سے آلاتِ تناسل کے مرکز پر سیدھی تحریک ہوتی ہے ۔

بعض حالات میں رحم کی گردن میں ورم یا زخم کی وجہ سے خصیۃ الرحم میں تحریک پیدا ہوتی ہے ۔ یا آلاتِ تناسل کے کسی حصہ میں عملِ جراحی کے بعد خصیۃ الرحم میں یہ تکلیف واقع ہو جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ جماع کی حد سے زیادتی سے خواہشِ نفسانی کے پورا نہ ہونے سے یا جماع سے عمداً مدت تک پرہیز کرنے سے خصیۃ الرحم میں تحریک ہوتی ہے ۔ ہسٹریا کے دورے خصیۃ الرحم میں تحریک پیدا نہیں کرسکتے ۔ لیکن خصیۃ الرحم کی تحریک سے ہسٹریا کے دورے ہوسکتے ہیں ۔

معالجہ معالجہ کے لیے دیکھیے ادویہ مندرجہ بیان ، خصیۃ الرحم کے ورم ۔

خُصیۃ الرحم کا حاد ورم

ACUTE OVARITIS

خصیۃ الرحم کا حاد ورم یا تو بذاتِ خود ہوتا ہے یا عفونتی بخار کے ساتھ یا اسقاط یا حمل کے بعد پردۂ بار یطون کے ورم کی وجہ سے ۔

علامات خصیۃ الرحم کا ورم بذاتِ خود بہت کم و بیش ہوتا ہے سوائے ان حالات کے جب بیرونی طور پر ان میں چوٹ آئی ہو ۔ یہ ورم عموماً حیض کے قبل ، دوران یا فوراً بعد ہوتا ہے ۔ خصیۃ الرحم کا اپنا قد معمول سے تین یا چار گنا متورم ہوکر بیٹھ

جاتا ہے اور ان کا پردہ بارلیطون بھی ذکی الحس اور متورم ہو جاتا ہے ان کے اندر سے اس وقت اپنے آپ مواد رس رس کر جمع ہونے لگتا ہے اور خصیۃ الرحم کی اپنی تھیلیوں میں وہ مواد بھر جاتا ہے۔ مریضہ کے پیڑو کے خول میں گہرا شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ اس درد کے ساتھ جلن کا احساس ہوتا ہے۔ اور یہ درد حرکت سے بڑھتا ہے۔

اگر بارلیطون کا پردہ بھی ماؤف ہو جائے، تو درد بہت زیادہ شدید اور بھالے لگنے کا سا ہو جاتا ہے۔ جس کی زیادتی دبانے سے اور یکایک سیدھا کھڑا ہونے سے ہوتی ہے اس وقت یہ درد شکم کی تمام سطح میں پھیل جاتا ہے۔ پردہ بارلیطون کے ماؤف ہونے کے ساتھ بخار اور دوسری علامات پردۂ بارلیطون کے ورم والی آموجود ہوتی ہیں یعنی جلد گرم، نبض تیز، معدے میں ابتری، متلی اور قے ہوتی ہے پردہ بارلیطون کا یہ ورم اپنے گرد و نواحی حصص کو کم و بیش ماؤف کر دیتا ہے جس کی وجہ سے پیشاب میں درد، پیشاب کی بار بار حاجت، پاخانہ میں دقت اور پاخانہ کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ اور پاخانہ کے قبل اور پاخانہ کے ساتھ مروڑ بھی ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ خصیۃ الرحم کے بذاتِ خود ورم میں متلی قے اور بعض وقت قبض ساتھ ہوتے ہیں۔ بعض وقت پاخانہ کی نالی پر اس قدر زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے کہ پاخانہ چپٹا اور پتلا ہو کر نکلتا ہے۔

خصیۃ الرحم کے حاد ورم سے خواہشِ نفسانی کی زیادتی ہو سکتی ہے لیکن یہ یاد رہے کہ خواہشِ نفسانی کی زیادتی ہمیشہ خصیۃ الرحم کے ورم کے آغاز پر ہوتی ہے۔ لیکن جب خصیۃ الرحم کا ورم کافی بڑھ جاتا ہے تو جماع سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

تشخیص سب سے بہتر تشخیص پاخانہ کی نالی میں انگلی ڈالنے سے ہو سکتی ہے۔ پاخانہ کی نالی میں باداموں کی طرح بڑھی ہوئی ذکی الحس، دو گانٹھیں معلوم ہوتی ہیں۔ یہ یاد رہے کہ شرمگاہ کی نالی کے معائنہ سے اس کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اس کے علاوہ تیز بھالے لگنے والے درد، حرکت سے درد کی زیادتی، مریضہ کی اپنی ہسٹری اور حالات سب کے سب خصیۃ الرحم کے حاد ورم کی تشخیص میں کافی مددگار ہوتے ہیں۔

انجام دوسرے حاد ورموں کی وجہ خصیۃ الرحم کے ورم پک سکتے ہیں اگر ان ورموں کو

اور یہ سے نہ روکا جائے اور ان کے پکنے پر بھی اگر علاج نہ کیا جائے تو یہ خصیۃ الرحم کے گومڑ بن جاتے ہیں لیکن جہاں ان کا پکنا ضروری ہوتا ہے وہاں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور اس وقت مریضہ کو جاڑا بخار، نبض میں نرمی آجاتی ہے۔ مقام ماؤفہ میں ٹیکن والے درد شروع ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد یہ دنبل شرمگاہ کی نالی میں، آنتوں میں، مثانہ میں یا پردہ بارلیطون کے خلاف میں پھٹتے ہیں۔ جب مواد کا اخراج شرمگاہ کی نالی سے ہوتا ہے۔ چاہے وہ رحم سے ہو کر آئے یا رحم کی نالیوں میں سے یا شرمگاہ کی نالی میں سے تو یہ ایک نہایت عمدہ علامت ہے لیکن جب مواد آنتوں میں، مثانہ میں جانا شروع ہو جائے تو بھی اتنا خطرناک نہیں ہوتا لیکن جب مواد کا رخ پردۂ بارلیطون کی طرف مڑ جائے تو حالت ہمیشہ خطرناک ہو جایا کرتی ہے جب حالات شدید نہ ہوں اور خصیۃ الرحم نہ پکے اور نہ اس میں گومڑ بنے تو تکلیف زیادہ نہیں ہوتی مگر نطفہ قرار نہیں پاتا۔

اسباب خصیۃ الرحم کا بذاتِ خود حاد ورم، بیرونی چوٹ سے، یا حیض کے یکایک رک جانے سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سوزاک کی حالت میں بیرونی پچکاریوں سے مواد کے رکنے پر بھی، خصیۃ الرحم میں ورم آجاتا ہے۔ اس کے علاوہ چیچک اور نمونیہ کی بیماریوں میں بھی ورم پیدا ہو سکتا ہے۔ ایک ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ حیض کے دوران میں ٹھنڈے پانی کا غسل یا حیض کے فوراً پہلے یا فوراً بعد جماع، خصیۃ الرحم کے ورم پیدا کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔

عفونتی خصیۃ الرحم کا ورم اسقاط یا وضع حمل کے بعد ہوتا ہے رحم اور اس کے متعلقات سے ورم خصیۃ الرحم تک پہنچتا ہے اس قسم کی تکلیف کے علاج کے لیے ناظرین پرسوت کے بخار کے علاج کی طرف رجوع کریں۔

خُصیۃ الرحم کا دیرینہ ورم

CHRONIC OVARITIS

خصیۃ الرحم کے حاد ورم اگر کم و بیش جاری رہیں تو یہ مزمن صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

دوسری صورتوں میں یہ رحم اور اس کے متعلقات کے مسلسل ورم کا نتیجہ ہوتا ہے دونوں ہی صورتوں میں یہ اعضاء کسی قدر بڑھ جاتے ہیں ان کی سطح کھرکھری ہو جاتی ہے اور ان کی تمام بناوٹ سخت ہو جاتی ہے۔ یہ بڑا پن اور سختی عموماً ایک خصیۃ الرحم میں ہوتی ہے جبکہ دوسرا خصیۃ الرحم قدرتی رہتا ہے مگر بعد میں دوسرا بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ بڑھا ہوا خصیۃ الرحم پیڑو کے خلاء میں رہ سکتا ہے۔ چاہے وہ حرکت کر سکے یعنی اپنی جگہ سے ہلایا جا سکے یا ایک جگہ پر چپک جائے، مقدم الذکر حالت میں خصیۃ الرحم کے بڑھنے سے خصیۃ الرحم تمام کا تمام شکم کے خلاء میں چلا جاتا ہے۔ یا اس کا کچھ حصہ شکم کی طرف بڑھ جاتا ہے جہاں پر اس کے اوپر چھوٹی جھلیاں آجاتی ہیں۔ شکم میں پہنچ کر بھی یہ ہلایا جا سکتا ہے یا بالکل شکم کی دیوار کے ساتھ چپک جاتا ہے۔

علامات خصیۃ الرحم کے دیرینہ ورم سوائے ان حالات کے جبکہ یہ حاد ورم کے بعد ہوتے ہیں زیادہ نمایاں نہیں ہوتے حاد دوروں میں شدید درد ہوتا ہے لیکن ان میں ایک معمولی سا ناخوش گوار احساس، بار بار پیشاب کی حاجت، شرمگاہ کی نالی میں درد کرنے والی سکڑن، رحم کے درد پاخانہ کیساتھ مروڑ، اور بواسیری مسوں کی پیدائش، دیرینہ ورم خصیۃ الرحم کی علامات ہیں۔ مریضہ کو ماؤف جگہ میں ایک بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔ اور زیادہ چلنے سے ایک ہی حالت میں زیادہ دیر تک کھڑے رہنے سے، جماع سے اور خصوصاً حیض کے وقت ایک بے آرامی اور تکلیف سی محسوس ہوتی ہے بعض وقت حیض بالکل رکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت انمیں زیادتی ہوتی ہے۔ بعض وقت حیض کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ اور بعض وقت نہیں ہوتا۔

درد خصیۃ الرحم کے مقام سے دوسرے حصص تک جاتا ہے۔ اور بعض وقت مقامی ہی رہتا ہے۔

خصیۃ الرحم کے دیرینہ ورم کے ساتھ ہمیشہ خصیۃ الرحم بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ چاہے وہ حاد ورم کے بعد ہو۔ یا بیرونی چوٹ کی وجہ سے، جماع کی زیادتی سے یا انگشت زنی سے ہو۔

معالجہ خصیۃ الرحم میں درد اور ورم کا

ورم حاد ہو یا دیرینہ، حیض کے وقت خصوصاً مریضہ کو چارپائی میں لٹا دینا اور مکمل آرام دینا نہایت ضروری ہے شدید قسم کی محنت یا ورزشیں قطعی طور پر بند کر دی جائیں، اور ان تمام کاموں کو بھی بند کر دینا چاہیے جن کی وجہ سے مریضہ میں جسمانی یا دماغی تھکاوٹ آسکتی ہو۔

مفصلہ ذیل ادویہ کا اثر خصوصاً خصیۃ الرحم پر ہوتا ہے۔

(۱) ایپس، کینتھرس، ٹانی سیگریا، مقر جا (۲) اسافوٹیڈا، اورم، بمائی اونیا کاربوانیلس، چائنا، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، پلاٹینا، رنین کولس بلب، سیکیل کار، سیپیا، زنکم (۳) اکونائٹ، امبرا، انتم کروڈ، آرسنک، بیلاڈونا، کاربو وج، جلیڈونیم، کالوسنتھ، کونیم گریفائٹس، ہیپر، اگنیشیا، مرک سال، مزیریم، نائٹرک ایسڈ، نکس وامیکا، رنین کولس سکل، سلفر اکونائٹ:۔ جب مریضہ کو خشک ٹھنڈی ہوا لگنے سے درد پیدا ہوا ہو یا جب درد خوف یا ڈر سے ہوا ہو۔

امبرا:۔ خصیۃ الرحم کے مقام میں سوئیاں چبھنے کا سا درد، جب شکم پر کھینچاؤ یا بوجھ پڑے، شرمگاہ کی نالی سے نیلگوں سفید رطوبت کا اخراج، یا اسی رنگ کے حیض پیشاب کرتے وقت شرمگاہ کی نالی فرج اور پیشاب کی نالی میں جلن ٹیس، خارش اور سرسراہٹ۔

انٹم کروڈم:۔ متلی اور قے زبان سفید خصیۃ الرحم کے مقام پر ذکی الحسی اور درد۔

ایپس ملفیکا:۔ خصیۃ الرحم میں ڈنگ لگنے کا سا درد۔ جماع کے بعد تکلیف میں زیادتی، داہنے خصیۃ الرحم کا بڑھ جانا، اور بائیں پستان یا سینہ کے بائیں جانب درد کھانسی کے ساتھ اس دوا میں خصیۃ الرحم اور پھیپھڑوں کے درمیان ایک قسم کی ہمدردی پائی جاتی ہے۔ یہ دوا خصوصاً داہنے خصیۃ الرحم کے لیے ہے۔

آرسنک البم:۔ خصیۃ الرحم میں شدید جلن یا کھینچاوٹ والا درد بے حد بے چینی کے ساتھ جس میں مسلسل پاؤں ہلانے سے آرام ہو۔ پانی کی بے حد پیاس، پانی تھوڑا

تھوڑا مگر جلد جلد پئے۔

اورم :۔ حوصلہ میں نمایاں کمی، مریضہ ہر وقت خودکشی کو سوچے۔

بیلاڈونا :۔ داہنا خصیۃ الرحم عموماً ماؤف ہوتا ہے۔ نیچے دبانے والے درد جیسے سب کچھ باہر نکل آئے گا۔

برائی اونیا :۔ گہری سانس لینے پر خصیۃ الرحم میں سوئیاں چبھنے کے سے درد، یہ درد حرکت سے بڑھ جائیں۔ مریضہ ماؤفہ حصص کا چھوا جانا بھی برداشت نہ کر سکے۔

کینتھرس :۔ خصیۃ الرحم کے مقام پر بیحد ذکی الحسی، اور جلن، پیشاب درد سے ہو، پیشاب کے چند قطرے بیحد جلن اور کٹن کیساتھ خارج ہوں، پیشاب خون ملا، تقطیر البول، یہ دوا عموماً نہایت مفید ثابت ہوا کرتی ہے۔

چائنا :۔ جب ورم شدید سیلانِ خون یا جماع کی زیادتیوں سے پیدا ہوا ہو، مریضہ ماؤفہ حصص پر ذرا سا چھوا جانا بھی برداشت نہ کر سکے۔

سمی سی فوگا :۔ خصیۃ الرحم میں ورم رحم میں اکساہٹ کیساتھ، ہسٹریکل اور بائی کی علامات، حیض رکے ہوئے درد جھرے یا مقدار میں زیادہ، سر میں بھاری پن، اور پریشانی، کپکپی معدے میں بیٹھنے کا احساس، پیشاب کی بار بار حاجت۔

کالوسنتھ :۔ خصیۃ الرحم میں شدید کھینچنے اور سوراخ کرنے والے درد جس کی وجہ سے مریضہ کو دوہرا ہونا پڑے، بیحد پریشانی کے ساتھ۔

کونیم :۔ خصیۃ الرحم میں سختی اور خصیۃ الرحم کا بڑھ جانا مثل تے، بلغم اور ڈکار کے اخراج کیساتھ بھالے لگنے کے سے درد، ہوزشی سفید اور چپچپا لیکوریا، دردزہ کی سی سکڑن۔

گریفائٹس :۔ ہر دفعہ ٹھنڈ لگنے سے یا پاؤں بھیگنے سے ورم بڑھ جائے حیض رکے ہوئے حیض کے دوران صبح کی متلی، جلد پر بیاں اور وہاں خارش کے چٹے جن میں سے شہد کا سا مواد وہ سے۔

ہیپر سلفر :۔ جہاں دیگر اور ورم فیل ہو گئی ہوں اور پکنے کا خدشہ ہو، اگر کسی دوسری دوا کی رہنما کن علامات نہ ملتی ہوں تو ہیپر کو نہ بھولنا چاہیے۔

اگنیشیا :۔ جہاں تکلیف ناکامیاب محبت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو، اور خود ٹھنڈی آہیں بیحد غم گینی، رنج، معدہ میں خالی پن اور بیٹھنے کا احساس۔

لیکیسس :۔ جہاں مواد بن چکا ہو تو لیکیسس ایسے حالات میں عموماً مواد کو باہر نکالنے میں یا آنتوں کے ذریعہ نکالنے میں نہایت مفید دوا ہوا کرتی ہے۔ داہنا خصیۃ الرحم عموماً ماؤف ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم :۔ داہنے سے بائیں طرف کاٹنے والے اور گولی لگنے کے سے درد، زیادتی ۴ بجے بعد دوپہر اور رات کو ۸، ۹ بجے کے بعد کم ہو۔

نکس وامیکا :۔ جب تکلیف سست زندگی گذارنے، مصالحے دار چٹپٹی اور مرغن غذاؤں ونشیلی چیزوں کے پینے یا عیش پرستی کی زندگی بسر کرنے سے پیدا ہوئی ہو۔

پیلیڈیم :۔ داہنا خصیۃ الرحم متورم اور دبانے سے پھوڑے کا سا درد کرے جس کے ساتھ نیچے دبانے والی دردیں ہوں، پیڑو میں بھاری بوجھ کا احساس، جس کی زیادتی کھڑی ہوئی حالت میں ہو اور کمی بائیں جانب لیٹنے پر۔

پلاٹینا :۔ پلاٹینا کی مریضاؤں میں خواہش نفسانی کی زیادتی عموماً ایک امتیازی علامت ہوتی ہے خصیۃ الرحم کے مقام میں درد جلن دار جو دردوں کی صورت میں آئے۔ اور جن کے ساتھ پیشانی میں سوئیاں چبھیں، ہسٹریکل علامات نہایت نمایاں ہوتی ہیں۔ جب لیکیسس سے مواد خارج کیا جا چکا ہو، تو شفا دینے کے لیے عموماً یہ دوا مستعمل ہوتی ہے۔

رنین کولس بلب :۔ مزمن مریضائیں جن میں خراب اور تیز ہواؤں والے موسم میں تکلیفات بڑھ جائیں۔

سٹافی سیگریا :۔ خصوصاً ایسی مستورات میں مفید ہے جن کے دماغ میں شہوانی خیالات ہر وقت چکر کاٹا کریں۔ مریضہ دماغی اور جسمانی جذبات کی بناوٹ کی نہایت ذکی الحس ہوتی ہے۔ خصیۃ الرحم میں تیز گولی لگنے کے سے درد، جو چھونے سے ذکی الحس ہوں، دردیں جوڑوں کو جائیں۔

تھوجا :۔ ایسی مریضائیں جن کا عموماً خصیۃ الرحم ماؤف ہو، تکلیفات ہر حیض کے

موقع پر بڑھ جاتی ہیں ۔ یا قریب قریب ناقابل برداشت ہو جاتی ہیں درد عموماً جوڑ کی ہڈی کے مقام پر تمام حصہ میں ہوتا ہوا گھری میں جائے ، یا بعض اوقات بائیں ٹانگ میں جائے یہ درد عموماً اعلینار ہوتا ہے بعض اوقات یہ درد چلنے اور سواری کرنے سے بڑھ جاتا ہے ۔ اور اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ مریضہ کو لیٹ جانا پڑتا ہے ۔

زخم :- مزمن مریضائیں ، دائیں خصیۃ الرحم میں سوراخ کرنے والے درد جس سے مریضہ کو اس حصہ کو مسلسل دبا کر رکھنا پڑے درد صرف حیض کے سیلان کے دوران مکمل طور پر ٹھیک ہوتا ہے ، اور حیض کے دنوں کے بعد پھر اسی شدت سے واپس ظاہر ہوتا ہے ۔

خصیۃ الرحم کے گومڑ

OVARIAN TUMORS

خصیۃ الرحم میں گومڑوں کی شکایت بھی عام پائی جاتی ہے ۔ اس قسم کے گومڑ تین حصص میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں (۱) سخت گومڑ Solid Tumors

(۲) Composite Tumors پلپلے گومڑ (۳) Fluid Tumors استسقائی گومڑ ۔

۱۔ سخت گومڑ سخت گومڑ وہ ہوتے ہیں جن کی بناوٹ میں رطوبت بالکل نہیں ہوتی یا بہت کم ہوتی ہے ۔ یہ کئی اقسام کے ہوتے ہیں اور یا تو خارجی ہوتے ہیں جو خصیۃ الرحم سے ملحق ہوتے ہیں یا خصیۃ الرحم کی بناوٹ میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں ان کی بناوٹ نوعیت اور پوزیشن بھی رحم کے گومڑوں کی سی ہوتی ہے ۔ اور خصیۃ الرحم کے گومڑ عموماً رحم کے گومڑوں کے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہیں ۔ لیکن اتنے دردناک نہیں ہوتے خصیۃ الرحم کے غیر فاسد گومڑ رحم کے گومڑوں سے نسبتاً کم ہوتے ہیں یہ بہت چھوٹے بھی ہو سکتے ہیں اور قد میں بطخ کے انڈے سے آدمی کے سر کے برابر بھی ہو سکتے ہیں ۔ اس قسم کے ایک کیس کا ڈاکٹر سکینزونی نے ذکر کیا ہے ۔ جس میں ایک گومڑ اتنا بڑا پایا گیا جس کا وزن ۱۹ پونڈ تھا ۔ اگرچہ اس میں الکحل کی کچھ ملاوٹ تھی ۔ مریضہ بعد میں گردے کی تکلیف سے مری

اس کی ظاہرہ بناوٹ کو میں شاید ڈاکٹر ہیلی کے الفاظ سے بہتر سمجھا سکوں اس لیے صاحب موصوف کے اپنے الفاظ کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں " خصیۃ الرحم قد میں بڑا ہو جاتا ہے اور بناوٹ میں ان گومڑوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں جو رحم کے باہر پیدا ہوتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان میں ورم یا پکنے کی رغبت بہت کم ہوتی ہے ۔

بعض مثالیں ایسی بھی ملتی ہیں جہاں سختی کڑیوں کے گومڑ کی سی ہوتی ہے ایسی حالتوں میں خصیۃ الرحم کے پردہ صفاق کی جھلی ایک تہ ہوں کے ۔ بیکریوں کے گومڑ کی شکل اختیار کر لیتی ہے ۔ ڈاکٹر کیوش دو مریضاؤں کا ذکر کرتے ہیں ایک میں تو خصیۃ الرحم اس قسم کی کڑیوں کے کئی پردوں سے ڈھک گیا تھا جب کہ دوسرے میں داہنا خصیۃ الرحم ایک مٹھی کے برابر گومڑ میں تبدیل ہو گیا تھا جس کے گرد کئی ایک چھوٹی جھلیاں پیدا ہو گئی تھیں اور بیرونی پردہ پر کڑیوں کے چھوٹے چھوٹے گومڑ پیدا ہو گئے تھے ۔

کبھی کبھی یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس سختی میں کیلشیم ڈیپازٹ بھی ہونے لگتا ہے یا نظام میں دق ہونے کی وجہ سے خصیۃ الرحم پھیپھڑوں کی طرح ماؤف ہو جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں خصیۃ الرحم متورم ، سخت اور قد میں بڑا ہو جاتا ہے ۔ ایسی مریضاؤں میں خصیۃ الرحم کے ملحقہ اعضاء بھی دق سے متاثر ہوتے ہیں اسی طرح سے غیر فاسد گومڑ بھی خصیۃ الرحم میں سختی کی فاسدانہ صورت اختیار کر لیتے ہیں نظام کا تبدیل کرنیکا تعلق جو دق کو کینسر میں تبدیل کر دیتا ہے پچھلے ابواب میں رحم کے کینسر کے بیان میں دیا جا چکا ہے ۔ ناظرین بوقت ضرورت ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔

سخت گومڑوں کی تشخیص میز کے معائنہ سے ہو سکتی ہے جس سے خصیۃ الرحم اور رحم کے گومڑوں میں تفریق ہو سکتی ہے خصیۃ الرحم کے کینسر سے تفریق مریضہ کی بائینت اور بعض اوقات شک زدہ دردوں میں تمیز ہو سکتی ہے ۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تفریق محض مریضہ کی تسلی و تشفی کے لیے ہی ضروری ہوتی ہے ۔ اور ہماری نسخہ نویسی میں اتنی ضروری نہیں کیونکہ ہماری نسخہ نویسی کا دارومدار عضوی خرابیوں پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ مریضہ کی مجموعی علامات پر ، اگر ہم علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے علاج کریں گے تو علاج عموماً کامیاب ہوگا جبکہ عضوی

خرابیوں کے نام پر علاج کرنے سے کامیابی کی امید کم ہوتی ہے۔

پلپلے گومڑ

خصیۃ الرحم کے وہ گومڑ جن میں رطوبت اور سختی ہر دو موجود ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں آتے ہیں بعض ایسے کیسوں میں سختی یا رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہمیں سخت یا استسقائی گومڑوں سے تفریق کرنے میں بہت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ڈاکٹر تھامسن اس قسم کے گومڑوں کو چار حصص میں منقسم کرتے ہیں

(۱) غدود نما گومڑ Cysto-Adenoma (۲) جوڑنے والے ریشوں کے گومڑ Cysto-Fibroma (۳) جوڑنے والے ریشوں کے فاسدانہ گومڑ Cysto-Sarcoma (۴) کینسر کے انگ کے گومڑ Cysto-Carcinoma میرے خیال میں ان سب اقسام کی مزید وضاحت سوائے کتاب کو ضخیم کرنے کے کسی حد تک بھی کارآمد نہیں ہے۔ ہر قسم کا نام اتنا عام فہم ہے کہ ناظرین کو وضاحت کی شاید ضرورت بھی نہ پڑے

پلپلے گومڑ عموماً سخت گومڑوں سے بنتے ہیں یعنی سخت گومڑوں کے اندر تھیلیاں سی بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ جن میں رطوبت بھری رہتی ہے۔ اور تھیلیوں کے گلنے سے گومڑ میں پلپلا پن آجاتا ہے۔

جوڑنے والے ریشوں کے فاسدانہ گومڑ پلپلے گومڑوں کی ایک ایسی قسم ہے، جو عموماً خصیۃ الرحم میں پائی جاتی ہے۔ اس قسم کے گومڑ عموماً قد میں بڑے ہوتے ہیں عموماً سخت مادے سے بنے ہوتے ہیں۔ ان کی بلندیاں اٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور ان میں کئی ایک بند اور کھلے خلاء ہوتے ہیں۔ اس قسم کے گومڑ خصیۃ الرحم کے علاوہ چھاتیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔

استسقائی گومڑ (یعنی خصیۃ الرحم کا استسقاء)

خصیۃ الرحم کے گومڑوں کی زیادہ تعداد عموماً اس قسم کی ہوتی ہے اگرچہ تمام حالات میں یہ پانی کی سی رطوبت تھیلیوں کی شکل میں بند ہوتی ہے۔ اور کھلی نہیں ہے ان کی مختلف شکلیں اور قسمیں ہیں ایسے بھی گومڑ ہوتے ہیں جو پانی کے گومڑ یعنی [illegible] صرف خصیۃ الرحم کی سطح کے ساتھ چپکے ہوتے ہیں

دیگر ایسے بھی ہیں جو قاذف نالیوں میں استسقاء اور پھلاوٹ پیدا کرتے ہیں اور دیگر ایسے بھی ہیں جو خصیۃ الرحم میں استسقاء کا باعث ہوتے ہیں جن میں ایک تھیلی کے گومڑ یا ایک سے زیادہ تھیلیوں کے گومڑ ہو سکتے ہیں پہلی قسم کے گومڑ ایک ہی تھیلی بناتے ہیں جو آہستہ آہستہ خصیۃ الرحم میں بڑھتے بڑھتے بہت بڑی ہو جاتی ہے، جبکہ موخر الذکر قسم میں دو قسم کے گومڑ شامل ہیں ایک تو وہ جن میں یہ تھیلیاں ایک سے زیادہ ہوتی ہیں لیکن وہ پہلی قسم سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ مختلف تھیلیاں پھٹی ہوئی حالت کے سوا آپس میں ملتی نہیں ہیں دوسرا میں بھی گومڑ ایک سے زیادہ تھیلیوں کا بنا ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ سائز میں بڑھتی رہتی ہیں لیکن وہ سب ایک غلاف میں ملفوف ہوتی ہیں۔ اور مل کر ایک ہی گومڑ بنا ہوا دکھائی دیتی ہیں۔

خصیۃ الرحم کا یہ ملفوف شدہ استسقاء چاہے وہ ایک ہی بڑی تھیلی کا ہو یا بہت سی چھوٹی چھوٹی تھیلیوں کا ملا ہوا عموماً خصیۃ الرحم کے گومڑوں کی ایک عام نمود ہوتا ہے Leadam لکھتے ہیں:۔ "ایسے گومڑ عموماً ایک یا ایک سے زیادہ انڈوں میں شروع ہوتے ہیں جن کی دیواریں موٹی ہو جاتی ہیں اور پھیل جاتی ہیں۔ اور ان میں رطوبت بھر جاتی ہے۔ اور خصیۃ الرحم کی اندرونی بناوٹ ان انڈوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ خصیۃ الرحم کے ریشوں میں پردۂ باریطون کے اندر ملفوف ہو کر ایک گومڑ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جب تمام خصیۃ الرحم کا ایک بڑا گومڑ بن جاتا ہے تو عموماً انڈوں کے غلاف اپنی اپنی جگہ پر چھوٹی تھیلیاں بنا کر بڑے گومڑ میں بڑھنا شروع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے میں سوراخ کر کے مل جاتے ہیں اس طرح سے یہ گومڑ قد میں بہت بڑا ہو جاتا ہے اور قریب قریب پورے شکم کو گھیر لیتا ہے۔ مگر گومڑوں کی جھلیوں کی موٹائی مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو اتنی باریک ہوتی ہے جیسے مثانہ کی اور بعض اوقات اتنی موٹی جتنی ہاتھ کی ہوتی ہے

اس قسم کے گومڑ قد میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں قد میں مٹھی سے لیکر اتنے بڑے ہو سکتے ہیں کہ ان کا وزن [illegible] پونڈ ہو۔ ان گومڑوں کے اندر جو رطوبت بنتی ہے

وہ عام استسقائی رطوبت کی سی ہو سکتی ہے یا پیپ جیسے مواد سے ملی ہوتی ہے یا یہ رطوبت گاڑھی تاردار ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایک ہی گومڑ کی مختلف تھیلیوں میں مختلف قسم کی رطوبت ہوتی ہے عموماً ایک یا کئی تھیلیوں میں پیپ بھی دوسری رطوبت کے ساتھ ملی ہوئی پائی گئی ہے۔ جو چھوٹا تھیلی میں ورم کا نتیجہ ہوتی ہے کئی تھیلیوں والے گومڑ کی رطوبت اتنی صاف نہیں ہوتی جتنی ایک تھیلی والے گومڑ کی ہوتی ہے عموماً یہ رطوبت اتنی گاڑھی اور چپکنے والی ہوتی ہے جیسے شہد یا انڈے کی سفیدی اور اتنی گاڑھی ہوتی ہے کہ بعض اوقات ایک بڑے سوراخ سے بھی نہیں نکل سکتی۔ بعض اوقات اس میں کولسٹرین، خون یا پیپ ملی ہوتی ہے اور بھوری لال یا قہوہ کے رنگ کی ہوتی ہے۔

خصیۃ الرحم کے استسقاء عام طور پر کنواری اور بانجھ مستورات میں بہ نسبت موٹی اور ان مستورات میں جن کے کئی بچے ہو چکے ہوں، زیادہ دیکھا گیا ہے۔ یہ تکلیف شباب سے قبل کبھی نہیں ہوتی اور جوانی کے عالم میں جب کہ آلات تناسل پورے طور پر کام کر رہے ہوتے ہیں عموماً ظاہر ہوتی ہے عموماً ایسے کیسوں میں بھی جن کے اندر گومڑ شکم کے پورے خلا کو گھیر لیتا ہے پہلے پہل ایک یا ایک ہی خصیۃ الرحم ماؤف ہوتا ہے جبکہ دوسرا خصیۃ الرحم بوجھ کی وجہ سے یا دیگر بیماری سے چھوٹا ہو جاتا ہے۔ داہنا خصیۃ الرحم بائیں خصیۃ الرحم کی نسبت زیادہ ماؤف ہوتا ہے۔

علامات

پہلے چند مہینوں میں جب استسقائی گومڑ پیڑو کے خلا میں بڑھ رہا ہوتا ہے علامات اور احساسات سخت گومڑ کے سے ہوتے ہیں اس کا وزن اور قد، بے چینی، کھینچن اور نیچے دبانے والے احساسات پیڑو میں یا مبرز اور مثانہ میں درد بھری علامات پیدا کر دیتا ہے۔ شرمگاہ کی نالی کے معائنہ سے گومڑ، شرمگاہ کی نالی اور مبرز کی نالی کے درمیان محسوس کیا جا سکتا ہے اور اگر اس کی دیواریں پتلی ہوں تو دبانے پر گڑھا بھی پڑتا ہے مبرز کی نالی کے راستہ اس قسم کا معائنہ بھی گومڑ کی بناوٹ کو دیکھنے اور رحم کے پیچھے کی طرف جھک جانے سے تفریق کرنے میں بھی ضروری ہوتا ہے۔ جب گومڑ پیڑو سے اوپر اٹھ جاتا ہے تو [illegible] مبرز پر دباؤ کی وجہ سے پیشاب اور پاخانہ کی رکاوٹ بھی

تنگ ہو جاتی ہے اور اوپری شکم کے اعضاء کی افعالی خرابیاں ظہور میں آتی ہیں، انتوں، معدہ، پردہ صفاق اور دیگر آلات کی حرکات اور وضع میں بھی خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اور جوں جوں گومڑ بڑھتا جاتا ہے مختلف قسم کی اعصابی تکلیفات اور افعالی خرابیاں مثلاً دل میں دھڑکن، تنفس میں دقت، بدہضمی، سینہ کا جلنا، وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ گومڑ کا آہستہ آہستہ بڑھنا اگرچہ پیشاب قدرتی مقدار میں خارج ہوتا ہے، مریضہ کی حالت کا اظہار کرتا ہے دبانے پر گڑھے کا پڑنا اگر موجود ہو تو استسقائی گومڑ کا ایک یقینی نشان ہے۔ لیکن بعض حالات میں جب گومڑ کی دیواریں نہایت سخت کڑیوں کی مانند ہو جاتی ہیں تو گڑھے کا پڑنا ضروری نہیں ہوتا عموماً شام کے وقت بخار، بے حد پیاس بھی ہو سکتی ہے یا ہر دو تھوڑے تھوڑے ہو سکتے ہیں مرض کے کورس میں مریضہ کو شکم میں درد اور بخار بھی ہو سکتا ہے جو گومڑ کے ورم کو ظاہر کرتا ہے اور اگر گومڑ پھٹنے لگ جائے تو دق کا بخار بھی پیدا کر دیتا ہے جہاں دورہ حاد ہوتا ہے وہاں پر شکم میں ذکی الحس اور تیز بخار بھی ہوتا ہے جو کہ بعض اوقات تھوڑے وقت میں مہلک ثابت ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ شدید درد ہوں، جو تھوڑا وقفہ ہیں جن کے بعد عارضی کمزوری بھی ہو سکتی ہے اور نہیں بھی یہ دورے عموماً بار بار واقع ہوتے ہیں لیکن بہت سی مریضاؤں میں یہ حاد علامات نہیں ملتیں اور تھوڑی تھوڑی بے چینی رہتی ہے یہاں تک کہ گومڑ قد میں اتنا بڑھ جاتا ہے کہ وہ تنفس کو روک دیتا ہے اور ایک درد بھرا تناؤ کا احساس پیدا کر دیتا ہے اس وقت تک عام صحت تباہ ہو جاتی ہے، اور استسقائی علامات (دیگر حصص میں) پیدا ہو جاتی ہیں جب شکم کی دیواریں اتنی کمزور ہوتی ہیں کہ وہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتیں تو کمزور ہوتی ہوئی مریضہ بے چینی کی راتوں، بخار، بھوک کی کمی درد اور تنفس کی دقتوں کے ساتھ، اس جہانِ فانی سے کوچ کر جاتی ہے" ارڈالفر برنس۔

اسباب

خصیۃ الرحم کے استسقاء کی کوئی خاص وجوہات نہیں دی گئیں سوائے اس کے کہ یہ استسقائی طبیعت کی مریضاؤں میں پیدا ہوتا ہے وضع حمل کے دوران چوٹیں اور دھکے، اونچی جگہ سے گرنا، ڈر، یکایک ٹھنڈی چیزوں کا لگانا یا غیر معمولی نفسانی تحریک وغیرہ بھی اسکو پیدا کرتی بہت حد تک ذمہ دار ہیں خصیۃ الرحم کے استسقاء حیض کے رک جانے سے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

پیچیدگیاں

خصیۃ الرحم کے استسقاء کے ساتھ عموماً فاسد تکلیفات از قسم کینسر وغیرہ پیدا

ہو جاتی ہیں، عام استسقاء، سینہ کا استسقاء اور دیگر عضوی استسقائی کیفیتیں بھی خصیۃ الرحم کے استسقاء کے ساتھ خصوصاً اس کے آخری مرحلوں میں پیدا ہو سکتی ہیں جو مریضہ کی تکلیفات کو اور زیادہ بدتر کر دیتی ہیں اور مریضہ کی موت کو جلد لانے کی ذمہ دار ہوتی ہیں استسقائی گومڑ میں ورم بھی پیدا ہو سکتا ہے جو کہ مریضہ کی موت کا باعث ہو سکتا ہے۔

تشخیص استسقائی گومڑوں کی خصیۃ الرحم کے دوسرے گومڑوں سے تفریق اگرچہ مشکل ہے تاہم نہایت ضروری ہے حمل سے خصیۃ الرحم کے پیڑو کے استسقائی ورم کی تفریق اندرونی معائنہ سے کی جا سکتی ہے۔ جس سے اس قسم کا گومڑ رحم کے پیندے سے الگ دیکھا گیا ہے اس طرح سے مبرز شرمگاہ کی نالی کے ذریعہ معائنہ سے اس قسم کا استسقاء قاذف نالیوں کے استسقاء سے تفریق کیا جا سکتا ہے رحم کے پیچھے کی طرف جھکاؤ سے اسکی تفریق اس کے آہستہ آہستہ بڑھنے سے ہوتی ہے۔ رحم کی گراوٹ میں پاخانہ ایک دم رک جاتا ہے جبکہ استسقائی گومڑ میں یہ رکاوٹ آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے۔

جب یہ استسقائی گومڑ قد میں بڑا ہوتا ہے اور شکم میں چڑھ جاتا ہے تو اسٹیتھسکوپ کے ذریعہ اس کی حمل سے تفریق کی جا سکتی ہے دوسرے یہ عموماً ایک جانب ہوتا ہے جبکہ حمل پورے پیٹ کو گھیرتا ہے اور مبرز کی نالی اور شرمگاہ کے معائنہ کرنے سے رحم اپنی اصلی حالت میں ہوتا ہے ایسی مریضاؤں میں جہاں حمل اور خصیۃ الرحم کے استسقاء ملی جلی ہوتی ہیں وہاں ان کی تفریق نہایت مشکل ہوتی ہے جب تک کہ بچہ کے دل کی آوازیں آنی شروع نہ ہو جائیں۔ پیٹ کے استسقاء سے خصیۃ الرحم کا استسقاء اس طرح تفریق ہو سکتا ہے کہ خصیۃ الرحم کا استسقاء ایک گومڑ کی شکل میں ہوتا ہے جبکہ شکم کا استسقاء پورے شکم کو ماؤف کرتا ہے دوسرے خصیۃ الرحم کا استسقاء عموماً ایک جانب کو ماؤف کرتا ہے اور لیٹی ہوئی حالت میں بھی یہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے شرمگاہ کی نالی اور مبرز کی نالی کے معائنہ سے اس کی تفریق رحم کے استسقاء سے بھی کی جا سکتی ہے شکم کے استسقاء کے ساتھ عموماً ٹخنوں اور پاؤں میں بھی استسقائی ورم ہوتا ہے جبکہ خصیۃ الرحم کے استسقائی گومڑوں کے آخری مرحلوں کے سوا یہ ورم موجود نہیں ہوتا طبعی علامات استسقائی گومڑوں میں شکم کے استسقاء کی بہ نسبت کم ہوتی ہیں۔ خصیۃ الرحم کے استسقائی گومڑ سخت گومڑ جلد یا دیر سے

ڈھلا پڑنے پر اور جلد جلد بڑھنے سے تفریق کیے جا سکتے ہیں اس بات کا بھی دھیان رکھنا چاہیے کہ ایسے کیس بھی ملے ہیں جہاں خصیۃ الرحم کے استسقاء بہت آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور جو بعض اوقات کئی کئی سال تک ایک ہی جگہ پر قائم رہتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کے تمام گومڑ خواہ وہ سخت ہوں یا استسقائی صحیح ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے بہت جلد ٹھیک ہوتے ہیں ایلوپیتھی میں گومڑوں کا سوائے اپریشن کے کوئی علاج نہیں ہے جبکہ ہومیوپیتھی اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ بڑے سے بڑے کیس بھی اس سے جلد ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کے گومڑوں کا معالجہ اس سرخی میں اندرونی ادویہ سے معالجہ اور اپریشن ہر دو کا ذکر کیا جائے گا۔

خصیۃ الرحم کے گومڑوں کے اپریشن دو طریقوں پر ہوتے ہیں ایک میں تو مکمل گومڑ کاٹ دیا جاتا ہے جبکہ دوسرے میں سے اس میں سے رطوبت یا پانی کو کھینچ کر نکال دیا جاتا ہے رطوبت نکالنے کا مقصد سوائے اس کے مریضہ کو عارضی سکون دیا جائے اور کچھ نہیں ہوتا اور نہ ہی اس سے علاج پورا ہوتا ہے ایسی حالت میں مریضہ کے عارضی سکون کے لیے کچھ کچھ وقت بعد پھر اس رطوبت کو نکلوانا پڑتا ہے اپریشن سے گومڑوں کو کٹوانا بھی کسی حد تک مفید ہے لیکن اس سے مریضہ کی طبیعت سے وہ مادہ جو ان گومڑوں کو پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے نہیں جاتا اس لیے یہ طریقہ بھی تسلی بخش نہیں ہے۔

ذیل میں چند ادویہ دی گئی ہیں جو خصیۃ الرحم کے گومڑوں میں نہایت مفید ہیں ہر معالج کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف مندرجہ ذیل بلکہ دیگر ادویہ کو بھی دیکھ کر مریضہ کے طبعی حالات و مجموعی علامات کے مطابق علاج کرے۔

اپیس۔ ڈنگ لگنے کے سے درد بعض اوقات جلانے لگنے کے سے درد، پیاس نہ ہو اور پیشاب مقدار میں کم استسقائی پھیلاوٹ پریشان کن ہو سکتی ہے یا مریضہ کے تمام جسم میں استسقاء ہو سکتا ہے جلد عموماً چکدار سفید ہوتی ہے پاخانے قبض کے ساتھ لیے سخت مشکل۔

آرنیکا:۔ اگر گومڑ کسی چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں اور آرنیکا کا پھوڑے کا سا اور چوٹ کا سا احساس بھی تک موجود ہو۔

آرسنک: ۔ گومڑ بڑا یا چھوٹا ہو سکتا ہے اور اس کیساتھ عام استسقائی کیفیت پائی جاتی ہے۔ جلد پیلی موم کی سی گومڑ میں جلندار درد پانی پینے کے بعد ٹھنڈے بوجھ کی طرح معدہ میں پڑا رہے۔

بیلاڈونا: ۔ درد یکایک پیدا ہوں اور زیادہ یا کم دیر رہنے کے بعد یکایک غائب ہو جائیں۔ نیچے دبانے کا احساس جیسے تمام اعضاء شرمگاہ کی نالی کے راستہ باہر آ جائیں گے۔

چائنا: ۔ اگر گومڑ رطوبات زندگی کے ضائع ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

گرافائٹیز: ۔ شدید متلی اور قے، لیٹی ہوئی حالت میں بہتر خصوصاً کروٹ بدلنے پر، پیشاب کرتے وقت پیشاب کی دھار رک رک کر ہو۔

گریفائٹیز: ۔ مریضہ کے جسم پر مختلف جگہوں پر خارش کے چٹے، پاؤں بھیگنے سے تکلیفات بڑھ جائیں شدید قبض، پاخانے لمبے، گانٹھ دار اور بواسیری مسّے۔

آئیوڈیم: ۔ خنازیری مزاج مستورات۔ لیکوریا جو جلد پر چھیلن پیدا کرے اور مریضہ کے کپڑوں میں سوراخ پیدا کرے۔

لیکیسس: ۔ خصوصاً ایسی مریضائیں جن کا بایاں خصیۃ الرحم ماؤف ہوتا ہے اور پھر دائیں کے ماؤف ہونے کی رغبت ہوتی ہے۔ سونے کے بعد تکلیفات بڑھ جائیں شرمگاہ کی نالی سے سیلان جاری ہو جانے پر دردیں ختم ہو جاتی ہیں۔ خصوصاً جب گومڑ سن یاس کے زمانہ میں سن یاس کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں۔

لائیکوپوڈیم: ۔ دایاں خصیۃ الرحم پہلے ماؤف ہوتا ہے اور پھر بائیں کی رغبت ہوتی ہے تکلیفات ۴ بجے شام کے بعد بڑھیں۔ ریاح کا اجتماع خصوصاً بائیں پسلیوں کے نیچے پیشاب کرنے سے قبل پیٹھ میں شدید درد، جو پیشاب کے جاری ہوتے ہی ختم ہو جائے۔

زنکم: ۔ تکلیفات حیض کے سیلان کے دوران بالکل ٹھیک ہو جاتی ہیں گومڑ میں چھید کرنے کا احساس جس کی وجہ سے آرام حاصل کرنے کیلیے دبانے اور ملانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

نیز دیکھو! اپوسائنم۔ ایپوٹوریم پرپ۔ ہائیڈراسٹس، سیپیا، برائی اونیا، کلکیریا کارب، کاربو ویجیٹیبلس، کالوسنتھ، کالی برومیم، کالی کارب، پلیٹینم، مگنیشیا، نیٹرم سلف، پلاٹینا، پوڈوفائلم، سلفر وغیرہ۔

رسٹاکس، وغیرہ، نیز دوا و دیگر جن کا ذکر خصیۃ الرحم کی کینسر میں دیا گیا ہے۔

خصیۃ الرحم کا کینسر

CANCER OF THE OVARIES

خصیۃ الرحم کے کینسر اس قدر زیادہ نہیں ہوتے جس قدر پستانوں کے، اور رحم کے کینسر کی طرح بھی ان کی نمو د زیادہ نہیں ہوتی۔ یہ بیماری زیادہ تر کنواری عورتوں میں درمیانی عمر کے قریب ہوتی ہے جبکہ رحم کا کینسر ادھیڑ عمر میں دیکھا گیا ہے۔ رحم کے کینسر کی طرح خصیۃ الرحم کے کینسر کی بھی کئی ایک شکلیں اور نمودیں ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے بعض نرم ہوتے ہیں اور بعض کے اندر کافی سختی موجود ہوتی ہے۔ خصیۃ الرحم کی استسقائی کیفیت میں کینسر کا مادہ عموماً دیکھا جاتا ہے۔

علامات خصیۃ الرحم کے کینسر میں اس قدر درد نہیں ہوتا جس قدر رحم کے کینسر میں لیکن بجائے لگنے سے درد رحم کے کینسر کی طرح اس میں بھی موجود ہوتے ہیں حیض اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ صرف ایک خصیۃ الرحم ماؤف ہوتا ہے لیکن جب دونوں خصیۃ الرحم ماؤف ہو جاتے ہیں تو قدرتی طور پر حیض بند ہو جاتا ہے۔ جب ایک ہی خصیۃ الرحم ماؤف ہوتا ہے تو نطفہ اور حمل قرار پا سکتا ہے اور حمل کا کورس بھی پورا ہو کر بچہ زندہ پیدا ہو سکتا ہے۔ خصیۃ الرحم کی جائے وقوع کا خیال رکھتے ہوئے یہ سمجھنا ذرا بھی مشکل نہیں کہ خصیۃ الرحم کے ماؤف ہونے سے پاخانہ کی نالی اور مثانہ میں مشترکہ سنفرا تکلیف اور تحریک پیدا ہو سکتی ہے لیکن سب سے زیادہ تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب کینسر شکم میں چڑھ کر پردہ بار یطون کو ماؤف کر دیتا ہے اور شکم کے اندر خطرناک ورم آ جاتا ہے۔ اس حالت میں یہ بیماری بہت خطرناک نتائج پیدا کر کے مریضہ کی زندگی کو ختم کر دیتی ہے۔

تشخیص خصیۃ الرحم کی استسقائی کیفیت میں اس قدر زیادہ سختی نہیں ہوتی جس قدر کینسر میں حمل میں گو خصیۃ الرحم والی جگہ کچھ ابھری اور بڑی ہوتی ہوتی ہے تاہم اس میں کینسر کی سی سختی نہیں ہوتی اور اس کے علاوہ حمل کی دوسری علامات موجود ہوتی ہیں

رحم کے ریشے دار گومڑ قد میں بڑے ہوتے ہیں۔ وہ ابتدائی زمانہ تولید میں ہلائے جا سکتے ہیں لیکن کینسر نہ تو اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے نہ ہی اس میں ریشہ دار گومڑ کی سی نرمی موجود ہوتی ہے۔

معالجہ طبعی علامات اور باقی کیفیتیں خصیۃ الرحم کے کینسر کی بالکل وہی ہیں جن کا ذکر رحم کے کینسر میں ہو چکا ہے۔ دیکھو رحم کا کینسر اور خصیۃ الرحم کے گومڑ۔

باب ۱۲ دوازدہم

پستانوں کے کینسر

CANCER OF THE BREAST-MAMMARY CANCER

پستانوں میں کئی قسم کے گومڑ ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض ہلکی قسم کے بعض شروع ہی سے فاسد اور بعض سالہا سال تک بالکل بے ضرر قائم رہنے والی گانٹھ ہو سکتی ہے کہ بے ضرر گانٹھیں اور گومڑ یکایک فاسد کیفیت اختیار کر لیں۔ اور کینسر کی صورت میں بدل جائیں۔ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اس فاسد کیفیت میں مقامی خرابی نہیں ہوتی بلکہ طبعی خرابی ہوتی ہے جس کی وجہ سے فاسد مادہ یعنی کینسر کا مادہ جسم کے اندر پیدا ہو کر ایک جگہ مجتمع ہو کر گانٹھ اور زخم کی صورت اختیار کر لیتا ہے کینسر کا مادہ تپ دق کے مادہ کی طرح پشتینی ہوا کرتا ہے اور یہ ہمیشہ اندر ہی اندر مریض کے نظام میں قبضہ کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے بعد اس کی نمود ہوتی ہے۔

مستورات میں جس قدر کینسر کی نمود ہوتی ہے اس کا زیادہ تر حصہ پستانوں میں ہوتا ہے یہ نمود بھی عالم شباب کے بعد ہوتی ہیں مصنفین نے اس کی کئی قسمیں لکھی ہیں جن کا ذکر میں رحم کے کینسر کے بیان میں کر چکا ہوں مجھے ان کو دہرانے کی قطعی طور پر ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ مجھے صرف اسی قدر بتا دینا ضروری ہے کہ ان پر عمل جراحی ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے اور اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ علامات کے مطابق اور مریضہ کی طبعی کیفیت کے مطابق دوا

منتخب کر کے مریضہ کو دی جائے تجربہ بتاتا ہے کہ ادویہ سے پستانوں کے کینسر نہایت جلد نہایت آسانی سے اور بلا کسی تکلیف کے درست ہوتے ہیں ہومیوپیتھی کو اس امر کا ناز ہے کہ وہ رحم اور پستانوں کے کینسر کی ایک مریضہ کو بھی درست کیے بغیر نہیں چھوڑتی اگر ہومیوپیتھی صرف رحم اور پستانوں کے کینسر کو ہی صرف درست کرتی ہوتی تو بھی یہ سائنس زندہ جاوید ہوتی چہ جائیکہ ہومیوپیتھی تمام طریقہ ہائے علاج سے ہر بیماری میں اور ہر تکلیف میں کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ زوردار ہے۔

کئی ایک گومڑ پستانوں میں ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی شکل و شباہت اور کیفیت بالکل کینسر کی ابتدائی شکل و شباہت کی سی ہوتی ہے یہ گومڑ عموماً غدودوں کے بڑھ جانے سے نمودار ہوتے ہیں اور اسی لیے ان کا نام انگریزی میں Adenoid Tumors or Adendele ہے۔ یہ چھوٹے بادام کی شکل کے گومڑ ہوتے ہیں جو جلد کے نیچے بہت آسانی کے ساتھ ادھر ادھر ہاتھ سے گھوم جاتے ہیں۔ یہ گومڑ بطخ کے انڈے کے برابر یا اس سے بڑے ہو سکتے ہیں جلد کے ساتھ یہ چپٹے نہیں اور نہ ہی یہ پکتے ہیں۔ یہ گومڑ عموماً کنواری عورتوں کے پستانوں میں پائے جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ گومڑ خنازیری یا دق کے ہوتے ہیں۔ اگر یہ گومڑ نہ ہوتے تو مریضہ پھیپھڑوں کے دق میں مبتلا ہو چکی ہوتی۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ان گومڑوں کی وجہ رحم کی تحریک یا نفسانی تحریک ہوتی ہے۔ اور ان گومڑوں کو بالکل درست کیا جا سکتا ہے۔ اگر رحم اور نفسانی تحریک کو درست کر دیا جائے۔

دوسری قسم کے گومڑ وہ ہیں جو سالہا سال تک بغیر کسی درد کے پستانوں کے اندر موجود رہتے ہیں لیکن آخر میں وہ کینسر کے گومڑ بن جاتے ہیں یا یوں کہنا چاہیے کہ کینسر کا مواد نظام جسم سے ان گومڑوں کے اندر عود کر آتا ہے۔ اور یہ گومڑ کینسر بن جاتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ ایسی مستورات کے خاندان کی ہسٹری میں دق اور کینسر کا تاثر پہلے ہی سے موجود ہوتا ہے۔

ایک اور قسم کے گومڑ بھی عورتوں کی چھاتیوں میں ملتے ہیں جو بیرونی چوٹوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں جن عورتوں کے پستانوں پر کوئی ضرب یا چوٹ پہنچتی ہے تو نازک ترین ریشوں میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ سختی گرد و نواحی بناوٹ کو ماؤف کر دیتی ہے اس سے گانٹھیں

پیدا ہو جاتی ہیں ان گانٹھوں میں کافی سختی اور درد موجود رہتا ہے لیکن اگر کینسر یا دق کا تاثر موجود نہ ہو تو یہ گانٹھیں بہت جلد تحلیل ہو جاتی ہیں۔

ایامِ رضاعت یعنی دودھ پلانے کے زمانہ میں جب دودھ کی نالیوں میں اجتماعِ دودھ ہو جاتا ہے تو وہ نالیاں سخت ہو جاتی ہیں اور ان کی سختی سے گرد و نواحی ریشے سخت ہو کر ایک خاصا گومڑ سا بن جاتا ہے اس گومڑ میں اس قدر سختی ہوتی ہے کہ فوراً کینسر کا شک ہو جاتا ہے، پستانوں کے کینسر کی تشخیص میں کوئی دقت واقع نہیں ہوتی کیونکہ گومڑ کی بیشتری اس کی پتھر کی سی سختی اور جلد کے نیچے اس کا حرکت نہ کر سکنا بجائے لگنے کے سے تیز درد، زخم یا بے زخم والے گومڑ کینسر کی طرف یقینی دلالت کرتے ہیں۔

معالجہ ذیل میں چند ادویہ پستانوں کے کینسر کے لیے دی گئی ہیں اس کے علاوہ ناظرین رحم کے کینسر اور خبیثۃ الرحم کے گومڑوں اور کینسر کی متعلقہ ادویات کو بھی بوقتِ ضرورت ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

ایپس :۔ سخت گومڑ کھلے ہوئے کینسر جن کے ساتھ شدید ڈنگ لگنے والے جلندار درد ہوں۔

آرنیکا مانٹ :۔ چوٹ کے فوراً بعد اس کو استعمال کرنا چاہیے اور اگر یہ ناکافی ہو تو عموماً کونیم دوا ہوا کرتی ہے۔

آرسنک :۔ آگ کی سی جلن، بد بودار زخم، کینسر کی وجہ سے بے حد کمزوری اور جلد پر پیلا پن اور سردی، مریضہ دن بدن دُبلی ہوتی جائے درد میں حرکت سے کم ہوں۔

آسٹریاز ریوبنس :۔ یہ دوا خصوصاً بائیں پستان کے کینسر کیلئے مفید ہے اس امر کا احساس جیسے بائیں پستان کو اندر کی طرف کھینچا جا رہا ہے۔ پستان میں کھینچنے والے درد چھاتیوں میں ورم اور تناؤ جیسے حیض سے قبل ہوتا ہے۔

بیلا ڈونا :۔ کینسر کے گومڑ یا زخم سے لال سرخ لکیریں ہر جانب جائیں، درد یکایک ظاہر ہوں اور تھوڑی دیر رہنے کے بعد یکایک غائب ہو جائیں درد میں حرکت اور خفیف سے جھٹکے سے بڑھ جائیں۔

برائی اونیا :۔ جہاں شدید کاٹنے والے جلندار اور سوزن کے درد ہوں جن کی زیادتی ماؤفہ جانب کے اعضاء کی حرکت سے ہو، مریضہ عموماً چپ چاپ رہنے پر بہتر محسوس کرے۔

کلکیریا کارب :۔ دموی مزاج مستورات، کینسر چھونے سے ذکی الحس اور درد کرے۔

کاربوانیملس :۔ جلندار اور کاٹنے والے درد، تنفس میں دقت اور پریشانی، تنگیٔ قیم معدہ میں خالی پن اور بیٹھنے کا احساس۔

کیموملا :۔ سخت گومڑ جن میں کھینچنے والے اور پھاڑنے والے درد ہوں چھونے سے ذکی الحس جب مریضہ محسوس کرے کہ وہ خفیف سا چھوا جانا بھی برداشت نہیں کر سکے گی۔ مریضہ درد کی وجہ سے دیوانی ہو جائے وہ ماؤفہ حصص پر کپڑا بھی برداشت نہیں کر سکے گی مریضہ درد کی وجہ سے دیوانی ہو جائے وہ ماؤفہ حصص پر کپڑا بھی برداشت نہ کر سکے، درد میں کھلی ہوا میں اور رات کو بڑھ جائیں۔

کلیمیٹس :۔ پستانوں میں کینسر جو صرف چھوئے جانے پر درد کرے۔

کالو سنتھ :۔ بعض نہایت دردناک کیسوں میں مفید ثابت ہوا کرتا ہے۔

کونیم :۔ خصوصاً ان مریضاؤں میں جن کا کینسر چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا جو حیض کے وقت پر بڑھ جایا کرے سوئیاں لگنے کے سے اور ڈنگ لگنے کے درد مریضہ درد کیسا تھ نیند سے جاگے۔

گریفائٹیس :۔ اگر کینسر پستانوں کے بار بار ہونے والے دنبلوں کے کھرنڈوں سے پیدا ہوا ہو۔

ہیپر سلفر :۔ پستانوں کا کینسر ڈنگ لگنے کے سے اور جلندار درد کینسر کے کناروں میں کینسر سے سڑے ہوئے پنیر کی سی بو آئے کینسر کے زخم کے ارد گرد چھوٹے دانے یا ساتھی گھاؤ۔

کریازوٹ :۔ تمام پستان سخت نیلگوں سرخ اور اس پر اُبھری ہوئی کھرنڈ والی جگہیں جب کھرنڈ ہٹائے جائیں تو خون بہے۔

لیکیسس :۔ کینسر کے گومڑ یا زخم نیلگوں یا سیاہی مائل سرخ اور اس میں منجمد شدہ سڑے ہوئے خون کی سیاہ دھاریاں۔

لائیکو پوڈیم :۔ پستانوں میں سخت جلندار گومڑ۔ اس دوا کا استعمال اس کی طبعی حالات کے مطابق ہونا چاہیے۔

مرکیورلیس :۔ کینسر میں پھوڑے کا سا درد یا چھیلن کا احساس۔

نائٹرک ایسڈ :۔ پستانوں میں سخت گانٹھیں خصوصاً ان مستورات میں جنہوں نے پارہ کا بے جا استعمال کیا ہو۔

فاسفورس: درد متورم سختیاں جو نہایت دردناک ہوں اور ہوا لگنے سے درد میں زیادتی ہو اور حیض میں سوئیاں چبھنے کے سے درد، دبلی پتلی خوبصورت دق کے تاثر والی مستورات۔

پلساٹیلا: نوجوان لڑکیوں کی چھاتیوں میں تمام قسم کی گانٹھوں کیلئے مفید ہے یہ عموماً نہایت دردناک ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ عموماً بائیں جانب کا بازو بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔

سیپیا: کینسر میں نہایت مفید دوا ہے پیشاب میں سخت بُو اور پیشاب میں جلی ہوئی مٹی کا رسوب، فم معدہ میں درد جس سے خالی پن کا احساس چہرے پر زرد نشان کینسر میں جلن دار درد۔

سلفر: اس دوا کی طبعی علامات اس کے انتخاب میں رہنمائی کرتی ہیں۔ حدت کے دورے پاؤں کے تلووں میں جلن، چھاتی میں حدت کمزوری اور غشی کے دورے ۱۱ سے ۱۲ بجے قبل دوپہر شدید کمزوری اور بھوک کا احساس۔

نیز دیکھو: آرسنک آئیوڈائڈ، کلکیریا آئیوڈائڈ، چماٹیلا، ہسٹس کنیاڈنسس، گلیکیم، بیلس، ہائیڈراسٹس، فائیٹولاکا وغیرہ۔

باب سیزدہم

بانجھ پن

STERILITY - BARRENNESS

دنیا میں پیدائش اور آبادی کا ذریعہ صرف عورتیں ہی ہیں ہر گھر میں ہر خاندان میں یہ زبردست خواہش ہوتی ہے کہ بچوں کی پیدائش ہو اور خاندان اور قوم بڑھے۔ بدقسمتی سے وہ عورتیں اور وہ خاندان جن میں بچوں کی پیدائش رک جاتی ہے۔ تمام دنیا کی قوموں خصوصاً ہندوستان میں ایک بانجھ عورت کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ بانجھ عورتیں منحوس سمجھی جاتی ہیں اور شادی تقریب میں ان کی موجودگی نحوست خیال کی جاتی ہے...... جس طرح بنجر زمین دنیا میں کسی کام نہیں آسکتی اور کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتی چاہے اس میں کتنا ہی عمدہ بیج کیوں نہ ڈالا جائے اور سینچا کیوں نہ جائے زمین کے ایسے خطے ہمیشہ سنسان رہتے ہیں اور ان کی طرف کوئی نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا ٹھیک اسی طرح

جانوروں اور انسانوں میں پیدائش کا نہ ہونا بھی سنسان اور بیابان جگہ سے کسی حالت میں کم نہیں ہے بچہ نہ دینے والے جانوروں کو پالا نہیں جاتا اور ان کی طرف سے بالکل لاپرواہی ہو جاتی ہے اسی طرح بانجھ عورتوں سے دنیا کے تمام عیش و آرام ختم ہو جاتے ہیں خود بانجھ عورت کے دل میں دنیا سے وابستگی نہیں رہتی، اور وہ زندگی سے ہمیشہ موت کو ترجیح دیتی ہے۔

قدرت نے بہت کم عورتیں ایسی پیدا کی ہیں جو درحقیقت بانجھ ہوں ہماری بود و باش ہماری لاپرواہی، ہماری عیش پسندی عورتوں کو بانجھ بنانے کا زیادہ موجب ہے۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ امیر گھرانوں میں اولاد کی ہمیشہ کمی ہوتی ہے جبکہ غریب طبقہ میں ضرورت سے زیادہ بچے پیدا ہوتے ہیں جن کی دیکھ بھال بھی اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتی ہے۔ کیوں؟ ہندوستان میں عموماً یہ خیال جاگزیں ہے کہ قدرت یا تو دولت دیتی ہے یا اولاد کا عطیہ، اسی لیے بے اولاد گھرانے اپنے دل کو تسلی دے کر شانتی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ سچ نہیں ہے عیش پسندی، سستی، کاہلی حد سے زیادہ خورد و نوش یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ جن سے آلات تناسل زنانہ پر چربی آجاتی ہے یا ان میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ نتیجہ بانجھ پن ہوتا ہے۔ اس کے برعکس غریب طبقہ دن رات جفاکشی میں لگا رہتا ہے۔ ان کی صحت مقابلتاً امیر طبقہ کے کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ عمدہ ہوتی ہے ان کے جسم تندرست اور توانا ہوتے ہیں، اور ہر فعل نہایت قدرتی ہوا کرتا ہے۔ بانجھ پن کو روکنے کے لیے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ زندگیوں کو بالکل قدرتی طریقہ میں ڈھالا جائے اور محنت و جفاکشی کی زندگی بسر کی جائے اسی سے تمام اعضاء طاقتور اور توانا ہو جائیں گے۔

خورد و نوش کے متعلق صرف اسی قدر بتا دینا ضروری ہے کہ منشیات کا بیجا استعمال نظام عصبی کے اندر اکساہٹ اور تحریک پیدا کرتا ہے اور کچھ مدت کے بعد نظام عصبی کو کمزور اور ڈھیلا بنا دیتا ہے اس لیے وہ مائیں جنکو اولاد کی خواہش ہو شراب، قہوہ، چائے اور دیگر ہر قسم کی تحریک پیدا کرنے والی منشیات کا استعمال یک قلم ترک کر دیں۔ کھانے پینے میں بالکل باقاعدگی کریں تاکہ غیر قدرتی موٹاپا اور چربی پیدا نہ ہو۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ دو طبیعتوں کے نہ ملنے سے حمل قرار پا نہیں سکتا، اور اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب کچھ مدت کے لیے شوہر اور بیوی علیحدہ ہو گئے تو حمل قرار پا گیا۔ یا جب ہر دو نے علیحدہ دوسرے

سے طلاق حاصل کیا اور دوسری جگہ شادی ہوئی تو دوسرے شوہر سے حمل قرار پا گیا اس عبارت کو اور زیادہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب طبیعتیں، خیالات، جذبات شوہر اور بیوی کے آپس میں نہیں ملتے تو ان کے اندر پریم اور محبت کا ولولہ پیدا نہیں ہوتا دنیاداری کے لیے وہ آپس میں ملتے ضرور ہیں مگر ان کے ملاپ کا کوئی نتیجہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ دلوں کے اندر نہیں بلکہ روحوں کے اندر ہم آہنگی نہیں ہوتی اور ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے بوقتِ ملاپ ان کے اندر خوشی اور شانتی کی ترنگ پیدا نہ ہونے کی وجہ سے سب کچھ ضائع چلا جاتا ہے۔ اس لیے دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹر اور فلاسفر یہ آئے دن پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ میاں اور بیوی کو ایک دوسرے پر مکمل بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور کوئی ایسی بات یا کام نہ کرنا چاہیے جس سے ایک دوسرے کے دلوں میں ٹھیس یا رنج پیدا ہو۔ دنیا کا ایک مشہور فلاسفر تو یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ میاں یا بیوی سے کوئی فاش غلطی بھی سرزد ہو جائے یا کسی وقت کسی ایک کی عصمت پر کسی ایک وجہ سے دھبہ لگ بھی جائے۔ تو بھی فریقِ ثانی کو اس کا خیال تک بھی بھلا دینا چاہیے اور نہایت صدقِ دل سے معاف کر دینا چاہیے کیونکہ غلطی کرنا انسانی فطرت ہے۔

ناظرین: اگر آپ مرد ہیں تو میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ بتا دیں کہ آپ کس قدر تنی برت دھرم (بیوی سے وفاداری) پالن کرتے ہیں اگر آپ سچے معنوں میں بیوی کے پورے وفادار نہیں ہیں۔ تو آپ کا کیا حق ہے؟ کہ آپ بیوی کی نادانستہ غلطی کو بھی معاف نہ کریں خیر جو کچھ بھی ہو یہ ایک امر واقعہ ہے کہ بیوی اور شوہر کی طبیعتوں کے نہ ملنے سے بانجھ پن پیدا ہوتا ہے۔

بانجھ پن کی ذمہ داری بہت حد تک آلات تناسل کی خرابی ہے۔ اور اس میں بھی زیادہ تر رحم کے اپنی جگہ سے گر جانے دوہرا ہو جانے اور مڑ جانے پر ہے جس وقت رحم اپنی اصل جگہ پر نہیں ہوتا تو نطفہ قرار ہی نہیں پاتا۔ کیونکہ خصیۃ الرحم سے انڈا نکل کر رحم کی نالیوں میں پھنس جاتا ہے یا ضائع ہو جاتا ہے یا کسی وجہ سے حمل کا کورس پورا نہیں ہوتا۔ ان حالات میں سب سے بہتر ہے کہ رحم کی گراوٹ کا مکمل طور پر علاج کیا جائے۔

لیکوریا یا سیلان الرحم ایک دوسری ضروری خرابی ہے خصوصاً جب سیلان الرحم تیز سوزش پیدا کرنے والی قسم کا ہو یا جب سیلان الرحم مقدار میں اس قدر زیادہ ہوتا ہو کہ انڈے رحم میں پہنچتے ہی لیکوریا کے ساتھ بہہ جاتے ہوں۔

درد والے حیض حمل قرار پانے میں بہت کچھ مخل ہوتے ہیں نطفہ قرار پا چکنے کے بعد جب حیض کا وقت آتا ہے تو عادتاً حیض کے درد شروع ہو جاتے ہیں اور ان دردوں کے ساتھ چونکہ سکڑن ہوتی ہے اسی واسطے رحم کی سکڑن اور تشنجی کیفیت سے نطفہ نکل جاتا ہے۔

مریضہ کی اپنی طبعی کیفیتیں بھی حمل میں خلل اندازی کرنے کیلئے کم نہیں ہے عادیا پرانی بیماری سے پیدا شدہ کمزوری اپنے آپ کو دماغی کام میں حد سے زیادہ لگائے رکھنا، یکدم غم یا خوشی کے صدمے حد سے زیادہ عادتاً محنتِ جسمانی ایسی کیفیتیں ہیں جن سے نظامِ عصبی پر کافی سے زیادہ بوجھ پڑ کر اعصاب میں کمزوری آجاتی ہے۔ اور اس کمزوری کی وجہ سے آلاتِ تناسل کے افعال کے اجراء باقاعدہ نہیں رہتے۔ اور اس لیے حمل اول تو قرار پاتا ہی نہیں اور اگر پاتا بھی ہے تو ساقط ہو جاتا ہے۔

رحم کی گردن، رحم کے منہ میں تنگی اور ان پر زخم نیز رحم میں گومڑ اور کینسر بانجھ پن کی یقیناً وجوہات ہیں اسکے علاوہ خصیۃ الرحم ہر دو کی ماؤف ہو جانے سے بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ حیض سے آغاز سے پندرہ یوم تک اور حیض کے شروع ہونے کے تین دن قبل نطفہ قرار پانے کا ٹھیک وقت ہے اس کے علاوہ حیض کے سولہویں دن سے چھبیسویں دن تک عورت قدرتی طور پر بانجھ ہوتی ہے اس میں کہاں تک سچائی ہے یہ نہیں بتایا جا سکتا۔ مختلف اطبا کی مختلف رائے ہے اور اس مضمون پر آج تک بحث ہو رہی ہے۔

مستورات میں بعض وقت خواہشِ نفسانی کی کمی ہوتی ہے ان میں جماع کی کسی قسم کی دلبستگی یا لذت نہیں ہوتی وہ محض شوہر کی خوشنودی کے لیے شوہر سے ملتی ہیں۔ اور اسی طرح سے بعض مستورات میں حد سے زیادہ خواہشِ نفسانی کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہ ہر دو حدود نطفہ قرار پانے میں حائل ہیں اور ہر دو ہی جسمانی اور دماغی خرابی کا نتیجہ ہیں۔

اس کتاب میں شروع سے آخر تک میں نے نسوانی امراض کا ذکر کیا ہے۔ جگہ جگہ پر میں نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ قدرتی اور غیر قدرتی تکلیفات اور عضوی تبدیلیاں کیا ہیں ان کا علاج کیا ہے اور ان تکلیفوں سے کس طرح نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر ناظرین نے میرے پچھلے اوراق کو بخوبی مطالعہ کیا ہے تو انکی سمجھ میں یا بانجھ پن بخوبی آ سکتا ہے اور اسکا علاج بھی۔ اسلیے انکو دوبارہ دہرانا میرے لیے اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ناظرین کی توجہ صرف پچھلے اوراق کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

درد والے حیض حمل قرار پانے میں بہت کچھ مخل ہوتے ہیں نطفہ قرار پا چکنے کے بعد جب حیض کا وقت آتا ہے تو عادتاً حیض کے درد شروع ہو جاتے ہیں اور ان دردوں کے ساتھ چونکہ سکڑن ہوتی ہے اسی واسطے رحم کی سکڑن اور تشنجی کیفیت سے نطفہ نکل جاتا ہے۔

مریضہ کی اپنی طبعی کیفیتیں بھی حمل میں خلل اندازی کرنے کیلئے کم نہیں ہے حاد یا پرانی بیماری سے پیدا شدہ کمزوری اپنے آپ کو دماغی کام میں حد سے زیادہ لگائے رکھنا، یکدم غم یا خوشی کے صدمے حد سے زیادہ عادتاً محنتِ جسمانی ایسی کیفیتیں ہیں جن سے نظامِ عصبی پر کافی سے زیادہ بوجھ پڑ کر اعصاب میں کمزوری آجاتی ہے۔ اور اس کمزوری کی وجہ سے آلاتِ تناسل کے افعال کے اجراء باقاعدہ نہیں رہتے۔ اور اس لیے حمل اول تو قرار پاتا ہی نہیں اور اگر پاتا بھی ہے تو ساقط ہو جاتا ہے۔

رحم کی گردن، رحم کے منہ میں تنگی اور ان پر زخم نیز رحم میں گومڑ اور کینسر بانجھ پن کی یقیناً وجوہات ہیں انکے علاوہ خصیۃ الرحم ہر دو کی ماؤف ہو جانے سے بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ حیض سے آغاز سے پندرہ یوم تک اور حیض کے شروع ہونے کے تین دن قبل نطفہ قرار پانے کا ٹھیک وقت ہے اس کے علاوہ حیض کے سولھویں دن سے چھبیسویں دن تک عورت قدرتی طور پر بانجھ ہوتی ہے اس میں کہاں تک سچائی ہے یہ نہیں بتایا جا سکتا۔ مختلف اطبا کی مختلف رائے ہے اور اس مضمون پر آج تک بحث ہو رہی ہے۔

مستورات میں بعض وقت خواہشِ نفسانی کی کمی ہوتی ہے ان میں جماع کی کسی قسم کی دلبستگی یا لذت نہیں ہوتی وہ محض شوہر کی خوشنودی کے لیے شوہر سے ملتی ہیں۔ اور اسی طرح سے بعض مستورات میں حد سے زیادہ خواہشِ نفسانی کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہ ہر دو صورت نطفہ قرار پانے میں حائل ہیں اور ہر دو ہی جسمانی اور دماغی خرابی کا نتیجہ ہیں۔

اس کتاب میں شروع سے آخر تک میں نے نسوانی امراض کا ذکر کیا ہے۔ جگہ جگہ پر میں نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ قدرتی اور غیر قدرتی تکلیفات اور عضوی تبدیلیاں کیا ہیں ہاں انکا علاج کیا ہے اور ان تکلیفوں سے کس طرح نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر ناظرین نے میرے پچھلے اوراق کو بخوبی مطالعہ کیا ہے تو وہ بھی سمجھ گئے ہیں بانجھ پن بخوبی آ سکتا ہے اور اسکا علاج بھی۔ اسلیے انکو دوبارہ دہرانا بیکار ہے لیکن اگر [illegible] ہمیشہ [illegible] صفحہ [illegible] اوراق کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

معالجہ جو عورتیں قدرتی بانجھ ہیں ان کا تو علاج ہی کیا ہے۔ لیکن جو عورتیں طبعی کیفیتوں میں یا آلاتِ تناسل یا نظامِ عصبی کی تکلیفات میں مبتلا ہیں ان کا علاج موقع و محل کے مطابق کر کے ان کی تکلیفات کو دفع کرنا چاہیے۔ تکلیفات کے رفع ہو جانے سے وہ بانجھ عورتیں بانجھ نہیں رہتیں۔ تاہم مندرجہ ذیل ادویہ اس قسم کی ہیں جن سے بانجھ پن رفع ہوتا ہے اور اس کے بعد فوراً حمل قرار پا جاتا ہے۔

(۱) بیلاڈونا، بورکس، کلکیریا کارب، کنابس، مسٹائیو الیلیم ٹگ، مرکیوریس، نیٹرم کارب، فاسفورس، پلسا ٹیلا، (۲) امونیم کارب، کاسٹیکم، کونیم، گوسی پم، گریفائٹیس، لائیکوپوڈیم، نیٹرم میور، پلاٹینا، سیپیا، سلفر، سلفیورک ایسڈ (۳) اگنس کاسٹس، بورکس، ڈلکامارا، فیرم، ہیوسمس، پاڈوفائلم، پیٹلا، روٹا، زنکم، منجملہ ان کے نیٹرم کارب عموماً مستعمل ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ رحم کی گردن سخت ہو اور رحم کا منہ بے وضع ہو اگر منی فوراً شرمگاہ کی نالی سے نکل جاتی ہو تو نیٹرم کارب ایک اکسیر دوا بن جاتی ہے اسی طرح سے کونیم، پلاٹینا اور سیپیا، اس وقت مفید ہوتی ہیں جب رحم کے منہ پر سختی موجود ہو۔

برتھ کنٹرول یعنی مانع حمل BIRTH CONTROL

جس قدر طریقے اس وقت برتھ کنٹرول کے رائج ہیں وہ قریب قریب سب نقصان دہ ہیں اس سے مستورات کے نظام پر ایک بہت بھاری دھکا پہنچتا ہے اور وہ بیچاری آئے دن مصیبتوں کا شکار رہتی ہیں لیکن نہیں سمجھ سکتیں کہ یہ مصیبتیں برتھ کنٹرول کے طریقے استعمال کرنے کا نتیجہ ہیں۔ جماع کے بعد مختلف قسم کی گرم و سرد پچکاریاں شرمگاہ اور رحم کی نالیوں میں ورم کا باعث ہوتی ہیں مختلف قسم کی پیسریز یعنی چھلے اور ڈھکنے نقصان دہ ہوتے ہیں کیونکہ ان سے زخم پڑ جانے کا ہمیشہ احتمال رہتا ہے کونین کی بتیاں خالی از خطرہ نہیں۔ اس کے علاوہ فرنچ لیدر بھی بتایا جاتا ہے۔

ناظرین: ناظرین یاد رکھیے کہ یہ سب کے سب طریقے غیر قدرتی ہونے کی وجہ سے نہ صرف نقصان دہ اور ضرر رساں ہی ہیں بلکہ ان سے مہلک نتائج پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ طریقے اور چیزیں یقیناً مانع حمل بھی نہیں ہیں۔ سب سے بہتر اور سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ مجامعت سے قطعی پرہیز کیا جائے۔